الاصابہ فی تمییز الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (اردو)

(صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انسائیکلوپیڈیا)

جلد ۸

تالیف
حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
MAKTABA-E-REHMANIA

الاصابہ فی تمییز الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (اردو)

(صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انسائیکلوپیڈیا)

جلد ۸

تالیف

حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ

MAKTABA-E-REHMANIA

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

نام کتاب .... الاصابۃ فی تمییز الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (اردو) جلد ۸

تالیف .... حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم .... مولانا محمد عامر شہزاد علوی

ناشر .... مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

مطبع .... خضر جاوید پرنٹرز

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

فہرست مضامین

حرف الف

حرف الباء

حرف التاء

حرف الثاء

حرف جيم

حرف حاء بے نقطی

حرفِ خاء

حرفِ دال

حرفِ ذال

حرفِ راء

حرفِ زا

زینب نامی خواتین کا ذکر

حرفِ سین

حرفِ شین معجمہ

حرف صاد مہملہ

حرفِ ضاد معجمہ

حرفِ طاء

حرفِ ظاء

حرفِ عین

حرفِ غین

حرف الفاء

١٥٨٢٣

حرف القاف

حرف كاف

حرف لام

حرف میم

حرف نون

حرف الهاء

حرف واوَ

حرف یاء

فصل فيمَن عرف بالكنية مِنَ النساء

حرف الف

حرف الباء

حرف الثاء

حرف جیم

حرف حاء بے نقطی

حرفِ خاء

حرفِ دال

حرفِ زا

حرفِ سین

حرفِ شین معجمہ

حرفِ صاد مہملہ

حرفِ ضاد معجمہ

حرفِ طاء

حرفِ عین

حرفِ غین

حرف الفاء

حرف الفاء

حرف کاف

حرف لام

حرف میم

حرف نون

حرف الهاء

حرف واؤ

حرف یاء

حرف الف

القسم الاوّل از حرف الف

۱۰۷۵۰ آسیه بنت الحارث السعدیه

نبی کریم ﷺ کی رضاعی بہن، ابوسعید نیشاپوری نے شرف المصطفیٰ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۵۱ آسیه بنت الفَرَج الجرهمیه ❶

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ایوب بن محمد الوزّان کی سند سے یعلی بن الاشدق کے حوالے سے نقل کر کے فرمایا: آسیہ بنت الفرج جو جُرہم قبیلہ کی خاتون تھی جن کا گھر مکہ میں حجون کے مقام پر تھا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ اور میں زنا کر بیٹھی ہوں، مجھے پاک کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بچہ جن لیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بچے کی ولادت میں کتنی مدت رہ گئی ہے؟ انہوں نے کہا: ایک مہینہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک تو بچہ نہ جن لے میں تمہیں پاک کرنے والا نہیں۔ وہ کہتی ہیں: میں نے بچہ جن لیا اور اس کو لے کر آپ ﷺ کے پاس آئی، اور آپ ﷺ کو ساری بات بتائی...... ❷ پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی، اسی طرح اصل نسخے میں ہے۔ اور ابن مندہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

۱۰۷۵۲ آمنه بنت الأرقم ❶

ابوالسائب المخزومی نے اپنی دادی آمنہ بنت الارقم کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں عقیق کی وادی میں ایک کنواں عطا کیا، اسے بئر آمنہ کہا جاتا تھا اور ان کے لیے اس میں برکت کی دعا کی، اور وہ مہاجر صحابیات میں سے تھیں۔ ابن الدباغ نے استیعاب پر اضافہ کر کے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۵۳ آمنه بنت حرمله

ولید بن ولید بن المغیرہ کی والدہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عاتکہ ہے۔ ان کے بیٹے کے حالات میں کسی ایسی شے کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔

---

❶ أسد الغابة (ت: ٦٦٨٢) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٢/٢) ❷ أسد الغابة (٢٠٦/٥)

❶ أسد الغابة (ت: ٦٦٨٤) تجريد اسماء الصحابة (٢٤٢/٢)

۱۰۷۵۴ آمنه بنت أبی الحكَم

یا بنت الحکم الغفاریہ، دوسری قسم میں ان کے حالات آئیں گے۔

۱۰۷۵۵ آمنه بنت خَلَف الأسلمیه ❶

ابوموسیٰ نے ان کا ذیل میں ذکر کیا ہے۔ دو غیر معتبر سندوں سے مبارک بن فضالہ کے واسطے سے حسن سے نقل کیا کہ آمنہ بنت خلف الأسلمیہ سے جب گناہ سرزد ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں شادی شدہ عورت ہوں اور میرا خاوند موجود نہیں، مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا ہے مجھے پاک کیجئے!.... پھر راوی نے طویل قصہ ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے سنگساری کے وقت بہت زیادہ دعا کی جو تقریباً دو ورقوں میں ہے۔ ❷ اصل میں اِسی طرح ہے۔

۱۰۷۵۶ آمنه بنت أبی الغیار

مطیع بن الأسود کی زوجہ اور عبداللہ بن مطیع کی والدہ ہیں، بعض کا قول ہے کہ ان کا نام امیمہ ہے (دو میموں کے ساتھ تصغیر ہے)۔

۱۰۷۵۷ آمنه بنت قیس ❶

بن عبداللہ بن رئاب بن یعمر، وہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش الأسدیہ کی چچا زاد بہن ہیں از بنی غنم بن دودان۔ ابن اسحاق ❷ نے ذکر کیا ہے کہ وہ اور ان کے والد ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ حبشہ میں تھے۔ اور ان کے والد کے ساتھ ان کی بیوی بَرَکَۃ بنت یسار تھیں اور وہ دونوں عبداللہ بن جحش کی دائیاں تھیں۔ ابن اسحاق نے السیرۃ النبویۃ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور مستغفری نے ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا استدراک کیا ہے۔ ابن سعد ❸ نے کہا کہ وہ اسلام کے ابتدائی دور میں مکہ میں ایمان لائیں اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔

۱۰۷۵۸ آمنه بنت سعد ❶

بن وہب، ابوسفیان کی زوجہ ہیں، ابوعمر ❷ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۵۹ آمنه بنت أبی سفیان

بن حرب بن امیہ، ابن اسحاق نے غزوہ طائف میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ امیمہ تصغیر کے ساتھ ہے، ان کا ذکر آرہا ہے۔

۱۰۷۶۰ آمنه بنت أبی الصلت الغفاریه

یا بنت الصلت۔ دوسری قسم میں ان کے حالات آئیں گے۔

---

❶ أسد الغابة (ت: ٦٦٨٤) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٢/٢) ❷ مستدرك (الحديث: ٢٩٢/٥)

❶ أسد الغابة (ت: ٦٦٩٩) ❷ السيرة النبوية (٦/٤) ❸ الطبقات الكبرى (١٧٧/٨)

❶ أسد الغابة (ت: ٦٦٨٦) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٢/٢) ❷ الاستيعاب (١٧٩٠/٤)

(۱۰۷۶۱) آمنہ بنت عَفّان ✿

بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس الاُمویہ۔ امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ فتح مکہ کے دِن اسلام لائیں، اور سعد جو بنی مخزوم کے حلیف تھے، کی بیوی تھیں۔ اور ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے ہند زوجہ ابوسفیان کے ساتھ اس بات پر بیعت کی تھی کہ وہ اللہ کے ساتھ نہ کسی کو شریک ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی، ابن اسحاق نے یہ مغازی میں ذکر کیا ہے۔ اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ وہ جاہلیت میں ماما تھیں اور انہوں نے حکم بن کیسان جو بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام تھے، سے نکاح کیا، اس بارے میں حکم ابن کیسان کے حالات میں جو سند پہلے گزر چکی ہے وہ ابوموسیٰ کے قول سے زیادہ قوی ہے کہ وہ سعد کے پاس تھیں۔

(۱۰۷۶۲) آمنہ بنت عمرو

بن حرب بن اُمیہ الاُمویہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی چچا زاد بہن تھیں۔ ان سے ابوحذیفہ بن عتبہ نے نکاح کیا جس سے عاصم پیدا ہوئے، ابن سعد نے ان (عاصم) کا ذکر کیا ہے۔

(۱۰۷۶۳) آمنہ بنت غفار ✿

ذہبی ✿ نے مبہمات النووی میں لکھا ہے کہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ زوجہ تھیں جنہیں انہوں نے طلاق دی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا۔

میں کہتا ہوں: ابن لہیعہ نے عبدالرحمٰن الاعرج کے حوالے سے ان کا نام آمنہ بنت عَفان بتایا ہے۔ اور کہا ہے کہ وہ خاتون جنہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں طلاق دی تھی، آمنہ بنت عفّان تھیں، اس کا ذکر ابن سعد نے حسن بن موسیٰ سے اور انہوں نے ابن لہیعہ کے حوالے سے کیا ہے۔ اور ہم نے اسے قتیبہ کی جمع کردہ احادیث میں سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت سعید العیار کی سند سے ہے جو انہوں نے قتیبہ سے اور انہوں نے ابن لہیعہ سے نقل کی ہے۔ اور قتیبہ کی روایت میں بنت غِفار (غین کا زیر اور فاء کی تخفیف اور راء کے ساتھ ہے) اور طبقات کے نسخے میں عین کا زبر اور فاء کی تشدید اور الف نون کے ساتھ ہے۔

(۱۰۷۶۴) آمنہ بنت قُرط ✿

بن خنساء بن سنان الانصاریہ۔ ان کا نسب ان کی بہن اُمامہ کے حالات میں آئے گا۔ ابن سعد ✿ نے کہا کہ ان دونوں کی والدہ ماریہ بنت القین بن کعب بن سواد ہیں، ان آمنہ نے اَوس بن المعلی بن لوذان سے نکاح کیا، جن سے ابوسعید پیدا ہوئے، بعد میں آمنہ ایمان لائیں اور بیعت کی۔

✿ اُسد الغابة (ت: ٦٦٨٨) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢) ✿ تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢)

✿ التجريد (١٨٠) ✿ تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢) ✿ الطبقات الكبرىٰ (٢٩٤/٨)

۱۰۷۶۵ آمنه بنت مِحصن

سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ یہ ام قیس بنت محصن کا نام ہے جو عُکاشہ بن مِحصن الاَسدِی کی بہن ہیں۔

۱۰۷۶۶ آمنه بنت نعیم النعّام

ان کا ذکر ان کی والدہ کے حالات میں آئے گا۔

۱۰۷۶۷ آمنه یا عاتکه

ولید بن مغیرہ کی والدہ ہیں۔ ان کے حالات میں کوئی ایسی بات ہے جو ان کے اسلام لانے پر دلالت کرتی ہے۔

۱۰۷۶۸ أبرهه الحبشیه ✿

نجاشی کے خدام میں سے تھیں۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب نجاشی نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو وہ ان کے پاس تھیں۔ ابن سعد نے ان کا قصہ امِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حالات میں ذکر کیا ہے۔ بحوالہ عبداللہ بن عمرو بن زہیر، اور انہوں نے اسماعیل بن عمرو بن سعید اور انہوں نے اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۱۰۷۶۹ اُثیله بنت الحارث ✿

بن ثعلبہ بن حرام بن صخر بن اُمیہ بن حرام بن ثابت بن النجار الانصاری، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ ابن سعد ✿ نے ذکر کیا ہے کہ وہ بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں سے تھیں، اور فرمایا کہ ان کی والدہ فاطمہ بنت زید مناۃ بن عمرو بن مازن الغسانیہ ہیں۔

۱۰۷۷۰ أثیله بنت راشد الهُذلیه ✿

ان کا ذکر عامر بن مُرقش کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۱۰۷۷۱ أثیله الخزاعیه ✿

ایوب بن عبداللہ بن زہیر الاَسدی کی دادی ہیں۔ فاکہی نے کتاب مکہ میں ابن جریج کے حوالہ سے اور انہوں نے ابن اَبی حسین سے حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عمرو کو خط لکھا کہ اگر میرا یہ خط تمہارے پاس رات کو پہنچے تو صبح ہونے سے پہلے اور اگر دِن کے وقت پہنچے تو شام ہونے سے پہلے میرے پاس آبِ زم زم روانہ کر دینا۔

راوی کا بیان ہے کہ سہیل رضی اللہ عنہ نے اثیلہ الخزاعی کی مدد حاصل کی یہاں تک کہ دونوں نے دو توشہ دان بنا دیئے اور بنا کے

✿ الاستیعاب (ت: ٣٢٦٨) تجريد (أسماء الصحابة (٢٤٣/٢) ✿ أسد الغابة (ت: ٦٦٩٠) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢)

✿ الطبقات الکبرٰی (٣٠٥/٨) ✿ أسد الغابة (ت: ٦٦٩١) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢)

✿ جلد اوّل ترجمہ ۳۸ میں یہی قصہ اور یہی شخصیت مردوں میں مذکور ہے اور یہاں ان کا تذکرہ عورتوں میں ہو رہا ہے۔

فارغ ہوگئے۔ پھر سہیل نے ان دونوں کو آب زم زم سے بھر دیا اور اونٹ پر لاد کر روانہ کر دیا۔ عمر بن شبہ نے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۰۷۷۲ أثيمه المخزوميه [1]

غطّاف کی دادی ہیں۔ ابن عبدالبر نے ان کا ذکر کیا ہے، اور کہا گیا ہے کہ یہ وہی اُروی ہیں جن کا ذکر آ رہا ہے۔

۱۰۷۷۳ إرام بنت الجموح الأنصاريه

عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں جو خزرج کے سردار ہیں، ابن سعد [2] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۷۴ إرام بنت قُرط [3]

بن خنساء الانصاریہ، بیعت کرنے والی خواتین میں سے ہیں۔ ابن سعد [4] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۷۵ أرده بنت الحارث

بن کلدہ ثقفی، عتبہ بن غزوان کی زوجہ ہیں۔ بلاذری وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ عتبہ کے ساتھ بصرہ میں تھیں وہ اس کے گورنر تھے۔ ان کی وجہ سے ابوبکرہ اور ان کے ماں شریک بھائی نافع اور زیاد آئے۔

۱۰۷۷۶ أرنب بنت عفيف

بن ابی العاص بن عبدالشمس، ان کی والدہ نابغہ ہیں، جو عمرو بن العاص کی والدہ ہیں، یوں عمرو ان کے ماں شریک بھائی ہیں۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔ پھر طبری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۷۷ أرنب المدنية المغنية

ہم نے اسے محاملی کے امالی میں سے جز ثالث میں ابن جریج کے سلسلہ سے اصبہانیین کی روایت سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوالاصبع نے خبر دی کہ انہیں جمیلہ مغنیہ نے بتایا کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے غنا کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ انصار کے کسی گھرانے نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کسی گھرانے سے نکاح کیا تو انہوں نے ان کی طرف قباء میں ہدیہ بھیجا، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے دلہن کی طرف ہدیہ بھیجا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے اس کے ساتھ سُر لگانے والی کو بھیجا ہے؟ انصار سُر لگانے کو پسند کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پاس اُرنب کو تلاش کر کے بھیجو۔ یہ خاتون شادی بیاہ پر گیت گایا کرتی تھیں۔

۱۰۷۷۸ أروى بنت أنيس [5]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جامع ترمذی میں وضو کے باب میں ان کا ذکر ہے۔ اسی طرح التجرید [6] میں بھی ہے۔

---

[1] الاستيعاب (ت: ٣٢٦٨) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢) [2] الطبقات الكبرىٰ (٢٨٩/٨)

[3] تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢) [4] الطبقات الكبرىٰ (٢٩٤/٨)

[5] أسد الغابة (ت: ٦٦٩٦) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢) [6] التجريد (١٨٠)

ابن مندہ نے صرف ان کا ذکر کیا ہے، ان کے والد کا نام نہیں لکھا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث برہ جس میں مَس ذکر کے بعد وضو کا ذکر ہے کے بعد ان کا ذکر ہے۔ انہوں نے راویوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جس میں اُروی بھی ہیں، ابن سکن اور دارقطنی نے علل میں نقل کیا ہے۔ بسلسلہ عثمان بن الیمان کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن زیاد سے سنا اُن کی کنیت ابوالمقدام ہے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد اسی طرح انہوں نے اُروی بنت اُنیس سے نقل کیا ہے۔ اور وضو کے باب میں مَس ذکر کے بارے میں مرفوع حدیث ذکر کی ہے۔

ابن سکن نے فرمایا کہ یہ ثابت نہیں، اور اس بارے میں ہشام بن عروہ کے علاوہ کسی نے حدیث نقل نہیں کی، اسی طرح اَبی المقدام سے بھی روایت ہے۔ وہ بصری راوی ہیں جو ضعیف ہیں۔

ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابوالمقدام سے اس سند کے ساتھ روایت کی گئی، لیکن کہا کہ اس میں "عن أبی أروی" کے الفاظ ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۱۰۷۷۹ أروی بنت الحارث

بن عبدالمطلب الہاشمیہ۔ وہ مطلب بن اَبی وَدَاعہ السہمی کی والدہ ہیں۔ ابن سعد نے صحابیان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہنوں کے باب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ان کی والدہ غزیہ بنت قیس بن طریف ہیں جو بنوحارث بن فہر بن مالک سے ہیں۔ اور کہا کہ ابووداعہ سے ان کی اولاد یہ ہے: مطلب، ابوسفیان، ام جمیل، ام حکیم، ربعہ۔

۱۰۷۸۰ أروی بنت ربیعہ ✿

بن حارث بن عبدالمطلب الہاشمی، دارقطنی نے ان کا کتاب الاخوہ میں ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان سے حبان بن مُنقذ انصاری نے نکاح کیا، جس سے اولاد بھی ہوئی، اور کہا گیا ہے کہ ان کا نام ہند ہے۔ یہاں تک عبارت ختم ہوئی۔

ابن مندہ نے کہا کہ اُروی ان کی حدیث عطاف بن خالد سے روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں نے اپنی والدہ جو کہ اُروی ہیں سے نقل کیا ہے۔

عبدالقدوس بن ابراہیم نے عطاف سے انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں نے اپنی والدہ اُمیمہ سے جو عطاف کی نانی ہیں روایت کیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور وہ بچی تھیں۔ ✿

۱۰۷۸۱ أروی بنت أبی العاص ✿

بن اُمیہ بن عبدالشمس الامویہ، حکم کی بہن ہیں جو مروان کے والد ہیں، وہ عثمان بن عفان کی پھوپھی ہیں۔

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، اور سلمہ بن فضل کے سلسلے سے کہ انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی اپنی سند کو چلایا ہے کہ انہوں نے ان کا ان صحابیات میں ذکر کیا ہے جنہوں نے فتح کے دِن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

✿ أسد الغابة (ت: ٦٦٩٢) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢) ✿ الاستيعاب (١٧٧٨/٤)

✿ اسد الغابة (ت: ٦٦٩٣) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٣/٢)

۱۰۷۸۲ أروی بنت عبدالمطلب ✿

بن ہاشم الہاشمیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ ابوعمر نے لکھا ہے کہ عمیر بن وہب بن عبد بن قصی کی زوجہ تھی۔ جن سے طلیب پیدا ہوئے، اس کے بعد کلدہ بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی کی زوجیت میں آئیں جن سے اُروی پیدا ہوئیں۔

ابوعمر ✿ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے محمد بن اسحق سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں میں سے صرف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں ان کا قصہ حضرت اروی رضی اللہ عنہا کے بعد آ رہا ہے۔ عقیلی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں واقدی کی سند سے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب طلیب بن عُمیر ایمان لائے تو اپنی والدہ اُروی بنت عبدالمطلب کے پاس آئے اور کہا میں اسلام لایا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکا ہوں۔ پھر قصہ ذکر کیا، اس میں ہے: آپ کو اسلام لانے سے کس چیز نے روکا ہے؟ آپ کے بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں دیکھوں گی میرے دونوں بھائی ایمان لانے کے بعد کیا کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں انہیں سلام کریں اور ان کی تصدیق کریں۔ انہوں نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بعد وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مدد کرتی تھیں اور اپنے بیٹے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے اور ان کے لائے ہوئے دین کو قائم کرنے پر اُبھارتی تھیں۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے لکھا ہے کہ وہ ایمان لائیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ انہوں نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے بُرہ بنت اُبی تجراۃ کے حوالے سے لکھا ہے وہ فرماتی ہیں: ابوجہل اور اس کے ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء دی۔ حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو مارا اور اسے زخمی کر دیا۔ انہیں ابوجہل کے ساتھیوں نے پکڑ لیا، چنانچہ ابولہب انہیں چھڑانے لگے۔ جب حضرت اروی رضی اللہ عنہا کو یہ معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا: تمام دنوں میں سے اس کا اچھا دن وہ ہے جب اس نے اپنے ماموں زاد کی مدد کی، ابولہب سے کہا گیا کہ اُروی بے دین ہوگئی ہے۔ وہ ان کے پاس آئے اور ڈانٹنے لگے۔ انہوں نے کہا: اپنے بھتیجے کے لیے آڑ بن جاؤ، اگر وہ تم پر غالب آ گیا تو تم نیک لوگوں میں سے ہو گے، اور اگر ایسا نہ ہوا تو تم اپنے بھتیجے کے بارے میں عذر پیش کر چکے ہو گے۔ ابولہب نے کہا: ہمارے پاس سارے عرب کی طاقت ہے، وہ نیا دین لے کر آیا ہے۔ ابن سعد نے کہا، ✿ کہا جاتا ہے کہ اروی نے یہ اشعار کہے: ع

ان طلیبا نصر ابن خاله   و اساه فی ذی دمه و ماله

"طلیب نے اپنے ماموں زاد کی مدد کی، خون اور مال والے کے بارے میں تسلی دی"۔

محمد بن سعد نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اُروی نے مندرجہ ذیل اشعار میں نبی علیہ السلام کا مرثیہ کہا ہے:

الا یا رسول اللّٰہ کنت رجاءنا   و کنت بنا برّا ولم تك جافیا

کأن علی قلبی لذکر محمد   وما جمعت بعد النبی المجاویا

✿ أسد الغابة (ت: ٦٦٩٤) الاستیعاب (ت: ٣٢٦٩) تجرید اسماء الصحابة (٢٤٣/٢)

✿ الاستیعاب (١٧٧٩/٤) ✿ الطبقات الکبریٰ (٢٨/٨) ✿ الطبقات الکبریٰ (٢٩/٨)

"اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہماری اُمید گاہ تھے، اور آپ نے ہم سے ہمیشہ اچھا سلوک کیا ہے، کبھی بدسلوکی نہیں کی۔ گویا میرے دِل پر محمد ﷺ کے ذکر اور آپ ﷺ کے بعد جمع ہونے والے حالات نے غموں کے ڈیرے ڈال لیے ہیں"۔

۱۰۷۸۳ أروى بنت عُميس

ابن اثیر نے اُروی بنت کریز کے حالات کے آخر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۸۴ أروى بنت كَريز ✿

بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس العبشمیہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ ان کی والدہ کا نام بیضاء بنت عبدالمطلب ہے جو نبی کریم ﷺ کی پھوپھی تھیں، ابن اَبی عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اور حاکم نے جس سند سے ذکر کیا ہے اس میں ضعف ہے جو زہری، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرمایا: ام عثمان، ام طلحہ، ام عمار، ام ابی بکر، ام زبیر اور ام عبدالرحمٰن بن عوف ایمان لائیں اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ عثمان بن عفان کی خالفت میں فوت ہوئیں، ان کی کوئی حدیث معروف نہیں۔

ابن سعد ✿ نے کہا: ان سے عفان بن ابی العاص نے نکاح کیا ان سے عثمان اور آمنہ پیدا ہوئے پھر ان سے عقبہ بن اَبی معیط نے نکاح کیا۔ ان سے ولید، عمار، خالد، ام کلثوم، ام حکیم اور ہند پیدا ہوئے۔

حضرت اُروی رضی اللہ عنہا نے ام کلثوم کے بعد اسلام قبول کیا اور ہجرت کی، اور نبی کریم ﷺ سے بیعت کے بعد مدینے میں ہی رہیں، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔ ✿

میں نے بجیری رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھا ہوا پڑھا کہ اُم عثمان رضی اللہ عنہا نے وفات پائی، اس وقت ان کی عمر نوے برس تھی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی چارپائی اٹھائی اور نماز جنازہ پڑھی۔

ابن سعد رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے جس میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن حنظلہ بنؔ الراہب سے نقل کیا ہے، روایت کیا ہے: جس دِن ام عثمان فوت ہوئیں میں موجود تھا، ان کے بیٹے نے انہیں بقیع میں دفن کیا اور واپس لوٹ آئے، لوگ نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے تنہا نماز ادا کی، اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! میری ماں پر رحم فرما، اے اللہ! میری ماں کی مغفرت فرما، یہ ان کی خلافت کا دور تھا اور عیسیٰ بن طلحہ کی سند سے ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دارِ غطیش سے دو بانسوں کے درمیان اپنی والدہ کی چارپائی اٹھائی یہاں تک کہ اسے جنازگاہ میں رکھ دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ انہیں دفن کرنے کے بعد ان کی قبر پر کھڑے دعا کر رہے تھے۔

✿ اسد الغابة (ت: ٦٦٩٥) تجريد أسماء الصحابة (٢/٢٤٤)

✿ الطبقات الكبرىٰ (٨/١٦٦)

۱۰۷۸۵ أروی بنت المقوّم ✿

بن عبدالمطلب الہاشمیہ، رسول اللہ ﷺ کی چچا زاد تھیں، ان کے شوہر ابوسفیان بن حارث ہیں جو ان کے چچا زاد تھے۔ زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوسفیان سے ان کی بیٹیاں ہوئیں۔ اور ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے لکھا ہے: ان سے ابومسروح حارث بن یعمر بن حبان بن عمیر نے نکاح کیا جو بنوسعد بن بکر بن ہوازن سے تھے۔ وہ عباس بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ ان سے عبداللہ بن ابی مسروح پیدا ہوئے۔

۱۰۷۸۶ أزده بنت الحارث

بن کلدہ ثقفیہ، عتبہ بن غزوان کی زوجہ ہیں جو بصرہ کے امیر تھے۔ جب وہ بصرہ اور اس کے شہر آئے تو وہ ان کے ساتھ تھیں۔ ان کے سبب ان کے ماں شریک بھائی ابوبکرہ، نافع، زیاد بن عبید جنہیں اس کے بعد زیاد بن ابی سفیان کہا جاتا تھا بھی بصرہ آ گئے۔ ان سب کی والدہ سمیہ تھیں جو حارث بن کلدہ کی باندی تھی، بلاذری نے اس کا ذکر کیا ہے۔ اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قریش اور ثقیف میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو ایمان نہ لایا ہو اور اس موقع پر حاضر نہ ہو۔

۱۰۷۸۷ إزمه

ہمزہ کے زیر اور ''ز'' کے سکون کے ساتھ ہے۔ ہروی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب العزنیین ✿ کسی نے جمع کیا ہے کے ذیل میں ابوموسیٰ المدینی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے ''اشتدی إزمة تنفرجی'' اس مثل سے عربوں کی مراد یہ ہے کہ ایک عورت جس کا نام ازمہ تھا اسے دردزہ ہوا اس کے بارے میں یہ مثل کہی گئی یعنی اے ازمہ صبر کرو یہاں تک کہ عنقریب تم وضع حمل سے فارغ ہو جاؤ تو تمہاری تکلیف دور ہو جائے گی۔ اسے میں نے اُسد الغابہ کے حاشیے سے مغلطائی کی تحریر سے نقل کیا ہے۔ اور ذیل سے اس کی مراجعت کی ہے۔ میں نے اس میں کوئی تصریح نہیں دیکھی جو ان کے صحابیہ ہونے پر دلالت کرتی ہو، انہوں نے اس کے بعد لکھا ہے: بعض جہال نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ باطل ہے۔ اور بعض نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ اس سے یہ بات نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی۔

۱۰۷۸۸ أسماء بنت أنس

بن مُدرِک الخثعمیہ، خالد بن ولید کی زوجہ ہیں، اور ان کی اولاد مہاجر عبداللہ، عبدالرحمٰن کی والدہ ہیں، ان کا ذکر ان کے والد انس بن مُدرک کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۱۰۷۸۹ أسماء بنت أبی بکر الصدیق ✿

ان کا ذکر أسماء بنت عبداللہ بن عثمان کے حالات میں آئے گا۔

✿ تجريد أسماء الصحابة (٢/٢٤٤)

✿ الطبقات الكبرٰى (٨/٣٣)

✿ أسد الغابة (ت: ٦٦٩٨) تجريد أسماء الصحابة (٢/٢٤٤)

۱۰۷۹۰ أسماء بنت الحارث ✿

خطاب بن حارث جمحی کی زوجہ ہیں، ابن اسحاق ✿ نے اہل مکہ میں سے ایمان لانے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور جب ان کا ذکر کیا تو فرمایا: خطاب اور ان کی زوجہ اسماء بنت حارث۔ ابونعیم نے ابراہیم بن یوسف کی سند سے بحوالہ زیاد البکائی جوان سے مروی ہے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۷۹۱ أسماء بنت سعید

بن زید بن عمرو بن نُفیل القرشیہ العدویہ۔ انہیں اور ان کے والد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ دار قطنی ✿ نے علل میں ان کی حدیث حفص بن غیاث، اَبی حرملہ، اور ان کے والد کی روایت سے نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رباح بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری دادی نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرمار ہے تھے ''اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں....''۔ (الحدیث) اسے بیہقی ✿ نے نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ ان کی دادی اُسماء بنت سعید بن زید ہیں۔

۱۰۷۹۲ أسماء بنت سلامه ✿

کہا جاتا ہے کہ یہ سلمہ بن مخرّبہ ہیں (ایک نقطے کے ساتھ) بن جندل بن اُبیر بن نہشل بن دارم التمیمیہ الدارمیہ۔ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے ان کا مکہ میں ایمان لانے والوں میں ذکر کیا اور فرمایا عیاش بن ابی ربیعہ بن المغیرہ المخزومی اور ان کی بیوی اُسماء بنت سلامہ۔ ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے فرمایا: اُسماء بنت سلمہ بن مخربہ مہاجرات میں سے تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ ہجرت کی، ان سے عبداللہ بن عیاش بن اَبی ربیعہ پیدا ہوئے پھر انہوں نے مدینہ ہجرت کی ان کی کنیت ام الجلاس ہے۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کی، ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ، میں نے کہا: ابن مندہ نے ان کے حالات ان کی پھوپھی اُسماء بنت مخربہ سے خلط کر دیئے ہیں۔ ان کی پھوپھی کے حالات میں ان شاء اللہ میں اسے ذکر کروں گا۔

۱۰۷۹۳ أسماء بنت سُمَیّ

مسدّد نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ہم سے یحیٰی القطان نے بحوالہ ابی مسکین نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے ابومُحَلِّم سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسماءُ بنت سُمَیّ کو اختیار دیا گیا یعنی تیرے شوہر کے بارے میں جسے تو اختیار کرے، انہوں نے عرض کیا، میں فلاں کو اختیار کرتی ہوں، وہ وفات پا گئے وہ سب میں سے اچھے اخلاق والے تھے۔ ان کے دو شوہر قتل ہوئے، یہ حسن اسناد، مرسل ہے۔ اس خبر کو نبی کریم ﷺ کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان کردہ حدیث کے ساتھ ملایا جائے گا۔ اور مشہور یہ ہے کہ یہ تمیم داری کے خصائص میں سے ہے، ان کے علاوہ ایک جماعت کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔

✿ أسد الغابة (ت: ٦٦٩٩) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٤/٢) ✿ السير والمغازى (١٤٧)

✿ دارقطني في سننه (الحديث: ٧٣/١) ✿ بيهقي في السنن ✿ أسد الغابة (ت: ٦٧٠١) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٤/٢)

✿ السيرة النبوية (٢٠٥/١) ✿ الاستيعاب (١٧٨٣/٤)

۱۰۶۹۴ أسماء بنت شَكَل [1]

شین کے ساتھ، دو حروف پر زبر اور آخر میں لام آئے گا۔ صحیح مسلم، [2] کتاب الحیض میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے ان کا ذکر ہے۔ فرماتی ہیں: أسماء بنت شکل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیسے غسل کرے۔ (الحدیث) ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر مستغفری کی سند سے کیا ہے۔ ان کی روایت اُبی بکر بن اُبی شیبہ سے مروی ہے۔ جو اس روایت میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں۔ ابوعلی جیانی نے الاستیعاب کے حاشیہ میں لکھا ہے: ابوعمر نے جن صحابیات کا ذکر کیا ہے، معلوم نہیں یہ ان میں سے ایک ہیں یا بعض راویوں نے شکل کے بارے غلطی کی ہے۔ حالانکہ وہ اسماء بنت یزید بن السکن ہیں جن کا ذکر آ رہا ہے۔ ان کے والد کا ذکر چھوٹ گیا ہے۔ اور ان کے دادا کے نام میں لفظی غلطی ہے۔ ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف ہے۔ خطیب ابوبکر الحافظ نے اس کی طرف سبقت کی ہے۔

اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ انصار میں سے کسی کا نام شکل نہیں، صحیح بخاری کے اس قصہ سے ثابت ہے کہ وہ صحابیہ جنہوں نے سوال کیا تھا انصاریہ تھیں، ابوالفتح بن سید الناس نے اس کی پیروی کی ہے۔ اس میں تامّل ہے۔

۱۰۶۹۵ أسماء بنت عبدالله بن عثمان

التیمیہ، عبداللہ بن زبیر بن عوام التیمیہ کی والدہ ہیں۔ اور وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں، ان کی والدہ قُتلہ یا قُتیلہ بنت عبدالعزی ہیں۔ قریشی ہیں، بنی عامر بن لوی سے ہیں۔ مکہ میں ابتدائی دور میں ایمان لائیں۔ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سترہ افراد کے بعد ایمان لائیں، ان سے زبیر بن عوام نے نکاح کیا۔ انہوں نے ہجرت کی اور وہ حاملہ تھیں، جہاں قُباء کے مقام پر ان کے ہاں عبداللہ کی ولادت ہوئی۔ اپنے بیٹے کی خلافت تک بقید حیات رہیں جب انہیں شہید کر دیا گیا تو تھوڑے عرصے بعد وفات پا گئیں، ان کا لقب ذات النطاقین تھا۔

ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان کا یہ نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، کیونکہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا قصد کیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے توشہ دان تیار کیا تھا، جب اسے باندھنے کی ضرورت پڑی تو انہوں نے اپنا دوپٹہ پھاڑا، اس کے آدھے حصے سے توشہ دان باندھا اور باقی آدھے کو کمر بند بنا لیا۔ [3] فرمایا: اسی طرح ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

میں نے کہا: اصل قصہ صحیح مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کی تصریح کے بغیر ہے اور ابوعمر نے ابونوفل بن اُبی عقرب کی سند سے یہ روایت مسند نقل کی ہے کہ انہوں نے حجاج سے کہا تھا کہ میرے پاس ایک کمر بند تھا جس سے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کو چیونٹیوں سے بچانے کے لیے ڈھانپا کرتی تھی، اور دوسرا کمر بند جو ہر عورت کے لیے ضروری ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [4] نے لکھا ہے کہ ہم سے ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد اور فاطمہ بنت منذر سے

---

[1] أسد الغابة (ت: ٦٧٠٢) الاستيعاب (ت: ٣٢٧٢) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٤/٢)

[2] مسلم (الحديث: ٧٥٠) [3] صحيح بخارى (الحديث: ٢٩٧٩) مسند احمد (الحديث: ٣٤٦/٦) معجم الكبير (الحديث: ٢٠٩/٢٤) [4] الطبقات الكبرىٰ (١٨٢/٨)

اور انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا قصد فرمایا تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے توشہ دان تیار کیا، ہمیں توشہ دان اور مشکیزہ باندھنے کے لیے کوئی شے نہ ملی تو میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ''میرے پاس اپنے کمر بند کے علاوہ کوئی شے نہیں''۔ فرمایا: ''اسے پھاڑ کر دو حصے کرلو، ان میں سے ایک سے توشہ دان اور دوسرے سے مشکیزہ باندھ دو''۔ [1] اس کی سند صحیح ہے۔

اور اسی سند کے ساتھ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: مجھ سے زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، ان کے پاس کوئی مال اور غلام نہ تھا، اور سوائے گھوڑے کے کوئی شے نہ تھی۔ فرماتی ہیں: میں گھوڑے کو چارہ ڈالتی تھی، اس کی دیکھ بھال اور سائسی کرتی تھی، اور ان کے اونٹ کے لیے گٹھلیاں کوٹتی تھی، اور میں گٹھلیاں زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین سے لاتی تھی..... (الحدیث) اور اس حدیث میں یہ بھی ہے: یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس خادمہ بھیجی تو مجھے گھوڑے کی سائسی سے نجات مل گئی۔

راوی کا بیان ہے: زبیر بن بکار نے اس قصے میں فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں اس کمر بند کے بدلے جنت کے دو کمر بند عطا فرمائے''۔ اس لیے انہیں ذات النطاقین کہا جاتا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کئی احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں جو صحیحین اور سنن میں ہیں۔ ان سے ان کے بیٹوں عبداللہ اور عروہ نے روایت کی اور پوتوں عباد بن عبداللہ، عبداللہ بن عروہ، فاطمہ بنت المنذر بن زبیر، عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر اور آزاد کردہ غلام عبداللہ بن کیسان، ابن عباس، صفیہ بنت شیبہ، ابن ابی مُلیکہ اور وہب بن کیسان وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابن السکن رحمۃ اللہ علیہ نے ابی الحیاۃ یحییٰ بن یعلی التیمی کی سند سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں ابن زبیر کے قتل کے بعد مکہ میں داخل ہوا، میں نے انہیں سولی پر لٹکا ہوا دیکھا، میں نے ان کی والدہ اسماء کو دیکھا کہ بے حد عمر رسیدہ، دراز قد اور نابینی ہیں۔ حجاج کے پاس آ کر کہنے لگی: کیا اس سوار (مراد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) کے اترنے کا وقت نہیں ہوا۔ تو وہ (حجاج) کہنے لگا: یہ منافق تھا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ منافق نہ تھا وہ روزہ دار اور شب دار تھا۔ حجاج کہنے لگا: جائیں! بڑھاپے کی وجہ سے آپ بہکی بہکی باتیں کر رہی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو نہیں بہکی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''ثقیف سے شریعت کی تکذیب کرنے والا اور خون ریز ظاہر ہوگا''۔ سو کذاب تو ہم نے دیکھ لیا ہے رہا خون ریز تو وہ تمہی ہو۔ حجاج نے کہا: اس قبیلہ سے منافق پیدا ہوں گے۔

ابن سعد نے ایک حسن سند سے بحوالہ ابن ابی ملیکہ روایت کی ہے کہ جب ان کے سر میں درد ہوتا تو سر پر ہاتھ رکھ کر فرماتیں: میری خطا کی وجہ سے ہوا اور اللہ تعالیٰ تو اس سے زیادہ معاف کر دیتا ہے۔ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی عمر سو سال ہوگئی پھر بھی ان کا دانت تک نہ گرا، اور نہ عقل میں فتور آیا۔ ابونعیم اصبہانی کا قول ہے: وہ ہجرت سے ستائیس (۲۷) سال پہلے پیدا ہوئیں اور ۷۳ھ کے ابتدائی دور تک زندہ رہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اپنے بیٹے (کی شہادت) کے بعد بیس (۲۰) دن زندہ رہیں، بعض نے کچھ اور کہا ہے۔

---

[1] اس کا حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔

۱۰۷۹۶ أسماء بنت عبداللہ بن مسافع

بن ربیعہ، قیس بن مخربہ کی والدہ ہیں، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے شعر میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۷۹۷ أسماء بنت عدی

بن عمرو، ان کا ذکر بعد والی صحابیہ کے حالات میں آ رہا ہے۔

۱۰۷۹۸ أسماء بنت عمرو بن عدی ❁

بن تابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ الانصاریہ السلمیہ۔ معاذ بن جبل کی والدہ ہیں، ان کی کنیت اُم منیع ہے۔

ابن اسحاق ❁ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ اور نسیبہ بنت کعب ان ستر لوگوں کے ساتھ تھیں جو عقبہ میں حاضر تھے اور تجرید میں فرمایا ❁ اور کہا گیا ہے کہ وہ أسماء بنت عدی بن عمرو ہیں۔

۱۰۷۹۹ أسماء بنت عمرو بن مخربہ

أسماء بنت مخربہ کے حالات میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۸۰۰ أسماء بنت عمیس ❁

بن معد (بروزن سعد) اس کے شروع میں میم ہے۔ ابن حبیب نے اسے قلمبند کیا ہے اور استیعاب میں عین کے فتح کے ساتھ مَعَد ہے۔ جس کا تعاقب کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے ابن الحارث بن تیم بن کعب بن مالک بن قُحافہ بن عامر بن ربیعہ بن غانم بن معاویہ بن زید الخَثْعَمِیہ، اور کہا گیا ہے: عُمَیس ابن نعمان بن کعب اور باقی اسی طرح ہے۔

میمونہ بنت حارث کی ماں شریک بہن ہیں، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں اور کئی صحابیات کی باپ شریک یا ماں شریک یا حقیقی بہن ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی تعداد نو ہے اور بعض نے کہا کہ ماں شریک دس، حقیقی بہنیں چھ ہیں، جن میں سے ایک خولہ بنت عوف بن زُہیر ہیں، اور ابوعمر کی کتاب میں خولہ کی جگہ ہند لکھا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ وہ ان مہاجر خواتین میں سے ہیں جنہوں نے اپنے خاوند ابوطالب کے ہمراہ حبشہ ہجرت کی، وہاں ان کی اولاد ہوئی۔ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو بعد میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کر لی جس سے ان کے ہاں محمد ❁ پیدا ہوئے پھر ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شادی کی، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کے ہاں عَون کی ولادت ہوئی، ابوعمر کہتے ہیں کہ اس روایت میں ابن کلبی تنہا ہیں، جو اس طرح کہا ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ❁ نے بحوالہ واقدی ذکر کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں اُن سے عون اور یحییٰ پیدا ہوئے اور ابن سعد ہی نے بحوالہ واقدی، وہ محمد بن صالح سے وہ یزید بن رومان سے نقل کرتے ہیں کہ دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے أسماء مسلمان

❁ أسد الغابة (ت: ٦٧٠٥) الاستيعاب (ت: ٣٢٧٤) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٤/٢)

❁ السيرة النبوية (٦٣/٢) ❁ تجريد (١٨٠) ❁ أسد الغابة (ت: ٦٧٠٦) تجريد اسماء الصحابة (٢٤٤/٢)

❁ جامع المسانيد والسنن (٢٤٨/١٥) ❁ الطبقات الكبرىٰ (٢٠٥/٨)

ہوگئی تھیں۔ پھر بیعت کر کے جعفر کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئیں جہاں عبداللہ، محمد اور عون پیدا ہوئے۔ جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کر لی۔ ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ عمرو بن الحارث، سعد بن ابی ہلال سے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن اسماء بنت عمیس کی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شادی کرائی، اس بات کو عمر بن شبہ نے کتاب مکہ میں نقل کیا ہے۔ اور یہ اچھی سند والی مرسل روایت ہے۔ حضرت اسماء نبی علیہ السلام سے روایت کرتی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن جعفر، پوتے قاسم بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن عباس جو ان کے بھانجے اور لبابہ بنت حارث کے بیٹے ہیں، اور ان کی دوسری بہن کے بیٹے عبداللہ بن شداد بن الہاد اور ان کی پوتی ام عون بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب، اور ان کے علاوہ سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے خواب کی تعبیر پوچھتے تھے، جس کے متعلق ان سے اور ان کے علاوہ لوگوں سے کئی چیزیں منقول ہیں۔

بخاری کے باب هجرة الحبشة میں ابی بردہ بن ابی موسیٰ کی سند سے لکھا ہے وہ اپنے والد اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں۔ پھر ایک حدیث ذکر کی اور اسماء رضی اللہ عنہا سے مراد یہی ہیں جن کے حالات بیان ہو رہے ہیں، کہا جاتا ہے کہ انہیں جب مصر میں اپنے بیٹے محمد کے قتل ہونے کی اطلاع ملی تو گھر کی مسجد میں نماز پڑھنے کھڑی ہوگئیں، اپنا غصہ پی لیا، یہاں تک کہ ان کے پستانوں سے خون بہنے لگا اور صحیح روایت میں ابو بردہ بحوالہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے لیے دو ہجرتیں اور لوگوں کے لیے ایک ہجرت ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو شعبی کی مراسیل سے نقل کیا ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کچھ لوگ ہم پر فخر کرتے ہوئے یہ جتلاتے ہیں کہ ہم پہلے پہل ہجرت کرنے والوں میں سے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں! تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے۔ پھر کئی طرق سے یہ بات ذکر کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بات کی وصیت کی کہ (وفات کے وقت) ان کی بیوی اسماء بنت عمیس انہیں غسل دے۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے ابن السکن نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے، فرمایا: اسماء بنت عمیس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تو ان کے دونوں بیٹوں محمد بن جعفر اور محمد بن ابوبکر نے آپس میں ایک دوسرے پر فخر کیا، ان میں سے ہر ایک نے کہا میں تم سے زیادہ عزت والا ہوں اور میرا باپ تیرے والد سے زیادہ بہتر ہے۔ تو ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ انہوں نے کہا: میں نے جعفر سے زیادہ اچھا جوان نہیں دیکھا اور ابوبکر بوڑھوں میں سب سے بہتر تھے، ان سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ہمارے لیے کیا باقی رہا؟

(۱۰۸۰۱) أسماء بنت قرط [1]

بن خنساء بن سنان انصاریہ، فضل بن نعمان کی زوجہ ہیں۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] تجريد أسماء الصحابه (۲۴۴/۲) [2] الطبقات الكبرىٰ (۲۹۴/۸)

۱۰۸۰۲ أسماء بنت كعب

ان کا ذکر اُسماء بنت نعمان کے حالات میں ہے۔

۱۰۸۰۳ أسماء بنت مُحرِز [1]

بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] نے ان کا ذکرہ کیا ہے اور فرمایا ان کی والدہ اُم سہل بنت اَبی خارجہ ہیں، ان سے ابوبشیر بن عُبید نے نکاح کیا جس سے بشیر اور جعد پیدا ہوئے، ابن ماکولا [3] نے تجرید میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۰۴ أسماء بنت مخربه [4]

ان کا نسب اُسماء بنت سَلامہ بن مخربہ کے ترجمہ میں گزر چکا ہے۔ بلاذری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعُبیدہ معمر بن مثنی کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ ہشام بن مغیرہ نجران آئے، وہاں اُسماء بنت مخربہ کو دیکھا۔ بعض نے کہا: بنت عمرو بن مُخَرَّبَه بن جندل بن أبير بن نَهْشَل بن دارم، یہ انہیں بھلی لگیں اور نکاح کر کے مکہ لے آئے، ان سے ابوجہل اور حارث پیدا ہوئے۔ جب وہ فوت ہوئے تو ان سے عبداللہ بن ابی ربیعہ بن المغیرہ نے شادی کی، جس سے عیاش پیدا ہوئے جو کہ ابوجہل اور حارث کے ماں شریک بھائی تھے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے، ان سے عبداللہ اور ام حجیر بھی پیدا ہوئے، اور محمد بن سعد نے کہا کہ وہ حالت کفر میں فوت ہوئیں، یہ ان کے بیٹے عیاش کی مدینہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اور بعض نے کہا کہ وہ اسلام لائیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پائی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

پھر واقدی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے ایک روایت بیان کی جو انہوں نے عبدالحمید بن جعفر، ابوعبیدہ بن محمد بن عمار کے حوالے سے نقل کی کہ انہوں نے ربیع بنت مُعَوِّذ سے سنا، فرماتی ہیں: میں انصار کی عورتوں کے ساتھ اسماء بنت مخربہ کے پاس آئی، وہ ابوجہل کی ماں ہیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بات ہے۔ ان کا بیٹا عیاش بن عبداللہ بن ابوربیعہ ان کے پاس یمن سے عطر بھیجا کرتا تھا۔ وہ یہ عطر ہدیہ دینے والی عورتوں کے ہاتھ بیچتی تھیں، اس نے مجھ سے کہا: تو اپنے سردار کے قاتل کی بیٹی ہے۔ میں نے کہا: نہیں! میں غلام کے قاتل کی بیٹی ہوں۔ کہنے لگیں: مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہیں عطر بیچوں۔ میں نے کہا: مجھ پر حرام ہے کہ میں اس میں سے کچھ خریدوں، میں نے تمہارے عطر سے زیادہ بدبودار شے نہیں دیکھی۔ اور ایک روایت میں ہے: اللہ کی قسم! یہ خوشبودار عطر نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اس سے اچھا عطر نہیں سونگھا، لیکن میں نے غصے کی وجہ سے یہ کہہ دیا۔

میں نے کہا: یہ وہ اشعار کہنے والی ہیں جنہوں نے ننگے طواف کیا تھا۔

"آج سارا یا کچھ بدن ظاہر ہو جائے گا، تو جو اس سے ظاہر ہو گا میں اسے حلال نہیں کروں گی، بہت سے عقل و

---

[1] تجريد اسماء الصحابة (٢/٢٥٥) [2] الطبقات الكبرىٰ (٨/٣٠٩) [3] الاكمال (٢/٢٤٣)

[4] أسد الغابة (ت: ٦٧٠٧) تجريد اسماء الصحابة (٢/٢٤٥)

دانش والے اور دیکھنے والے کو گمراہ کر دے گی، جس کی میں وجہ بیان کر رہی ہوں''۔

بعض نے کہا کہ یہ آیت ﴿خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ﴾ [1] ''یعنی ہر عبادت کے وقت اپنی زینت کو اختیار کرو'' اس کے بارے میں نازل ہوئی اور صحیح مسلم میں ہے۔ ابوعمر [2] نے فرمایا: ان کی بھتیجی کے حالات میں اسماء بنت سلامہ ہیں۔ وہ ام عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ ہیں۔ ام عیاش ان کا نام ہے، اسی طرح اسماء بنت مخربہ بھی ہیں، جو ابوجہل اور حارث بن ہشام کی ماں ہیں۔ یہی اسماء بنت مخربہ اور ام الجلاس ہیں، عبداللہ اور عیاش کی والدہ ہیں جو ابوربیعہ کے بیٹے ہیں۔

ان سے عبداللہ بن عیاش اور ربیع بنت مُعَوِّذ نے روایت کیا ہے، اور اسحاق بن محمد القروی کے سلسلے سے سند بیان کی ہے جو انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوزناد سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے، انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن حارث سے، جنہوں نے عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ سے سنا، فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ ابوربیعہ کے کسی گھر میں عیادت کرنے یا کسی اور وجہ سے تشریف لائے تو حضرت اسماء التمیمیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی، ان کی کنیت ام الجلاس تھی، اور یہ ام عیاش بن ابی ربیعہ ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ام الجلاس! اپنے بھائی کے ساتھ وہ معاملہ کرو جو تم پسند کرتی ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کرے، اور اپنے بھائی کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم چاہتی ہو کہ وہ تمہارے لیے پسند کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ عیاش کے بچوں میں سے ایک بچے کے پاس تشریف لائے، ام الجلاس نے نبی کریم ﷺ سے اس کی بیماری کا ذکر کیا، نبی کریم ﷺ اس پر جھاڑ پھونک کرنے لگے، بچہ بھی ایسا کرنے لگا، بعض گھر والوں نے بچے کو روکا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں روکا۔

میں کہتا ہوں کہ ربیع بنت معوذ اور عبداللہ بن عیاش دونوں کے قصوں میں گڈمڈ کر دیا ہے۔ ربیع کا قصہ تو اس اسماء بنت مخربہ کے ساتھ پیش آیا ہے جن کے صحابیہ ہونے میں اختلاف ہے۔ اور عبداللہ بن عیاش کا قصہ جو اس حدیث میں ہے وہ ان کی والدہ ہیں، جن کے صحابیہ ہونے پر اتفاق ہے۔ جبکہ زبیر بن بکار نے دونوں عورتوں میں فرق کیا ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے حارث بن ہشام کا ذکر کیا تو کہا وہ عمرو یعنی ابوجہل کے حقیقی بھائی ہیں۔ دونوں کی والدہ اسماء بنت مخربہ ہیں۔ ان دونوں کے ماں شریک بھائی عبداللہ بن عبداللہ بن اَبی ربیعہ اور عیاش بن عبداللہ بن ابی ربیعہ ہیں۔ پھر ان کی ہجرت، ماں کی قسم اور ان کے مکہ لوٹنے کا ذکر کیا اور جب عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ اور ان کی والدہ اسماء بنت سلامہ بن مخربہ کا ذکر کیا تو کہا۔

میں کہتا ہوں جس قصے میں ان کی طرف اشارہ ہے۔ اس کا ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۰۵ أسماء بنت مرثد [3]

بنی حارثہ سے ہیں۔ ابوعمر [4] نے ان کا ذکر کیا ہے، ان سے حدیث صحیح نہیں، حرام بن عثمان ان سے روایت کرنے میں منفرد ہیں، وہ سب کے نزدیک ضعیف ہیں۔ اسماعیل بن اسحاق قاضی نے احکام میں ان سے متصل روایت بیان کی ہے، روایت دراوردی کی سند سے اور ابن مندہ نے ابراہیم بن طہمان کے سلسلے سے بیان کی ہے۔ دونوں نے حرام بن عثمان اور عبدالرحمٰن،

---

[1] سورة الأعراف الآية (٣١) [2] الاستيعاب (١٧٨٣/٤)

[3] أسد الغابة (ت: ٦٧٠٨) الاستيعاب (ت: ٣٢٧٦) تجريد أسماء الصحابة (٢٤٥/٢)

[4] الاستيعاب (١٧٨٥/٤)

محمد سے جو جابر کے بیٹے ہیں، اور ابوعتیق بن عبداللہ سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت مرشد بنوحارثہ کی بہن ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے طہر کے تین چار دن بعد پھر حیض آ جاتا ہے۔ کیا مجھ پر نماز حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم (حیض کا خون) دیکھو تو تین دن رات ٹھہر جاؤ، پھر پاک ہو کر نماز پڑھو''۔ [1]

میں کہتا ہوں: ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] نے ''الطبقات'' میں اُسماء بنت مَرْشدہ (ھاء زیادہ کیا ہے) بن جبیر بن مالک بن حُوَیرثہ بن خارجہ، اور فرمایا: ان کی والدہ سلامہ بنت مسعود ہیں، اور لکھا ہے کہ ان سے ضحاک بن خلیفہ نے شادی کی، جس سے ثابت، ابوبکر، ابوحسن، عمر، ثُبیتہ، بکرہ، حمادہ اور صفیہ پیدا ہوئے۔ محمد بن سلمہ نے ثبیتہ سے شادی کی۔

راوی نے کہا کہ اسماء اسلام لائیں اور بیعت کی۔

میں کہتا ہوں کہ یوں لگتا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا حدیث جابر میں ذکر ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اس کے علاوہ ہوں۔

۱۰۸۰۶ أسماء بنت النعمان

بن حارث بن شراحیل، بعض نے کہا ہے کہ بنت نعمان بن الاسود بن حارث بن شراحیل الکندیہ، ابوعمر [3] نے لکھا ہے: اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تھا۔ لوگوں نے ان کے فراق کے قصے میں اختلاف کیا ہے، یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ اسماء بنت نعمان ہیں۔ بنوحارث سے ان کا تعلق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا، وہ کہنے لگیں: آپ ہی آ جائیں اور آنے سے انکار کر دیا۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی علیہ السلام سے کہہ دیا تھا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تونے اس کی پناہ لی جس کی پناہ لی جاتی ہے۔ یہ بات جھوٹ ہے۔ یہ بات جس عورت نے کی تھی وہ اور ہے جس کا تعلق بنی سلیم سے تھا۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کی پناہ مانگی تھی، ابوعبیدہ کے علاوہ کسی نے کہا ہے کہ پناہ طلب کرنے والی عورت کا تعلق بنوعنبر سے تھا جو ذات الشقوق کے قیدیوں میں سے خوبصورت عورت تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو خدشہ ہوا کہ کہیں یہ ہمارے مقابلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے حسن کا جادو نہ چلا دے۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں: کندیہ وہ بدبخت عورت ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کا مطالبہ کیا تھا اور کہا تھا کہ اسے اس کی قوم کی طرف واپس کر دیا جائے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور ابواسید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسے واپس بھیج دیا۔

دیگر حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اسماء بنت نعمان کندیہ خوبصورت عورت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو اندیشہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے مقابلے میں اس کا حسن کہیں چھا نہ جائے، تو ان سب نے اس سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پسند کرتے ہیں کہ جب وہ تمہارے قریب آئیں تو تم کہہ دینا میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ بعد میں وہ اپنے آپ کو بدبخت کہتی

[1] جامع المسانيد والسنن (١٥/٢٦٥)

[2] الطبقات الكبرىٰ (٨/٢٤٥)

[3] أسد الغابة (ت: ٦٧٠٩) الاستيعاب (ت: ٣٢٧٧) تجريد أسماء الصحابة (٢/٢٤٥)

[4] الاستيعاب (٤/١٧٨٥)

تھی۔ اور جرجانی نے اضافہ کیا ہے کہ اس کے بعد وہ مہاجر بن ابوامیہ مخزومی کے نکاح میں آئیں پھر قیس بن مکشوح المرادی سے شادی ہوئی۔

ابوعمر [1] نے لکھا ہے: بعض نے ان کا نام اُمیمہ بنت نعمان اور بعض نے اُمامہ بتایا ہے۔ جبکہ زیادہ اختلاف واضطراب کندیہ اور ان کے ساتھ کی ان عورتوں میں ہے جن سے آپ ﷺ نے صحبت نہیں کی۔

میں کہتا ہوں: محمد بن حبیب نے ان عورتوں کے فضائل میں جن سے آپ ﷺ نے صحبت نہیں کی جو قول پہلے مذکور ہو چکا اسی جیسا قول ذکر کیا ہے، اور کہا ہے کہ وہ عورتوں میں سے حسین وجمیل تھیں۔ پھر عورتوں کا اُن کے ساتھ اور ان کی جدائی کا قصہ ذکر کیا اور یہ کہ مہاجر نے اور پھر قیس بن مکشوح نے ان سے شادی کی تھی۔ پھر فرماتے ہیں کہ جونیہ بھی کندہ کی ایک عورت ہے جسے ابواسید الساعدی لائے۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اس کی دیکھ بھال پر مقرر ہوئیں۔ ان میں سے ایک اس سے کہنے لگی: آپ ﷺ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ جب کوئی عورت آپ ﷺ کے پاس (بیوی بن کر) آئے اور یوں کہے: میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، پھر سارا قصہ ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: صحیح بخاری [2] میں اوزاعی کی سند سے جونیہ کے بارے میں ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا، نبی کریم ﷺ کی کس زوجہ نے آپ سے پناہ چاہی تھی۔ فرمایا: مجھے عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بتایا فرماتی ہیں کہ جون قبیلے کی عورت نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آئی جب آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے تو کہنے لگی: میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بڑی ذات کی پناہ مانگی ہے، اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

اور حمزہ بن ابی اسید کی سند سے بحوالہ ابواُسید نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے، چلتے چلتے ''شوط'' نامی ایک باغ میں پہنچے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ۔ آپ ﷺ اندر داخل ہوئے، جونیہ کو لایا جا چکا تھا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹھہری ہوئی تھیں، ان کے ساتھ ان کی سواری تھی۔ جب آپ ﷺ اس کے پاس گئے، اس سے فرمایا: اپنی جان میرے سپرد کر دو، وہ کہنے لگی: بھلا کوئی ملکہ کسی غلام کو اپنی جان کا ہبہ کر سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے اس پر ہاتھ رکھنا چاہا تو جھٹ سے بولی: آپ سے اللہ کی پناہ، آپ ﷺ نے (ہاتھ کھینچ کر) فرمایا: جس کی پناہ لی جاتی ہے، تو نے اس کی پناہ مانگی۔ پھر راوی نے وہ حدیث نقل کی۔

ابن سعد [3] نے کئی طرق سے جو سارے کے سارے واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں نقل کیا ہے کہ جونیہ نے نبی علیہ السلام سے پناہ مانگی تھی، پھر اس میں اختلاف ہے کہ آیا وہ نعمان کی بیٹی تھی یا بہن؟ عبداللہ بن جعفر مخزومی کے حوالے سے اس کا نام امیہ بتایا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ہی نے ہشام بن محمد جو ابن کلبی ہے، کے واسطے سے ابن الغسیل رحمۃ اللہ علیہ جن کی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ [4] نے نقل کی ہے، نقل کیا ہے، اور اس میں یہ اضافہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے یا حضرت حفصہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم اس کا بناؤ سنگھار کرو، میں اس

---

[1] استیعاب (۱۷۸۷/٤) [2] بخاری (الحدیث: ۵۲۵٤)

[3] الطبقات الکبریٰ (۱۰٤/٦) [4] بخاری (الحدیث: ۵۲۵۵)

کی کنگھی کرتی ہوں۔ جب دونوں یہ کام کر چکیں تو ان میں سے ایک نے اسے کہا: انہیں عورت کی یہ بات پسند ہوتی ہے جب وہ ان کے پاس آئے کہ وہ کہہ دے آپ سے اللہ کی پناہ۔ چنانچہ جب وہ اندر بھیجی گئیں، دروازہ بند کر کے پردے لٹکا دیئے گئے، آپ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا: اللہ کی پناہ، آپ ﷺ نے اپنی آستین کو چہرہ پر ڈال کر تین بار فرمایا: تو نے اس کی پناہ مانگی جس کی پناہ مانگی جاتی ہے، پھر میرے پاس آ کر فرمایا: ابواسید! اسے دو کتانی جوڑوں کے ساتھ اس کے گھر پہنچا دو، بعد میں وہ کہتی رہتی تھیں: مجھے بد بخت کہو۔

اور عمر بن الحکم کی سند سے بحوالہ ابواسید اس قصے میں ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے گھر والوں کو لے آیا، چنانچہ آپ باہر نکل کر چلنے لگے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا، اور بیٹھ کر اسے چومنا چاہا، اور آپ ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھا کہ جب اپنی ازواج میں سے کسی کے ساتھ تنہا ہوتے تو ایسا کرتے، تو وہ جھٹ سے بولی: آپ سے اللہ بچائے۔ (الحدیث) اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔

عباس بن سہل کی سند سے بحوالہ ابواسید منقول ہے، فرمایا: جب میں اسے لے کر اس کی قوم کے سامنے ہوا تو چیخ کر کہنے لگے: تو بے برکت ہے۔ تو نے عرب میں ہماری کافی شہرت کرائی تھی، اب تمہیں کیا مصیبت پہنچی؟ وہ کہنے لگی: میں فریب خوردہ ہوگئی تھی۔ اس کے بعد اس نے ابواُسید سے کہا: اب میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا: اپنے گھر میں ٹھہری رہو اور سوائے محرم رشتہ داروں کے سب سے پردہ کرو، یوں کہ کسی کو تمہارے بارے کوئی خواہش نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوگئیں۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے بحوالہ ان کے والد، وہ ابوصالح سے، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسماء بنت نعمان سے شادی کی، اور وہ اس دور کی سب سے خوبصورت عورت تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: آپ ﷺ نے کسی انوکھی چیز پر ہاتھ جا دھرا ہے، ایسا نہ ہو وہ آپ ﷺ کو ہم سے لاپرواہ کر دے۔ آپ ﷺ نے انہیں نکاح کا پیغام اس وقت دیا تھا جب ان کے والد کندہ کے وفد میں آپ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ آپ ﷺ کی ازواج نے جب انہیں دیکھا تو انہیں اس پر رشک ہوا اور ان سے کہہ دیا: اگر تم ان کے پاس کوئی مقام چاہتی ہو تو اس طرح کرنا.... پھر سارا واقعہ ذکر کیا۔

اسی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ فرمایا: بعد میں اسماء بنت نعمان سے مہاجر بن ابی امیہ نے نکاح کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سزا دینا چاہی تو وہ بولیں: اللہ کی قسم! پردہ مجھ پر مسلط نہیں کر دیا گیا اور نہ مجھے ام المومنین کہا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ مجھے یہ اطلاع ملی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے زمانہ ارتداد میں ان سے شادی کر لی تھی، لیکن اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور سعید بن عبدالرحمٰن بن اَبزیٰ کی سند سے منقول ہے کہ سوائے جونیہ کے کسی نے پناہ نہیں مانگی۔ اِدھر ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے واقدی کے حوالے سے اپنی سند کے ذریعے جونیہ کا لمبا قصہ ذکر کیا ہے۔ (ہمارے ہاں) نعمان بن اَبی الجَون کے سوانح میں وہ قصہ پہلے ذکر ہو چکا ہے جس کے آخر میں ہے کہ یہ واقعہ نو (۹) ہجری ربیع الاوّل میں پیش آیا۔

(۱۰۸۰۷) أسماء بنت يزيد ❁

بن السکن بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث انصاریہ اوسیہ پھر اشہلیہ۔

ابوعلی بن سکن نے لکھا ہے: یہ معاذ بن جبل کی چچا زاد ہیں، ان کی کنیت اُم سلمہ تھی، اور انہیں خطیبہ النساء (عورتوں کی خطیب) کہا جاتا تھا۔

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کئی احادیث روایت کی ہیں۔ حسن سند سے ابوداؤد نے ان سے روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ''اپنی اولاد کو اے عورتو! خفیہ قتل مت کرو، اس لیے کہ دھوکے کا قتل شہسوار کو پالیتا ہے اور اسے گھوڑے سے گرا دیتا ہے''۔

محمود بن عمرو انصاری جو ان کے بھانجے ہیں، انہوں نے ان سے روایت کی ہے۔ اور مہاجر بن ابی مسلم جو ان کے غلام ہیں، اور شہر بن حوشب نے بھی ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ ابن سکن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ ان سے سب سے زیادہ روایت کرنے والے ہیں۔ ان کی کئی احادیث احمد رحمۃ اللہ علیہ ❁ کی مسند میں ہیں۔ اور ابن سعد نے لکھا ہے کہ انہوں نے دوسری صحابیات کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے بیعت کی اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا''۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن عبداللہ الشیبانی کی سند نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ میں نے شہر بن حوشب سے فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سے ام سلمہ الانصاریہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی، فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ سے بیعت کرنے والی خواتین میں سے ایک صحابیہ نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا ہمارے لیے آپ ﷺ کی نافرمانی کا کوئی عذر باقی بچتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اسی مفہوم کی حدیث ہے۔

عبد بن حمید کہتے ہیں: ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا وہی اسماء بنت یزید بن سکن ہیں جو جنگ یرموک میں شریک تھیں اس دن انہوں نے خیمے کے کھونٹے سے نو (۹) رومی قتل کر دیئے تھے۔ اس کے بعد بھی کافی عرصہ زندہ رہیں۔

(۱۰۸۰۸) أسماء انصاريه

مسعود بن حکم کی والدہ۔ ابن سکن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان کا نام اسماء ہے۔ ابن سکن کے علاوہ علماء کہتے ہیں کہ ان کا نام حبیبہ بنت شریق کنیتوں میں آ رہا ہے۔

(۱۰۸۰۹) اسیره ❁

(تصغیر سے) انصاریہ۔ بعض یُسیرہ کہتے ہیں۔ ابوعمر ❁ نے ان کا مختلف ذکر کیا ہے۔ حرف ''یاء'' میں دوبارہ ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تنبیہ نہیں کی کہ دونوں ایک عورت کے نام ہیں۔

❁ أسد الغابة (ت: ٦١٠) تجريد اسماء الصحابة (٢٤٥/٢) ❁ مسند احمد (الحديث: ٤٦١/٦)

❁ أسد الغابة (ت: ٦٧١٢) تجريد (٢٤٥/٢) ❁ الاستيعاب (١٧٨٨/٤)

۱۰۸۱۰ اسیرہ بنت عمرو الجمحیہ

ام سعد، ابن سکن رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے، کنیتوں میں آ رہا ہے۔

۱۰۸۱۱ أمامہ بنت بشر [1]

بن وقش انصاریہ، عباد بن بشر کی بہن ہیں۔ اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] کا بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ قول ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی والدہ فاطمہ بنت بشر بن عدی خزرجیہ ہیں، ان کے خاوند محمود بن مسلمہ ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ علی بن اسد بن عبیدہ بن سعید کی والدہ ہیں۔

۱۰۸۱۲ اُمامہ بنت حارث

بن عوف، بعض نے کہا ہے کہ وہ برصا ہیں جو شبیب بن برصاء کی والدہ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام قرصافہ ہے۔

۱۰۸۱۳ أمامہ بنت حمزہ [1]

بن عبدالمطلب ہاشمیہ، ابوجعفر بن حبیب نے کتاب المحبّر میں لکھا ہے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ سے واپس آئے تو اپنے ساتھ امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کو بھی لے لیا، جب مذکورہ امامہ آ گئیں تو اپنے والد کی قبر کے بارے میں پوچھنے لگیں، حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو کہا:

> ''وہ ایک بہادر، شریف النسل سردار کے بارے میں پوچھتی ہے جو جنگ کے موقع پر صبح کے وقت حملہ کرنے والا جرأت مند انسان تھا۔ میں نے اس سے کہا: اے امامہ! شہادت راحت اور رب غفور کی رضا مندی ہے، اسے مخلوق کے پروردگار، عرش والے نے ایسی جنت کی طرف بلایا ہے جس میں رضا مندی اور خوشی ہے''۔

ایسا ہی ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نام اُمامہ لیا ہے۔ جبکہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے عمارہ [2] بتایا ہے۔

صحیحین میں براء کی حدیث سے ان کا ذکر ثابت ہے۔ چنانچہ عمرۃ القضاء کے قصے میں ذکر کرتے ہیں۔ جب یہ لوگ نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ''اے میرے چچا زاد!'' پکارتی ہوئی ان کے پیچھے ہولی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اپنے والد کے چچا کی بیٹی کو لے لو، پھر ان کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ کا نزاع ہوا۔ (الحدیث)

اس میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس اس کی خالہ ہے، اور نبی علیہ السلام کا ارشاد: خالہ ماں کے درجے میں ہے: اور ان کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت عمیس تھا، اور ان کی بہن اسماء بنت عمیس جعفر بن ابی طالب کی اہلیہ تھیں۔

اور ابن سکن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ہبیرہ بن مریم اور ہانی بن ہانی سے اور ان سب نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے عمرۃ القضاء کا قصہ ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: دختر حمزہ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے چل

---

[1] اسد الغابہ (ت: ٦٧١٣) تجرید (٢٤٦/٢) [2] الطبقات الکبریٰ (٢٣٦/٨)

[1] اسد الغابۃ (ت: ٦٧١٥) تجرید (٢٤٦/٢) [2] الطبقات الکبریٰ (١٥٨/٨)

پڑیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اپنے والد کے چچا کی بیٹی سنبھال لو۔ (الحدیث)

خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''مبہمات'' میں ذکر کیا ہے کہ ان کا نام امامہ تھا، البتہ یہ اضافہ کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ان کی شادی کر دی تو فرمایا: کیا میں نے سلمہ کو بدلہ دے دیا؟ جس کی وجہ یہ ہے کہ سلمہ ہی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی۔

ذیل میں ابوموسیٰ نے صرف خطیب کی طرف سے اسے نقل کیا ہے۔ سلمہ کے سوانح میں سلمہ سے ان کی شادی کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ لیکن اس روایت میں ان کا نام نہیں لیا گیا۔ ابن السکن نے روایت کیا ہے کہ بقول بعض ان کا نام فاطمہ ہے۔

۱۰۸۱۴ امامہ بنت خدیج الانصاری

رافع بن خدیج کی ہمشیرہ، اسلام لانے کے بعد بیعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئیں اور اسید بن ظہیر سے شادی ہوئی جن سے ثابت، محمد، ام کلثوم اور ام الحسن پیدا ہوئیں۔ ابن سعد [1] نے ان کا ذکر کیا کہ ان کی والدہ حلیمہ بنت عروہ بن مسعود بن عامر بیاضیہ ہیں۔

۱۰۸۱۵ امامہ بنت ربیعہ

بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم، امیمہ میں تذکرہ ہوگا۔

۱۰۸۱۶ امامہ بنت سفیان

امیمہ میں ذکر ہوگا۔

۱۰۸۱۷ امامہ بنت سماک [2]

بن عتیک الاوسیہ الاشہلیہ، حارث بن اوس بن معاذ کی والدہ محترمہ، ابن الاثیر نے بحوالہ ابن حبیب اپنے استدراک میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [3] لکھتے ہیں: ام حارث وہ ہیں جن کی بہن ہند بنت سماک ہیں۔ رہی امامہ تو وہ شریک بن انس بن رافع بن امرئ القیس کی اہلیہ ہیں جن کے ہاں عبداللہ، ام صخر، ام سلیمان اور حبیبہ پیدا ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۰۸۱۸ أمامہ بنت الصامت الأنصاریہ [4]

عبادہ بن صامت کی بہن ہیں۔ اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ محمد بن سعد [5] کا قول ہے۔

۱۰۸۱۹ أمامہ بنت أبی العاص [6]

بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبدمناف العبشمیہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہیں۔ حضرت زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب النسب میں لکھا ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت ابوالعاص کی زوجیت میں تھیں، جن سے امامہ اور علی

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۲۳۹/۸) [2] أسد الغابة (ت: ۶۷۱۶) تجرید اسماء الصحابة (۲۴۶/۲)
[3] الطبقات الکبریٰ (۲۳۱/۸) [4] تجرید اسماء الصحابة (۲۴۶/۲)
[5] الطبقات الکبریٰ (۲۷۵/۸) [6] أسد الغابة (ت: ۶۷۱۷) تجرید (۲۴۶/۲)

پیدا ہوئے۔ صحیحین [۱] کی حدیث ابوقتادہ میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ آپ ﷺ حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو اپنے کندھے پر اٹھا لیتے، جب سجدہ کرتے تو انہیں اتار دیتے اور جب قیام کرتے تو انہیں اٹھا لیتے۔ بخاری، مسلم دونوں نے اسے مالک کی روایت سے نقل کیا ہے۔ جو انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے لی ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [۲] نے اسے لیث کی روایت سے نقل کیا ہے، انہوں نے سعید المقبری اور انہوں نے عمرو بن سلیم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ابوقتادہ سے فرماتے ہوئے سنا، ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر تھے۔ جب آپ ﷺ امامہ بنت ابوالعاص بن الربیع کو اٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے، اور ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضرت امامہ اس وقت چھوٹی بچی تھیں۔ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور وہ آپ ﷺ کے کندھے پر ہوتیں جب آپ ﷺ قیام فرماتے، آپ ﷺ انہیں اٹھا کر نماز ادا فرماتے۔

حماد بن سلمہ کی سند سے روایت ہے، انہوں نے علی بن زید سے، انہوں نے ام محمد اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ دیا گیا جس میں سفید اور سیاہ مہروں کا ہار بھی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اسے اپنے گھر والوں میں سے سب سے محبوب کو دوں گا''۔ [۳] عورتیں کہنے لگیں: آپ اسے ابوقحافہ کی بیٹی کو دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے امامہ بنت زینب کو بلایا اور ان کے گلے میں ڈال دیا۔

ابن سعد نے اسے حماد بن زید کی روایت سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے علی بن زید سے مرسل روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں ہے: تم میں سے جو زیادہ رشتہ دار ہے، یہ ہار میں اسے دوں گا۔ اسی روایت میں ہے، پھر آپ ﷺ نے ابوالعاص کی بیٹی جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے تھی اسے بلایا اور اپنے ہاتھ سے وہ ہار ان کے گلے میں باندھا، البتہ یہ اضافہ کیا ہے ان کی آنکھ پر آنکھ کا میل تھا آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن اسحاق کے طریق سے بحوالہ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر، ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ نجاشی نے نبی کریم ﷺ کی طرف زیور ہدیہ بھیجا، اس میں سونے کی انگوٹھی تھی، اس کا نگینہ حبشہ کا تھا۔ آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی امامہ کو عطا کی۔ ابوعمر [۴] فرماتے ہیں: ان سے علی بن ابی ابوطالب نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد نکاح کیا، اس کے بعد زبیر بن عوام نے شادی کرائی، ان کے والد نے ان کے متعلق زبیر کو نکاح کی وصیت کی تھی، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور امامہ ان سے بیوہ (ناامید) ہوگئیں تو ام الہیثم نخعیہ نے کہا:

''میری مینڈھیاں سفید اور میرے گھٹنے امامہ نے اس وقت ناکارہ کر دیئے جب (اپنے) جوڑے سے جدا ہوئی۔ وہ اپنی ضرورت کے لیے اس کے اردگرد چکر لگاتی ہے اور جب ناامید ہوئی تو آواز بلند کر دی''۔

فرمایا: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن نوفل بن الحارث کو حکم دیا تھا کہ وہ امامہ بنت ابی العاص سے نکاح کر لیں، پھر ان سے مغیرہ نے نکاح کر لیا، جس سے یحییٰ پیدا ہوئے، اسی سے ان کی کنیت ہے، وہ مغیرہ کے پاس وفات پا گئیں، بعض نے کہا

---

[۱] بخاری کتاب الادب (الحدیث: ۵۹۹۶) مسلم (الحدیث: ۱۲۱۳) [۲] الطبقات الکبریٰ (۱۶۸/۸)
[۳] مسند احمد (الحدیث: ۱۰۱/۶) [۴] الاستیعاب (۱۷۸۸/۴)

ہے کہ ان کی حضرت علی و مغیرہ سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

زبیر کہتے ہیں کہ زینب رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے کوئی زندہ نہ رہا۔

عمر بن شبہ فرماتے ہیں کہ ہم سے علی بن محمد النوفلی نے روایت کیا ہے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے گھر والوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جب وفات کا وقت قریب آیا تو انہں نے امامہ بنت العاص سے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ تمہیں میری موت کے بعد یہ زور آور یعنی معاویہ نکاح کا پیغام دے گا، اگر تم نکاح کرنا چاہو میں اس بات پر راضی ہوں کہ مغیرہ بن نوفل سے نکاح کرو۔ جب ان کی عدت پوری ہوگئی تو معاویہ نے مروان کی طرف لکھا کہ وہ ان کی طرف سے انہیں (امامہ) نکاح کا پیغام دیں، اور ایک لاکھ دینار کی منگنی بھیجنی۔ تو انہوں نے مغیرہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اس نے مجھے منگنی بھیجی ہے۔ اگر تمہیں ہماری ضرورت ہو تو رُخ کرو۔ تو انہوں نے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف ان سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ انہوں نے ان کا نکاح کر دیا۔

میں کہتا ہوں: نوفلی بہت ضعیف ہے۔ اس کی سند منقطع ہے، اور راوی اس میں مجہول ہے۔ لیکن ابو عمر فرماتے ہیں: ہیثم، داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: امامہ علی کی زوجیت میں تھیں، اور اسی مفہوم کی حدیث ذکر کی جو گزر چکی ہے۔ اور ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے واقدی سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں: ہمیں ابن ابی فدیک نے بحوالہ ابن ابی ذئب خبر دی ہے کہ امامہ بنت ابوالعاص نے مغیرہ بن نوفل سے کہا، معاویہ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تم جگر کھانے والی کے بیٹے سے شادی کرو گی؟ اگر تم پیغام نکاح کو میرے لیے کر دو۔ کہنے لگی: جی ہاں! انہوں نے کہا میں نے تم سے نکاح کیا۔ ابن ابی ذئب کہتے ہیں: ان کا نکاح ہو گیا۔

دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاخوہ میں لکھا ہے ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد مغیرہ بن نوفل نے نکاح کیا، بعض نے کہا ہے بلکہ ان سے بعد میں ابوالہیاج بن ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے نکاح کیا۔

۱۰۸۲۰ امامہ بنت عبدالمطلب [1]

ان کا ایک ضعیف حدیث میں ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح تجرید [2] میں ہے۔ اور یہ امیمہ ہیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ اپنے والد کے دادا کی طرف منسوب ہیں، ان کا سلسلہ نسب یوں ہے: بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب۔ ابن فتحون لکھتے ہیں کہ ابو عمر نے عباد بن شیبان اسلام کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ امامہ بنت عبدالمطلب ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن عبدالبر کے الفاظ ہیں: عباد بن شیبان نے کہا ہے کہ میں نے امامہ بنت عبدالمطلب کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیغامِ نکاح بھیجا کہ آپ نے مجھ سے نکاح کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ قائم نہیں کیے۔

بغوی نے اس کو لیا ہے، انہوں نے اس روایت کو حدیث عباد بن شیبان سے نقل کیا ہے۔ ابن فتحون کہتے ہیں کہ ابو عمر نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو ابو عمر کا ان کے ذکر سے تغافل برتنا انتہائی تعجب خیز ہے۔

---

[1] تجرید أسماء الصحابة (٢/٢٤٦) [2] التجريد (١٨٠)

۱۰۸۲۱ امامہ بنت عثمان ✿

بن خالد الانصاریہ زرقیہ، ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۲۲ امامہ بنت عصام ✿

بن عامر انصاریہ البیاضیہ۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۰۸۲۳ امامہ بنت قرط ✿

بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاریہ السلمیہ۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے فرمایا: وہ یزید بن قیظی کی زوجہ ہیں، ان کے قبیلے سے تھیں، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۰۸۲۴ امامہ بنت قریبہ ✿

بن عجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ انصاریہ بیاضیہ۔ ابن اثیر نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ ابوعمر کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۲۵ امامہ بنت محرّث ✿

بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان کی والدہ سلمی بنت ابی دحداحہ بن تمیم تھیں۔ ان سے ربیع بن طفیل بن مالک بن خنساء نے نکاح کیا۔ اس کے بعد ان سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عُبَید نے نکاح کیا جو بنو سلمہ سے تھے، فرمایا: امامہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۰۸۲۶ أمامہ المریدیہ ✿

ابن ہشام ✿ نے زیادات السیرۃ النبویۃ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے عَفَک کے قصہ میں شعر کہا تھا، عَفَک عین پر زبر ہے اور فاء پر تخفیف ہے۔ یہ منافق تھا، اور اس کا نفاق ظاہر ہو چکا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خبیث کے مقابلے میں میرا کون مددگار ہے؟ تو سالم بن عمیر نکلے جو بنی عمرو بن عوف سے تھے اور اسے قتل کر دیا، اس وقت امامہ مریدیہ نے یہ اشعار کہے:

"تم اللہ کے دین اور احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب کرتے ہو، جس نے تجھے جنا اس کی زندگی کی قسم کیا ہی برا ہے جو جنا جائے گا، تجھے آخری دور میں حنیف نے نیزہ مارا ابوعفک بڑھاپے کی عمر میں اسے برداشت کر،

✿ تجرید اسماء الصحابۃ (۲/۲۴۶)
✿ تجرید اسماء الصحابۃ (۲/۲۴۶)
✿ الطبقات الکبریٰ (۸/۲۸۳)
✿ تجرید اسماء الصحابۃ (۲/۲۴۶)
✿ الطبقات الکبریٰ (۸/۲۹۴)
✿ اسد الغابۃ (ت: ۶۷۱۹) تجرید (۲/۲۴۶)
✿ تجرید اسماء الصحابۃ (۲/۲۴۶)
✿ الطبقات الکبریٰ (۸/۲۹۵)
✿ اسد الغابۃ (ت: ۶۷۲۰) تجرید (۲/۲۴۶)
✿ السیرۃ النبویۃ عن ابن اسحاق (۴/۲۱۴)

ابن فتحون نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے''۔

۱۰۸۲۷ امامہ غیر منسوبہ

سنن سعید بن منصور کے آخر میں ان کی حدیث ہے۔ کتاب الکنی میں ابوجندل کے حالات میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۸۲۸ أمامہ ✿

فرقد العجلی کی والدہ ہیں، وہ اپنے بیٹے فرقد کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئیں، ان کی زلفیں تھیں، آپ ﷺ نے ان پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا کی۔ ابوعمر ✿ نے ان کے والد کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۲۹ أمة اللہ بنت عبدشمس

بن عبد یالیل اللیثیہ، عبداللہ بن ہاشم بن زہرہ قرشی تیمی کی والدہ ہے۔ خلیفہ بن خیاط نے ذکر کیا ہے وہ اپنے بیٹے کو جو اس وقت چھوٹا تھا نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئیں تاکہ وہ آپ ﷺ سے بیعت کرے، اصل قصہ حاکم کی کتاب مستدرک میں ہے۔ لیکن صحیح بخاری میں ہے کہ ان کا نام زینب بنت حمید ہے۔

۱۰۸۳۰ أمة بنت ابی الحکم

یا بنت حکم، دوسری قسم میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۸۳۱ أمة بنت خالد ✿

بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبدشمس، ان کی کنیت ام خالد ہے اور وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ اپنے والد کے ساتھ حبشہ سے آئیں جنہوں نے اس کی طرف ہجرت کی تھی وہ ان کے ہاں امیمہ سے پیدا ہوئیں۔ اور بعض نے کہا کہ ہمینہ بنت خلف خزاعیہ سے ہوئیں۔ ابن سعد نے کہا ہے کہ خالد بن سعید نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور ان کے ساتھ ان کی اہلیہ ہمینہ بنت خلف تھیں، وہاں ان کے ہاں امہ بنت خالد ہوئیں، اور وہ دو کشتیوں کے ذریعہ واپس ہوئے۔ اس وقت امة بالغ اور عقلمند ہو چکی تھیں۔

پھر ایک سند جس میں واقدی ان سے روایت کرتے ہیں نقل کی ہے، فرماتی ہیں: میں نے سنا کہ نجاشی دونوں کشتیوں والوں سے کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ کو میری طرف سے سلام دینا۔ امة فرماتی ہیں میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے نجاشی کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کو سلام دیا تھا۔

میں کہتا ہوں: ان کا یہ قول کہ وہ حبشہ میں بالغ ہوگئی تھی، صحیح کی روایت کے اس قول سے ردّ ہوگا کہ میرے پاس اُمّ خالد کو لاؤ، چنانچہ مجھے اٹھا کر لایا گیا، تو آپ ﷺ نے مجھے چادر اوڑھا دی، پھر بھی انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حدیث یاد رکھی ہے۔ ان سے سعید بن عمر اور اشدق بن سعید بن العاص اور وہ ان کے دادا کی چچا زاد تھی، اور موسیٰ اور ابراہیم جو عقبہ مدنیان کے بیٹے تھے، ان سب نے روایت کی ہے۔ ان سے زبیر بن عوام نے نکاح کیا وہ ان کے بیٹوں خالد اور عمرو کی ام ولد تھیں۔ ان کی حدیث صحیح

✿ تجرید (۲۴۶/۲) ✿ الاستیعاب (۱۲۵۹/۳) ✿ أسد الغابة (ت: ٦٧٢٤) تجرید (۲۴۷/۲)

بخاری ❶ میں ہے کہ آپ ﷺ نے جب انہیں حلہ پہنایا تو فرمایا: سَنَہْ سَنَہْ یعنی اچھا اور ان کے لیے فرمایا: پرانا کرو اور بوسیدہ کرو، یہاں تک کہ یاد کیا جائے، یعنی طویل زمانے تک یاد کیا جائے۔ صحیح بخاری کے باب الجہاد کے بعض طرق میں ہے، ابوعبداللہ نے فرمایا: کوئی خاتون ان سے زیادہ زندہ نہ رہیں۔

۱۰۸۳۲ أمة بنت خليد

بن عدی بن عمرو بن مالک بن عجلان انصاریہ، ابن اثیر نے ان کا اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ❷ نے اس سلسلے میں ان کی خوشہ چینی کی ہے اور فرمایا کہ ان کے حالات نامعلوم ہیں۔

۱۰۸۳۳ أمة بنت سعيد

بن ابی سرح، عبداللہ جو کہ امیر مصر تھے، ان کی بہن ہیں، عمر بن شبہ کی کتاب اخبار المدینہ میں ان کا ذکر ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے مدینہ میں حویلی بنائی تھی۔

۱۰۸۳۴ أمة بنت أبى الصلت

او ابن ابی الصلت۔ دوسری قسم میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۸۳۵ أمة بنت نعيم النحام

یہ وہ خاتون ہیں جن کے لیے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نعیم کی طرف پیغام بھیجا تھا، انہوں نے ان کا نکاح نعمان بن نضلہ سے کر دیا جو ان کی پرورش میں تھے، زبیر نے کتاب النسب میں ان کا نام بتایا ہے۔

۱۰۸۳۶ أمة الفارسية ❸

ابن مندہ نے تاریخ اصبہان میں مبارک بن سعید ثوری، عبید مکتب کی سند سے روایت کیا ہے کہ سلمان فارسی نے فرمایا کہ جب میں مدینہ آیا تو ایک اصبہانی عورت کو دیکھا جو مجھ سے پہلے اسلام لا چکی تھی۔ میں نے اس سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے مجھے آپ ﷺ کا پتہ بتایا۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ اسے عبداللہ بن عبدالعزیز نے ابوطفیل سے انہوں نے اسی مفہوم کو سلمان سے روایت کیا۔ انہوں نے مدینہ کے بجائے مکہ لکھا ہے، اور عورت کا نام ذکر نہیں کیا۔ پہلی روایت اولیٰ ہے۔ ابوطفیل سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے مدینہ بتایا۔

۱۰۸۳۷ أميمه بنتِ بجاد

بن عبداللہ بن عمير بن حارثه بن سعد بن تيم بن مرة القرشية التيمية۔ بعض نے کہا: امیمہ بنت عبداللہ بن

---

❶ بخاری، کتاب اللباس، کتاب الادب (۵۸۲۳، ۵۹۹۳) ❷ تجرید (۱۸۱)

❸ اسد الغابة (ت: ۲۷۲۶) تجرید (۲/۲۴۷)

نجاد.....الخ۔ امیمہ بنت رُقیقہ کے حالات میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۸۳۸ أمیمه بنت بشر [1]

بنی عمرو بن عوف سے تھیں، حسان بن دحداحہ کی زوجہ تھیں، اس وقت وہ کافر تھے، تو وہ ان کو چھوڑ کر ہجرت کر گئیں، نبی کریم ﷺ نے ان کا نکاح سہل بن حنیف سے کر دیا جس سے عبداللہ پیدا ہوئے، انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومنات مہاجرات آئیں.....''۔ (الآیۃ) [2] ابن وہب نے ابن لہیعہ سے اور انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے ذکر کیا ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے۔ ابن مندہ نے اسے مسند روایت کیا ہے اور ابن اثیر [3] نے اسے بعید سمجھا ہے کہ بنوعمرو بن عوف اہل مدینہ میں سے تھے، اور یہ آیت مہاجرات کے بارے میں نازل ہوئی۔ شاید ان کے شوہر انصار میں سے نہیں تھے۔ پھر وہ مکہ منتقل ہو گئے، ان کا حکم مہاجرات کے حکم کی طرح ہے۔

۱۰۸۳۹ أمیمه بنت بشیر [4]

بن سعد انصاریہ، خزرجیہ، نعمان بن بشیر کی سگی بہن ہیں، ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی، انہیں أبِیَّۃ کہا جاتا تھا، ب اور شد سے۔

۱۰۸۴۰ أمیمه بنت الحارث [5]

عبدالرحمٰن بن زبیر کی زوجہ تھیں، انہوں نے تین طلاقیں دیں، پھر ان سے رفاعہ نے نکاح کیا، پھر رفاعہ نے طلاق دی تو انہوں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ! رفاعہ نے مجھے طلاق دے دی ہے، کیا میں عبدالرحمٰن سے نکاح کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ تم سے ہم بستر ہوا ہے۔ کہنے لگیں: اس کا عضو کپڑے کے پلو کی طرح ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ تم اس کا مزہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزا چکھ لے۔ [6]

ابن مندہ نے اسے محمد بن مروان السدی کی سند سے نقل کیا ہے، جس میں انہوں نے کلبی، ابوصالح اور ابن عباس سے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد بن مروان نے اس کو کذاب قرار دیا ہے اور اس کے شیخ نے اس کے کذب کا اعتراف کیا ہے۔ اصل قصہ صحیحین میں ہے لیکن اس کا سیاق اور ہے۔ ان میں خاتون کا نام نہیں ہے اور عنقریب آئے گا کہ ان کا نام سہیمہ ہے اور بعض نے کہا: اس کے علاوہ ہیں۔

۱۰۸۴۱ امیمه بنت أبی حثمه [7]

اور ان کا نام عبداللہ بن ساعدہ بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ الساعدیہ ہے، جمیلہ اور عمیرہ کی بہن ہیں۔

---

[1] اسد الغابۃ (ت: ٦٧٢٧) تجرید (٢٤٧/٢) [2] سورۃ الممتحنۃ الآیۃ (١٠)
[3] اسد الغابۃ (ت: ٦٧٢٨) تجرید (٢٤٧/٢) [4] اسد الغابۃ (ت: ٦٧٢٩) تجرید (٢٤٧)
[5] بخاری کتاب الطلاقۃ (الحدیث: ٥٢٦٥) ابوداؤد (الحدیث: ٤٤١٩) احمد (الحدیث: ٢١٧/٥) [6] تجرید (٢٤٧/٢)

ابن سعد [1] نے صحابیات رضی اللہ عنہن میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا کہ ان کی والدہ حجیۃ بنت عمیر بن عقبہ بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان سے ہلال بن حارث بن ربیعہ بن منقذ نے نکاح کیا، اس کے بعد ابوسندر بن حصین بن بجاد نے نکاح کیا، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۰۸۴۲ أمیمه بنت خلف [2]

بن اسعد بن عامر بن سبیع خزاعیہ، طلحة الطلحات جو مشہور فیاض ہیں، ان کی پھوپھی ہیں۔ خالد بن سعید بن العاص کی زوجہ تھیں۔ اسلام کے ابتدائی دور میں ایمان لائیں اور ان کے ساتھ حبشہ ہجرت کی، اور بعض نے کہا کہ ان کا نام امینہ، میم کے بجائے نون کے ساتھ ہے۔ بعض نے کہا: همینه الف کے بجائے ہاء کے ساتھ ہے۔ جس سے اُمّ خالد پیدا ہوئیں جو خالد کی بیٹی تھیں، اس کا نام آمنہ رکھا جو اپنی کنیت [3] کے ساتھ مشہور ہوگئیں۔

۱۰۸۴۳ أمیمه بنت الخطاب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، ان کا ذکر فاطمہ کے حالات میں آئے گا۔

۱۰۸۴۴ أمیمه بنت أبی الخیار [4]

مُطیع بن اسود عدوی کی زوجہ ہیں، تجرید [5] میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۸۴۵ أمیمه بنت ربیعه [6]

بن حارث بن عبدالمطلب، بعض نے کہا کہ ان کا نام امامہ ہے۔ گویا جس نے انہیں ان کا یہ نام تصغیر قرار دیا انہیں یہ لقب دے دیا۔ تجرید میں ہے انہیں شرفِ صحابیت [7] حاصل ہے۔

۱۰۸۴۶ أمیمه بنت رُقیقه [8]

دو قافوں کے ساتھ، تصغیر ہے۔ وہ بنت بجاد ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اور ان کی والدہ رقیقہ بنت خویلد بن اسد ہیں جو خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن المنکدر نے اور ان کی بیٹی حکیمہ بنت رُقیقہ نے روایت کی ہے۔ حکیمہ تصغیر کے ساتھ ہے۔ ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ [9] فرماتے ہیں کہ وہ بیعت کرنے والی صحابیات میں شامل تھیں، اور فرمایا وہ فاطمۃ الزہراء کی خالہ ہیں۔ ابن الاثیر [10] نے درج کیا ہے کہ وہ انکی خالہ کی بیٹی ہیں، کیونکہ خویلد خدیجہ اور رُقیقہ کے والد ہیں، امیمہ کے والد نہیں۔

---

[1] الطبقات الکبری (۲٤۱/۸) [2] أسد الغابة (ت: ٦٧٣٠) تجرید (۲٤٧/۲)

[3] ابن إسحاق فی السیر والمغازی (۱٤٤) [4] تجرید اسماء الصحابة (۲٤٧/۲)

[5] ذهبی فی التجرید (۱۸۱) [6] تجرید (۲٤٧/۲) [7] التجرید (۱۸۱)

[8] أسد الغابة (ت: ٦٧٣٢) تجرید (۲٤٨/۲) [9] الاستیعاب (۱۷۹۱/٤) [10] أسد الغابة (۲۲۱/۵)

میں کہتا ہوں: یہ اس شخص کے قول سے صحیح ہے جس نے کہا کہ یہ رقیقہ بنت خویلد بن اُسد بن عبدالعزیٰ ہیں، ابن سعد [1] نے کہا اور مصعب زبیری نے کہا کہ وہ رقیقہ بنت اسد بن عبدالعزیٰ ہیں، اسی وجہ سے مستغفری نے کہا کہ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد کی پھوپھی ہیں۔

ان کی حدیث ترمذی [2] وغیرہ میں ابن عیینہ کے طریق سے ہے جو انہوں نے محمد بن منکدر سے روایت کی کہ انہوں نے امیمہ بنت رقیقہ سے فرماتے ہوئے سنا: میں نے خواتین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''جتنی تم استطاعت اور طاقت رکھتی ہو''۔ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر ہماری جانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔

مالک نے اسے ابن منکدر سے طویل نقل کیا ہے۔ ابن حبان نے اپنے طریق سے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس کے الفاظ یوں ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، خواتین کے ساتھ، بیعت کرنے کے لیے آئی۔ ہم نے کہا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ اپنی اولادوں کو قتل کریں گی، نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں پر بہتان گھڑیں گی، اور بھلائی کے کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں گی''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جتنی تم استطاعت اور طاقت رکھو''۔ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر ہماری جانوں سے زیادہ مہربان ہیں، یا رسول اللہ! ہاتھ بڑھائیے ہم آپ سے بیعت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، میری بات سو عورتوں کے لیے ایسی ہے جیسے ایک عورت کے لیے''۔ [3] اسے دارقطنی [4] نے دوسری سند سے نقل کیا ہے۔ بحوالہ ابن منکدر، ابن سعدؒ [5] نے فرمایا: امیمہ نے قبیلے سے باہر حبیب بن کعب بن عُتیر ثقفی سے شادی کی، جس سے اولاد ہوئی، ابواحمد عسال فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ ان سے ابن منکدر کے علاوہ کسی نے روایت کی ہو۔ مصعب زبیری فرماتے ہیں کہ وہ محمد بن منکدر کی پھوپھی ہیں، گویا ان کی مراد یہ ہے کہ وہ ان کے خاندان سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ معاویہ نے انہیں شام منتقل کیا اور ان کے لیے گھر بنایا، زبیر بن بکار نے بھی یہی کہا ہے۔ اور یہ اضافہ کیا ہے کہ ان کا دمشق میں گھر اور غلام تھے۔ پھر ثابت بن عبداللہ بن زبیر کے طریق سے مسند نقل کیا ہے کہ رقیقہ کی بیٹی، معاویہ کے پاس اس وقت آئیں جب وہ مرض وفات میں تھے۔

۱۰۸۴۷ امیمہ بنت رُقیقہ [6]

بنت ابی صیفی بن ہاشم بن عبدمناف۔ یہ مخرمہ بن نوفل کی ماں شریک بہن ہیں اور ان کی والدہ رقیقہ ہیں، جنہوں نے خواب دیکھا جب عبدالمطلب نے پانی مانگا، ابونعیم نے طبرانی [7] کی پیروی کرتے ہوئے اس روایت اور جو اس سے پہلے ہے ان کے درمیان فرق کیا ہے۔ اور ان کے حالات میں حدیث ابن جریج نقل کی ہے جو حکیمہ بنت اُمیمہ سے بحوالہ ان کے والد امیمہ بنت رقیقہ روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لکڑی کا ایک برتن (Pat) تھا جس میں پیشاب کرتے تھے۔ [8] اور فرمایا کہ

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۱۸۹/۸) [2] ترمذی (الحدیث: ۱۵۹۷)

[3] ترمذی (الحدیث: ۱۵۹۷) نسائی (الحدیث: ۴۲۰۱) ابن ماجه (الحدیث: ۲۸۷۴)

[4] سنن دارقطنی الحدیث (۱۴۷/۴) [5] الطبقات الکبریٰ (۲۴۱/۸) [6] اسد الغابه (ت: ۶۷۳۳) تجرید (۲۴۸/۲)

[7] المعجم الکبیر (۴۷۷/۲۴) [8] ابوداؤد (الحدیث: ۲۴)

حکیمہ کے والد حکیم ہیں، اور حکیمہ سے ابن جریج کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں: عنقریب آئے گا کہ ان کے والد انصاری ہیں، اس سے ان کے قول کی تائید ہوتی ہے جس نے ان میں فرق کیا ہے اور ابن سکن نے انہیں ایک قرار دیا ہے۔

۱۰۸۴۸ امیمه بنت سفیان [1]

بن وہب بن اشیم، بنو حارث بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانیہ سے ہیں۔ ابوسفیان حرب کی زوجہ ہیں۔ فتح کے بعد اسلام لائیں اور بیعت کی۔ ابن سعد [2] نے اس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ام عبداللہ ہیں، فرماتے ہیں: بعض نے کہا کہ ان کا اسلام فتح کے بعد ہے۔

۱۰۸۴۹ أمیمه بنت أبی سفیان

بن حرب بن امیہ، صفوان بن امیہ کی زوجہ ہیں، ان کا ذکر عاتکہ بنت ولید بن مغیرہ کے حالات میں آئے گا۔

۱۰۸۵۰ أمیمه بنت شَراحیل

یہ نعمان بن شراحیل کی صاحبزادی ہیں، ان کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۰۸۵۱ أمیمه بنت صُبیح [3]

یا صُفیح (با کے ساتھ یا ''ف'' کے ساتھ) ابن حارث، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ امیمہ کے بیٹے ہیں، طبرانی نے خواتین کے حالات میں لکھا ہے میمونہ بنت صُبَیح والدۂ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اسلام لانے کا قصہ بھی بیان کیا ہے، لیکن اس روایت میں ان کا نام نہیں لیا۔ رہے ان کے والد محمد بن قتیبہ، فرماتے ہیں اور سعید بن صُبَیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے، لوگوں میں مضبوط ترین آدمی تھے۔

ان کے امیمہ نام رکھنے کی وجہ ہم نے اسحاق بن ابراہیم بن شاذان کے رسالہ میں روایت کی ہے اور ابوموسیٰ نے اسے ذیل میں اپنی سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمیں سعد الصلت نے خبر دی، یحییٰ بن علاء نے حدیث بحوالہ ایوب، محمد بن سیرین بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں عامل بنانے کے لیے بلایا، انہوں نے عامل بننے سے انکار کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم گورنری سے انکار کرتے ہو جبکہ ایسے شخص نے اس کا مطالبہ کیا ہے جو تم سے بہتر تھا، فرمایا: وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یوسف بن یعقوب علیہما السلام۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوسف نبی ہیں اور نبی کے بیٹے ہیں اور میں ابوہریرہ، امیمہ کا بیٹا ہوں۔ میں تین اور دو سے ڈرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے پانچ کیوں نہیں کہا؟ فرمایا: میں بغیر علم کے کوئی بات کہنے سے ڈرتا ہوں یا ناحق فیصلہ کروں اور مجھے کوڑے لگائے جائیں۔ اور مجھے برا بھلا کہا جائے اور میرا مال چھین لیا جائے۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند بہت ضعیف ہے، لیکن اسے عبدالرزاق نے معمر سے بحوالہ ایوب نقل کیا ہے، اس لیے قوی ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بحرین کا عامل بنایا ہے۔

---

[1] تجرید (۲۴۸/۲) [2] الطبقات الکبرٰی (۲۴۱/۸) [3] أسد الغابة (ت: ۶۷۳۹) تجرید (۲۴۸/۲)

رہا قصہ ام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کا تو احمد نے اسے اپنی مسند میں بحوالہ عبدالرحمٰن اور وہ ابن مہدی ہیں، انہوں نے عکرمہ بن عمار سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابوکثیر نے روایت کیا، اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا، فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو مومن بھی پیدا کیا ہے جو میرے بارے میں سنتا ہے، اور مجھے نہیں دیکھا مجھ سے محبت کرتا ہے۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! آپ کو اس کا علم کیسے ہوا؟ فرمایا: میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں انہیں اسلام کی دعوت دیتا تھا، تو وہ انکار کر دیتی تھیں، میں نے انہیں ایک دِن دعوت دی۔ اور مسلم [1] نے یونس بن محمد کی سند سے بحوالہ عکرمہ بن عمار، ابوکثیر (جو یزید بن عبدالرحمٰن ہیں) روایت کیا ہے فرماتے ہیں: مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا، فرمایا: میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف دعوت دیتا تھا اور وہ مشرکہ تھیں، میں نے انہیں ایک دِن دعوت دی، انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسی بات کہی جسے میں ناپسند کرتا ہوں، پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں رو رہا تھا، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا، تو وہ انکار کر دیتی تھیں۔ میں نے آج انہیں دعوت دی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی بات کہی جو میں ناپسند کرتا ہوں (یعنی برا بھلا کہا)۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ام ابو ہریرہ کو ہدایت دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے''۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے خوش ہو کر نکلا، جب میں نے دروازے سے اندر جانے کا ارادہ کیا تو وہ بند تھا۔ جب میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سنی تو فرمایا: ابو ہریرہ! ٹھہرے رہو، اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ فرمایا: انہوں نے کپڑے پہنے اور جلدی سے چادر لی، اور دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد بیان کی، اور اچھے کلمات کہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حالات میں اس واقعہ کا کچھ حصہ گزر چکا ہے۔

۱۰۸۵۲ أمیمہ بنت عبداللہ

بن بجاد بن عمیر بن الحارث بن خارجہ بن سعد بن تیم بن مرہ، یہ رقیقہ کی بیٹی ہیں، ان کے حالات گزر چکے ہیں۔ ابوعلی بن سکن نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔

۱۰۸۵۳ أمیمہ بنت عبداللہ

بن ساعدہ، ان کا ذکر امیمہ بنت ابوحثمہ کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۱۰۸۵۴ أمیمہ بنت عبدالمطّلب

وہ بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ہیں، اپنے جد اعلیٰ کی طرف منسوب ہیں، ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

۱۰۸۵۵ أمیمہ بنت عبدالمطلب

بن ہاشم بن عبدمناف ہاشمیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ ان کے اسلام لانے میں اختلاف ہے۔ محمد بن اسحاق نے

[1] مسلم (الحدیث: ٦٣٤٦)

اس کی نفی کی ہے۔ محمد بن سعد کے علاوہ ان کا کسی نے ذکر نہیں کیا، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیری رشتوں کے باب میں طبقات النساء کے حصوں میں لکھا ہے۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہیں۔ جاہلیت میں حجیر بن عمرو بن عائذ عمران بن مخزوم ہیں، جاہلیت میں حجیر بن رئاب اسدی جو حرب بن اُمیہ کے حلیف تھے، ان سے عبداللہ اور عبیداللہ اور ابواحمد، زینب اور حمنہ پیدا ہوئے۔ خیبر کی کھجوروں میں سے چالیس وَسَق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیمہ بنت عبدالمطلب کو کھانے کے لیے دیئے۔

میں کہتا ہوں: اس بناء پر وہ اس وقت موجود تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔

۱۰۸۵۶ اُمیمہ بنت عدی

بن قیس بن حُذافہ سہمیہ، اَبی عتیق کی والدہ ہیں، جو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، زبیر بن بکار کا قول ہے: عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی ان سے شادی کی تھی، وہی (ابوعتیق) موسیٰ بن عقبہ کے قول کا قضیہ ہیں: کہ ابوعتیق محمد بن رحمٰن بن ابوبکر کو روایت کا شرف حاصل ہے، ان چاروں کو ایک سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمرے میں شمار کیا ہے، جنہوں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا ہے اور وہ یہ ہیں: محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوقحافہ، مردوں کے ناموں میں محمد نامی لوگوں کے سلسلے میں ابوعتیق کے سوانح میں اس کا کچھ بیان پہلے گزر چکا ہے۔

۱۰۸۵۷ اُمیمہ بنت عقبہ [1]

بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم انصاریہ۔ ابن سعد [2] نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا کہ ان کی والدہ ام عمیر بنت عمرو حنظلیہ ہیں، ان کا نکاح سہل بن عتیک سے ہوا۔

۱۰۸۵۸ اُمیمہ بنت عمرو [3]

بن سہل بن معبد بن مخرمہ انصاریہ اشہلیہ۔ ابن سعد [4] نے فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی جیسا کہ واقدی کی روایت میں ہے۔

۱۰۸۵۹ اُمیمہ بنت قیس [5]

بن ابوصلت غفاریہ، ابن سعد [6] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: "اسلام لائیں اور ہجرت کے بعد بیعت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر میں موجود تھیں، اور ان کی حیض کے بارے میں حدیث ذکر کی، عنقریب میں قسم رابع میں ذکر کروں گا کہ اس میں کیا اختلاف ہے۔

---

[1] تجرید (۲۴۸/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۲۴۱/۸)

[3] اسد الغابة (ت: ۶۷۳۶) تجرید (۲۴۸/۲) [4] الطبقات الکبریٰ (۲۳۷/۸)

[5] اسد الغابة (ت: ۶۷۴۰) تجرید (۲۴۸/۲) [6] الطبقات الکبریٰ (۲۳۷/۸)

۱۰۸۶۰ أمیمه بنت قیس [1]

بن عبداللہ اسدیہ۔ تجرید [2] میں ان کا ذکر ہے۔ یہ وہی ہیں جو ام حبیبہ کے ساتھ حبشہ کی سرزمین میں تھیں، اور ان کے والدین ام حبیبہ کے رضاعی والدین ہیں، اور بنواسد جاہلیت میں بنوامیہ کے حلیف تھے۔

۱۰۸۶۱ أمیمه بنت النجار الأنصاریه [3]

عقیلی نے ان کا ذکر صحابیات میں کیا ہے۔ اور ابن جریج کی سند سے نقل کیا ہے کہ حُکیمہ بنت اُبی حکیم اپنی والدہ امیمہ سے روایت کرتی ہیں کہ ازواج النبی ﷺ کی اوڑھنیاں تھیں جس میں وَرس اور زعفران لگی ہوئی تھیں، جن سے وہ احرام سے پہلے اپنے سر کا زیریں حصہ ڈھانپتی تھیں اور احرام کے بعد بھی اسی طرح کرتی تھیں۔

ابوعمر [4] فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ حدیث امیمہ بنت رُقیقہ کی ہے جو لکڑی کے پیالے والی حدیث کی راویہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ گمان بعید ہے جبکہ ابن سعد [5] نے ان کا ذکر اُن عورتوں میں کیا ہے جنہوں نے ازواج النبی ﷺ سے روایت کی ہے اور ان عورتوں نے آپ ﷺ سے روایت نہیں کی۔ اور ابن جریج کے طریق سے اس حدیث کی سند بیان کی ہے۔

۱۰۸۶۲ أمیمه بنت النعمان [6]

بن حارث کندیہ، ان صحابیات میں ان کا ذکر گزر چکا ہے جن کا نام اسماء ہے۔

۱۰۸۶۳ أمیمه بنت النعمان [7]

بن شراحیل جونیہ۔ بخاری [8] نے کتاب النکاح میں تعلیقاً حمزہ بن ابواسید ساعدی کی سند سے نقل کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اور عباس بن سہل بن سعد الساعدی کی سند سے بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے۔ دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُمیمہ بنت نعمان بن شراحیل سے نکاح کیا، جب ان کے پاس آئے اور ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے ناپسند کیا۔ آپ ﷺ نے ابواسید کو حکم دیا کہ ان کا سامان تیار کریں، اور پہننے کے لیے کتان کے دو سفید کپڑے دے دو۔ اسے موصولاً دوسری روایت سے نقل کیا ہے۔ فرمایا: ہم سے عبدالرحمٰن بن غَسِیل انہوں نے حمزہ بن اُبی اسید، انہوں نے ابواسید سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ایک باغ کی طرف چلے جسے الشَّوط کہا جاتا تھا، جونیہ کو لایا جا چکا تھا، امیمہ بنت نعمان بن شراحیل کے گھر میں، میں اُترا، اس کے ساتھ اس کی ماما تھی۔ جب نبی علیہ السلام اس کے پاس آئے تو اس سے فرمایا: ''مجھے اپنی جان بخش دو''۔ وہ کہنے لگی: ''بھلا ملکہ کسی بازاری کو اپنی جان بخشتی ہے؟'' راوی فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اس پر رکھنا چاہا تو وہ بولی: ''تم سے اللہ کی پناہ!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے ایسی ذات کی پناہ

---

[1] تجرید (۲۴۸/۲) [2] تجرید (۱۸۱) [3] تجرید (۲۴۸/۲) [4] الاستیعاب (۱۷۹۱/٤)
[5] الطبقات الکبریٰ (۳۵٤/۸) [6] تجرید (۲۴۸/۲) [7] أسد الغابة (ت: ٦۷۳٤) تجرید (۲۴۸/۲)
[8] بخاری (الحدیث: ۵۲۵٦)

مانگی ہے جو پناہ کی جگہ ہے''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''ابو اُسید! اسے کتان کے سفید کپڑے پہناؤ اور اسے گھر والوں کے پاس چھوڑ آؤ''۔ ❶ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس صحیح حدیث کی وجہ سے یہ راجح قرار دیا ہے کہ پناہ طلب کرنے والی وہی تھیں۔ اسماء بنت نعمان بن جون کے حالات میں اس سے ملتا جلتا قصہ گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم!

۱۰۸۶۴ أمیمه بنت أبی الهیثم ❷

بن تیہان انصاریہ، ان کے والد کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابو جعفر بن حبیب نے ان کا ذکر انصار کی بیعت کرنے والی خواتین میں کیا ہے۔ ابن سعد ❸ کا قول ہے: ان کی والدہ ملیکہ بنت سہل ہیں، محمد بن عمر ❹ کی روایت ہے کہ وہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۰۸۶۵ أمیمه (مولاة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم) ❺

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتی تھیں ان کی حدیث اہل شام کے پاس ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد بن نصر نے تعظیم قدر الصلوٰۃ نامی کتاب میں اور ابو علی بن سکن اور حسن بن سفیان وغیرہ نے اپنی سند میں نقل کیا ہے۔ اور اس کی طرف ترمذی نے کتاب السیر میں ابو فروہ جو یزید بن یسار رہاوی ہیں کی سند سے اشارہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں مجھ سے ابو یحییٰ کلاعی نے اور وہ سلیم بن عامر ہیں انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے جُبیر بن نُفَیر سے، انہوں نے امیمہ خادمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کراتی تھیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر پانی ڈالا، اس وقت ایک شخص آیا اور کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتا ہوں، مجھے وصیت کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو اگرچہ تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تمہیں جلا دیا جائے.....'' پھر پوری حدیث روایت کی۔

ابن سکن فرماتے ہیں کہ اسے سعید بن عبدالعزیز نے بحوالہ مکحول، ام ایمن اسی طرح روایت کیا ہے۔ پھر ام ایمن کے حالات میں اس روایت کو مکمل طور پر سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا، وہ مرسل ہے کیونکہ مکحول نے ام ایمن کو نہیں پایا۔

میں کہتا ہوں: ہمیں یہ روایت مسند عبد بن حمید عالی سند سے ملی ہے۔

۱۰۸۶۶ أمیمه ❶

عبداللہ بن ابی بن سلول کی باندی ہیں۔ صحیح مسلم میں ابو سفیان بحوالہ جابر کی سند سے ان کا ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن ابی کی ایک لونڈی مسیکہ اور دوسری امیمہ تھی، وہ ان سے زنا کرانا چاہتا تھا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، ''اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ اس آیت تک بخشنے والا، مہربان ہے۔ ❷

۱۰۸۶۷ أمیمه

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، بعض نے کہا کہ ان کا نام میمونہ ہے۔ ابو موسیٰ نے یحییٰ بن العلاء کی سند سے بحوالہ ایوب،

---

❶ احمد (الحدیث: ۴۹۸/۳) (۳۹۹/۵) ❷ اسد الغابة (ت: ۶۷۳۸) تجرید (۲۴۸/۲)

❸ الطبقات الکبریٰ (۲۳۸/۸) ❹ الاستیعاب (۱۷۹۱/۴)

❺ أسد الغابة (ت: ۶۷۳۱) تجرید (۲۴۷/۲) ❶ اسد الغابة (ت: ۶۷۳۵) ❷ سورة نور (الآية : ۳۳)

ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں گورنری کے لیے بلایا، انہوں نے گورنر بننے سے انکار کر دیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا تم گورنری کو ناپسند کرتے ہو؟ اس کو تم سے بہتر شخص نے طلب کیا تھا۔ انہوں نے پوچھا: وہ کون تھے؟ فرمایا: یوسف بن یعقوب۔ فرمایا: ''یوسف علیہ السلام نبی ہیں نبی کے بیٹے ہیں اور میں ابوہریرہ امیمہ کا بیٹا''، پھر پورا قصہ ذکر کیا۔

مستدرک حاکم میں تفسیر یوسف میں اس کا ذکر ہے۔ [۱] اور ہم نے اسے جزء تاسع میں ابویعلی بن صابونی کے فوائد سے روایت کیا ہے۔

۱۰۸۶۸ أمینه

میم کے بجائے نون کے ساتھ ہے، اور بعض نے کہا ھُمینه ہیں۔ ہمزہ کے بجائے ہاء کے ساتھ ہے۔ بنت خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع خزاعیہ، طلحہ بن عبداللہ بن خلف کی پھوپھی ہیں، جو طلحہ طلحات کے نام سے مشہور ہیں، ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ [۲] نے ان عورتوں میں ان کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حبشہ کی طرف اپنے مسلمان خاوندوں کے ساتھ ہجرت کی۔ ان کے ساتھ ان کے خاوند خالد بن سعید بن العاص تھے، جن سے وہاں سعید اور ام خالد جن کا نام امہ بغیر اضافت کے ساتھ ہے، پیدا ہوئے۔

۱۰۸۶۹ أمیّه [۳]

بعض نے کہا: ان کا نام ہمیہ، ہمزہ کے بجائے ہاء کے ساتھ ہے۔ ابوسفیان بن حرب امویہ کی صاحبزادی ہیں۔ حویطب بن عبدالعزیٰ کی زوجہ ہیں پھر صفوان بن اُمیہ سے شادی ہوئی۔ ابن سعد [۴] نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ ان کی والدہ صفیہ بنت ابوالعاص بن اُمیہ ہیں، فرمایا: سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ اُمیہ، امینہ کے علاوہ ہیں، اور پہلی سے عروہ بن مسعود کے ہاں اولاد ہوئی، اور بعض نے کہا: ان کا نام میمونہ ہے۔ ان کے بطن سے صفوان کا عبدالرحمٰن بیٹا پیدا ہوا۔

۱۰۸۷۰ أمیه بنت قیس الخزرجیه

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح تجرید [۵] میں بھی ذکر ہے۔ ابوموسیٰ کی کتاب میں میں نے ان کا ذکر نہیں پایا۔ انہوں نے آمنہ بنت قیس بن ابوالصلت الغفاریہ کا عنوان قائم کیا ہے۔ جن کا ذکر میں انشاء اللہ قسم رابع میں کروں گا۔

۱۰۸۷۱ أمیه بنت ابوالصلت الغفاریه [۶]

ان کا ذکر آخری قسم میں اُمامہ بنت ابوالحکم کے حالات میں آئے گا۔

۱۰۸۷۲ أمیه بنت أبی قیس الغفاریه

ابن سعد [۷] کی کتاب میں صفیہ بنت حُیی کے حالات میں ان کا ذکر ہے۔ فرماتے ہیں: ہمیں واقدی نے بتایا کہ ہم نے

---

[۱] بیاض فی الأصل [۲] السیرة النبویة (۲۶۵/۳) [۳] تجرید (۳۴۹/۲)
[۴] الطبقات الکبرٰی (۱۷۴/۸) [۵] تجرید (۱۸۱) [۶] الاستیعاب (ت: ۳۲۸۷)
[۷] الطبقات الکبرٰی (۲۱۴/۸)

محمد بن موسیٰ نے عمارہ بن مہاجر، امیہ بنت ابوقیس الغفاریہ بیان کیا، فرماتی ہیں کہ ہمیں ان خواتین میں سے ایک نے بتایا جنہوں نے صفیہ بنت حُیی کو شب زفاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تھا، وہ کہتی ہیں کہ میں نے انہیں فرماتے سنا: میری عمر ابھی سترہ سال نہیں ہوئی تھی.... پھر سارا قصہ بیان کیا۔ [1]

۱۰۸۷۳ أنیسه بنت ثعلبه [2]

بن زید بن قیس انصاریہ خزرجیہ، جو بنوحارث بن خزرج سے ہیں، ابن حبیب نے فرمایا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۷۴ أنیسه بنت أبی حارثه [3]

بن صَعصَعہ اَنصاریہ۔ قتادہ بن نعمان اور ابوسعید جو سعد بن مالک خدری ہیں، ان کی والدہ ہیں۔ ابن حبیب نے انہیں ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۱۰۸۷۵ اُنیسه بنت خُبیب [4]

خ اور ب کے ساتھ تصغیر ہے۔ ابن یِساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج انصاریہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے ان کے بھائی کے بیٹے خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب بن یساق نے روایت کی۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [5] فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا، اور ابن حبان نے کہا کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ اور ابن سکن اور ابوعمر [6] فرماتے ہیں: ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث مسند احمد، نسائی اور صحیح ابن خزیمہ میں ہے، یہ روایت ہمیں مسند طیالسی میں عالی سند سے لکھی ہوئی ملی ہے، جو یہ ہے: حضرت بلال اور ابن ام مکتوم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے..... (الحدیث)

اور اس کے بعد طرق میں ہے: جب ابن ام مکتوم اذان دیں تو کھایا پیا کرو اور جب بلال اذان دیں تو کھانا پینا بند کر دو۔ اگر ہم میں سے کسی عورت کی سحری میں سے کوئی چیز بچ جاتی تو وہ بلال سے کہتی: ذرا ٹھہرنا! میں سحری سے فارغ ہولوں۔

ابن سعد نے اسے صحیح سند سے ذکر کیا ہے۔ بحوالہ خبیب بن عبدالرحمٰن جو اپنی پھوپھی اُنیسہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: قبیلے کی لڑکیاں اپنی بکریاں لے کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاتیں تو وہ ان سے کہتے: کیا تمہیں پسند ہے کہ میں تمہارے لیے ابن عفراء کی طرح دودھ دوہوں؟ اور تہذیب الکمال میں لکھا ہے، بعض نے کہا: ان کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں، انہوں نے ان کا شمار عام صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے۔

---

[1] السيرة النبوية (٢٦٥/٣) [2] أسد الغابة (ت: ٦٧٤١) تجريد (٢٤٩/٢)

[3] أسد الغابة (ت: ٦٧٤٢) [4] أسد الغابة (ت: ٦٧٤٣) تجريد (٢٤٩/٢)

[5] الطبقات الكبرٰى (٢٦٥/٨) [6] الاستيعاب (١٧٩١/٤)

۱۰۸۷۶ أنیسه بنت رافع [1]

بن المعلی بن لوذان انصاریہ، بنو بیاضہ سے ہیں، نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، یہ ابن حبیب کا قول ہے اور ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۷۷ أنیسه بنت رهم [2]

بعض نے کہا: رُقیم انصاریہ ہیں، اور بنو خطمہ سے تعلق رکھتی ہیں، ابن حبیب کے قول کے مطابق نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، [3] ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۷۸ أنیسه بنت ساعده [4]

بنو عمرو بن عوف سے ہیں، ابن حبیب کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، ابن اثیر نے ان کا اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ [5] فرماتے ہیں: وہ عُویم بن ساعدہ کی بہن ہیں، یہ ان صحابیات میں سے ہیں جن کا ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ذکر کیا ہے، ابن حبیب سے روایت ہے کہ ابن سعد [6] نے ان کا طبقات میں ذکر کیا ہے۔ انہی سے ابن حبیب نے لیا ہے، لگتا ہے ابن اثیر کو، طبقات ابن سعد دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

میں کہتا ہوں: ایسا ہی ہے جیسا انہوں نے کہا، بہت سے لوگوں نے طبقات کے رجال کو چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ان لوگوں کو شامل کرنے کا احسان کیا ہے۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے جیسا کہ اپنے مختصر میں لکھا، انہوں نے بہت سی خواتین کو شامل کیا ہے۔

۱۰۸۷۹ أنیسه بنت أبی طلحه [7]

بن عصمہ بن زید انصاریہ، بنو خطمہ سے ہیں، ابن حبیب کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۸۰ أنیسه بنت عبدالله [8]

بن عمرو انصاریہ بیاضیہ، ابن سعد [9] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۸۱ أنیسه بنت عدی الأنصاریه [10]

بَلِیّ قبیلے کی خاتون ہیں، انصار میں ان کے حلیف ہیں، یہ ابوعمر [11] کا قول ہے، اور فرمایا: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔
ان سے سعید بن عثمان بلوی نے روایت کیا، وہ ان کی دادی اور عبداللہ بن سلمہ عجلانی جو اُحد میں شہید ہوئے، ان کی والدہ ہیں۔

---

[1] أسد الغابة (٦٧٤٤) [2] أسد الغابة (٦٧٤٥) تجريد (٢٤٩/٢) [3] الطبقات (٢٦١/٨)
[4] أسد الغابة (٦٧٤٦) تجريد (٢٤٩/٢) [5] تجريد (١٨١) [6] الطبقات الكبرىٰ (٢٥٤/٨)
[7] أسد الغابة (ت: ٦٧٤٧) تجريد (٢٤٩/٢) [8] تجريد (٢٤٩/٢) [9] الطبقات الكبرىٰ (٢٨٣/٨)
[10] أسد الغابة (ت: ٦٧٤٨) تجريد (٢٤٩/٢) [11] الاستيعاب (١٧٩٢/٤)

ابن مندہ نے کہا کہ اُنیسہ بنت عدی انصاریہ نے اُحد میں شہید اپنے بیٹے عبداللہ بن سلمہ البدری کو لے جانے کی اجازت طلب کی، ان سے عیسیٰ بن یونس نے بحوالہ سعید بن عثمان روایت کی ہے اور انہوں نے اپنی دادی اُنیسہ سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابوبکر بن ابوعاصم، ابوزُرعہ رازی، ابوعلی بن سکن وغیرہ نے عیسیٰ بن یونس کی روایت سے ان کی حدیث کو مسند نقل کیا ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ! میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ جو بدر میں حاضر تھا، اُحد کے غزوہ میں شہید ہوگیا، میں اس کی نعش کو اپنی طرف منتقل کرنا چاہتی ہوں تاکہ میں اس کے قرب سے مانوس ہوسکوں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں منتقل کرنے کی اجازت دے دی، جنہیں انہوں نے مُجذِر بن زیاد کے ذریعے ایک عباء میں اپنے اونٹ پر منتقل کیا، وہ انہیں لے کر چل پڑیں۔ آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا: ان کے عمل میں موازنہ نہ کرو۔ [1] مجذر ہلکے پھلکے تھے جبکہ عبداللہ بھاری جسم والے تھے۔

۱۰۸۸۲ أنیسه بنت عدی

بن نضلہ قرشیہ عدویہ، نعمان بن عدی کی بہن ہیں، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے، جو ان کے بھائی نعمان کے حالات میں ہے۔ اور نعمان کا ذکر اپنے مقام پر گزر چکا ہے۔

۱۰۸۸۳ أنیسه بنت عروه [2]

بن مسعود بن سنان بن عامر بن اُمیہ انصاریہ، بنوبیاضہ سے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، [3] یہ ابن حبیب کا قول ہے۔ اور ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۸۴ أنیسه بنت عمرو بن عنمه [4]

عین اور نون کے زبر کے ساتھ، یہ ثعلبہ بن عمرو شقیقہ کی بہن ہیں اور ان کی والدہ جھیر بنت قین بن کعب ہیں، جو بنوسلمہ انصاریہ سے ہیں، جو بنوسواد کی شاخ ہے۔ ابن حبیب نے فرمایا کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے اور نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۸۵ أنیسه بنت عمرو [5]

بن قیس بن مالک بن عدی بن نجار، ابوسلیط جو اُسیرہ بن عمر ہیں، ان کی بہن ہیں، ان کی والدہ اُمیہ بنت اوس بن عجرہ ہیں، ان کا نعمان سے نکاح ہوا جس سے قتادہ اور ام سہل پیدا ہوئے۔ اس کے بعد مالک بن سنان سے نکاح ہوا جس سے ابوسعید پیدا ہوئے۔

---

[1] الآحاد والمثانی (٢٢٤/٦) [2] أسد الغابة (ت: ٦٧٤٩) تجرید (٢٤٩/٢)

[3] الطبقات الكبرٰی (٢٨٠/٨) [4] أسد الغابة (ت: ٦٧٥٠) تجرید (٢٤٩/٢)

[5] تجرید (٢٤٩/٢)

۱۰۸۸۶ أنيسه بنت عنمه

گزشتہ کی طرح ہیں، ابن عدی بن سنان بن نابی بن عمرو بن سواد۔ ابن سعد [1] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان سے عبداللہ بن عمرو بن حزام نے نکاح کیا، اور شریک بن اسود بن قیس کی سند سے بحوالہ نبیح عنزی، جابر بن عبداللہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میرے والد اور ماموں اُحد کے دِن شہید ہو گئے۔ میری والدہ ان دونوں کو لے کر آئیں، انہوں نے دونوں کو اونٹنی پر رکھا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا، شہداء کو ان کے مقتل میں دفن کرو، پس وہ لوٹائے گئے۔

ترمذی نے شعبہ بن اسود کے طریق سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میری دو پھوپھیاں آئیں اور اگر یہ روایت محفوظ ہے تو احتمال ہے کہ دونوں شہداء کے لانے، لے جانے میں شریک تھیں۔

۱۰۸۸۷ أنيسه بنت قيس الخزرجيه [2]

تجرید [3] میں اسی طرح ہے۔ ابن حبیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۸۸ أنيسه بنت معاذ [4]

بن ماعص بن قیس بن خلدہ بن مخلد انصاریہ زرقیہ، ابو عبادہ کی بہن ہیں، ابن حبیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۸۸۹ أنيسه بنت هلال [5]

بن معلّٰی بن لوذان انصاریہ، بنو بیاضہ سے ہیں، ابن حبیب کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الثانی ازحرف الف

۱۰۸۹۰ آمنه بنت العباس

بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمیہ، دارقطنی نے اِخوۃ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا ان سے عباس بن عتبہ بن ابولہب نے نکاح کیا جس سے فضل بن عباس مشہور شاعر پیدا ہوئے۔

۱۰۸۹۱ اسماء بنت زيد [6]

بن خطاب عدویہ۔ ابن مندہ نے فرمایا کہ انہیں دیدار حاصل ہے۔ ان سے محمد بن اسحاق نے بحوالہ محمد بن یحییٰ بن حبان، عبداللہ بن عمر اور انہوں نے اسماء سے حدیث روایت کی ہے۔

---

[1] الطبقات الكبرىٰ (۲۹۸/۸) [2] تجريد (۲۴۹/۲) [3] التجريد (۱۸۱)
[4] أسد الغابة (٦٧٥٢) تجريد اسماء الصحابة (۲۴۹/۲) [5] أسد الغابة (٦٧٥٤) تجريد اسماء الصحابة (۲۵۰/۲)
[6] أسد الغابة (٦٧٠٠) تجريد اسماء الصحابة (۲۴۴/۲)

میں کہتا ہوں: اس روایت میں ایسی کوئی شے نہیں جو رؤیت پر دلالت کرے، حدیث یہ ہے کہ اسماء بنت زید انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، جنہوں نے عبداللہ بن حنظلہ سے سنا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم دیا جو ان پر گراں گزرا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرنے کا حکم دیا..... (الحدیث) اسے ابوداؤد [۱] نے نقل کیا ہے۔ ہاں! البتہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا تعلق اس قسم سے ہے کیونکہ ان کے والد یمامہ میں نبی علیہ السلام کے کچھ ہی عرصہ بعد شہید ہوئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہاں اپنی اولادوں کو نبی علیہ السلام کے پاس ولادت کے وقت برکت کی دعا کے لیے لانے کے کئی اسباب تھے۔

۱۰۸۹۲ أمة الله بنت أبی بكره الثقفی [۲]

ابوعمر [۳] نے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم کا ان میں ذکر ہے۔ ان سے عطاء بن ابومیمونہ نے روایت کیا ہے۔ اہل بصرہ میں ان کا شمار ہے۔ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ [۴] نے تجرید میں لکھا ہے کہ انہوں نے بیعت کی۔

میں کہتا ہوں: بعید نہیں کہ وہ اس قسم سے ہوں۔

۱۰۸۹۳ أمة الله بنت حمزه [۵]

بن عبدالمطلب، ان کی کنیت ام فضل ہے۔ بعض نے کہا: یہ وہی امامہ ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ بعض نے کہا: ان کی بہن ہیں، اگر یہ کوئی اور ہیں تو ہو سکتا ہے بچپن میں فوت ہو گئی ہوں، مجھے کتاب النسب میں ان کا ذکر نہیں ملا، میں نے اس لیے اس قسم میں ان کا ذکر کیا۔

القسم الثالث از حرف الف

۱۰۸۹۴ أمامه بنت الأشجع العبدی

الاشجع عبدی کے بھتیجے عمرو بن عبدقیس کی اہلیہ ہیں۔ جب عمرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہو کر آئے تو ان کی زوجہ بھی اسلام لائیں، اس کا ذکر صحار بن عباس کے حالات میں گزر چکا ہے۔

۱۰۸۹۵ أمامه بنت الحطینة الشاعر

محمد بن سلّام الجمحی نے بحوالہ یونس بن عبید ایک قصہ میں ان کا ذکر کیا ہے، جو دلالت کرتا ہے کہ جاہلیت میں وہ اپنے والدین کے ساتھ تھیں، ان کا اونٹ چوری ہو گیا تو انہوں نے کہا:

''ہم تین تھے اور تین ہمارے اونٹ تھے، زمانے نے میرے عیال پر ظلم کیا''۔

---

[۱] ابوداؤد (الحدیث: ٤٨) [۲] أسد الغابة (٦٧٢١) تجريد اسماء الصحابة (٢/٢٤٦)
[۳] الأستيعاب (١٧٩٠/٤) [۴] التجريد (١٨١) [۵] تجريد أسماء الصحابة (٢/٢٤٦)

۱۰۸۹۶ أنيسة النخعيه ✿

انہوں نے معاذ بن جبل کا یمن میں بطور قاصد رسول اللہ ﷺ آنے کا ذکر کیا، فرمایا: ہمیں معاذ نے کہا، میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں، پانچ وقت کی نماز پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہو حج کرو۔ فرماتی ہیں: وہ اس وقت اٹھارہ سال کے تھے۔ ابوعمر ✿ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن الاثیر فرماتے ہیں: ان کی عمر کے بارے میں تامّل ہے کہ ان کا قاصد بنا کر بھیجا جانا ۹ ہجری میں تھا، اس سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ نو سال کے اسلام لائے ہوں۔ جبکہ ایسا نہیں، جب انہوں نے بیعت کی تو وہ آدمی تھے۔

میں کہتا ہوں: صحیح یہ ہے کہ وہ اٹھائیس (۲۸) سال کے تھے، معاذ کی عمر کے بارے میں دوسری روایت بھی ہے۔

القسم الرابع ازحرف الف

۱۰۸۹۷ آمنه بنت قيس

بن عبداللہ بنو اسد بن خزیمہ۔ وہ اور ان کے والد حبشہ میں ام حبیبہ کے ساتھ تھے، مستغفری نے ابن اسحاق ✿ کے حوالہ سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن الاثیر نے فرمایا: میرا خیال ہے وہ آمنہ بنت رقیش (شروع میں راء بغیر نقطوں والی اور شین نقطے والی) ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے، ابوموسیٰ نے دو ترجمے لکھے ہیں، اور ان کی نسبت ابن اسحاق کی طرف کی ہے، یہ گمان کرتے ہوئے کہ وہ دو ہیں۔

میں کہتا ہوں: وہ ایسا ہی ہے جیسا ابن اثیر نے گمان کیا۔

۱۰۸۹۸ أسماء بنت الصلت ✿

قتادہ ان کا نام لینے میں منفرد ہیں، اور وہ سنا بنت اسماء ہیں، جیسا کہ بغیر نقطے والی سین میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۸۹۹ أسماء ✿

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شعر سنانے والی ہیں، یہ اسماء بنت یزید بن سکن ہیں، ابوموسیٰ نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری سند میں جن اسماء بنت یزید سے اسے نقل کیا ہے، وہ یہی ہیں۔

۱۰۹۰۰ أسماء بنت يزيد الأنصاريه ✿

بنوعبدالاشہل سے ہیں۔ ابن مندہ نے بحوالہ بنت یزید بن سکن ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔ اور وہ دونوں ایک ہیں، بنت یزید بن سکن بنوعبدالاشہل سے ہیں، جیسا کہ میں نے ان کے حالات میں وضاحت کر دی ہے۔

✿ أسد الغابة (٦٧٥٣) الاستيعاب (٣٢٩١) تجريد (٢/٢٥٠) ✿ الاستيعاب (١٧٩٢/٤)

✿ السيرة النبوية (٦/٤) ✿ أسد الغابة (٦٧٠٣) تجريد (٢٤٤/٢) ✿ أسد الغابة (٦٧٠٤) تجريد (٢٤٥/٢)

✿ أسد الغابة (٦٧١١) الاستيعاب (٣٢٧٣) تجريد (٢٤٥/٢)

۱۰۹۰۱ أمامه بنت الحارث [1]

بن حزن الہلالیہ، میمونہ بنت حارث کی بہن ہیں، جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہیں۔ ابوعمر [1] نے ان کا ذکر کیا ہے، لیکن فرمایا: اسی طرح بعض راویوں نے لکھا ہے لیکن انہیں وہم ہوا ہے اور لفظی غلطی کی ہے، مجھے معلوم نہیں کہ میمونہ کی کوئی اور باپ شریک بہن ہو، یا یہ کہ ان کی والدہ کا نام امامہ ہو، ان کی باپ شریک بہن لبابہ کبریٰ جو عباس کی زوجہ ہیں اور دوسری لبابہ صغریٰ جو ولید بن مغیرہ کی زوجہ ہیں، اور ماں شریک تین بہنیں ہیں، یہ سب چھ ہیں جن کا کتاب میں اپنی اپنی جگہ پر ذکر ہے۔

۱۰۹۰۲ أمامه بنت أبی الحكم الغفاریه [2]

بعض نے کہا: آمنہ ہیں، ان سے ان کے بیٹے حکیم نے روایت کیا۔ تجرید [2] میں اسی طرح ہے۔ ان کے اصول میں اُمہ بنت ابوالحکم کے علاوہ میں نے کوئی اور نہیں دیکھے۔ اسد الغابہ میں ابن عبدالبر اور ابوموسیٰ سے اسی طرح منقول ہے۔ رہے ابوعمر تو وہ کہتے ہیں: امۃ بنت ابوالحکم الغفاریہ، بعض نے کہا: یہ امیہ ہیں اور ان کے بیٹے سلیمان بن سحیم نے ان سے نبی کریم ﷺ سے قضا وقدر کے بارے میں حدیث روایت کی، رہے ابوموسیٰ تو انہوں نے مستغفری کے حوالے سے وہی کہا جو ترجمہ میں مذکور ہے، لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ انہیں امیہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ زیادہ کیا ہے کہ خطیب نے فرمایا: امیہ بنت ابوالصلت یعنی ہمزہ کی پیش اور ی کی تصغیر کے ساتھ ہے۔ فرماتے ہیں: ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے تاریخ میں فرمایا: آمنہ بنت ابوالصلت، مدّ اور نون کے ساتھ۔

اسی طرح عبدالغنی نے المشتبہ میں فرمایا، فرماتے ہیں: طبرانی وغیرہ نے ان کی مخالفت کی ہے، انہوں نے ان کا شمار بے نام لوگوں میں کیا ہے۔ پھر طبرانی کی روایت سے بحوالہ حجاج بن عمران السدوسی، یحییٰ بن خلف، عبدالاعلیٰ، محمد بن اسحاق، سلیمان بن سحیم، اُمۃ بنت ابوالحکم الغفاریہ حدیث روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جنت کے اتنا قریب ہو جائے گا کہ اس میں اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے گا پھر وہ اس سے صنعاء جتنا دور ہو جائے گا۔

میں کہتا ہوں: یہ وہی حدیث ہے جس کی طرف ابوعمر نے اشارہ کیا ہے کہ وہ باب القدر میں ہے۔ لیکن ابوموسیٰ کے کلام سے ظاہر ہے کہ ابوعمر نے لفظ امہ کی تحریف کی ہے اور اسے اَمَۃ دوزبروں اور تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔ ان کا گمان ہے کہ وہ اسم ہے جبکہ وہ صفت ہے، اور الف کے پیش اور میم کی تشدید کے ساتھ ہے۔ سلیمان فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا پھر ان کی نسبت ان کے والد کی طرف کی جبکہ ان کا نام نہیں لکھا، عنقریب واقدی کی روایت سے آئے گا کہ وہ ام علی ہیں، ابوموسیٰ کے کلام کا تقاضا یہ ہے کہ بنت ابی الحکم اور بنت ابی الصلت ایک ہوں، عبدالاعلیٰ کی روایت کے علاوہ ظاہر ہو چکا ہے کہ ان کے قول: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، اس میں وہم ہے کہ سند میں بنت اُبی الحکم کے بعد صحابیہ کا لفظ رہ گیا ہے۔

ابوموسیٰ کو اس کا دھیان ہوا، انہوں نے ذکر کیا کہ ابوداؤد نے ابن اسحاق کی سند سے بحوالہ سلیمان بن سُحَیم، ان کی والدہ بنت ابی الصلت، قبیلہ غفار کی ایک عورت دوسری حدیث نقل کی ہے۔ اور یہ غفاریہ عورت سہیلی نے ذکر کی کہ اس کا نام لیلیٰ ہے۔ اور

---

[1] أسد الغابة (٦٧١٤) الاستيعاب (٣٢٧٨) تجريد (٢٤٦/٢) [1] الاستيعاب (١٧٨٨/٤)

[2] أسد الغابة (٦٧٢٣) تجريد (٢٤٦/٢) [2] التجريد (١٨١)

یہ ابوذر غفاری کی زوجہ ہیں، اور حرف لام میں آئے گا کہ ابوعمر نے لیلیٰ غفاریہ کا عنوان قائم کیا ہے۔
اسی طرح سہیلی نے ابولید سے نقل کیا ہے کہ ابوالصلت کا نام الحکم ہے۔ لگتا ہے کہ بعض راویوں نے اس میں قلب کر دیا ہے، اور یوں کہہ دیا: بنت ابوالحکم اور وہ الصلت ہیں۔
میں کہتا ہوں: اس بیان کردہ نسب کے مطابق روایت لیلیٰ غفاریہ سے ہے جو صحابیہ ہیں، خواہ ان کا نام اُمۃ ہو یا اُمیہ یا اُمامہ ہو یا آمنہ ہو، اور چاہے ان کے والد کا نام حکم ہو یا صلت ہو یا ابوحکم یا ابوصلت، گویا بعض راویوں کو صحابیہ لفظ کے ساقط کرنے میں وہم ہوا ہے۔ اور سند یوں بن گئی کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنا جو غلطی سے تابعیہ کی طرف منسوب ہو گیا، میں نے یہ بات اس لیے کی ہے کہ حدیث کا مخرج ایک ہے۔ میں نے امیمہ بنت قیس بن ابی الصلت اور ان کی حدیث کا ایک اور قصہ میں ذکر کیا ہے۔ اگرچہ ان کی سند میں سلیمان بن سحیم ہے، اسی طرح میں نے اُمیہ بنت اُبی قیس اور ان کی حدیث کا دوسرے قصہ میں ذکر کیا ہے۔ اگرچہ سند میں سلیمان بن سحیم نہیں ہیں، ان دونوں میں تعدُّد کا احتمال قریب ہے۔ ان کے برعکس جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ واللہ اعلم!

۱۰۹۰۳ أميمه بنت خلف الخزاعيه ✿

طلحہ بن عبداللہ بن خلف کی پھوپھو ہیں، جو طلحہ طلحات کے نام سے مشہور ہیں، ابوعمر نے ان صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے جن کا نام اُمیمہ ہے، انہوں نے اس میں لفظی غلطی کر دی ہے۔ ابن مندہ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن کہا کہ اُمیمہ بنت خالد ہیں، انہوں نے ان کے نام میں لفظی غلطی کی ہے۔ اور صحیح امینہ دوسری میم کے بدلے ن کے ساتھ ہے۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے: ہُمَینہ ہمزہ کے بدلے ھاء کے ساتھ ہیں، اور صحیح گزر چکا ہے۔ اُمیمہ بنت خالد خزاعیہ، اسی طرح ابن مندہ نے ان کے والد کا نام لیا ہے۔ ابن اثیر نے فرمایا کہ اس میں وہم ہے۔ صحیح نام گزر چکا ہے۔

۱۰۹۰۴ أنيسه بنت كعب ✿

ام عمارہ ہیں، کہتی ہیں: ہمیں کیا ہے کہ ہمارا ذکر خیر نہیں کیا جاتا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں .....''۔ (الآیۃ) ✿ ابوالوفا بغدادی نے تفسیر میں بحوالہ مقاتل ان کا یہی نام لیا ہے اور وہ وہم ہے ان کا نام نُسَیبہ شروع میں نون اور ب کی تصغیر کے ساتھ ہے۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔
میں کہتا ہوں: ام عمارہ کی حدیث مشہور ہے۔

✿ أسد الغابة (٦٧٣٠) تجريد (٢٤٧/٢) ✿ أسد الغابة (٦٧٥١) تجريد (٢٤٩/٢)
✿ سورة الاحزاب الآية (٣٥)

حرف الباء الموحدة

القسم الاوّل ازحرف باء

(۱۰۹۰۵) بادیہ بنت غیلان [1]

بن سلمہ الثقفی۔ یہ وہی ہیں مخنث نے جن کی ہیئت بیان کی تھی کہ وہ چار کے ساتھ آتی ہیں اور آٹھ کے ساتھ واپس ہوتی ہیں۔ حدیث صحیح بخاری میں ہے، اس میں ان کا نام نہیں ہے، جب ان کے والد اسلام لائے تو یہ اسلام لائیں اور روایت کی، ابن مندہ نے احمد بن خالد وہبی کی سند سے بحوالہ محمد بن اسحاق، زہری، قاسم بن محمد نقل کیا ہے، فرمایا: بادیہ بنت غیلان الثقفیہ کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں استحاضہ میں ہر نماز کے وقت وضو کا حکم دیا۔ [2] ابونعیم فرماتے ہیں: اس روایت میں ان کا نام نہیں، ابن مندہ نے احمد بن خالد وہبی کی سند سے ان کا نام لیا ہے۔

ابن مندہ نے اسے دو طرح سے لکھا ہے۔ ''ب'' کے بدلے ن کے ساتھ، فرمایا: یہ وہم ہے، ان کے علاوہ نے بیان کیا ہے کہ اس کے شروع میں ''ب'' ہے۔ پھر دال کے بعد نون ہے۔

(۱۰۹۰۶) بثینہ بنت النعمان [3]

بن خلف بن عمرو بن اُمیہ بن بیاضہ انصاریہ، بنو بیاضہ سے ہیں۔ ابن سعد [4] نے بیعت کرنے والیوں میں ان کا ذکر کیا ہے، کہتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، محمد بن عمرو بن حزم نے اس کے بعد ان سے نکاح کیا، ان کی والدہ حبیبہ بنت قیس ہیں۔

(۱۰۹۰۷) بحینہ [5]

حائے بے نقطی، نون کی تصغیر کے ساتھ۔ بنت الحارث، ابن اسحاق [6] نے ان کا ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی تیس وسق کھجوریں تقسیم کیں، اور ابوموسیٰ مستغفری نے اسے نقل کیا ہے۔ ابن اثیر فرماتے ہیں کہ وہ عبداللہ بن بُحینہ کی والدہ ہیں۔ ابن سعد [7] نے اس کا ذکر کیا ہے، اور ان کے لیے علیحدہ عنوان قائم کیا ہے۔ کہتے ہیں: ان کا نام عَبدَہ بنت حارث ہے اور وہ الارت بن مطلب ہیں، ان سے مالک اُزدی نے نکاح کیا جو ان کے حلیف تھے، ان سے عبداللہ بن بحینہ پیدا ہوئے، ان دونوں کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ ان کی والدہ اسلام لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] أسد الغابة (٦٧٥٥) تجريد (٢/٢٥٠) [2] بخاری (الحديث: ٣٠٦) مسلم (الحديث: ٣٣٤)

[3] تجريد (٢/٢٥٠) [4] الطبقات الكبرىٰ (٨/٢٩٢) [5] أسد الغابة (٦٧٥٨) الاستيعاب (٣٢٩٢) تجريد (٢/٢٥٠)

[6] السيرة النبوية (٣/٢٧٢) [7] الطبقات الكبرىٰ (٨/١٦٥)

انہیں خیبر کی تیس وسق کھجوریں کھانے کے لیے دیں۔

۱۰۹۰۸ برزہ بنت الحارث الهلاليه

یزید بن الاصم کی والدہ ہیں۔ان کی والدہ بنت عامر بن معتب ثقفی ہیں۔ان کی سگی بہن عزہ بنت حارث کے حالات میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۹۰۹ برزہ بنت مسعود [1]

بن عمرو بن عمیر ثقفی، صفوان بن امیہ کی زوجہ ہیں۔ان کے ساتھ اسلام لائیں اور ان کے بیٹے عبداللہ بن صفوان کی والدہ ہیں۔جب صفوان اسلام لائے تو یہ ان کے پاس تھیں، اس وقت ان کی چھ بیویاں تھیں۔اس کا بیان عاتکہ بنت ولید کے حالات میں آئے گا۔

۱۰۹۱۰ البرصاء [2]

عبدالرحمٰن کی دادی ہیں، یہ کبشہ ہیں، ان کا ذکر حرف کاف میں آئے گا۔

۱۰۹۱۱ البرصاء

شبیب بن برصاء کی والدہ ہیں، یہ وہی ہیں کہ ان کے والد کو آپ ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تھا، انہوں نے کہا: انہیں برص کا مرض ہے، حالانکہ ایسا نہیں تھا، ان کے والد لوٹے تو دیکھا انہیں برص کا مرض ہو چکا ہے، ان کا نام اُمامہ ہے، بعض نے کہا: قِرْصَافہ ہے۔

۱۰۹۱۲ برکه

ام اُیمن ہیں، کنیت کے باب میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۹۱۳ برکه الحبشيه [3]

ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے ساتھ تھیں، وہاں ان کی خدمت کرتی تھیں، انہیں کے ساتھ واپس آئیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا پیشاب پی لیا تھا، جیسا کہ حدیث اُمیمہ بنت رُقیقہ کی حدیث میں آتا ہے۔ابوعمر [4] نے انہیں ام ایمن کے ساتھ ملا دیا ہے۔ان کے حالات میں ابن جریج کی سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے حُکیمہ بنت اُمیمہ نے بحوالہ اپنی والدہ امیمہ بنت رُقیقہ خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ (سردیوں میں) لکڑی کے پیالے میں پیشاب کرتے تھے جو چارپائی کے نیچے رکھا جاتا تھا، ایک رات آپ ﷺ تشریف لائے تو پیالے میں کچھ نہ تھا، آپ ﷺ نے برکہ سے کہا جو اُم حبیبہ کی خدمت کرتی تھیں اور ان کے ساتھ حبشہ کی سرزمین سے آئی تھیں، اس پیالے میں جو پیشاب تھا اس کا کیا ہوا؟ کہنے لگیں: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اسے پی

---

[1] أسد الغابة (٦٧٦٠) تجريد (٢/ ٢٥٠) [2] اسد الغابة (٦٧٦١) تجريد (٢/ ٢٥٠)

[3] اسد الغابة (٦٧٦٣) الاستيعاب (٣٢٩٨) تجريد (٢/ ٢٥١١) [4] الاستيعاب (١٧٩١/٤)

لیا ہے۔ [1]

عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں بحوالہ ابن جریج کہا ہے: مجھے بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے جو چارپائی کے نیچے رکھا جاتا ہے۔ پس آپ ﷺ آئے اور ارادہ کیا تو پیالے میں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک عورت سے جنہیں برکہ کہا جاتا تھا، اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں جو حبشہ کی سرزمین سے ان کے ساتھ آئی تھیں، فرمایا: پیشاب کہاں ہے؟

ابوعمر فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ یہ برکہ ہی ام ایمن ہیں۔ انہیں یہ بات کہنے پر ان حالات نے آمادہ کیا جو ان کے ترجمے برکہ ام ایمن کے شروع میں ہیں کہ انہوں نے دو ہجرتیں کیں، ایک حبشہ کی سرزمین اور دوسری مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

ام ایمن نے حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کی، اس میں تأمل ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتی تھیں اور ان کے شوہر زید بن حارثہ نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، اور زید نے حبشہ ہجرت نہیں کی، اور ان دنوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کوئی نہ تھا، اس سے ظاہر ہوا کہ یہ حبشیہ ام ایمن کے علاوہ کوئی اور ہیں، اگرچہ ان کے نام میں موافقت ہو۔

ام ایمن کے حالات میں عنقریب آئے گا جیسا کہ ابن سکن نے بیان کیا کہ ان دونوں کی کنیت ام ایمن تھی اور نام برکہ تھا۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ بول کا قصہ دوسری سند سے بھی مذکور ہے، جس کی راویہ ام ایمن ہیں، جیسا کہ ان کے حالات میں ان شاء اللہ میں ذکر کروں گا۔

۱۰۹۱۴ برکہ بنت یسار [2]

ابوسفیان بن حرب کی باندی ہیں، اپنے شوہر قیس بن عبداللہ اسدی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، ابن ہشام نے بحوالہ ابن اسحاق [3] ان کا ذکر کیا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اسی طرح ابن سعد [4] نے ان کا ذکر کیا ہے جو قیس بن عبداللہ کے حالات میں گزر چکا ہے۔ بعض اہل مغرب نے یہ جواز بیان کیا ہے یہ برکہ حبشیہ جن کا ذکر ہوا ہے، وہی پہلے والی ہیں۔ جیسا انہوں نے گمان کیا، ویسا نہیں۔ برکہ بنت یسار بنوعبدالدار کے حلیفوں میں سے تھیں اور ابوتجراۃ کی بہن ہیں، ان کی اصل کندہ ہے اور حبشیہ نہیں ہیں۔ اگرچہ دونوں مہاجرین کے ساتھ حبشہ کی سرزمین میں موجود ہونے میں شریک تھیں۔

۱۰۹۱۵ برہ بنت أبی تجراۃ [5]

بن اُبی فُکیہہ اور ان کا نام یسار تھا۔ ابن سعد [6] نے کہا کہ وہ ازد سے تھے، پھر بنوعبدالدار کے حلیف ہوئے، ابن سعد فرماتے ہیں کہ ان کے والد یسار کی کنیت ابوفُکیہہ تھی۔ فُکیہہ کا ذکر آگے آئے گا۔ بعض نے کہا: یہ ان لوگوں میں تھے جن کا ذکر زبیر بن

---

[1] ابوداؤد (الحدیث: ٢٤) النسائی (الحدیث: ٣٢) طبرانی (الحدیث: ٤٧٧/٢٤) حاکم (١٦٧/١)
[2] اسد الغابة (٦٧٦٤) تجرید (٢٥١/٢) [3] السیرة النبویة (٦/٤) [4] الطبقات الکبریٰ (١٧٩/٨)
[5] أسد الغابة (٦٧٦٦) تجرید (٢٥١/٢) [6] الطبقات الکبریٰ (١٧٩/٨)

بکار نے کندہ والوں سے کیا ہے۔

وہ مکہ میں بنوعبدالدار کے حلیف بن گئے، نبی کریم ﷺ سے روایت کی، اور ان سے صفیہ بنت شیبہ نے سعی کے بارے میں روایت کی۔ ان سے عمیرہ بنت عبداللہ بن کعب بن مالک نے ثویبہ کے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے کا قصہ روایت کیا ہے۔ اس میں طلیب بن عمیر کا نبی کریم ﷺ کی مدد کا قصہ ہے۔ اور اُروی بنت عبدالمطلب کے حالات میں گزر چکا ہے۔ واقدی نے اسے نقل کیا ہے۔ اسی طرح صفیہ بنت شیبہ کی سند سے بحوالہ ان کے کسی اور نے بھی نقل کیا ہے، حدیث سعی میں صفیہ کے آگے اختلاف ہے۔ چنانچہ اسے بحوالہ برہ روایت کیا ہے۔ ابن مندہ وغیرہ نے اسے نقل کیا ہے۔ اور عطاء بن ابی رباح نے صفیہ سے اور انہوں نے حبیبہ سے اسے روایت کیا ہے۔ حرف حاء میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۰۹۱۶ برہ بنت الحارث الھلالیہ

یہ میمونہ ام المومنین ہیں، ان کا نام پہلے بَرّہ تھا نبی کریم ﷺ نے جب ان سے شادی کی تو اسے بدل دیا، ابن ابوخیثمہ نے اسے عمدہ سندوں سے روایت کیا ہے۔

۱۰۹۱۷ برّہ بنت الحارث المصطلقیہ

ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا ہیں، ان کا نام پہلے بَرّہ تھا، نبی کریم ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو اسے بدل دیا۔ یہ ابن عباس اور قتادہ سے مروی ہے، مسلم نے اسے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۰۹۱۸ برّہ بنت سفیان السلمیہ

ابواعور سلمی کی بہن ہیں، ان سے حارث بن طلحہ نے نکاح کیا جو حالت کفر میں اُحد کے دِن مارا گیا۔ پھر ان سے عبداللہ بن عمر نے نکاح کیا، جس سے دو بچے پیدا ہوئے: عبداللہ اور صفیہ وغیرہ۔ ان کے بعد بھی زندہ رہیں، زبیر بن بکار نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۹۱۹ برّہ بنت أبی سلمہ [1]

بن عبدالاسد، یہ زینب رسول اللہ ﷺ کی پروردہ ہیں، ان کا نام برہ تھا، نبی کریم ﷺ نے جب ان کی والدہ سے نکاح کیا تو اسے بدل دیا، اور ان کا نام زینب رکھا۔ ان کے حالات حرفِ زاء میں آئیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۱۰۹۲۰ برّہ بنت عامر [2]

بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی، قرشیہ عبدریہ۔ ابوعمر [3] نے فرمایا: ابواسرائیل کی زوجہ تھیں جو بنوحارث سے تھے، جس کا قصہ نذر کی حدیث میں آیا ہے۔ ان سے اسرائیل پیدا ہوئے، جو جنگ جمل میں شہید ہوئے۔ حضرت برہ کا تعلق مہاجر

---

[1] أسد الغابة (٦٧٦٧) تجريد (٣٥١/٢) [2] أسد الغابة (٦٧٦٨) تجريد (٣٥١/٢)

[3] الاستيعاب (١٧٩٣/٤)

صحابیات سے تھا۔

۱۰۹۲۱ برّہ (بے نسبت)

طبرانی نے اوسط میں لکھا ہے۔ ہم سے محمد بن العباس المؤدب نے ان سے عبید بن اسحاق العطّار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عَقِیل نے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابوعبداللہ نے اور میں اپنے دادا کو باپ کہہ کر پکارتا تھا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے جابر بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھیں جو ان کی خدمت کرتی تھیں، انہیں برّہ کہا جاتا تھا، ان سے ایک آدمی ملا اور کہا: اے برہ! اپنی پنڈلیاں ڈھانپ لو، بے شک محمد اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے، اس نے نبی کریم ﷺ کو بتا دیا، پس نبی کریم ﷺ اپنی چادر کر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور آپ کے رخسار غصے سے سُرخ ہو رہے تھے...... (الحدیث) عبید اور اس کا شیخ دونوں متروک ہیں۔ واللہ اعلم!

۱۰۹۲۲ بَرْوَع بنت واشق الرواسیہ [1]

کلابیہ، یا اشجعیہ۔ ہلال بن مرہ کی زوجہ ہیں۔ مَعْقِل اشجعی وغیرہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ان کی حدیث ابن ابوعصام نے ان سے روایت کی ہے، جوشنی بن صباح کی سند سے مروی ہے۔ بحوالہ عمرو بن شُعَیب جو سعید بن مسیّب سے اور وہ بُرْوَع بنت واشق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی سے نکاح کیا اور اپنے نفس کو اس کے سپرد کر دیا، وہ اس سے صحبت کرنے سے پہلے فوت ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے مہر مثل کا فیصلہ کیا، مَعْقِل کی حدیث سنن میں ہے، نسائی نے اس کے طرق کی تخریج اور اس کے راویوں کے بیانِ اختلاف کو عبداللہ بن مسعدہ کے حصہ میں بیان کیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے زائدہ کے طریق سے بحوالہ منصور نقل کیا ہے۔ انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے علقمہ اور الاسود سے نقل کیا ہے..... (الحدیث) اس میں ہے: اَشْجع سے ایک آدمی کھڑا ہوا، میرا خیال ہے وہ سلمہ بن یزید ہے اس نے کہا ہم میں سے ایک آدمی نے بنورُواس کی ایک خاتون بُرْوَع سے نکاح کیا..... (الحدیث)

۱۰۹۲۳ بریدہ بنت بشر [2]

بن حارث بن عمرو بن حارثہ، جو عباد بن سہل بن رِاساف کی بیوی تھیں۔ ان سے ابراہیم بن عباد پیدا ہوئے، محمد بن حبیب نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۹۲۴ بریرہ

رسول اللہ ﷺ کی باندی تھیں، ابن ابوشیبہ کہتے ہیں ہم سے وکیع نے بحوالہ منذر بن ثعلبہ، انہوں نے عبداللہ بن بُرَیرہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت بیدار ہوتے تو خادمہ بریرہ کو مسواک کے لیے بلاتے، احتمال ہے کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا، اور مجازاً رسول اللہ ﷺ کے موالی میں شمار ہونے لگیں۔

---

[1] اسد الغابۃ (٦٧٦٥) الاستیعاب (٣٣٠٠) [2] اسد الغابۃ (٦٧٦٩) تجرید (٢٥١/١)

۱۰۹۲۵ بریرہ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باندی ہیں، بعض نے کہا: انصار کی کسی قوم کی باندی ہیں، بعض نے کہا: عتبہ بن ابواسرائیل کی، بقول بعض: ابوہلال کی، کسی کا یہ قول ہے: ابواحمد بن جحش اور اس قول میں تأمل ہے۔ اس کے شوہر مُغیث کے حالات میں گزر چکا ہے کہ وہ ابواحمد بن جحش کے غلام تھے، دوسرا قول غلط ہے مولیٰ عتبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس مسئلے کا حکم دریافت فرمایا، انہوں نے بریرہ کا قصہ ذکر کیا۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کیا ہے اس کی اصل بخاری میں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے سے پہلے وہ ان کی خدمت کرتی تھیں، ان کا قصہ صحیحین میں ہے۔ [2] دونوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ کے قصے میں تین مسائل ہیں..... (الحدیث) اس میں ہے، وراثت آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔ بعض ائمہ نے اس حدیث کے فوائد جمع کیے ہیں، وہ تین سو سے زیادہ ہیں، فتح الباری میں میں نے ان کی تلخیص کر دی ہے۔

نسائی نے یزید بن رومان کے طریق سے بحوالہ عروہ حضرت بریرہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں: میرے بارے میں تین سنتیں ہیں..... (الحدیث) اور اس کے رجال ثقہ ہیں، لیکن نسائی نے کہا: وہ خطا ہے، یعنی صحیح یہ ہے: عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔ ابوعمر [3] نے اس کا ذکر عبدالخالق بن زید بن واقد کے طریق سے بحوالہ ان کے والد کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان فرماتے ہیں: میں بریرہ کے پاس مدینہ میں بیٹھا کرتا تھا وہ مجھ سے فرماتی تھیں: اے عبدالملک! مجھے تم میں کچھ (شاہانہ) خصلتیں نظر آتی ہیں، اور تم واقعی اس کے اہل ہو کہ یہ ذمہ داری تمہیں سونپی جائے۔ اگر تم والی بن گئے تو خون بہانے سے بچنا، کیونکہ میں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے: ''آدمی کو جنت کے دروازے سے ہٹا دیا جائے گا، جبکہ وہ اس کی طرف دیکھ چکا ہوگا، اس ناحق خون کے گھاؤ کی وجہ سے جو کسی مسلمان کا بہایا ہوگا''۔ [4]

۱۰۹۲۶ بریعه بنت أبی حارثه [5]

بن اوس بن دخیش انصاریہ، بنوعوف بن خزرج سے ہیں۔ ابن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [6] ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۹۲۷ بریعه بنت أبی خارجه [7]

بن اُوس۔ ابن سعد [8] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ تجرید میں بھی ان کا ذکر ہے۔ میرا گمان ہے کہ یہ اور جو ان سے پہلے ہیں ایک ہی ہیں، ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں لفظی غلطی ہے اسے صحیح کر کے لکھ لیا جائے۔

---

[1] أسد الغابة (٦٧٧٠) تجريد (٢٥١/١) [2] بخاری (الحديث: ٢١٦٩) مسلم (الحديث: ٣٧٥٥)

[3] الاستيعاب (١٧٩٥/٤) [4] الطبرانی (الحديث: ٥٢٦/٢٤) الهيثمی (الحديث: ٢٩٨/٧)

[5] اسد الغابة (٦٧٧١) تجريد (٢٥١/٢) [6] الطبقات الكبرىٰ (٢٧٨/٨) [7] تجريد (٢٥١/٢)

[8] الطبقات الكبرىٰ (٢٧٨/٨)

۱۰۹۲۸ بسرہ بنت صفوان [1]

بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ، ورقہ بن نوفل کی بھتیجی ہیں۔ بعض نے کہا: صفوان بن امیہ بن محرث کی صاحبزادی ہیں، بنو مالک بن کنانہ۔

ابن اثیر [2] کا قول ہے: اوّل صحیح ہے، اُن کی والدہ سالمہ بنت امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ ہیں، عقبہ بن ابومُعَیط کی ماں شریک بہن تھیں، بُسرہ مغیرہ بن ابوالعاص کی زوجہ تھیں۔ ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں، جن کی شادی مروان بن حکم [3] سے ہوئی جس سے عبدالملک پیدا ہوئے، اسی طرح ان کا قول ہے جو غلط ہے۔ ام عبدالملک معاویہ کی بیٹی اور مغیرہ کی بہن ہیں۔ زبیر بن بکار کا یہ قول ہے اور وہ اپنی قوم کے نسب کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ بُسرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور ان سے مروان بن حکم، عروہ بن زبیر، سعید بن میسب، ام کلثوم بنت عقبہ اور محمد بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سابقین اولین میں سے ہیں اور ہجرت کی سعادت حاصل ہے۔ ابن حبان فرماتے ہیں: ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، مصعب فرماتے ہیں: بیعت کرنے والی صحابیات میں شامل تھیں، اسحاق نے اپنی مسند میں عمرو بن شعیب کے طریق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں سعید بن میسب کے پاس تھا۔ فرمانے لگے: بُسرہ بنت صفوان میری خالاؤں میں سے ایک ہیں، پھر مَس ذَکر کی حدیث ذِکر کی۔ [4] ابن کلبی نے ذکر کیا کہ وہ کنگھی کرنے والی تھیں اور مکہ میں عورتوں کی خدمت کرتی تھیں۔

۱۰۹۲۹ بسرہ بنت غزوان [5]

یہ وہی ہیں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جن کی مزدوری کی تھی۔ پھر ان سے نکاح کر لیا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے ان کا ذکر کیا ہو۔ تجرید میں اسی طرح ہے۔

میں کہتا ہوں: عتبہ بن غزوان المازنی جو مشہور صحابی ہیں، ان کی بہن ہیں۔ وہ بصرہ کے امیر تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ان کے ساتھ صحیح ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کی مزدوری کی، پھر اس کے بعد ان سے نکاح کر لیا، مروان مدینہ کی حکومت میں انہیں نائب بناتے تھے۔

۱۰۹۳۰ بشرہ [6]

ب کی زیر اور شین نقطوں والے کے ساتھ، بنت ملیل، دو لام کے ساتھ تصغیر ہے۔ ابن وبرہ انصاریہ، حبیبہ جن کے حالات آگے آئیں گے ان کی بہن ہیں۔ ابن سعد [7] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابۃ (٦٧٧٢) تجرید (٢٥١/٢) [2] اسد الغابۃ (٢٢٩/٥)

[3] الطبقات الکبریٰ (١٧٨/٨) [4] ترمذی (الحدیث: ٨٢)

[5] تجرید (٣٢/٢) [6] تجرید (٢٥٢/٢) [7] الطبقات الکبریٰ (٢٤٧/٨)

۱۰۹۳۱ بشیرہ [1]

عظیمہ کے وزن پر ہے، بنت حارث بن عبدرزاح بن ظفر انصاریہ ظفریہ۔ ابن حبیب نے ان کا ذکر ان خواتین میں کیا ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ [2]

۱۰۹۳۲ بشیرہ بنت ثابت [3]

بن نعمان بن حارث انصاریہ۔ ابن سعد [4] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۹۳۳ بشیرہ بنت النعمان

بن حارث انصاریہ، ابن سعد نے ان کا ذکر بھی بیعت کرنے والی خواتین میں کیا ہے۔

۱۰۹۳۴ البغوم [5]

اس کے شروع میں زبر ہے اور غین کے پیش کے ساتھ، بنت معذّل۔ ان کا نام خالد بن عمرو بن سفیان بن حارث بن زبّان بن عبدیالیل کنانیہ، بنو حارث بن عبدمناۃ بن کنانہ سے ہیں، صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کی زوجہ ہیں، اور ان کی اولاد عبداللہ اصغر، صفوان، عمرو کی ام ولد ہیں، فتح کے دن اسلام لائیں۔ [6] یہ واقدی کا قول ہے، ابوعلی جیانی کی کتاب پر ابن اثیر [7] نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: واقدی نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے بحوالہ ابوحبیب مولیٰ زبیر، اور انہوں نے ابن زبیر سے اسے مسند ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بغوم بنت معذل کنانیہ، صفوان بن امیہ کی زوجہ اسلام لائیں اور صفوان بھاگ گئے یہاں تک کہ کشتی تک پہنچ گئے، پھر ان کے خوف کا قصہ، حنین کے واقعہ کے بعد اسلام لانے کا ذکر کیا۔

ابن سعد [8] فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور حجۃ الوداع کے موقع پر بیعت ہوئیں۔ بعض نے کہا: فتح کے دن اسلام لائیں پھر اسے واقدی سے مسنداً ذکر کیا ہے۔

۱۰۹۳۵ بقیرہ [9]

قعقاع بن ابوحدرد اسلمی کی زوجہ ہیں، ابن ابوخیثمہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں اسلام لائیں یا نہیں، اور امام احمد [10] نے سند میں محمد بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں

---

[1] اسد الغابۃ (٦٧٧٣) تجرید (٢/٢٥٢) [2] الطبقات الکبریٰ (٨/٢٤٨)
[3] تجرید (٢/٢٥٢) [4] الطبقات الکبریٰ (٨/٢٤٩)
[5] اسد الغابۃ (٦٧٧٤) الاستیعاب (٣٣٠٣) تجرید (٢/٢٥٢)
[6] الطبقات الکبریٰ (٨/٢١٨) [7] اسد الغابۃ (٥/٤١٠)
[8] الطبقات الکبریٰ (٨/٢١٨) [9] اسد الغابۃ (٦٧٧٥) تجرید (٢/٢٥٢)
[10] مسند احمد (٦/٣٧٨)

نے بقیرہ، جو قعقاع کی زوجہ ہیں، سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! جب تم سنو کہ ایک لشکر قریب ہی دھنسا دیا گیا ہے تو قیامت آ گئی''۔

اسے ابن سکن نے اس طریق سے نقل کیا ہے۔ بقیرہ سے اس حدیث اور اس سند کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں۔

۱۰۹۳۶ بقیلہ

سماک خیبری کی زوجہ ہے، جن کے ترجمے میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۹۳۷ بھیسہ بنت عامر

بن خالدہ بن عامر بن مخلد انصاریہ زرقیہ۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۹۳۸ بھیسہ الفزاریہ ❶

ابن حبان نے فرمایا: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ ان کے والد ابو بُھیسہ کے سوانح میں کنیتوں کے بیان میں جو حدیث روایت کی ہے، اس کے اختلاف کا بیان گزر چکا ہے۔ اگر ابن حبان کا قول نہ ہوتا کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے تو روایت میں ایسی کوئی بات نہیں جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ ابن مندہ کی حدیث کا سیاق بتاتا ہے کہ ان کے والد نے اجازت طلب کی تھی۔ ابوداؤد اور نسائی کی حدیث میں ان کے والد سے روایت ہے کہ انہوں نے اجازت طلب کی تھی، اور وہی قابل اعتماد ہے۔

۱۰۹۳۹ بُھَیَّہ ❷

تشدید کے ساتھ تصغیر ہے۔ بعض نے کہا: بھیمۃ، میم کے ساتھ ہے، بنت بشر مازنیہ۔ ابوزُرعہ دمشقی فرماتے ہیں: مجھ سے دُحیم نے کہا: ''ایک گھرانے کے چار افراد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ بشر اور اس کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور عطیہ کو اور ان کی بہن صماء کو''۔ ❸ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صماء ان کا نام بُھَیمہ ہے۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سوائے فرض روزوں کے ہفتے کے دِن (نفل) روزے کی ممانعت کی حدیث روایت کی ہے، ان کے بھائی عبداللہ نے ان سے روایت کی، پھر ان سے ابوزُرعہ دمشقی نے دو طریق سے مسند ذکر کی ہے، جو انہوں نے یحیٰی بن صالح سے اور انہوں نے محمد بن قاسم طائی سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: عبداللہ بن بشر کی بہن کا نام ایک روایت میں بُھَیمہ اور دوسری روایت میں بُھَیَّہ ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث نسائی نے نقل کی ہے، اور اپنی مسند میں راویوں کے اختلاف کے بیان میں دقت نظر سے کام لیا ہے۔ ان سب روایات میں ان کا نام صماء ہے، اور بعض طرق میں ان کی پھوپھی سے، اور بعض میں جن میں ان کی خالہ سے روایت ہے، ان کا نام نہیں لیا، بعض کے نزدیک ان کا نام جُھَیمہ یا ھُجَیمہ ہے، اور وہ غلط ہے۔

---

❶ اسد الغابة (٦٧٧٦) تجريد (٢/٢٥٢) ❷ اسد الغابة (٦٧٧٧) تجريد (٢/٢٥٢)

❸ اسد الغابة (٦٧٧٥) تجريد (٢/٢٥٢)

۱۰۹۴۰ بہیہ بنت عبداللہ [1]

البکریۃ۔ بکر بن وائل سے ہیں، اپنے والد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں۔ فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے مردوں سے بیعت لی اور ان سے مصافحہ کیا اور عورتوں سے بھی بیعت لی، لیکن ان سے مصافحہ نہیں کیا۔ فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو بلایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا، اور میرے لیے اور میرے والدین کے لیے دعا کی، ان کی ساٹھ اولادیں ہوئیں جن میں سے چالیس مرد اور بیس عورتیں تھیں۔ ابوعمر [2] نے اسی طرح بغیر سند کے ذکر کیا ہے۔ باوردی نے عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ جو ایک متروک راوی ہیں، ان کی سند سے بحوالہ حبہ بنت شماخ مسند نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: مجھ سے بُہیہ بنت عبداللہ بکریہ نے حدیث بیان کی، فرماتی ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ آئی.... پھر حدیث ذکر کی اور اس کے آخر میں اضافہ کیا: ان میں سے بیس شہید ہو گئے ہیں۔ [3] ابن مندہ نے اسے بحوالہ باوردی نقل کیا ہے۔

۱۰۹۴۱ البیضاء الفہریہ [4]

سہیل اور صفوان کی والدہ ہیں۔ یہ دونوں بیضاء کے بیٹے ہیں، ان کا نام دعد ہے۔ جیسا کہ بغیر نقطوں والے حرف دال میں آئے گا۔

القسم الثانی ازحرف باء

۱۰۹۴۲ برکہ بنت النبی ﷺ

جس نے حافظ عبدالغنی کی کتاب رجال العُمدۃ کو جمع کیا ہے، انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ پس کتاب کے شروع میں نبی کریم ﷺ کے سوانح میں ان کا کچھ تذکرہ ہے۔ پھر فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ کا بیٹا قاسم پیدا ہوا پھر برکۃ، پھر زینب، اس کے بعد رقیہ، پھر فاطمہ، پھر ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ پھر فرمایا: ابن سعد نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ لیکن برکۃ کا ذکر نہیں کیا، جس نے اس بات کا ذکر کیا ہے اسے کسی کی طرف منسوب نہیں کیا، نہ ہی وہ مشہور ائمہ کی مشہور کتابوں میں سے کسی میں مذکور ہے۔ اللہ ہی کی توفیق سے سب کام ہوتے ہیں، احتمال ہے کہ اس میں بُہیہ بکریہ اور بُہیہ فزاریہ کا ذکر کیا جائے۔

القسم الثالث ازحرف باء

کسی صحابیہ کے ذکر سے خالی ہے اور احتمال ہے کہ اس میں ذکر کیا جائے۔

۱۰۹۴۳ برزہ بنت رافع

ابن سعد [5] نے زینب بنت جحش کے حالات میں فرمایا: ہمیں یزید بن ہارون اور عبدالوہاب بن عطاء نے بحوالہ محمد بن عمرو

---

[1] اسد الغابۃ (۶۷۷۳) تجرید (۲/۲۵۲) [2] الاستیعاب (۴/۱۷۹۸)

[3] جامع المسانید والسنن (۵۱/۳۲۷) [4] اسد الغابۃ (۶۷۷۹) تجرید (۲/۲۵۲)

[5] الطبقات الکبریٰ (۸/۷۷)

خبر دی کہ مجھ سے یزید بن خُصیفہ نے بحوالہ عبداللہ بن رافع حدیث بیان کی، انہوں نے برزہ بن رافع سے، انہوں نے عبداللہ بن رافع سے روایت کیا، فرماتے ہیں: جب حکومتی وظیفہ تقسیم ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش کی طرف ان کا حصہ بنا بھیجا، جب ان کے پاس لایا گیا، فرمانے لگیں: اللہ تعالیٰ عمر کی مغفرت کرے، میرے سوا دوسری بہنیں اس تقسیم کی مجھ سے زیادہ حقدار ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ سارا آپ کے لیے ہے۔ فرمایا: ''سبحان اللہ (اللہ پاک ہے)!'' اور اس میں سے کچھ کپڑے سے ڈھانپ لیا، اور فرمایا: اس کو رکھ دو اور اس پر کپڑا ڈال دو پھر مجھ سے کہنے لگیں: اس میں اپنا ہاتھ ڈالو اور مٹھی بھر کر بنوفلاں کے پاس لے جاؤ اور بنوفلاں کے پاس جو ان کے رشتہ دار اور یتیم تھے، یہاں تک کہ اس میں سے کچھ کپڑے کے نیچے باقی رہ گیا، ان سے برزہ نے عرض کیا: اے ام المومنین! اللہ آپ کی مغفرت کرے، اللہ کی قسم! اس میں ہمارا حق بھی ہے۔ انہوں نے فرمایا: جو کچھ کپڑے کے نیچے ہے تمہارا ہے۔ ہم نے اس کے نیچے پچاسی درہم پائے، پھر انہوں نے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ بلند کیے اور کہنے لگیں: اے اللہ! اس سال کے بعد عمر کا وظیفہ مجھے نہ ملے، پس وہ وفات پا گئیں۔

القسم الرابع ازحرف باء

۱۰۹۴۴ بُثینہ [1]

ث اور نون کی تصغیر کے ساتھ، بنت ضحاک۔ ابونعیم نے ان کا ذکر حرف ب میں کیا ہے، ابوموسیٰ نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ اکثر نے ان کا ذکر شروع میں ث کے ساتھ کیا ہے، جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ ابن اثیر [2] نے ابوموسیٰ کی پیروی کرتے ہوئے کہا ہے کہ حدیث میں ان کے صحابی ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: ابوعمر [3] کو اعتماد ہے کہ انہیں دیدار حاصل ہے۔ جیسا کہ حرف ث کے بیان میں آئے گا۔

۱۰۹۴۵ بُجَیدہ [4]

جیم کی تصغیر کے ساتھ، ابوعمر [5] فرماتے ہیں: ابن ابی خیثمہ نے اپنی سند کے ساتھ بحوالہ ابن ابوذئب، انہوں نے مقبری سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن بجیدہ انہوں نے اپنی والدہ بُجَیدہ سے ذکر کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سائل کو دو اگرچہ جلا ہوا کھر کیوں نہ ہو''۔ [6]

اسی طرح فرمایا: وہ اُم بُجَیدہ ہیں۔

اور صحیح یوں ہے، بحوالہ عبدالرحمٰن بن ام بُجَیدہ، جو اپنی والدہ بُجَیدہ سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ درست نام کنیتوں کے بیان میں آرہا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٦٧٥٦) تجريد (٢/٢٥٠) [2] أسد الغابة (٥/٢٢٦) [3] الاستيعاب (١٧٤٣/٤)

[4] اسد الغابة (٦٧٥٧) تجريد (٢/٢٥٠) [5] الاستيعاب (١٧٩٢/٤)

[6] مسند احمد (٣٨٢/٦) جامع المسانيد والسنن (٣١٥/١٥)

۱۰۹۴۶ بدیلہ بنت مسلم [1]

بعض نے کہا: اسلم، جعفر بن محمود بن محمد بن سلمہ، بدیلہ سے جوان کی نانی فرماتی ہیں: ہمارے پاس عباد بن بشر آئے اور کہا: قبلہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ [2] واقدی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے اور ان کے نام میں غلطی کی ہے، جو تویلہ ت اور واؤ کے ساتھ آئے گا۔ بعض نے کہا: ان کے نام کے شروع میں نون ہے۔

۱۰۹۴۷ برکۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دوسری قسم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، پھر مجھے پتہ چلا کہ وہ غلطی ہے جو تحریف سے پیدا ہوئی۔ برکۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی تھیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کی پرورش کرتی تھیں۔ جب قاسم پیدا ہوئے تو ان کی آپ نے پرورش کی، گویا اس بارے میں جس مصنف نے نقل کیا ہے اسی طرح لکھ دیا ہے۔ یوں یہ لفظ اس کے سامنے تبدیل ہوگیا، اور اسے ان کی سگی بہن برکۃ سمجھ لیا۔ واللہ اعلم!

---

[1] اسد الغابۃ (٦٧٥٩) تجرید (٢/٢٥٠)

[2] جامع المسانید والسنن (١٥/٣١٦)

حرف تاء

القسم الاوّل ازحرف تاء

۱۰۹۴۸ تُماضِر بنت الأصبغ

بن عمرو بن ثعلبہ کلبیہ۔ ان کے والد کے حالات میں ان کا نسب گزر چکا ہے جو صرف الف کی تیسری قسم میں ہے۔ بعض نے کہا: وہ تماضر بنت زبان بن اصبغ ہیں۔

ابن سعد [1] نے واقدی سے ذکر کیا ہے کہ ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بحوالہ ابن عدی، انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے بیان کیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو بنوکلب کی طرف بھیجا اور فرمایا: ''اگر وہ تمہاری دعوت کو قبول کر کے اسلام لے آئیں تو ان کے بادشاہ یا ان کے سردار کی بیٹی سے نکاح کر لینا''۔ جب عبدالرحمٰن آئے تو انہیں اسلام کی طرف بلایا، انہوں نے اسے قبول کرلیا، اور جو جزیہ دینے پر راضی ہوا، اسے اس کے دین پر قائم رکھا، پس عبدالرحمٰن بن عوف نے تماضر بنت اصبغ بن عمرو جو ان کے بادشاہ کی بیٹی تھی، ان سے نکاح کر لیا، پھر انہیں مدینہ لے آئے، اور وہ ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ ہیں۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ حماد بن زید، انہوں نے ایوب سے، اور انہوں نے سعد بن ابراہیم سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کی والدہ تماضر بنت اصبغ ہیں۔ عمر بن ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ اپنی دادی تماضر بنت زبان بن اصبغ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف کی وفات کے بعد زبیر نے انہیں طلاق دے دی، وہ ان کے ساتھ سات سال رہا، پھر انہیں طلاق دے دی، وہ عورتوں سے کہتی تھیں: جب تم میں سے کوئی نکاح کرے تو سات سال کے بعد دھوکے میں نہ رہے، جیسا کہ زبیر نے میرے ساتھ کیا۔ محمد بن عمر فرماتے ہیں: وہ پہلی کلبی عورت ہیں جن کا نکاح قریشی سے ہوا، عبدالرحمٰن کی ان سے ابوسلمہ کے علاوہ اولاد نہ ہوئی۔

محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہم سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بحوالہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ تماضر میں کچھ برا اخلاق تھا اور انہیں دو طلاق ملی تھیں، جب عبدالرحمٰن بیمار ہوئے تو ان دونوں کے درمیان کچھ رنجش ہوگئی تھی، تو انہوں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اگر تم مجھ سے طلاق مانگو تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ وہ کہنے لگی: اللہ کی قسم! میں آپ سے اس کا سوال کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا: ابھی نہیں، جب تمہیں حیض آئے اور پھر پاک ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب انہیں حیض آیا اور پاک ہوئیں تو ان کو بتانے کے لیے پیغام بھیجا، فرماتے ہیں، ان کا

[1] الطبقات الکبریٰ (۲۱۸/۸)

قاصد ان کے کسی رشتہ دار کے پاس سے گزرا تو اس نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ قاصد نے کہا: مجھے تماضر نے عبدالرحمٰن کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں انہیں بتاؤں کہ انہیں حیض آیا پھر پاک ہوگئی ہیں۔ انہوں نے کہا: ان کے پاس واپس جاؤ اور کہو ایسا نہ کریں، اللہ کی قسم! وہ اپنی قسم کو رد نہیں کرتے۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنی قسم کو رد نہیں کروں گی۔ فرماتے ہیں: انہوں نے انہیں بتایا تو انہیں طلاق دے دی۔

ابن نمیر نے محمد بن اسحاق سے، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنی دادی ام کلثوم سے روایت کی ہے، فرماتی ہیں: جب عبدالرحمٰن نے اپنی بیوی تماضر جو قبیلہ بنو کلب سے تھیں طلاق دی تو انہیں حبشی باندی نفع اٹھانے کے لیے دی۔

محمد بن مصعب رحمۃ اللہ علیہ، اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے، اور وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ طلحہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت اصبغ کو عبدالرحمٰن کا وارث قرار دیا، انہوں نے مرض وفات میں انہیں طلاق دی تھی، جو ان کی آخری طلاق تھی۔

ایوب کی سند سے جس میں انہوں نے نافع اور سعد بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔ مروی ہے کہ انہوں نے انہیں تین طلاق دیں، عدت پوری ہونے کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں وارث قرار دیا۔

۱۰۹۴۹ تماضر بنت عمرو [1]

بن شرید سلمیہ، یہ خنساء شاعرہ ہیں۔ ان کا ذکر حرف خاء نقطہ والے میں آئے گا۔

۱۰۹۵۰ تماضر العَبْدَریہ الشیبیہ [2]

بنو شیبہ بن عثمان سے ہیں، ان کا شمار اہل مکہ میں ہے۔ صفیہ بنت شیبہ نے ان سے سعی کی حدیث نقل کی، یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابن ابوعاصم، عقیلی اور ابن مندہ نے ان کی حدیث مثنی بن عمرو کے طریق سے نقل کی ہے۔ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لازم کی ہے پس سعی کرو''۔ [3] ابن مندہ فرماتے ہیں کہ اسے عطاء نے صفیہ سے بحوالہ حبیبہ روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کا ذکر حبیبہ بنت ابو تجراۃ میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

۱۰۹۵۱ تمیمہ بنت أبی سفیان [4]

بن قیس اشہلیہ۔ ابن سعد [5] اور ابن حبیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ لیلیٰ بنت خطیم کے حالات میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] اسد الغابة (٦٧٨٠) تجريد (٢/٢٥٢) [2] اسد الغابة (٦٧٨١) تجريد (٢/٢٥٣)

[3] الآحاد والمثانی (٦/٢٢٢) [4] اسد الغابة (٦٧٨٢) تجريد (٢/٢٥٣)

[5] الطبقات الكبرىٰ (٨/٢٥٣)

۱۰۹۵۲ تمیمه بنت وہب [1]

رفاعہ بن سموال کے ساتھ ان کا قصہ جو حدیث عسیلہ میں ہے، مؤطا مالک [2] کی روایت سے ہے، میں اس کے علاوہ نہیں جانتا۔ ابن عبدالبر نے اسی طرح کہا ہے۔

ابن مندہ فرماتے ہیں: تمیمہ بنت ابوعُبید رفاعہ القرظی کی خاتون ہیں، پھر سفیان کے طریق سے بحوالہ زہری، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کی ہے کہ رفاعہ قرظی کی خاتون عبدالرحمٰن بن زبیر کی زوجہ تھی، اور ان کا نام نہیں لیا، جبکہ قتادہ نے ان کا نام لیا ہے، پھر سعید بن ابوعروبہ بحوالہ قتادہ حدیث روایت کی ہے کہ تمیمہ بنت ابوعُبید قرظیہ رفاعہ یا رافع قرظی کی بیوی تھی، انہوں نے اسے طلاق دی، پھر قصہ ذکر کیا۔ [3] رہی مالک کی وہ روایت جس کی طرف ابوعمر [4] نے اشارہ کیا، فرماتے ہیں: مسور بن رفاعہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زبیر بن عبدالرحمٰن بن زبیر سے سنا کہ رفاعہ بن سموال نے اپنی بیوی تمیمہ بنت وہب کو طلاق دی.... پھر ساری حدیث ذکر کی۔

رفاعہ کے سوانح میں اس پر بحث گزر چکی ہے۔ محمد بن اسحاق نے اس کی اس کی مخالفت کی ہے۔ اور اسے ہشام بن عروہ سے بحوالہ ان کے والد روایت کیا ہے اور اسے پلٹ دیا ہے۔ فرماتے ہیں: بنوقریظہ کی خاتون جسے تمیمہ کہا جاتا تھا عبدالرحمٰن بن زبیر کی بیوی تھی، انہوں نے ان کو طلاق دے دی، پھر رفاعہ نے ان سے نکاح کر لیا، پھر ان کو طلاق دے دی، تو انہوں نے عبدالرحمٰن کے پاس لوٹنا چاہا..... (الحدیث)

ابونعیم نے اسے نقل کیا ہے، بعض نے کہا کہ ان کا نام سُھَیمہ ہے، جیسا کہ آگے آئے گا۔ بعض کا قول ہے: عائشہ ہے، اور رفاعہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۹۵۳ تَهْنَاة

ہمزہ زبر والا اور اس کے بعد نون، بنت کلیب حضرمیہ، ان کے والد کلیب بن اسد کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۹۵۴ التوأمة [5]

جوان سے پہلے نام ہے اس کے وزن پر ہے۔ بنت امیہ بن خلف جمحیہ، صالح بن ابوصالح کی باندی ہیں جو تو اُمہ کے غلام ہیں، بعض نے کہا: ان کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنی بہن کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئیں۔ باوردی نے فرمایا: ہم سے مُطَین نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن حکم بن ابوزید کو فرماتے ہوئے سنا: صالح تو اُمہ بنت امیہ بن خلف جمحیہ کا غلام تھا۔ (تو اُمہ نے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ ابن سعد [6] فرماتے ہیں: ان کی والدہ لیلیٰ بنت حبیب تمیمیہ تھیں۔ تو اُمہ نے خاندان سے باہر عاصم بن جعد فزاری سے شادی کی۔

---

[1] اسد الغابة (٦٧٨٣) تجريد (٢/٢٥٣) [2] موطا مالک (الحديث: ١٧، ١٨)

[3] بخاری (الحديث: ٥٢٥٦) [4] الاستيعاب (١٧٩٨/٤)

[5] أسد الغابة (٦٧٨٤) تجريد (٢/٢٥٣) [6] الطبقات الكبرىٰ (١٩٧/٨)

پھر جید سند سے نقل کیا ہے، لیکن اس میں واقدی ہیں، پھر سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ تو اُمہ کو طلاق مغلظہ دی گئی، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے ایک طلاق قرار دیا۔

۱۰۹۵۵ تویلہ [1]

تصغیر کے ساتھ ہے۔ بنت اسلم، طبرانی [2] میں ان کی حدیث ابراہیم بن حمزہ زبیری کے طریق سے مروی ہے بحوالہ ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن سلمہ وہ اپنے والد سے اور وہ اپنی دادی سے جو ان کی والدہ ہیں، روایت کرتے ہیں: تُویلہ بنت اُسلم، اور وہ بیعت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، فرماتی ہیں: اسی اثناء میں کہ میں بنوحارثہ میں تھی، عباد بن بشر بن قیظی نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت الحرام کو قبلہ بنا لیا ہے۔ تو مرد عورتوں کی جگہ اور عورتیں مردوں کی جگہ آ گئیں، انہوں نے باقی دو سجدے کعبہ کی طرف ادا کیے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے: وہ ظہر کی نماز تھی، اور ان کے بارے میں بعض کا قول ہے: تَوْلَة بغیر تصغیر کے ہے۔ اور بعض نے کہا: اس کے شروع میں نون ہے، عنقریب اس کا ذکر آئے گا۔

نوٹ: قسم ثانی، ثالث، رابع کسی کے ذکر سے خالی ہے۔

[1] اسد الغابة (٦٧٨٥) تجريد (٢/٢٥٣) [2] المعجم الكبير (٢٤/٥٣٠)

حرف ثاء (تین نقطوں والا)

القسم الاوّل ازحرف ثاء

۱۰۹۵۶ ثبیتہ [1]

ث کے ساتھ، پھرب پھرت، تصغیر ہے۔ بنت ربیع بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ انصاریہ۔ ابوقیس بن جبر کی والدہ ہیں۔ ابن حبیب کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، ابن سعد نے فرمایا: ان کی والدہ سہلہ بنت امرئ القیس بن کعب ہیں، اور ان سے اوس بن قیظی نے نکاح کیا جس سے عرابہ، عبداللہ اور کباثہ [2] پیدا ہوئے۔

۱۰۹۵۷ ثبیتہ بنت سلیط [3]

بن قیس بن عمرو بن عبید انصاریہ نجاریہ، ابن سعد [4] نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ان کی والدہ نُخیلہ بنت صمہ ہیں، اور وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوصعصعہ کی والدہ ہیں اور قتیلہ اور میمونہ کی بہن ہیں۔

۱۰۹۵۸ ثبیتہ بنت النعمان [5]

بن عمرو بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ انصاریہ بیاضہ، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [6] فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، انہیں ان کے والد اور ان کے دادا کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۱۰۹۵۹ ثبیتہ بنت النعمان الأنصاریہ

بنو جحجبی سے ہیں، ابن حبیب کا قول ہے کہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔ انہوں نے ان کا ذکر ان سے پہلی صحابیہ سے ملا دیا ہے۔ اور بنو جحجبی بنو بیاضہ سے نہیں ہیں۔

۱۰۹۶۰ ثبیتہ بن یُعار [7]

نیچے دو نقطے ہیں، اس کے بعد عین بغیر نقطوں کے، بغیر شد کے۔ بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاریہ اوسیہ، ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی بیوی ہیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے سالم کو جو ابوحذیفہ کا غلام تھا، آزاد کیا۔ ابوحذیفہ

---

[1] اسد الغابة (٦٧٨٦) تجريد (٢٥٣/٢) [2] الطبقات الكبرىٰ (٢٤٠/٨)
[3] اسد الغابة (٦٧٨٧) تجريد (٢٥٣/٢) [4] الطبقات الكبرىٰ (٣٠٩/٨)
[5] اسد الغابة (٦٧٨٩) تجريد (٢٥٣/٢) [6] الطبقات الكبرىٰ (٢٨٢/٨)
[7] اسد الغابة (٦٧٩٠) تجريد (٢٥٣/٢)

کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ مصعب زبیری اور ایک جماعت نے ان کا یہ نام لیا ہے۔ جبکہ موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ ابن شہاب زہری ان کا نام سلمیٰ لیا ہے، اسی طرح ابن اسحاق نے اپنی روایت میں فرمایا، اور ابوطوالہ نے ان کا نام عمرہ لیا ہے۔

رہے ان کے والد تو موسیٰ بن عقبہ کے قول کے مطابق اوپر دو نقطوں کے ساتھ ہے۔ ابراہیم بن منذر نے پہلے قول کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہ سب ابوعمر ❁ سے مروی ہے۔ ان کے نام کے بارے میں دو اور قول گزر چکے ہیں۔ لیلیٰ اور فاطمہ، ابوعمر کا قول ہے: اوّلین ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں، اور صحابہ کی عورتوں میں سے علم وفضل والی تھیں۔

میں کہتا ہوں: اس قول میں کہ وہ مہاجرات میں سے ہیں، تامّل ہے، کیونکہ ان کا نسب انصار میں ہے۔ اور اس قول میں کہ وہ ابوحذیفہ کی زوجہ ہیں، دوسرا تردد ہے۔ ابوحذیفہ کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ ان کی زوجہ جنہیں دودھ پلانے کا کہا گیا تھا، وہ بڑی عمر کی تھیں اور ان کا نام سہلہ بنت سہل انصاریہ تھا، مگر اس صورت میں کہ کہا جائے کہ ان کی دو بیویاں تھیں، ایک جنہوں نے سالم کو آزاد کیا اور دوسری جنہیں دودھ پلانے کا حکم دیا گیا، اور یہ احتمال بعید ہے۔ اللہ کو ہی اس کا علم ہے۔

۱۰۹۶۱ ثویبہ ❁

یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، ابولہب کی باندی ہیں۔

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کے اسلام میں اختلاف ہے۔ ابونعیم فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے ان کا اسلام لانا ثابت کیا ہو۔

طبقات ابن سعد ❁ کے باب من ارضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی روایت ہے جو اس پر دلیل ہے کہ وہ اسلام نہیں لائیں، لیکن اس سے ابن مندہ کے قول کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

ابن سعد نے بَرّہ بنت ابوتجراۃ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے ثُویبہ نے اپنے بیٹے کے ساتھ دودھ پلایا، اس کا نام مسروح ہے۔ یہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے آنے سے چند روز قبل کا قصہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حمزہ کو اور بعد میں ابوسلمہ بن عبدالاسد کو دودھ پلایا۔ ابن سعد فرماتے ہیں کہ ہمیں واقدی نے کئی ایک اہل علم سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ ثویبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے تحفہ عطیہ بھیجتے تھے، وہ اس وقت مکہ میں ہی تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ان کی عزت کرتی تھیں، اور اس وقت وہ ابولہب کی باندی تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ اسے ان کے ہاتھ بیچ دیں، لیکن اس نے انکار کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو ابولہب نے انہیں آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں عطیہ اور کپڑے بھیجتے تھے۔ یہاں تک کہ سات ہجری میں جب خیبر سے واپس آئے تو اطلاع ملی کہ وہ فوت ہوگئی ہیں۔ ان کا بیٹا مسروح اس سے پہلے ہی فوت ہو چکا تھا۔

میں کہتا ہوں: میں روایات میں سے کسی ایسی شے سے واقف نہیں جس سے پتہ چلتا ہو کہ ان کا بیٹا مسروح اسلام لایا

❁ الاستیعاب (۱۷۹۹/٤) ❁ اسد الغابۃ (٦٧٩١) تجرید (۲۵۳/۲)

❁ الطبقات الکبریٰ (۲۵۵/۸)

تھا، اور اس کا احتمال ہے۔

القسم الثانی ازحرف تاء

۱۰۹۶۲ ثبیته بنت الضحاك

بن خلیفہ۔ ابوعمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیدا ہوئیں، قاضی اسماعیل بن اسحاق نے جو علی بن مدینی سے نقل کیا ہے اس میں وہ فرماتے ہیں: ابوجبیرہ اور ثابت جو دونوں الضحاک کے بیٹے اور انصاری ہیں، ان کی بہن ہیں۔ ابوعمر فرماتے ہیں: ب کے بجائے ن کے ساتھ ان کا نام لکھا ہے۔ اس میں متفرد ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابونعیم نے نقطے والی ب میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ھاء سے پہلے نون ہے۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے اس بارے میں ابن مندہ کا تاریخ میں اتباع کیا ہے۔ اور ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر نہیں کیا۔ اور مشہور ہے کہ وہ ث کے ساتھ ہے۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔ محمد بن سلیمان بن ابوحثمہ اپنے چچا سہل بن ابوحثمہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: میں محمد بن سلمہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اپنی چھت پر تھے، ثبیتہ بنت ضحاک کو کنکھیوں سے دیکھ رہے تھے، وہ اس کی طرف دیکھنے لگے۔ میں نے کہا: سبحان اللہ، آپ ایسا کر رہے ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہیں۔ کہنے لگے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کے دِل میں کسی عورت کو پیغام دینے کا خیال ڈال دے تو اسے دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

میں کہتا ہوں: ترمذی [1] نے اسے نقل کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اس کے طرق کی تخریج اور اس کے اختلاف کے بیان میں دقت نظر سے کام لیا ہے، اور جو کچھ یہاں ذکر ہوا اسے ترجیح دی ہے، ابوموسیٰ ذیل میں فرماتے ہیں: ان کا ذکر محمد بن سلمہ کی حدیث میں ہوا، لیکن اس میں ان کے صحابیہ ہونے کا ذکر نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں: میں نے ابوعمر کے قول پر اعتماد کرتے ہوئے یہاں ان کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: تیسری اور چوتھی قسم کسی کے ذکر سے خالی ہے۔

---

[1] ترمذی (۱۰۸۷)

حرف جیم

القسم الاوّل از حرف جیم

۱۰۹۶۳ جثّامہ [1]

ث مشدد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر دیا اور ان کا نام حَسّانہ رکھا، ان کا ذکر حاء بغیر نقطوں والی میں آئے گا۔

۱۰۹۶۴ جدامہ بنت جندل [2]

ابن اسحاق [3] نے ان کا بنوغنم بن دُودان بن اسد بن خزیمہ کی ہجرت کرنے والی خواتین میں ذکر کیا ہے۔ اہل مکہ سے ہیں، جو بنوعبدالشمّس کے حلیف ہیں۔ طبرانی نے ذیل میں ذکر کیا ہے کہ یہ بنت وہب ہیں جن کا ذکر آ رہا ہے۔ محدثین جو عرب ہیں، فرماتے ہیں: یہ بنت وہب ہیں۔ ابن سعد [4] فرماتے ہیں: مکہ میں بہت پہلے اسلام لے آئیں۔ بیعت کی اور مدینہ کی طرف ہجرت کی، انیس بن قتادہ انصاری کی زوجہ تھیں، جو اوسی تھے، بدری صحابی ہیں جو اُحد میں شہید ہوئے۔ ابن عبدالبر نے ان کی پیروی کی ہے۔ بعض کا قول ہے: انیس بن قتادہ کی زوجہ خنساء بنت خدام تھیں، ہوسکتا ہے کہ وہ دونوں ان کی بیویاں ہوں۔

۱۰۹۶۵ جدامہ بنت الحارث [5]

حلیمہ جو نبی کریم ﷺ کو دودھ پلاتی تھیں، ان کی بہن ہیں۔ ان کا لقب شُیماء ہے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن اثیر نے ان کا تعارف کیا ہے کہ شیماء بنت حلیمہ ان کی بہن نہیں ہیں، جیسا کہ ان کے ذکر میں آئے گا، وہ نبی کریم ﷺ کی بہن ہیں، خالہ نہیں۔

میں کہتا ہوں: جو کچھ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اگر وہ محفوظ ہے تو احتمال ہے کہ حلیمہ کی بیٹی کا نام ان کی خالہ کے نام پر رکھا جائے اور ان کا لقب اس جیسا ہو، ان کا اس پر اتفاق نہیں کہ شیماء کا نام جدامہ (جیم اور میم سے) ہے۔ ابوعمر نے اس پر یقین دہانی کی ہے کہ وہ حذافہ (حائے بے نقطی اور ف سے) ہیں، اور ابن سعد نے پہلے قول پر اعتماد کیا ہے۔

۱۰۹۶۶ جدامہ بنت وہب الأسدیہ [6]

بعض نے کہا: نقطے والی خاء کے ساتھ، نبی کریم ﷺ سے حاملہ کے دودھ پلانے کے بارے میں حدیث روایت کی، ان

---

[1] اسد الغابۃ (٦٧٩٢) تجرید (٢٥٤/٢) [2] اسد الغابۃ (٦٧٩٤) تجرید (٢٥٤/٢)
[3] السیرۃ النبویۃ (٨٨/٢) [4] الطبقات الکبریٰ (١٧٧/٨) [5] اسد الغابۃ (٦٧٩٥) تجرید (٢٥٤/٢)
[6] اسد الغابۃ (٦٧٩٦) تجرید (٢٥٤/٢)

سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی، ان کی حدیث موطا میں ہے۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں: جُدامہ اسدیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''میں نے لوگوں کو غیلہ (دودھ پلانے کے دوران صحبت) سے منع کرنے کا ارادہ کرلیا تھا.....''۔ (الحدیث)

مسلم [1] کے بعض طرق میں ہے: حضرت جُدامہ بنت وہب جو عکاشہ بن وہب کی بہن ہیں، فرماتی ہیں: میں کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے..... پھر انہوں نے حدیث ذکر کی، اس میں عزل کا ذکر کیا، یہ خفیہ دختر کشی ہے۔

ابن مندہ نے موطا کے الفاظ کے ساتھ جو جَدامہ بنت جندل سے مروی ہے، نقل کیا ہے۔

۱۰۹۶۷ الجرباء بنت قسامہ [2]

بن قیس بن عبید بن طریف بن مالک۔ حنظلہ کی بہن ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبید اللہ سے ان کا نکاح کیا۔ ام اسحاق بنت طلحہ کی والدہ ہیں۔ ان کا ذکر ان کی بہن زینب رضی اللہ عنہا کے حالات میں آئے گا۔ [3]

۱۰۹۶۸ جَعدہ بنت عُبید [4]

بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ۔ ابو علی جیانی نے ابو عمر کی کتاب میں اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ عدوی کی کتاب نسب الانصار سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لاتے تھے، اور ان کے پاس کھانا کھاتے تھے۔ [5] یہ ام حارثہ بن نعمان ہیں، جن کے بھائی حارث بن حباب بن ارقم ہیں، جعدہ کے بھائی عمرو بن عبید بن ثعلبہ کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۱۰۹۶۹ جعدہ بنت عُبید [6]

بن ثعلبہ بن سواد بن غنم بن حارثہ انصاریہ۔ ابن حبیب کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [7]

میں کہتا ہوں: ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے، [8] اور کہا ہے ان کی والدہ رعاۃ بنت عدی بن سواد ہیں، ان سے نعمان بن نُفیع نے نکاح کیا جن سے مشہور صحابی حارثہ پیدا ہوئے، اس کے بعد حباب بن ارقم نے ان سے نکاح کیا، جس سے حارث پیدا ہوئے، جعدہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

---

[1] مسلم (الحدیث: ۳۵۲۹) [2] اسد الغابۃ (۶۷۹۷) تجرید (۲/۲۵٤)

[3] الاستیعاب (۱۸۵۲/٤) [4] اسد الغابۃ (۶۷۹۹) تجرید (۲/۲۵٤)

[5] الطبقات الکبریٰ (۳۲٤/۸) [6] اسد الغابۃ (۶۷۹۹) تجرید (۲/۲۵٤)

[7] اسد الغابۃ (٤۱۵/۵) [8] الطبقات الکبریٰ (۳۲۲/۸)

۱۰۹۷۰ جلیله بنت عبدالجلیل

ابوسعید نیشاپوری نے شرف مصطفیٰ نامی کتاب میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی حدیث کونقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ ہم نے چھوٹا کنواں کھودا تو اس میں حشرات اور کیڑے مکوڑے تھے، انہیں پانی کا برتن دیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: پانی اس میں ڈال دو، فرماتی ہیں: ہم نے پانی کنوئیں میں ڈال دیا، کیڑے مکوڑے مر گئے اور جو بچ گئے وہ چلے گئے، اس سند میں کلام ہے۔

۱۰۹۷۱ جُمانه ❶

اس کے شروع میں پیش اور میم کی تخفیف کے ساتھ ہے، اور الف کے بعد نون ہے۔ ابوطالب کی صاجبزادی ہیں، ابواحمد عسکری فرماتے ہیں: یہ ام عبداللہ بن ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہیں۔ دارقطنی نے کتاب الاخوہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ابوسفیان بن حارث نے ان سے نکاح کیا جس سے عبداللہ پیدا ہوئے، یہ بغیر سند کے ہے۔

زبیر بن بکار فرماتے ہیں: ام ھانی کی بہن ہیں، ابن اسحاق ❷ نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے، جن میں نبی کریم ﷺ نے خیبر سے تیس وسق تقسیم کیے تھے۔

فاکہی نے کتاب مکہ میں عبداللہ بن عثمان بن خُثیم کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے عطاء، مجاہد اور ابن کثیر اور بہت سے لوگوں کو پایا کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات تنعیم میں پہنچ کر خیمہ جمانہ سے عمرے کا احرام باندھا اور وہ بنت ابوطالب ہیں۔ ابن سعد ❸ نے ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی چچازاد خواتین میں ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں، ابوسفیان بن حارث کے ان سے بیٹے جعفر بن ابوسفیان ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے خیبر سے تیس وسق کھجوریں انہیں کھانے کے لیے دیں۔

۱۰۹۷۲ جمره بنت الحارث

بن عوف، وہ برصاء ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۹۷۳ جمره بنت عبدالله ❶

تمیمیہ یربوعیہ، بنو یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم سے ہیں۔

ابن مندہ فرماتے تھے: ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ انہیں اور ان کے والد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ حسن بن سفیان اور ابویعلی نے اپنی اپنی مسند میں عطوان بن مشکان کے طریق سے ان کی حدیث کا ذکر کیا ہے (وہ عین اور طاء کے زبر کے ساتھ ہے۔ بعض کا قول ہے: پہلے حرف کے پیش اور دوسرے حرف کے سکون کے ساتھ اور ان کے والد کا نام میم کے پیش اور ش کے سکون کے

---

❶ اسد الغابۃ (۶۸۰۱) تجرید (۲/۲۵۴) ❷ السیرۃ النبویۃ (۳/۲۷۲)

❶ الطبقات الکبریٰ (۸/۳۲) ❷ اسد الغابۃ (۶۸۰۲) تجرید (۲/۲۵۵)

ساتھ ہے)۔ جمرہ بنت عبداللہ یربوعیہ فرماتی ہیں: میرے والد مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے، اور عرض کیا: میری بیٹی کے لیے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کر دیجئے۔ فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے مجھے اپنی گود میں بٹھا کر سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی۔ [1]

عبداللہ نامی اشخاص کے آخر میں ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوعمر [2] فرماتے ہیں: ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ وہ سند کے لحاظ سے صحیح نہیں، اسی طرح فرمایا: اس میں عطوان نام ہے اور ان کے بارے میں ابن معین نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۹۷۴ جمرہ بنت قحافہ الکندیہ [3]

ابن مندہ فرماتے ہیں: اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے، ان سے شبیب بن غرقدہ نے روایت کی۔ ابوعمر [3] فرماتے ہیں: ان سے ان کی صاحبزادی ام کلثوم نے روایت کی، اگر وہ حدیث صحیح ہے، کیونکہ اس کی سند کی کوئی پرواہ نہیں۔ رہی حدیث شبیب جو ان سے مروی ہے، طبرانی [4] وغیرہ نے بشر بن ولید کے طریق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم سے حسن بن قارب نے بحوالہ شبیب بن غرقدہ بیان کیا، وہ فرماتے ہیں: مجھ سے جمرہ بنت قحافہ نے حدیث بیان کی، وہ فرماتی ہیں، میں حجۃ الوداع کے موقع پر اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھی، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے میری اُمت! کیا میں نے تم تک پہنچا دیا؟'' فرماتی ہیں: ان کے کسی بیٹے نے ان سے کہا: امی جان! آپ ﷺ کو کیا ہوا تھا کہ اپنی والدہ کو بلا رہے تھے؟ انہوں نے کہا: اے بیٹے! وہ تو اپنی اُمت کو بلا رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''خبردار! تمہاری عزتیں اور تمہارے خون، تمہارے لیے ایسے ہی حرمت والے ہیں جیسے تمہارے اس مہینے میں اور اس شہر میں اور تمہارے اس دِن میں حرمت ہے''۔

رہی ان کی بیٹی ام کلثوم کی روایت تو وہ مجھے اب یاد نہیں۔ ابن اثیر نے ابوعمر کی حدیث جو ام کلثوم سے مروی ہے، اسے مختصر کیا ہے۔ ان کا قول ہے: ان کی حدیث کی سند کی کوئی پرواہ نہیں جس میں حدیث شبیب خاص طور پر شامل ہے، حالانکہ ایسا نہیں۔

۱۰۹۷۵ جمرہ بنت النعمان العدویہ [5]

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں ان کی حدیث بحوالہ شعیب بن میمون مخزومی ہے جو وہ ابومرابہ بلوی سے اور وہ جمرہ بنت نعمان سے روایت کرتے ہیں، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بال اور خون [6] دفن کرنے کا حکم دیا۔ ابونعیم نے کمزور سند کے ساتھ اسے نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] طبرانی (۵۳۷/۲۴) مجمع الزوائد (۲۶۶/۹) جامع المسانید والسنن (۳۴۳/۱۵)

[2] الاستیعاب (۱۸۰۱/۴) [3] اسد الغابۃ (۶۸۰۳) تجرید (۲۵۵/۲)

[3] الاستیعاب (۱۸۰۱/۴) [4] طبرانی (۵۳۸/۲۴) مجمع الزوائد (۲۷۳/۳)

[5] اسد الغابۃ (۶۸۰۴) تجرید (۲۵۵/۲) [6] جامع المسانید والسنن (۳۴۹/۱۵)

۱۰۹۷۶ جُمَل [1]

بعض کا قول ہے: تصغیر کے صیغے کے ساتھ ہے، ابن یسار مزنیہ، معقل بن یسار کی بہن ہیں، بعض کا قول ہے: یہ وہی ہیں، جب ان کے شوہر نے انہیں طلاق دی، پھر ان سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا تو ان کے بھائی نے انہیں نکاح سے منع کیا۔

ان کی حدیث بخاری [2] نے ابراہیم بن طہمان کے طریق سے بحوالہ یونس بن عبید نقل کی ہے۔ وہ حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے معقل بن یسار نے بیان کیا کہ یہ ان کے بارے میں نازل ہوئی، فرماتے ہیں: میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک آدمی سے کیا جس نے اسے طلاق دے دی، پھر جب اس کی عدت ختم ہوئی تو نکاح کا پیغام لے کر آیا، میں نے اسے کہا: میں نے اس کا نکاح تم سے کیا تھا، میں نے تمہاری عزت کی، اور اسے تمہارا بستر بنایا، تو تم نے اسے طلاق دے دی، پھر اب تم نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو، اللہ کی قسم! تم ہرگز اس سے رجوع نہیں کر سکتے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اچھے آدمی تھے، اور عورت بھی ان کی طرف لوٹنا چاہتی تھی، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم انہیں ان کے شوہروں سے نہ روکو''۔ [3] تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ابھی کر دوں گا۔ تو انہوں نے اپنی بہن کا نکاح اُن سے کر دیا، صحیح میں ان کا نام نہیں لیا۔

طبرانی نے ابن جریج کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام جمیلہ تھا، اور کلبی فرماتے ہیں کہ ان کا نام جمیل تھا، ابن ماکولا [4] نے اسے تصغیر کے ساتھ لکھا ہے۔ ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کا نام جُمیلہ ہے، بعض کا قول ہے: ان کا نام لیلیٰ ہے۔

۱۰۹۷۷ جمیل

تصغیر کے ساتھ۔ ان سے پہلے والی صحابیہ کے حالات میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۹۷۸ جمیله بنت أبی الخزرجیه [5]

عبداللہ بن ابی بن سلول کی بہن ہیں، ابن مندہ فرماتے ہیں: ثابت بن قیس بن شماس کی زوجہ تھیں، ان سے ابن عباس اور عبداللہ بن رباح نے روایت کی ہے، پھر ہمام کے طریق سے بحوالہ قتادہ مرسل حدیث نقل کی ہے۔ اور وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، اور سعید بن ابوعروبہ کے طریق سے بحوالہ قتادہ موصولاً حدیث نقل کی ہے، جو وہ عکرمہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جمیلہ بنت ابی بن سلول نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، وہ اپنے خاوند سے خلع لینا چاہتی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمہارا حق مہر کیا تھا؟'' انہوں نے عرض کیا: باغ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو اسے اس کا باغ لوٹا دو''۔ [6]

خالد حذاء کے طریق سے روایت نقل کی ہے جو وہ عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی جو جمیلہ بنت ابی ہیں، کہنے لگیں: نہ یا رسول اللہ! میرا اور ثابت کا گزر نہیں ہو سکتا۔ پھر انہوں نے حدیث ذکر کی جس میں ان کا

---

[1] اسد الغابة (٦٨٠٥) تجريد (٢/٢٥٥) [2] بخاری (٥١٣٠) [3] سورة البقرة، الآية (٢٣٢)
[4] الاكمال (٢/١٢٥) [5] أسد الغابة (٦٨٠٦) تجريد (٢/٢٥٥)
[6] بخاری (٥٢٧٣) نسائی (٥٢٦٣) نسائی (٣٢٦٣) ابن ماجه (٢٠٥٦)

اپنے شوہر سے خلع لینے کا ذکر ہے۔ راوی کا قول ہے: ایوب سے بحوالہ عکرمہ متصل روایت کی گئی ہے، درست یہ ہے کہ عکرمہ اور قتادہ سے مرسل روایت ہے، اسی طرح حسین بن واقد نے ثابت سے بحوالہ عکرمہ روایت کیا ہے، اور اسے محمد بن واقد نے ثابت سے بحوالہ عکرمہ روایت کیا ہے، اور اسے محمد بن حمید نے یحییٰ بن واضح سے بحوالہ حسین موصولاً نقل کیا ہے۔ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام بھی مذکور ہے۔

ابونعیم نے سعید کے موصولہ طریق سے اس روایت کو متصلاً نقل کیا ہے۔ متن کے الفاظ یہ ہیں کہ جمیلہ بنت ابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ثابت میں دین اور اخلاق کے لحاظ سے کوئی عیب نظر نہیں آتا، لیکن میں اسلام لانے کے بعد کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ مجھے اس پر غصے میں قابو نہیں رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اس کا باغ واپس کرنا چاہتی ہو؟'' راوی کہتے ہیں، انہوں نے کہا: ''جی ہاں!'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ باغ ان سے لے لیں۔ [1]

حفص بن عمر ضریر کی روایت، حماد بن سلمہ سے بحوالہ ثابت البنانی اور ایوب سے وہ دونوں عکرمہ سے روایت کرتے ہیں جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جمیلہ بنت ابی بن سلول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، کہنے لگیں..... پہلے بیان کی گئی روایت کی طرح ذکر کیا۔

محمد بن خالد بن عبداللہ طحان کے طریق سے بحوالہ ان کے والد سے اسے مسنداً نقل کیا ہے۔ اور وہ ابوجلیل سے روایت کرتے ہیں اور وہ جمیلہ بنت ابی بن سلول سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ وہ ثابت بن قیس کے نکاح میں تھیں۔

میں کہتا ہوں: ابن حمید کی روایت جس کی طرف ابن مندہ نے اشارہ کیا ہے اسے ابن ابوخیثمہ اور طبرانی نے ان سے روایت کیا ہے۔ متن کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ ثابت بن قیس بن شماس کی زوجہ تھیں، ان کا جھگڑا ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا: ''اے جمیلہ! تم ثابت میں کیا چیز ناپسند کرتی ہو''۔ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! مجھے ان کے پستہ قد کے علاوہ کچھ ناپسند نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا: ''کیا تم ان کا باغ انہیں واپس کرنا چاہتی ہو؟'' کہنے لگیں: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان جدائی کرا دی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ان سے روایت ہے جسے طبرانی نے ابن جریر کے طریق سے بحوالہ عکرمہ نقل کیا ہے۔ وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: اسلام میں پہلا خلع عبداللہ بن ابی کی بہن نے لیا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، فرمانے لگیں..... پھر سارا قصہ ذکر کیا۔

ابوعمر [2] فرماتے ہیں: سعید بن مسیب نے ان کی کنیت ام جمیل رکھی ہے۔ ثابت سے پہلے وہ حنظلہ بن ابوعامر (جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا) کے نکاح میں تھیں۔ ثابت کے بعد ان سے مالک بن دُخشم نے نکاح کیا، ان کے بعد خبیب بن اِساف نے ان سے شادی کی، ابوعمر فرماتے ہیں: بصریین نے روایت کی ہے کہ وہ جمیلہ ہیں، جنہوں نے ثابت سے خلع لیا، اہل مدینہ کی روایت ہے کہ وہ حبیبہ بنت سہل ہیں۔

میں کہتا ہوں: جس نے یہ کہا کہ یہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول ہیں، ان کا قول انشاء اللہ تعالیٰ آگے آرہا ہے۔

---

[1] الاستیعاب (۱۸۰۲/٤) [2] الاستیعاب (۱۸۰۲/٤)

(۱۰۹۷۹) جمیلہ بنت أوس المریہ ✿

ان کی ایک حدیث ہے، اور ان کے والد کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ یہ تجرید میں ہے۔

میں کہتا ہوں: ابوعلی غسانی نے استیعاب کے اضافے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اوس جوان کے والد ہیں، ان کے سوانح میں ان کی حدیث ذکر کی، ان کا ذکر ابن قانع کی کتاب میں ہے، اور ابن قانع نے اوس کے نسب میں لفظی غلطی کی ہے، اور اسے زاء اور نون کے ساتھ لکھا ہے، جبکہ وہ راء بغیر نقطوں کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد ہمزہ ہے جیسا کہ اوس کے بیان میں گزر چکا ہے۔ ان کی روایت سے حدیث گزر چکی ہے لیکن اس میں ام جمیل سے مروی ہے گویا یہ ان کی کنیت ہے، جبکہ ان کا نام جمیلہ ہے، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

(۱۰۹۸۰) جمیلہ بنت ثابت بن أبی الاقلح ✿

عاصم کی بہن ہیں، عمر کی زوجہ ہیں، ان کی کنیت ام عاصم ہے، ان کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے جمیلہ رکھا۔ یہ ابوعمر ✿ کا قول ہے، فرماتے ہیں: ان سے عمر نے سات ہجری میں نکاح کیا جس سے عاصم بن عمر پیدا ہوئے، انہوں نے انہیں طلاق دے دی پھر ان سے یزید بن حارثہ نے نکاح کیا، جس سے عبدالرحمٰن بن یزید پیدا ہوئے جو عاصم بن عمر کے ماں شریک بھائی تھے۔ یہ وہی ہیں جن کے بارے میں مؤطا وغیرہ میں حدیث مذکور ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ قباء کی طرف روانہ ہوئے تو ابن عاصم کے بیٹے کو کھیلتے ہوئے دیکھا۔

یہ حرف عین کی قسم ثانی میں عاصم کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ نے ہشام بن حسان کے طریق سے بحوالہ واصل بن ابی شیبہ مسنداً نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: عمر کی بیوی کا نام عاصیہ تھا، جب اسلام لائیں تو عمر کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: مجھے اپنا نام ناپسند ہے، آپ میرا کوئی اور نام رکھ دیجئے۔ انہوں نے فرمایا: ''تم جمیلہ ہو''۔ وہ غصے ہوئیں اور کہنے لگیں: میرا نام رکھنے کے لئے آپ کو صرف ایک باندی کا نام ملا ہے؟

پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اپنا نام ناپسند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جمیلہ ہو''۔ تو وہ غصہ میں آ گئیں یعنی عمر کا قول ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ عمر کے دِل اور زبان کے ساتھ ہے۔

پھر حجاج بن منہال کے طریق سے بحوالہ حماد بن سلمہ نقل کی ہے جو انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام بدل دیا اور فرمایا: ''تم جمیلہ ہو''۔ ✿

ابن ابی عمر نے بشر بن سری سے دوسری سند سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حماد سے بحوالہ ثابت، انہوں نے انس سے روایت کیا، فرماتے ہیں: میرا گمان ہے عمر کی لونڈی کا نام عجم کی طرح تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا نام جمیلہ رکھا، تو وہ نبی کریم ﷺ

✿ تجرید اسماء الصحابة (۷۵۵/۲) ✿ اسد الغابة (٦٨٠٩) تجريد (۲۵۵/۲)

✿ الاستیعاب (۱۸۰۲/٤) ✿ احمد (الحدیث: ۱۸/۲)

کے پاس آئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جمیلہ ہے''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نام کو اپنی ناپسندیدگی کے باوجود لے لو۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [1] نے اپنی کتاب طبقات النساء کے شروع میں نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والی خواتین کے باب میں لکھا ہے۔ ہمیں محمد بن عمر نے بتایا کہ مجھ سے ابن ابی حبیبہ نے بحوالہ عاصم بن عمر اور انہوں نے قتادہ سے بیان کیا، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے سب سے پہلے بیعت کی وہ ام سعد بن معاذ ہیں جو کبشہ بنت رافع بن عبید ہیں، اور ام عامر بنت یزید بن سکن، بنوظفر سے لیلیٰ بنت خطیم، اور بنوعمرو بن عوف سے لیلیٰ، مریم، تمیمہ اور ابوسفیان (جسے ابوبنات کہا جاتا ہے) کی بیٹیاں، یہ اُحد میں شہید ہوئے اور شموس بنت ابوعامر راہب اور ان کی بیٹی جمیلہ بنت ثابت بن ابواقلح، اور ظبیہ بنت نعمان بن ثابت بن ابواقلح نے بیعت کی۔

میں کہتا ہوں: ان کے قول ''فأتت'' سے پہلے شاید کچھ الفاظ رہ گئے ہیں، اور وہ یہ ہیں: پھر آپ ﷺ سے ان کی زوجہ نے ان کا نام بدلنے کو کہا، تو آپ ﷺ نے ان کا نام جمیلہ رکھا، اور وہ ناراض ہوئیں جیسا کہ ابتداء میں واصل کی روایت میں ہے، جس سے بات مکمل ہوتی ہے۔ ان کا نام جمیلہ رکھا گیا جو ان کے غضب کا سبب معلوم ہوتا ہے۔ اس سے دوسری صحابیہ کا فائدہ ہوا، اور وہ عمر کی باندی ہیں۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ایسی سند سے جس میں واقدی ہیں روایت کیا ہے حدیث جابر میں عمر سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! میں نے جمیلہ بنت ثابت کو اتنے زور سے تھپڑ مارا کہ وہ زمین پر جا گریں، اس لیے کہ انہوں نے مجھ سے ایسی چیز کا سوال کیا ہے جس پر میں قدرت نہیں رکھتا۔

(۱۰۹۸۱) جمیلہ بنت أبی جهل [2]

بن ہشام بن مغیرہ، مخزومیہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کی، اور ان سے ان کے شوہر نے روایت کی، ابن مندہ نے ان کی حدیث سماک بن حرب کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن عمیرہ نقل کی ہے، جو ابوجہل کی بیٹی کے شوہر سے اور وہ ابوجہل کی بیٹی سے روایت کرتے ہیں، جن کا نام جمیلہ ہے۔ فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے اور پانی مانگا، میں نے انہیں پانی پلا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمت میں سب سے بہتر میرے زمانے والے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں''۔ [3]

ابن ابوعاصم نے اسے اس طریق سے نقل کیا ہے، اور یہ اضافہ کیا ہے: میں صراحی کی طرف بڑھی اور آپ ﷺ کو پانی پلایا، ایک شخص جس نے دو زرد کپڑے پہن رکھے تھے، آپ ﷺ سے سوال کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو، بعض نے کہا: یہ وہی ہیں جنہیں علی نے پیغام نکاح دیا تھا، اور محفوظ روایت میں ہے کہ وہ جویریہ ہیں۔

---

[1] الطبقات الكبرىٰ (۲۵/۸)

[2] اسد الغابة (۶۸۱۰) تجريد (۲۵۵/۲)

[3] اسد الغابة (۲۴۱/۵)

۱۰۹۸۲ جمیلہ بنت زید [1]

عُلبہ بن زید بن صیفی بن عمرو بن جشم بن حارثہ انصاریہ کی بہن ہیں، نبی کریم ﷺ سے بیعت ہوئیں۔ [2]

۱۰۹۸۳ جمیلہ بنت سعد [3]

بن ربیع انصاری لیثی، جو اُحد کے دِن شہید ہوئے۔ ان کا نسب گزر چکا ہے، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، اپنے والد سے روایت کرتی ہیں، ان سے ثابت بن عبید انصاری نے روایت کی کہ ان کے والد اور چچا یوم اُحد میں شہید ہوئے، ہم نے انہیں ایک قبر میں دفن کر دیا، یہ ابوعمر کا قول ہے، فرماتے ہیں: ان جمیلہ کا نکاح زید بن ثابت سے ہوا، یہ ابن سعد [4] کا قول ہے۔ اور اضافہ کیا ہے کہ ان سے خارجہ، یحییٰ، اسماعیل، سلیمان پیدا ہوئے، ان کی کنیت ام سعد ہے۔

ابن مندہ نے مِسعر کے طریق سے بحوالہ ثابت بن عبید نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میں سعد بن ربیع کی صاحبزادی جمیلہ کے پاس گیا جو زید بن ثابت کی زوجہ ہیں، وہ میرے پاس خشک اور تر کھجوریں لائیں، میں نے ان سے کہا: میرا خیال ہے یہ تمہارے والد کی میراث ہے۔ کہنے لگیں: مجھے اپنے والد کی میراث نہیں ملی کیونکہ وہ فرائض کے نازل ہونے سے پہلے ہی شہید ہو گئے تھے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [5] فرماتے ہیں: سعد کی موجودگی میں ان کی ولادت نہیں ہوئی۔ جب ان کے والد شہید ہوئے تو وہ حمل میں تھیں، پھر واقدی سے بحوالہ ابوزناد مسنداً نقل کیا ہے کہ ان کے والد جب شہید ہوئے وہ حمل میں تھیں۔

۱۰۹۸۴ جمیلہ بنت سنان [6]

بن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاریہ، ابن حبیب نے ان کا ذکر نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والی صحابیات میں کیا ہے۔ ابن سعد کا قول ہے: ان کی والدہ خولہ بنت منذر بن عمرو بن حزام انصاریہ خزرجیہ ہیں، اسلام لائیں اور بیعت ہوئیں، وہ ثابت بن عبید السہام بن سلیم انصاری کی والدہ ہیں، بنوخارجہ سے تھیں۔

۱۰۹۸۵ جمیلہ بنت صیفی [7]

بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ، اسلام لائیں اور بیعت کی۔ یہ ابن سعد کا قول ہے، ان کی والدہ النوار بنت قیس بن لوذان بن ثعلبہ ہیں، وہ عُلبہ بنت زید بن زید بن عمرو بن جُشم کی بہن ہیں، جمیلہ نے عتیک بن قیس بن ہیشہ اوسی سے نکاح کیا جو بنوعمرو بن عوف سے ہیں۔

۱۰۹۸۶ جمیلہ بنت أبی صعصعہ [8]

جن کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہے۔ ابن سعد [9] نے بیعت کرنے والی

---

[1] اسد الغابۃ (٦٨١١) تجرید (٢/٢٥٦) [2] الطبقات الکبریٰ (٨/٢٤٠)
[3] اسد الغابۃ (٢/٦٨) تجرید (٢/٢٥٦) [4] الطبقات الکبریٰ (٨/٢٦٠، ٢٦١)
[5] الطبقات الکبریٰ (٨/٢٤١) [6] اسد الغابۃ (٦٨١٣) تجرید (٢/٢٥٦) [7] تجرید ٢/٢٥٦
[8] اسد الغابۃ (٦٨٠٧) تجرید (٢/٢٥٥) [9] الطبقات الکبریٰ (٨/٣٠٤)

صحابیات رضی اللہ عنہن میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان سے عبادہ بن صامت نے نکاح کیا، جس سے ولید پیدا ہوئے، پھر ان سے ربیع بن سراقہ نے نکاح کیا، جس سے عبداللہ، محمد اور بثینہ پیدا ہوئے، پھر ان سے کلدہ بن ابوخالد بن قیس بن خالد بن مخلد بن عامر بن زُریق نے نکاح کیا، فرماتے ہیں: ان کی والدہ اُنیسہ بنت عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول ہیں۔

۱۰۹۸۷ جمیلہ بنت عبداللہ [1]

بن ابی ابن سلول، ابن سعد کا قول ہے کہ حنظلہ بن ابوعامر نے ان سے نکاح کیا، وہ یوم اُحد میں شہید ہوئے پھر ان سے ثابت بن قیس نے نکاح کیا، وہ وفات پا گئے۔ پھر مالک بن دُخشم نے ان سے نکاح کیا، ان کے بعد خبیب بن اِساف نے ان سے نکاح کیا، ابن مندہ کا یہی قول ہے، وہ ثابت بن قیس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ وفات پا گئے۔ جبکہ ابن سعد نے یہ نہیں لکھا، ثابت بن قیس یمامہ میں شہید ہوئے۔ اور خبیب بن اِساف کے بارے میں فرمایا: انہوں نے ثابت بن قیس کے بعد ان سے نکاح کیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے۔ جیسا کہ ان کے سوانح میں مذکور ہے اس کا آپس میں تعارض ہے اس لیے کہ میں نے طبقات ابن سعد کی مراجعت کی ان کے قول کا خلاصہ یہ ہے۔

ان سے حنظلہ بن راہب نے نکاح کیا، جو یوم اُحد میں شہید ہوئے، انہیں غسیل ملائکہ کہا جاتا ہے۔ ان سے عبداللہ بن حنظلہ پیدا ہوئے، پھر ان سے ثابت بن قیس بن شماس نے نکاح کیا، جس سے محمد پیدا ہوئے۔ اس کے بعد ان سے مالک بن دُخشم نے نکاح کیا، ان کے بعد خبیب بن اِساف نے جمیلہ بنت عبداللہ سے نکاح کیا۔ پھر فرماتے ہیں: جمیلہ اسلام لائیں اور بیعت کی، وہ عبداللہ بن عبداللہ کی سگی بہن ہیں، حرہ کے دن ان کے دو بیٹے عبداللہ اور محمد شہید ہوئے۔ جو کچھ ابن مندہ نے نقل کیا ہے، ابن اثیر اس پر اعتراض کرنے میں مشغول ہوگئے، فرماتے ہیں: جمیلہ بنت ابی کے سوانح میں مذکور ہے کہ انہوں نے ثابت بن قیس سے خلع لی تھی، اور ان کے بارے میں فرمایا: وہ حنظلہ کی زوجہ تھیں، انہوں نے ان سے پہلی خاتون کے بارے میں ایسا نہیں کہا، فرمایا: ثابت انہیں بیوہ چھوڑ کر وفات پا گئے۔ گویا کہ انہیں گمان ہوا کہ یہ دو خواتین ہیں، جیسا کہ وہ اُنہیں جمیلہ بنت اُبی اور اِنہیں جمیلہ بنت عبداللہ بن اُبی سمجھ بیٹھے، پہلا صحیح ہے اور دوسرا قول وہم ہے، جس کی حقیقت نہیں۔ اگر بغور دیکھتے تو انہیں پتہ چل جاتا وہ دونوں ایک ہیں۔ ابونعیم اس زعم میں ان سے سبقت لے گئے ہیں کہ وہ دونوں ایک ہیں۔ فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہیں خلع لینے والی سے علیحدہ ذکر کیا ہے جبکہ اس میں وہم ہے۔ ابن اثیر فرماتے ہیں: ابونعیم ٹھیک فرماتے ہیں۔

جس وہم سے میں نے متنبہ کیا ہے کہ وہ ابن مندہ کو پیش آیا ہے وہ تو بدستور باقی ہے۔ ابن اثیر اس سے صرفِ نظر کر گئے، اور دعویٰ یہ کیا کہ انہیں دو خواتین قرار دینے میں وہم ہوا ہے، حالانکہ جیسا ابن اثیر اور ابونعیم نے سمجھا ویسا نہیں بلکہ درست یہ ہے کہ وہ دو خواتین ہیں، ہوا یہ تھا کہ ثابت بن قیس نے پہلے ان کی پھوپھی سے شادی کی تھی، جنہوں نے ان سے خلع لے لیا تھا، پھر ان سے شادی کی تھی۔ بعد میں ان سے بھی علیحدگی اختیار کر لی تھی۔

---

[1] اسد الغابة (٦٨١٤)

۱۰۹۸۸ جمیلہ بنت عبداللہ ۞

بن حنظلہ انصاریہ، بنوحبلی سے ہیں، ابن حبیب نے ان کا ذکر نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والی صحابیات میں کیا ہے۔

۱۰۹۸۹ جمیلہ بنت عبدالعزیٰ ۞

بن قطن خزاعیہ، بنومصطلق سے ہیں، بیعت کرنے والی خواتین میں سے ہیں، عبدالرحمٰن بن عوام کی زوجہ ہیں، جو زبیر کے بھائی ہیں۔ ان کے بیٹوں کی والدہ ہیں، ان سے کوئی روایت مروی نہیں، یہ ابوعمر ۞ کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن اثیر نے بنت عبداللہ..... اور عمر کے بعد ان کا نام لیا ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ان کے نزدیک عظیمہ کے وزن پر ہو اور ایسا نہیں، کیونکہ وہ جُمینہ تصغیر کے ساتھ ہے۔ بعض نے فرمایا: ھاء نون کے ساتھ ہے، اسی طرح یہ الاستیعاب کے نسخے میں تجوید کے ساتھ ہے، اسی طرح زبیر بن بکار کی کتاب النسب کے قابل اعتماد نسخے میں ہے، اور دوسرے نسخے میں حاء بغیر نقطوں سے ہے۔

۱۰۹۹۰ جمیلہ بنت عمر ۞

بن خطاب، جمیلہ بنت ثابت کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۹۹۱ جمیلہ بنت عمرو

بن ہشام بن مغیرہ وہ ابوجہل کی بیٹی ہیں، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۱۰۹۹۲ جمیلہ ۞

یا خویلہ یا خولہ، اوس بن صامت کی زوجہ ہیں جن سے انہوں نے ظہار کیا تھا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، ابونعیم نے انہیں لفظی غلطی کے ساتھ منسوب کیا ہے۔ ایسا نہیں جیسا کہ وہ گمان کرتے ہیں، حدیث عائشہ میں ان کا نام اسی طرح مذکور ہے جو مسند احمد کی روایت ہے، لیکن معروف یہ ہے کہ وہ خولہ ہیں، شاید جمیلہ لقب ہو، اس کا بیان حرف خاء (نقطہ والا) میں آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

۱۰۹۹۳ جمیلہ بنت یسار

جُمل کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۹۹۴ جمیمہ ۞

تصغیر کے ساتھ ہے، حمام بن جموح انصاریہ کی بیٹی ہیں جو بنوحبلی سے تھے۔ ابن حبیب نے ان کا ذکر نبی کریم ﷺ سے

۞ اسد الغابۃ (٦٨١٥) تجرید (٢/٢٥٦) ۞ اسد الغابۃ (٦٨١٦) تجرید (٢/٢٥٦) ۞ الاستیعاب (٤/١٨٠٤)

۞ اسد الغابۃ (٦٨١٧) تجرید (٢/٢٥٦) ۞ تجرید (٢/٢٥٥) ۞ اسد الغابۃ (٦٨١٨) تجرید (٢/٢٥٦)

بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں کیا ہے۔

۱۰۹۹۵ جمیمہ بنت صیفی [1]

بن صخر بن خنساء انصاریہ، ابن حبیب نے ان کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں کیا ہے۔
ابوعلی غسانی نے ابن عبدالبر کی کتاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۹۹۶ جمینہ

نون کے ساتھ ہیں، بعض کا قول ہے: وہ بنت عبدالعزیٰ ہیں، ان کا ذکر جمیلہ کے سوانح میں مذکور ہے۔

۱۰۹۹۷ جہدمہ [2]

بشیر بن خصاصیہ سدوسی، جو مشہور صحابی ہیں، ان کی زوجہ ہیں۔ بنوشیبان سے تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو یا تین حدیثیں روایت کیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے ان کی دو حدیثیں ابوعتاب کلبی کے طریق سے بحوالہ ایاد بن لقیط جو جہدمہ سے مروی ہیں، انہیں مسنداً نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: بشیر کا نام رحم تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بشیر رکھا۔ دوسری روایت اس سند سے ہے۔ فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز کے لیے باہر تشریف لائے۔ آپ کے سر اور پیشانی سے مہندی کی مہک پھوٹ رہی تھی۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ [3] نے اسے شمائل میں نقل کیا ہے، بعض کا قول ہے: ان کا یہ نام تھا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر لیلیٰ رکھ دیا، ابن حبان نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، پھر ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۰۹۹۸ جویریہ بنت أبی جہل [4]

یہ وہی ہیں جنہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس کبھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگنی کو چھوڑ دیا۔ ان سے عتاب بن اسید جو امیر مکہ تھے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نکاح کیا، ان سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے جو جنگ جمل میں شہید ہوئے۔
ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کے علاوہ نے کہا: ان کا نام جمیلہ ہے جیسا کہ گزر چکا ہے، اور ان کا قصہ صحیحین [5] میں مسور مخرمہ کی حدیث میں ہے، جس میں ان کا نام مذکور نہیں۔

---

[1] اسد الغابة (٦٨١٩) تجريد (٢/٢٥٦) [2] اسد الغابة (٦٨٢٠) تجريد (٢/٢٥٦)

[3] ترمذي (الحديث: ٤٥) [4] اسد الغابة (٦٨٢١) تجريد (٢/٢٥٦)

[5] بخاري (الحديث: ٩٢٦) مسلم (الحديث: ٦٢٦٠)

۱۰۹۹۹ جویریہ بنت الحارث[1]

بن ابی ضرار بن حبیب بن جذیمہ، وہ مصطلق بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو خزاعیہ مصطلقیہ ہیں، غزوہ مُریسیع ۵ھ یا ۶ھ میں آپ ﷺ نے بنو مصطلق سے جہاد کیا، قیدیوں میں جویریہ بھی تھیں جو مسافع بن صفوان مصطلقی کے نکاح میں تھیں اور ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں۔

ابن اسحاق[2] فرماتے ہیں: مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ بن زبیر کی پھوپھی سے انہوں نے اپنی خالہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا، فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے بنو مصطلق کے قیدی تقسیم کیے تو جویریہ ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں یا ان کے چچا زاد کے حصے میں آئیں۔ انہوں نے اپنے نفس پر مکاتبت کر لی، وہ خوش مزاج اور خوش طبع خاتون تھیں جو بھی انہیں دیکھتا اس کا دل چھین لیتیں۔

وہ نبی کریم ﷺ کے پاس مال مکاتبت میں مدد مانگنے آئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! جب میں نے اسے دیکھا تو مجھے ناگوار ہوا، اور میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ان میں وہ دیکھیں گے جو میں نے دیکھا، جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئیں، کہنے لگیں: یارسول اللہ ﷺ! میں جویریہ، حارث کی بیٹی ہوں جو اپنی قوم کا سردار ہے، مجھے اتنی مصیبتیں پہنچی ہیں جو آپ پر مخفی نہیں ہیں، میں نے اپنے نفس پر مکاتبت کر لی ہے، آپ مال مکاتبت میں میری مدد کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس سے بہتر چیز نہ ہو؟ میں تمہارا مال مکاتبت ادا کر دوں اور تم سے نکاح کر لوں''۔ کہنے لگیں: جی ہاں! آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔[3]

لوگوں کو آپ ﷺ کے نکاح کی خبر پہنچی تو وہ کہنے لگے: یہ نبی کریم ﷺ کے سسرال ہیں، انہوں نے بنو مصطلق کے تمام قیدی رہا کر دیئے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے بنو مصطلق کے سو (۱۰۰) گھرانے آزاد کیے، اور میں نے اپنی قوم کے حق میں ان سے زیادہ برکت والی خاتون نہیں دیکھی۔

ابن سعد[4] نے واقدی کے حوالے سے ان کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح نقل کیا ہے، لیکن ان کے شوہر کا نام صفوان بن مالک لیا ہے، اور شعبہ کے طریق سے محمد بن عبدالرحمٰن نے جو آل طلحہ کے مولیٰ ہیں، انہوں نے بحوالہ کریب، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جویریہ کا نام برہ تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھا۔

ترمذی[5] نے شعبہ کے طریق سے اسے نقل کیا ہے اور اس کی سند کو ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچایا ہے، جو جویریہ بنت حارث سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں سے گزرے تو وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں، پھر دوپہر کے وقت وہیں سے گزرے تو فرمایا: کیا تم اسی حالت میں بیٹھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں چند کلمات سکھا دوں جو تم پڑھو: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ، ''اللہ کی پاکی جتنی اس کی مخلوق ہے''...... (الحدیث)

---

[1] اسد الغابة (٦٨٢٢) تجرید (٢/٢٥٦) [2] السيرة النبوية (٣/٢٣١)

[3] المعجم الكبير (الحديث: ١٦٠) الطبقات الكبرىٰ (٨/٨٤)

[4] الطبقات الكبرىٰ (٨/٨٤) [5] ترمذی (الحديث: ٣٥٥٥)

ابن مندہ کی کتاب معرفۃ الصحابۃ میں یہ روایت اونچی سند سے ملی ہے اور وہ سند صحیح ہے۔ ابوقلابہ کی مرسل روایت ہے، فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بنایا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو ان کے والد آ کر کہنے لگے: میری بیٹی تو ایسی ہے کہ اس جیسی کو قیدی نہیں بنایا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں اسے اختیار دوں تو تمہاری رائے میں یہ بہتر ہوگا؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ چنانچہ وہ اپنی بیٹی کے پاس آئے اور اس بات کا ان سے ذکر کیا تو وہ کہنے لگیں: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کرتی ہوں۔ اس کی سند صحیح ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں، ان سے ابن عباس، جابر، ابن عمر، عبید بن سابق اور طفیل (ان کے بھتیجے) وغیرہ کی احادیث نقل کی ہیں۔

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ ان کے پہلے شوہر کو ابن ذی شقر کہا جاتا ہے، اور واقدی نے ان کا نام مسافع بن صفوان بن ذی شقر بن ابوسرح لیا ہے۔ مریسیع کے دِن قتل ہوئے۔

صحیح بخاری میں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جمعہ کے دِن آئے اور وہ روزہ دار تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تم کل روزہ رکھو گی؟'' کہنے لگیں: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر افطار کرلو''۔

مسلم ❁ کی روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے جو انہوں نے عبید بن سباق سے بحوالہ جویریہ بنت حارث نقل کی ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا کھانے کو کچھ ہے؟ (الحدیث)

صحیح مسلم میں ہے کہ ان کا نام بَرّہ تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ رکھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا جانا پسند نہیں تھا کہ آپ نیک کے پاس سے نکلے۔ بعض کا قول ہے (ہجرت کے پچاسویں سال) ۵۰ھ میں فوت ہوئیں۔ بعض نے کہا: ربیع الاوّل ۵۶ھ میں فوت ہوئیں۔ بعض نے کہا: ربیع الاوّل ۵۶ھ تک زندہ رہیں۔ یہ واقدی کا قول ہے، فرمایا: مروان نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی، بقول بعض: پینسٹھ (۶۵) برس زندہ رہیں۔

۱۱۰۰۰ جویریہ

ابن بطال کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ وہی خاتون ہیں جن سے خبیب بن عدی نے استرا مانگے پر لیا تھا۔ صحیح بخاری کی حدیث میں ان کا نام مذکور نہیں۔

۱۱۰۰۱ جویریہ بنت المجلل ❁

حاطب بن حارث جمحی کی زوجہ ہیں۔ ان کی کنیت ام جمیل ہے۔ یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں جبکہ ان کے نام میں اختلاف ہے، یہ ابوعمر کا قول ہے۔

❁ مسلم (الحدیث: ۲٤۸۰) ❁ اسد الغابۃ (٦۸۲۳) تجرید (۲/۲۵۷)

القسم الثانی ازحرف جیم

۱۱۰۰۲ جمانه بنت الحسن بن حبه

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئیں، ان سے حذیفہ بن یمان نے نکاح کیا، ابن سعد نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی۔

۱۱۰۰۳ جمیله بنت عمر ✿

بن خطاب، ان کا نام عاصیہ تھا، ان کا نام جمیلہ رکھا۔

ابن ابی شیبہ نے حسن بن موسیٰ سے بحوالہ حماء، انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ عمر کی بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تے ان کا نام جمیلہ رکھا، ابوعلی غسانی نے استیعاب ✿ پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ یہ قصہ عمر کی زوجہ کے بارے میں وارد ہوا، نہ کہ ان کی بیٹی کے بارے میں، جیسا کہ گزر چکا ہے۔ جمیلہ بنت ثابت کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ وہ عمر کی بیوی ہیں، جس کی نص یہ ہے: حماد بن سلمہ نے ان اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ یعنی جمیلہ بنت ثابت بن ابوالافلح کا نام عاصیہ تھا، جب وہ اسلام لائیں تو ان کا نام جمیلہ رکھا، انہوں نے ایسے ہی نقل کیا ہے، انہوں نے اسے ابن مندہ کی کتاب سے نقل کیا ہے، جس کے الفاظ حجاج بن منہال کے طریق سے بحوالہ حماد ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ نام بدل دیا اور فرمایا: ''تو جمیلہ ہے''۔ ✿ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں یا بیٹی، لیکن اس سے پہلے واصل بن ابی عیینہ کی مرسل روایت میں عمر کی زوجہ کے متعلق ذکر ہے جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ روایت بالمعنی نقل کرتے ہوئے کچھ کمی بیشی ہوگئی، ان سے جوڑ ٹھیک نہیں بیٹھا، اور اس میں کچھ مانع نہیں کہ ان کی زوجہ اور بیٹی کا نام بدل دیا جائے۔ لیکن ابوعلی غسانی نے ابومسلم کجی کے طریق سے بحوالہ حجاج بن منہال حدیث نقل کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: ام عاصم کا نام عاصیہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں عمر کی زوجہ مراد ہیں۔

۱۱۰۰۴ جویریه بنت أبی سفیان

بن حرب، معاویہ کی سگی بہن ہیں۔ ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: ان سے سائب بن ابوخبیب اسدی نے نکاح کیا۔

✿ أسد الغابة (٦٨١٧) تجرید (٢/٢٥٦)

✿ استیعاب (٤/١٨٠٢)

✿ احمد (الحدیث: ١٨/٢) بخاری (٨٢٠) طبرانی (الحدیث: ٢٤/٥٤٤)

✿ الطبقات الکبرٰی (٨/١٧٤)

القسم الثالث از حرفِ جیم

۱۱۰۰۵ جسرہ بنت دجاجہ [1]

معروف تابعیہ ہیں۔ ابوذر، علی، عائشہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی، اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے۔

ان سے قدامہ بن عبداللہ عامری، افلت بن خلیفہ، ممدوح ہذلی نے روایت کی۔ عجلی فرماتے ہیں: ثقہ ہیں۔ ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔

ابن مندہ نے عثام بن علی کے طریق سے، انہوں نے قدامہ سے بحوالہ جسرہ روایت کیا ہے، وہ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دِن ایک آنے والا پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا، اور کہا: اے وادی کے رہنے والو! دین بدل گیا، تین مرتبہ کہا، تمہارا نبی جس کا تم گمان کرتے ہو وفات پا گیا۔ وہ شیطان تھا۔ ہم نے حساب لگایا، یہ وہی دِن تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔

ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے اس کے علاوہ کچھ روایت نہیں کیا۔ ابوعلی بن سکن نے اپنی سند سے اسے نقل کیا ہے، جسے وہ عثّام تک لے گئے ہیں (یہ عین بغیر نقطوں کے ہے، اور ث تشدید کے ساتھ ہے)۔ اس بات کی تصریح نہیں کہ انہوں نے دورِ نبوت پایا، کیونکہ احتمال ہے کہ وہ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ان کی قوم سے ایک آنے والا آیا، اور انہوں نے ان لوگوں سے نقل کر دیا ہو اور اس واقعہ کا زمانہ نہ پایا ہو۔ ابن سکن نے ان کا صحابہ رضی اللہ عنہم میں ذکر نہیں کیا، ان کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی حدیث ابوداؤد اور نسائی وغیرہ میں ہے۔

۱۱۰۰۶ جمرہ

عیینہ بن حصن فزاری کی زوجہ ہیں، قیس ابن حازم کی مرسل حدیث جس میں عیینہ کا قصہ ہے، سعید ابن منصور کی کتاب کے آخری حصے کے اخیر میں ان کا ذکر ہے۔

القسم الرابع از حرفِ جیم

۱۱۰۰۷ جاریہ بنت عمرو

بن مؤمل، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اذیتیں دی گئیں، تو ابوبکر نے انہیں خرید لیا۔ ابن سعد [2] نے امیمہ بنت رُقیقہ کے بعد ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: بریرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باندی ہیں، راوی کا قول ہے: وہ بنت عمرو نہیں ہیں وہ آل عمرو کی باندی تھیں، شاید وہ گھر کی باندی ہوں، اس لفظ کا اطلاق مرد اور عورت دونوں کی آل پر ہوتا ہے۔ یہاں سے مراد اوّل ہے۔ معروف جاریہ بنی عمرو بن مؤمل یا جاریہ بن عمرو بن مؤمل ہیں، بعض نے انہیں مرد گمان کیا اور لفظی غلطی کی یہ حارثہ فرماتے ہیں: ث کے ساتھ ہے، اللہ ہی کی توفیق ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٦٧٩٨) تجريد (٢/٢٥٤)

[2] الطبقات الكبرىٰ (١٨٧/٨)

۱۱۰۰۸ جمیلہ بنت المصفح

نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، ان سے فُضیل بن مرزوق نے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کے علاوہ نے ان کے والد کے نام میں مصفح کے بجائے مصبح ذکر کیا ہے۔ میرے خیال میں انہیں کسی صحابی سے روایت حاصل نہیں ہے۔ نسائی نے مسند علی میں ان سے حدیث نقل کی ہے۔ ان کی ایک اور حدیث حاطب سے بحوالہ ابوذر مروی ہے، مجھے کوئی ایسی بات معلوم نہیں جو ان کے دورِ نبوت پانے پر دلالت کرے۔

۱۱۰۰۹ جمیلہ بنت عبدالعزیٰ

قسم اوّل میں ان کے متعلق تنبیہ گزر چکی ہے۔

۱۱۰۱۰ جُوَیریہ بنت الحارث ❶

بن عبدالمطلب بن ہاشم، ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے خواتین کے حصے میں حرف جیم کے آخر میں فرمایا: یہ وہی جویریہ ہیں جن سے نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہارے بعد چار کلمات کہے....."۔ (الحدیث)

مسلم ❷ نے اسے نقل کیا ہے، ابن حبان نے انواع میں فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کی پھوپھی زاد ہیں، اسی طرح فرمایا: یہ ام المومنین ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ام المومنین جویریہ بنت حارث کے سوانح میں ترمذی کے بیان سے میں نے اس کا ذکر کیا ہے۔ مسلم کے الفاظ ہیں سفیان جو ابن عیینہ ہیں، ان کے طریق سے بحوالہ محمد بن عبدالرحمٰن جو مولیٰ آل طلحہ ہیں، انہوں نے کریب سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے صبح سویرے تشریف لے گئے.....۔ (الحدیث)

مسعر کی روایت میں ہے: جو محمد بن عبدالرحمٰن سے وہ ابی رِشدین سے وہ کریب سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، لیکن انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے، نماز پڑھنے سے پہلے یا جب وہ نماز پڑھ چکے تھے، جیسا کہ ابن ماجہ میں مِسعَر کے طریق سے ہے، اور ترمذی اور نسائی میں شعبہ کے طریق سے ہے کہ انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے سفیان کی طرح روایت کیا، اور اس میں ہے: ابن عیاش سے بحوالہ جُویریہ بنت حارث بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ تسبیح کر رہی تھیں۔

حسن بن سفیان کی مسند میں بحوالہ قتیبہ، سفیان بن عیینہ سے مسلم کی سند کے ساتھ مروی ہے، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جویریہ بنت حارث فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے، اس وقت میں اپنے جائے نماز پر بیٹھی تھی۔ جب دوپہر ہوئی تو لوٹے.....۔ (الحدیث)

---

❶ تجرید (۲۵۷/۲) ❷ مسلم (الحدیث: ۲۷۲۶)

ابونعیم نے اپنی مستخرج میں اسے نقل کرنے کے بعد فرمایا: اس کے شروع میں قصہ تھا، میں نے اسے چھوڑ دیا۔

میں کہتا ہوں: ابوعوانہ نے اسے اپنی صحیح میں بحوالہ شُعَیب نقل کیا ہے، انہوں نے سفیان سے اور سند کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک لے گئے ہیں، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ہمارے پاس تشریف لائے، ان کا نام برہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جویریہ رکھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند کرتے تھے کہ کہا جائے آپ نیکی کے پاس سے نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو وہ اپنی جائے نماز پر تھیں۔ پھر حدیث ذکر کی، اس زیادتی سے یہ فائدہ ہوا کہ یہ جویریہ بنت حارث خزاعیہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں، کیونکہ مسلم نے حدیث کا یہ جز سفیان بن عیینہ کی روایت سے نقل کیا ہے، اور اس سند کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچایا۔ اسی طرح محمد بن سعد نے جویریہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کے سوانح میں بحوالہ سفیان بن عیینہ اسے نقل کیا ہے۔ اور سفیان ثوری کے طریق سے بھی بحوالہ محمد بن عبدالرحمٰن نقل کیا ہے، اس کی سند ابن عیینہ کی طرح ہے۔ اس کے شروع میں فرماتے ہیں: جویریہ کا نام برہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ رکھ دیا۔ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی پھر ان رضی اللہ عنہا کے پاس سے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ چاشت کا وقت ہوگیا، پھر آئے اور وہ اپنی جائے نماز پر تھیں...... (الحدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ وہ ام المومنین رضی اللہ عنہا ہیں، اللہ ہی کی توفیق ہے۔

حرف حاء بے نقطی

القسم الاوّل از حرف حاء

۱۱۰۱۱ حِبَّانه

ح کی زیر، اور ب کی تشدید، الف کے بعد نون ہے۔ بنت سلیم بن ضُبَع، ام عامر ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ابن سعد نے ان کا نام لیا ہے، ان کا ذکر کنیتوں میں آئے گا۔

۱۱۰۱۲ حبته [1]

ح پر زبر، ب پر سکون، اس کے بعد ت دو نقطوں والی، بنت جبیر ہیں، خوات بن جبیر کی بہن ہیں، ان کا نسب ان کے بھائی کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ ابن سعد [2] نے ان کا ذکر کیا اور فرمایا: اسلام لائیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔

۱۱۰۱۳ حبته

سعد بن عمیر کی والدہ ہیں۔ ان کے بیٹے کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۰۱۴ حبّه [3]

ح کے اوپر زبر، برّہ کے وزن پر ہے۔ عمرو بن حصن انصاریہ کی صاحبزادی ہیں۔ ابن سعد [4] نے ان کا بیعت کرنے والی خواتین میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۱۵ حبیبه بنت أبی أمامه [5]

اسعد بن زرارہ۔ حرف الف میں ان کا نسب گزر چکا ہے، سہل بن حنیف کی زوجہ ہیں۔ ابوامامہ اسعد کی والدہ ہیں۔

ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ بحوالہ محمد بن عمارہ فرماتے ہیں: مجھ سے میری والدہ حبیبہ اور میری خالہ کبشہ جو فریعہ بنت ابوامامہ اسعد بن زُرارہ کی بہن ہیں،..... پھر حدیث ذکر کی۔

عبداللہ بن ادریس دوری نے محمد بن عمارہ سے بحوالہ زینب بنت نُبیط جو انس بن مالک کی زوجہ ہیں، سے روایت کیا، فرماتے ہیں: ابوامامہ اسعد بن زُرارہ نے میری والدہ اور میری خالہ کو وصیت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جائیں۔ انہوں نے سونے اور موتیوں کے زیور جنہیں رعاث کہا جاتا تھا پیش کیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رعاث انہیں پہنا دیئے۔ زینب فرماتی ہیں: اس زیور

---

[1] تجرید (۲۵۷/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۲۵۷/۸) [3] تجرید (۲۵۷/۲)

[4] الطبقات الکبریٰ (۲۸۵/۸) [5] أسد الغابة (٦٨٢٥) تجرید (۲۵۷/۲)

میں سے کچھ میرے گھر والوں کے پاس ہیں۔ [1]

ابن سکن نے ابن ادریس کی روایت سے اسے نقل کیا ہے اور ابن سعد [2] فرماتے ہیں: حبیبہ اسلام لائیں اور بیعت کی، ان سے سہل بن حنیف نے نکاح کیا جس سے ابوامامہ اسعد پیدا ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام اپنے باپ کے نام پر رکھا، اور اس کی کنیت اپنی کنیت پر رکھی، ان کی والدہ عُمیرہ بنت سہل بن ثعلبہ بن حارث ہیں۔

۱۱۰۱۶ حبیبه بنت أبی تجراة العبدرية [3]

پھر شیبہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث عبداللہ بن مؤمل سے روایت کی ہے، اور ابن سعد [4] نے معاذ بن ہانی اور محمد بن سنجر سے، انہوں نے ابونعیم اور ابن ابوخیثمہ سے، انہوں نے شریح بن نعمان سے، ان سب نے ابن مؤمل سے، انہوں نے عمر بن عبدالرحمٰن بن محیصن سے، انہوں نے عطا بن ابی رباح سے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے صفیہ بنت شیبہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ایک خاتون سے جنہیں حبیبہ بنت ابی تجراۃ کہا جاتا تھا، فرماتی ہیں کہ ہم دار ابی حسین میں قریش کی عورتوں کے ساتھ داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور آپ کا کپڑا ابھی پھر رہا تھا، اور وہ اپنے اصحاب سے فرما رہے تھے: ''سعی کرو، اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے''۔ [5] یہ معاذ کے الفاظ ہیں۔ طحاوی نے معاذ کے طریق سے نقل کیا ہے، ابن مندہ کی کتاب میں ان کے طریق سے یہ حدیث ہمیں عالی سند سے ملی ہے۔

ابوعمر [6] فرماتے ہیں، بعض نے کہا: ان کا نام حبیبہ ''ح'' کے زبر کے ساتھ بعض کا قول ہے: تصغیر کے ساتھ ہے۔ ان کے علاوہ کا قول ہے: تجراۃ، دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضبط کیا ہے، ت کے ساتھ، ابوعمر فرماتے ہیں، اس حدیث کی وجہ سے ان کے صحابیہ ہونے میں اختلاف ہے، کیونکہ اس میں صفیہ بنت شیبہ راویہ ہیں میں نے التمہید میں اس کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: دوسری سند میں صفیہ سے بحوالہ برہ یہ گزر چکا ہے۔ بعض کا قول ہے: تَمْلِک سے، بعض نے کہا: شَیْبَہ کی ام ولد سے، بعض کہتے ہیں: صفیہ سے بلاواسطہ، ابونعیم نے اس کے طرق کے بیان کا استیعاب کیا ہے، ان طرق میں جَسرہ بنت محمد بن سباع کا طریق جس میں حبیبہ بنت ابوتجراۃ سے اسی طرح مذکور ہے، نسائی اور ابن ماجہ نے بُدَیل بن میسرہ کے طریق سے، بحوالہ مغیرہ بن حکیم، انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے ایک خاتون سے نقل کیا ہے، ابن ماجہ کی روایت ہے کہ شیبہ کی اُم ولد ہیں، حدیث تملِک کی سند حرف ت میں گزر چکی ہے۔

۱۱۰۱۷ حبیبه بنت جحش [7]

ابن سعد [8] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: حبیب کی والدہ ہیں، اسی طرح زینب کی سگی بہن ہیں، انہیں استحاضہ کا مرض

---

[1] جامع المسانيد والسنن (٣٥٥/١٥) [2] الطبقات الكبرىٰ (٣٢٢/٨)

[3] اسد الغابة (٦٨٢٦) تجريد (٢٥٧/٢) [4] الطبقات الكبرىٰ (١٨٠/٨)

[5] مسند احمد (٤٢١/٦) [6] استيعاب (١٨٠٦/٤)

[7] اسد الغابة (٦٨٢٧) تجريد (٢٥٧/٢) [8] الطبقات الكبرىٰ (١٧٦/٨)

تھا، بعض محدثین فرماتے ہیں: ان کا نام بدل کر ام حبیبہ کہا جانے لگا، پھر ابن ابی ذئب کے طریق سے، زہری سے، بحوالہ عروہ، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک استحاضہ رہا، وہ عبدالرحمن بن عوف کی زوجہ تھیں، واقدی کا قول ہے: ابن عبدالبر ❶ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اور فرمایا: ایک جماعت نے کہا ہے، ان کی کنیت ام حبیب بغیر ھاء کے ہے، فرمایا: مشہور ہے کہ وہ ام حبیبہ ہیں، اسی طرح فرمایا: کنیتوں میں اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۱۸ حبیبہ بنت ام حبیبہ

بنت ابوسفیان، وہ حبیبہ بنت رملہ بنت ابوسفیان بن صخر ہیں، ان کا ذکر آگے آئے گا، ان کے والد کا نام عبداللہ بن جحش ہے، ان کی والدہ ام المومنین ہیں۔

۱۱۰۱۹ حبیبہ بنت الحصین

بن عبداللہ بن اُنس بن امیہ بن زید بن دارم، سائب بن ابوسائب کی زوجہ ہیں، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے، عبداللہ بن سائب بن ابوسائب کی والدہ ہیں، عبداللہ اور ان کے والدین کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۱۱۰۲۰ حبیبہ بنت خارجہ ❷

بن زید یا بنت زید بن خارجہ خزرجیہ، ابوبکر صدیق کی زوجہ ہیں، ام کلثوم کی والدہ ہیں جو ابوبکر کی بیٹی ہیں، جب ابوبکر فوت ہوئے تو وہ حمل میں تھیں، انہوں نے فرمایا: بنت خارجہ کے بطن والے میرے خیال میں لڑکی ہے، ایسا ہی ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قصہ میں حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحت بہتر دیکھی تو خارجہ کے گھر جانے کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ❸ فرماتے ہیں: حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابوزُہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک اغرّ، ان دونوں کی والدہ ہُزیلہ بنت عتبہ بن عمرو بن خَدِیج بن عامر بن جشم ہیں، اسلام لائیں اور بیعت ہوئیں۔ فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اساف بن عتبہ بن عمرو نے حبیبہ سے شادی کی۔

۱۱۰۲۱ حبیبہ بنت زید

بن ابوزہیر، ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۰۲۲ حبیبہ بنت أبی سفیان ❹

ابوعمر ❺ فرماتے ہیں، ابان بن صَمعَہ کا قول ہے کہ انہوں نے محمد بن سیرین کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے حبیبہ بنت

---

❶ الاستیعاب (۱۸۰۷/۴) ❷ اسد الغابة (۶۸۲۸) تجرید (۲۵۷/۲)

❸ الطبقات الکبریٰ (۲۶۲/۸) ❹ اسد الغابة (۶۸۲۹) تجرید (۲۵۸/۲)

❺ الاستیعاب (۱۸۰۸/۴)

ابوسفیان نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی اولاد میں سے تین بچے مر گئے..... [1] ان سے محمد بن سیرین کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی، نہ ابوسفیان کی کوئی ایسی صاحبزادی ہیں جن کا نام حبیبہ ہو، جس کے کا گمان ہے کہ وہ حبیبہ بنت ام حبیبہ بنت ابوسفیان جن کی حدیث زہری نے عروہ سے بحوالہ زینب بنت ابوسلمہ انہوں نے ان سے، انہوں نے اپنے بیٹے سے، انہوں نے زینب بنت جحش سے یاجوج ماجوج کی دیوار کے بارے میں حدیث روایت کی ہے، اور ان کے والد عبیداللہ بن جحش حبشہ کی سرزمین میں وفات پا گئے۔

موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں کیا ہے۔ وہاں ان کے والد عیسائی ہو گئے۔ جیسا گمان ہے ویسا نہیں، کیونکہ یہ حبیبہ بنت ابوسفیان دوسری ہیں، یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں، اور ان کے والد ابوسفیان نہیں ہیں، وہ تو ابوحرب ام المؤمنین ام حبیبہ کے والد ہیں، یہ ابوسفیان کوئی اور ہیں جن کا نسب معلوم نہیں۔

ابن مندہ نے عالی سند کے ساتھ نضر بن شُمیل کے طریق سے بحوالہ ابان بن صعصعہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو فرماتے ہوئے سنا: مجھ سے حبیبہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''جن مسلمان والدین کے تین بچے فوت ہوں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں داخل کرے گا''۔ [2] فرماتے ہیں: اسے انصاری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں سَہل بن یوسف کے طریق سے بحوالہ اَبان طویل حدیث نقل کی ہے، اور اس کے آخر میں فرمایا: ''ان بچوں سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ!'' وہ کہیں گے: پہلے ہمارے والدین اس میں داخل ہوں، پھر انہیں تیسری یا چوتھی مرتبہ کہا جائے گا: ''تم اور تمہارے والدین داخل ہوں''۔ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے یہ حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! کہنے لگیں: تو اسے یاد کر لو۔

۱۱۰۲۳ حبیبہ بنت سہل [3]

بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ، رعینہ کی سگی بہن ہیں، ان کی والدہ عمرہ بنت مسعود ہیں، جنہوں نے ثابت بن قیس سے خلع لے لی تھی، جیسا کہ اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ان سے عمرہ نے روایت کی، ممکن ہے کہ انہوں نے اور جمیلہ بنت ابی بن سلول نے ثابت سے اکٹھی خلع لی ہو۔

میں کہتا ہوں: مسند دارمی رحمۃ اللہ علیہ میں ہمیں یہ حدیث عالی سند سے بحوالہ یزید بن ہارون ملی ہے، ابن مندہ کی المعرفۃ میں ان کے طریق سے اور وہ ابن سعد [4] کے ہاں ہے، بحوالہ یزید، وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے انہیں بتایا کہ حبیبہ بنت سہل سے ثابت بن قیس نے نکاح کیا، انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا اور وہ لڑکی تھیں، ثابت نے انہیں مارا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو ایک انسان کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کون؟'' کہنے

---

[1] المعجم الکبیر (الحدیث: ۵۷۰/۲۴) مجمع الزوائد (۷/۳) [2] المعجم الکبیر (۵۷۱/۲۴)

[3] اسد الغابۃ (۶۸۳۰) تجرید (۲۵۸/۲) [4] الطبقات الکبریٰ (۳۲۶/۸)

لگیں: میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' کہنے لگیں: ''میرا اور ثابت کا گزارہ نہیں''۔ نبی کریم ﷺ ثابت کے پاس آئے اور فرمایا: ''اس سے مال لے لو اور اسے آزاد کر دو''۔ وہ کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے ہر شے دی ہے، انہوں نے وہ لے لیں، اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس بیٹھ گئیں۔ [1]

یہ روایت مؤطا میں یحییٰ بن سعید سے ہے جو وہ عمرہ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔ بعض نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔ ابن ابی عاصم کے ہاں حماد بن زید کے طریق سے ہے، دونوں یحییٰ بن سعید سے طویل حدیث نقل کی ہے۔ اس میں ہے: وہ میری پھوپھیوں میں سے ایک ہیں، اور اس روایت میں ہے: پھر انصار کی غیرت کا ذکر کیا، انہیں ناپسند تھا کہ ان کی عورتوں کے بارے میں کوئی برائی کی جائے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ثابت نے انہیں نکاح کا پیغام دیا اور ان سے شادی کی، ان کے مزاج میں سختی تھی، اس لیے ثابت نے انہیں مارا۔ ابوعمر نے ثابت سے کئی خلع لینے والی خواتین کا ذکر کیا ہے تو وہ بعید نہیں ہے، اس کی وجہ سبب مذکور کا اختلاف ہے۔

ابن سعد نے حماد بن زید کے طریق سے، بحوالہ یحییٰ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کی زوجہ تھیں..... (الحدیث) اس روایت میں ہے کہ انہوں نے باغ واپس کر دیا، اس روایت میں ہے: اسلام میں یہ پہلا خلع ہے، اور یہ بھی ہے: ان سے ثابت کے بعد ابی بن کعب نے نکاح کیا۔

ابن سعد فرماتے ہیں: ہم سے انصاری نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابان بن صمعہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے سنا، وہ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: مجھ سے حبیبہ نے اور وہ نبی کریم ﷺ کے گھر میں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے بلوغت سے قبل وفات پا جائیں، تو انہیں قیامت کے دن لایا جائے گا اور جنت کے دروازے پر ٹھہر جائیں گے، انہیں کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے: پہلے ہمارے والدین داخل ہوں۔

ابن سیرین فرماتے ہیں: میرے گمان میں دوسری یا تیسری مرتبہ کہا جائے گا: تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورت سے پوچھا: کیا تم نے سنا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! ابن سعد فرماتے ہیں، ابن سیرین نے اسی طرح روایت کیا ہے، ان کا نسب بیان نہیں کیا، مجھے معلوم نہیں وہ بنت سہل بن ثعلبہ ہیں یا کوئی اور ہیں۔

۱۱۰۲۴ حبیبہ بنت سہل

ابان بن صمعہ نے محمد بن سیرین سے روایت کیا ہے کہ حبیبہ بنت سہل نے ان سے روایت کیا ہے، پھر انہوں نے حدیث بیان کی جو پہلی صحابیہ کے سوانح میں گزر چکی ہے، ابن سعد کا قول ہے کہ ممکن ہے وہ دوسری ہوں۔

۱۱۰۲۵ حبیبہ بنت شریق [2]

بعض کا قول ہے: ابوشریق انصاریہ کی صاحبزادی ہیں، بعض کا قول ہے: ہذلیہ ہیں، وہ عیسیٰ بن مسعود بن حکم کی دادی ہیں، انہوں نے ان سے روایت کی ہے، یہ ابن عبدالبر [3] کا قول ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: انہوں نے بدیل بن ورقاء سے روایت کی،

---

[1] مسند احمد (۳/٤) [2] اسد الغابة (٦٨٣١) تجريد (٢٥٨/٢) [3] الاستيعاب (١٨٠٩/٤)

ان کی حدیث صالح بن کیسان نے عیسیٰ بن مسعود سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ سے روایت کی ہے، پھر اس حدیث کو سعید بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ صالح، انہوں نے عیسیٰ زُرَقی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے کہ وہ اپنی والدہ بنت عجفاء کے ساتھ ایام حج میں منیٰ میں تھیں، وہاں بُدَیل بن وَرقاء رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سواری پر آیا اور پکار کر کہا: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے: تم میں سے جو کوئی روزہ دار ہو اسے چاہیے کہ افطار کرے، کیونکہ یہ کھانے اور پینے کے ایام ہیں۔

نسائی نے ان کی حدیث مسعود بن حکم کے طریق سے بحوالہ ان کی والدہ نقل کیا ہے، اور ان کا نام نہیں لیا۔ لیکن ان کے پاس یہ حدیث علی بن ابوطالب سے مروی ہے، نہ کہ بدیل سے۔ لہٰذا تعدد کا احتمال ہے۔

ابن حبان نے انہیں ثقات تابعین سے ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام اسماء ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ عمرو بن سلیم سے بھی بحوالہ ان کی والدہ اسی طرح منقول ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس طرح پکارتے ہوئے دیکھا: یہ قرینہ تعدد کو تقویت دیتا ہے۔

۱۱۰۲۶ حبیبہ بنت شریک [1]

بن اَنس بن رافع اشہلیہ، ان کی والدہ امامہ بنت سماک کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۰۲۷ حبیبہ بنت الضحاک

بن سفیان، عباس بن مرداس جب اسلام لائے تو ان کی زوجہ تھیں، ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۲۸ حبیبہ بنت ابی عامر الراھب [2]

حنظلہ، جو غسیل ملائکہ ہیں، ان کی بہن ہیں۔ ابن سعد [2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۲۹ حبیبہ بنت عبداللہ

بن جحیر اسدیہ، ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابوسفیان کی صاحبزادی ہیں، حبیبہ بنت ام حبیبہ کے سوانح میں ان کی طرف اشارہ ہے، ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے: اپنی والدہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی اور انہی کے ساتھ مدینہ واپس آئیں، ابن اسحاق نے ایک قول ذکر کیا ہے کہ حبشہ کی سرزمین میں پیدا ہوئیں۔

۱۱۰۳۰ حبیبہ بنت عمرو [3]

بن حصن، بنو عامر بن زُریق سے ہیں، اسلام لائیں اور بیعت کی۔ ابن مندہ نے محمد بن سعد کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ ان سے کوئی روایت نہیں۔

---

[1] مسند احمد (٢٢٤/٥) [1] تجرید (٢٥٨/٢)

[2] الطبقات الکبریٰ (٢٥٢/٨)

[3] اسد الغابۃ (٦٨٣٣) تجرید (٢٥٨/٢)

۱۱۰۳۱ حبیبہ بنت قیس [1]

بن زید بن عامر بن سواد انصاری، بنوظفر سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں۔ ابن اثیر [2] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۳۲ حبیبہ بنت مسعود [3]

بن خالد، بنوعامر بن زُرَیق سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ان سے کوئی روایت نہیں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے، محمد بن سعد [4] سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

۱۱۰۳۳ حبیبہ بنت معتب [5]

بن عبید بن سواد بن ہیثم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، بشر بن حارث کے نکاح میں تھیں، جن سے بریرہ پیدا ہوئیں۔ [6]

۱۱۰۳۴ حبیبہ بنت ملیل [7]

(دو لام کے ساتھ تصغیر ہے) ابن وَبرہ بن خالد بن عجلان، بنوعوف بن حارث بن خزرج انصار یہ سے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ان سے فروہ بن عمرو بن ورقہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ نے نکاح کیا، جس سے عبدالرحمٰن بن فروہ پیدا ہوئے۔ ابن مندہ نے ابن سعد کے حوالہ سے بھی اسے مسنداً نقل کیا ہے۔ [8]

۱۱۰۳۵ حبیبہ بنت نُبَیہ

بن حجاج سہمیہ، مطلب بن ابووداعہ کی زوجہ ہیں، حبیبہ بنت مطلب کی والدہ ہیں، حبیبہ نے عبدالرحمٰن بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے نکاح کیا، وہ عبداللہ جنہیں بَبّہ امیر بصرہ کہا جاتا تھا، ان کے بھائی تھے۔ نُبیہ جو حبیبہ کے والد ہیں، عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حالت کفر میں قتل ہوئے، یہ سب زبیر بن بکار سے مروی ہے۔

۱۱۰۳۶ حُذافہ بنت الحارث السعدیہ [9]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہیں، یہ وہی ہیں جنہیں شیماء [10] کہا جاتا ہے۔ (شین نقطوں والے کے ساتھ) بعض کا قول ہے: ان کا نام جُذامہ جیم کے ساتھ ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۱۱۰۳۷ حریملہ بنت عبد [11]

بن اسود بن جذیمہ بن قیس بن بیاضہ بن سبیع خزاعیہ۔ حبشہ کی سرزمین میں وفات پا گئیں، طبری نے ایسا ہی ان کا ذکر کیا

---

[1] اسد الغابة (٦٨٣٤) تجريد (٢/٢٥٨)
[2] اسد الغابة (٥/٤٢٤)
[3] اسد الغابة (٦٨٣٥) تجريد (٢/٢٥٨)
[4] الطبقات الكبرٰى (٨/٢٨٤)
[5] اسد الغابة (٦٨٣٦) تجريد (٢/٢٥٨)
[6] الطبقات الكبرٰى (٨/٢٥٠)
[7] اسد الغابة (٦٨٣٧) تجريد (٢/٢٥٨)
[8] الطبقات الكبرٰى (٨/٢٥٠)
[9] اسد الغابة (٦٨٣٨) تجريد (٢/٢٥٨)
[10] السيرة النبوية (٤/٧٨)
[11] اسد الغابة (٦٨٣٩) تجريد (٢/٢٥٨)

ہے۔ ابن عبدالبر [۱] سے بھی ان کے بارے میں منقول ہے۔ ابن سعد [۲] فرماتے ہیں: حرملہ (بغیر تصغیر ہے)۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں، اور اپنے شوہر جہم بن قیس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، ان سے عبداللہ، عمر اور حرملہ پیدا ہوئے، ان کی کنیت ام حرملہ تھی، وہ وہاں وفات پا گئیں۔

۱۱۰۳۸ حرملہ [۳]

(بغیر تصغیر کے ہے) بنت عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم انصاریہ۔ بنو مالک بن خزرج سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، طبرانی نے معجم کبیر میں اسی طرح فرمایا ہے۔

۱۱۰۳۹ حزمہ [۴]

بنت قیس فہریہ، فاطمہ کی بہن ہیں، ان کا نسب ان کے بھائی ضحاک بن قیس کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ ان کے بھائی ضحاک بن قیس کی حدیث اور ان کی بہن فاطمہ بنت قیس کی حدیث جو مسند احمد میں ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے ان سے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی۔

۱۱۰۴۰ حسانہ المزنیہ [۵]

ان کا نام جثامہ تھا، ابوعمر نے صالح بن رستم کے طریق سے بحوالہ ابن ابوملیکہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، ان کا قصہ مسنداً نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑھیا آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' کہنے لگی: میں جثامہ مزنیہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تمہارا کیا حال ہے؟ اور تم ہمارے بعد کیسے رہے؟'' اس نے کہا: خیریت سے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ جب وہ چلی گئی، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس بڑھیا سے اس عزت و احترام سے پیش آتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں آتی تھی، اور اچھے طریقے سے پیش آنا ایمان کا حصہ ہے''۔ [۶] ابوعمر فرماتے ہیں کہ جس نے حولاء بنت تویت کے بارے میں جو کچھ نقل کیا ہے، ان میں یہ روایت سب سے زیادہ صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں: حولا (بغیر نسبت کے) سوانح میں اس کا بیان آئے گا۔

۱۱۰۴۱ حسنہ [۷]

شرحبیل بن حسنہ کی والدہ ہیں، عجلی کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن سعد [۸] فرماتے ہیں: اپنے والد کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ابراہیم بن سعد نے بنو جمح میں سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، ان میں

---

[۱] الاستیعاب (۱۸۱۰/٤) [۲] الطبقات الکبریٰ (۲۰۹/۸) [۳] اسد الغابۃ (٦٨٤٠) تجرید (۲۵۹/۲)
[۴] اسد الغابۃ (٦٨٤١) تجرید (۲۵۹/۲) [۵] الاستیعاب (۱۸۱۰/٤) [۶] اسد الغابۃ (٦٨٤٢) تجرید (۲۵۹/۲)
[۷] الاستیعاب (۱۸۱۰/٤) [۸] کنز العمال (حدیث: ٣٤٣٤٤) [۹] اسد الغابۃ (٦٨٤٣) تجرید (۲۵۹/۲)
[۱۰] الطبقات الکبریٰ (۲۱۰/۸)

معمر بن حبیب ان کے ساتھ ان کے بیٹے خالد اور جُنادہ اور حسنہ تھیں، جو ان دونوں کی والدہ ہیں، اور ان دونوں کے ماں شریک بھائی شرحبیل بن حسنہ تھے۔ [1]

۱۱۰۴۲ حسّانہ جثّامہ میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۰۴۳ حفصہ بنت حاطب [2]

بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید انصاریہ، حارث بن حاطب کی بہن ہیں، ابن حبیب کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیعت کی۔

۱۱۰۴۴ حفصہ بنت عمر [3]

بن خطاب جو امیر المومنین ہیں، یہ ام المومنین ہیں، ان کے والد کے ذکر میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ان کی والدہ زینب بنت مظعون ہیں، نبی کریم ﷺ سے نکاح سے قبل خُنَیس بن حذافہ کے نکاح میں تھیں۔ وہ بدر میں حاضر تھے اور مدینہ میں فوت ہوئے، جب ان کی عدت پوری ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر سے ان کے نکاح کی خواہش ظاہر کی، وہ خاموش ہوگئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کی، انہوں نے کہا: میں اِن دنوں شادی نہیں کرنا چاہتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حفصہ سے عثمان سے بہتر شخص شادی کرے گا، اور عثمان سے حفصہ سے بہتر عورت کی شادی ہوگی''۔ اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے، اور فرمایا: مجھ سے ناراض نہ ہونا۔ نبی کریم ﷺ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا تھا، میں رسول اللہ ﷺ کا راز ظاہر نہیں کرسکتا تھا، اگر آپ ان سے نکاح کا ارادہ ترک کردیتے تو میں نکاح کر لیتا۔ [4] نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

ابن سعد [5] نے اسے نقل کیا ہے، یہ الفاظ بعض طرق میں ہیں، اس کی اصل صحیح میں زہری کے طریق سے سالم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے ہے، وہ اپنے والد سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، ابوعبیدہ فرماتے ہیں: ۲ھ کا واقعہ ہے، ان کے علاوہ نے کہا: ۳ھ ہے، وہ راجح ہے، کیونکہ ان کے شوہر اُحد میں ۳ھ میں شہید ہوئے، بعض کا قول ہے: وہ بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں، ابن سعد نے اسے اپنی سند سے جس میں واقدی بھی ہیں، نقل کیا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ان سے ان کے بھائی عبداللہ اور ان کے بیٹے حمزہ ان کی زوجہ صفیہ بنت ابوعُبَید، صحابہ اور تابعین نے روایت کی، ان میں حارثہ بن وہب، مطلب بن ابووداعہ، ام مبشر انصاریہ، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، عبداللہ بن صفوان بن امیہ اور دوسرے راوی شامل ہیں۔

ابوعمر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک طلاق دی، پھر ان سے رجوع کرلیا، اس لیے کہ جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ

---

[1] المعجم الكبير (الحديث: ٥٤٩/٢٤) الاستيعاب (١٨١١/٤)

[2] اسد الغابة (٦٨٤٤) تجريد (٢٥٩/٢) [3] اسد الغابة (٦٨٤٥) تجريد (٢٥٩/٢)

[4] بخاري (الحديث: ٥١٢٢) [5] الطبقات الكبرٰى (٥٨/٨، ٥٩)

سے فرمایا تھا: حفصہ سے رجوع کرلیں، یہ شب بیدار، روزہ دار ہیں، اور جنت میں آپ ﷺ کی بیوی ہوں گی۔ [1]

ابن سعد نے ابوعمران جونی کے طریق سے بحوالہ قیس بن زید نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ..... پھر حدیث ذکر کی۔ وہ مرسل روایت ہے۔ عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حفصہ کو ایک طلاق دی، پھر آپ ﷺ کو ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا۔ موسیٰ بن علی نے اپنے والد سے، انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حفصہ بنت عمر کو طلاق دی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو اپنے سر پر مٹی ڈال دی اور فرمایا: اللہ کو اس کے بعد عمر اور اس کی بیٹی کی کیا پرواہ! تو صبح نبی کریم ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ عمر پر مہربانی کرتے ہوئے حفصہ سے رجوع کرلیں۔ [2] پھر اسے نقل کیا ہے۔

ابوصالح کی روایت میں ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں، فرمایا: شاید رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ انہوں نے تمہیں ایک مرتبہ طلاق دی پھر میری وجہ سے رجوع کیا، اگر دوسری مرتبہ طلاق دی تو میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔ ابویعلی [3] نے اسے نقل کیا ہے۔

ابوعمر فرماتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کی، اور حفصہ نے اپنے بھائی عبداللہ کو وہی وصیت کی جو انہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کی تھی کہ غابہ کو صدقہ کردیں، ابن سعد نے عبداللہ بن عمر کے طریق سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر سے نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حفصہ کو وصیت کی اور صحیح سند کے ساتھ نافع سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا وفات سے قبل ہمیشہ روزہ دار رہتی تھیں۔

ایک سند کو جس میں واقدی بھی ہیں، ابوسعید المقبری تک پہنچایا ہے، میں نے مروان کو ابوہریرہ، ابوسعید کے درمیان حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کے آگے دیکھا ہے، اور مروان کو دیکھا کہ جنازے کی چارپائی کو دارِ آل حزم سے دار مغیرہ تک دونوں لکڑیوں سے اٹھائے ہوئے تھے، اور ابوہریرہ نے دار مغیرہ سے ان کی قبر تک اٹھایا۔

بعض کا قول ہے: جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اس وقت ان کی وفات ہوئی، یہ جمادی الاولیٰ ۴۱ھ کا واقعہ ہے، بعض نے کہا: ۴۵ھ تک زندہ رہیں، اور بعض کا قول ہے۔ ۲۷ھ میں فوت ہوگئیں، اسے ابوبشر دولابی نے بیان کیا ہے جو غلط ہے۔ گویا اس بات کو کہنے والے نے اس کی سند کو اس روایت تک پہنچا دیا ہے جو ابن وہب نے امام مالک سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: فتح افریقہ کے سال حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، اور ان کی مراد فتح ثانی ہے۔ جو حضرت معاویہ بن خدیج کے ہاتھوں ہوئی اور وہ ۴۵ھ کا واقعہ ہے، اور پہلی فتح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی جو ۲۷ھ کا واقعہ ہے، وہ مراد نہیں۔ واللہ اعلم۔

---

[1] المعجم الكبير (۳۰۶/۲۳) مجمع الزوائد (۲۴۴/۹)

[2] المعجم الكبير (۳۰۷/۲۳) مجمع الزوائد (۲۴۴/۹)

[3] مسند ابویعلی (۱۷۲/۱)

۱۱۰۴۵ حفصه [1]

یا حِقة (قاف کے ساتھ) بنت عمرو: ابوعمر فرماتے ہیں، انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی، ابومجلز ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حالت احرام میں زرد رنگ کے کپڑے پہنتی تھیں۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے اسے مسنداً نقل کیا ہے۔ بطریق شریک جو عاصم سے، وہ ابومخذر سے وہ حِقة بنت عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی، آپ رضی اللہ عنہا جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتیں اور میقات کے قریب ہوتیں تو اپنے پسندیدہ کپڑے پہنتیں، جن میں زرد رنگ ہوتا۔ [2]

۱۱۰۴۶ حُکیمه [3]

تصغیر کے ساتھ ہے۔ بنت غیلان ثقفیہ، یعلی بن مرہ کی بیوی ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا نہیں؟ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ [4] فرماتے ہیں: انہیں اپنے شوہر سے روایت حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں.......... [5]

۱۱۰۴۷ حلیمة السعدیة [6]

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا، ابوذویب کی بیٹی ہیں جن کا نام عبداللہ بن حارث بن شجنہ (شین کے زیر، جیم کے سکون، اس کے بعد نون) ابن رِزام (راء کے زیر کے ساتھ اور اس کے بعد زا) بن ناضرہ بن سعد بن بکر بن ھوازن۔ ابوعمر [7] فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیبی کرشمے دیکھے جس کا ذکر اس کے مشہور ہونے کی وجہ سے ہم نے چھوڑ دیا، زید بن اسلم، عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: حلیمہ بنت عبداللہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی چادر ان کے لئے بچھا دی، جس پر وہ بیٹھ گئیں، ان سے عبداللہ بن جعفر نے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی حلیمہ سے ان کے دودھ پلانے کے بارے میں حدیث ہے، ابویعلی اور ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور عبداللہ اور حلیمہ کے درمیان تحدیث کے ساتھ تصریح کی ہے۔ ابن اسحاق کی کتاب سیرۃ الکبریٰ [8] میں ان کی سند سے جسے انہوں نے عبداللہ بن جعفر تک پہنچایا ہے، لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے حلیمہ سے حدیث بیان کی، اور نسب جسے انہوں نے بیان کیا ہے۔ ابن اسحاق [9] نے سیرۃ النبویہ کے شروع میں اسے ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسدالغابہ (٦٨٤٦) تجرید (٢/٢٥٩) [2] المعجم الکبیر (٢٤/٥٤٧)، مجمع الزوائد (٣/٢٢٠)

[3] اسدالغابہ (٦٨٤٧) تجرید (٢/٢٥٩) [4] الاستیعاب (٤/١٨١٢)

[5] الاستیعاب (٤/١٨١٢) [6] اسدالغابة (٦٨٤٨) تجرید (٢/٢٥٩)

[7] الاستیعاب (٤/١٨١) [8] السیرة النبویة (١/١٣٢، ١٣٣)

[9] السیرة النبویة (١/١٣١)

اس میں ہے پھر دودھ پلانے والیوں کی تلاش اور آپ کو حلیمہ سعدیہ کا دودھ پلایا گیا، پھر ان کا نسب بیان کیا۔ ابوداؤد، ابویعلی وغیرہ نے عمارہ بن ثوبان کے طریق سے بحوالہ ابوطفیل روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرما رہے تھے، اتنے میں ایک بدوی عورت آئی، جب وہ نبی کریم ﷺ کے قریب آئی تو آپ ﷺ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھائی، وہ اس پر بیٹھ گئیں، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ وہ کہنے لگے، یہ آپ ﷺ کی والدہ ہیں، جنہوں نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ [1]

ابن مندہ نے انہیں ان کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے، فرماتے ہیں: حلیمہ بنت حارث سعدیہ، اور نوح بن ابومریم کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق ان کی سند سے حدیث نقل کی ہے، اس میں فرماتے ہیں: بحوالہ عبداللہ بن جعفر، جو حلیمہ بنت حارث سعدیہ سے حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۱۰۴۸ حلیمہ بنت عروہ

بن مسعود ثقفی، تجرید میں ان کا ذکر ہے، ان کے والد نبی کریم ﷺ کے زمانے میں وفات پا گئے وہ اس وقت چھوٹی تھیں، اس لئے انہیں قسم ثانی میں ذکر کرنا چاہیے۔

۱۱۰۴۹ حمامہ [1]

ابوعمر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے، جنہیں اللہ کے راستے میں تکالیف دی گئیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا، استیعاب میں ان کے سوانح علیحدہ بیان نہیں کئے گئے، ابن دباغ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابوعلی غسانی نے بھی اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: وہ بلال کی والدہ ہیں، جو مؤذن ہیں، اور ابوعمر نے مغازی اور سیر کے کتاب الدرر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۵۰ حمامہ المغنیہ

انصار کی لونڈیوں میں سے تھیں، حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ان کا ذکر ہے۔ عید کے دن جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، تو ان کے پاس دو لونڈیاں ترنم سے اشعار پڑھ رہی تھیں، ان میں سے ایک کا نام حمامہ تھا، فلیح بن ابوالدنیا کی روایت میں ہشام سے وہ اپنے والد سے اور وہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں، اس سند سے اصل حدیث صحیحین میں ہے لیکن ان میں سے ایک کا نام مذکور نہیں۔ میں نے فتح الباری میں اس کی وضاحت کر دی ہے۔

۱۱۰۵۱ حمنہ بنت جحش الأسدیہ [2]

ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بھائیوں کی بہن ہیں، حضرت عبداللہ بن جحش کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ مصعب بن عمیر کی زوجہ تھیں، جو یوم اُحد میں شہید ہو گئے، پھر ان سے طلحہ بن عبیداللہ نے نکاح کیا، جس سے محمد اور عمران پیدا ہوئے،

---

[1] مسند ابویعلی (۹۰۰/۲) [1] اسد الغابہ (۶۸۴۹)، تجرید (۲۶۰/۲)

[2] اسد الغابة (۶۸۵۰)، تجرید (۲۶۰/۲)

ان دونوں اور ان کی بہن زینب والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب ہیں، ابوعمر [1] فرماتے ہیں۔ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے تھیں، اُحد کے دن شریک ہوئیں، وہ پیاسوں کو پانی پلاتی تھیں، زخمیوں کو اٹھاتی اور ان کا علاج معالجہ کرتی تھیں، انہیں استحاضہ کا مرض تھا جیسا کہ ابوداؤد اور ترمذی [2] نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کے طریق سے، بحوالہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ، وہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں، پھر انہوں نے استحاضہ کی حدیث ذکر کی۔

عاصم احول، عکرمہ سے اور وہ حمنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کا مرض تھا، ابواسحاق شیبانی نے اس کی مخالفت کی ہے، اور ابوبشر عکرمہ سے روایت کرتے ہیں: ام حبیبہ کو استحاضہ کا مرض تھا، بعض نے اس اختلاف کو جمع کیا ہے کہ دونوں کو استحاضہ کا مرض تھا، اور حبیبہ ام حبیبہ یا ام حبیب، عبدالرحمٰن کی زوجہ تھیں، بعض کا قول ہے: زینب کو بھی استحاضہ کا مرض تھا، یہاں تک کہ بعض کا قول ہے، جحش کی تمام بیٹیوں کی اس سے آزمائش کی گئی، جبکہ واقدی نے انکار کیا ہے کہ حمنہ کو استحاضہ کا مرض ہو۔ اور علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ ابن سعد [3] فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انہیں خیبر سے تیس وسق کھجوریں کھانے کو دیں۔ محمد بن طلحہ کی والدہ ہیں، جو سجاد کے نام سے معروف ہیں۔

۱۱۰۵۲ حمنه بنت أبی سفیان [4]

بن حرب بن امیہ، ابن عائشہ نے طبرانی کی روایت سے ان کا نام لیا ہے، جوان کے طریق سے بحوالہ حماد، وہ ہشام سے، وہ اپنے والد سے وہ زینب بنت ابوسلمہ سے وہ ام حبیبہ سے روایت کرتی ہیں، کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو حمنہ بنت ابی سفیان کے بارے میں رغبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کیا کروں'' کہنے لگیں، آپ اس سے نکاح کر لیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لئے حلال نہیں''.....الحدیث [5]

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ہشام سے کئی لوگوں نے روایت کیا، لیکن ان کا نام نہیں لیا، بعض نے ان کا نام دُرّہ بتایا ہے، اللہ ہی علم والا ہے۔

۱۱۰۵۳ حمیده [6]

تصغیر کے ساتھ ہے، اسماء بنت ابوبکر کی باندی تھیں، اشعب طامع کی والدہ ہیں، بعض کا قول ہے: ازواج النبی ﷺ کے گھر میں آتی تھیں اور ان کے درمیان پھوٹ ڈالتی تھی، نبی کریم ﷺ نے انہیں سزا دینے کا حکم دیا، بعض نے کہا: اس کے لئے بددعا کی اور وہ مرگئی، یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ اشعب نبی کریم ﷺ کے بعد پیدا ہوئے، شائد ان کی بددعا سے ایسا مرض ہو گیا ہو، جس سے کچھ مدت بعد فوت ہو گئی ہوں۔

---

[1] الاستیعاب (۱۸۱۳/٤) [2] ترمذی کتاب. ابواب الطهارة

[3] الطبقات الکبریٰ (۱۷۵/۸) [4] اسدالغابه (٦٨٥١) ، تجرید (۲٦/۲)

[5] مسند احمد (الحدیث ۲۹۱/٦) ، مصنف عبدالرزاق (۱۳۹٤۷)، بیهقی (۱٦۲/۷)

[6] تجرید (۲٦۰/۲)

۱۱۰۵۴ حُمَیمہ [1]

یہ بھی تصغیر ہے، اور دال کے بدلے میم ہے۔ بنت صفی بن صخر، بنو کعب بن سلمہ سے ہیں، براء بن معرور کی زوجہ ہیں، ابن سعد [2] نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۵۵ حُمَیمہ بنت الحمام [3]

بن جموح، عمرو بن حمام کی بہن ہیں، ابن سعد [4] نے ان کا ذکر کیا ہے، حاء بغیر نقطوں کے، اس باب میں ذہبی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن اثیر نے حرف جیم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسے لکھ لیا جائے۔

۱۱۰۵۶ حُمَینہ [5]

میم کے بدلے نون کے ساتھ، بنت ابوطلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار، خلف بن اسد بن عاصم بن بیاضہ خزاعی کی زوجہ ہیں۔ وہ فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے اسود بن خلف سے ان کا نکاح ہوا، اسلام نے ان دونوں میں جدائی کرا دی، مستغفری نے محمد بن ثور کے طریق سے، انہوں نے ابن جریج سے بحوالہ عکرمہ اسی طرح نقل کیا ہے، جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

''تم ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا، ہاں مگر جو پہلے ہو چکا''۔ [6]

تو اسلام نے چار عورتوں اور ان کے شوہروں کے بیٹوں کے درمیان تفریق کرا دی، ان میں یہ حمینہ [7] بھی شامل ہیں۔ ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۵۷ حمینہ بنت عبدالعزی

بقول بعض: جیم کے ساتھ ہے، بعض کا قول ہے: جیم اور نون کے بدلے لام کے ساتھ ہے۔ ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

۱۱۰۵۸ الحَنفاء بنت ابوجهل

بن ہشام بن مغیرہ: ابن سعد [8] نے ان کا ذکر بیعت کرنے والی صحابیات میں کیا ہے، ابن حزم کا گمان ہے کہ یہ وہی ہیں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا تھا۔

۱۱۰۵۹ حواء بنت رافع [9]

بن امریء القیس اشهلیہ: ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، اور محمد بن سعد [10] سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان کا بیعت کرنے والی صحابیات میں ذکر کیا ہے۔

---

[1] اسدالغابہ (۶۸۵۲)، تجرید (۲۶۰/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۲۹۰/۱)

[3] تجرید (۲۶۰/۲) [4] الطبقات الکبریٰ (۲۹۱/۸) [5] اسدالغابہ (۶۸۵۳)، تجرید (۲۶۰/۲)

[6] سورۃ النساء: آیت ۲۲ [7] جامع المسانید والسنن (۲۱۲/۲) [8] الطبقات الکبریٰ (۱۹۱/۸)

[9] اسدالغابہ (۶۸۵۵)، تجرید (۲۶۰/۲) [10] الطبقات الکبریٰ (۲۳۲/۸)

میں کہتا ہوں: ابن سعد نے واقدی سے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انصار کے نسب میں ہمیں حضرت رافع کی صرف ایک بیٹی کا تذکرہ ملا ہے، جن کا نام صعبہ ہے، ان کی والدہ مخزیمہ بنت عدی نجاریہ ہیں، جو ابوالحیسر کی بہن ہیں۔

۱۱۰۶۰ حواء بنت یزید [1]

بن سکن: ابن سعد [1] فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن عمر یعنی واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں، مجھے اسامہ بن زید نے، داؤد بن حصین سے، انہوں نے ابوسفیان مولیٰ ابن ابواحمد سے، بتایا وہ فرماتے ہیں: میں نے ام عامر اشہلیہ سے سنا، فرما رہی تھیں: میں لیلیٰ بنت خطیم اور حواء بنت یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب اور عشاء کے درمیان آئیں، اور ہم اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری کیا حاجت ہے''؟ ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس اسلام پر بیعت کرنے کے لئے آئی ہیں......الحدیث، [1] جمیلہ بنت ثابت بن ابوالافلح کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ مصعب نے اس کا ذکر کیا ہے، اور ابن سعد نے طویل اور ان سے زیادہ مکمل قصہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۶۱ حواء بنت یزید [2]

بن سنان بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاریہ، ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مصعب زبیری کا قول ہے، اسلام لائیں، اسلام لانے کو اپنے شوہر قیس بن خطیم شاعر سے چھپاتی تھیں، جس وقت قیس مکہ آئے، وہ قریش میں سے حلیف چاہتے تھے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اسلام پیش کیا، قیس نے اس کے لئے مہلت مانگی، یہاں تک کہ وہ مدینہ آ گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کی زوجہ حوا بنت یزید کے ساتھ برے سلوک سے منع کیا اور اس کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسلام لا چکیں ہیں۔ قیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو قبول کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: ''کالے ڈوروں والے نے وفا کی''۔

ابوعمر فرماتے ہیں: میں نے مصعب کے سامنے اس قصے کی نکارت کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اس کا منکر حصہ یہ ہے کہ ان کے شوہر قیس بن شماس ہیں، رہے قیس بن خطیم تو وہ ہجرت سے قبل قتل ہو گئے، ہمارے نزدیک مصعب کا قول معتبر ہے، قیس بن شماس، قیس بن خطیم سے بڑے ہیں، انہوں نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا، ان کے بیٹے ثابت بن قیس نے اسلام کا زمانہ پایا ہے۔

عدوی نے مصعب کی موافقت کی فرمایا: حواء بنت یزید بن سنان بن کرز بن زعوراء بن عبدالاشہل، قیس بن خطیم کی زوجہ ہیں، جن سے ثابت بن قیس پیدا ہوئے۔

محمد بن سلام جمحی جو طبقات الشعراء کے مصنف ہیں فرماتے ہیں: قیس بن خطیم کی زوجہ اسلام لائیں، انہیں حوا کہا جاتا تھا۔ وہ انہیں اسلام سے روکتا اور مذاق اڑاتا تھا، وہ سجدہ کرتیں تو ان کا کپڑا ان کے سر پر پلٹ دیتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت سے قبل مکہ میں انصار کے اسلام لانے کی خبر ملتی رہتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اسلام لانے کا پتہ چلا اور جو قیس ان کے ساتھ کرتا تھا۔ جب حج کا

---

[1] اسدالغابہ (٦٨٥٦)، تجرید (٢/٢٦٠) [1] الطبقات الکبریٰ (٨/٢٣٧)

[2] مسند احمد (الحدیث ٦/٤٣٤) [2] اسدالغابہ (٦٨٥٧)، تجرید (٢/٢٦١)

موسم آیا تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہاری بیوی اسلام لائی ہے اور تم اسے اذیت دیتے ہو، مجھے یہ پسند ہے کہ تم اسے کچھ نہ کہو"۔

محمد بن اسحاق اس کی طرف سبقت لے گئے ہیں، اور اسے سیرۃ نبویہ میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ اسی طرح روایت کرتے ہیں، اور یہ اضافہ کیا ہے، سعد بن معاذ حواء کے ماموں تھے، کیونکہ ان کی والدہ عَقرب بنت معاذ ہیں۔ حواء اسلام لائیں پھر ان کا اسلام سنور گیا۔ ان کا شوہر کافر تھا، جب وہ ان کے پاس آتا، تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا، تو ان کا کپڑا اٹھا کر ان کے سر پر ڈال دیتا اور کہتا: تم ایسے دین پر ہو، معلوم نہیں وہ کیا ہے، اس روایت میں اسے اپنی بیوی کے حق میں نبی کریم ﷺ کی وصیت کا ذکر ہے، جیسا پہلے گزر چکا، ان سب سے مصعب کے کلام کو تقویت ملتی ہے، اسے محمول کیا جائے گا کہ قیس اس سال قتل کیا گیا۔

انصار نبی کریم ﷺ کے پاس تین مرتبہ جمع ہوئے منیٰ کی گھاٹی عقبہ میں، پہلی مرتبہ وہ بہت تھوڑے تھے، اور وہاں سے مسلمان ہو کر لوٹے، اور اپنے اسلام لانے کو خفیہ رکھتے تھے، پھر ان میں سے معزز لوگوں نے پوشیدہ طور پر اسلام قبول کر لیا، پھر دوسرے سال نبی کریم ﷺ سے بیعت عقبہ کی جو پہلی بیعت ہے، وہ بارہ آدمی تھے، وہ لوٹے تو اسلام مدینہ میں پھیل گیا اور بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے، پھر انہوں نے دوسری بیعت کی، وہ بہتر (۷۲) مرد اور دو (۲) عورتیں تھیں۔ ان حواء کا اسلام لانا پہلی اور دوسری بیعت کے درمیان تھا، اور قیس کو وصیت دوسرے سال تھی، وہ دوسرے اور تیسرے سال کے درمیان مقتول ہوا۔ واللہ اعلم

ابن مندہ کو ان میں اور جو ان سے قبل ہیں، ان میں وہم ہے۔ وہ کہتے ہیں: حواء بنت زید بن سکن اشہلیہ، قیس بن حطیم کی زوجہ ہیں، جنہیں ام بجید کہا جاتا ہے۔ پھر ام بجید مذکورہ کی حدیث، جن کا ذکر بعد میں آ رہا ہے ان کے سوانح میں بیان کی، اس میں خلط ملط ہوا ہے۔ اُم بجید کے والد کا نام زید (زاء سے پہلے ي ہے) اور ان کے دادا کا نام سنان ہے۔

۱۱۰۶۲ حواء [1]

ام بجید (ب اور جیم کی تصغیر کے ساتھ) امام مالک نے ان کی روایت، زید بن اسلم سے بحوالہ ام بجید انصاریہ انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی ہے، کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "سائل کو دو، اگر چہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو"۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اسی طرح نقل کیا ہے بحوالہ رَوح بن عبادہ وہ مالک سے روایت کرتے ہیں، ان کے لئے یہ عنوان قائم کیا ہے، حواء عمرو بن معاذ کی دادی، اصحاب موطا نے اسے روایت کیا بحوالہ مالک اور وہ زید سے روایت کرتے ہیں، اس میں یہ الفاظ ہیں: "اے مومن عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے اگر چہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

مالک نے اسی طرح روایت کیا ہے، بحوالہ زید بن اسلم وہ عمرو بن معاذ سے، وہ اپنی دادی حواء سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "کوئی عورت اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ جانے اگر چہ وہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

اور اسے سعید المقبری کے طریق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن بجید انصاری، انہوں نے اپنی دادی سے اسی طرح نقل کیا ہے،

---

[1] اسد الغابہ (٦٨٥٤)، تجرید (٢/٢٦١)

ان کی ایک اور حدیث جسے بزار اور ابونعیم نے ہشام بن سعد کے طریق سے بحوالہ زید بن اسعد، انہوں نے ابن بجید سے اور انہوں نے اپنی دادی حواء سے نقل کیا ہے، وہ بیعت کرنے والی صحابیات میں شامل تھیں، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''فجر کی نماز روشنی میں پڑھو، اس کا اجر زیادہ ہے''۔ ❶

بزار کہتے ہیں: اسحاق حنفی اس میں متفرد ہیں، بحوالہ ہشام بن سعد، سعید بن منصور نے اسے سنن میں اور ابن ابی خیثمہ نے ان سے نقل کیا ہے، بحوالہ حفص بن میسرہ، وہ زید بن اسلم سے وہ عمرو بن معاذ انصاری سے وہ اپنی دادی حواء سے روایت کرتے ہیں، پہلی روایت کی طرح انہوں نے حدیث نقل کی، اسی طرح حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں حفص کے طریق سے نقل کیا ہے، ابوعمر ❷ فرماتے ہیں: حفص بن میسرہ نے اسے بدل دیا ہے۔ وہ ابن وہب کے ہاں ان سے مروی ہے، ابن مندہ فرماتے ہیں: اسے لیث اور ابن اوذئب نے سعید المقبری سے، وہ ام بجید سے، روایت کیا ہے، اوزاعی نے مطلب بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن بجید سے، انہوں نے اپنی دادی سے اسے روایت کیا ہے، اسی طرح ثوری نے منصور بن حبان سے انہوں نے ابن بجید سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: لیث کی روایت کو ابونعیم نے موصولاً ذکر کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: مجھ سے سعید مقبری نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن بجید سے (جو بنو حارثہ میں سے ہیں): کہ ان کی دادی نے ان سے حدیث بیان کی، جو ام بجید ہیں، یہ نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میں اسے دینے کے لئے کچھ نہیں پاتی، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اگر تم دینے کے لئے جلے ہوئے کھر کے علاوہ کچھ نہ پاؤ، تو وہ ہی اس کے ہاتھ میں تھما دو''۔ ❸

اسی طرح ابن سعد ❹ نے ابوالولید سے، انہوں نے لیث سے نقل کیا ہے۔ ابونعیم فرماتے ہیں: اسے حماد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے مقبری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد نے اسے عقال سے ان کی سند سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں، اسے ثوری، بحوالہ منصور ابن حبان روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: انہوں نے ابن بجید سے، انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے، ابوعمر فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے ام بجید کا نام حواء تھا۔

۱۱۰۶۳ الحَوْلاء بنت تُوَیت ❺

(دونقطوں کے ساتھ، تصغیر ہے) ابن حبیب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ، اسدیہ: ابن سعد ❻ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی، صحیحین میں زہری کی حدیث میں بحوالہ عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ثابت ہے

---

❶ المعجم الكبير (الحديث ٥٦٣/٢٤)، مجمع الزوائد (الحديث ٣١٦/١)

❷ الاستيعاب (١٨١٣/٤) ❸ مسند احمد (الحديث ٣٨٢/٦)، المعجم الكبير (الحديث ٣١٦/١)

❹ الطبقات الكبرىٰ (٣٣٧/٨) ❺ اسدالغابه (٦٨٥٨) تجريد (٢٦١/٢)

❻ الطبقات الكبرىٰ (١٧٨/٨)

کہ حولاء بنت تویت ان کے پاس سے گزریں، جبکہ آپ ﷺ ان کے پاس تھے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یہ حولاء بنت تویت ہیں، لوگوں کا اس کے بارے میں گمان ہے کہ وہ رات کو سوتی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنی تم طاقت رکھتے ہو اتنا عمل کرو''..... الحدیث۔ [1] حدیث کے مختلف الفاظ کے کئی طرق ہیں، ان میں اکثر میں ان کا نام نہیں، مسند احمد میں ان کا نام مذکور ہے وہ ابو یمان سے، وہ شعیب سے وہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۰۶۴ الحَوْلاء العطارہ [2]

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ابو شیخ کے طریق سے ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے، جسے انہوں نے زیاد ثقفی تک پہنچایا ہے جو انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: مدینہ میں ایک عطر فروش عورت تھی جس کا نام حولاء بنت تویت تھا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور کہنے لگی، اے ام المؤمنین! میں ہر رات خوشبو لگاتی ہوں، میں شب زفاف میں بھیجی جانے والی دلہن کی طرح زینت کرتی ہوں، پھر میں اپنے شوہر کے لحاف میں داخل ہو جاتی ہوں، اس سے میں اپنے رب کی رضا چاہتی ہوں۔ وہ مجھ سے منہ پھیر لیتا ہے، میں اس کے سامنے آتی ہوں تو وہ مجھ سے اعراض کرتا ہے اور ہمیشہ مجھ سے بغض رکھتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: ٹھہرو یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: مجھے حولاء کی خوشبو آ رہی ہے، کیا وہ تمہارے پاس آئی ہے؟ کیا تم نے اس سے کچھ خریدا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں لیکن وہ اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حولاء! تمہیں کیا ہوا؟ اس نے جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا تھا آپ ﷺ سے ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورت! جاؤ اور خاوند کی بات غور سے سنو اور اطاعت کرو؟'' کہنے لگی، یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے کیا اجر ہے؟ پھر عورت کے خاوند پر حق اور خاوند کے عورت پر حق اور حمل و ولادت اور طویل مدت دودھ پلانے کے بارے میں حدیث ذکر کی۔

میں کہتا ہوں: اس حدیث کی سند بہت واہی ہے۔ اسے بزار نے ذکر کیا ہے زیاد ثقفی فرماتے ہیں: اس حدیث کی بصری راویہ متروک الحدیث ہیں۔

۱۱۰۶۵ الحولاء (أخرى)

کسی کی طرف منسوب نہیں، ابو عمر نے اسے کدیمی کے طریق سے ابو عاصم سے بحوالہ صالح بن رستم، انہوں نے ابن ابو ملیکہ اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے حولاء نے آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، اور اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ ﷺ نے کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ اس عورت سے اس طرح توجہ سے پیش آ رہے ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں ہمارے پاس آتی تھی، اور اچھے طریقے سے پیش آنا ایمان کا حصہ ہے''۔ ابو عمر نے اس روایت کو حولاء بنت تویت کے سوانح میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

---

[1] مسلم (الحدیث ۱۸۳۰)، مسند احمد (الحدیث ۲۴۷/۶)، المعجم الکبیر (الحدیث ۵٦٤/۲٤)

[2] اسد الغابہ (٦٨٦٠) تجرید (۲٦١/۲)

کدیمی نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ یہ قصہ حسانہ مدنیہ کے ساتھ پیش آیا جیسا کہ گزر چکا ہے۔

میں کہتا ہوں: تعدد کا احتمال مانع نہیں ہے، جیسا کہ یہ احتمال ہے کہ حسانہ ان کا نام ہو اور حولاء ان کا وصف یا لقب ہو، ابوعمر نے اعتراف کیا کہ کدیمی نے بنت تویت نہیں کہا، اگر ایسا ہے تو جس نے اس قصے کو حولاء بنت تویت کے سوانح میں ذکر کیا وہ درست نہیں، پھر یہ اعتراض ہے کہ اگر سند ثابت ہو جائے تو وہ دوسری ہیں، اور علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

۱۱۰۶۶ الحولاء [1]

عثمان بن مظعون کی زوجہ ہیں، ابن مندہ نے مختصر ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: حدیث میں ان کا ذکر ہے، اور ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ یہ وہی عطارہ ہوں اگر ان کا قصہ محفوظ ہو، کیونکہ عثمان بن مظعون عورتوں سے اعراض کرنے میں مشہور ہیں، جیسا کہ ان کے سوانح میں مذکور ہے۔

۱۱۰۶۷ الحُوَیصلہ بنت قطبہ [2]

ابوعمر نے قطبہ کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں اپنے نفس اور حویصلہ پر آپ سے بیعت کر سکتا ہوں؟ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ [3] نے اسے نقل کیا ہے اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عجیب حدیث میں ان کا ذکر ہے۔

القسم الثانی از حرف حاء - کسی کے ذکر سے خالی ہے۔

القسم الثالث از حرف حاء

۱۱۰۶۸ حیہ [4]

(ح اور ی کی تشدید سے) بنت ابوحیہ۔ ابن ماکولا [5] نے اسے ضبط کیا ہے، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ازہر بن سعید اور ابن عُلَیہ نے عبداللہ بن عون سے، انہوں نے عمرو بن سعید سے، انہوں نے ابوزُرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے حیہ بنت ابی حیہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میرے پاس ایک آدمی آیا، میں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: ابوبکر صدیق۔ میں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی؟ کہنے لگے: جی ہاں! پھر انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زینب بنت جابر احمسیہ کے ساتھ پیش آنے والے قصے کی طرح قصہ بیان کیا، اس میں تعدد کا احتمال ہے۔ اللہ بہتر علم رکھنے والا ہے۔

القسم الرابع از حرف حاء

۱۱۰۶۹ حُبْشِیہ [6]

(ح کے پیش اور ب کے سکون کے ساتھ، اس کے بعد شین اور ی مشدد ہے) خزاعیہ عدویہ، ازعدی خزاعہ، سفیان بن

[1] اسد الغابہ (۶۸۵۹) تجرید (۲/۲۶۱) [2] اسد الغابۃ (۶۸۶۱) تجرید (۲/۸۶۱) [3] اسد الغابۃ (۵/۲۵۸)
[4] اسد الغابۃ (۶۸۶۲) تجرید (۲/۲۶۱) [5] الإکمال (۲/۳۲۴) [6] اسد الغابۃ (۶۸۲۴) تجرید (۲/۲۵۷)

یعمر بن حبیب بیاضی، حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والی خواتین میں شامل تھیں۔ ابن مندہ نے اسی طرح، بروایت ابن لہیعہ، وہ ابوالاسود سے، انہوں نے عروہ سے نقل کیا ہے۔ ابونعیم فرماتے ہیں: اسی طرح مذکور ہے۔ لیکن وہ لفظی غلطی ہے، وہ حسنہ (ح اور سین کے زبر کے ساتھ، پھر نون ہے) جیسا کہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ [1] نے درست ذکر کیا ہے، اسی طرح ان کا قول کہ وہ بیاضی ہیں غلط ہے، درست یہ ہے کہ وہ جمحی ہیں۔

میں کہتا ہوں: جیسا ابونعیم نے کہا ویسا ہی ہے۔

۱۱۰۷۰ حلیسه الأنصاریه

یہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت سلمان کو خریدا تھا۔ ابن مندہ نے سلمان کے سوانح میں ان کا نام لیا ہے۔ میں نے اسد الغابہ کے حاشیہ میں مغلطائی کی تحریر میں پڑھا، جو حرف حاء میں ہے، ان کا ذکر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے بعد ہے۔ حاء کے ساتھ وہم ہے جو لفظی غلطی سے پیدا ہوا، وہ خاء کے ساتھ ہے، جیسا کہ ابوموسیٰ نے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے، عنقریب اس کا بیان آئے گا۔

۱۱۰۷۱ حمنه بنت أبی سلمه

بعض کا قول ہے: یہ ام حبیبہ کی حدیث میں مذکور ہیں جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ ان کی بہن سے نکاح کرلیں، حدیث میں ہے، کیا آپ ابوسلمہ کی بیٹی کا ارادہ کرتے ہیں، جس نے شیخ برہان الدین حلبی کی شرح البخاری میں اسے پڑھا ہے، جسے انہوں نے ہمارے شیخ ابن ملقن کی شرح سے تلخیص کیا ہے، اور اسے ابوموسیٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔ ابوموسیٰ کے ذیل میں حمنہ بنت ابوسفیان ہیں نہ کہ بنت ابوسلمہ، اور اس کے باوجود صحیح بات اور ہے، جسے میں نے فتح الباری میں وضاحت سے ذکر کردیا ہے۔

۱۱۰۷۲ حمنه

(ح کے زبر کے ساتھ، میم ساکن) بنت اوس مزنیہ، ان کا ذکر جمیلہ میں ہے۔ تجرید میں ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کا نام حمنہ بتانے والے کی وضاحت نہیں کی۔ میں نے جمیلہ (جیم کے ساتھ) کے سوانح میں ان کا نام بتانے والے کا ذکر کیا ہے کہ ابن قانع کا قول ہے: یہ ام جمیل ہیں۔

۱۱۰۷۳ حواء [2]

عمرو بن معاذ انصاریہ کی دادی ہیں، ابن سعد نے ان حوا اور جو حواء ام بجید ہیں، ان دونوں میں فرق کیا ہے، جبکہ وہ دونوں ایک ہیں، انہوں نے حفص بن میسرہ کے طریق سے بحوالہ زید بن اسلم، انہوں نے عمرو بن معاذ سے، انہوں نے اپنی دادی حواء سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''سائل کو دو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو''۔ [3]

یہ حواء ام بجید کے سوانح میں مالک کے طریق سے بحوالہ زید گزر چکا ہے، لیکن متن کے الفاظ مختلف ہیں۔ واللہ اعلم!

---

[1] السیرة النبویة (۲۲۵) [2] اسد الغابة (۶۸۵۶) تجرید (۲/۲۶۱)

[3] مسند احمد (۳/۲۵۵)

حرفِ خاء

القسم الاوّل ازحرفِ خاء

۱۱۰۷۴ خالدہ بنت الأسود ❁

بن عبد یغوث بن وہب بن عبدمناف بن زہرہ قرشیہ زہریہ، ابن حبیب فرماتے ہیں: وہ مہاجرات میں سے صالحہ خاتون ہیں، حدیث عائشہ میں ان کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آئے، اور ان کے پاس ایک خاتون کو دیکھا، اور فرمایا: ''یہ کون ہیں؟'' کہنے لگیں: آپ کی ایک خالہ ہیں، خالدہ بنت اسود..... (الحدیث) ❁

ہم نے اسے ابن نجیب کے جز میں جُبارہ بن مغلس کے طریق سے بحوالہ ابن مبارک، وہ معمر سے، وہ زہری سے، وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ وہ ان سے موصولاً روایت کرتے ہیں۔ جُبارہ ضعیف ہیں، اور معاویہ بن حفص نے بحوالہ ابن مبارک ان کی متابعت کی ہے۔ لیکن فرمایا: عبیداللہ سے، وہ ام خالد بنت اسود سے روایت کرتے ہیں، ابن ابوعاصم نے اسے نقل کیا ہے۔ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو شاید یہ ان کی کنیت اور خالدہ نام ہے۔ مستغفری نے اسے ابوعمیر جرمی کے طریق سے، بحوالہ معمر نقل کیا ہے، وہ زہری سے وہ عبیداللہ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک خاتون دیکھی، تو پوچھا: یہ خاتون کون ہے اے عائشہ؟ وہ کہنے لگیں: یہ آپ کی ایک خالہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری خالائیں اس شہر میں اجنبی ہیں''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ خالدہ بنت اسود بن عبدیغوث ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پاک ہے اللہ جس نے مردہ سے زندہ کو نکالا''۔ ❁

ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اسے عبدالرزاق نے معمر سے بحوالہ زہری مرسلاً نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے اچھے لباس، پوشاک والی خاتون دیکھی، فرمایا: وہ مومنہ تھیں، ان کے والد کافر تھے۔ ان کا نام اور کنیت ذکر نہیں کی۔ یہ اس روایت کا سب سے صحیح طریق ہے۔

میں کہتا ہوں: واقدی نے اسے معمر سے طویل اور مرسل حدیث نقل کی ہے۔ اور موسیٰ بن محمد بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موصولاً روایت کرتے ہیں، جس کے الفاظ اسی جیسے ہیں۔

❁ اسد الغابة (٦٨٦٣) تجريد (٢٦١/٢)

❁ طبرانی المعجم الكبير (٢٤٨/٢٥)

❁ المعجم الكبير (٢٤٧/٢٥) مجمع الزوائد (٢٦٤/٩) الآحاد والمثانی (١٤١/٦)

۱۱۰۷۵ خالدہ بنت انس الأنصاریہ ✿

ساعدیہ، بنوحزم کی والدہ ہیں، جھاڑ پھونک کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔ یہ ابوعمر ✿ کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن ابی شیبہ نے ابن ادریس سے، انہوں نے محمد بن عمارہ سے، انہوں نے ابوبکر بن محمد یعنی ابن عمرو بن حزم سے ان کی حدیث نقل کی ہے کہ خالدہ بنت انس جو بنوحزم ساعدیہ کی والدہ ہیں، نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، نبی علیہ السلام کے سامنے دَم کیا، آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی، ابن ماجہ نے اسے ابوبکر سے، طبرانی اور ابن مندہ نے اپنے طریق سے اسے نقل کیا ہے۔

۱۱۰۷۶ خالدہ ✿

یا خلدہ بنت حارث، عبداللہ بن سلام کی پھوپھی ہیں، محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن سلام کے قصے میں ذکر کیا ہے کہ وہ اسلام لائیں، اور ان کا اسلام سنور گیا، امام اسماعیل بن محمد نے اس آیت کی تفسیر میں ان کا ذکر درج کیا ہے: ''آپ ان اہل کتاب کے پاس خواہ کوئی نشانی لے آؤ، ممکن نہیں کہ یہ تمہارے قبلے کی پیروی کرنے لگیں''۔ ✿

ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: وہ ان کی کوتاہی ہے، ابوعلی غسانی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: ابن ہشام نے ابن اسحاق سے ذکر کیا ہے کہ وہ عبداللہ بن سلام کے اسلام لانے کے ساتھ مسلمان ہوئیں، پھر میں نے مختصر سیرت ابن ہشام کی مراجعت کی، تو اس میں ابن اسحاق سے ہے: مجھ سے عبداللہ بن سلام کے گھر والوں میں سے بعض نے ان کے اسلام لانے کا قصہ ذکر کیا، ابن اسحاق نے کبریٰ میں عبداللہ بن ابوحزم سے، وہ یحییٰ بن عبداللہ سے، عبداللہ بن سلام کی اولاد میں سے ایک آدمی سے مروی ہے: عبداللہ بن سلام جب اسلام لائے تو فرماتے ہیں: میں نے جب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سنا، اور آپ ﷺ کی نشانیاں، نام اور زمانہ اچھی طرح پہچان لیا جس کا ہم انتظار کرتے تھے، جب آپ مدینے تشریف لائے، تو آپ کے آنے کی ایک شخص نے اطلاع دی، میں کھجور کی چوٹی پر چڑھا ہوا تھا۔ میں نے وہیں سے نعرہ تکبیر لگایا، میری پھوپھی خالدہ بنت حارث جو نیچے بیٹھی ہوئی تھیں، مجھ سے کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اگر میں موسیٰ بن عمران کی آمد کا سنتی تو اس سے زیادہ کچھ نہ کہتی، میں نے ان سے کہا: پھوپھی جان! اللہ کی قسم! وہ تو موسیٰ کے بھائی ہیں، جنہیں پیغمبر بنا کے بھیجا گیا ہے۔ کہنے لگیں: بھتیجے! کیا یہ وہی نبی ہیں جن کے بارے میں ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہ قیامت کے نزدیک مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: پھر تو یہ وہی ہوئے۔ چنانچہ میں اسلام لے آیا، پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا وہ لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

حدیث کے آخر میں ہے: میری پھوپھی خالدہ بنت حارث اسلام لائیں۔

✿ اسد الغابة (٦٨٦٤) تجريد (٢٦١/٢) ✿ الاستيعاب (١٨١٦/٤)

✿ اسد الغابة (٦٨٦٥) تجريد (٢٦١/٢) ✿ سورة البقرة الآية (١٤٥)

۱۱۰۷۷ خالدہ بنت عبدالعزّٰی [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب تھے۔ یعنی ابولہب کی بیٹی۔ ان سے عثمان بن ابوالعاص نے شادی کی، جس سے اولاد ہوئی، یہ ابن سعد [2] کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: دارقطنی نے کتاب الاخوۃ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: انہیں دیدار نبوی حاصل نہیں۔

۱۱۰۷۸ خالدہ بنت أبی لہب بن عبدالمطلب، یہ پہلے والی ہیں۔

۱۱۰۷۹ خالدہ بنت عمرو بن ورقہ، بنو بیاضہ سے ہیں۔ ابن سعد [3] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۸۰ خذامہ بنت جندل [4] حرف جیم میں ان کی طرف اشارہ ہے۔

۱۱۰۸۱ خذامہ بنت وہب الاسدیہ

حرف جیم میں جذامہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض کا قول ہے: وہ دونوں ایک ہیں۔

۱۱۰۸۲ خدیجہ بنت الحصین [5]

بن حارث بن مطلب بن عبد مناف مطلبیہ۔ اسلام لائیں اور بیعت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور ان کی بہن ہند کو سو وسق خیبر کی کھجوریں کھانے کو دیں۔ ابن سعد [6] نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۸۳ خدیجہ بنت خویلد [7]

بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں، مردوں اور عورتوں میں انہوں نے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تصدیق کی۔

زبیر بن بکار فرماتے ہیں: بعثت سے پہلے انہیں طاہرہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ان کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ ہیں۔ قرشیہ ہیں اور بنو عامر بن لؤی سے ہیں۔ سب سے پہلے ابوہالہ بن زُرارہ بن نباش بن عدی تمیمی کے نکاح میں تھیں، ان کے بعد ابوہالہ عتیق بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے نکاح میں آئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں، یہ ابن عبدالبر [8] کا قول ہے جسے انہوں نے اکثر لوگوں کی طرف منسوب کیا ہے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے برعکس منقول ہے کہ ان کے پہلے شوہر عتیق پھر ابوہالہ تھے، ابن اسحاق نے یونس بن بکیر کی روایت

---

[1] تجرید (۲۶۱/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۳٤/۸) [3] الطبقات الکبریٰ (۲۸۱/۸)

[4] اسد الغابۃ (٦٨٦٦) [5] تجرید (۲٦۲/۲) [6] الطبقات الکبریٰ (۱٦٥/۸)

[7] اسد الغابۃ (٦٨٦٧) تجرید (۲٦۲/۲) [8] الاستیعاب (۱۸۱۷/٤)

میں جوان سے مروی ہے ان کی موافقت کی ہے، زبیر بن بکار کی کتاب النسب میں اسی طرح منقول ہے۔لیکن آخری قول بھی بعض لوگوں کے حوالے سے بیان کیا ہے۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی بعثت سے پندرہ (۱۵) برس قبل ہوئی، بعض کا قول ہے: اس سے زیادہ مدت پہلے کی بات ہے، اور خدیجہ رضی اللہ عنہا مال دار تھیں، ان کی رغبت کا سبب جو کچھ ان کے غلام میسرہ نے بیان کیا، اور جو کچھ بعثت سے قبل علامات نبوت میں سے اس نے مشاہدہ کیں اور جو کچھ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بحیرا راہب سے سنا، یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب میسرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال تجارت کے ساتھ سفر کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔

میں نے ان سب کے سوانح میں ان کے شایانِ شان باتیں ذکر کی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بدء الوحی میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اقوال و افعال کا ذکر کیا، جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دِل کو تقویت ملی۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کو لے لیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اپنی جان کا خوف ہے''۔ وہ کہنے لگیں: ہرگز نہیں! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی صفات بیان کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ کی طرف لے گئیں، یہ واقعہ صحیح بخاری میں ہے۔

اسے ابن اسحاق [1] نے ذکر کیا ہے۔فرماتے ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لے کر آئے اس کی تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوجھ ہلکا کر دیا، کفار جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تردید کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آتے وہ آپ کو تسلی دیتیں اور لوگوں کی باتوں کو خاطر میں نہ لاتیں۔

ابونعیم کی کتاب دلائل میں ضعیف سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے زمین اور آسمان کے درمیان ایک آدمی کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے قریب ہو جائیں، وہ ان کے قریب ہو گئے۔ وہ کہنے لگیں: آپ اسے دیکھ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں!'' کہنے لگیں: اپنا سر میری قمیص کے نیچے کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ وہ کہنے لگیں: کیا آپ اسے دیکھ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں''۔ کہنے لگیں: خوشخبری ہو، یہ فرشتہ ہے، اگر وہ شیطان ہوتا تو حیا نہ کرتا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجیاد کے مقام پر اسے دیکھا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُترا، ان کے لیے بچھونا بچھایا، زمین کھودی اور پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں وضو کرنا سکھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور کعبہ کی طرف دو رکعت نماز پڑھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کی خوشخبری دی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت سکھائی: ''اپنے رب کے نام سے پڑھو''۔ پھر وہ لوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرتے وہ کہتا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں خبر دی، وہ کہنے لگیں: مجھے بتائیں جیسا جبرائیل نے آپ کو بتایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سکھایا، انہوں نے وضو کیا، جیسا کہ انہوں نے وضو کیا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور کہنے لگیں: ''میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں''۔

میں کہتا ہوں: کہ ان کے مسلمان ہونے کے بارے میں یہ سب سے صریح روایت ہے جو مجھے ملی۔

---

[1] السيرة النبوية (١٥٣/١)

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ❶ فرماتے ہیں: ورقہ جوان کے عم زاد ہیں، ان کے لیے ذکر ہوا وہ اس پر قادر نہ ہو سکے تو ابو ہالہ نے ان سے نکاح کیا اس کے بعد عتیق بن عائذ سے نکاح کیا، پھر واقدی سے ان کی سند کے ساتھ مسنداً نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام ہند تھی، حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پندرہ (۱۵) برس بڑی تھیں، مدائنی سے ان کی سند کے ساتھ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ اہل مکہ کی عورتیں جاہلیت میں عید کے دن جمع ہوئیں، ان کے سامنے ایک مرد آیا، جب وہ قریب پہنچا تو باآواز بلند پکار کر کہنے لگا: مکہ کی عورتو! تمہارے شہر میں احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نامی ایک نبی ہونے والا ہے۔ تو جس سے ہو سکے کہ وہ اس کا خاوند بنے تو اس کی کوشش کرے۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا سب نے اسے کنکریاں ماریں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کی بات پلّے باندھ لی، اور اسے کچھ نہیں کہا۔

اسی طرح انہوں نے یعنی واقدی نے نفیسہ اخت یعلی بن امیہ کی حدیث مسنداً بیان کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں: خدیجہ شرافت اور جمال والی خاتون تھیں، پھر وہ قصہ ذکر کیا جس میں انہوں نے نبی علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا اور آپ بصرہ کے بازار میں ان کا مال تجارت لے کر نکلے تھے، جس میں دوسروں سے دُگنا نفع لے کر لوٹے۔ نفیسہ کہتی ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ایلچی بنا کر بھیجا تا کہ میں آپ علیہ السلام کے سامنے ان کے نکاح کی پیشکش کروں، چنانچہ آپ نے قبول کر لی اور ان سے شادی کر لی، اس وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی۔ ان سے آپ کے بیٹے قاسم اور عبداللہ جو طیب اور طاہر کہلاتے ہیں، پیدا ہوئے۔ انہیں طیب طاہر اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت اسلام میں ہوئی اور چار بیٹیاں، یوں چھ بچوں کی ولادت ہوئی۔ آپ کی دایہ سلمہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں، وہی ان کے بچوں کو دودھ پلاتی تھیں جس کا بندوبست انہوں نے ولادت سے پہلے کر رکھا تھا۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مسنداً ایک روایت نقل کی ہے کہ جس شخص نے ان کا نکاح کرایا تھا، ان کا چچا عمرو تھا، کیونکہ ان کے والد جاہلیت میں فوت ہو چکے تھے۔

واقدی کہتے ہیں: اس بات پر ہمارے ہاں اتفاق ہے، اور انہوں نے مختلف طرق سے اس بات کو سند سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی آپ سے ہوئی تو ان کی عمر چالیس سال تھی۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا قصہ ام سعد بنت سعد بن ربیع کے طریق سے بحوالہ نفیسہ بنت امیہ، اخت یعلی مسنداً بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا شریف زادی، تندرست وتوانا اور مالدار خاتون تھیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا بیوہ ہو گئیں تو قریش کا ہر شریف زادہ آپ سے شادی کرنے کا متمنی تھا، لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تجارت کا سفر کیا، اور وافر مقدار میں نفع لے کر لوٹے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں رغبت کرنے لگیں اور مجھے ایک ایلچی خاتون کے طور پر آپ کی طرف بھیجا۔ میں نے آپ سے کہا: آپ کس وجہ سے شادی نہیں کر رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فی الحال میں نادار ہوں''۔ میں نے کہا: ''اگر اس کا بندوبست کر دیا جائے اور آپ کو کوئی صاحب مال اور حسن و جمال والی خاتون مل جائے تو کیا رائے ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کون ہے؟'' میں نے کہا: ''خدیجہ!'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حامی بھر لی۔

صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں مروارید سے بنے ایک ایسے گھر کی خوشخبری دی جس میں نہ تھکاوٹ ہو گی نہ شور۔

---

❶ الطبقات الکبریٰ (۷/۸)

مسلم میں بروایت عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی ہے، آپ نے نبی علیہ السلام سے سنا: ''جنت کی بہترین عورتیں خدیجہ بنت خویلد اور مریم بنت عمران ہیں''۔

مسلم میں ہی حدیث ابوزرعہ سے منقول ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: میرے پاس جبرائیل آ کر کہنے لگے، اللہ کے رسول! خدیجہ برتن میں کچھ لا رہی ہیں، جس میں کھانا یا مشروب ہے، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا اسلام پہنچا دیجئے گا۔ (الحدیث)

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن عبید طنافسی نے بحوالہ محمد بن عمرو ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت کر کے بتایا، فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! خولہ بنت حکیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگیں: یا رسول اللہ! مجھے لگتا ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کمی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کی ضرورت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ بچوں کی ماں اور گھر کی نگران تھیں۔ (الحدیث)

باوجودیکہ روایت مرسل ہے لیکن اس کی سند قوی ہے۔ اسی طرح ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں یزید بن ہارون نے بحوالہ حماد بن سلمہ، حُمید طویل سے وہ عبداللہ بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے بے حد صدمہ پہنچا، اور دیکھنے والوں کو خدشہ ہونے لگا، تو یہ مصیبت اس وقت دور ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی من جملہ خصوصیات میں سے ایک صفت یہ تھی کہ وہ نبی علیہ السلام کی تعظیم کرتیں، بعثت سے پہلے اور بعد آپ کی بات کی تصدیق کرتی تھیں۔ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجارت کی غرض سے بھیجنا چاہا تو فرمایا: میں آپ کو اس وجہ سے روانہ کر رہی ہوں کہ مجھے آپ کی بات کی سچائی، امانت کی عظمت اور عالی اخلاق کی اطلاع ملی ہے۔ ابن اسحاق نے اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز انہوں نے ذکر کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے آپ کی سچائی اور حسن اخلاق کی وجہ سے پہلے ہی رغبت تھی۔

بعثت سے پہلے ان کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمدردی اور فرمانبرداری کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام زید بن حارثہ کو پسند کرتے ہیں، تو اپنی ملکیت میں آ جانے کے بعد بھی آپ کو سونپ دیا، اسی خصوصیت کی وجہ سے زید رضی اللہ عنہ نے اسلام میں پہل کی، جو کہا جاتا ہے، وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

ابن سنی نے بحوالہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنی سند سے لکھا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا لے کر مکہ کے بالائی حصے میں آپ کو تلاش کر رہی تھیں کہ جبرائیل ایک مرد کی صورت میں ان سے ملے، انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نبی علیہ السلام کے متعلق پوچھا، تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اندیشہ ہوا کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دشمن نہ ہو۔ بعد میں جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: ''وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، انہوں نے مجھے آپ تک سلام پہنچانے کا کہا ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت میں مروارید سے بنے ایسے گھر کی خوشخبری دی جس میں نہ شور ہوگا، نہ تھکاوٹ۔

اسے نسائی اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے، جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے

لگے: اللہ تعالیٰ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سلام کہہ رہے ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں، اللہ تعالیٰ خود سلام ہے۔ جبرائیل علیہ السلام پر اور آپ پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے: ''جنت کی بہترین عورت مریم اور خدیجہ ہے''۔ جس کی مراد اس روایت سے واضح ہوتی ہے جسے ابن عبدالبر نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات میں بحوالہ عمران بن حصین نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عیادت کی، انہیں سخت تکلیف تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹی! کیسی حالت ہے؟'' عرض کرنے لگیں: ''بڑی تکلیف ہے، اور تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیٹی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم دنیا کی عورتوں کی سردار بنا دی جاؤ''۔ عرض کیا: ''ابا جان! تو مریم بنت عمران کہاں جائیں گی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اپنے زمانے کی بہترین عورت تھیں''۔

اس بناء پر حضرت مریم علیہا السلام گزشتہ امت کی بہترین عورتؑ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا موجودہ امت کی بہترین عورت ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قصہ اگر ثابت ہو جائے تو دو میں سے کسی ایک پر محمول کیا جائے گا، یا سرداری اور بہتری میں فرق ہوگا، یا اُن عورتوں کی نسبت کہا گیا ہوگا جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے قصے کے وقت موجود تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جیسی تعریف کی، کسی اور خاتون کی نہیں کی، جس کا ثبوت حدیث عائشہ میں ملتا ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم گھر سے باہر نکلتے، یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوتا تو ان کی تعریف کرتے، ایک دِن ان کا ذکر کرنے لگے تو مجھے غیرت ہوئی، میں نے کہہ دیا: وہ تو ایک بوڑھی خاتون تھیں اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر آپ کو بیویاں عطا کر دی ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کیوں تذکرہ کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر فرمانے لگے: ''اللہ کی قسم! مجھے اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر کوئی خاتون نہیں دی، وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگوں نے انکار کیا، اور جب لوگوں نے میری تکذیب کی انہوں نے میری تصدیق کی، اور اپنے مال سے میری مدد کی، جس سے لوگوں نے مجھے محروم رکھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے وہ اولاد دی جو دوسری بیویوں سے نہیں ہوئی ہے''۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دل میں کہا: اب میں کبھی بھی برائی سے ان کا ذکر نہیں کروں گی۔

اسے ابوعمر نے بھی نقل کیا ہے، جسے ہم نے دولابی کی کتاب ''الذریۃ الطاہرۃ'' میں روایت کیا ہے، جو بطریق وائل بن ابی داوٗد، عبداللہ بہیقی، بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: خدیجہ کی سہیلیوں کی طرف گوشت بھیجنا۔ فرماتی ہیں: ایک دِن ان کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے خدیجہ کی سہیلیوں کا خیال رہتا ہے''۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں: حضرت خدیجہ اور ابوطالب کی وفات ایک ہی سال ہوئی جسے عام الحزن کہتے ہیں۔ حضرت خدیجہ اور زید رضی اللہ عنہما سچے مسلمان تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے قلبی سکون ملتا تھا، ابن اسحاق کے علاوہ کا قول ہے۔ صحیح روایت یہ ہے کہ ان کا انتقال ہجرت سے تین سال پہلے ہوا، بقول بعض چار، ایک قول پانچ سال کا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نماز فرض ہونے سے پہلے وہ فوت ہوئیں۔ یعنی نبی علیہ السلام کی معراج سے پہلے فوت ہوئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ رمضان میں فوت ہوئیں۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رمضان کی دس (۱۰) راتیں گزرنے پر پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں فوت ہوئیں۔ پھر انہوں نے حکیم بن حزام کی حدیث سند سے بیان کی ہے کہ وہ بعثت کے دسویں سال بنی ہاشم کے شعب ابی طالب سے نکلنے کے بعد فوت ہوئیں۔ حجون میں دفن ہوئیں۔ آپ ﷺ ان کی قبر میں اُترے، اس وقت تک جنازہ مشروع نہیں ہوا تھا۔

۱۱۰۸۴ خدیجہ بنت الزبیر

بن عوام، ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق ہیں، زبیر بن بکار نے انہیں زبیر بن عوام کی اولاد میں شمار کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: خدیجہ کبریٰ۔

میں کہتا ہوں: طبرانی نے ان کی والدہ کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے جو دلالت کرتا ہے کہ ان کی ولادت احزاب سے قبل ہوئی، نبی کریم ﷺ کی زندگی میں پانچ یا اس سے زیادہ برس کی تھیں، اسے ابن لہیعہ کے طریق سے بحوالہ ابوالاسود، انہوں نے جابر بن عبداللہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں بنونضیر کی زمین سے گزر رہی تھی جو آپ ﷺ نے ابوسلمہ اور زبیر کے لیے مخصوص کر دی تھی، زبیر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارے ہمسائے یہودی تھے، انہوں نے بکری ذبح کی اور پکائی، مجھے اس کی خوشبو آئی، میرا ایسا دِل للچایا کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ میں اس وقت اپنی بیٹی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حاملہ تھی مجھ سے صبر نہ ہو سکا، میں چلی اور یہودیہ عورت کے پاس آگ لینے کے لیے گئی شاید وہ مجھے کھانے کے لیے دے، اور مجھے آگ کی ضرورت نہ تھی، پھر جب میں نے خوشبو سونگھی تو میری خواہش اور بھی بڑھ گئی، تو میں نے اسے بجھا دیا، پھر دوسری دفعہ آگ لینے کے لیے گئی، پھر تیسری مرتبہ گئی، پھر بیٹھ کر رونے لگی، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگی، اتنے میں یہودیہ کا خاوند آیا، اور کہنے لگا: کیا تمہارے پاس کوئی آیا ہے؟ کہنے لگی: ایک عربی عورت جو آگ لینے آئی تھی۔ اس نے کہا: میں اس میں سے ہرگز نہ کھاؤں گا جب تک تم اس میں سے اس کی طرف کچھ بھیجو، اس نے میری طرف چلو بھر سالن بھیج دیا، تو دنیا میں اس کھانے سے زیادہ مرغوب مجھے کوئی شے نہ تھی۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زبیر رضی اللہ عنہ کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ اولاد ہوئی: عبداللہ، عروہ، منذر، عاصم، مہاجر، خدیجۃ الکبریٰ، ام حسن، عائشہ۔

میں کہتا ہوں: لڑکوں میں سب سے بڑے عبداللہ اور لڑکیوں میں خدیجہ تھیں۔

۱۱۰۸۵ خدیجہ بنت عبیدہ

بن حارث بن مطلب مطلبیہ، ابن سعد نے ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کے والد بدر کے قریب شہید ہوگئے تھے، وہ تھوڑا عرصہ زندہ رہے، مدینہ لوٹتے ہوئے صفراء کے مقام پر وفات پائی۔

۱۱۰۸۶ خرقاء [1]

حبشی عورت جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، حماد بن زید کی روایت میں ثابت سے بحوالہ انس ان کا ذکر ہے، ابن مندہ نے

[1] اسد الغابة (٦٨٦٨) تجريد (٢/٢٦٢)

اسی طرح نقل کیا ہے، اور ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے۔

۱۱۰۸۷ خرقاء

ابوالسَّفر، سعید بن یُحمد نے ان سے روایت کی، ابن سکن نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جو ان کے صحابیہ ہونے اور انہیں دیدار حاصل ہونے پر دلالت کرے، یہ ابوعمر [1] کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن سکن کے الفاظ ہیں: خرقاء ان سے ابوسفر نے روایت کی۔

پھر علی بن مجاہد کے طریق سے بحوالہ حجاج بن ارطاۃ، وہ ابوسفر سے وہ خرقاء سے نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں: وہ حبشیہ عورت تھیں جو گٹھلیاں چنتی تھیں۔ اور مسجد نبوی سے تکلیف کی چیز دور کرتی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے لیے دگنا اجر ہے''۔ پھر فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ حجاج کے علاوہ کسی نے ان سے روایت کی ہو۔

اس سے پتہ چلتا ہے یہ پہلے والی خاتون ہیں۔

۱۱۰۸۸ خرقاء امراۃ مِن الجن (ایک جنّنی خاتون)

عباس بن عبداللہ برقعی کی خبر میں ان کا ذکر ہے، جس کا انہوں نے ایک قصہ میں ذکر کیا، جو سلف میں سے بعض کے ساتھ پیش آیا۔ وہ عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں۔ میں نے احمد بن عبدالقادر بن فخر کو سنایا کہ احمد بن علی ہکاری نے ان کو خبر دی، بحوالہ مبارک خواص، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حسین بن علی سری نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اسماعیل صفار نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عباس برقعی نے روایت کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن فُضَیل نے روایت کیا یہ محمد بن فضیل، ابن غزوان نہیں ہیں ہم سے عباس بن ابوراشد نے بیان کیا بحوالہ اپنے والد فرماتے ہیں: ہمارے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ کیا، جب کوچ کیا تو مجھ سے میرے مولا نے کہا: آپ کے ساتھ سوار ہو کر انہیں رخصت کرو۔ فرماتے ہیں: میں سوار ہوا اور ہم ایک وادی سے گزرے، تو راستے میں کسی نے سانپ مار کر پھینک دیا تھا، حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ اترے اور اسے راستے سے ہٹا کر دفن کر دیا، پھر سوار ہو گئے ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم نے غیبی آواز سنی جو کہہ رہا تھا: اے خرقاء! اے خرقاء! ہم دائیں بائیں متوجہ ہوئے لیکن ہم نے کسی کو نہ دیکھا۔ تو حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے غیبی آواز! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اگر تم ظاہر ہونے والے ہو تو ہمارے لیے ظاہر ہو جاؤ اور اگر تم ظاہر ہونے والے نہیں تو ہمیں خرقاء کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہا: یہ وہ سانپ ہے جو تمہیں فلاں مقام پر پڑا ہوا ملا۔ میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے فرماتے ہوئے سنا:

''اے خرقاء! تم ویران زمین میں فوت ہو گی اور اہل ارض میں سے سب سے بہتر مومن تمہیں دفن کرے گا''۔

حضرت عمر نے اس سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کو تعجب ہوا، ہم لوٹ آئے۔

خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے عباد بن راشد کے سوانح میں کتاب المتفق سے، محمد بن جعفر ظفری کے طریق سے اسے نقل کیا ہے،

---

[1] الاستیعاب (۱۸۲۶/۴)

فرماتے ہیں: ہم سے نصر بن داؤد نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا، شریح بن یونس نے مکہ میں پڑھ کر سنایا کہ ہم سے عباد بن راشد نے حدیث بیان کی، بحوالہ اہل ذی مروہ وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے میرے مولا سے ملاقات کی، جب وہ لوٹنے لگے تو میرے مولیٰ نے کہا: اسے رخصت کرو.... پھر انہوں نے اسی طرح بیان کیا۔ اس کے آخر میں ہے: پھر کہا: میں ان سات لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اس وادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، اس میں ہے، مجھ سے فرمایا: ''اے راشد! میری موت تک کسی کو اس کی خبر نہ دینا''۔

ابونعیم نے حلیہ میں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے سوانح میں اس کا ذکر کیا ہے، اس میں ہے انہوں نے مردہ سانپ دیکھا، اسے کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا، پھر انہوں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا: یہ خرقاء ہے.... پھر اسی طرح بیان کیا۔

۱۱۰۸۹ خِرْنِیق [1]

(خاء نقطے والی کے زیر کے ساتھ اور راء کے سکون اور نون کی زیر کے ساتھ اس کے بعد ي اور ق) بنت حصین خزاعیہ، عمران کی بہن ہیں۔ اسلام لائیں، بیعت کی، اور روایت کی۔ یہ ابن سعد [2] کا قول ہے اور جویریہ بنت حارث کے سوانح میں ان سے بحوالہ عمران بن حصین مسنداً ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: یوم مریسیع کے دِن بنو مصطلق کی عورتوں نے فدیہ دیا اور وہ جاہلیت میں دیت ادا کرنے میں شریک ہوتے تھے۔

۱۱۰۹۰ خرنق

(پہلے والی کی طرح ہیں، لیکن ق سے قبل ي نہیں) بنت خلیفہ کلبیہ، دحیہ کلبی کی بہن ہیں۔ ابن سعد [3] نے ان کا ذکر کیا ہے، بحوالہ ہشام بن کلبی وہ شرقی بن قُطامی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خولہ بنت ہذیل سے شادی کی، اور ان کی والدہ بنت خلیفہ بن فروہ ہیں، جو دحیہ کی بہن ہیں، ان کی خالہ شراف بنت خلیفہ ہیں جنہوں نے ان کی پرورش کی تھی۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے سے پہلے ہی راستہ میں وفات پا گئیں۔ مفضل بن غسان علائی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ خولہ بنت ہذیل کے سوانح میں آ رہا ہے۔

۱۱۰۹۱ خزیمہ بنت جہم [4]

بن قیس عبدریہ۔ اپنے والد اور والدہ خولہ بنت اسود ام حرملہ کے ساتھ حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کی، یہ ابوعمر [5] کا قول ہے۔

۱۱۰۹۲ خضرہ [6]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں، ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے اور بحوالہ واقدی حدیث سلمی ام رافع سے ان کی سند سے مسنداً

---

[1] تجرید (۲۶۲/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۱۲۰/۸) [3] الطبقات الکبریٰ (۱۱۵/۸)

[4] اسد الغابة (۶۸۶۹) تجرید (۲۶۲/۲) [5] الاستیعاب (۱۸۲۶/۴) [6] اسد الغابة (۶۸۷۰) تجرید (۲۶۲/۲)

نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: میں، خضرہ، رضوی اور میمونہ بنت سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو آزاد کر دیا۔ [1] بلاذری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے، سورۂ تحریم کی تفسیر میں ان کا ذکر بحوالہ کتاب ابن مردویہ ہے۔

۱۱۰۹۳ **خلدہ بنت حارث** خالدہ نامی صحابیہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۰۹۴ **خلیدہ بنت ثابت** بن سنان انصاریہ، ابن سعد [2] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۹۵ خلیدہ بنت الحُباب [3]

بن سعد بن معاذ انصاریہ، بنوظفر سے ہیں، ابن حبیب کا قول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ان سے پہلے ابن سعد [4] کا قول ہے۔

۱۱۰۹۶ خلیدہ بنت قعنب الضبیہ [5]

ابن ابو عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے اور حمید بن حماد بن ابوالحوراء کے طریق سے، ثعلب بنت رباب سے، بحوالہ ان کی خالہ خُلیدہ بنت قعنب نقل کرتے ہیں کہ وہ ان خواتین میں تھیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کے لیے آئیں، ایک عورت آئی جس کے ہاتھ میں سونے کا کنگن تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت لینے سے انکار کر دیا، وہ بھیڑ سے نکلی اور کنگن پھینک دیئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بیعت لے لی۔ فرماتی ہیں: پھر وہ نکلی اور کنگن تلاش کیا، لیکن وہ اُٹھا لیا گیا تھا۔

۱۱۰۹۷ خلیسہ بنت قیس [6]

بن ثابت بن خالد اشجعیہ، بنودھمان سے ہیں، براء بن معرور کی زوجہ تھیں، بیعت کی اور انہیں روایت حاصل ہے۔ بشر بن براء کی والدہ ہیں، یہ ابن سعد کا قول ہے۔ اور ام بشر بن براء بن معرور کی روایت سے احادیث نقل کی ہیں۔

۱۱۰۹۸ خلیسہ [7]

حفصہ بنت عمر ام المومنین کی باندی ہیں۔ عُلَیکہ بنت کیت ان کی دادی سے بحوالہ خُلیسہ ان کی حدیث روایت کرتی ہیں کہ عائشہ اور حفصہ بیٹھی باتیں کر رہی تھیں، اتنے میں سودہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں آئیں، تو ان میں سے ایک دوسری سے کہنے لگیں: کیا تم نے سودہ کو دیکھا ہے؟ اس کا کتنا اچھا حال ہے؟ ہم اس کو بدل دیں۔ وہ ان میں سب سے زیادہ اچھے حال والی تھیں، وہ طائفی چہرہ بناتی تھیں، جب وہ ان دونوں کے قریب ہوئیں، دونوں نے کہا: اے سودہ! کچھ پتہ بھی ہے؟ کہنے لگیں: ایسا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: کانا دجال نکل آیا۔ وہ گھبرا کر آگ جلانے والے خیمے میں جا گھسیں۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، انہوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ہنسنے لگیں، اتنا ہنسیں کہ ان سے بات نہیں ہو پا رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارہ کر دیا۔

---

[1] معجم الکبیر (٦٣٩/٢٤) مجمع الزوائد (الحدیث: ٢٦٢/٩) [2] الطبقات الکبرٰی (٢٦٩/٨)
[3] اسد الغابۃ (٦٨٧١) تجرید (٢٦٢/٢) [4] الطبقات الکبرٰی (٢٥٠/٨) [5] اسد الغابۃ (٦٨٧٢) تجرید (٢٦٢/٢)
[6] تجرید (٢٦٢/٢) [7] اسد الغابۃ (٦٨٧٣) تجرید (٢٦٢/٢)

چنانچہ آپ چلے اور خیمے کے دروازے کے پاس کھڑے ہوگئے تو حضرت سودہ نے اندر سے آواز دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کانا دجال نکل آیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ تو وہ اپنے کپڑوں سے مکڑی کا جالا جھاڑتے ہوئے باہر نکل آئیں۔[1]

۱۱۰۹۹ خلیسہ[2]

سلمان فارسی کی مالکن ہیں، بعض کا قول ہے: یہ وہی ہے جنہوں نے سلمان رضی اللہ عنہ سے عقد مکاتبت کی، ابن مندہ نے بعض طرق سے یہ ان کے اسلام لانے کے قصے میں ذکر کیا ہے۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے طریق سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جس میں ہے: میرے پاس سے کلب کا دیہاتی گزرا، اس نے مجھے سوار کرلیا یہاں تک کہ مجھے یثرب لے آیا، پھر مجھے خلیسہ بنت فلاں جو بنونجار کے حلیف تھے کے ہاتھوں تین سو درہم کے بدلے فروخت کر دیا، میں اس کے ساتھ سولہ (۱۶) ماہ ٹھہرا، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، پھر اپنے اسلام لانے کا ذکر کیا، فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیغام بھیجا کہ ''یا تم اسے آزاد کرو گی یا میں اسے آزاد کر دوں''۔ اس وقت وہ اسلام لا چکی تھی، کہنے لگیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو، جیسے آپ چاہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اسے آزاد کیا''۔ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین سو (۳۰۰) پودے دیئے..... (الحدیث) ابوموسیٰ نے طویل احادیث میں اسے نقل کیا ہے۔

۱۱۱۰۰ خُناس

ان کا ذکر بعد میں آرہا ہے، خذام شاعرہ کی بیٹی ہیں۔

۱۱۱۰۱ خنساء بنت خذام[3]

بن خالد انصاریہ، بنوعمرو بن عوف سے ہیں، موطا[4] میں ان کی حدیث بحوالہ عبدالرحمٰن بن قاسم، وہ اپنے والد سے، وہ عبدالرحمٰن اور مجمع جو زید کے بیٹے ہیں ان سے، وہ خنساء سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا اور وہ لڑکی تھیں، انہیں یہ ناگوار ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح رد کر دیا۔

اسے ثوری نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن قاسم روایت کیا ہے، سند اور متن میں اختلاف ہے، فرماتے ہیں: عبداللہ بن یزید ودیعہ سے بحوالہ خنساء بنت خذام روایت ہے کہ وہ اس وقت کنواری تھیں، ابن عبدالبر نے ایسا ہی کہا ہے۔[5]

ابن مندہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اسے روایت کیا ہے جو مالک کے موافق ہے، اور اسے یحیٰی بن سعید نے قاسم بن محمد سے بحوالہ عبدالرحمٰن اور مجمع مرسل اور متصل روایت کیا ہے۔

محمد بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ حجاج بن سائب نقل کرتے ہیں، وہ اپنے والد سے وہ اپنی دادی خنساء بنت خذام بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک آدمی سے بیوہ ہوگئیں۔ ان کے والد نے بنوعمرو بن عوف کے ایک شخص سے ان کا نکاح کر دیا، اور انہوں نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو نکاح کا پیغام دیا تھا، ان کا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے جایا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] جامع المسانید والسنن (٤٠٤/٥) [2] اسد الغابة (٦٨٧٤) تجرید (٢٦٢/٢)
[3] اسد الغابة (٦٨٧٥) تجرید (٢٦٢/٢) [4] المؤطا (الحدیث: ١١٥٨)
[5] الاستیعاب (١٨٢٦/٤)

ان کے والد کو حکم دیا کہ وہ انہیں اپنی مرضی کرنے دیں، انہوں نے ابولبابہ سے شادی کی، اوران کے بیٹے سائب کی والدہ تھیں۔
ابن مندہ کی کتاب معرفت میں ہمیں یہ روایت عالی سند سے ملی ہے، اور اسے احمد [1] نے نقل کیا ہے، خناس کی روایت میں اس کے شروع میں پیش ہے۔

ابن مندہ نے اسحاق بن یونس مستملی کے طریق سے، ہشیم سے بحوالہ عمرو بن ابوسلمہ وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ خنساء بنت خذام کے والد نے ان کا نکاح ایک شخص سے کردیا، وہ اپنے معاملے کی مالک تھیں، انہوں نے اسے ناپسند کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے، انہوں نے ابولبابہ کو پیغام دیا، ان سے سائب پیدا ہوئے۔

ابن مندہ فرماتے ہیں: ان کے علاوہ کسی اور نے ہشیم سے بحوالہ عمرو بن ابوسلمہ مرسل روایت کی ہے۔ اسی طرح فرماتے ہیں: ابوعوانہ عمر سے روایت کرتے ہیں۔ ابن سعد نے اسے وکیع سے بحوالہ ثوری، انہوں نے ابوحویرث سے، انہوں نے نافع بن جبیر سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: خنساء بنت خذام بیوہ ہوگئیں تو ان کے والد نے ان کا نکاح کردیا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد نے میرا حق مارا ہے، مجھے پتہ بھی نہیں اور انہوں نے میرا نکاح کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان کا نکاح نہیں ہوا، جہاں چاہو نکاح کرو"۔ انہوں نے ابولبابہ سے نکاح کرلیا۔

اور معمر کے طریق سے سعید بن عبدالرحمٰن جحشی سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک خاتون جنہیں خنساء بنت خذام کہا جاتا تھا، انیس بن قتادہ انصاری کی زوجہ تھیں، وہ اُحد میں شہید ہوگئے، ان کے والد نے ان کی شادی ایک آدمی سے کردی، وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری اولاد عام ہو مجھے زیادہ پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دے دیا۔ [2]

۱۱۱۰۲ خنساء بنت رئاب [3]

بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن کعب بن سلمہ جو جابر بن عبداللہ بن رئاب کی پھوپھی ہیں، بیعت کرنے والیوں میں شامل تھیں۔ ابن سعد [4] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ ادام بنت حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں، ان سے عامر بن عدی بن سنان بن نابی بن عمرو بن سواد نے نکاح کیا، اس کے بعد نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید کے نکاح میں آئیں۔

۱۱۱۰۳ خنساء بنت عمرو [5]

بن شرید بن ثعلبہ بن عُصیہ بن خفاف بن امرئ القیس بن بہثہ بن سلیم سلمیہ جو مشہور شاعرہ ہیں، ان کی والدہ تماضر (ت کے ساتھ ہیں) ان کے بارے میں دُرید بن صمہ فرماتے ہیں: جب انہیں دیکھا تو اپنے اونٹ کو تارکول مل رہی تھیں، پھر وہ نہانے لگیں، انہیں پسند آئیں اور نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے انکار کردیا۔ ان کے بارے میں کہا:

---

[1] مسند احمد (٦٢٨/٦) [2] سنن دارقطنی (٢٣١/٣) معجم الکبیر (٦٤٣/٢٤) السنن الکبری (١١٩/٧)
[3] تجرید (٢٦٣/٢) [4] الطبقات الکبریٰ (٢٩٤/٨) [5] اسد الغابة (٦٨٧٦) تجرید (٢٦٣/٢)

''لوگو! تماضر کو سلام دو اور میری صبح میں قیام کرو، کیونکہ تمہارا ٹھہرنا میرا مقصد ہے، میں نے اگر آج کی طرح اس کے بارے میں سنا، دیکھا نہ ہوتا جیسے آج کا دِن خارشی اونٹوں کو تارکول ملنے والے کا ہے۔ چھچھورے پن سے اس کی خوبیاں ظاہر ہوئیں، جو تارکول کو خارش کی جگہ لگا رہا تھا۔ اے خنساء! دِل تم پر فدا ہو گیا اور محبت کی بیماری کا عادی ہو گیا''۔

حضرت خنساء کو اس کا پیغامِ نکاح پہنچا، آپ نے فرمایا: بھلا میں اپنے دراز قد چچا زادوں کو چھوڑ کر جو نیزوں کی طرح لمبے ہیں، ایک بوڑھے سے شادی کر لوں؟! جب درید کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے کہا:

''اے آلِ عمرو کی بیٹی! اللہ تجھے مجھ جیسے نوجوان سے بچا کے رکھے، اس نے کہا کہ وہ بوڑھا کھوسٹ ہے۔ بھلا میں نے اسے بتایا تھا کہ میں شام کا بچہ ہوں، جمادی میں دودھ پلانے والیاں جانتی ہیں جب انہوں نے اپنے کام میں جلدی کی''۔

جس میں اس نے یہ بھی کہا:

''اونٹ ذبح کئے بغیر میں رات بسر نہیں کرتا اور شام ہوتے ہی بیواؤں، ناداروں سے ابتداء کرتا ہوں، میرے مہمان کو کتا بھونکتا اور نہ میرا پڑوسی پریشان حالی میں رات گزارتا ہے''۔

اسے شعروں میں جواب دیا۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ اپنی قوم بنوسلیم کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور ان کے ساتھ مسلمان ہو گئیں۔ مؤرخین ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اشعار کی فرمائش کرتے اور ان کے اشعار پسند فرماتے ہوئے کہتے: خناس! اور سناؤ، اور ہاتھ سے اشارہ کرتے۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ ابتداء میں خنساء دو، تین شعر کہا کرتی تھیں۔ پھر جب ان کے سگے بھائی معاویہ بن عمرو قتل ہوئے اور ماں شریک بھائی صخر قتل ہوئے جو انہیں بہت پیارے تھے، اور وہ تھے بھی بردبار، بہادر، پورے قبیلے میں پسند کئے جاتے تھے۔ انہوں نے بنی اسد پر حملہ کیا تھا تو ابوثور اسدی نے انہیں ایسا نیزہ مارا جس سے گہرا زخم سال بھر رہا، اور اسی کی وجہ سے فوت ہوئے۔ ان دونوں بھائیوں کے قتل کے بعد انہوں نے اشعار کی بھرمار کر دی۔ صخر کے بارے میں ان کے اشعار ہیں:

''اے میری آنکھو! سخاوت سے روؤ، تمہارے آنسو نہ تھمیں، کیا تم سخی صخر پر نہیں رو سکتی ہو ایسا جری، بہادر جو خوبصورت تھا، اس جوان پر جو سردار تھا، آنسو نہیں بہا سکتی ہو؟ دور دور تک فیاضی کرنے والا، بے حد جود و سخا سے کام لینے والا، جو لڑکپن میں ہی قوم کا سردار بن گیا''۔

نیز ان کے متعلق ان کے اشعار ہیں:

''صخر ایسا تھا جب ہم گوشت بھوننے لگتے تو اونٹوں کے اونٹ ذبح کر دیتا، وہ ایسا پاکیزہ روح تھا کہ لوگ اس کے پیچھے چلتے تھے، یوں لگتا تھا گویا وہ بلند پہاڑ ہے جس کے اوپر آگ جل رہی ہو''۔

فرماتے ہیں: اہل علم کا شعر کے بارے میں اتفاق ہے کہ اگلوں اور پچھلوں میں ان سے زیادہ اچھی شعر کہنے والی کوئی

خاتون نہیں۔ زبیر بن بکار نے محمد بن حسن مخزومی سے اور وہ ابن زبالہ کے نام سے معروف ہیں اور متروک راوی ہیں، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابووَجزہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ خنساء بنت عمرو سلمیہ قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئیں۔ ان کے ساتھ ان کے جواں مرد چار بیٹے تھے، راوی نے انہیں ان کی نصیحت کا ذکر کیا اور انہیں قتال کی ترغیب، نہ بھاگنے پر برانگیختہ کرنے کا ذکر کیا، اسی میں ہے: تم لوگ اپنی مرضی سے مسلمان ہوئے، اور اپنے اختیار سے تم لوگوں نے ہجرت کی، اس میں کوئی شک نہیں کہ تم لوگ ایک باپ اور ایک ماں کی اولاد ہو، نہ تمہارے آباء و اجداد کو برا بھلا کہا گیا اور نہ تمہارے ماموؤں کی رسوائی ہوئی، صبح جب یہ لوگ عملاً یکے بعد دیگرے جہاد میں شریک ہوئے تو سب کے سب شہید ہوگئے، ہر ایک نے شہادت سے پہلے چند اشعار کہے۔ پہلے نے یہ شعر کہے:

''اے بھائیو! خیر خواہ بڑھیا نے جب گزشتہ شب ہمیں بلایا تھا تو ایسے انداز میں نصیحت کی تھی، جو واضح اور عیاں تھی، کہ تم نے چیخ کے وقت آل ساسان کے بھونکتے کتوں کو ملنا ہے''۔

دوسرے نے یہ اشعار کہے:

''باہمت اور مضبوط بڑھیا نے ہمیں چوکنا اور ہوشیار رہنے کا حکم دیا، یہ اس کی طرف سے خیر خواہی اور بچوں پر شفقت تھی۔ جنگ میں پہل کرو، تعداد کی حفاظت کرتے ہوئے''۔

تیسرے نے کہا:

''اللہ کی قسم! ہم بڑھیا کی خیر خواہی، نیکی، سچائی اور مہربانی کی وجہ سے حرف برابر بھی نافرمانی نہیں کریں گے، تو آہستہ آہستہ پیسنے والی جنگ میں جلدی کرو، یہاں تک کہ تم کسریٰ والوں سے جا چمٹو''۔

چوتھے نے کہا:

''میں نہ خنسا کا ہوں نہ اخرم کا اور نہ عمرو کا ہوں، جو پرانی دوا والا ہے، اگر لشکر میں عجمی لشکر کا ارادہ نہ کروں تو گھبراہٹ میں تلوار مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے''۔

ساری سندیں اس سے طویل ہیں، انہیں اطلاع مل گئی تو کہنے لگیں: الحمدللہ! مجھے اللہ نے ان کی شہادت کا شرف بخشا ہے۔ اور مجھے اپنے رب سے امید ہے کہ اپنی جوارِ رحمت میں جمع کرے گا، لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تا دم وفات حضرت خنساء کو ان کے چاروں بیٹوں کا وظیفہ دیا کرتے تھے۔

میں کہتا ہوں: ان کے اپنے بھائی کے بارے میں یہ اشعار ہیں:

''اے صخر! میں تمہیں کبھی نہ بھولوں گی، یا تو میری روح پرواز کر جائے یا میری لاش کے ٹکڑے ہو جائیں، سورج کا نکلنا، صخر کی یاد دلاتا ہے۔ اور ہر غروب آفتاب پر میں اس کے لیے روتی ہوں۔ اگر میرے اردگرد رونے والیوں کی کثرت نہ ہوتی جو اپنے بھائیوں پر آنسو بہاتی ہیں تو میں اپنی جان گنوا دیتی''۔

نیز ان کے صخر کے بارے میں یہ اشعار ہیں:

''اے صخر! اگر تو نے میری آنکھ کو اشکبار کیا تو ایک زمانہ تو نے اسے ٹھنڈا بھی رکھا ہے، میں نے واویلا کرنے

والی عورتوں میں تیرا ذکر کیا، تو واویلا کرنے والیوں میں اپنے آپ کو حقدار پایا۔ تیری وجہ سے میں نے بڑے مصائب دھکیل دیئے جب تو زندہ تھا، اب ان مصائب کو کون ہٹائے گا؟ اگر کسی مقتول پر رونا بری بات ہے تو تجھ پر رونا اچھی بات ہے''۔

بعض کا قول ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور حضرت خنساء نے بالوں کی بنی صدری پہن رکھی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خنساء! اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ کہنے لگیں: مجھے علم نہیں تھا۔ بہرحال اس کا بھی ایک قصہ ہے۔ ہوا یوں تھا کہ میرے والد نے ایک فضول خرچ سے میری شادی کر دی تھی، اس نے اپنا سارا مال اڑا دیا، میں صخر کے پاس آئی، اس نے اپنے مال کے دو حصے کر دیئے، ایک حصہ جو مجھے پسند تھا دے دیا، میرے شوہر نے دوبارہ بھی ایسے کیا، تو میرے بھائی نے پھر اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کر کے بہترین حصہ مجھے دے دیا۔ میری بھابھی اس سے کہنے لگیں: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ آدھا حصہ اسے دے دیا ہے، اب بہترین حصہ اسے دینا چاہتے ہو۔ تو صخر نے کہا:

''اللہ کی قسم! میں برا حصہ اسے نہیں دوں گا، یہ تو مجھ سے ننگ و عار کو ہٹاتی ہے۔ میں اگر مر گیا تو یہ اپنا دوپٹہ پھاڑ دے گی اور بالوں کی صدری بنا لے گی''۔

۱۱۱۰۴ خولہ بنت الأسود الخزاعیہ ✿

کنیتوں میں ام حرملہ کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

۱۱۱۰۵ خولہ بنت إیاس

بن جعفر حنفیہ، محمد بن علی بن ابو طالب کی والدہ ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گھر میں دیکھا تو مسکرائے اور فرمایا: ''اے علی! تم اس سے میرے بعد نکاح کرو گے، اور عنقریب تمہارا اس سے بیٹا ہوگا، تو اس کا نام میرے نام پر رکھنا اور اس کی کنیت میری کنیت پر رکھنا''۔ ہم نے اسے ابوحسن احمد بن عثمان ادمی کے فوائد میں ابراہیم بن عمر بن کیسان کے طریق سے بحوالہ ابوجبیر وہ اپنے والد قُنبر جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دربان ہیں، ان سے روایت کیا ہے، مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا.... پھر اسے ذکر کیا، اس کی سند ضعیف ہے اس کے باوجود ان کے صحابیہ ہونے کا ثبوت اس پر موقوف ہے کہ یہ اس وقت مسلمان تھیں۔

۱۱۱۰۶ خولہ بنت ثابت

بن منذر بن عمرو بن حرام انصاریہ، حسان بن ثابت کی بہن ہیں، اسحاق بن ابراہیم موصلی نے اصمعی کے حوالے سے ان کا شعر روایت کیا ہے جو کتاب الاغانی میں مذکور ہے، ان سے ابوفرج اصبہانی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۱۱۰۷ خولہ بنت ثامر ✿

علی بن مدینی نے کہا ہے کہ وہ قیس بن قہد کی بیٹی ہیں، اور ثامر لقب ہے، ابوعمر ✿ نے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

✿ اسد الغابہ (٦٨٧٧) تجرید (٢/٢٦٢) ✿ اسد الغابة (٦٨٧٨) تجرید (٢/٢٦٣) ✿ الاستیعاب (١٨٣٠/٤)

بعض کا قول ہے: وہ دو ہیں، ہاں وہ حدیث جو خولہ بنت ثامر سے مروی ہے وہ خولہ بنت قیس سے بھی روایت کی گئی ہے۔
ابوعمر فرماتے ہیں: ان سے نعمان بن ابوعیاش نے روایت کی.... پھر حدیث ذکر کی، اس کی سند نہیں بیان کی۔
جبکہ ابن مندہ نے اسے دو سندوں سے نقل کیا ہے۔ ابواسود یتیم عروہ سے وہ نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خولہ بنت ثامر انصاریہ کو کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، اور لوگ اللہ کے مال اور اس کے رسول کے مال میں ناحق جھگڑا کرتے ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے''۔
ترمذی [1] نے اسے سعید المقبری کے طریق سے، بحوالہ ابو ولید نقل کیا ہے، میں نے خولہ بنت قیس سے سنا.... پھر اسی مفہوم کی روایت بیان کی۔ بخاری [2] نے مقبری سے، انہوں نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے ابوالاسود سے نقل کیا ہے، وہ فرماتی ہیں: خولہ انصاریہ سے نقل کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ''بے شک لوگ اللہ کے مال کے بارے میں ناحق جھگڑ رہے ہیں، ان کے لیے آگ ہے، ابن ابوعاصم نے آحاد میں یعقوب بن حُمید سے بحوالہ مقبری نقل کیا ہے، ان کے والد کا نام نہیں لیا''۔ واللہ اعلم!

۱۱۱۰۸ خوله بنت ثعلبه

اسی طرح اکثر کا قول ہے، ابن کلبی نے اپنی تفسیر میں ان کا نسب بیان کیا ہے، اور فرمایا: بنت ثعلبہ بن مالک بن دخشم۔

۱۱۱۰۹ خوله بنت مالك [3]

بن ثعلبہ بن اَصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف، بعض کا قول ہے: خولہ بنت حکیم ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بن خُلید بن دعلج، بحوالہ قتادہ، بعض کا قول ہے: بنت دُلیج، ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: خویلہ، تصغیر کے ساتھ ہے، بنت خویلد اس کے آخر میں دال ہے۔ ابن مندہ نے اسے ابوحمزہ ثمالی کے طریق سے، عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: بنت صامت، یحییٰ حمانی نے اپنی مسند میں ابواسحاق السبیعی کے طریق سے، یزید بن زید سے وہ ان سے روایت کرتے ہیں، نقل کیا ہے۔ محمد بن اسحاق، یونس بن بکیر کی روایت میں جو ان سے مروی ہے فرماتے ہیں، اور اسے احمد نے یعقوب اور سعد جو ابراہیم بن سعد کے بیٹے ہیں، بحوالہ اپنی والدہ اسے نقل کیا ہے، اور اس کے الفاظ ابواسحاق، بحوالہ معمر بن عبداللہ بن حنظلہ، یوسف بن عبداللہ بن سلام سے بحوالہ خولہ مروی ہیں۔
ابراہیم کی روایت میں ہے: خویلہ اوس بن صامت کی بیوی ہیں، جو عبادہ کا بھائی ہے۔ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میرے اور اوس بن صامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ مجادلہ کی شروع کی آیتیں نازل کیں، فرماتی ہیں: میں ان کے پاس تھی وہ بوڑھے کھوسٹ، بداخلاق اور ڈانٹتے تھے۔ فرماتی ہیں: ایک دن میرے پاس آئے، میں نے کسی بات کا جواب دیا تو غصے میں آگئے اور کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے، پھر چلے گئے اور اپنی قوم کی مجلس میں تھوڑی دیر بیٹھے، پھر میرے پاس آئے اور مجھے چاہتے تھے۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میری طرف راہ نہیں پاسکتے۔ تم نے جو کہا، سو کہا، یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول ہمارے درمیان فیصلہ کر دے، فرماتی ہیں: انہوں نے مجھے گرا لیا، میں

---

[1] ترمذی (الحدیث: ۲۱۹۱) [2] بخاری (الحدیث: ۳۱۱۸) [3] اسد الغابة (۶۸۷۹) تجرید (۲/۲۶۳)

ان سے رُکی رہی، میں ان پر غالب آ گئی جیسے ایک عورت بوڑھے کھوسٹ پر غالب آ تی ہے۔ میں نے انہیں اپنے سے دور کر دیا، پھر میں نکلی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، میں آپ کے سامنے بیٹھ گئی اور جو کچھ ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، اور مجھے اپنے شوہر کے برے اخلاق کا سامنا تھا اس کا شکوہ کرنے لگی، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ''اے خویلہ! تمہارا چچا زاد بہت بوڑھا ہے، اس کے بارے میں اللہ سے ڈرو''۔

فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں وہاں ٹھہری رہی یہاں تک کہ میرے بارے میں قرآن پاک نازل ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی کیفیت طاری ہوگئی، جب یہ کیفیت ختم ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے خویلہ! تیرے اور تیرے شوہر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں یہ آیات پڑھیں: ﴿اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کر رہی تھی﴾ اس آیت تک ﴿اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے﴾۔ [1]

فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے غلام آزاد کرنے کا کہو''۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا: ''اللہ کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام باندی نہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چاہیے کہ دو مہینے لگاتار روزے رکھے''۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا: ''اللہ کی قسم! وہ بوڑھے کھوسٹ ہیں، انہیں روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر انہیں چاہیے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو ایک وسق کے حساب سے کھجور کھلائیں''۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا: ''یہ بھی اس کے بس میں نہیں''۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم تمہیں کھجور کا گچھا دیں گے''۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس کے بدلے میں آپ کو کھجور کا خوشہ دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا، اب جاؤ اور اسے اُس کی طرف سے صدقہ کر دو، پھر اپنے چچا کے بیٹے کو بھلائی کی نصیحت کرو''۔ فرماتی ہیں: میں نے ایسا ہی کیا۔

محمد بن سلمہ کی روایت میں بحوالہ ابن اسحاق ہے، خولہ بنت مالک بن ثعلبہ، ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے۔ اسی طرح اسے جعفر بن حارث کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق روایت کیا ہے، اور اسے زکریا بن ابوزائدہ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ اسے حسن بن سفیان نے نقل کیا ہے، ابو عمر [2] فرماتے ہیں: ''ہم نے کئی طریق سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ باہر تشریف لائے اور ان کے ساتھ لوگ تھے، آپ ایک بڑھیا کے پاس سے گزرے، اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ٹھہرایا، آپ رضی اللہ عنہ رُک گئے، آپ رضی اللہ عنہ اور وہ باتیں کرنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اس بڑھیا کی وجہ سے لوگوں کو ٹھہرایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ہلاکت ہو، کیا تم جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ وہ خاتون ہیں کہ اللہ نے ان کا شکوہ سات آسمانوں کے اوپر سن لیا، یہ خولہ بنت ثعلبہ ہیں، جن کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے بارے میں تجھ سے جھگڑا کر رہی تھی اور اللہ کے حضور شکوہ کر رہی تھی، اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا.....﴾۔ (الآیات)

اللہ کی قسم! اگر وہ رات تک ٹھہری رہتی، [3] میں اس سے سوائے نماز کے علیحدہ نہ ہوتا، پھر اس کی طرف لوٹ آتا۔

---

[1] سورة المجادلة الآيات (١ ـ ٤) [2] الاستيعاب (١٨٣٠/٤) [3] بیاض

فرماتے ہیں: خلید بن دِعلج نے بحوالہ قتادہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے اور آپ کے ساتھ جارود عبدی تھے، ایک عورت بَرزہ راستے میں تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا: سنو اے عمر! مجھے تمہارا زمانہ یاد ہے، تمہیں سوق عکاظ میں عمیر کہا جاتا تھا، تم اپنے عصا کے ساتھ بچوں کو ڈراتے تھے، زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ تمہیں عمر کہا جانے لگا، پھر زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ تمہیں امیر المومنین کہا جاتا ہے۔ رعیت کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اور جان رکھو کہ جو وعید سے ڈرا، دور کی چیز اس کے نزدیک ہو جائے گی، جو موت سے ڈرا، اسے رہ جانے کا ڈر ہوتا ہے۔

جارود فرماتے ہیں: اے خاتون! آپ نے امیر المومنین کو زیادہ دیر کھڑا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیا تم اسے جانتے ہو؟ یہ خولہ بنت حکیم، عبادہ بن صامت کی بیوی ہیں، جن کی بات اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سنی۔ اللہ کی قسم! عمر اس کی بات سننے کا زیادہ حقدار ہے۔ اسی طرح روایت میں خولہ بنت حکیم ہے، جو عبادہ کی بیوی ہے، اور وہ وہم ہے، یعنی ان کے والد اور شوہر کے نام میں اختلاف ہے، خلید ضعیف ہیں اور ان کا حافظہ بہت کمزور ہے۔

۱۱۱۱۰ خولہ بنت حکیم ❶

بن اُمیہ بن حارثہ بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بُھثہ بن سلیم سلمیہ، عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں، بعض کا قول ہے: ان کی کنیت ام شریک ہے۔ انہیں خویلہ (تصغیر کے ساتھ) کہا جاتا ہے، یہ ابو عمر کا قول ہے، فرمایا: نیک، صاحب فضیلت خاتون تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے سعد بن ابو وقاص اور سعید بن مسیب اور بشر بن سعد اور عروہ نے روایت کی ہے۔ ان سے عمر بن عبدالعزیز نے مرسل روایت کی ہے۔ حمیدی نے اپنی مسند میں بحوالہ عمر بن عبدالعزیز نقل کیا ہے: ایک نیک خاتون خولہ بنت حکیم عثمان بن مظعون کی زوجہ کا گمان ہے.... پھر حدیث ذکر کی۔

سراج نے اپنی تاریخ میں حجاج بن ارطاۃ کے طریق سے بحوالہ ربیع بن مالک وہ خولہ بنت حکیم سے جو عثمان بن مظعون کی زوجہ ہیں، اسے نقل کیا ہے، ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: خولہ بنت حکیم ان خواتین میں سے ہیں، جنہوں نے اپنے نفس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا۔ بخاری نے اسے تعلیقاً ذکر کیا ہے، ابو نعیم نے ابو سعید مولیٰ بنو ہاشم بحوالہ ان کے والد وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، اس روایت کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

طبرانی ❷ نے اسے یعقوب کے طریق سے، انہوں نے محمد سے، انہوں نے ہشام سے بحوالہ ان کے والد اور انہوں نے خولہ بنت حکیم سے نقل کیا ہے کہ وہ ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا، ابو عمر فرماتے ہیں: یہ وہی ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اگر طائف پر فتح دے تو مجھے بادیہ بنت غیلان ابو سلامہ یا فارعہ بنت عقیل کا زیور عطا کریں۔ اور وہ ثقیف کی سب سے زیادہ زیور والی خاتون تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے خویلہ! اگر مجھے ثقیف سے جہاد کرنے کی اجازت ہی نہ ملی تو؟'' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو ثقیف کے بارے میں اجازت ملی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں''۔

---

❶ اسد الغابة (٦٨٨٠) تجريد (٣٦٤/٢) ❷ المعجم الكبير (٦١٠/٢٤)

ابن مندہ نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے نقل کیا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ خولہ بنت حکیم عثمان بن مظعون کی زوجہ ان کے پاس آئیں، ان کی خستہ حالت تھی، انہوں نے کہا: عثمان کو عورتوں سے رغبت نہیں..... (الحدیث)

یہ ابو یمان کی روایت شعیب سے مروی ہے، ان کے علاوہ نے اسے زہری سے بحوالہ عروہ موصولاً ذکر کیا ہے، وہ اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو ذکر کیا ہے، وہ ثابت نہیں، لیکن احمد نے ابن اسحاق کے طریق سے، ہشام بن عروہ سے بحوالہ ان کے والد، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میرے پاس خویلہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ آئیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خویلہ کس قدر خستہ حال ہیں''۔ میں نے کہا: یہ ایسی خاتون ہیں جن کا خاوند نہیں، دن کو روزے رکھتی ہیں، رات کو قیام کرتی ہیں۔

ہشام بن کلبی فرماتے ہیں: ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے اپنا نفس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں چھوڑ کر فوت ہوئے۔

۱۱۱۱۱ خولہ بنت حکیم الأنصاریہ [1]

طبرانی [2] نے ان میں اور ان سے پہلی والی صحابیہ میں فرق کیا ہے۔ اور شعبہ کے طریق سے، عطاء خراسانی سے بحوالہ سعید بن المسیّب، انہوں نے خولہ بنت حکیم سے نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سوال کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عورت خواب میں دیکھے جو آدمی دیکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب وہ یہ دیکھے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے''۔

میں کہتا ہوں: بعض روایات میں ہے کہ ام عطیہ کا نام خولہ تھا، وہ اس روایت میں ہے جسے ابونعیم نے عباد بن عوام کے طریق سے بحوالہ حجاج بن ارطاۃ نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ربیع بن مالک نے بحوالہ ام عطیہ بیان کیا، اور ان کا نام خولہ تھا، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی جگہ اترے وہ کہے: ''میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں''..... (الحدیث) [3]

ام عطیہ اگر وہ انصاریہ ہیں تو مشہور ہے کہ ان کا نام نسیبہ ہے (ن کے ساتھ اور ب کی تصغیر کے ساتھ) احتمال ہے کہ ان کے دو نام ہوں یا دو ناموں میں سے ایک لقب ہو، لیکن یہ متن اس طریق سے ثابت ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کیا ہے، اس میں ہے: خولہ جو عثمان بن مظعون کی زوجہ ہیں ان سے روایت ہے، اس سے ظاہر ہوا کہ خولہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں ان کی کنیت ام عطیہ ہے وہ انصاریہ نہیں ہیں، بلکہ وہ سلمیہ ہیں جیسا کہ گزر چکا ہے، انصاریہ ان کے علاوہ ہیں۔

۱۱۱۱۲ خولہ بنت خولی [4]

بن عبداللہ انصاریہ، اوس بن خولی کی بہن ہیں، ان کا نسب ان کے بھائی کے حالات میں گزر چکا ہے۔ ابن سعد [5] نے

---

[1] اسد الغابة (٦٨٨١) تجريد (٢٦٤/٢) [2] المعجم الكبير (٦٠١/٢٤)

[3] مسلم (الحديث: ٦٨١٧) ترمذی (٣٤٣٧) ابن ماجه (٣٥٤٧) احمد (٣٧٧/٦)

[4] تجريد (٢٦٤/٢) [5] الطبقات الكبرىٰ (٢٨٠/٨)

بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۱۳ خولہ بنت دلیج [1]

ان کے حالات بھی خولہ بنت ثعلبہ کے سوانح میں گزر چکے ہیں۔

۱۱۱۱۴ خولہ بنت خویلد

بعض کا قول ہے: وہ مجادلہ ہیں، ان کے حالات بھی خولہ بنت ثعلبہ کے سوانح میں گزر چکے ہیں۔

۱۱۱۱۵ خولہ بنت الصامت [2]

ان کے حالات بھی خولہ بنت ثعلبہ کے سوانح میں گزر چکے ہیں۔

۱۱۱۱۶ خولہ بنت عاصم [3]

ہلال بن امیہ کی زوجہ ہیں۔ ان پر تہمت لگی تھی، آپ ﷺ نے لعان کے ذریعے ان میں جدائی کرا دی۔
ابن مندہ کا قول ہے کہ ان کا ذکر ہے لیکن ان سے روایت نہیں ہے۔

۱۱۱۱۷ خولہ بنت عبداللہ الأنصاریہ [4]

فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں کی مثال باہر والا کپڑا ہے اور انصار کی مثال اندر والا کپڑا ہے''۔ ان کی حدیث میں کلام ہے۔ ابو عمر [5] نے مختصراً اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ پھر عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ جو ایک متروک راوی ہیں، ان کی روایت سے بحوالہ سکینہ بنت منیع حدیث نقل کی ہے، وہ اپنی والدہ رُقیہ بنت سعد سے وہ اپنی دادی خولہ بنت عبداللہ سے روایت فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:.... پھر انہوں نے حدیث ذکر کی اور اس کے ساتھ یہ اضافہ کیا ہے: ''اے اللہ! انصار، انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما''۔ [6] سکینہ فرماتی ہیں: مجھے امید ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی دعا پہنچی ہے۔

۱۱۱۱۸ خولہ بنت عبید [7]

بن ثعلبہ انصاریہ، نجاریہ۔ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کی والدہ رعاۃ بنت عدی بن سواد ہیں، ان سے صامت بن زید بن خلدہ نے شادی کی، جس سے معاویہ پیدا ہوئے۔

---

[1] اسد الغابة (٦٨٨٢) تجريد (٢/٢٦٤) [2] اسد الغابة (٦٨٨٤) تجريد (٢/٢٦٤)

[3] اسد الغابة (٦٨٨٥) تجريد (٢/٢٦٤) [4] اسد الغابة (٦٨٨٦) تجريد (٢/٢٦٤)

[5] الاستيعاب (٤/١٨١٣) [6] مجمع الزوائد (٨/٢١٧) جامع المسانيد والسنن (١٥/٤١٦)

[7] تجريد (٢/٢٦٥)

۱۱۱۱۹ خولہ بنت عُقبہ ✿

بن رافع اشہلیہ، ام حکم اور ام سعد کی بہن ہیں، وہ دونوں محمود بن لبید کی پھوپھیاں ہیں۔ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کی والدہ سلمیٰ بنت عمرو ساعدیہ ہیں، فرماتے ہیں: حارث بن صمہ انصاری نجاری سے ان کی شادی ہوئی جس سے سعد پیدا ہوئے اس کے بعد عبداللہ بن قتادہ سے شادی ہوئی جس سے عمر پیدا ہوئے۔

۱۱۱۲۰ خولہ بنت عمرو

چوتھی قسم میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۱۲۱ خولہ بنت القعقاع

بن معبد بن زرارہ تمیمیہ۔ ان کے والد کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہ ابوجہم بن حذیفہ کی زوجہ تھیں، ان سے محمد پیدا ہوئے، یہ گزر چکا ہے۔ خولہ معاویہ کی خلافت تک زندہ رہیں۔ ام ولد ابوجہم کے ساتھ ان کا قصہ ہے، مدائنی وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۲۲ خولہ بنت قیس

بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار، ابن سعد فرماتے ہیں: ہشام بن عامر بن امیہ بن زید سے ان کی شادی ہوئی، بنو مالک بن عدی بن نجار سے ہیں، اسلام لائیں اور بیعت کی۔ ام خولہ بنت سفیان بن قیس بن زعوراء ان کے والد ہیں۔

۱۱۱۲۳ خولہ بنت قیس ✿

بن قہد (قاف کے ساتھ) بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ، خزرجیہ، نجاریہ ہیں۔ محمد کی والدہ ہیں، بعض کا قول ہے: ان کے علاوہ کوئی اور ہیں، محمود بن لبید بحوالہ خولہ بنت قیس بن قہد سے روایت کرتے ہیں اور وہ حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں، وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی شے تیار کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھالیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں گناہوں کے کفارے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' انہوں نے کہا: ''کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ناپسندیدگی کے باوجود پورا وضو کرنا، مسجد کی طرف چلنے کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا''۔ ✿

ابن مندہ نے عالی سند کے ساتھ اسے نقل کیا ہے اور قیس بن نعمان بن رفاعہ کے طریق سے بھی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ خولہ بنت قیس بن قہد سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حریرہ بنایا جب میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں رکھا تو گرم محسوس ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا، پھر فرمایا: ''اے خولہ! ہم نہ گرم چیز پر صبر کرتے ہیں نہ سرد چیز پر''۔

✿ تجرید (۲/۲۶۵) ✿ الطبقات الکبریٰ (۸/۲۳۳) ✿ اسد الغابۃ (۶۸۸۸) تجرید (۲/۲۶۵)

✿ المعجم الکبیر (۲۴/۵۹۴) مجمع الزوائد (۱/۲۳۸)

ابن سعد فرماتے ہیں: ان کی والدہ فریعہ بنت زرارہ ہیں جو اسعد بن زرارہ کی بہن ہیں، فرماتے ہیں: حمزہ بن عبدالمطلب کے بعد حنظلہ بن نعمان بن عمرو بن مالک بن عامر بن عجلان سے نکاح ہوا، ابونعیم نے ابومعشر کے طریق سے، انہوں نے سعید المقبری سے، انہوں نے عبید سنوطی سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں خولہ بنت قیس کے پاس آیا جو حمزہ کی زوجہ تھیں، ان سے پھر نعمان بن عجلان رضی اللہ عنہ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کے بعد نکاح کیا، میں نے کہا: اے ام محمد! آپ دیکھیں کہ آپ کیا روایت کر رہی ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر ثبوت کے حدیث روایت کرنا سخت گناہ ہے۔ کہنے لگیں: میرا برا ہو اگر میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنی ہوئی بات بیان کرتے ہوئے جھوٹ بولوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''دنیا میٹھی اور سرسبز و شاداب ہے، جو اس سے حلال شے لے گا، اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیں گے اور بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کے مال میں ہاتھ ڈال دیتے ہیں''۔

۱۱۱۲۴ خولہ بنت قیس ✿

ام صبیہ (ص کے بعد ب کی تصغیر، تشدید کے ساتھ)۔ طبرانی ✿ نے اسے خارجہ بن حارث بن رافع بن مکیث جہنی کے طریق سے بحوالہ سالم بن سرح روایت کیا ہے، جو ام صبیہ بنت قیس کے مولی تھے۔ اور ان کا نام خولہ بنت قیس ہے۔ جو خارجہ بنت حارث کی دادی ہیں کہ انہوں نے ان سے سنا، فرماتی ہیں: میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک ایک ہی برتن میں لگتا تھا۔ ابونعیم نے اسے دوسری سند سے نقل کیا ہے، بحوالہ خارجہ بن حارث، ابن مندہ کا خیال ہے کہ ام صبیہ ہی خولہ بنت قیس بن قہد ہیں۔ ابونعیم نے اس کا ردّ کیا ہے، اور وہ ٹھیک کہتے ہیں۔ ابن سعد نے ان دونوں میں فرق کیا ہے۔

۱۱۱۲۵ خولہ بنت مالك ✿

بن بشر انصاریہ زُرقیہ، ابن سعد ✿ نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۲۶ خولہ بنت المنذر ✿

بن زید بن لبید بن خراش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلاتی تھیں، اپنی کنیت ام بُردہ سے مشہور ہیں۔ عدوی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۲۷ خولہ بنت الهذیل ✿

بن قبیصہ بن ہبیرہ بن حارث بن حبیب بن حرفہ (ح کے پیش را کے سکون کے ساتھ، اس کے بعد فاء ہے) بن ثعلبہ بن بکر بن حبیب بن عمرو بن غنم بن تغلب تغلبیہ۔ بعض کا قول ہے، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے سے قبل ہی راستے میں وفات پا گئیں، یہ ابوعمر ✿ کا قول ہے۔ بحوالہ جرجانی صاحب نسب۔

✿ اسد الغابة (٦٨٨٩) ✿ المعجم الكبير (٢٣٥/٢٤) ✿ تجريد (٢٦٥/٢)

✿ الطبقات الكبرى (٢٨٦/٨) ✿ تجريد (٢٦٥/٢) ✿ اسد الغابة (٦٨٩٠) تجريد (٢٦٥/٢)

✿ الاستيعاب (١٨٣٤/٤)

میں کہتا ہوں: مفضل بن غسان غلابی نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر بحوالہ علی صالح سے کیا ہے۔ انہوں نے علی بن مجاہد سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے خولہ بنت ہذیل سے نکاح کیا، اور ان کی والدہ خرنف بنت خلیفہ ہیں جو دِحیہ کلبی کی بہن ہیں، وہ ملک شام سے سواری پر آپ ﷺ کے پاس آ رہی تھیں کہ راستے میں وفات پا گئیں، پھر آپ ﷺ نے ان کی خالہ شُراف سے جو دِحیہ بن خلیفہ کی بہن ہیں نکاح کیا، وہ بھی راستہ میں وفات پا گئیں، خرنق کے سوانح میں جو کچھ پہلے گزر چکے ہیں بحوالہ ابن سعد اسی طرح گزر چکا ہے۔

۱۱۱۲۸ خولہ بنت یسار ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے، ابن وہب نے اسے بحوالہ ابن لہیعہ نقل کیا ہے، انہوں نے یزید بن ابو حبیب سے، انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ خولہ بنت یسار نے کہا: یا رسول اللہ! خون کا دھبہ میرے کپڑے سے نہیں اترتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کچھ گناہ نہیں''۔ ❷ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے، ابونعیم نے اسے متصل ذکر کیا ہے۔ بعد والی صحابیہ میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۱۲۹ خولہ بنت الیمان ❸

حذیفہ کی بہن ہیں، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی ہے، فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عورتوں کے کسی مجمع میں بھلائی نہیں، ہاں! جو اجتماع کسی میت کے پاس ہو، اس لیے کہ جب وہ میت کے پاس اکٹھی ہو جاتی ہیں تو کیا کچھ کہتی ہیں''۔

ابوعمر نے اس کا مختصراً ذکر کیا ہے، ابن مندہ نے صلت بن مسعود کے طریق سے بحوالہ علی بن ثابت، اسے مسنداً ذکر کیا ہے، وہ وازع بن نافع سے وہ ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں، اسے اسی طرح ذکر کیا۔

ابن مندہ نے اسی طرح ابن حفص کے طریق سے بحوالہ علی بن ثابت انہوں نے وازع بن نافع سے، انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، انہوں نے خولہ بنت یسار سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی، میں نے کہا: میں حیض والی عورت ہوں، میرے پاس ایک کپڑے کے علاوہ اور کپڑا نہیں، میں نہیں جانتی میں کیا کروں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم پاک ہو جاؤ تو اپنے کپڑے کو دھولو، پھر اسی میں نماز پڑھ لو''۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں دیکھتی ہوں کہ اس میں خون کا داغ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دھولو، اس کے داغ میں کوئی گناہ نہیں۔ ابوعمر فرماتے ہیں: مجھے ڈر ہے کہ وہ خولہ بنت یمان ہیں، کیونکہ ان دونوں کی حدیث کی اسناد ایک ہیں۔

میں کہتا ہوں: اگر ان دونوں کی حدیث کی سند ایک ہو اور متن میں اختلاف ہو تو لازم نہیں آتا کہ وہ دونوں ایک ہی ہوں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک خاتون ربعی بن خراش نے خولہ بنت یمان سے روایت کی، اور ابومسلم کجی نے اسے متصل ذکر

---

❶ اسد الغابہ (٦٨٩١) تجرید (٢/٢٦٥) ❷ معجم الکبیر (٢٤/٢١١) مجمع الزوائد (١/٢٨٢)

❸ اسد الغابة (٦٨٩٢) تجرید (٢/٢٦٥)

کیا ہے۔

ابونعیم نے اپنے طریق سے، ابوعوانہ کی روایت سے، بحوالہ منصور انہوں نے ربعی سے، انہوں نے ایک خاتون سے، انہوں نے حذیفہ کی بہن سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: ہم میں رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! تمہارے لیے چاندی کے پہننے کا زیور نہیں؟ [1] یہ حدیث سونے کے زیور پہننے کے بارے میں زجر ہے۔

۱۱۱۳۰ خولہ [2]

رسول اللہ ﷺ کی خادمہ ہیں، ابوعمر فرماتے ہیں: ان سے حفص بن سعید نے بحوالہ اپنے والد حدیث روایت کی ہے۔ وہ ان سے ﴿الضحیٰ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہیں، ان کی حدیث کی سند کے بیان کی ضرورت نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابوبکر بن ابوشیبہ اور طبرانی نے ابونعیم کے طریق سے بحوالہ حفصہ اسے نقل کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ کتے کا بچہ گھر میں داخل ہوا اور چارپائی کے نیچے چلا گیا، نبی کریم ﷺ پر تین دِن وحی نازل نہ ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: "اے خولہ! رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کیا واقعہ پیش آیا کہ جبرئیل علیہ السلام تشریف نہیں لاتے؟" انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں۔ آپ ﷺ نے چادر اوڑھی اور باہر تشریف لے گئے۔ میں نے کہا: میں گھر کی صفائی کر دوں۔ میں نے اس میں جھاڑو دیا تو وہاں مرا ہوا پلا تھا، میں نے اسے اٹھا کر پھینک دیا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کپکپا رہے تھے، جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو کپکپاہٹ طاری ہو جاتی، آپ ﷺ نے فرمایا: "اے خولہ! مجھے اوڑھا دو"۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿قسم ہے چاشت کی اور رات کی جب وہ چھا جائے....﴾۔ [3]

۱۱۱۳۱ خولہ [4] (بے نسبت)

طبرانی [5] نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے، ابونعیم فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ وہ حمزہ کی زوجہ ہیں، ابن ابوعاصم اور حسن بن سفیان اور طبرانی نے بقیہ کے طریق سے سلیمان بن عبدالرحمٰن بن ابوالجون سے، انہوں نے ابوسعید بن عاص سے، انہوں نے معاویہ بن اسحاق سے انہوں نے خولہ سے نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کسی قوم کو پاک نہیں کرتا، جس کے ضعیف اپنے قوی سے حق نہیں لے سکتے جو اپنے قرض خواہ کے پاس سے لوٹے اور وہ اس سے راضی ہو تو زمین کے جاندار اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے سلامتی کی دعا بھیجتی ہیں۔ اور جو اپنے قرض خواہ سے ناراض لوٹا اس کے لیے ہر دِن ہر رات ہر جمعہ ہر مہینہ اور ہر سال ظلم لکھا جاتا ہے"۔

۱۱۱۳۲ خولہ بنت الأسود

خویلہ بنت ثعلبہ، خویلہ بنت حکیم، خویلہ بنت خویلد اور خویلہ بنت قیس ان سب کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] الآحاد والمثانی (٦/٦٣) [2] المعجم الکبیر (٢٤/٦٢٠) [3] اسد الغابة (٦٨٨٣) تجرید (٢/٢٦٤)

[3] سورة الضحیٰ (الآیات: ١-٥) [4] اسد الغابة (٦٨٩٣) تجرید (٢/٢٦٥) [5] المعجم الکبیر (٢٤/٦٣٥)

۱۱۱۳۳ خیرہ بنت أبی أمیہ [1]

بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط، انصاریہ، بنوغنم بن سلیم سے ہیں، مکنف بن مُحیصہ بن مسعود انصاری کی زوجہ ہیں، ابن سعد [2] فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۱۳۴ خیرہ بنت ابی حدرد

ام درداء کبریٰ، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے ان کا نام لیا ہے جو ابن ابوخیثمہ نے ان دونوں سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ابوحدرد کا نام عبد تھا، اور فرمایا: ام الدرداء صغریٰ کا نام ہجیمہ تھا اور ان دونوں کے علاوہ نے کہا کہ ان کا نام جھیمہ تھا۔ ابوعمر [3] فرماتے ہیں: ام درداء کبریٰ صاحب فضیلت اور عقلمند خواتین میں سے تھیں اور ان میں صاحب رائے تھیں، عبادت گزار اور قربانی کرنے والی تھیں، ابودرداء سے پہلے شام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے شوہر سے حدیث یاد کی، ان سے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں میمون بن مہران، صفوان بن عبداللہ اور زید بن اسلم شامل ہیں، فرماتے ہیں: ام درداء صغریٰ ان کے بارے میں ایسی کوئی روایت نہیں جو ان کے صحابیہ ہونے یا دیدار حاصل ہونے پر دلالت کرتی ہو، ان کے حالات میں سے یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابودرداء کے بعد انہیں پیغام نکاح دیا لیکن انہوں نے ان سے شادی کرنے سے انکار کر دیا۔

میں کہتا ہوں: ابوزاہریہ نے جبیر بن نُفیر سے، انہوں نے ام درداء سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے میرے والدین کو دنیا میں نکاح کا پیغام دیا تھا، تو انہوں نے میرا نکاح آپ سے کر دیا، میں آپ کو آخرت میں آپ کے نفس کے بارے میں پیغام دیتی ہوں، انہوں نے فرمایا: میرے بعد نکاح نہ کرنا۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا، تو انہوں نے اس کا ذکر کر دیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم روزے رکھو۔ تاریخ ابن عساکر میں ان کے مکمل سوانح ہیں، اور جو ابوعمر نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے بحوالہ ام درداء کبریٰ روایت کی، وہ وہم ہے۔ کیونکہ وہ صغریٰ سے روایت کرنے والے راوی ہیں۔ سوائے میمون بن مہران کے، کیونکہ انہوں نے ان کا زمانہ پایا اور ان سے روایت کی۔ مِزی وغیرہ نے اسی کا یقین کیا ہے۔

ابن مندہ فرماتے ہیں: ام درداء خیرہ ہیں، بعض کا قول ہے: ان کا نام ہجیمہ ہے۔ ابن اثیر [5] نے اس کا تعاقب کیا ہے۔ علی بن مدینی کا قول ہے کہ ابودرداء کی دو بیویاں تھیں دونوں کو ام درداء کہا جاتا تھا، ان میں سے ایک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور وہ خیرہ بنت ابوحدرد ہیں، اور دوسری سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نکاح کیا، ان کا نام هُجَیمه وصَابِیّه ہے۔ ابومُسھر فرماتے ہیں: دونوں ایک ہیں، اس میں وہم ہے، ابن ماکولا کا قول ہے: ام درداء کبریٰ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ وہ ابودرداء سے پہلے فوت ہوگئیں اور صغریٰ وہی ہیں جنہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا۔ ابن مندہ نے ام درداء سے مرفوع حدیث شریک

---

[1] تجرید (٢٦٥/٢) [2] الطبقات الكبرىٰ (٢٦٠/٨) [3] اسد الغابة (٦٨٩٤) تجريد (٢٦٦/٢)

[4] الاستيعاب (١٨٣٤/٤) [5] اسد الغابة (٢٧٥/٥)

کے طریق سے نقل کی ہے، جو انہوں نے خلف بن حوشب سے اور انہوں نے میمون بن مہران سے نقل کی، فرماتے ہیں: میں نے ام درداء سے کہا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ کہنے لگیں: جی ہاں! میں آپ ﷺ کے پاس آئی، آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے: ''میزان میں رکھی جانے والی حسن خلق سے بڑھ کر کوئی شے نہیں''۔

طبرانی [1] نے زبان بن فائد کے طریق سے، سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ام درداء سے فرماتے ہوئے سنا: میں حمام سے نکلی تو آپ ﷺ مجھے ملے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت جو اپنے کپڑے اپنے امہات میں سے کسی ایک کے گھر یا شوہر کے گھر کے علاوہ اتارتی ہے، گویا اس پردے کو جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے چاک کرنے والی ہے''۔ (الحدیث) [2] اس کی سند بہت ضعیف ہے۔

۱۱۱۳۵ خیرہ بنت قیس الفہریہ

فاطمہ کی بہن ہیں، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ان کی زوجہ ہیں، طبرانی کی مسند اہل شام میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۱۳۶ خیرہ [3]

کعب بن مالک انصاری کی زوجہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے شاعر ہیں، بعض کا قول ہے: حاء کے ساتھ ہے، ان کی حدیث لیث کے ہاں ابن وہب کی روایت سے ہے جو وہ ان سے روایت کرتے ہیں، اس کی سند ضعیف ہے۔ اس پر حجت قائم نہیں ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورت کے لیے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں''۔ ابو عمر [4] نے اسی طرح کہا ہے۔ ابن ماجہ [5] نے اسے موصولاً ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے اس طریق سے لیث سے، انہوں نے کعب بن مالک کی اولاد میں سے ایک آدمی جسے عبداللہ بن یحییٰ کہا جاتا تھا، انہوں نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ان کی دادی خیرہ جو کعب بن مالک کی زوجہ تھیں، نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: میں یہ زیور صدقہ کرتی ہوں.... پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: ''کیا تم نے کعب سے اجازت لی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، ابن مندہ کا قول ہے: اسے یحییٰ بن عبداللہ بن کعب نے اپنی والدہ بنت عبداللہ بن انس، انہوں نے اپنی والدہ فاضلہ انصاریہ سے روایت کیا ہے، ان کا ذکر آگے آئے گا۔

القسم الثانی از حرف خاء

۱۱۱۳۷ خدیجہ بنت الزبیر

بن عوام، قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ غالب گمان ہے کہ وہ اس قسم میں سے ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کے زمانے

---

[1] المعجم الکبیر (۶۴۶/۲۴) [2] مسند احمد (۳۶۲/۶) مجمع الزوائد (۲۷۷/۱)
[3] اسد الغابہ (۶۸۹۴) تجرید (۲۶۶/۲) [4] الاستیعاب (۱۸۳۵/۴) [5] ابن ماجہ

میں وہ چھوٹی تھیں۔

القسم الثالث از حرف خاء

۱۱۱۳۸ خوله الحنفيه

محمد بن علی بن ابوطالب کی والدہ ہیں، قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ اگر یہ نہ ثابت ہو کہ جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا گیا تو وہ مسلمان تھیں ورنہ وہ اس قسم میں سے ہیں۔

۱۱۱۳۹ خوله بنت الهُذيل

پہلی قسم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، اور ان کے قصے سے ظاہر ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا، تو وہ اس قسم میں سے ہوں گی۔

القسم الرابع از حرف خاء

۱۱۱۴۰ خوله بنت عمرو [1]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور عبدالملک بن یحییٰ کے طریق سے بحوالہ ہشام بن عروہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے اونٹ خریدا، حضرت خولہ بنت عمرو کی طرف۔

پھر فرمایا: مُدَ جی بن رَجاء وغیرہ نے ہشام سے روایت کیا ہے، وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں: خولہ بنت حکیم کی طرف بھیجا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں: خولہ بنت حکیم سے یہ حدیث مشہور ہے جبکہ یہ کہنا بنت عمرو کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا، وہم ہے، یہ احتمال بھی ہے کہ قصے ایک سے زائد ہوں، میں نے پہلی قسم میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٦٨٨٧) تجريد (٢/٢٦٥)

حرفِ دال

القسم الاوّل ازحرف دال

۱۱۱۴۱ دُبیه ✿

(دال کے پیش، ب کے سکون، ي کے ساتھ) بنت خالد بن نعمان بن خنساء، بنوغنم بن مالک بن نجار سے ہیں۔ میں نے اسے قابل اعتماد تحریر میں ب اور ي کی تشدید دونوں کے ساتھ دیکھا ہے، ان کی کنیت اُم سماک ہے، اسلام لائیں اور بیعت کی، ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کی والدہ ادام بنت عمرو بن معاویہ ہیں، انُ سے یزید بن ثابت بن ضحاک نے نکاح کیا، اس سے عمارہ پیدا ہوئیں۔

۱۱۱۴۲ دِجاجه بنت اسماء ✿

عبداللہ بن عامر بن کرز کی والدہ ہیں، عمر بن شبہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دیکھا عمیر کے پاس پانچ بیویاں تھیں، انہوں نے دجاجہ بنت اسماء کو طلاق دے دی، ان سے عامر بن کرز نے شادی کی جس سے عبداللہ بن عامر پیدا ہوئے۔

۱۱۱۴۳ دُرّہ بنت أبی سفیان ✿

صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف امویہ، ام حبیبہ کی بہن ہیں جن کے بارے میں انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا تھا: میری بہن بنت ابوسفیان سے نکاح کر لیجئے۔

مذکورہ حدیث جو ابوموسیٰ کے ہاں ہے اس کے بعض طریق میں ان کا نام آیا ہے۔ عبدالجبار بن العلاء کے طریق سے بحوالہ سفیان، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے زینبؑ بنت ابوسلمہ سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: ام حبیبہ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کیا: کیا آپ کو دُرّہ بنت ابوسفیان میں رغبت ہے؟.... (الحدیث) بعض کا قول ہے: ان کا نام عزۃ ہے۔ ابوعمر ✿ فرماتے ہیں: وہ مشہور ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام حمنہ ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۱۱۱۴۴ دُرّہ بنت ابی سلمه ✿

بن عبدالاسد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومیہ۔ یہ وہی ہیں جن کے بارے میں ام حبیبہ نے عرض کیا تھا، اس سے قبل یہ قصہ گزر چکا ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ایک دُرّہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اگر وہ میری پرورش

✿ تجرید (٢/٢٦٦) ✿ تجرید (٢/٢٦٦) ✿ اسد الغابه (٦٨٩٥) تجرید (٢/٢٦٦)

✿ الاستیعاب (١٨٣٥/٤) ✿ اسد الغابة (٦٨٩٦) تجرید (٢/٢٦٦)

میں نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہیں، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے“۔ [1]

بخاری کی حدیث کے بعض طرق میں ان کا نام آیا ہے، لیث کے طریق سے، بحوالہ یزید بن ابوحبیب وہ عراک بن مالک سے وہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ دُرّہ بنت ابوسلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں..... (الحدیث)

زبیر بن بکار نے کتاب النسب میں ابوسلمہ بن عبدالاسد کی اولاد میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۴۵ دُرّہ بنت أبی لہب [1]

بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہاشمیہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹی ہیں، اسلام لائیں اور ہجرت کی، حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کے نکاح میں تھیں، ان سے عقبہ اور ولید وغیرہ پیدا ہوئے، ابن عبدالبر نے اسی طرح لکھا ہے۔

ابن سعد [2] فرماتے ہیں: ان سے حارث بن عامر بن نوفل بن عبدمناف بن قصی نے نکاح کیا، اس سے ولید ابوحسن اور اسلم پیدا ہوئے، پھر بدر کے دِن وہ حالت کفر میں مارا گیا، اس کے بعد دِحیہ بن خلیفہ کلبی سے نکاح ہوا۔

ابن ابوعاصم، طبرانی اور ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن بشر، جو ضعیف ہے، کے طریق سے بحوالہ محمد بن اسحاق، انہوں نے نافع اور زید بن اسلم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے سعید مقبری اور ابن منکدر سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: دُرّہ بنت ابولہب نے مدینہ ہجرت کی اور دار رافع بن معلّٰی میں اُتریں۔ انہیں بنوزُریق کی عورتیں کہنے لگیں: تم ابولہب کی بیٹی ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ہاتھ ٹوٹیں ابولہب کے﴾۔ تو تمہاری ہجرت تمہارے کیا کام آئے گی؟ حضرت دُرّہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ“۔ پھر لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تھوڑی دیر بیٹھے پھر فرمایا: ”اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ مجھے میرے گھر والوں کے بارے میں ایذاء دی گئی؟ اللہ کی قسم! میری شفاعت میرے رشتہ داروں کو پہنچے گی یہاں تک کہ صُدَاء، حکم اور سلہب کو بھی قیامت کے دِن حاصل ہوگی“۔ [3]

ابن مندہ نے یزید بن عبدالملک نوفلی، جو بہت کمزور ہیں، کے طریق سے بحوالہ سعید مقبری اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سُبَیعہ بنت ابولہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ لوگ میرے بارے میں یہ بات پھیلا رہے ہیں کہ میں آگ کے ایندھن کی بیٹی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”لوگوں کو کیا ہوا کہ میرے نسب اور رشتہ داروں کے بارے میں مجھے ایذاء دیتے ہیں، سن رکھو! جو میرے اہل نسب اور قرابت داروں کو ایذا دے اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذاء دی“۔

پھر فرمایا: اسے محمد بن اسحاق وغیرہ نے مقبری سے روایت کیا ہے، کہنے لگے: دُرّہ بنت ابولہب آئیں..... پھر اسی طرح روایت کیا، ابونعیم فرماتے ہیں: صحیح دُرّہ ہے۔

---

[1] بخاری (الحدیث: ۵۱۲۳) [1] اسد الغابہ (۶۸۹۷) تجرید (۲/۲۶۶)

[2] الطبقات الکبریٰ (۸/۳۴) [3] المعجم الکبیر (۲۴/۶۶۰) الآحاد والمثانی (۵/۴۷۰)

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ ان کے دو نام ہوں یا دونوں میں سے ایک لقب ہو، یا یہ قصہ دو خواتین کے ساتھ پیش آیا ہو۔

دار قطنی نے کتاب الاخوہ اور ابن عدی نے کامل میں اور ابن مندہ نے علی بن ابوعلی لھبی کے طریق سے بحوالہ جعفر بن محمد، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے علی بن ابوطالب سے نقل کیا ہے، انہوں نے درّہ بنت ابولہب سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کسی زندہ کو میت کی وجہ سے اذیت نہ دی جائے (یعنی کسی کے مردہ رشتہ دار کو برا بھلا نہ کہا جائے، جس سے زندہ کو دکھ یا اذیت پہنچے)۔

ابن مندہ کی روایت میں سماک بن حرب کے طریق سے بحوالہ زوج دُرّۃ بنت ابولہب مروی ہے، فرماتے ہیں: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کون سا شخص بہتر ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''لوگوں میں سب سے بہتر زیادہ قراءت کرنے والا، زیادہ پرہیزگار، بھلائی کا حکم دینے والا اور برائی سے منع کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا'' ہے [1]

پھر طویل حدیث ذکر کی، اور اسے مسند عائشہ کے شروع میں ذکر کیا۔ بلاذری نے ذکر کیا ہے کہ زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کیا، اور شاید یہ حارث بن نوفل سے نکاح سے پہلے ہو، بعض کا قول ہے، دحیہ کلبی سے ان کا نکاح ہوا، ابن مندہ نے محمد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق، انہوں نے محمد بن عمرو سے، انہوں نے عطا سے انہوں نے علی بن حسین سے، انہوں نے درہ بنت ابولہب سے نقل کیا ہے، وہ دحیہ بن خلیفہ کی زوجہ تھیں، لوگوں کو کھانا کھلاتی تھیں، ان کے پاس منافقین کا ایک گروہ آیا، ان میں سے بعض نے کہا: محمد کی مثال انگور کے اس خوشے کی طرح ہے جو صحن میں اُگے، اسے درہ بنت ابولہب نے سنا تو ام سلمہ کے پاس گئیں، اور ان سے یہ ذکر کیا، اور یہ حجاب کے نزول سے قبل کا واقعہ ہے، پھر ابن اسحاق کی طویل حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۱۱۱۴۶ دعد بنت عامر

بعض کا قول ہے: بنت عبید بن دھمان، وہ ام رومان ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

القسم الثانی از حرف دال

خالی ہے، اسی طرح قسم ثالث بھی خالی ہے۔

القسم الرابع از حرف دال

۱۱۱۴۷ دقرہ [2]

اُذینہ کی ام ولد ہیں: طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: بعض کا قول ہے انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ پہلے طبقے کی تابعیہ ہیں، ان کا نام ق کے ساتھ ہے، وہ بنت غالب راسبیہ بصریہ ہیں، جو عبدالرحمٰن بن اُذینہ کی والدہ ہیں۔

---

[1] الاستیعاب (۱۸۳۵/٤) [2] اسد الغابۃ (٦٨٩٨)

نسائی نے عدت کے بارے میں ان کی روایت بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کی ہے۔ ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے محمد بن سیرین اور بُدَیل بن مَیسرہ نے روایت کی، ان کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کپڑے پر صلیب کے بارے میں حدیث مروی ہے۔

ابن ابوحاتم کو ان کے بارے میں وہم ہے، ان کا گمان ہے کہ وہ آدمی ہیں: فرماتے ہیں دقرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، اور ان سے بدیل بن میسرہ نے روایت کی، مزی، تہذیب میں فرماتے ہیں: اس میں وہم ہے۔

حرفِ ذال

استیعاب میں یہ حرف صحابیات کے ذکر سے خالی ہے۔

القسم الاوّل از حرفِ ذال

۱۱۱۴۸ ذرہ، غیر منسوبۃ [1]

ابونضر اور ہاشم بن قاسم کے پاس ان کی حدیث ہے جو انہوں نے جعفر رازی سے انہوں نے لیث سے، انہوں نے ابن منکدر سے، انہوں نے ذرّہ سے نقل کی ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جو اس کا قرابت دار ہو یا قرابت دار نہ ہو، ان دو انگلیوں کی طرح جنت میں ہوں گے'' اور اپنی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا، ''اور بیوہ مسکین کی خبر گیری کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے، اور اس قیام کرنے والے روزے دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔'' [2]

القسم الثانی از حرفِ ذال

دوسری، تیسری، چوتھی قسم کسی کے ذکر سے خالی ہے۔

---

[1] اسد الغابہ (٦٨٩٩) تجرید (٢/٢٦٦)

[2] جامع المسانید والسنن (١٥/٤٤٣)

حرفِ راء

القسم الاوّل از حرفِ راء

۱۱۱۴۹ رابعہ بنت ثابت ✿

بن فاکہ بن ثعلبہ انصاریہ، بنوخطمہ سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۵۰ رابطہ بنت حارث ✿

بن جمیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشیہ تیمیہ، حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ، ابن اسحاق ✿ نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام ربطہ بغیر الف کے ہے، ابن سعد اور ابوعمر ✿ نے اسی پر اعتماد کیا ہے اور فرمایا: ان کی والدہ زینب بنت عبداللہ بن ساعدہ خزاعیہ ہیں اور وہ صبیحہ بنت حارث کی بہن ہیں، مکہ میں ابتدائی دور میں اسلام لائیں، بیعت کی اور حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں ان کے ہاں موسیٰ اور عائشہ پیدا ہوئے، موسیٰ حبشہ میں فوت ہوگئے، اور ربطہ راستے میں لوٹتے ہوئے وفات پا گئیں۔

۱۱۱۵۱ رابطہ بنت حسان ✿

بن عنزہ بن ثامرہ، ھوازن کے قیدیوں میں سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں علی بن ابوطالب کو دے دیا، جنہوں نے انہیں قرآن کا کچھ حصہ سکھایا۔ ابن اسحاق ✿ نے یونس بن بکیر وغیرہ کی ان سے مروی روایت میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۵۲ رابطہ بنت سفیان ✿

بن حارث خزاعیہ، قدامہ بن مظعون کی زوجہ ہیں، ان کا ذکر ان کی بیٹی عائشہ بنت قدامہ بن مظعون کے سوانح میں آئے گا۔ ✿

۱۱۱۵۳ رابطہ بنت عبداللہ ✿

عبداللہ بن مسعود کی زوجہ ہیں، ان کے حالات ریطہ کے سوانح میں آئیں گے۔

✿ اسد الغابة (٦٩٠٤) تجريد (٢/٢٦٧) ✿ اسد الغابة (٦٩٠٠) تجريد (٢/٢٦٦)

✿ السيرة النبوية (٤١٤) ✿ الاستيعاب (١٨٧٤/٤) ✿ اسد الغابة (٦٩٠١) تجريد (٢/٢٦٧)

✿ السيرة النبوية (١٠٥/٤) ✿ اسد الغابة (٦٩٠٢) تجريد (٢/٢٦٧) ✿ الاستيعاب (٢٨٤٧/٤)

✿ اسد الغابة (٦٩٠٣) تجريد (٢/٢٦٧)

۱۱۱۵۴ رائطہ بنت کرامہ المذحجیہ

طبرانی نے کبیر [1] میں علی بن ابوعلی کے طریق سے شعبی سے بحوالہ رائطہ بنت کرامہ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے، آپ ﷺ نے مسافروں کی ایک جماعت سے کہا: "تمہارے ساتھ ہرگز کوئی بھٹکا ہوا اونٹ نہ ہو اور نہ تم میں سے کوئی شخص کسی برگشتہ اونٹ کا ذمہ دار بنے اور اگر تمہیں نفع اور سلامتی کی چاہت ہے تو کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا....."۔ (الحدیث)

۱۱۱۵۵ الرباب بنت البراء [2]

بن معرور، تجرید میں صرف انہی کا ذکر ہے گویا کہ یہ مستند سمجھی جاتی ہے۔ مشہور ہے کہ ان کے والد نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہجرت کے شروع میں وفات پا گئے، تو یہ اس قسم میں سے ہیں۔

۱۱۱۵۶ الرّباب بنت حارثہ [1]

بن سنان انصاریہ، تجرید [2] میں اسی طرح ہے۔ ان کے بارے میں واقدی فرماتے ہیں: الرباب بنت کعب بن عدی بن عبدالاشہل انصاریہ، حذیفہ بن یمان کی والدہ ہیں۔ ابن سعد [3] اور ابن حبیب نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن سعد فرماتے ہیں: یمان سے ان کی اولاد ہوئی، جن کے نام یہ ہیں: حذیفہ، سعد، صفوان، مُدلج، لیلیٰ۔

۱۱۱۵۷ الرّباب بنت النعمان [1]

بن امرئ القیس بن عبدالاشہل انصاریہ اشہلیہ، معاذ بن زرارہ ظفری کی والدہ ہیں، ابن حبیب نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] فرماتے ہیں: سعد بن معاذ کی پھوپھی ہیں، ان سے زُرارہ بن عمرو بن عدی اوسی نے نکاح کیا جس سے معاذ پیدا ہوئے، اس کے بعد معرور بن صخر نے نکاح کیا، جس سے رباب پیدا ہوئیں، رباب اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۱۵۸ الرّباب (بےنسبت)

محمود بن احمد فریابی نے کتاب خالصۃ الحقائق میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ عمرو نامی شخص کی زوجہ تھیں۔ ان دونوں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ دونوں میں سے ایک فوت ہوگیا۔ تو دوسرا اپنی موت تک شادی نہ کرے گا، ان کا شوہر فوت ہوگیا تو ایک مدت تک وہ بغیر نکاح کے رہیں، پھر ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا، انہوں نے اس رات عمرو کو شعر پڑھتے ہوئے دیکھا، صبح ہوئی تو وہ خوفزدہ تھیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے قصہ بیان کیا، آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی موت تک تنہائی سے اُنس حاصل کریں، اور ان کے شوہر کو انہیں جدا کرنے کا حکم دیا، انہوں نے ایسا ہی کیا۔

میں کہتا ہوں: یہ حکایت اور اشعار جو اس قصے میں مذکور ہیں، ان دونوں کے علاوہ کسی اور کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔

---

[1] المعجم الکبیر (۳۷۶/۲۲) [2] اسد الغابۃ (۶۹۰۵) تجرید (۲۶۷/۲)

[1] اسد الغابۃ (۶۹۰۶) تجرید (۲۶۶/۲) [2] التجرید (۱۸۶) [3] الطبقات الکبریٰ (۲۶۹/۸)

[1] اسد الغابۃ (۶۹۰۸) تجرید (۲۶۷/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۲۳۱/۸)

ان کے شوہر کا نام مالک بن نصر تھا، اور وہ قتیبہ بن مسلم کی خراسان پر گورنری کے زمانے میں تھے، یہ پہلی صدی ہجری کے آخری سالوں کی بات ہے۔

۱۱۱۵۹ الرّبذاء بنت عمرو [1]

بن عمارہ بن عطیہ بلویہ۔ ان کے مولا یاسر کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ جو آخری حرف ی میں ہے، میں نے وہاں ان کا نام تحریر کیا ہے۔

۱۱۱۶۰ رُبیعہ

تصغیر کے ساتھ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی تھیں۔ ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۶۱ الرُّبیع [2]

(تصغیر کے ساتھ اور تشدید سے ہے)۔ بنت حارثہ بن سنان رباب کی بہن ہیں جن کا ذکر ابھی گزرا ہے۔ واقدی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۶۲ الرُّبیع بنت طفیل [3]

بن نعمان بن خنساء بن سنان، ابن سعد [4] نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۶۳ الرّبیع بنت معوّذ [5]

بن عفراء بن حرام بن جندب انصاریہ نجاریہ، بنو عدی بن نجار سے ہیں، ان سے ایاس بن بکیر لیثی نے نکاح کیا، جس سے محمد پیدا ہوئے، انہیں دیدار حاصل ہے۔ ان کے بیٹے کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن ابوخیثمہ بحوالہ اپنے والد فرماتے ہیں: درخت کے نیچے بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، ابوعمر [6] فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض غزوات میں شریک ہوئیں۔

ابن سعد [7] فرماتے ہیں: ان کی والدہ ام یزید بنت قیس بن زَعُوْراء ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے ان کی بیٹی عائشہ بنت انس بن مالک نے اور نافع مولیٰ ابن عمر، عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت، خالد بن ذکوان، عبداللہ بن محمد بن عقیل، ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے روایت کی۔ بخاری و ترمذی وغیرہ نے خالد بن ذکوان کے طریق سے بحوالہ ربیع بنت معوذ روایت کیا، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میری رخصتی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بستر پر بیٹھ گئے، جیسے آپ میرے ساتھ بیٹھے ہیں تو لڑکیوں نے دف بجانا شروع کیا اور بدر کے دن میرے مقتول آباء کی تعریف کرنے لگیں،

---

[1] اسد الغابة (٦٩٠٩) تجريد (٢/٢٦٧) [2] تجريد (٢/٢٦٧) [3] تجريد (٢/٢٦٧)
[4] الطبقات الكبرىٰ (٨/٢٩٣) [5] اسد الغابة (٦٩١٠) تجريد (٢/٢٦٧)
[6] الاستيعاب (٤/١٨٣٧) [7] الطبقات الكبرىٰ (٨/٢٩٧)

جب ان میں سے ایک نے کہا: ہم میں نبی ہیں جو آنے والی کل کے بارے میں جانتا ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس بات کو چھوڑ دو اور پہلے والی بات کہتی رہو''۔

ابوداؤد اور ترمذی، [1] ابن ماجہ نے بہت سی احادیث میں ابن عقیل کی روایت سے نقل کیا ہے، جس میں وہ نبی کریم ﷺ سے وضو کی صفت کے بارے میں روایت کرتی ہیں۔ اس میں یہ بھی ہے: ہمارے پاس تشریف لاتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے وضو کا پانی انڈیلو''..... (حدیث)

ابن مندہ نے اسامہ بن زید لیثی کے طریق سے بحوالہ ابوعبیدہ بن محمد روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے رُبیع بنت مُعوّذ سے کہا: مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کیجئے، کہنے لگیں: اے بیٹے! اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو گویا تم نے روشن سورج کو دیکھا ہے۔ [2]

بخاری، نسائی اور ابومسلم کجی نے بشر بن مفضل کے طریق سے خالد بن ذکوان سے، انہوں نے ربیع بنت معوذ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتی تھیں، اور لوگوں کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں، مقتولوں اور زخمیوں کو مدینہ واپس لاتی تھیں، یہ ابومسلم کے الفاظ ہیں۔ اور بخاری کی روایت میں ہے: ہم پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کا علاج کرتی تھیں..... (الحدیث)

ابن سعد نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کے طریق سے، بحوالہ ربیع بنت معوذ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے اپنے شوہر سے کہا: میں تم سے اپنی ملکیت میں موجود ہر شے کے بدلے خلع طلب کرتی ہوں۔ اس نے کہا: ہاں! میں نے اسے ہر شے دے دی سوائے اپنی زرہ کے، انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے میری شکایت کر دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی شرط پوری کی جائے، میں نے اسے دے دی۔

دوسری سند سے اس روایت کو اس سے مکمل نقل کیا ہے، اس میں ہے کہ فرمایا: شرط زیادہ ملکیت کا باعث ہوتی ہے۔ ہر شے لے لو، یہاں تک کہ سر کا جوڑا بھی۔ فرماتے ہیں: یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محصور ہونے کا زمانہ ہے، یعنی ۳۵ھ کا واقعہ ہے۔

۱۱۱۶۴ الربیع بنت النفیر [*]

بن ضمضم بن زید بن حرام انصاریہ، انس بن نضر کی بہن اور انس بن مالک کی پھوپھی ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے۔ ان کے سوانح میں ربیع کا نسب گزر چکا ہے۔ بنوعدی بن نجار سے ہیں، وہ حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں، ان کا ذکر بھی گزر چکا ہے۔

اس میں ان کا یہ قول ہے: مجھے حارثہ کی شہادت کی خبر دی گئی، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور ثواب کی اُمید رکھوں، اگر وہ اس کے علاوہ کہیں ہے تو میں بہت زیادہ روؤں۔ ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ جنت الفردوس میں ہیں''..... (الحدیث)

---

[1] ترمذی (الحدیث: ۱۰۹۰) [2] المعجم الکبیر (۶۹۹/۲٤) مجمع الزوائد (۲۸۰/۸)

[*] اسد الغابة (٦٩١١) تجرید (٢٦٧/٢)

صحیح بخاری میں ہے ❶ بحوالہ انس کہ ربیع بنت نضر، جو ان کی پھوپھی ہیں، انہوں نے کسی کو طمانچہ مارا، انہوں نے کہا: یہ ہم سے معافی مانگیں، انہوں نے انکار کر دیا، انہوں نے تاوان کا مطالبہ کیا، انہوں نے انکار کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا حکم قصاص ہے''۔ انس بن نضر نے فرمایا: کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے، نہیں! اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے، وہ لوگ تاوان پر راضی ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم ضرور پوری فرماتا ہے۔ ان میں انس بن نضر ہیں''۔

صحیح مسلم ❷ میں دوسری سند سے منقول ہے، بحوالہ انس کہ ربیع کی بہن نے کسی کو زخمی کر دیا، پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے ام ربیع کہنے لگیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا فلاں عورت سے قصاص لیا جائے گا، اگر راوی کو یاد رہا تو یہ دوسرا قصہ ہے، ورنہ بعض راویوں سے یہ جو منقول ہے، وہم ہے۔ اگر یہ محفوظ ہے تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ ربیع کی والدہ کو شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ان سے مروی روایت صحیح مسلم میں ہے۔ ان کے بھائی انس بن نضر کے قتل کے قصے میں ہے، جب وہ اُحد کے دِن شہید ہوا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کی بہن ربیع نے میری پھوپھی بنت نضر سے کہا: میں نے اپنے بھائی کو ہاتھ کے پوروں سے پہچانا ہے۔ یہ ان کی روایت سے واضح ہے، جو انہوں نے اپنی پھوپھی سے نقل کی ہے، اطراف کے مصنف نے یہ مقام خالی چھوڑ دیا ہے اور ربیع بنت نضر کا عنوان قائم نہیں کیا، یہ بخاری کے ہاں دوسرے طریق سے بحوالہ انس ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: انہیں ان کی بہن نے پہچانا۔

۱۱۱۶۵ رجاء الغنویہ ❶

ابن سیرین نے ایک خاتون، جنہیں رجاء کہا جاتا تھا، سے روایت کیا کہ وہ فرماتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ سے میرے اس بیٹے کے لیے برکت کی دعا کر دیجیے، اس سے پہلے تین فوت ہو چکے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے اسلام لانے کے بعد ایسا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''محفوظ جنت''۔ ❷ فرماتی ہیں: مجھ سے ایک آدمی نے کہا جو وہاں موجود تھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرما رہے ہیں اسے غور سے سنو۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرزاق سے بحوالہ ہشام ان کی سند سے نقل کیا ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ ابن مندہ کی کتاب معرفۃ میں ہمیں یہ روایت عالی سند سے ملی ہے۔ ابو موسیٰ نے اسے حرفِ راء اور حرفِ زاء میں ذکر کیا ہے اور نادانستہ طور پر اسے چھوڑ دیا ہے۔ کیا وہ جیم کی تخفیف کے ساتھ ہے یا تشدید کے ساتھ؟

۱۱۱۶۶ رحیلہ

حاکم کی کتاب اکلیل میں ان کا ذکر ہے۔

---

❶ بخاری (الحدیث: ۲۸۰۹) ❷ مسلم (الحدیث: ۴۳۵۷)

❶ اسد الغابۃ (۶۹۱۲) تجرید (۲/۲۶۷) ❷ الاستیعاب (۴/۱۸۳۸)

۱۱۱۶۷ رزینہ [1]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہیں ان کی باندی ہیں۔ ابو عمر فرماتے ہیں: بصریین کے پاس ان کی حدیث یومِ عاشوراء کے بارے میں ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن ابو عاصم اور ابن مندہ نے عُلیلہ بنت کمیت کے طریق سے اسے نقل کیا ہے کہ مجھ سے میری والدہ اُمینہ نے بحوالہ اُمۃ اللہ بنت رُزینہ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے اپنی والدہ رُزینہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ عاشوراء کے روزے کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟ کہنے لگیں: آپ ﷺ اس دِن روزہ رکھتے تھے اور ہمیں بھی روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔ [2] یہ ابن مندہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔

ابو مسلم کجی اور ابو نعیم نے اپنے طریق سے بحوالہ مسلم بن ابراہیم انہوں نے علیہ سے طویل حدیث نقل کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ہم سے عُلیلہ بنت کمیت عتکیہ نے بیان کیا: میں نے اپنی والدہ امینہ سے سنا، وہ واسط آئیں، اور رسول اللہ ﷺ کی باندی امۃ اللہ سے ملیں ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھیں۔ انہیں رُزَینہ کہا جاتا تھا، انہوں نے اِن سے کہا: کیا تم نے اپنی والدہ سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ کہنے لگیں: جی ہاں! میری والدہ رُزینہ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا.... یہاں تک کہ اگر ان کے بچے یا فاطمہ کے دودھ پیتے بچوں کو اس دِن بلاتے اور ان کے منہ میں لعاب ڈالتے، اور ان کی ماؤں سے کہتے: ''انہیں رات تک دودھ نہ پلاؤ''۔ رُزَینہ راء کے زبر کے ساتھ ہے۔ بعض کا قول ہے: تصغیر کے ساتھ ہے۔

ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ان کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ راء سے پہلے زاء ہوگی، ابو یعلیٰ نے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو اپنی خادمہ جو رُزینہ ہیں ان سے نیکی کا حکم دیا۔

۱۱۱۶۸ رَضوی بنت کعب [3]

ابو موسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور رَوّاد بن جراح کے طریق سے بحوالہ ان کے والد، انہوں نے سعید بن بشیر سے انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے رَضوی بنت کعب سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے حیض کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں''۔ [4]

رَوّاء اور ان کے شیخ دونوں ضعیف ہیں، تجرید میں ایک قول ہے: گویا یہ تابعیہ ہیں، جو مرسل روایت کرتی ہیں، اسی طرح فرمایا: یہ تعجب کی بات ہے باوجودیکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔

۱۱۱۶۹ رضوی [5]

نبی کریم ﷺ کی آزاد کردہ باندی ہیں۔ نقطے والی خاء میں خضرہ نامی صحابیہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ فرماتے

---

[1] اسد الغابة (٦٩١٣) تجريد (٢/٣٦٨) [2] اسد الغابة (٣/٢٨٣) [3] اسد الغابة (٦٩١٥) تجريد (٢/٢٦٨)

[4] جامع المسانيد والسنن (١٥/١٦٨) [5] اسد الغابة (٦٩١٤) تجريد (٢/٢٦٨)

ہیں: مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی کوئی حدیث مذکور نہیں۔

۱۱۱۷۰ رُغینہ [1]

(تصغیر کے ساتھ ہے، بعض کا قول ہے: اس کے شروع میں زاء ہے)۔ بنت سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ ابن سعد [2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس ہیں، ان سے رافع بن ابوعمر بن عائذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار نے نکاح کیا، حبیبہ بنت سہل جن کا ذکر گزر چکا ہے، ان کی بہن ہیں۔

۱۱۱۷۱ رِفاعہ بنت ثابت [3]

بن فاکہ بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ۔ بنوخَطمہ انصاریہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد نے اسی طرح لکھا ہے۔

۱۱۱۷۲ رفیدہ الأنصاریہ [4]

یا اُسلمیہ۔ ابن اسحاق نے سعد بن معاذ کے قصے میں ان کا ذکر کیا ہے، جب وہ غزوۂ خندق میں زخمی ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے رفیدہ کے خیمے میں جو مسجد میں ہے لٹا دو، تاکہ میں قریب سے ان کی عیادت کروں''۔ [5] یہ وہ خاتون تھیں جو زخمیوں کا علاج معالجہ کرتی تھیں، مسلمانوں میں سے کسی کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا تو اس کی خدمت بذاتِ خود کر کے ثواب کی اُمید رکھتی تھیں۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الادب المفرد میں فرمایا: ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابن الغسیل نے بحوالہ عاصم بن عمر بن قتادہ، انہوں نے محمود بن لبید سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: جب سعد غزوہ خندق میں زخمی ہوئے، بعض نے کہا: اسے رُفیدہ نامی خاتون کے پاس لے چلو، جو زخمیوں کا علاج معالجہ کرتی تھیں اور نبی ﷺ جب ان کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: ''تمہاری شام کیسی رہی؟'' اور جب صبح ہوتی تو فرماتے: ''تمہاری صبح کیسی رہی؟'' تو وہ انہیں بتاتی، تاریخ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کا قصہ نقل کیا گیا ہے، اس کی سند صحیح ہے۔ مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے نقل کیا ہے، اور ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے مستغفری رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے اسے بیان کیا ہے۔

۱۱۱۷۳ رُقیقہ

(دو قافوں کے ساتھ تصغیر ہے)، بنت ابوصَیفی بن ہاشم بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمیہ، اور ان کے بھائیوں کی چچازاد ہیں جو بنوعبدالمطلب سے ہیں۔ وہ مَخرَمہ بن نوفل کی والدہ ہیں، جو مسور کے والد ہیں۔

---

[1] تجرید (۲۶۸/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۳۲۵/۸) [3] اسد الغابۃ (۶۹۱۷) تجرید (۲۶۸/۲)
[4] اسد الغابۃ (۶۹۱۷) تجرید (۲۶۸/۲) [5] الاستیعاب (۱۸۳۸/٤)

طبرانی اور مستغفری رحمۃ اللہ علیہما نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ابو عمر فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ انہوں نے نبوت کا زمانہ نہیں پایا، ان کے تذکرہ کی معتبر روایت وہ ہے جو محدثین نے حمید بن مُنہب کے طریق سے، بحوالہ عروہ بن مضرّس، انہوں نے مخرمہ بن نوفل سے انہوں نے اپنی والدہ رُقیقہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: وہ عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہیں۔ فرماتی ہیں: قریش پر لگاتار ایسے سال آئے کہ تھنوں پر قحط آ گیا اور ہڈیوں کا گودا خشک ہو گیا.... عبدالمطلب کا قریش کے لیے پانی طلب کرنے کے بارے میں طویل حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے، اس وقت وہ لڑکے تھے، جو ابھی بالغ ہوئے تھے۔ اس میں ہے: ان پر بارش تھی، قریش کے سردار عبداللہ بن جُدعان اور حرب بن امیہ، جب ان کی دعا سے بارش ہوئی تو عبدالمطلب سے کہنے لگے: ابو بطحاء مبارک ہو، اس میں رقیقہ مذکورہ کا شعر ہے۔ اس کے شروع میں یہ ہے:

''شیبہ حمد کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے شہر کو سیراب کیا، ہم حیا کھو چکے تھے اور بارش موسم گزرنے کے بعد بھی ہوتی رہی''۔

ابو موسیٰ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے، فرماتے ہیں: ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [۱] نے ان کا ذکر اسلام لانے والی اور ہجرت کرنے والی صحابیات میں کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ ہالہ بنت کلدہ بن عبدالدار ہیں، پھر واقدی سے بحوالہ عبداللہ بن جعفر، انہوں نے ام بکر بنت مِسوَر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے مخرمہ بن نوفل سے، انہوں نے اپنی والدہ رُقیقہ سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: گویا کہ میں اپنے چچا شیبہ کی طرف دیکھ رہی ہوں، اور ان کی مراد عبدالمطلب بن عبد مناف ہیں کہ جلدی سے ان کی طرف جانے والی میں سب سے پہلی تھی، میں ان سے لپٹ گئی، اور اپنے گھر والوں کو ان کے بارے میں بتایا۔ وہ اس وقت عبدالمطلب سے بڑی تھیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور اسلام لائیں۔ اپنے بیٹے مخرمہ پر اسلام نہ لانے کی وجہ سے بہت سختی کرتی تھیں۔ اسی سند سے ان کی والدہ سے روایت ہے کہ رُقیقہ جو ام مخرمہ بن نوفل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتی ہیں۔ فرماتی ہیں: قریش جمع ہو چکے ہیں اور آج کی رات کا قصد کرتے ہیں، مِسوَر فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر سے ہٹ گئے اور اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رات گزاری۔

۱۱۱۷۴ رُقیقہ [۲] اُلثقفیہ

ابو عمر [۲] فرماتے ہیں: ابو طالب اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے طائف کی طرف گئے، اس وقت اسلام لائیں، عبدربہ بن حکم کے پاس بحوالہ اُمیمہ بنت رُقیقہ ان کی حدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن ابو عاصم [۳] نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی کے طریق سے بحوالہ عبدربہ اسے نقل کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ان کی والدہ سے روایت ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدد حاصل کرنے کے لیے طائف آئے تو میرے پاس تشریف لائے، میں نے ان کے لیے ستو کا شربت بنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے رقیقہ! بتوں کی عبادت نہ کرو، اور ان کی طرف

---

[۱] اسد الغابۃ (۶۹۱۹) تجرید (۲/۲۶۸) [۲] الطبقات الکبریٰ (۸/۳۵)

[۱] اسد الغابۃ (۶۹۱۸) [۲] الاستیعاب (۴/۱۸۳۹) [۳] الأحاد والمثانی (۶/۸۹)

رُخ کر کے نماز نہ پڑھو"۔ کہنے لگیں: تب تو وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم نماز پڑھو تو اپنی پیٹھ ان کی طرف کر لینا"۔ پھر میرے پاس سے تشریف لے گئے۔

۱۱۱۷۵ رقیّہ [1]

(ایک قاف اور تشدید کے ساتھ) بنت ثابت بن خالد، بنو مالک بن نجار انصاریہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد [2] فرماتے ہیں: محمد بن عمر نے ذکر کیا ہے کہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۱۷۶ رُقیّہ بنت زید

بن حارثہ کلبی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندی اور امامہ کی بہن ہیں۔ بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، اور ان کی والدہ کا نام ام کلثوم بنت عتبہ ہے، ابن سعد نے مسند خالد بن نمیر کے حوالے سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب زید بن حارثہ شہید ہوئے تو ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو زید کی بیٹی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ہاتھ مارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بہت زیادہ رونے لگے۔

۱۱۱۷۷ رُقیّہ بنت کعب الأسلمیہ [1]

سفیان بن حمزہ نے بحوالہ اپنے شیوخ، ان سے روایت کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ابونصر بن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۷۸ رُقیّہ بنت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم [2]

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمیہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور ان کے بیٹے عبداللہ کی والدہ ہیں۔

ابوعمر فرماتے ہیں: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی ہونے میں اختلاف نہیں، حضرت رقیہ، حضرت فاطمہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہن کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثر کے نزدیک وہ اسی ترتیب سے ہیں، ابوعمر نے بحوالہ جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ان سب میں چھوٹی ہیں۔ بعض نے کہا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان سب میں چھوٹی ہیں۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا پہلے عتبہ بن ابولہب کے نکاح میں تھیں، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابولہب نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ انہیں طلاق دے دو، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا۔

ابن ہشام فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور ان کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں ان کے ہاں عبداللہ پیدا ہوئے، جن سے ان کی کنیت ہے۔

ابوعمر فرماتے ہیں: قتادہ کا قول ہے: ان کی اولاد نہیں ہوئی، فرماتے ہیں: وہ غلط ہے، ان کے علاوہ کسی کا یہ قول نہیں، شاید

---

[1] اسد الغابة (٦٩٢٠) تجريد (٢/٢٦٨) [2] الطبقات الكبرىٰ (٨/٣٣٣)

[1] اسد الغابة (٦٩٢٢) تجريد (٢/٢٦٨) [2] اسد الغابة (٦٩٢١) تجريد (٢/٢٦٨)

وہ ان کی بہن ام کلثوم کے حالات بیان کرنا چاہتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہا نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے بعد ان سے نکاح کیا، وہ بھی ان کے پاس وفات پا گئیں، ان کی اولاد نہیں ہوئی۔ یہ ابن شہاب اور جمہور کا قول ہے، سعدی ام عثمان جو ان کی ساس ہیں کے سوانح میں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر آئے گا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [1] فرماتے ہیں: انہوں نے اور ان کی بہنوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ان سے عتبہ بن ابولہب نے نبوت سے قبل نکاح کیا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابولہب نے کہا: میرا تم سے کوئی تعلق نہیں، اگر تم ان کی بیٹی کو طلاق نہ دو، تو اس نے انہیں جدا کر دیا۔ ابھی ان کی رخصتی نہیں ہوئی تھی، پھر ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا، ان سے اسقاط ہوا، پھر ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا اور اس سے ان کی کنیت ہے، اسے ایک مرغ نے چونچ ماری تو وہ فوت ہو گیا، اس کے بعد ان کی اولاد نہ ہوئی۔

ابن سعد نے علی بن زید کے طریق سے، بحوالہ یوسف بن مہران نقل کیا ہے۔ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں: جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے گزشتہ لوگوں میں سے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل جاؤ''۔ عورتیں حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا پر رونے لگیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور انہیں مارنے لگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو غم کا اظہار آنکھ اور دل سے ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے''۔ تو فاطمہ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگیں، اور اپنی آنکھیں کپڑے کے پلو سے صاف کرنے لگیں۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہم ہے، شاید یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور صاحبزادی ہیں۔ کیونکہ ثابت ہے کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بدر میں فوت ہوئیں، یہ بھی احتمال ہے کہ غزوۂ بدر سے واپس آ کر ان کی قبر پر گئے ہوں۔ ابن مندہ نے بہت ضعیف سند سے نقل کیا ہے بحوالہ ہاشم بن عروہ، وہ اپنے والد سے وہ اسماء بنت ابوبکر سے نقل کرتے ہیں، فرماتی ہیں: میں اپنے والد کے پاس کھانا لے جاتی تھی، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں تھے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لے گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: ''عثمان اور رقیہ کا کیا ہوا؟'' میں نے کہا: وہ چلے گئے ہیں، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد وہ سب سے پہلے ہجرت کرنے والے ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ منکر روایت ہے، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی، اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، یہ باطل ہے، مدینہ کی طرف ہجرت کرتے ہوئے جس غار میں پناہ لی تھی، اگر یہاں اس کے علاوہ کوئی اور مراد ہے تو یہ صحیح ہے۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدنہ کی طرف ہجرت کی، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے تو وہ بیمار تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس چھوڑا، جس دن حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی فتح کی خوشخبری

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۲۴/۸)

لے کر آئے، اس دن آپ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں۔ بعض کا قول ہے: ان کے دفن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے، حماد بن سلمہ نے ثابت سے بحوالہ انس روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبر میں ایسا شخص داخل نہ ہو جس نے صحبت کی ہو''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قبر میں داخل نہ ہوئے۔

ابو عمر فرماتے ہیں: حماد سے خطا ہوئی کیونکہ یہ واقعہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ہے۔

ابن مبارک نے یونس رحمۃ اللہ علیہ سے بحوالہ زہری روایت کیا ہے، فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے، انہیں حصباء کی بیماری ہوگئی تھی، اس سے وہ فوت ہوگئیں، حضرت زید بدر کی فتح کی خوشخبری لے کر آئے، فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر تھے۔

قتادہ کے طریق سے بحوالہ نضر بن انس مروی ہے، وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے، ان کی کوئی اطلاع نہ ملی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اس نے ان دونوں کو دیکھا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان دونوں کا برا کرے حضرت عثمان اپنے اہل کے ساتھ اس امت میں پہلے ہجرت کرنے والے ہیں''۔

سراج نے اپنی تاریخ میں ہشام بن عروہ کے طریق سے، بحوالہ ان کے والد ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عثمان اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بدر سے پیچھے رہ گئے، جب وہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن کر رہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر سنی اور کہا: اے اسامہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے دیکھا تو زید بن حارثہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جدعاء پر بدر میں مشرکین کے قتل کی خوشخبری دے رہے تھے۔

۱۱۱۷۹ رُقـیّہ

فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی ہیں، طویل عمر پائی یہاں تک کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے انہیں حضرت فاطمہ کی قبر کے پاس ٹھہرا دیا، کیونکہ ان کی قبر کو پہچاننے والا ان کے سوا کوئی نہ بچا تھا، یہ عمر بن شبہ نے اخبار مدینہ میں لکھا ہے۔

۱۱۱۸۰ رملہ بنت الحارث [1]

بن ثعلبہ بن حارث بن زید انصاریہ نجاریہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحاق [2] نے سیرۃ نبویہ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ سعد بن معاذ نے جب بنو قریظہ کے بارے میں فیصلہ کیا تو انہیں رملہ بنت حارث کے گھر محبوس کیا گیا جو انصار میں بنو نجار کی خاتون ہیں۔

میں کہتا ہوں: سیرۃ میں ان کا ذکر دو مرتبہ ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٦٩٢٣) تجريد (٢/٢٦٨) [2] السيرة النبوية (٣/١٨٩)

واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رملہ بنت حدث (دال کے ساتھ ہے)۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ فرماتے ہیں: رملہ بنت حارث، اور وہ حارث بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار ہیں، ان کی کنیت ام ثابت ہے، ان کی والدہ کبشہ بنت ثابت بن نعمان بن حرام ہیں، معاذ بن حارث بن رفاعہ ان کے شوہر ہیں۔

۱۱۱۸۱ رملہ بنت الخطاب

فاطمہ بنت خطاب کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۱۸۲ رملہ بنت ابی سفیان ✿

صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس امویہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ ان کی کنیت ام حبیبہ ہے، وہ اپنے نام سے زیادہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام ہند ہے، اور رملہ زیادہ صحیح ہے، ان کی والدہ صفیہ بنت ابوالعاص بن امیہ ہیں۔

بعثت سے سترہ برس پہلے پیدا ہوئیں، ان کے حلیف عبیداللہ (تصغیر کے ساتھ) بن جحش بن رئاب بن یعمر اسدی سے ان کا نکاح ہوا جو بنواسد بن خزیمہ سے ہیں، دونوں اسلام لائے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں ان کے ہاں حبیبہ پیدا ہوئیں، اسی سے ان کی کنیت ہے، بعض کا قول ہے: ان کی ولادت مکہ میں ہوئی، ان کی ولادت کے قریب انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، بعض کا قول ہے: حبشہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ حبیبہ نے داؤد بن عروہ بن مسعود سے نکاح کیا، جب ان کا شوہر عبیداللہ بن جحش عیسائی ہوگیا، اور اسلام سے پھر گیا اور انہیں طلاق دے دی۔

ابن سعد ✿ نے اسماعیل بن عمرو بن عمرو بن سعید اموی کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں عبیداللہ بن جحش کو بری صورت میں دیکھا، میں گھبرا گئی، صبح ہوئی تو وہ عیسائی ہوگیا تھا، میں نے اسے خواب کے بارے میں بتایا، زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ وہ شراب پر مداومت کرنے لگا اور اسی حال میں مرگیا، خواب میں کسی نے مجھے کہا: اے ام المومنین! میں گھبرا گئی، پھر میری عدت ختم ہوگئی۔ مجھے معلوم بھی نہ تھا کہ نجاشی کی ابرہہ نامی قاصد عورت اجازت طلب کر رہی تھی، اور کہنے لگی: بادشاہ آپ سے کہہ رہے ہیں، ایسے شخص کو اپنا وکیل بنا دیں جو آپ کا نکاح کر سکے۔ میں نے خالد بن سعید بن العاص بن امیہ کی طرف پیغام بھیجا اور انہیں وکیل بنا دیا، میں نے ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن دیئے، جب عشاء ہوئی تو نجاشی نے جعفر بن ابوطالب کو حکم دیا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، اور تشہد پڑھا، پھر فرمایا: امابعد! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف خط بھیجا ہے کہ میں ام حبیبہ کی شادی ان سے کردوں جسے میں نے قبول کیا اور ان کی طرف سے چار سو دینار حق مہر دیتا ہوں، پھر دینار انڈیل دیئے۔ حضرت خالد نے خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ لکھا ہے، میں نے اسے قبول کرلیا اور ام حبیبہ کا ان سے نکاح کر دیا، اور دینار لے لیے، نجاشی نے ان کے لیے کھانا تیار کیا، جسے انہوں نے کھایا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب میرے پاس مال پہنچا تو میں نے ابرہہ کو اس میں سے پچاس دینار دیئے، فرماتی

✿ الطبقات الکبریٰ (۳۲۷/۸) ✿ اسد الغابۃ (۶۹۲۴) تجرید (۲۶۸/۲)

✿ الطبقات الکبریٰ (۳۲۷/۸)

ہیں اس نے مجھے واپس کر دیئے اور کہنے لگیں: بادشاہ نے کچھ نہ لینے کی قسم لی ہے۔ اور جو میں نے اسے پہلے دیئے تھے وہ بھی مجھے لوٹا دیئے۔ اگلے دن میرے پاس عود، ورس، عنبر اور بہت سی خوشبو لے کر آئی اور پھر ان چیزوں کو ساتھ لے کر میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئی۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ یہ ساتواں سال تھا، بعض کا قول ہے کہ چھٹا سال تھا۔ پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ زہری کے طریق سے ہے: قاصد جو نجاشی کی طرف تھا، تو انہیں شراحیل بن حسنہ کے ساتھ بھیجا۔

دوسرے طریق سے ہے کہ نجاشی کی طرف قاصد عمرو بن امیہ ضمری تھا۔

ابن عبدالبر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے نکاح حضرت عثمان بن عفان نے کیا، عبدالواحد بن ابوعون کے طریق سے ہے، فرماتے ہیں: جب ابوسفیان کو یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بیٹی سے نکاح کر لیا ہے تو اس نے کہا: یہ ایسا نر ہے جو باز نہیں آتا۔ [1]

زبیر بن بکار نے اپنی سند سے بحوالہ اسماعیل بن عمرو بن امیہ، اور انہوں نے ام امیہ سے پہلے سے ملتی جلتی روایت نقل کی ہے۔ بعض کا قول ہے: اس بارے میں یہ آیت اتری: ﴿اللہ سے اُمید ہے کہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن میں دشمنی ہے، محبت پیدا کر دے﴾۔ [2]

یہ بعید بات ہے، اگر یہ ثابت ہو جائے تو ان کا عقد ہجرت سے پہلے مدینہ کی طرف جاتے ہوئے ہوا، یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے مدینہ آنے کے بعد تجدید نکاح کی۔ اس پر راوی کا قول لیا جائے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مدینہ آنے کے بعد ان سے نکاح کیا، یہ قتادہ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولیمے کے لیے گوشت تیار کیا، اسی طرح عقیل سے بحوالہ زہری رحمۃ اللہ علیہ مروی ہے، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابن حزم کے دعویٰ کی تردید کرتی ہے، اجماع اس بات پر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام حبیبہ سے نکاح کیا تو وہ حبشہ میں تھی، ایک جماعت نے اس کی پیروی کی ہے، ان میں سے آخری ابوالحسن بن الاثیر نے اسد الغابہ میں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اہل سیر میں اس بارے میں اختلاف نہیں سوائے اس کے جو مسلم میں ہے [3] کہ ابوسفیان جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ اُن کی شادی اِن سے کر دیں۔ انہوں نے یہ قبول کر لیا، بعض راویوں سے یہ وہم ہے۔ اس کے وہم ہونے پر اعتماد کرنے میں بھی تامل ہے، بعض ائمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ احتمال ہے کہ ابوسفیان نے عقد کی تجدید کا ارادہ کیا ہو، ہاں! اس میں اختلاف نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے اسلام لانے سے قبل حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [4] فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن عمر نے بتایا کہ ہم سے محمد بن عبداللہ نے بحوالہ زہری رحمۃ اللہ علیہ حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: ابوسفیان مدینہ آئے وہ معاہدے کی مدت زیادہ کرنا چاہتے تھے، اپنی بیٹی ام حبیبہ کے پاس آئے، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھنے لگے تو انہوں نے بستر لپیٹ دیا، کہنے لگے: اے بیٹی! کیا اس بستر کو مجھ سے ہٹایا ہے یا مجھے بستر سے ہٹایا ہے۔

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۸/۱۷۰) [2] سورۃ الممتحنۃ الآیۃ (۷)

[3] مسلم (الحدیث: ۶۳۲۳) [4] الطبقات الکبریٰ (۸/۶۸)

کہنے لگیں: وہ رسول اللہ ﷺ کا بستر ہے، اور آپ مشرک ناپاک آدمی ہیں۔ کہنے لگے: ہمارے بعد تمہاری عادتیں بدل گئی ہیں۔

ہمیں محمد بن عمر نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن جعفر نے بحوالہ عبدالواحد بن ابوعون بتایا، فرماتے ہیں: جب ابوسفیان بن حرب کو نبی کریم ﷺ کے ان کی بیٹی سے نکاح کا پتہ چلا تو کہنے لگے: یہ وہ نر ہے جو باز نہیں آیا۔ ✿

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اور حضرت زینب بنت جحش ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کئی احادیث روایت کی ہیں، ان کی بیٹی حبیبہ نے ان کے بھائیوں، معاویہ، عتبہ اور ان کے بھائی کے بیٹے عبداللہ بن عتبہ بن ابوسفیان، ابوسفیان بن سعید بن مغیرہ بن اخنس ثقفی جو ان کے بھانجے ہیں اور ان کے دو غلاموں سالم بن سوال اور ابوجراح، اس کے علاوہ صفیہ بنت شیبہ، زینب بنت ام سلمہ، عروہ بن زبیر، اور ابوصالح السمان اور دوسرے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے عوف بن حارث کے طریق سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے، فرماتی ہیں: مجھے ام حبیبہ نے اپنی موت کے وقت بلایا اور کہنے لگیں: سوکنوں میں جو بات ہوتی ہے وہ ہمارے درمیان تھی، مجھے یہ معاف کر دو، میں نے انہیں معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے مغفرت طلب کی، وہ مجھے کہنے لگیں: تم نے میری پردہ پوشی کی، اللہ تمہاری پردہ پوشی کرے، انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھی ایسا ہی پیغام بھیجا، اور مدینہ میں ۴۴ھ میں وفات پا گئیں۔ ابن سعد اور ابوعبید نے اسی پر اعتماد کیا ہے اور ابن حبان اور ابن قانع فرماتے ہیں: ۲ھ میں ابن ابوخیثمہ فرماتے ہیں: ۵۹ھ میں اور یہ بعید ہے۔ واللہ اعلم

۱۱۱۸۳ رملہ بنت شیبہ ✿

بن ربیعہ بن عبدشمس عبشمیہ، ان کے والد بدر کے دن حالت کفر میں قتل ہوئے۔ ابوعمر ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے تھیں اور اپنے شوہر عثمان بن عفان کے ساتھ ہجرت کی، اس بارے میں ان کی چچا زاد ہند بنت عتبہ کہتی ہیں: ''وادی وَجّ مکہ اور ہجون کے اطراف میں ایک بے دین عورت پر رحمت کی لعنت ہو، اس نے ایسے لوگوں کا دین اختیار کیا ہے جنہوں نے اس کے باپ کو قتل کیا تھا، کیا تمہیں اپنے باپ کے قتل ہونے کا یقین آ گیا''۔

ابوعمر ابن اثیر کے قول کے بارے میں فرماتے ہیں: اپنے شوہر عثمان کے ساتھ ہجرت کی، انہوں نے اپنی زوجہ رُقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی، فرماتے ہیں: اگر یہ نہ کہا جائے کہ انہوں نے اپنے شوہر عثمان کے ساتھ ہجرت کی تو ممکن ہے کہا جائے کہ انہوں نے ہجرت کی، اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔

میں کہتا ہوں: میرے گمان میں ان کا یہ قول ''انہوں نے اپنے شوہر عثمان کے ساتھ حبشہ کی طرف نہیں بلکہ مدینہ کی طرف ہجرت کی''۔ شاید عثمان نے عمرہ قضیہ میں ان سے نکاح کیا، اور ان کے ساتھ اس وقت ہجرت کی، پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی، پہلی ہجرت میں ان کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی اور ساتھ نہ تھی، گویا انہوں نے رقیہ یا ام کلثوم کے بعد

✿ الطبقات الکبرٰی (۷۰/۸) ✿ اسد الغابۃ (۶۹۲۵) تجرید (۲۶۹/۲)

✿ الاستیعاب (۱۸۴۶/۴)

ان سے نکاح کیا۔ یہ احتمال بھی ہے کہ صحیح قول یہ ہو کہ ان سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور عثمان نے نکاح کیا ہو، شاید وہ عثمان بن ابوالعاص ثقفی ہوں، قرینہ یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا: وَج مقام پر اور وہ طائف میں ہے۔ اور عثمان بن ابوالعاص بھی طائف سے ہیں، جبکہ ابن عفان کے ساتھ ایسا نہیں۔ پھر میں نے طبقات ابن سعد [1] میں لکھا ہوا پایا: ان سے حضرت عثمان بن عفان نے نکاح کیا، جس سے عائشہ، ام اُبان، ام عمرو پیدا ہوئے، ابوزناد جوان کے مولیٰ ہیں، فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، حضرت زبیر نے ہند کے قول سے یہ شعر پڑھے:

''اس کا اسلام اس پر عیب ہے، اور بدر کے دِن ان کے والد کے قتل پر عار دلائی جاتی ہے''۔

پھر دو شعر ذکر کیے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ ام شریک بنت وقدان بن عبد شمس بن عبدوَد ہیں جو بنو عامر بن لوی سے ہیں، ابن سعد نے ایسا ہی لکھا ہے، لیکن فرماتے ہیں: ام شریک ہیں۔

۱۱۱۸۴ رملہ بنت عبداللہ [2]

بن ابی بن سلول: ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۸۵ رملہ بنت أبی عوف [3]

بن صبرہ بن سعید بن سعد بن سہم، مطلب بن أزہر بن عوف زہری کی زوجہ ہیں۔ ابن اسحاق [4] نے اہل مکہ میں سے اسلام لانے والوں اور حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مطلب بن ازہر بن عوف زہری کے ہاں حبشہ میں عبداللہ بن مطلب پیدا ہوئے، فرماتے ہیں، بعض کا قول ہے: وہ اسلام میں پہلے ہیں، جنہوں نے اسلام میں اپنے والد کی میراث پائی۔ ابن عمر [5] نے ان کے شوہر کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد [6] فرماتے ہیں: مکہ میں دارارقم سے پہلے اسلام لائیں، بیعت کی اور ہجرت کی۔

۱۱۱۸۶ رملہ بنت الوقیعہ [7]

بن حرام بن غفار بن ملیل (دو لاموں کے ساتھ تصغیر ہے) خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: یہ ابوذر غفاری کی والدہ ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے قصے میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ اس میں ان کا نام نہیں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ عمر بن عَبَسہ سلمی کی والدہ بھی ہیں۔

۱۱۱۸۷ رُمیثہ [8]

(ث کے ساتھ تصغیر ہے) بنت عمرو بن ہاشم بن مطلب بن عبدمناف۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور

---

[1] الطبقات الکبرٰی (۱۷۱/۸) [2] اسد الغابۃ (۶۹۲۶) تجرید (۲۶۹/۲)
[3] اسد الغابۃ (۶۹۲۷) تجرید (۲۶۹/۲) [4] السیرۃ النبویۃ (۲۰۷/۱)
[5] الاستیعاب (۱۸٤٦/٤) [6] الطبقات الکبرٰی (۱۹٦/۸)
[7] اسد الغابۃ (٦۹۲۸) تجرید (۲٦۹/۲) [8] اسد الغابۃ (٦۹۳۰) تجرید (۲٦۹/۲)

بیعت کی، بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان سے قعقاع بن حکیم نے روایت کی، ابوعمر [1] کا قول ہے: عاصم بن قتادہ کی دادی ہیں، اور ان سے روایت کی۔

میں کہتا ہوں: اسی طرح فرمایا: مجھے لگتا ہے، یہ اس کے علاوہ ہیں اور عاصم کی دادی کا ذکر بعد میں آ رہا ہے۔ رہی یہ تو معجم الاوسط میں محمد بن محمد التمار کے سوانح میں ان کی حدیث ہے۔

۱۱۱۸۸ رميثه الأنصاريه [2]

مشہور تابعی عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری کی دادی ہیں، ترمذی [3] نے یوسف ماجشون کے طریق سے، بحوالہ ان کے والد، انہوں نے عاصم بن عمر سے، انہوں نے اپنی دادی رُمیثہ سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب تھی اگر میں چاہتی کہ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو بوسہ دوں تو میں بوسہ دے سکتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کے لیے وفات کے دِن فرمایا: ''اس کی موت نے رحمٰن کے عرش کو ہلا دیا ہے۔ ابن منکدر نے ابن رُمیثہ سے انہوں نے رمیثہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے چاشت کی نماز کے بارے میں حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۱۸۹ الرُّمَيْصَاء [4]

یا غمیصاء، ام سلیم جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں ان کا لقب ہے۔ یہ ابوطلحہ کی زوجہ ہیں، کنیتوں میں ان کے سوانح تفصیل سے آئیں گے۔ عبدالعزیز بن ابوسلمہ بحوالہ محمد بن منکدر وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور ابوطلحہ کی زوجہ رمیصاء میرے ساتھ ہیں''۔ [5]

ابن سعد فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے بتایا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حُمید نے بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ حدیث روایت کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے قدموں کی آواز سنی، میں نے دیکھا کہ میرے ساتھ غُمیصاء بنت مِلحان ہیں''۔

حماد رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے بحوالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اسی مفہوم کی روایت ہے، لیکن فرمایا کہ رمیصاء ہیں، ام سلیم کے سوانح میں ان دونوں کا ذکر ہے۔

۱۱۱۹۰ الرميصاء أُخرى [6]

امام احمد [7] اپنی مسند میں فرماتے ہیں: ہم سے ہشیم نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ بن ابواسحاق نے سلیمان بن یسار سے بحوالہ عبیداللہ بن عباس حدیث نقل کی، فرماتے ہیں: رمیصاء یا غمیصاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے خاوند کا شکوہ لے کر آئی، وہ کہتی تھی کہ وہ ان سے ملتے نہیں، تھوڑی دیر گزری تھی کہ ان کا شوہر آ گیا، اس نے کہا: یہ جھوٹی ہے اور اپنے پہلے شوہر

---

[1] الاستيعاب (١٨٤٦/٤) [2] ايضًا [3] ترمذى فى الشمائل (الحديث: ١٧٢)

[4] اسد الغابة (٦٩٣١) تجريد (٢٧٠/٢) [5] مسند ابويعلى (٢٠٦٣/٤)

[6] اسد الغابة (٦٩٣٢) تجريد (٢٧٠/٢) [7] مسند احمد (٢١٤/١)

کی طرف لوٹنا چاہتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک تم اس کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کا ذائقہ چکھ لو''۔

۱۱۱۹۱ رمضہ [1]

اہل مدینہ میں سے کسی خاتون کی باندی تھیں، وہ اور ان کی مولاۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر ایمان لائیں۔ ابو عمر [2] نے مختصر اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے دونوں کی حدیث کو عبد الجلیل بن حارث کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے بنت عمیا کی بیٹی شبیتہ نے روایت کیا، فرماتی ہیں: مجھے روضہ نے بتایا، فرماتی ہیں: میں اہل مدینہ میں سے ایک عورت کی باندی تھی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی، تو میری مولاۃ (مالکن) نے مجھ سے کہا: اے روضہ! دروازے پر کھڑی ہو جاؤ، اور جب یہ شخص گزرے تو مجھے بتانا، میں دروازے پر کھڑی ہوئی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور ان کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت تھی، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا کنارہ پکڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ میں نے اپنی مولاۃ سے کہا: یہ شخص آ گیا ہے۔ میری مالکن نکلی اور اس کا شوہر گھر میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اسلام پیش کیا تو وہ سب اسلام لے آئے۔

نسائی نے کنیتوں میں ابو صالح عبد الجلیل بن حارث بن عبد اللہ بن نضر سے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے شبیتہ بنت اسود نے حدیث بیان کی، وہ فرماتی ہیں: مجھ سے روضہ نے بیان کیا، اور روایت میں یہ بھی ہے، میرے چہرے پر مسکراہٹ تھی، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کا کنارہ پکڑا۔

۱۱۱۹۲ روضه أخرى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ تھیں، محمد بن ہارون رویانی نے اپنی مسند میں ان کا ذکر سفیان ثوری کے طریق سے بحوالہ ایک شخص کیا ہے، اس نے کریب سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی تھی، اس کا نام روضہ تھا.... پھر طویل حدیث ذکر کی، ابن سعد اور بلاذری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۹۳ روضه أخرى

طبری نے سورۂ نور کی تفسیر میں اس آیت ﴿اپنے گھروں کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو﴾ [3] میں ان کا ذکر کیا ہے۔

چنانچہ ہُشیم کے طریق سے اسے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمیں منصور نے خبر دی بحوالہ ابن سیرین، وہ یونس بن عبید سے، وہ عمرو بن سعید ثقفی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور کہنے لگا: ''کیا میں گھس آؤں؟'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی جسے روضہ کہا جاتا تھا سے فرمایا: ''اس کے پاس جاؤ اور اسے سکھاؤ کہ وہ اچھے طریقے سے اجازت نہیں مانگ رہا، اسے کہنا کہ یوں کہو: السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں؟'' اس شخص نے یہ سنا اور کہا میں اندر آ جاؤں؟

---

[1] اسد الغابة (٦٩٣٣) تجريد (٢/٢٨٠) [2] الاستيعاب (١٨٤٧/٤)

[3] سورة النور الآية (٢٧)

۱۱۱۹۴ ریحانہ بنت شمعون [1]

بن زید۔ بعض کا قول ہے: زید بن عمرو بن قنافہ (ق کے ساتھ) یا خُنافہ (خاء کے ساتھ) بنونضیر سے ہیں، ابن اسحاق [2] فرماتے ہیں: بنوعمر بن قُریظہ سے ہیں۔ ابن سعد [3] فرماتے ہیں: ریحانہ بنت زید بن عمرو بن خنافہ بن شمعون بن زید، بنونضیر سے ہیں، بنوقریظہ کے ایک آدمی سے ان کی شادی ہوئی تھی جس کا نام حکم تھا، یہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کبریٰ میں لکھا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قیدی بنایا، اس نے یہودیت کو پسند کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو محسوس کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں کی آواز سنی اور فرمایا: ''یہ ثعلبہ بن سعیہ ہیں جو مجھے ریحانہ کے اسلام لانے کی خوشخبری دینے آئے ہیں''۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دی اور ان پر پیش کیا کہ انہیں آزاد کر کے نکاح کر لیں، ان پر حجاب لازم ہوا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی مِلک میں چھوڑ دیں، یہ میرے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے سولہ ماہ پہلے وفات پا گئیں۔ بعض کا قول ہے: جب آپ حجۃ الوداع سے لوٹ کر آئے تو وفات پا گئیں۔

ابن سعد نے واقدی کے حوالے سے اپنی سند سے بحوالہ عمر بن حکم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر کے پاس تھیں جو ان سے محبت کرتا تھا، وہ صاحب جمال تھیں، جب بنوقریظہ قیدی بنائے گئے تو قیدی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں علیحدہ کر لیا پھر انہیں ام منذر بنت قیس کے گھر بھیج دیا، یہاں تک کہ قیدیوں کو قتل کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدیوں کو الگ کر دیا گیا، آپ ان کے پاس آئے، وہ حیا کی وجہ سے چھپ گئیں، فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور اپنے سامنے بٹھایا اور مجھے اختیار دیا، میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کر کے نکاح کر لیا۔ وہ آپ کے پاس رہیں یہاں تک کہ وفات پا گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پوچھتے رہتے کہ اور کچھ چاہیے؟ اور جو وہ کہتیں عطا کرتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے لوٹ کر آئے تو وفات پا گئیں، انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن عمر نے بتایا، فرماتے ہیں: مجھ سے صالح بن جعفر نے بحوالہ محمد بن کعب بیان کیا، فرماتے ہیں: حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا ان لوگوں میں سے تھیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بطور مال فئے (بغیر جنگ کیے جو مال غنیمت حاصل ہو) اپنے رسول کو عطا کیا تھا۔ وہ بڑی حسین جمیل تھیں۔ جب ان کے خاوند قتل ہو گئے تو وہ قیدیوں میں شامل ہو گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اختیار دیا تو انہوں نے اسلام کو پسند کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور ان پر پردہ لازم کر دیا۔ وہ آپ کے بارے میں بہت غیرت کرنے لگیں، آپ نے انہیں طلاق دے دی۔ انہیں بڑی گرانی ہوئی، ہر وقت روتی رہتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کر لیا۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں۔

اور بطریق زہری روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں طلاق رجعی دی تو وہ اپنے گھرانے والوں کے پاس تھیں۔

---

[1] اسد الغابة (٦٩٣٤) تجريد (٢٧٠/٢) [2] السيرة النبوية (١٩٢/٣)

[3] الطبقات الكبرىٰ (٣٢/٨)

فرماتی تھیں: نبی کریم ﷺ کے بعد مجھے کوئی نہ دیکھے۔ واقدی فرماتے ہیں: یہ وہم ہے، اس لیے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس ہی فوت ہوئی ہیں۔ محمد بن حسن نے ''اخبار مدینہ'' میں ''دراوردی'' سے بحوالہ سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی قیس بن فہد کی حویلی میں نماز پڑھی، نبی ﷺ کی بیوی ریحانہ قرظہ اس میں رہتی تھیں۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: ابن مندہ نے ماریہ کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، الگ سے ان کا عنوان نہیں قائم کیا۔ بقول بعض: ان کا نام ربیحۃ ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کا علیحدہ تذکرہ کیا ہے۔ جس کی وضاحت اس میں ہے کہ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی آزاد ازواج کا ذکر کیا اس کے بعد فرمایا: غزوۂ مریسیع میں جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار قید ہوئیں اور بنی نضیر سے صفیہ بنت حیی بن اخطب، جو اللہ تعالیٰ نے بطور مالِ فئے آپ کو عطا کی۔ آپ نے ان دونوں کے لیے باری مقرر فرمائی اور اپنی قبطی باندی کو اپنے لیے مخصوص کر لیا جن سے ابراہیم پیدا ہوئے اور بنی قریظہ سے ریحانہ کو اپنی خوابگاہ کے لیے مختص فرما لیا پھر انہیں آزاد کر دیا تو وہ اپنے گھر چلی گئیں اور اپنے گھر میں ہی سب سے اوجھل رہنے لگیں۔ یہ فائدہ کیا کم تھا جس سے ابن الاثیر نے غافل رکھا۔

ابن سعد نے بحوالہ واقدی کئی طرق سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ان سے شادی کر لی تھی اور ان پر پردہ لازم کر دیا تھا۔ پھر فرماتے ہیں: یہ قول اہل علم کے ہاں موجود ہے۔ بعض سے میں نے یہ روایت بھی سنی ہے کہ وہ آپ کی ملکیت میں تھیں۔ ابن سعد نے ایوب بن بشر معافری کے طریق سے لکھا ہے کہ انہیں اختیار ملا، وہ کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ اپنی ملکیت میں رکھیں اس میں میرے لیے اور آپ کے لیے آسانی ہے چنانچہ وہ وفات تک آپ کی ملکیت میں رہیں۔

۱۱۱۹۵ رَیطہ بنت أمیہ

بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومیہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، صہیب بن سنان کی زوجہ ہیں، بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۱۹۶ رَیطہ بنت الحارث التیمیہ ✿

اپنے شوہر حارث بن خالد تیمی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، ان سے اولاد ہوئی، رائطہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۱۹۷ رَیطہ بنت حبان

ان کا ذکر بھی رائطہ کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ ابن اسحاق نے مغازی میں ہوازن کے قیدیوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: علی نے اپنی باندی کو پاکدامن کر لیا اور اسے قرآن سکھایا۔

۱۱۱۹۸ رَیطہ بنت أبی رُہم القرشیہ التیمیہ

بعض کا قول ہے: یہ ام مِسطح کا نام ہے۔

۱۱۱۹۹ رَیطہ بنت سفیان ✿

قدامہ بن مظعون کی زوجہ ہیں، رائطہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

✿ تجرید (۲/۲۷۰) ✿ ایضًا

۱۱۲۰۰ ریطه بنت أبی طالب

بن عبدالمطلب، ام ہانی کی بہن ہیں۔ ابن سعد [1] نے ان کی والدہ فاطمہ بنت اسد کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کی کنیت ام طالب تھی، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۲۰۱ ریطه بنت عبدالله [2]

بن معاویہ ثقفیہ، عبداللہ بن مسعود کی زوجہ ہیں، بعض کا قول ہے: ان کا نام رائطہ ہے، اور بعض نے کہا ہے: ان کا نام زینب اور رائطہ لقب ہے، بقول بعض: دوخواتین ہیں: ان کی حدیث ابن ابوالزناد نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے عبداللہ ثقفی سے، انہوں نے اپنی بہن رائطہ سے روایت کی ہے، بعض نے کہا: بحوالہ عروہ، وہ ریطہ سے بغیر واسطے سے روایت کرتے ہیں، ابن ابوعاصم [3] کے ہاں ان کے الفاظ یہ ہیں: بحوالہ رائطہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود کی زوجہ ہیں اور ان کی اولاد کی والدہ ہیں، وہ کام کرتی تھیں اور عبداللہ بن مسعود کے پاس مال نہیں تھا، وہ ان پر اور ان کی اولاد پر خرچ کرتی تھیں۔ (الحدیث) یہی قصہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں ان کے لیے منقول ہے، اور وہ صحیح میں ہے، اس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

۱۱۲۰۲ ریطه بنت عبدالله

بن حارث بن مطلب، مطلبیہ، ابن سعد نے ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کی وفات ۲ھ میں ہوئی۔

۱۱۲۰۳ ریطه بنت منبه [4]

بن حجاج سہمیہ، عبداللہ بن عمرو بن عاص کی والدہ ہیں۔ اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کا ذکر ہے جبکہ روایت نہیں۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے: ابن سعد [5] نے ابوحبیبہ مولیٰ زبیر سے واقدی کی سند سے ذکر کیا ہے کہ وہ فتح کے دن اسلام لائیں اور بیعت کی، اور انہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

القسم الثانی ازحرف راء

۱۱۲۰۴ ریطه بنت أبی جندب

ان کی والدہ ہند بنت اُمامہ کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

القسم الثالث ازحرف راء

۱۱۲۰۵ ریحانه بنت معدی کرب الزبیدیه

عمرو بن معدیکرب جو مشہور گھڑسوار ہیں ان کی بہن ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان کے بھائی نے ان کے بارے

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۸۲۱۲) [2] أسد الغابة (۶۹۳۵) تجرید (۲/۲۷۰)

[3] الآحاد والمثانی (۶/۲۳۵) [4] أسد الغابة (۶۹۳۶) تجرید (۲/۲۷۰)

میں شعر کہے۔ ان کے مشہور قصیدے کے شروع میں یہی مراد ہیں:

''بلانے سننے والے کی خوشبو کی وجہ سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو رات کی بیداری میں مبتلا کر رہی ہے''۔

بعض کا قول ہے: انہوں نے یہ اشعار ام دُرَید بن صِمّہ کے بارے میں کہے تھے وہ ریحانہ دوسری خاتون ہیں۔ اسے صمہ جُشَمی نے جاہلیت میں قیدی بنا لیا تھا، اس کا ذکر ہے۔

ان سے دُرَید بن صمہ مشہور گھڑسوار پیدا ہوا، وہ جاہلیت میں وفات پا گئیں، اور ان کا بیٹا دُرَید حنین کے دِن مشہور قول کے مطابق قتل ہوا، رہی ریحانہ جو عمرو کی بہن ہیں تو وہ فتنۂ ارتداد میں قید ہوئی تھی۔ خالد بن سعید بن عاص نے ان کا فدیہ دیا اور انہیں ان کے بھائی عمرو کو واپس کر دیا، تو عمرو نے انہیں تلوار دی۔

اس لیے وہ بنوامیہ میں شمار ہونے لگیں، ابوالفرج اصبہانی نے یہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۰۶ ریحانہ أخری

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، عامر بن عبداللہ بن زبیر نے ان سے روایت کی، سعید بن منصور فرماتے ہیں: ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے حدیث بیان کی اور وہ دراوردی ہیں، فرماتے ہیں: انہوں نے محمد بن عجلان سے، انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے، انہوں نے ریحانہ سے روایت کی ہے، فرماتی ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، اور کہا: کیا میں گھس آؤں؟ انہوں نے مجھ سے فرمایا: جب تم آؤ تو کہو: السلام علیکم۔ اگر وہ کہیں: علیکم السلام، تو کہو: کیا میں اندر آ جاؤں؟

القسم الرابع از حرف راء

۱۱۲۰۷ رمیثہ بنت حکیم

بیعت کی اور مرسل حدیث روایت کی ہے، بعض نے ان کا شمار صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرماتے ہیں: لیث بن سعد نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے ان سے حدیث نقل کی ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں، یہ تابعیہ ہیں، جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔

حرف الزاي المنقوطة

القسم الاوّل از حرف زاء

۱۱۲۰۸ زائدہ [1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مولاۃ ہیں، ابوسعد نیشاپوری کی کتاب شرف المصطفیٰ میں ان کا ذکر ہے۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کی حدیث نقل کی ہے اور ان کا نام زَیدہ لیا ہے۔ اسی طرح مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، ان دونوں نے فضل بن یزید بن فضل کے طریق سے بحوالہ بشر بن بکر، انہوں نے اوزاعی سے، انہوں نے واصل سے روایت کیا ہے، مستغفری کی روایت میں یہ اضافہ ہے، مولیٰ ابوعتبہ نے ابونجیح سے روایت کیا ہے، اسی طرح مستغفری کی روایت میں ام یحییٰ ہیں، فرماتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی لونڈی زیدہ آئی، وہ عبادت میں بہت کوشش کرنے والی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، کہنے لگیں: میں نے اپنے گھر والوں کے لیے آٹا گوندھا، اور لکڑیاں لینے کے لیے چلی گئی، تو ایک صاف ستھرے کپڑوں اور عمدہ خوشبو والا شخص جس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح تھا، وہ ایسے گھوڑے پر سوار تھے جو ماتھے سے سفید اور سیاہ وسفید کھروں والا تھا، انہوں نے فرمایا: کیا تم میری طرف سے بات پہنچا دو گی؟ فرماتی ہیں: میں نے کہا: جی ہاں! اگر اللہ نے چاہا تو۔ انہوں نے فرمایا: جب تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو انہیں کہو، خضر علیہ السلام آپ کو سلام دے رہے تھے اور آپ کو کہہ رہے ہیں، مجھے کسی نبی کے مبعوث ہونے کی اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی آپ کے نبی ہونے پر خوشی ہوئی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی امت عطا فرمائی جس پر اللہ رحم کرے گا اور آپ کو قبولیت سے سرفراز ہونے والی دعا عطا فرمائی اور آپ کو جنت میں ایک نہر عطا فرمائی...... (الحدیث)

ابن سعد کی روایت میں ہے کہ ان کا نام زائدہ ہے، اور ان کی رضوان سے جو جنت کے نگران ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: واصل جو مولیٰ ابوعتبہ ہے، انہیں ام یحییٰ کا سماع حاصل نہیں، ذیل میں ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میرے خیال میں یہ روایت موضوع ہے۔

میں کہتا ہوں: بات ایسی ہے جیسا ان کا گمان ہے۔

۱۱۲۰۹ زجاء [2]

حرف راء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۶۹۳۷) تجرید (۲/۲۷۰) [2] اسد الغابہ (۶۹۳۸) تجرید (۲/۲۷۰)

۱۱۲۱۰ **زرینہ** ✿ ان کا ذکر بھی حرف راء میں گزر چکا ہے۔

۱۱۲۱۱ **زغیبہ** ان کا ذکر بھی حرف راء میں گزر چکا ہے۔

۱۱۲۱۲ زغیبہ بنت زرارہ الأنصاریہ ✿

اسعد بن زرارہ کی بہن ہیں، ان کی والدہ سعاد بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر ہیں، بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔

۱۱۲۱۳ زِنّیرہ ✿

(زا کی زیر، ن پر تشدید اور زیر، ی ساکن) رومیہ۔ استیعاب ✿ میں ہے زَنْبَرہ (ن اور ب کے ساتھ، عنبرہ کے وزن پر ہے) ابن فتحون نے اس کا تعاقب کیا ہے، اور مغازی اموی سے (زا اور نون کی تصغیر کے ساتھ) روایت کیا ہے۔

ابتدائی دور میں اسلام لانے والیوں میں سے تھیں، انہیں اللہ کے راستے میں تکلیفیں دی گئیں، ابوجہل انہیں تکلیفیں دیتا تھا۔ ان کا ذکر اُن سات لوگوں میں ہے جنہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا، اور انہیں عذاب سے بچا لیا، ام عیسیٰ کے سوانح میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے حج کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اسلام کی طرف بلا رہے تھے، اور ان کے اصحاب کو ستایا جا رہا تھا، میں عمرو کے پاس ٹھہرا جو بنوعمرو بن مؤمل کی لونڈی کو ستا رہا تھا۔ پھر اچھل کر زِنیرہ پر پاؤں رکھتا اسے بھی اسی طرح تکلیف دیتا اس کے ساتھ بھی ایسا کیا۔

فاکہی نے محمد بن عبداللہ بن یزید مقری سے اور ابن مندہ نے دوسری سند سے بحوالہ ابن مقری، انہوں نے ابن عیینہ انہوں نے سعد بن ابراہیم سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: زُنیرہ رومی تھیں، وہ اسلام لائیں تو ان کی بصارت چلی گئی، مشرک کہنے لگے: اسے لات اور عزیٰ نے اندھا کر دیا ہے، وہ کہنے لگیں: میں لات اور عزیٰ سے کفر کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی نگاہ ان کی طرف لوٹا دی۔

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے اپنی تاریخ میں زیاد بکائی کی روایت سے وہ حمید سے بحوالہ انس روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے ام ہانی بنت ابوطالب کہنے لگیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زنیرہ کو آزاد کر دیا تو ان کی بصارت ختم ہوگئی، قریش کہنے لگے: لات اور عزیٰ اس کی نگاہ لے گئے۔ انہوں نے کہا: یہ جھوٹ بولتے ہیں، لات اور عزیٰ نہ کوئی فائدہ دے سکتے ہیں نہ کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بصارت لوٹا دی۔

✿ اسد الغابة (٦٩٣٩) تجريد (٢٧١/٢) ✿ تجريد (٢٧١/٢)

✿ اسد الغابة (٦٩٤٠) ✿ الاستيعاب (١٨٤٩/٤)

زینب نامی خواتین کا ذکر

۱۱۲۱۴ زینب بنت سید ولد آدم ✿ (اولادِ آدم کے سردار کی بیٹی)

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بیٹی تھی، ان میں سے سب سے پہلے شادی ہوئی، بعثت سے بہت مدت پہلے پیدا ہوئیں، بعض کا قول ہے: وہ دس سال کی تھیں، اس میں اختلاف ہے کہ قاسم ان سے پہلے ہوئے یا بعد میں؟ ان کے خالہ زاد ابوالعاص بن ربیع عبشمی نے ان سے نکاح کیا، ان کی والدہ ہالہ بنت خویلد ہیں۔ ابن سعد ✿ نے صحیح سند سے بحوالہ شعبی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کے ساتھ ہجرت کی، ان کے شوہر ابوالعاص نے اسلام لانے سے انکار کیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں جدائی نہیں کرائی، اور واقدی کی سند سے بحوالہ عباد بن عبداللہ بن زبیر اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ ابوالعاص بدر میں مشرکوں کے ساتھ حاضر ہوا، اور قید کرلیا گیا، اس کا بھائی عمرو اس کے ساتھ فدیہ لے کر آیا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی سونے کا ہار بھیجا جو انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ابوالعاص کے ساتھ شادی کے موقع پر دیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو پہچان لیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہوگئی، انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زینب رضی اللہ عنہا پر رحم آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے بات کی، انہوں نے ابوالعاص کو آزاد کردیا اور انہیں ہار لوٹا دیا، اور ابوالعاص کو کہا کہ ان سے علیحدگی اختیار کرے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ہمارے نزدیک ثابت ہے، اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے، جسے ابن اسحاق نے یزید بن رُومان سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پکارا، میں نے ابوالعاص بن ربیع کو امان دی۔

اس کے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے سنا جو میں نے سنا؟ کہنے لگے: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھے اس کی کسی چیز کا پتہ نہیں چلا یہاں تک کہ میں نے سنا، وہ کہہ رہا تھا کہ محمد ادنیٰ مسلمان کی وجہ سے بھی امان دے دیتے ہیں۔

واقدی نے محمد بن ابراہیم تیمی کے طریق سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوالعاص قریش کے قافلے میں نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو ایک سوستر سواروں کے ساتھ بھیجا، انہوں نے قافلے کو عیص کے کونے میں پالیا، یہ جمادی الاولی ۷ھ کی بات ہے۔ انہوں نے سب سامان قبضہ میں لے لیا اور لوگوں کو قیدی بنالیا۔ ان میں ابوالعاص بھی شامل تھے۔ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انہوں نے انہیں پناہ دے دی، پھر یہی قصہ بیان کیا، اس میں یہ اضافہ ہے، اس نے جسے پناہ دی ہم نے اسے پناہ دی۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ان سے لی گئی شے انہیں لوٹا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

ابوالعاص مکہ چلے گئے اور اپنے گھر والوں کے حقوق ادا کرتے تھے، پھر وہ محرم ۷ھ میں اسلام لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

✿ اسد الغابۃ (٦٩٥٦) تجرید (٢/٢٧٢) ✿ اسد الغابۃ (٦٩٥٦) تجرید (٢/٢٧٢)

پہلے نکاح کے ساتھ ان پر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو لوٹا دیا۔

عبداللہ بن ابوبکر بن حزم کے طریق سے ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ٨ھ کے شروع میں وفات پا گئیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ابومعاویہ کے طریق سے بحوالہ عاصم احول، انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے، انہوں نے ام عطیہ سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: جب حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تین یا پانچ (طاق) مرتبہ غسل دو اور آخر میں کافور سے غسل دو..... (الحدیث) [1] اور وہ صحیحین میں دوسرے طریق سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نام لیے بغیر مذکور ہے، اور حضرام کلثوم رضی اللہ عنہا کے سوانح میں یہ بات آئے گی کہ ام عطیہ بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے غسل میں شریک ہوئیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں ابوالعاص سے علی پیدا ہوئے جو بلوغت کے بعد وفات پا گئے، ان کی زندگی میں ہی وفات پا گئے۔ امامہ زندہ رہیں یہاں تک کہ ان سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ حضرت ہمزہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ان کے شوہر ابوالعاص بن ربیع کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بعد تھوڑا عرصہ وہ زندہ رہے۔

۱۱۲۱۵ زینب بنت أصرم

بن حارث بن السباق بن عبدالدار قرشیہ عبدریہ، زہیر بن ابوامیہ کی زوجہ تھیں، جو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں، ان سے معبد اور عبداللہ پیدا ہوئے، زبیر بن بکار نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۱۶ زینب بنت ابی أمامه [2]

اسعد بن زرارہ انصاریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ قسم ثالث میں زینب بنت جابر کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۲۱۷ زینب بنت ثابت [3]

بن قیس بن شماس انصاریہ۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن حبیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۱۸ زینب بنت جحش الاسدیه [4]

ام المومنین ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں، ان کے بھائی عبداللہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ان کی والدہ امیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ۳ھ میں نکاح کیا، بعض کا قول ہے: ۵ھ میں۔ ان کی وجہ سے آیت حجاب نازل ہوئی، اس لیے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کی زوجہ تھیں، ان کے بارے میں آیت نازل ہوئی: ﴿جب زید نے اس سے اپنا کوئی سروکار نہیں رکھا تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کر دیا﴾۔ [5]

---

[1] بخاری (۱۲۶۳) مسلم (۲۱۷۰) [2] اسد الغابة (٦٩٤٢) تجريد (٢٧١/٢)

[3] اسد الغابة (٦٩٤٥) تجريد (٢٧١/٢) [4] اسد الغابة (٦٩٤٧) تجريد (٢٧١/٢)

[5] سورة الاحزاب الآية (٣٧)

حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ابن محمد کہا جاتا تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿انہیں ان کے باپوں کے نام کے ساتھ پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے﴾۔ [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے طلاق دینے کے بعد ان سے نکاح کیا۔ اہل جاہلیت جو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ کسی کے بیٹے کو لے پالک بنانے سے حقیقی بیٹا بن جاتا ہے، اور وہ ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں، اس کے علاوہ کئی باتوں کا خاتمہ ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قصہ افک میں ان کی تعریف کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے تقویٰ کی وجہ سے انہیں بچا لیا۔ فرماتی ہیں: یہ وہی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے میرا مقابلہ کرتی تھی، اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اس بات پر فخر کرتی تھیں کہ وہ ان کی پھوپھی زاد ہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح کر دیا، جبکہ باقی ازواج کا نکاح ان کے اولیاء نے کیا۔

ابن سعد [2] کے ہاں مرسل سند سے واقدی کے طریق سے ان کے نکاح کی حدیث ہے: جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس باتیں کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی کیفیت طاری ہوگئی جب وہ کیفیت دور ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے، اور کہہ رہے تھے: ''کون ہے جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس خوشخبری لے کر جائے''۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿جب تم اس سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور تو نے اس پر احسان کیا، اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھ اور اللہ سے ڈر......﴾۔ (الآیۃ) [3]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''مجھے یہ فکر دامن گیر ہوئی کیونکہ ہمیں ان کے حسن و جمال کی اطلاعیں ملتی رہتی تھیں، اور دوسری بات بہت بڑی اور شرف والی ہے جو انہیں حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر ان کا نکاح کر دیا، میں دل میں یہ کہنے لگے کہ یہ اس وجہ سے ہم پر فخر کریں گی۔

ضعیف سند سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کی خبر ملی تو سجدے میں گر پڑیں، عبدالواحد بن ابی عون کے طریق سے روایت ہے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم میں آپ کی باقی ازواج کی طرح نہیں ہوں، آپ کی ہر زوجہ کا نکاح اس کے والد، بھائی یا گھر والوں نے کیا، اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر آپ سے کیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں متصل سند سے مروی ہے جس میں واقدی بھی ہیں۔ [4] انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا، اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے رحمت کا سوال کیا، اور جو ان کے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان جو کچھ تھا اسے بیان کیا، اسی طرح اور باتیں ذکر کیں، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ نیک، روزہ دار، قیام کرنے والی تھیں، اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور سب مسکینوں پر خرچ کر دیتی تھیں۔

ابو عمر فرماتے ہیں: ان کا نام برہ تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کی ہیں، ان سے ان کے بھانجے محمد بن عبداللہ بن جحش، ام حبیبہ بنت ابوسفیان اور

---

[1] سورۃ الاحزاب (۵) [2] الطبقات الکبریٰ (۷۴/۸)

[3] سورۃ الاحزاب الآیۃ (۳۷) [4] السیر والمغازی (۲۹۲)

زینب بنت ابوسلمہ نے روایت کی، جنہیں شرفِ صحابیت بھی حاصل ہے، اس کے علاوہ کلثوم بنت مصطلق اور مذکور جوان کا مولیٰ ہے اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ۲۰ھ میں وفات پائی، اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابری نے انہیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پر نماز جنازہ پڑھی، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے پہلی تھیں، جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات پائی، صحیحین میں ہے۔ اور مسلم کے الفاظ ہیں: [1] حضرت عائشہ بن طلحہ کے طریق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہیں''۔

فرماتے ہیں: وہ اپنے ہاتھ ناپتی تھیں کہ ان میں سے کس کے ہاتھ لمبے ہیں، فرماتی ہیں: ہم میں سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاتھ لمبے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی اور صدقہ کر دیتی تھیں۔

یحییٰ بن سعید کے طریق سے، انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت مرفوع نقل کی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم ہاتھ پر اپنے ہاتھ ناپتی تھیں کہ ہم میں سے کس کے لمبے ہیں، ہم اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں، وہ پستہ قد خاتون تھیں اور ہم میں لمبی نہ تھیں، ہمیں اس وقت پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ تھا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں، وہ چمڑہ رنگتیں اور سیتی تھیں۔ اس کی قیمت کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتی تھیں۔ ہم نے قطعیات میں شہر بن حوشب کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن شداد روایت کیا ہے، وہ میمونہ بنت حارث سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال فئے، مہاجرین کی ایک جماعت میں تقسیم کرتے تھے، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں اعتراض کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عمر! انہیں چھوڑ دو، یہ نرم مزاج ہیں''۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے واقدی کی سند سے بحوالہ قاسم بن محمد روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنا کفن تیار کر لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی میرے لیے کفن بھیجیں گے، تو ان میں سے ایک صدقہ کر دینا، اگر تم سے ہو سکے تو میرا ازار صدقہ کر دینا۔

دوسری سند سے عمرہ سے روایت ہے، فرماتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانچ کپڑے بھیجے اور انہیں ایک ایک حرانی کپڑا لینے کو کہا، میں نے اس سے کفن بنا لیا، اور ان کی بہن حمنہ نے ان کا تیار کیا ہوا کفن ان کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

عمرہ فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: قابل تعریف، عبادت گزار، یتیموں اور بیواؤں کی پناہ گاہ چلی گئیں۔

ایک سند سے جس میں واقدی بھی ہیں، بحوالہ محمد بن کعب نقل کیا ہے: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وظیفہ بارہ ہزار تھا۔ اسے انہوں نے صرف ایک برس لیا، وہ کہنے لگیں: اے اللہ! یہ مال مجھے آئندہ سال نہ ملے، وہ فتنہ ہے۔ پھر اسے اپنے ذی رحم اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی انہوں نے فرمایا: یہ وہ خاتون ہیں جن سے بھلائی ہی ملتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ

[1] مسلم (الحدیث: ۲۴۵۲)

وہاں تھوڑی دیر ٹھہرے، اوران کی طرف سلام بھیجا اور فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے، جو کچھ انہوں نے تقسیم کیا ہے مجھے اس کی اطلاع ملی ہے، چنانچہ ان کا خرچ باقی رکھنے کے لیے ایک ہزار درہم روانہ فرمائے، انہوں نے اس کو بھی تقسیم کر دیا۔ برہ بنت رافع کے سوانح میں جو قسم رابع حرف ب میں ہے۔ یہ طویل قصہ گزر چکا ہے۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور وہ پینتیس (۳۵) سال کی تھیں۔ ۲۰ھ میں وفات پائی، اس وقت ان کی عمر پچاس برس تھی۔ عمر بن عثمان جحی سے منقول ہے کہ وہ ترپن برس زندہ رہیں۔

۱۱۲۱۹ زینب بنت جحش

موطا کی شرح میں یونس بن مغیث نے لکھا ہے کہ ان کا نام حمنہ بنت جحش ہے، اور حمنہ ان کا لقب ہے، اسی طرح یہ بھی خیال ہے کہ ان کا نام احیبہ یا ام حبیب ہے، فرماتے ہیں: جحش کی تمام بیٹیوں کا نام زینب تھا۔

۱۱۲۲۰ زینب بنت حارث

بن سلام اِسرائیلیہ۔ معمر نے اپنی جامع میں زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ یہودیہ تھی جس نے زہر ملا کر بکری کا گوشت چھپا رکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھائیں گے، پھر وہ اسلام لے آئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا۔

ان کے علاوہ کا قول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ بعض کا قول ہے کہ وہ بشر بن براء کے قصاص میں قتل کی گئی، کیونکہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بکری کا گوشت کھایا تھا، اور سال بعد فوت ہو گئے۔

۱۱۲۲۱ زینب بنت الحارث

بن عامر بن نوفل قرشیہ، عقبہ بن حارث جو مشہور صحابی ہیں ان کی بہن ہیں، اطراف میں ہے کہ یہ وہی ہیں جن سے خبیب بن عدی نے اُسترا مانگا تھا، اس وقت وہ قریش کی قید میں تھے اور بخاری میں یہ الفاظ ہیں: ''انہوں نے بنت حارث سے (اُسترا) مانگا''۔

۱۱۲۲۲ زینب بنت أبی حازم [1]

ابن الفرضی نے اسی طرح تجرید میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۲۳ زینب بنت الحباب [2]

بن حارث بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاریہ، بنو مازن سے ہیں۔ ابن حبیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [3] نے اسی طرح کہا ہے، اور یہ اضافہ کیا ہے۔ ان سے قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ نے نکاح کیا، جس سے سعید پیدا ہوئے۔

---

[1] تجرید (۲۷۱/۲) [2] تجرید (۲۷۲/۲) [3] الطبقات الکبریٰ (۳۱۴/۸)

۱۱۲۲۴ زینب بنت حمید [1]

بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی، عبداللہ بن ہشام کی والدہ ہیں، صحیح، مسند احمد [2] وغیرہ میں سعید بن ایوب کے طریق سے، بحوالہ ابوعقیل جو زہرہ بن معبد ہیں اور ان کے دادا عبداللہ بن ہشام، ان کا ذکر ثابت ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا اور ان کی والدہ انہیں نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئیں، اس وقت وہ چھوٹے تھے، آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ عبداللہ بن ہشام کی دادی ہیں، ابن اثیر نے اس کا تعاقب کیا ہے اور فرمایا: عبداللہ بن ہشام کی والدہ ہیں۔

۱۱۲۲۵ زینب بنت حنظلہ [3]

بن قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف بن مالک بن جدعان بن ذہل بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طی: ابوعمر [4] فرماتے ہیں: وہ، ان کے والد اور پھوپھی جزباء بنت قسامہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ اسامہ بن زید نے زینب سے نکاح کیا پھر انہیں طلاق دے دی۔ جب ان کی عدت ختم ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زینب بنت حنظلہ سے کون نکاح کرے گا اور میں....

میں کہتا ہوں: زبیر بن بکار نے کتاب النسب میں ذکر کیا ہے کہ طریف بن مالک کے متعلق مشہور شاعر امرؤ القیس کہتے ہیں جب وہ ان کے پاس ٹھہرا تھا:

"مجھے اپنی زندگی کی قسم! طریف بن مالک کیا ہی بہترین شخص ہے کہ ہوا اور سبزے والی رات میں اس کی روشنی کا قصد کرتے ہیں"۔ [5]

۱۱۲۲۶ زینب بنت خبّاب [6]

بن الارت تمیمیہ، حرف خاء میں ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرنے والوں میں ان کا نام لیا ہے، اور اعمش کے طریق سے، ابواسحاق سے جو سبیعی ہیں، بحوالہ عبدالرحمٰن قابسی، انہوں نے حضرت زینب بنت خباب سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: حضرت خباب رضی اللہ عنہ سریے میں گئے، تو نبی کریم ﷺ ہماری خبر گیری کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمارے دودھ دینے والے جانوروں کا دودھ ہمارے برتنوں میں دوہ دیا کرتے تھے۔ [7]

---

[1] اسد الغابة (٦٩٥٠) تجريد (٢/٢٧٢) [2] مسند احمد (٤/٢٣٣)
[3] اسد الغابة (٦٩٥١) تجريد (٢/٢٧٢) [4] الاستيعاب (٤/١٨٥٢)
[5] الاستيعاب (٤/١٨٥٢) ديوان امرؤ القيس (١٢٤)
[6] اسد الغابة (٦٩٥٢) تجريد (٢/٢٧٢)
[7] مسند احمد (٥/١١١)

۱۱۲۲۷ زینب بنت خُزیمہ ✿

بن عبداللہ بن عمر بن عبدمناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ، ام المؤمنین تھیں، نبی کریم ﷺ کی زوجہ تھیں انہیں ام المساکین کہا جاتا تھا، کیونکہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلاتی اور صدقہ کرتی تھیں۔ عبداللہ بن جحش کی زوجہ تھیں جو احد میں شہید ہوئے، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا، بعض کا قول ہے، ان کے پہلے شوہر طفیل بن حارث بن مطلب ہیں ان کے بعد ان کے بھائی، عبیدہ بن حارث، سے نکاح ہوا، وہ میمونہ بنت حارث کی ماں شریک بہن تھیں، حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بعد ان کی رخصتی ہوئی۔ وہ آپ ﷺ کے پاس دو یا تین مہینے رہیں، اور وفات پا گئیں۔

ابن اثیر ✿ فرماتے ہیں: ابن مندہ نے ان کے سوانح میں یہ حدیث ذکر کی ہے: ''تم میں سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں''...... (الحدیث)

یہ حدیث زینب بنت جحش کے سوانح میں گزر چکی ہے، جو ان کے زیادہ مناسب ہے، کیونکہ وہی آپ ﷺ کی وفات کے بعد سب سے پہلے ملیں، اور یہ آپ ﷺ کی زندگی میں وفات پا گئیں۔ یہ مضبوط تعقّب ہے۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: طفیل بن حارث کے نکاح میں تھیں، انہوں نے انہیں طلاق دے دی پھر اس کے بھائی نے ان سے نکاح کیا۔ وہ بدر میں شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے آپ ﷺ کو اختیار دے دیا آپ ﷺ نے رمضان کے مہینے میں ۳ھ میں ان سے نکاح کیا، وہ آپ ﷺ کے پاس آٹھ (۸) مہینے رہیں۔ اور ربیع الاوّل ۴ھ میں وفات پا گئیں۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سوانح میں ان سے منقطع سند سے نبی کریم ﷺ کے پیغام نکاح کی حدیث روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: آپ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا اور مجھے زینب بنت خزیمہ (ام المساکین) کی وفات کے بعد ان کے گھر میں لے گئے، واقدی کا قول ہے کہ ان کی عمر تیس (۳۰) برس تھی۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سوانح میں بحوالہ اسماعیل بن ابواویس، عبدالعزیز بن محمد، شریک بن ابونمر، عطاء بن یسار، نقل کیا ہے کہ وہ ہلالیہ سے جو نبی کریم ﷺ کے پاس تھیں کہ ان کی حبشی باندی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں چاہتی ہوں کہ اسے آزاد کر دوں، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''کیا تم اس کے ذریعے اپنے بھانجوں اور بھتیجوں کی بکریوں کی چرواہی سے جان کیوں نہیں چھڑواتی''۔

میں کہتا ہوں: یہ خطا ہے، کیونکہ یہ قصہ حضرت میمونہ بنت حارث کے ساتھ پیش آیا جو ہلالیہ ہیں، صحیح میں اسی طرح کی حدیث ہے۔ ابن سعد نے اسی طرح میمونہ کے سوانح میں دوسری سند سے نقل کیا ہے۔

۱۱۲۲۸ زینب بنت خُناس ✿

ابن اسحاق نے ہوازن کے ان قیدیوں میں ان کا ذکر کیا ہے، جنہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب میں تقسیم فرما دیا تھا۔

✿ اسد الغابة (٦٩٥٣) تجريد (٢/٢٧٢) ✿ اسد الغابة (٥/٢٩٧) ✿ اسد الغابة (٦٩٥٤) تجريد (٢/٢٧٢)

آپ ﷺ نے انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا، جب نبی کریم ﷺ نے قیدیوں کو لوٹانے کا حکم دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں ان کے گھر والوں کو لوٹا دیا، وہ اپنے شوہر کے پاس چلی گئیں۔

ابن اسحاق [1] فرماتے ہیں: مجھ سے ابو وجزہ نے بیان کیا کہ ان کے چچازاد ان کے شوہر تھے، وہ انہیں لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ آئے، ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے جب ان کے شوہر کو دیکھا تو فرمایا: تم پر افسوس! کیا یہ تمہیں مجھ سے زیادہ محبوب ہے؟ کہنے لگیں: جی ہاں! میرا شوہر اور میرا چچازاد ہے۔

۱۱۲۲۹ زینب بن أبی رافع [2]

جو رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں، فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کی مرضِ وفات میں فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں۔ عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں۔ انہیں وراثت دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''حسن کو میری ہیبت اور سرداری (نصیب ہو) اور حسین کو میری سخاوت اور جرأت مندی عطا ہو''۔

اسے ابن مندہ نے ابراہیم بن حمزہ زبیری کی روایت سے، [3] ابراہیم بن حسن بن علی رافعی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنی دادی زینب سے اسے روایت کیا ہے، ابراہیم ضعیف راوی ہیں۔

اسے ابونعیم نے یعقوب بن حمید کے طریق سے، ابراہیم رافعی سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ایک روایت میں ہے: مجھ سے بنت ابورافع نے بحوالہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ حدیث بیان کی کہ وہ آئیں، فرماتے ہیں: یہی درست ہے۔

میں کہتا ہوں: زبیری، ابن حمید سے زیادہ حافظ ہے، اگر زینب نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا یہاں تک کہ ان سے حدیث سنی تو گویا اس نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے بعد تھوڑا عرصہ زندہ رہیں۔

۱۱۲۳۰ زینب بنت زید

بن حارثہ جو رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، بلاذری نے صماء بن زید کے طریق سے بحوالہ خالد بن سلمہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو نبی کریم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے، تو وہ آپ ﷺ کے سامنے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگیں اور آپ ﷺ بھی آبدیدہ ہوگئے۔

۱۱۲۳۱ زینب بنت أبی سفیان [4]

صخر بن حرب بن امیہ امویہ، حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ کی بہن ہیں، عروہ بن مسعود ثقفی کی زوجہ تھیں، ابن مندہ فرماتے ہیں: ان سے علقمہ بن عبداللہ نے روایت کی، پھر نضر بن محمد مروزی کے طریق سے بحوالہ ابواسحاق سلیمان شیبانی، محمد بن عبیداللہ ثقفی، عروہ بن مسعود ثقفی حدیث بیان کی کہ وہ ایمان لائے اور ان کے نکاح میں کئی عورتیں تھیں جن میں سے چار قریش سے تھیں،

---

[1] السیرة النبویة (١٠٥/٤) [2] أسد الغابة (٦٩٥٥) تجرید (٢٧٢/٢)

[3] جامع المسانید والسنن (٤٩٥/١٥) [4] اسد الغابة (٦٩٥٧) تجرید (٢٧٢/٢)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے چار کو اختیار کر لیں، چار عورتیں جن کو انہوں نے اختیار کیا ان میں زینب بنت ابوسفیان قرشیہ شامل ہیں، اسے ابونعیم نے وَرقاء کے طریق سے بحوالہ سلیمان نقل کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں، فرماتے ہیں: میں اسلام لایا، اور میرے نکاح میں دس عورتیں تھیں، ان میں سے چار قریش سے تھیں، جن میں سے ایک بنت ابوسفیان تھیں.... (الحدیث) [1]

فرماتے ہیں: اسے یحییٰ بن العلاء نے بحوالہ شیبانی اسی طرح روایت کیا ہے۔ اس میں بھی ان کا نام مذکور نہیں۔

۱۱۲۳۲ زینب بنت أبی سلمه [2]

عبداللہ بن عبدالاسد بن عمرو بن مخزوم مخزومیہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھیں، ان کی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابوامیہ ہیں، بعض کا قول ہے: حبشہ کی سرزمین میں پیدا ہوئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی رضاعت کے زمانے میں ان کی والدہ سے نکاح کیا۔

مسند بزار کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی پیدائش ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد ہوئی تھی۔ جب عدت ختم ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام دیا اور ان سے نکاح کیا، اس وقت وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دودھ پلاتی تھیں، اس بارے میں ان کا قصہ طویل ہے اور ان کا نام بَرّہ تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا۔ [2]

ابن ابوخیثمہ نے محمد بن عمرو بن عطاء کے طریق سے، ان سے مسند نقل کیا ہے۔ جو ان سے روایت کرتے ہیں، اسی طرح زینب بنت جحش کے سوانح میں بھی مذکور ہے، مسلم میں ان زینب اور جویریہ بنت حارث کے بارے میں یہ مذکور ہے۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث یاد کیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج، اپنی والدہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ وغیرہ سے روایت کی، ان سے ان کے بیٹے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ، محمد بن عطاء عراک بن مالک حمید بن نافع، عروہ بن زبیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، زین العابدین علی بن حسین اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

ابن سعد [2] فرماتے ہیں: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے انہیں دودھ پلایا، زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد کی بہن تھیں۔ بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں: مجھے ابورافع نے یعنی صائغ نے بتایا، فرماتے ہیں: میں نے جب بھی مدینہ کی فقیہہ خاتون کا ذکر کیا تو میں نے زینب بنت ابوسلمہ کا ذکر کیا۔

سلیمان تیمی بحوالہ ابورافع فرماتے ہیں: مجھے میری بیوی غصے ہوئی، تو زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا جو اس وقت مدینہ کی فقیہہ خاتون تھیں فرمایا.... پھر قصہ ذکر کیا۔

عجلی نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک شرفِ صحابیت کے لیے بلوغت شرط ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث یاد نہیں کیں۔

ہم نے قطعیات میں عَطّاف بن خالد کے طریق سے بحوالہ ان کی والدہ اور انہوں نے حضرت زینب بنت ابوسلمہ سے

---

[1] اسد الغابة (۲۹۹/۵) [2] اسد الغابة (۶۹۵۸) تجرید (۲۷۲/۲)

[2] المعجم الکبیر (۷۱۱/۲۴) الآحاد والمثانی (۲۲/۶) [2] الطبقات الکبرىٰ (۳۳۸/۸)

روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب غسل کرنے گھر تشریف لاتے تو میری والدہ فرماتیں کہ آپ ﷺ کے پاس جاؤ، جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچتی تو آپ ﷺ میرے چہرے پر پانی سے چھینٹا مارتے، اور وہ کہہ رہے تھے: "واپس چلی جاؤ"۔ فرماتی ہیں: میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ بہت بوڑھی تھیں، اور ان کے چہرے میں کسی قسم کا عیب نہیں پیدا ہوا تھا۔ [1]

ایک روایت میں ابو عمر [2] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ جوانی کی رعنائی ان کے چہرے پر برقرار رہی، اگرچہ وہ بوڑھی عمر رسیدہ ہو گئیں۔

ابن سعد نے ان کا ذکر اُن لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے آپ ﷺ سے کچھ بھی روایت نہیں کیا اور آپ ﷺ کی ازواج سے روایت کیا۔

۱۱۲۳۳ زینب بنت سوید

بن صامت انصاریہ۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ان کی زوجہ ہیں۔ ان سے عاتکہ پیدا ہوئیں، زبیر بن بکار نے قریش کے نسب میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۳۴ زینب بنت سهل [3]

بن مصعب بن قیس انصاریہ خزرجیہ، بنو حبلی سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [4]

۱۱۲۳۵ زینب بنت صیفی [5]

بن صخر بن خنساء انصاریہ۔ نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، یہ ابن حبیب کا قول ہے۔ [6]

۱۱۲۳۶ زینب بنت عامر [7]

بعض کا قول ہے: بنت عبد الکنانہ، یہ ام رومان ہیں۔ کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۲۳۷ زینب بنت عبد اللہ [8]

بن ابی بن سلول: ثابت بن قیس بن شماس کی زوجہ تھیں پھر ان سے خلع لے لی، سنن دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ میں اسی طرح مذکور ہے۔ حرف جیم میں گزر چکا ہے کہ ان کا نام جمیلہ ہے۔

۱۱۲۳۸ زینب بنت عبد اللہ

بعض کا قول ہے: بنت معاویہ، عبد اللہ بن مسعود کی زوجہ ہیں، ان کا ذکر آگے آئے گا۔ بعض نے کہا: ابو معاویہ کی بیٹی ہیں، ابن سکن نے اسی پر اعتماد کیا ہے۔

---

[1] المعجم الكبير (٧١٥/٢٤) [2] الاستيعاب (١٨٥٥/٤) [3] اسد الغابة (٦٩٥٩) تجريد (٢٧٣/٢)
[4] الطبقات الكبرىٰ (٢٨٠/٨) [5] اسد الغابة (٦٩٦٠) تجريد (٢٧٣/٢) [6] الطبقات الكبرىٰ (٢٩١/٨)
[7] تجريد (٢٧٣/٢) [8] تجريد (٢٧٣/٢)

ابن فتحون کا قول ہے: شاید ان کا نام عبداللہ اور کنیت ابومعاذیہ ہے، ابوعمر نے ان کے نام ریطہ میں اسی طرح بیان کیا ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۱۱۲۳۹ زینب بنت عثمان [1]

بن مظعون جحمیہ، فرماتے ہیں...... ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہیں نکاح کا پیغام دیا اور مغیرہ نے بھی پیغام دیا، ان کے چچا قدامہ ابن عمر کی طرف مائل ہوئے کیونکہ وہ ان کی بہن زینب بنت مظعون کے بیٹے تھے اور زینب بنت عثمان کی والدہ کو مغیرہ زیادہ پسند آئے، جس کا قصہ مذکور ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد [2] نے یہ اسماعیل بن ابواویس سے، انہوں نے عبدالعزیز بن مطلب سے، انہوں نے عمر بن حسین سے انہوں نے نافع سے یہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ابن عمر نے زینب بنت عثمان بن مظعون سے ان کے والد کی وفات کے بعد نکاح کیا۔ ابن عمر کا ان سے نکاح ان کے چچا قدامہ نے کیا، مغیرہ بن شعبہ نے انہیں مہر دینے کی ترغیب دی۔ تو لڑکی کی والدہ لڑکی سے کہنے لگی: اجازت نہ دینا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے اور ان کی والدہ نے یہ بات بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح رد کر دیا۔ پھر ان سے مغیرہ بن شعبہ نے نکاح کیا۔

۱۱۲۴۰ زینب بنت العوام [3]

بن خویلد بن اسد قرشیہ اسدیہ، زبیر بن عوام کی بہن ہیں، زبیر بن بکار کا قول ہے: یہ خالد، یحییٰ، شیبہ، عبداللہ اور فاختہ کی والدہ ہیں جو حکیم بن حرام کی اولاد ہے۔ اسلام لائیں اور جنگ جمل میں اپنے بیٹے عبداللہ بن حکیم بن حرام کے شہید ہونے تک زندہ رہیں۔ اپنے بیٹے کا انہوں نے مرثیہ کہا، جس میں اپنے بھائی کا بھی ذکر کرتی ہیں:

> ''تم نے حواری رسول اور ان کے رشتہ دار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو قتل کیا ہے۔ جس کی پاداش میں تمہیں جہنم کی بشارت ہو، اس سے پہلے عثمان کے قتل (شہادت) نے مجھے ہلا کے رکھ دیا ہے۔ اور اس پر میرے آنسوؤں کی جھڑی بہہ پڑی تو اے میری آنکھو! ایسے شخص پر کھل کر برسو، جو سخی اور شریف تھا عبداللہ جو حارث کے نام سے بلایا جاتا تھا، وہ ہم میں سے دوستی والا اور یتیم کی پرورش کرنے والا تھا، ابن اروی اور ابن ام حکیم کی شہادت کے بعد خدا ہی جانے ہمارا اور دین کا کیا بنے گا''۔ [4]

۱۱۲۴۱ زینب بنت قیس [5]

بن شماس انصاریہ، ان کے بھائی ثابت بن قیس ابن خطیم کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن سعد [6] فرماتے

---

[1] اسد الغابۃ (٦٩٦٦) تجرید (٢/٢٧٣) [2] الطبقات الکبریٰ (٨/١٩٧)

[3] اسد الغابۃ (٦٩٦٢) تجرید (٢/٢٧٣) [4] الطبقات الکبریٰ (٥/٣٠١)

[5] تجرید (٢/٢٧٣) [6] الطبقات الکبریٰ (٨/٢٦٢)

ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کی والدہ خولہ بنت عمرو بن قیس خزرجیہ ہیں، خبیب بن یساف سے ان کا نکاح ہوا، جس سے انیسہ پیدا ہوئیں۔

۱۱۲۴۲ زینب بنت قیس [1]

بن مخرمہ بن عبدمناف قرشیہ مطلبیہ۔ طبرانی [2] اور ابن مندہ نے اسماعیل بن عبدالرحمٰن سُدّی کے طریق سے بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: زینب بنت قیس بن مخرمہ نے مجھے دس ہزار میں مکاتب بنایا، جس میں سے ایک ہزار درہم کم کر دیئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔

۱۱۲۴۳ زینب بنت کعب [3]

بن عجرہ، صحابیہ تھیں۔ ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، تجرید کے اضافے میں اسی طرح مذکور ہے۔ اس میں ابواسحاق بن امین پیشرو ہیں۔ انہوں نے استیعاب کے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن فتحون نے بھی ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان دونوں کے علاوہ نے تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ سنن اربعہ اور مسند احمد میں ان کی روایت ابوسعید اور ان کی بہن فُریعہ سے ہے۔

ان کے دو بھتیجوں، سعد بن اسحاق اور سلیمان بن محمد اور کعب بن عجرہ کے دونوں بیٹوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۴۴ زینب بنت کلثوم الحمیریہ

عکاف کے سوانح میں ان کا ذکر ہے، بعض کا قول ہے: ان کا نام کریمہ ہے، اور ان کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

۱۱۲۴۵ زینب بنت مالك [4]

بن سنان خدریہ، ابوسعید کی بہن ہیں۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوضمرہ نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے روایت کیا، انہوں نے اپنی پھوپھی زینب بنت کعب سے، انہوں نے ابوسعید اور ان کی بہن زینب سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرض کے کفارہ کے بارے میں روایت کیا۔ [5] فرماتے ہیں: اسے یحییٰ بن سعید قطان نے بحوالہ سعد بن اسحاق روایت کیا ہے، اور ابوسعید کے ساتھ کسی کا ذکر نہیں کیا۔

۱۱۲۴۶ زینب بنت مصعب [6]

بن عمیر عبدریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن اثیر [7] نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کے والد اُحد میں شہید ہوئے، اس لیے انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ یہ استنباط صحیح ہے۔ کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدت تک

---

[1] اسد الغابة (٦٩٦٣) [2] المعجم الكبير (٧٣٣/٢٤) [3] تجريد (٢٧٤/٢)
[4] اسد الغابة (٦٩٦٤) تجريد (٢٧٤/٢) [5] مسند احمد (٢٣/٣)
[6] اسد الغابة (٦٩٦٥) تجريد (٢٧٤/٢) [7] اسد الغابة (٣٠١/٥)

زندہ رہیں۔

زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے کہ ان کے والد نے ان کے اور ان کی والدہ حمنہ بنت جحش کے علاوہ کسی کو اپنے پیچھے نہیں چھوڑا، ان کی والدہ نے مصعب کے بعد طلحہ سے نکاح کر لیا، زینب کا نکاح عبداللہ بن عبداللہ بن ابوامیہ مخزومی سے ہوا، جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بھتیجا تھا۔ ان سے اولاد بھی ہوئی۔

۱۱۲۴۷ زینب بنت مظعون [1]

بن حبیب جمحیہ، ان کے بھائی عثمان اور قدامہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوعمر [2] فرماتے ہیں: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، اور ان کی اولاد عبداللہ اور حفصہ کی والدہ ہیں، زبیر فرماتے ہیں کہ وہ ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، مجھے خوف ہے کہ یہ وہم نہ ہو، کیونکہ بعض کا قول ہے: وہ مکہ میں ہجرت سے قبل فوت ہوئیں۔

میں کہتا ہوں: بلکہ اس دوسرے قول میں وہم ہے، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے بھتیجے عبداللہ کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نافع رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ جب اسامہ کو عبداللہ بن عمر پر وظیفہ کی تقسیم میں فضیلت دی گئی۔ ابن فتحون رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعمر کے اس قول کا تعاقب کیا ہے، اور ابوموسیٰ نے ذیل میں اس حدیث کے ساتھ ذکر کیا ہے:

۱۱۲۴۸ زینب بنت معاویہ [3]

بعض نے کہا: بنت ابومعاویہ، اس کا ابوعمر [4] نے یقین کیا ہے۔ پھر ان کا نسب بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بنت معاویہ بن عتاب بن اسعد بن عامر بن حطیط بن جشم بن ثقیف، وہ ابومعاویہ، ثقفیہ کی بیٹی ہیں۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے شوہر ابن مسعود اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ان سے ان کے بیٹے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود اور ان کے بھتیجوں جن کا نام نہیں لیا، عمرو بن حارث بن ابوضرار، بسر بن سعید اور عبید بن سباق وغیرہ نے روایت کی، کئی ایک نے ان کے درمیان اور رائطہ جن کا ذکر گزر چکا ہے، دونوں میں فرق کیا ہے۔ صحیحین میں ان کی حدیث مذکور ہے، مسلم کے الفاظ یہ ہیں: [5] اعمش کے طریق سے، شقیق بن سلمہ سے بحوالہ عمرو بن حارثہ انہوں نے زینب سے جو عبداللہ کی زوجہ ہیں روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو، اگرچہ تمہارے زیور سے ہی ہو"۔ فرماتی ہیں: میں چلی تو انصار کی ایک عورت کی حاجت میری حاجت کی طرح تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خداداد ہیبت حاصل تھی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے، تو ہم نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ دو عورتیں دروازے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی ہیں، کیا

---

[1] اسد الغابة (٦٩٦٦) تجريد (٢/٢٧٤) [2] الاستيعاب (١٨٥٧/٤)

[3] اسد الغابة (٦٩٦٧) تجريد (٢/٢٧٨٤) [4] الاستيعاب (١٨٥٣/٤)

[5] مسلم (الحديث: ٢٣١٥)

14

ان کا صدقہ اپنے شوہروں کے لیے درست ہے، اور یتیم ان کی پرورش میں ہیں۔ اور آپ ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے اور آپ ﷺ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ دونوں کون ہیں؟'' فرمایا: انصار کی ایک عورت اور زینب ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون سی زینب؟'' انہوں نے کہا: عبداللہ کی بیوی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے لیے دو اجر ہیں، ایک رشتہ داری کا اجر اور دوسرا صدقے کا اجر''۔

ابوعمر ✿ فرماتے ہیں: علقمہ نے عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ زینب انصاریہ جو ابومسعود کی زوجہ ہیں اور زینب ثقفیہ جو ابن مسعود کی زوجہ ہیں، نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے اپنے شوہروں پر خرچ کرنے کے بارے میں سوال کر رہی تھیں..... (الحدیث)

بسر بن سعید فرماتے ہیں: مجھے زینب ثقفیہ جو عبداللہ بن مسعود کی زوجہ ہیں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جب تم عشاء کی نماز کے لیے نکلو تو خوشبو نہ لگاؤ''۔ ابن سعد نے اسے نقل کیا ہے۔

۱۱۲۴۹ زینب الأنصاریہ

ابومسعود کی زوجہ ہیں جو عقبہ بن عمرو بدری ہیں، زینب بنت معاویہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۲۵۰ زینب الاسدیہ ✿

ملیہ، مجاہد کے پاس ان کی حدیث ہے ان سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: میرے والد فوت ہو چکے ہیں، انہوں نے میراث میں ایک لونڈی چھوڑی ہے، جس سے ان کا لڑکا پیدا ہوا ہے، ہم اس پر اس بارے میں تہمت لگاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لے آؤ''۔ وہ لوگ اس لڑکے کو نبی کریم ﷺ کے پاس لائے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: ''اس کے لیے میراث ہے''۔ اور تم اس سے پردہ کرو، ابوعمر نے اسی طرح بغیر سند ان کا ذکر کیا ہے۔

اسے طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عنبسہ بن سعید کے طریق سے، زکریا بن خالد سے انہوں نے ابوزبیر سے، انہوں نے مجاہد سے انہوں نے زینب اسدیہ سے مسنداً نقل کیا ہے، وہ فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد فوت ہو گئے ہیں..... (الحدیث)

۱۱۲۵۱ زینب الانصاریہ ✿ (بے نسبت)

ان کے بارے میں آتا ہے کہ وہ مدینہ میں اشعار ترنم سے پڑھتی تھیں۔ ابن طاہر نے کتاب الصفوہ میں محاملی کے طریق سے نقل کیا ہے، ہم سے زبیر بن خالد نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں، ہم سے صفوان بن ہبیرہ نے ابن جریج کے حوالے سے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: مجھ سے ابوالاصبغ نے بیان کیا کہ جمیلہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے غناء کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا: انصار کے کسی گھرانے نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے میں سے کسی سے نکاح کیا۔

✿ الاستیعاب (۱۸۵٦/٤) ✿ اسد الغابۃ (٦٩٤١) تجرید (۲۷۱/۲) ✿ تجرید (۲۷۱/۲)

ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے دلہن کو ہدیہ دیا ہے؟'' کہنے لگیں: جی ہاں! فرماتے ہیں: ''اس کے ساتھ ترنم سے اشعار پڑھنے والی کو بھیجا ہے؟ کیونکہ انصار اسے پسند کرتے ہیں''۔ کہنے لگیں: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ساتھ زینب کو بھیجو''۔ یہ وہ خاتون تھیں جو مدینہ میں ترنم کے ساتھ اشعار پڑھا کرتی تھیں۔

۱۱۲۵۲ زینب التمیمیہ [1]

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کی کہ آپ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ لڑکوں کو لڑکیوں پر عطیہ میں فضیلت دی جائے، ابوعمر نے اسے مختصر ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۵۳ زینب الطائیہ [2]

ابن فتحون نے استیعاب کے حاشیے میں اس کا مختصر ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۵۴ زینب [3] (بے نسبت)

ام سلیم ابوطلحہ کی زوجہ کی خدمت کرتی ہیں، ان سے معجزات کے بارے میں احادیث مروی ہیں۔ طبرانی [4] نے محمد بن زیاد برجمی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ہم سے ابوطلال نے بحوالہ انس، انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی، فرماتی ہیں: میری ایک بکری تھی، میں نے اس کی چربی ایک برتن میں ڈالی اور اسے دے کر حضرت زینب کو بھیجا اور میں نے کہا: اے زینب! یہ رسول اللہ ﷺ کو پہنچا دو۔ اس نے پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے برتن کو خالی کر کے دو''۔ برتن خالی کیا گیا۔ وہ واپس آئیں اور انہوں نے اس ڈِبے کو لٹکا دیا۔ ام سلیم آئیں، انہوں نے ڈبے کو دیکھا کہ بھرا ہوا ہے اور اس کا گھی ٹپک رہا ہے۔ انہوں نے کہا: اے زینب! کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ اس ڈبے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ جس سے وہ سالن بنائیں؟ کہنے لگیں: میں نے ایسا ہی کیا، اگر آپ مجھے سچا نہیں سمجھ رہیں تو میرے ساتھ آئیں۔ میں انہیں لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اسے لے کر میرے پاس آئیں''۔ میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے، وہ کُپی گھی سے بھری ہوئی ہے اور اس کا گھی ٹپک رہا ہے۔ آپ ﷺ نے کہا: ''اے ام سلیم! کیا تمہیں تعجب ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے''۔ [5]

میں کہتا ہوں: اس طرح کا قصہ ام مالک انصاریہ کے سوانح میں آئے گا، میرے خیال میں ان کا قول ''زینب'' لفظی غلطی ہے، وہ ربیبہ ہیں، جسے لکھ لیا جائے۔

---

[1] اسد الغابة (٦٩٤٤) تجريد (٢٧١/٢)

[2] تجريد (٢٧٣/٢)

[3] اسد الغابة (٦٩٦٩)

[4] المعجم الكبير (٢٩٣/٢٥)

[5] مجمع الزوائد (٣٠٩/٨) اسد الغابة (٣٠٣/٥)

القسم الثانی **از حرف زاء**

۱۱۲۵۵ زینب بنت الحارث ✿

بن خالد تمیمیہ، انہوں نے اور ان کی دونوں بہنوں نے ہجرت کی، جو یہ ہیں: عائشہ اور فاطمہ۔ ان کی والدہ رائطہ بنت حارث بن جبیلہ ہیں، جب وہ حبشہ سے لوٹے تو زینب اور ان کے بہن بھائی موسیٰ اور عائشہ راستے میں پانی پینے کی وجہ سے فوت ہو گئے اور رائطہ کے اولاد میں سے فاطمہ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا، ابن اسحاق نے یہ ذکر کیا ہے، بعض کا قول ہے: رائطہ رضی اللہ عنہا نے زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہجرت کی۔

۱۱۲۵۶ زینب بنت ابی رافع

قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۲۵۷ زینب بنت زبیر

بن عوام بن خویلد اسدیہ، ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہیں، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی ان کی والدہ سے شادی ہجرت کے بعد ہوئی تھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کی ولادت کے بعد جدائی ہوئی۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یزید بن ہارون نے عمرو بن میمون سے انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے ہمیں بتایا، فرماتے ہیں: ام کلثوم بنت عقبہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں وہ عورتوں کے معاملے میں سخت تھے، وہ انہیں ناپسند کرتی تھیں اور ان سے طلاق کا مطالبہ کرتی تھیں۔ وہ انکار کر دیتے تھے، یہاں تک کہ انہیں دردِ زہ نے آلیا اور زبیر کو معلوم نہ تھا، انہوں نے اصرار کیا، وہ اس وقت نماز کے لیے وضو کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک طلاق دے دی، پھر وہ نکلیں اور بچے کی ولادت ہوئی، ان کے گھر والوں میں سے کسی نے انہیں دیکھ لیا اس نے آ کر انہیں خبر دی کہ ان کے ہاں ولادت ہوئی ہے، کہنے لگے: اس نے مجھے دھوکہ دیا، اللہ اسے اس کی سزا دے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور یہ ذکر کیا، انہوں نے فرمایا: ''ان کے بارے میں اللہ کی تقدیر کا فیصلہ ہو چکا ہے، اس سے رجوع کر لو''۔ انہوں نے کہا: میں ان سے کبھی رجوع نہ کروں گا۔

ام کلثوم کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ ابن اسحاق نے حضرت زبیر کی بیٹی کا نام زینب بتایا ہے۔

۱۱۲۵۸ زینب بنت علی بن ابی طالب ✿

بن عبدالمطلب ہاشمیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں، ان کی والدہ فاطمہ زہراء ہیں، ابن اثیر ✿ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پیدا ہوئیں، اور انتہائی عقلمند، ذہین اور فطین ہیں۔

ان کے والد نے اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر سے ان کا نکاح کر دیا، اس سے اولاد ہوئی، جب ان کے بھائی کو شہید کیا گیا

✿ اسد الغابة (٦٩٤٨) تجريد (٢٧١/٢) ✿ اسد الغابة (٦٩٦١) تجريد (٢٧٤/٢)
✿ اسد الغابة (٣٠٠/٥)

تو وہ ان کے ساتھ تھیں، وہ دمشق لائی گئیں اور یزید بن معاویہ کے پاس حاضر ہوئیں اور جب ایک شامی نے اپنی بہن فاطمہ کا مطالبہ کیا تو یزید بن معاویہ سے ان کی گفتگو مشہور ہے، جوان کی عقل، زیرکی پر دلالت کرتی ہے۔ [1]

۱۱۲۵۹ زینب بنت عمر بن الخطاب القرشیه

زبیر بن بکار کتاب النسب میں فرماتے ہیں: ان کی والدہ فُکیہہ ام ولد تھیں، وہ عبدالرحمٰن بن عمر اصغر کی بہن تھیں جو مختار کا والد ہے۔

القسم الثالث از حرف زاء

۱۱۲۶۰ زرعه بنت محرش

ان کے والد حمیر کے چار بادشاہوں میں سے ایک تھے، جو ایمان لائے پھر مرتد ہوگئے اور جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے مرتد ہونے والوں سے جہاد کیا تو وہ حالت کفر میں قتل کیے گئے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد ان زُرعہ سے شادی کی، ان سے علی پیدا ہوئے جو خلفاء اور اس کے بھائیوں، عباس، فضل، محمد اور عبدالرحمٰن اور لبابہ کے والد تھے۔

۱۱۲۶۱ زینب بنت جابر الأحمسیه [2]

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھیں، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان سے عبداللہ بن جابر احمسی نے روایت کی، اور یہ ان کی پھوپھی تھیں، ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے تاریخ میں اسی طرح فرمایا ہے۔ بعض کا قول ہے، مہاجر بن جابر کی بیٹی ہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ نبیط بن جابر کی بیٹی ہوں جو حضرت انس بن مالک کی زوجہ ہیں، کیونکہ ایک قول کے مطابق وہ احمس سے تھیں، ان کا کلام ختم ہوا۔

ابن اثیر [3] نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ ابن مندہ نے معرفہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: زینب بنت جابر احمسیہ، محمد بن عمارہ نے زینب بنت نبیط بن جابر کے حوالے سے ان کی حدیث روایت کی ہے اور ان کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں: بلکہ اس کی ایک اور مناسب وجہ ہے، وہ یہ ہے کہ یہ یقین کرنا کہ زینب بنت جابر احمسیہ ہی زینب بنت نُبیط بن جابر ہیں صحیح نہیں۔ بظاہر وہ دو ہیں، رہی زینب بنت جابر احمسیہ کہ انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور وہ مخضرمات میں سے ہیں اور ان سے مرفوع روایت نہیں اور زینب بنت نبیط بن جابر وہ مبایعات (یعنی بیعت کرنے والی) میں سے ہیں۔ وہ احمسیہ نہیں بلکہ انصاریہ، خزرجیہ ہیں، حرف نون میں ان کے والد کا ذکر گزر چکا ہے۔

حضرت انس بن مالک نے زینب بنت اسعد بن زُرارہ سے نکاح کیا، جس سے یہ زینب پیدا ہوئیں، وہم اس وجہ سے ہوا کہ ابن مندہ کا قول ہے کہ وہ احمسیہ ہیں۔

ابن سعد [4] نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور تابعیات کے اس طبقے میں ان کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۲۵۷۹) [2] اسد الغابة (۶۹۴۶) تجرید (۲۷۱/۲)

[3] اسد الغابة (۳۰۱/۵) [4] الطبقات الکبریٰ (۳۵۱/۸)

ازواج اور ان جیسی دوسری عورتوں سے احادیث روایت کیں۔

ان میں زینب بنت نبیط بن جابر بن مالک بن عدی بن زید بن مناۃ بن ثعلبہ بن عمرو بن مالک بن نجار ہیں۔ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ پھر عبداللہ بن ادریس کے حوالے سے ان کی سند سے جو آگے آ رہی ہے، حدیث بیان کی ہے۔

بعض نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوعلی بن سکن فرماتے ہیں: زینب بنت نُبیط بن جابر انصاریہ جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ ان سے مرسل حدیث مروی ہے، بعض کا قول ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی یاد نہ کیا۔

وہ حدیث جو ان سے محمد بن عمارہ نے روایت کی ہے اس پر دلالت کرتی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد پیدا ہوئیں، کیونکہ ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھیں۔ ان کے اور ان کے بھائیوں کے متعلق ان کے والد ابوامامہ جو اسعد بن زُرارہ ہیں وصیت کی۔

ابن سکن نے یہ ابوکریب کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن ادریس، انہوں نے محمد بن عمارہ سے، انہوں نے زینب بنت نبیط بن جابر زوجہ انس بن مالک سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں: ابوامامہ اسعد بن زُرارہ نے میری والدہ اور میری خالہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے اور موتیوں کے زیور جنہیں رعاث کہا جاتا ہے لائے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ زیور انہیں پہنا دیئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اپنے گھر والوں کے پاس اس زیور میں سے کچھ پایا۔

میں کہتا ہوں: ابوعمر [1] نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن سکن کے کلام کو مختصر کیا ہے، جو بہت بدنما کر دیا ہے۔ فرماتے ہیں: زینب بنت نُبیط بن جابر انصاریہ مدنیہ، ان سے ایک حدیث مروی ہے، بعض کا قول ہے: وہ مرسل ہے، اور اس میں تردد ہے۔

ابن مندہ نے اس حدیث کو دوسرے طریق سے بحوالہ ابن ادریس مختصر ذکر کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ابوامامہ نے میری والدہ اور خالہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے اور موتیوں کے زیور لائے گئے، جنہیں رُعاث کہا جاتا تھا، فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان رعاث میں سے پہنائے، اسی طرح منقول ہے، اور وہ وہم ہے، درست وہی ہے جو گزر چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہنائے۔

ابن مندہ نے عبداللہ بن جعفر، بحوالہ محمد بن عمارہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے زینب بنت نُبیط سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے، فرماتی ہیں: میں اور میری دو بہنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے زیور پہنائے۔

یہ ابن سکن کے قول کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ روایت جو انہوں نے مرسل ذکر کی ہے، اور جو حدیث ان سے مروی ہے حقیقت میں وہ ان کی والدہ سے روایت کی گئی ہے، اس سے ابن مندہ سے مروی الفاظ درست ہو جاتے ہیں، اور اس سے وہم دور ہو جاتا ہے، ان کا قول جو یہ ہے: مجھے زیور پہنائے، گویا ان کی روایت سے یہ الفاظ رہ گئے، میری والدہ فرماتی ہیں کہ مجھے زیور پہنائے۔

ابونعیم نے اس روایت کو ابوکریب کی روایت کے مفہوم میں یحییٰ حمانی کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن ادریس نقل کرنے

---

[1] استیعاب (۱۸۵۹/٤)

کے بعد فرمایا: اسے ابوبکر بن ابوشیبہ نے ابوادریس سے اسی طرح نقل کیا ہے، اور اسے محمد بن عمرو بن علقمہ نے محمد بن عمارہ سے، انہوں نے زینب بنت نبیط سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: مجھ سے میری والدہ اور خالہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں سونے کے رعاث پہنائے تھے، ان کی والدہ حبیبہ اور خالہ کبشہ ہیں، اور ان کے والد ابوامامہ اسعد بن زرارہ ہیں اور ان کی والدہ فریعہ ہیں، اس سب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ابن مندہ کا قول: زینب بنت نبیط احمسیہ ہیں وہم ہے، بلکہ وہ انصاریہ ہیں، اور انہیں شرفِ صحابیت اور دیدار حاصل نہیں، وہ اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں، اور ابوموسیٰ کا احمسیہ کے بارے میں قول ہے: ہوسکتا ہے کہ غلطی سے وہ بنت نُبیط بن جابر ہوں، اس کا سبب ابن مندہ کا یقین کرنا ہے کہ وہ احمسیہ ہیں۔

عنقریب قسم رابع میں زینب بنت نبیط کے باقی سوانح کا میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اور رہی احمسیہ، تو ان کی حدیث بخاری [1] میں قیس بن ابوحازم کے طریق سے ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ احمس کی ایک عورت کے پاس گئے، اسے زینب کہا جاتا تھا، انہوں نے دیکھا کہ وہ بات نہیں کرتی.... پھر اسے مختصر ذکر کیا، اور اس کے باپ کا نام نہیں لیا۔

خطیب نے کریم بن حارث کے طریق سے بحوالہ سلمیٰ بنت جابر احمسیہ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میرا شوہر شہید ہوگیا تو میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، انہوں نے ان کے سامنے اپنا قصہ ذکر کیا، لوگ ان سے کہنے لگے: ہم نے آپ کو کسی عورت کے ساتھ ایسا کرتے نہیں دیکھا جو آپ نے اس عورت کے ساتھ کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مجھ سے میری اُمت میں سے سب سے پہلے احمس کی عورت ملے گی''۔ [2]

مجھے معلوم نہیں آیا یہ وہی ہیں جن کے نام کے بارے میں اختلاف ہے یا کوئی اور ہیں۔

ابن سعد نے ان کا عنوان قائم کیا ہے: زینب بنت مہاجر احمسیہ۔ ابواسامہ سے بحوالہ مجالد، انہوں نے عبداللہ بن جابر احمسی سے، انہوں نے اپنی پھوپھی زینب بنت مہاجر سے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ فرماتی ہیں: میں حج کے ارادے سے نکلی اور میرے ساتھ ایک عورت تھی، اس نے میرے لیے خیمہ لگایا، میں نے نذر مانی تھی کہ میں کسی سے بات نہیں کروں گی اتنے میں ایک آدمی آیا اور خیمہ کے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا: السلام علیکم!، میرے ساتھ عورت نے اس کا جواب دیا۔ اس نے کہا: تمہاری سہیلی نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا؟ اس نے کہا: اس نے خاموشی اختیار کی، کیونکہ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کسی سے بات نہیں کرے گی۔ اس نے کہا: تم بات چیت کرو کیونکہ یہ جاہلیت کا کام ہے۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ اس نے کہا: مہاجرین میں سے ایک آدمی۔ میں نے کہا: کون سے مہاجرین؟ اس نے کہا: قریش سے۔ میں نے کہا: قریش میں سے کون؟ اس نے کہا: تم بڑی سوالن ہو، میں ابوبکر ہوں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! جاہلیت سے ہمارا زمانہ قریب ہے کہ ہم میں سے بعض بعض سے امن میں نہیں۔ اللہ کا دین آچکا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ کب تک باقی رہے گا؟ انہوں نے کہا: تمہارے حکمران درست نہیں۔ میں نے کہا: ائمہ (حکمران) کون ہیں؟ کہنے لگے: کیا تمہاری قوم میں ایسے اشراف نہیں جن کی بات مانی جاتی

---

[1] بخاری (الحدیث: ٣٨٣٤) [2] جمع الجوامع (٦٣٤١)

ہے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں، کہنے لگے بس وہی ائمہ ہیں۔

۱۱۲۶۲ زینب بنت أبی حازم ✿

قیس بن ابوحازم کی بہن ہیں، ابن الفرضی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الرابع ازحرف زاء

۱۱۲۶۳ زینب الأحمسیه

ابوسعید بن اعرابی اور ابومحمد بن حزم نے کتاب حجۃ الوداع میں اپنے طریق سے اور اپنی سند سے بحوالہ زینب احمسیہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایسی عورت کے بارے میں کہا جس نے خاموشی سے حج کیا تھا: ''اسے کہو بات چیت کرے، اس لیے کہ جو بات چیت نہ کرے اس کا حج کامل نہیں، اس روایت میں ابن قطان نے طعن کیا ہے کہ اس کی سند میں کئی راوی مجہول ہیں۔ اور اس کا سیاق غلط ہے۔ صحیح وہ ہے جو اس سے پہلی قسم میں گزر چکا ہے۔ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا یہ قصہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا، اور ان کا آپس میں مکالمہ ہوا۔ انہیں الفاظ میں جو پہلے گزر چکے ہیں، جس میں نہ نبی علیہ السلام کا ذکر ہے نہ کسی اور عورت کا۔

۱۱۲۶۴ زینب بنت نبیط ✿

بن جابر انصاریہ۔ زینب بنت جابر احمسیہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، اور وہ وہم ہے۔ ابن سعد ✿ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، اور وہی صحیح ہے۔ انہوں نے اپنی والدہ بنت اسعد بن زُرارہ سے روایت کی اور اپنے شوہر انس بن مالک، جابر بن عبداللہ، ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب وغیرہ سے بھی روایت کی، ان سے حُمید طویل، کثیر بن زید اسلمی، محمد بن عمارہ بن عمرو بن حزم، عبداللہ بن تمام وغیرہ نے روایت کی۔

✿ تجرید (۲۷۱/۲)

✿ اسد الغابة (٦٩٦٨) تجرید (۲۷٤/۲)

✿ الطبقات الکبریٰ (۳۵۱/۸)

حرفِ سین مہملہ

القسم الاوّل از حرفِ سین

۱۱۲۶۵ سارہ ❶

عمرو بن ہاشم بن مطلب کی مولاۃ ہیں، جن کے ساتھ حاطب کا خط تھا، جنہیں نبی کریم ﷺ نے امان دی تھی، تجرید ❷ میں اسی طرح مذکور ہے۔

۱۱۲۶۶ ساریہ الجُمحیہ

دیلمی نے فردوس میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ تین سے ملیں: مهیمص، جعلد، کاهن۔

میں کہتا ہوں: ان کے بیٹے نے اسے نقل نہیں کیا، نہ مجھے اس کی سند ملی ہے۔

۱۱۲۶۷ سائبہ ❸

رسول اللہ ﷺ کی مولاۃ ہیں، انہوں نے لقطہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے روایت کی، ان سے طارق بن عبدالرحمٰن نے تاریخ النساء میں روایت کی ہے۔ ❹ اسی طرح ابوموسیٰ کے ذیل میں ہے۔

۱۱۲۶۸ سبا بنت سفیان ❺

بعض کا قول ہے: بنت صلت کلابیہ، سنا (نون کے ساتھ) میں ان کے حالات آئیں گے۔

۱۱۲۶۸ سُبَیعہ بنت الحارث الأسلمیہ ❻

صحیحین میں ان کا ذکر ثابت ہے۔ مؤطا میں ہے کہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد ان کے ہاں ولادت ہوئی جس سے ان کی عدت پوری ہوئی۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: ان سے مدینہ کے فقہاء اور کوفہ کے فقہاء نے روایت کی ہے، جس میں طویل قصہ اور مختلف الفاظ مروی ہیں، اس میں مؤطا کی روایت بھی ہے، جو عبدربہ بن سعید کے طریق سے، بحوالہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن مروی ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے حاملہ عورت کے بارے میں جس کا خاوند فوت ہو چکا ہے، دریافت کیا گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دونوں میں سے آخر مدت، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے ہاں جب وضع حمل ہو گیا تو اس کی عدت ختم ہو گئی، تو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اس بارے

---

❶ تجرید (۲۷٤/۲) ❷ تجرید (۱۸۹) ❸ اسد الغابة (٦٩٧٠) تجرید (۲۷٤/۲)

❹ جامع المسانید والسنن ❺ تجرید (۲۷٤/۲) ❻ اسد الغابة (٦٩٧٧) تجرید (۳۲۹۸)

میں پوچھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سُبیعہ اسلمیہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے نصف ماہ بعد ولادت ہوئی تو اسے دو آدمیوں نے نکاح کا پیغام دیا۔ ان میں سے ایک جوان اور دوسرا اُدھیڑ عمر تھا، اس نے جوان کے پیغام کو قبول کیا تو بوڑھا کہنے لگا: اب تک تو حلال نہیں ہوئی، اس کے رشتہ دار موجود نہ تھے اور اس شخص کو یہ اُمید تھی کہ جب اس کے رشتہ دار آ جائیں گے تو اسے ترجیح دیں گے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری عدت ختم ہو چکی ہے جس سے چاہو نکاح کرو۔

ابن مندہ نے اسے یحییٰ بن سعید کے طریق سے سلیمان بن یسار سے بحوالہ ابوسلمہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، انہوں نے اس حاملہ عورت کی عدت کے بارے میں اختلاف کیا جس کا شوہر فوت ہو چکا ہو..... پھر حدیث ذکر کی۔

ابن مندہ نے اسے محمد بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ محمد بن ابراہیم، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے سبیعہ بنت حارث سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میرا شوہر سعد بن خولہ وفات پا گیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں تھا، مجھ سے ابوسنابل بن بعکک نے کہا: شاید تم نکاح کرنا چاہتی ہو، تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری عدت ختم ہوگئی ہے، اگر چاہو تو نکاح کرلو''۔ [1]

ابن مندہ نے اسے لیث کے طریق سے جعفر بن ربیعہ سے، انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے زینب بنت ابوسلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے۔ اس میں زینب بنت ابوسلمہ کا اضافہ شاذ و نادر ہے۔

بخاری نے اسے یزید بن ابوحبیب سے، انہوں نے کتاب ابوشہاب سے اسے نقل کیا ہے، اور اسے تعلیقاً نقل کیا ہے، ابوداؤد، نسائی اور مسلم نے اسے موصولاً نقل کیا ہے، یونس کے طریق سے بحوالہ زہری، انہوں نے عُبید اللہ بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ ان کے والد نے عمر بن عبداللہ بن ارقم کو لکھا کہ وہ سبیعہ کے پاس جائیں، انہوں نے یہ بات لکھی کہ سُبیعہ نے انہیں بتایا کہ وہ سعد بن خولہ کی زوجہ تھیں..... پھر حدیث ذکر کی۔

سعد بن خولہ کے سوانح اور ابوسنابل کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ سبیعہ سے اسی طرح عبداللہ بن عمر نے روایت کی جس میں اختلاف ہے اور زفر بن اوس بن حدثان، عمر بن عبداللہ بن ارقم، مسروق بن اجدع، عمرو بن عتبہ بن فرقد اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۱۲۷۰ سُبَیعَہ بنت حبیب الضبعیہ [2]

فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا۔ تو ایک آدمی نے کہا: میں اس سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ حماد بن سلمہ کی حدیث میں جو ثابت سے مروی ہے، ان کا ذکر ہے، یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابوعمر [2] فرماتے ہیں: بصریہ ہیں، ان سے ثابت بنانی نے روایت کی، اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنے والوں کے بارے میں ان کی حدیث منقول ہے۔ گویا اس کی طرف

---

[1] مسند احمد (٤١٢/٦) مصنف عبدالرزاق (١١٧٢٢) المعجم الكبير (٧٥٠/٢٤)

[2] اسد الغابة (٦٩٧٢) تجريد (٢٧٤/٢) [2] الاستيعاب (١٨٥٦/٤)

اشارہ ہے۔

۱۱۲۷۱ سُبَیعہ بنت أبی لهب ❶

حرف دال میں دُرّہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۲۷۲ سبیعه الأسلمیه ❷

جن سے ابوعمر نے روایت کیا، عقیلی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: یہ سعد بن خولہ کی زوجہ بنت الحارث کے علاوہ کوئی اور ہیں۔ ابن عبدالبر نے اسے ردّ کیا ہے، اور فرمایا: میرے نزدیک یہ صحیح نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن عمر کی مذکورہ حدیث ابن مندہ نے سُبیعہ بنت حارث کے سوانح میں نقل کی ہے، اور وہ یحیٰی حمانی کی مسند میں دراوَرْدی سے بحوالہ اسامہ بن زید مروی ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن عکرمہ سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سبیعہ اسلمیہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو تم میں سے طاقت رکھتا ہے کہ مدینہ میں فوت ہو، اسے چاہیے کہ ایسا کرے، جو اس میں فوت ہوگا میں قیامت کے دِن اس کا سفارشی ہوں گا۔ ❸ ابن فتحون نے عقیلی کا ساتھ دیا ہے۔ کہتے ہیں: فاکہی نے یہ ذکر کیا ہے کہ سُبیعہ بنت حارث پہلی خاتون ہیں جو صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہونے کے بعد اسلام لائیں جبکہ تحریر لپیٹی نہیں گئی اور سیاہی خشک نہیں ہوئی تھی، آیت امتحان نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں پرکھا اور ان کے شوہر کا مہر مثلی لوٹا دیا، اور ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔

ابن فتحون فرماتے ہیں۔ ابن عمر نے سُبَیعہ سے یعنی اپنے والد کی زوجہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ علامہ ہبۃ اللہ نے ناسخ منسوخ کتاب میں ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حدیبیہ سے لوٹ کر آئے تو آپ ﷺ کے ساتھ قریش کی ایک خاتون سُبَیعہ بنت حارث آملیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسلمیہ نہیں ہیں۔

۱۱۲۷۳ سُبَیعَه القرشیه ❹

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور عمر بن قیس مکی کے طریق سے بحوالہ عطا، انہوں نے عُبید بن عمر سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا، فرماتی ہیں: میں نے سُبیعہ قرشیہ سے سنا، فرماتی ہیں: یا رسول اللہ! مجھ سے زنا سرزد ہوگیا ہے، مجھ پر اللہ کی حد قائم کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، یہاں تک کہ بچے کی ولادت ہو جائے''۔ جب اس کے ہاں ولادت ہوئی تو آپ ﷺ کے پاس آئی، اگر وہ نہ آتی تو آپ ﷺ اس سے پوچھ گچھ نہ کرتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ یہاں تک کہ اس کا دودھ چھڑا لو''۔ جب اس نے دودھ چھڑا لیا تو آپ ﷺ کے پاس آئی، اس نے کہا: ''اس بچے کا کون نگران ہوگا؟'' تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو''۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند ضعیف ہے۔ اگر یہ روایت ثابت ہو جائے تو یہ مناسب ہے کہ اس سے پہلے والی ہی ہیں۔

---

❶ اسد الغابة (٦٩٧٤) تجريد (٢٧٥/٢) ❷ تجريد (٢٧٥/٢)

❸ المعجم الكبير (٣٠٤/٥) ❹ اسد الغابة (٦٩٧٣) تجريد (٢٧٥/٢)

۱۱۲۷۴ سخبرہ [1]

عنبرہ کے وزن پر ہے۔ بنت تمیم اسدیہ، ابن اسحاق نے مغازی میں بنوتمیم بن دُودان بن اسد بن خزیمہ میں سے ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ابوعلی الغسانی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۷۵ سُخطی بنت أسود [2]

بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم۔ ابن سعد [3] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی والدہ حُمیمہ بنت عبید بن ابی بکر بن القین بن کعب ہیں۔ ان سے ماعص بن قیس بن خلدہ نے نکاح کیا، اس کے بعد عُبید بن معلّی بن لوذان نے نکاح کیا۔

۱۱۲۷۶ سخطی بنت قیس [4]

بن ابی کعب بن قین، انصاریہ سلمیہ، سہل بن قیس شقیقہ کی بہن ہیں۔ نائلہ بنت سلامہ بن وقش ان کی والدہ ہیں۔ ابن سعد [5] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے حارث بن سُراقہ بن خنساء بن سنان نے نکاح کیا۔

۱۱۲۷۷ سخیلہ [6]

بنت عبیدہ بن حارث، عمرو بن امیہ ضمری کی زوجہ ہیں۔ ابوعمر کی کتاب پر ابن دباغ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور مسند علی بن عبدالعزیز سے بحوالہ قعنبی حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے یعقوب بن عمرو سے، انہوں نے زبرقان بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمر بن امیہ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عثمان یا عبدالرحمٰن بن عوف کے سامنے سے چادر گزاری گئی، انہوں نے اسے مہنگا سمجھا تو اسے عمرو بن امیہ نے خرید لیا، ان سے عثمان یا عبدالرحمٰن نے کہا: اس چادر کا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں نے اسے سخیلہ بنت عُبیدہ کو بطور صدقہ دے دیا، انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ جو کچھ کیا وہ صدقہ ہے؟ عمر فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، پھر انہوں نے ذکر کیا کہ عمرو نے رسول اللہ ﷺ سے کیا کہا تھا؟ انہوں نے کہا: سچ ہے۔ ابن سعد نے ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی وفات ۲ھ میں ہوئی۔ [7]

۱۱۲۷۸ سدرہ

ضباعہ بنت زبیر کی مولاۃ ہیں، ابوربیع بن سالم نے معجزات میں کریمہ بنت مقداد کے طریق سے، بحوالہ ان کی والدہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنی باندی سدرہ کو نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چھوٹے برتن میں کھانا دے کر

---

[1] اسد الغابۃ (۶۹۷۵) تجرید (۲۷۵/۲) [2] تجرید (۲۷۵/۲) [3] الطبقات الکبریٰ (۲۹۸/۸)
[4] تجرید (۲۷۵/۲) [5] الطبقات الکبریٰ (۲۹۹/۸) [6] اسد الغابۃ (۶۹۷۶) تجرید (۲۷۵/۲)
[7] الاستیعاب (۱۸۵۹/۴)

بھیجا، سدرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا.....(الحدیث) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے مغازی میں وفد نجران میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۲۷۹ سدوس بنت بطنہ ✿

بن عبد عمرو بن مسعود، بنو دینار بن نجار سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۸۰ سدوس بنت خالد

سندوس میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۲۸۱ سدیسہ الأنصاریہ ✿

بعض کا قول ہے، حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کی باندی ہیں: اکثر نے اسے سین کے زبر کے ساتھ لکھا ہے، ابن فتحون رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ابن مفرج کی تحریر میں تصغیر کے ساتھ دیکھا ہے، اور ابن مندہ نے اسحاق بن یسار کے طریق سے، بحوالہ فضل بن مُوَفّق انہوں نے اسرائیل سے، انہوں نے اوزاعی سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے سدیسہ مولاۃ حفصہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان جب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے اسلام لانے کے بعد دیکھتا ہے تو چہرے کے بل گر پڑتا ہے''۔ ✿

ابن مندہ فرماتے ہیں: سالم سے بحوالہ سدیسہ اور انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اوسط میں عبدالرحمٰن بن فضل بن مُوَفّق کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے اسرائیل نے بحوالہ نعمان، انہوں نے اوزاعی سے اسے نقل کیا وہ اس میں فرماتے ہیں کہ بحوالہ سدیسہ انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور اس کا سیاق زیادہ مکمل ہے، اس کے بعد فرماتے ہیں: اسے اوزاعی سے نعمان کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا اور وہ ابوحنیفہ ہیں، اور ابوحنیفہ سے اسرائیل کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، اور فضل ان سے روایت کرنے میں تنہا ہیں۔

ابن سکن نے اسے عبدالرحمٰن بن فضل بن مُوَفّق کے طریق سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسرائیل سے اس سند سے نقل کیا ہے۔ اور اس کے سیاق میں فرمایا: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ہیں: اور اسے احمد رحمۃ اللہ علیہ بن یونس سلمی نے بحوالہ فضل بن موفق روایت کیا ہے، اور اس کے سیاق میں فرماتے ہیں: بحوالہ سدیسہ انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ اس کی طرف ابن مندہ نے اشارہ کیا ہے۔

۱۱۲۸۲ سرّا ✿

را مقصورہ کی تشدید کے ساتھ، ابن اثیر نے اسے لکھا ہے، فرماتے ہیں: بعض نے کہا کہ مدّ کے ساتھ ہے، بنت نبہان بن

✿ اسد الغابة (٦٩٧٧) تجريد (٢/٢٧٥) ✿ اسد الغابة (٦٩٧٨) تجريد (٢/٢٧٥)

✿ المعجم الكبير (٢٤/٧٧) مجمع الزوائد (٩/٧٠) ✿ اسد الغابة (٦٩٧٩) تجريد (٢/٢٧٥)

عمرو غنویہ، ابن حبان فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابوداؤد وغیرہ نے ان کی حدیث، ابوعاصم کے طریق سے بحوالہ ربیعہ بن عبدالرحمٰن غنوی، انہوں نے سرّا بنت نبہان سے روایت کی ہے، اور وہ جاہلیت میں ایک گھر کی مالکن تھیں، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں رؤس کے دن ہمیں خطبہ دیا اور پوچھا: ''یہ کون سا دن ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ایام تشریق کا درمیانہ دن نہیں؟'' ..... (الحدیث) اس کے آخر میں ہے، آپ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو تھوڑے دنوں بعد وفات پا گئے۔

ابوعمر فرماتے ہیں: ان سے ساکنہ بنت جعد نے بھی روایت کی، ابن سعد نے بحوالہ احمد بن حارث غسانی، انہوں نے ساکنہ بنت جعد سے، انہوں نے ان سے حدیث نقل کی ہے، اور فرمایا: انہوں نے ان اسناد کے ساتھ احادیث روایت کیں۔

۱۱۲۸۳ سعاد بنت رافع [۱]

بن ابوعمر بن عائذ بن ثعلبہ انصاریہ، بنو مالک بن نجار سے ہیں، ان کی کنیت ام سلمہ ہے۔ ابن سعد [۲] نے ان کا، اور ان کی بہن کبشہ کا بیعت کرنے والی صحابیات میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے اسلم بن حریش بن عدی بن سہل بن ثعلبہ نے نکاح کیا، اس سے سلمہ کی ولادت ہوئی۔

۱۱۲۸۴ سعاد بنت سلمہ [۳]

بن زہیر بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاریہ، ابن سعد [۴] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ ان کے پیٹ کے بچے کی ان کی طرف سے بیعت لیں، اس وقت وہ حاملہ تھیں، ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم آزاد عورتوں کی طرح آزاد ہو''۔ فرماتے ہیں: ام قیس بن حرام بن لوذان ان کی والدہ ہیں، ان سے حسنہ بن صخر بن امیہ بن خنساء بنت عبید نے نکاح کیا۔

۱۱۲۸۵ سعدی بنت أوس الخطمیہ [۵]

انہوں نے اور ان کی دونوں بہنوں کبشہ اور لیلیٰ نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۸۶ سعدی بنت عمر المریہ [۶]

طلحہ بنت عبیداللہ کی زوجہ ہیں۔ ابوعمر [۷] نے اسی طرح فرمایا، لیکن ابن مندہ فرماتے ہیں: سعدی بنت عوف بن خارجہ بن سنان بن ابوحارثہ، اور یہ اولیٰ ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ، اپنے شوہر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان سے ان کے بیٹے یحییٰ اور پوتے طلحہ بن یحییٰ، اور اس کے علاوہ محمد بن عمران طلحی نے روایت کی۔ ابویعلی [۸] ان کی حدیث اسماعیل بن ابوخالد کے

---

[۱] اسد الغابة (٦٩٧٩) تجريد (٢٧٥/٢) [۲] الطبقات الكبرىٰ (٢٦٩/٨)

[۳] اسد الغابة (٦٩٨١) تجريد (٢٧٥/٢) [۴] الطبقات الكبرىٰ (٢٥٨/٨)

[۵] تجريد (٢٧٥/٢) [۶] اسد الغابة (٦٩٨٣) تجريد (٢٧٦/٢)

[۷] الاستيعاب (١٨٦٠/٤) [۸] مسند ابويعلىٰ (٦٤٠/٢)

طریق سے، بحوالہ شعبی، انہوں نے یحییٰ بن طلحہ سے، انہوں نے اپنی والدہ سعدیٰ المریہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد گزرے اس وقت وہ پریشان تھے، انہوں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ کیا تمہاری چچا زاد کی بیوی نے کچھ کہا ہے، اس نے کہا: نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو شخص اپنی موت کے وقت اسے کہے گا تو وہ اس کے نامۂ اعمال میں نور ہوگا، اور اس کا جسم اور روح موت کے وقت اس سے سکون پائیں گے''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے جانتا ہوں، یہ وہی کلمہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو سکھانا چاہا تھا، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ نجات دینے والی کسی چیز کے متعلق جانتے تو اس کا حکم فرماتے۔ ابن حبان نے اس کی مخالفت کی ہے اور ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے، اور جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ حدیث سنی وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، اور وہ صحابیہ ہیں۔

۱۱۲۸۷ سعدیٰ بنت کرز

بن ربیعہ بن عبد شمس عبشمیہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو امیر المومنین ہیں، ان کی خالہ ہیں۔ ابوسعد نیشاپوری نے کتاب شرف المصطفیٰ میں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے طریق سے جو دیباج کے لقب سے مشہور ہیں، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اسلام لانے کا سبب یہ بنا وہ فرماتے ہیں: میں کعبہ کے صحن میں بیٹھا تھا جب ہم آئے اور ہم سے کہا گیا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی بیٹی رقیہ کا نکاح عتبہ بن ابولہب سے کیا ہے۔ وہ بہت حسن و جمال والی تھیں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عورتوں کے بارے میں مشہور تھے، خود بھی وہ حسین و جمیل تھے، سفید رنگت والے اور زرد رنگ کی مونچھیں تھیں، گھنگھریالے بال اور کانوں سے نیچے لٹکتی زلفیں، مضبوط پنڈلیاں، لمبے بازو، خوبصورت اٹھتی ناک والے تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے یہ سنا تو میرے دل میں حسرت پیدا ہوئی کہ میں نے اس معاملے میں سبقت کیوں نہ کی، پھر میں اپنے گھر ہی پہنچا تھا، میں نے دیکھا کہ میری خالہ میرے گھر والوں کے ساتھ بیٹھی ہیں، فرماتے ہیں: ان کی والدہ اُروی بنت کریز ہیں، اور ان کی والدہ بیضاء بنت عبدالمطلب ہیں۔ اور وہ خالہ اُن کے گھر والوں کے پاس تھیں، سُعدیٰ بنت کرز ہیں، وہ جادو منتر اور اپنی قوم کے لیے کہانت کا کام کرتی تھیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگیں: ''تین بار تمہیں خوشخبری اور سلامتی ہو، پھر تین مرتبہ پھر تین مرتبہ اور پھر دوسری بار تاکہ دس پورے ہو جائیں، تمہیں خیر ملی اور برائی سے بچائے گئے۔ اللہ کی قسم! نئی نویلی جوان عورت سے نکاح کیا، تم بھی کنوارے تھے اور تمہیں کنواری ہی ملی''۔

فرماتے ہیں: مجھے ان کی بات سے تعجب ہوا، اور میں نے کہا: اے خالہ! تم کیا کہہ رہی ہو؟ انہوں نے کہا: ''عثمان! اے عثمان! اے عثمان! تیرے لیے جمال اور شان ہے، یہ نبی جن کے پاس برہان (دلائل) ہے، اللہ نے انہیں حق دین دے کر بھیجا ہے، ان کے پاس تنزیل اور برہان آئے، ان کی پیروی کرو، بتوں کی گندگی تمہارے ساتھ نہ چمٹے''۔

فرماتی ہیں: بے شک محمد بن عبداللہ، اللہ کے رسول ہیں۔ ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے، وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔ ان کا چراغ ہی چراغ ہے، اور ان کی بات درست، ان کا دین فلاح والا اور ان کے حکم میں نجات

ہے، ان سے ٹکرانے والا سینگ ٹوٹنے والا ہے، زمین ان کے لیے تابع ہوگئی، چیخ و پکار کا کوئی فائدہ نہیں اگرچہ تیر گریں اور تلواریں نکلیں اور نیزے پھینکے جائیں''۔

پھر وہ واپس چلی گئیں، اور ان کی باتیں میرے دل پر نقش ہوگئیں، اور میں اس کے بارے میں غور وفکر کرتا رہا، میرا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اٹھنا بیٹھنا تھا، میں ان کے پاس دو دنوں کے بعد آیا، اور ان کی مجلس میں بیٹھا اس وقت ان کے پاس کوئی نہ تھا، میں ان کے اور قریب ہوگیا تو انہوں نے میری پریشانی بھانپ لی اور مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا، وہ نرم دل انسان تھے، میں نے جو کچھ اپنی خالہ سے سنا تھا انہیں بتایا، انہوں نے مجھ سے کہا: واہ رے عثمان! اللہ کی قسم! تم عقلمند انسان ہو تم پر باطل کے مقابلہ میں حق مخفی نہیں۔ دیکھو! یہ بت جن کی تیری قوم عبادت کرتی ہے، کیا بہرے پتھر نہیں جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں، نہ نقصان دیتے ہیں نہ نفع دیتے ہیں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! اسی طرح ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تیری خالہ نے سچ کہا، یہ محمد بن عبداللہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام مخلوق کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا تم ان کے پاس آؤ گے اور ان کی بات سنو گے، میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کی قسم! جلد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ان کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اٹھائے ہوئے تھے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو کھڑے ہوئے اور ان کے کان میں چپکے سے کوئی بات کہی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیٹھ گئے، پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے عثمان! اللہ تعالیٰ کی جنت قبول کرو۔

میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور تمام مخلوق کی طرف بھی، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے اپنے آپ پر قابو نہ رہا، جب میں نے ان کی بات سنی تو اسلام لے آیا، میں نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ میرا نکاح حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا، انہیں جب کوئی دیکھتا تو کہتا، بہترین جوڑا رقیہ اور ان کے خاوند عثمان ہیں، اور ان کے اسلام لانے کے بارے میں ان کی خالہ سعدی کہتی ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو چن لیا گیا ہے اپنے حکم سے ہدایت دے دی''۔

اللہ نے اسے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ ہی حق کا راستہ دکھاتا ہے۔ اس نے درست رائے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا۔ اروی کا بیٹا حق سے نہیں روکا جاتا۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا، جس سے وہ اس بدر کی طرح ہوگیا جو آسمان میں سورج سے جاملا ہو، اے ہاشمی کے بیٹے! تجھ پر میری روح فدا ہو۔

۱۱۲۸۸ سعدی ❁

بے نسبت۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: عبدالواحد بن زیاد نے بحوالہ ابوبکر بن عبداللہ، انہوں نے اپنی دادی سعدی یا اسماء سے حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''حج کرو اور جہاں تم رکی تھیں وہیں سے حلال ہونے کی شرط باندھو''۔ ❁

طبرانی ❁ نے عبدالواحد کے طریق سے اسے موصولاً ذکر کیا ہے۔

❁ تجرید (۲/۲۷۶) ❁ ابن ماجہ (۲۹۳۶) جامع المسانید والسنن (۱۵/۵۲۲) ❁ المعجم الکبیر (۲۴/۷۷۳)

۱۱۲۸۹ سعیدہ بنت بشر [1]

بن عبید انصاریہ، ابن سعد [2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۹۰ سعیدہ بنت رفاعہ [3]

بن عمرو بن عبید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ، ابن حبان نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۹۱ سعیدہ بنت عبد عمرو [4]

بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن النجار انصاریہ خزرجیہ، ابوالیسر کعب بن عمرو بن عبادہ بن عمرو بن سواد بن غنم کی زوجہ ہے۔

ابن سعد [5] فرماتے ہیں: ان سے کعب بن عمرو نے نکاح کیا، ان کے بعد کعب بن زید بن قیس بن مالک نے نکاح کیا، جس سے عبداللہ اور جمیلہ پیدا ہوئے، وہ نعمان اور ضحاک کی سگی بہن ہیں جو عبد عمرو کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ام الریاح ہے۔ ان کی والدہ سمیرا بنت قیس بن کعب بن عبداشہل، ان کی دادی مضبوطہ تصغیر کے ساتھ ہے۔

۱۱۲۹۲ سعیدہ [6]

بے نسبت۔ ابوصیفی راہب کی زوجہ ہیں، انصار میں سے تھیں، ابوصیفی اپنے اہل مدینہ پر غصے کی حالت میں مدینہ سے نکلے کہ وہ اسلام میں داخل ہوئے تھے تو مکہ میں کچھ عرصہ ٹھہرے، اسی اثناء میں ان کی بیوی سُعیدہ نے صلح کے ایام میں مدینہ کی طرف ہجرت کی، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ انہیں مکہ والوں کی طرف لوٹا دیا جائے گا جیسا کہ ان کی شرط ہے کہ ان میں سے کوئی آئے تو اسے لوٹا دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شرط عورتوں کے علاوہ مردوں کے بارے میں ہے''۔ تو اللہ تعالیٰ نے امتحان کی آیت فرمائی: ''ان سے امتحان لو''۔ [7] حضرت مقاتل بن حیان نے اپنی تفسیر میں اس کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے اسے نقل کیا ہے۔

۱۱۲۹۳ سُعیرہ [8]

تصغیر کے ساتھ ہے، مستغفری نے اسے لکھا ہے اور عطاء خراسانی کے طریق سے، بحوالہ عطاء بن ابورباح، انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے ایک خاتون نہ دکھاؤں؟ تو انہوں نے ایک حبشی خاتون دکھائیں، فرمایا: یہ سُعیرہ اسدیہ ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ساتھ یہ بیماری ہے، ان کی مراد ہوا تھی، اللہ سے دعا کریں کہ مجھے اس بیماری سے شفا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا

---

[1] تجرید (۲۷۶/۲) [2] الطبقات الکبری (۲۵٤/۸) [3] اسد الغابۃ (٥٩٨٥) تجرید (۲۷٦/۲)

[4] تجرید (۲۷٦/۲) [5] الطبقات الکبری (۳۲۰/۸) [6] اسد الغابۃ (٦٩٨٦) تجرید (۲۷٦/۲)

[7] سورۃ الممتحنۃ الآیۃ (۱۰) [8] اسد الغابۃ (٦٩٨٧) تجرید (۲۷٦/۲)

کروں اور اللہ تمہیں عافیت دے گا، اور تمہاری نیکیاں اور برائیاں برقرار رکھے گا۔ اور اگر تم چاہو تو صبر کرو تمہارے لیے جنت ہے"۔
انہوں نے صبر اور جنت کو پسند کر لیا۔

ابوموسیٰ نے مستغفری کے طریق سے ان کا قصہ نقل کیا ہے، پھر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کی روایت سے بحوالہ مقدامہ بن داؤد، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے بشر بن میمون سے، انہوں نے عطاء خراسانی سے اسے روایت کیا ہے، بشر فرماتے ہیں: یہ آیت سُعیرہ کے بارے میں نازل ہوئی: "تم لوگ اس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے سوت کاتنے کے بعد اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا"۔ ❶

وہ اون، بال اور کھجور کے درخت کی چھال جمع کیا کرتی تھیں، جسے کات کر بڑا گولہ بناتی تھیں، جب اس کا اٹھانا دشوار ہو جاتا تو اسے توڑ دیتی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا فرمایا: اے قریش کی جماعت! سعیرہ کی طرح نہ ہونا، کہ کہیں اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد توڑ ڈالو، پھر ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس سند کی ذمہ داری سے برأت کا اعلان کرتا ہوں، مستغفری نے اپنی کتاب میں فرمایا: شعیرہ شین کے ساتھ ہے، اور صحیح سین ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے شین اور قاف کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی یہ حدیث زید بن ابوزید کے طریق سے بحوالہ بشر بن میمون مروی ہے، ابونعیم نے اس کی پیروی کی ہے۔

۱۱۲۹۴ سفّانہ بنت حاتم الطائی ❷

ان کے بھائی عدی بن حاتم کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، محمد بن اسحاق ❸ نے مغازی میں ان کا ذکر کیا ہے۔
رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو طی کے قیدیوں میں حاتم کی بیٹی ملیں، وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے، تو وہ مسجد کے دروازے کے پاس ایک مقام میں ٹھہرا دی گئیں، وہ بھاری بھرکم جسم والی تھیں، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو وہ آپ ﷺ کی طرف لپک کر بولیں: یا رسول اللہ! میرے والد فوت ہو گئے اور نگہبان غائب ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا نگہبان کون ہے؟ انہوں نے کہا: عدی بن حاتم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے بھاگنے والا" اور چلے گئے یہاں تک کہ تین دِن گزر گئے۔ فرماتی ہیں: ایک آدمی نے جو ان کے پیچھے تھا مجھے مشورہ دیا کہ اٹھ کر ان سے بات کرو، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! والد فوت ہو گئے اور نگہبان غائب ہو گیا، مجھ پر احسان کیجئے، اللہ آپ پر احسان کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تم پہ احسان کر دیا، تم جلدی نہ کرو یہاں تک کہ تم ایسے قابل اعتماد شخص کو پاؤ جو تمہیں تمہارے ملک پہنچا دے، پھر مجھے اطلاع کر دینا"۔ میں نے اپنی طرف اشارہ کرنے والے شخص کے بارے میں پوچھا، تو کسی نے کہا: علی بن ابوطالب ہیں۔
بلی کا ایک قافلہ آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگی: میری قوم میں سے ایک جماعت آئی ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کپڑے دیئے اور سواری دی اور خرچ عطا کیا۔ وہاں سے روانہ ہو کر اپنے بھائی کے پاس آ گئی، اس نے

---

❶ سورة النحل الآية (٩٢) ❷ اسد الغابة (٦٩٨٨) تجريد (٢/٢٧٦)
❸ السيرة النبوية (١٧٢/٤)

کہا: اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ اس سے تمہیں ملنا چاہیے۔

ابن اثیر [۱] فرماتے ہیں: یونس نے اسی طرح روایت کیا ہے اور سفانہ کا نام نہیں لیا، دوسرے راویوں نے ان کا نام لیا ہے، اور عبدالعزیز بن ابی روّاد نے اسی طرح روایت کیا ہے، اس میں یہ اضافہ ہے: وہ اسلام لائیں اور ان کا اسلام سنور گیا۔ ابونعیم نے اسے اپنے طریق سے نقل کیا ہے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصے کو نقل کیا ہے اور ان کا نام لیا ہے۔ خرائطی نے مکارم اخلاق میں حدیث علی بن ابوطالب سے اسے نقل کیا ہے، اس کا سیاق زیادہ مکمل ہے۔

۱۱۲۹۵ سکینہ بنت ابی وقاص الزہری [۲]

سعد کی بہن ہیں، ابوعروبہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اور فاکہی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مکہ میں ہاشم بن ہاشم کے طریق سے بحوالہ ام الحکم سکینہ بنت ابووقاص اسے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا ذکر کیا، میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارا جہاد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا جہاد حج ہے“۔ [۳]

۱۱۲۹۶ سکینہ [۳]

بے نسبت۔ ان سے ان کے مولا ابوصالح نے روایت کی ہے۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: ان کی حدیث سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حکم بن یعلی سے، انہوں نے کامل ابوالعلاء سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی ہے، ابونعیم نے اس سند کو موصولاً نقل کیا ہے، اور متن بھی بیان نہیں کیا۔

۱۱۲۹۷ سلاف الأنصاریہ

براء بن معرور کی والدہ ہیں۔ زبیر بن بکار کی کتاب ”اخبارِ مدینہ“ میں ان کا ذکر ہے، جو محمد بن حسن مخزومی کی روایت سے، عبدالعزیز بن محمد سے، بحوالہ یحییٰ بن عبداللہ بن ابوقتادہ انہوں نے اپنے شیوخ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام سُلاف میں ام البراء بن معرور کے ہاں مسجد میں جسے مسجد خُرمہ کہا جاتا تھا، نماز کے بعد تشریف لاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کئی نمازیں ادا فرمائیں۔

۱۱۲۹۸ سلافہ بنت البراء

بن معرور انصاریہ، ابوقتادہ بن ربعی کی زوجہ ہیں، بعض کا قول ہے: ام بشر بن براء ہیں۔

۱۱۲۹۹ سلافہ بنت سعد الانصاریہ [۳]

عثمان بن طلحہ کی والدہ ہیں، واقدی کے مغازی میں فتح مکہ میں ان کا ذکر ہے۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم سے معاذ

---

[۱] اسد الغابة (۳۰۸/۵) [۲] اسد الغابة (۶۹۸۹) تجرید (۲۷۶/۲)

[۲] جامع المسانيد والسنن (۵۲٤/۱۵) [۳] اسد الغابة (۶۹۹۰) تجرید (۲۷۶/۲)

[۳] تجرید (۲۷۶/۲)

بن محمد نے بحوالہ عاصم بن عمر، انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے نبی کریم ﷺ سے فتح مکہ کے دِن مکہ میں داخل ہونے کا قصہ ذکر کیا ہے۔ اس میں ہے: آپ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر مسجد میں بیٹھ گئے، پھر بلال کو عثمان بن طلحہ کی طرف بھیجا کہ وہ ان سے کعبہ کی چابیاں لے آئیں، عثمان نے اپنی والدہ سُلافہ بنت سعد انصاریہ اوسیہ سے چابیاں مانگیں انہوں نے ان سے طویل جھگڑا کیا، پھر انہیں چابیاں دے دیں، وہ انہیں لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، سلافہ بعد میں اسلام لے آئیں۔

۱۱۳۰۰ سلامہ بنت الحُر الفزاریہ [1]

بعض کا قول ہے: الازدیہ، بعض نے کہا: جعفیہ۔ ابن سعد [2] اور ابن ابو عاصم [3] نے ام غراب مولاۃ بنو فزارہ کے طریق سے بحوالہ ان کی مولاۃ عقیلہ انہوں نے سلامہ بنت حُر جو خرشہ بن حُر کی زوجہ ہیں، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ ایک گھڑی کھڑے رہیں گے، انہیں نماز پڑھانے کے لیے امام نہیں ملے گا''۔

ابو عمر [4] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی احادیث اہل کوفہ کی خواتین سے مروی ہیں، ان میں سے یہ بھی ہے، ان میں ایک یہ ہے کہ ثقیف میں ایک خون ریزی کرنے والا اور ایک جھوٹا ہوگا۔ ایک حدیث ام داؤد راسبیہ کی ہے، فرماتی ہیں: میں نے سلامہ بنت حُر جو خَرَشہ بن حر کی بہن ہیں، فرماتے ہوئے سنا...... پھر وہ حدیث ذکر کی جو سلامہ ضبیہ کے بارے میں ہے، جب خرشہ کی بہن نے وضاحت کی کہ وہ فزاریہ ہیں۔

۱۱۳۰۱ سلامہ بنت سعید [5]

بن شہید، بنو عمرو بن عوف سے ہیں، ابن حبان نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۰۲ سلامہ بنت مسعود [6]

بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ، حویصہ اور محیصہ کی بہن ہیں۔ ابن سعد [7] نے آپ ﷺ سے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے اور فرماتے ہیں: ان کی والدہ ادام بنت جموح ہیں، ان سے مرشدہ بن غنم بن مالک بن جویریہ بن حارثہ نے نکاح کیا۔

۱۱۳۰۳ سلامہ بنت معقل [8]

جو الخزاعیہ ہیں معاہدے کی وجہ سے، بعض کا قول ہے: قیسیہ ہیں۔ بعض نے کہا: وہ انصاریہ ہیں، ان سے محمد بن اسحاق نے بحوالہ خطاب بن صالح، انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کیا، فرماتی ہیں: مجھ سے سلامہ بنت مَعْقِل نے جو خارجہ قیس بن عیلان کی

---

[1] اسد الغابۃ (۶۹۹۲) تجرید (۲/۲۷۶)
[2] الطبقات الکبریٰ (۸/۲۶۶)
[3] الآحاد والمثانی (۶/۱۸۸)
[4] الاستیعاب (۴/۱۸۶۰)
[5] اسد الغابۃ (۶۹۹۳) تجرید (۲/۲۷۷)
[6] تجرید (۲/۲۷۷)
[7] الطبقات الکبریٰ (۸/۲۴۴)
[8] اسد الغابۃ (۶۹۹۵) الاستیعاب (۳۴۲۶) تجرید (۲/۲۷۷)

زوجہ ہیں، بیان کیا فرماتی ہیں: جاہلیت میں میرا چچا مجھے ساتھ لایا اور حباب بن عمر کے ہاتھوں بیچ دیا..... (الحدیث) [1] حاء مہملہ میں حباب بن عمرو کے سوانح میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

میں کہتا ہوں: تاریخ بخاری میں ان کے والد کے نام لکھنے میں اختلاف منقول ہے کہ آیا وہ عین اور قاف کے ساتھ ہے یا غین اور ف کے ساتھ ہے؟ یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے کہ غین کے ساتھ ہے، اور محمد بن سلمہ اور یونس بن بکیر سے مروی ہے کہ عین کے ساتھ ہے، خارجہ کا نام جن کی طرف یہ خاتون منسوب ہیں یہ ہے: عوف بن بکر بن یشکر بن عدنان بن حارث بن عمرو بن قیس بن غیلان، اور ام خارجہ وہ ہیں جن کی مثال بیان کی جاتی تھی، کہا جاتا: ام خارجہ کے نکاح سے زیادہ سریع، انہوں نے چالیس سے زائد آدمیوں سے نکاح کیا، وہ عرب کے عام قبائل میں پیدا ہوئیں، اکثر مردوں سے خلع لے لیتی تھیں، پھر کچھ عرصہ نہ گزرتا کہ وہ نکاح کر لیتیں، یہاں تک کہ کہا جانے لگا: مرد جب ان کے قریب آتا تو ان سے کہتا کہ پیام دیا ہے، تو وہ کہتیں: نکاح کیا ہے، پھر ان سے ہم آغوش ہوتا۔

۱۱۳۰۴ سلامه بنت وهب وہ ام اسید ہیں۔

۱۱۳۰۵ سلامه الضبيه [2]

ان سے ام داؤد راسبیہ نے روایت کی، عبداللہ بن داؤد مزنی اور ابو عمر [3] کے ہاں ان کی حدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے سلامہ ضبیہ کے بارے میں نقل کیا ہے اور عبداللہ بن داؤد کے طریق سے اسے بیان کیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: اسلام کے ابتدائی زمانے میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرا رہی تھی، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے سلامہ! تم کس چیز کی گواہی دیتی ہو؟'' میں نے کہا: ''میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں پھر گواہی دیتی ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں''۔ آپ ﷺ مسکرائے، اللہ کی قسم! آپ ﷺ ہنسے۔ [4] ابو نعیم نے یقین کیا ہے کہ وہ سلامہ بنت حُر ہیں اور یہ کہ بنو ضبّہ، بنو فزارہ سے ہیں۔

۱۱۳۰۶ سلمى بنت أسلم [5]

بن حریش بن عدی بن مجدعہ انصاریہ، سلمہ بن اسلم بن حریش کی بہن ہیں، ان کی کنیت ام عبداللہ ہے، ان سے نہیک بن راساف نے نکاح کیا، ابن سعد فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کا نکاح نہیک بن راساف بن عدی انصاری اوسی سے ہوا۔

۱۱۳۰۷ سلمى بنت حمزه [6]

بن عبدالمطلب، ان سے تمام نے وہ قتادہ سے اور وہ ان سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا مولا وفات پا گیا، اور اس نے

---

[1] اسد الغابة (٣١٠/٥) [2] اسد الغابة (٦٩٩٤) الاستيعاب (٣٤٢٧) تجريد (٢٧٧/٢) [3] الاستيعاب (١٨٦١/٤)

[4] الآحاد والمثانى (٢٤٤/٦) معرفة الصحابة (٣٥٤/٢) المعجم الكبير (٧٨١/٢٤) مجمع الزوائد (٢٦٤/٩)

جامع المسانيد والسنن (٥٥١/١٥) [5] تجريد (٢٧٧/٢) [6] اسد الغابة (٦٩٩٨) تجريد (٢٧٧/٢)

ایک بیٹی چھوڑی، نبی کریم ﷺ نے ان کی بیٹی کو نصف کا، اور نصف مال کا وارث یعلیٰ کو بنایا اور وہ ابن سلمٰی ہیں، جیسا کہ احمد [1] نے مسند میں نقل کیا ہے۔ اسی طرح جریر بن حازم نے عبداللہ بن شداد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بنت حمزہ نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں غلام آزاد کیا، اور وہ مال چھوڑ گیا، تو نبی کریم ﷺ نے میت کی بیٹی کو نصف اور حمزہ کی بیٹی کو نصف وارث بنایا۔ سلمٰی بنت عُمیس کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۳۰۸ سلمٰی بنت حفصہ

مثنیٰ بن حارثہ شیبانی جو عراق کی فتوحات کا مشہور شہسوار ہے ان کی زوجہ ہیں، مثنیٰ کی وفات کے بعد ان سے سعد بن ابو وقاص نے نکاح کیا، وہ قادسیہ وغیرہ کی لڑائیوں میں ان کے ساتھ شریک تھیں، اتفاق سے ان کے جسم میں کوئی ایسا پھوڑا نکلا جس کی وجہ سے سوار نہیں ہو سکتے تھے، ایک دِن لڑائی سخت تھی، سلمٰی نے محل سے جھانکا اور کہا: ہائے مثنیٰ، آج کے دِن دوست کے لیے مثنیٰ نہیں، انہیں سعد نے طمانچہ مارا اور کہا: مثنیٰ کہاں ہے؟ کہنے لگیں: کیا غیرت اور بزدلی آپ کو مانع ہے؟ حضرت سعد نے فرمایا: مجھے کوئی نہیں کہے گا جب تم نے میرا عذر قبول نہیں کیا، تم دیکھ رہی ہو میری جو حالت ہے۔

ابو محجن ثقفی کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، جب انہیں آزاد کیا پھر فارسیوں کی شکست کے بعد واپس لوٹے، اور قید سے لوٹنے کے بعد ان سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کیا، ان کے خاوند صحابی تھے، جیسا کہ ابو محجن کے حالات میں گزر چکا ہے، اور احتمال ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ان کے ساتھ ہجرت نہ کی ہو، میں نے اس احتمال کی وجہ سے ان کا ذکر قسم ثالث میں پھر ان کا ذکر ہے۔

۱۱۳۰۹ سلمٰی بنت ابی ذؤیب [2]

سعدیہ، حلیمہ جو نبی کریم ﷺ کو دودھ پلانے والی تھیں، ان کی بہن ہیں۔ بعض کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، آپ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر بچھا دی، اور انہیں کہا: ''اے میری ماں! خوش آمدید''۔ ابو موسیٰ نے ذیل میں مستغفری کے حوالے سے بغیر سند سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۱۰ سلمٰی بنت ابی رُہم

قرشیہ، تیمیہ۔ بعض کا قول ہے: یہ ام مسطح کا نام ہے۔ کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۳۱۱ سلمٰی بنت زید [3]

بن تیم بن امیہ بن بیاضہ بن خفاف بن سعد بن مرہ بن مالک بن اوس انصاریہ، جعادرہ سے ہیں، بنو عبدالاشہل میں ان کا شمار ہے۔ ابن سعد [4] فرماتے ہیں: ان سے عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد خزرجی نے نکاح کیا، سلمٰی اسلام لائیں اور بیعت کی۔

---

[1] مسند احمد (٤٠٥/٦) [2] اسد الغابة (٦٩٩٩) تجريد (٢٧٧/٢)

[3] اسد الغابة (٧٠٠١) تجريد (٢٧٧/٢) [4] الطبقات الكبرىٰ (٢٦٠/٨)

۱۱۳۱۲ سلمٰی بنت صخر التمیمیه [۱]

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، ان کی کنیت ام الخیر ہے۔ کنیتوں میں ان کے سوانح آئیں گے، وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔

۱۱۳۱۳ سلمٰی بنت عمرو [۲]

بن جیش بن لوذان بن عبدود، منذر بن عبدالانصاری ساعدی کی بہن ہیں۔ ابن اثیر [۳] نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور تذکرہ نگاروں میں سے کسی کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۱۱۳۱۴ سلمٰی بنت عُمَیس الخثعمیه [۴]

اسماء کی بہن ہیں، ان کی بہن کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، یہ ان اخوت میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن نہیں"۔ [۵]

یہ ابن عبدالبر [۶] کا قول ہے، فرماتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں، ان سے امۃ اللہ بنت حمزہ پیدا ہوئیں پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کے بعد شداد بن ہادلیثی سے نکاح ہوا، جس سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ بعض کا قول ہے: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ اسماء بنت عمیس ہیں، ان کے بعد شداد نے ان سے شادی کی، اور پہلا قول صحیح ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے عبداللہ بن مبارک کے طریق سے، جریر بن حازم سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابویعقوب اور ابوفزارہ دونوں سے، انہوں نے عبداللہ بن شداد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی میری ماں شریک بہن تھی اور ہماری والدہ سلمٰی بنت عمیس تھیں۔

صحیحین میں حدیث براء سے بنت حمزہ کے قصے میں منقول ہے: جب ان کے بارے میں حضرت علی، جعفر، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم میں بحث ہوئی تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کا زیادہ حقدار ہوں، ان کی خالہ میری زوجہ ہیں۔

ابن سعد [۷] فرماتے ہیں: ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، وہ اپنی بہن اسماء کے ساتھ اسلام کے ابتدائی زمانے میں اسلام لے آئیں، ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی عمارہ پیدا ہوئیں، یہ وہی ہیں جن کی پرورش کے بارے میں حضرت علی، جعفر، زید بن حارثہ کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔ سلمٰی نے حمزہ سے طلاق لے لی، پھر ان سے حضرت شداد نے نکاح کیا جس سے عبداللہ پیدا ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ فرمایا، اور کہا: "خالہ ماں کے درجے میں ہے"۔ [۸] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جعفر کی زوجہ تھیں، یہ متعین ہوگیا کہ ان کی والدہ سلمٰی ہیں۔

ابن اثیر [۹] نے اس شخص کی تردید میں پوری کوشش کی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔

---

[۱] اسد الغابۃ (۷۰۰۲) تجرید (۲۷۸/۲) [۲] اسد الغابۃ (۷۰۰۳) تجرید (۲۷۸/۲)
[۳] اسد الغابۃ (۳۲۱/۵) [۴] اسد الغابۃ (۷۰۰٤) الاستیعاب (۳٤۲۸) تجرید (۲۷۸/۲)
[۵] المعجم الکبیر (۷٦۷/۲٤) [۶] الاستیعاب (۱۸٦۱/٤) [۷] الطبقات الکبرٰی (۲۰۹/۸)
[۸] بخاری (۲٦۹۹) ابوداود (۲۲۸۰) (۲۲۷۸) [۹] اسد الغابۃ (۳۱۲/۵)

۱۱۳۱۵ سلمیٰ بنت قیس [1]

بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ نجاریہ، ان کی کنیت ام منذر ہے، وہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں، وہ سلیط بن قیس کی بہن ہیں، ابن اسحاق [2] نے مغازی میں نقل کیا ہے: مجھ سے سلیط بن ایوب بن حکم نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے اپنی دادی سلمیٰ بنت قیس، جو ام منذر ہیں، اور نبی کریم ﷺ کی خالاؤں میں سے ہیں، نقل کیا ہے، انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی، فرماتی ہیں: میں نے بیعت کرنے والی خواتین کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے بیعت کی اس بات پر کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ (الحدیث) اس میں ہے: اور ہم اپنے خاوندوں کو دھوکہ نہ دیں گی ہم نے اس پر آپ ﷺ سے بیعت کی، جب ہم لوٹے تو میں نے اپنے ساتھ ایک عورت سے کہا: واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے سوال کرو: اپنے شوہروں کو دھوکہ دینا کیا ہے؟ اس نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اس کا مال لے اور کسی اور کو دے''۔ [3]

ابن سعد نے یعلی اور محمد سے جو عبید کے بیٹے ہیں بحوالہ ابن اسحاق، انہوں نے انصار کے ایک شخص سے، انہوں نے اپنی والدہ سلمیٰ بنت قیس سے نقل کیا ہے.....اور اس کے آخر میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یعنی تحابین یا تہادین یعنی کسی اور مرد کو ہدیہ یا تحفہ دو''۔

ابن مندہ نے عالی سند سے یونس بن بکیر سے، بحوالہ ابن اسحاق اور ابونعیم دوسری سند سے بحوالہ ابن اسحاق اسے نقل کیا ہے۔
ابن مندہ نے ان کے سوانح میں ایوب حکم کے طریق سے، انہوں نے اپنی دادی سلمیٰ سے ایک حدیث نقل کی ہے۔ اور وہ وہم ہے، کیونکہ سلمیٰ جو ایوب کی دادی ہیں وہ ام رافع ہیں اور ابو رافع کی زوجہ ہیں، ان کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۱۳۱۶ سلمیٰ بنت مالک

بن حذیفہ بن بدر فزاریہ، قرفہ صغریٰ کی والدہ ہیں۔ عیینہ بن حصن کی چچا زاد ہیں، اپنی دادی ام قرفہ کبریٰ سے عزت و شرف میں مشابہ تھیں، جن کو زید بن حارثہ نے اس وقت قتل کر دیا تھا جب بنو فزارہ قیدی بنائے گئے تو سلمیٰ قیدیوں میں شامل تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آزاد کر دیا، نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو وہ آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایک اوہاب کے کتوں کو بھونکنے پر مجبور کرے گی''۔ وہ کہنے لگے: ام قرفہ کے گھر میں پچاس آدمیوں کی پچاس تلواریں لٹکی ہوئی تھیں، وہ سب ان کے محرم تھے، مجھے معلوم نہیں، وہ یہی ہیں یا قرفہ کبریٰ کی والدہ ہیں۔

۱۱۳۱۷ سلمیٰ بنت محرز

بن عامر انصاریہ، بنو عدی بن نجار سے ہیں، ابن حبیب نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں ان کا نام لیا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٧٠٠٥) الاستيعاب (٣٤٢٩) تجريد (٢٧٨/٢) [2] السيرة النبوية (١٩٢/٣)
[3] مسند احمد (٣٧٩/٦ ، ٣٨٠) المعجم الكبير (٣٥١/٢٤) مجمع الزوائد (٣١١/٤)
جامع المسانيد والسنن (٥٢٦/١٥، ٥٢٧)

۱۱۳۱۸ سلمٰی بنت نصر المحاربیه ❶

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، ❷ بعض نے کہا: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ پھر محمد بن اسحاق کے طریق سے، عاصم بن عمر سے، بحوالہ سلمٰی بنت نصر محاربیہ حدیث بیان کی، فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ولد زنا کے آزاد کرنے کے بارے میں سوال کیا، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے آزاد کردو۔

۱۱۳۱۹ سلمٰی بنت یعار ❸

ی کے ساتھ ہے۔ بعض کا قول ہے ت اور عین کے ساتھ ہے، اور تبیۃ کی بہن ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن اثیر اور بیض نے ان کا ذکر کیا ہے، اور تجرید میں فرمایا: ان کے حالات معلوم نہیں، یہ درست نہیں وہ معروف ہیں، سالم مولیٰ ابوحذیفہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے انہیں آزاد کیا یا ان کی بہن ثبیتہ نے آزاد کیا۔

۱۱۳۲۰ سلمٰی الأنصاریه ❹

بے نسبت۔ محمد بن اسحاق نے ان کی حدیث انصار کے ایک آدمی سے، انہوں نے اپنی والدہ سلمٰی سے نقل کی، فرماتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تا کہ انصار کی عورتوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جو عہد لیا، اس میں یہ بھی تھا کہ ہم اپنے خاوندوں کو دھوکہ نہ دیں۔ ❺

ابن مندہ نے ابن اسحاق کے طریق سے اس کا ذکر کیا ہے، اور یہ جواز پیش کیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ یہ وہی بنت قیس ہوں جن کا ابھی ذکر گزرا ہے، کیونکہ حدیث ایک ہے، لیکن بنت قیس کے سوانح میں راوی سلیط بن ایوب ہیں، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنی دادی سے حدیث نقل کی۔ اور یہاں انصار کا ایک آدمی ہے جس نے اپنی والدہ سے حدیث نقل کی ہے۔

۱۱۳۲۱ سلمٰی الأودیه ❻

اہل کوفہ کے ہاں ان کی حدیث ہے، ابوعمر ❼ نے اسے مختصر ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۲۲ سلمٰی أم رافع ❽

ابورافع کی زوجہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے، بعض کا قول ہے: وہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کی مولاۃ ہیں، ان کے بارے میں یہ بھی منقول ہے کہ وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ اور خادمہ تھیں، میں نے ابویعقوب بختری کی تحریر سے، ان کے

---

❶ اسد الغابة (۷۰۰۸) تجرید (۲۷۸/۲) ❷ المعجم الكبير (۳۰۲/۲٤)
❸ اسد الغابة (۷۰۰۹) تجرید (۲۷۸/۲) ❹ اسد الغابة (٦٩٩٦) تجرید (۲۷۷/۲)
❺ مسند احمد (٤۲۲/٦) (۳۷۹/٦، ۳۸۰) مسند ابویعلی (۷۰۷۰/۱۲) المعجم الكبير (۲٤/۱۲) الآحاد والمثانی (۱۷٦/٦) مجمع الزوائد (۳۱۱/٤)
❻ اسد الغابة (٦٩٩۷) الاستیعاب (۳٤۳۱) تجرید (۲۷۷/۲) ❼ الاستیعاب (۱۸٦۳/٤)
❽ اسد الغابة (۷۰۰۰) تجرید (۲۷۷/۲) (۲۷۸/۲)

ایک ادبی مجموعہ میں پڑھا، وہ خاتون جنہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جب وہ شکار سے لوٹے کہا: اگر آپ ابوجہل کا اپنے بھتیجے کے ساتھ کیا گیا رویہ دیکھ لیتے تو آپ سے برداشت نہ ہوتا۔ یہاں تک کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نہایت غصے میں ابوجہل کے پاس گئے اور اس کے سر میں کمان ماری، یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب بنا۔

یہ وہی سلمیٰ مولاۃ صفیہ بنت عبدالمطلب تھیں، اور ترمذی [1] میں فائد مولیٰ ابورافع کے طریق سے، علی بن عبیداللہ بن ابورافع سے بحوالہ ان کی دادی منقول ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ فرماتی ہیں: جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پھوڑا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے کہ اس پر مہندی رکھوں۔ مسند میں ابن اسحاق کے طریق سے، ہشام بن عروہ سے بحوالہ ان کے والد، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: سلمیٰ زوجہ ابورافع جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی ہیں، ابورافع کی شکایت کرنے آئیں اور کہنے لگیں: وہ مجھے مارتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''تمہیں کیا مسئلہ ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے ایذا دیتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے سلمیٰ کیسے تو نے ایذا دی؟'' کہنے لگیں: میں نے انہیں کسی شے سے ایذا نہیں دی، لیکن باوجود بے وضو ہونے کے وہ نماز پڑھتے رہے، میں نے کہہ دیا: اے ابورافع! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب ان میں سے کوئی بے وضو ہو تو وضو کر لیا کرے، وہ کھڑے ہوئے اور مجھے مارنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس کر بولے: ''اے ابورافع! وہ تمہیں بھلائی کا حکم دیتی ہے''۔ [2]

ابن مندہ نے لیث کے طریق سے بحوالہ زید بن اسلم، انہوں نے عبیداللہ بن وہب سے، انہوں ام رافع سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتائیں کس چیز سے میں اپنی نماز شروع کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑی ہو تو آہستہ آواز میں تکبیر کہو.....''۔ (الحدیث)

اسے عطاف بن خالد نے زید سے، انہوں نے ام رافع نقل کیا ہے اور زید اور ام رافع کے درمیان کسی اور کا ذکر نہیں کیا۔

۱۱۳۲۳ سلمی [3]

ام مسطح، حدیث افک میں ان کا ذکر مشہور ہے، وہ اپنے نام سے زیادہ کنیت سے معروف ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۳۲۴ سلمیٰ

بے نسبت۔ حکیم بن امیہ بن اوقص سلمی کی مولاۃ ہیں، ہشام بن کلبی نے کتاب المثالب میں ذکر کیا ہے کہ سلمہ بن امیہ بن خلف نے ان سے استمتاع کیا اس سے اولاد ہوئی انہوں نے انکار کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے متعہ سے منع کیا۔

۱۱۳۲۵ سلمی [4]

بے نسبت۔ محمد بن عقبہ کی روایت میں ان کا ذکر ہے، بحوالہ وہب بن عبداللہ بن کعب، انہوں نے سلمی سے نقل کیا، فرماتی

---

[1] ترمذی (۲۰۵٤) [2] مسند احمد (۲۷۲/٦) المعجم الکبیر (۷٦۵/۲٤) مجمع الزوائد (۲٤۳/۱) مسند بزار (۲۸۰)

[3] اسد الغابة (۷۰۰۷) تجرید (۲۷۸/۲) [4] اسد الغابة (۷۰۱۱) تجرید (۲۷۸/۲)

ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے چار ہزار انبیاء بھیجے....'' [1] طویل حدیث ہے جسے ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۲۶ سلمٰی [2]

رسول اللہ ﷺ کی خادمہ ہیں، طبقات ابن سعد میں زینب بنت جحش کے سوانح میں ایک حدیث میں ان کا ذکر مذکور ہے۔ واقدی سے روایت ہے، وہ عبداللہ بن عامر اسلمی سے روایت کرتے ہیں، وہ محمد بن یحییٰ بن حبان سے نقل کرتے ہیں، پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کا طویل قصہ ذکر کیا، اس کے آخر میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طرف کون جائے گا جو انہیں خوشخبری دے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا مجھ سے نکاح کر دیا ہے''۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی خادمہ سلمٰی دوڑتی ہوئی گئیں اور انہیں یہ بتایا، انہوں نے انہیں زمین عطا کی، اور میرا خیال یہ ہے ام رافع ابورافع کی زوجہ ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۳۲۷ سلمٰی [3]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مولاۃ ہیں۔ واقدی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ ﷺ کی اولاد کی دائی تھیں۔

۱۱۳۲۸ سمراء بنت قيس الأنصاريه [4]

ابن مندہ فرماتے ہیں: ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی حدیث میں ان کا ذکر ہے، واقدی کی حدیث میں ہے، اور ابوعمر [5] فرماتے ہیں: سمیرا لتصغیر کے ساتھ ہے۔ بنت قیس انصاریہ، مدنیہ، ان سے ابوامامہ بن سہل نے روایت کی۔ ابن سعد [6] نے تصغیر کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کا نسب بیان کیا ہے، فرماتے ہیں: بنت قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار، ان سے عبدعمرو بن مسعود بن عبدالاشہل نے نکاح کیا، ان سے نعمان، ضحاک، قطبہ اور ام الرِّیاع پیدا ہوئے، وہ صحابی ہیں، ان کے بعد عمرو بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن مبذول نے ان سے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی، اس کے بعد حارث بن ثعلبہ بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار نے نکاح کیا، جس سے سلمٰی پیدا ہوئیں، یہ سب بھی صحابہ تھے۔

۱۱۳۲۹ سمراء بنت نهيك [7] قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۳۳۰ سميراء بنت قيس ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۳۳۱ سميره القرشيه

فتوحات میں ان کا ذکر ہے۔ ۲۱ھ میں ہمذان کی فتح ہوئی، لوگوں نے گھاٹی پر بھیڑ کی، وہ جھکے ہوئے پہاڑ پر سے گزرے تو قریش کے ایک آدمی نے کہا: گویا وہ سُمیرہ کے دانت کی طرح ہے، یہ مہاجرین میں سے وہ خاتون تھیں جن کا ایک دانت دوسرے دانتوں کے مقابلے میں آگے نکلا ہوا تھا، یوں اس شخص نے پہاڑ کو سمیرا کے دانت سے تشبیہ دی۔

---

[1] جامع المسانيد والسنن (۵۳۳/۱۵) [2] اسد الغابة (۷۰۰۰) تجريد (۲۷۷/۲)

[3] ان کا حوالہ گزر چکا ہے۔ [4] اسد الغابة (۷۰۱۲) تجريد (۲۷۸/۲)

[5] الاستيعاب (۱۸۶۳/٤) [6] الطبقات الكبرىٰ (۳۲۰/۸) [7] الاستيعاب (۳٤۳۳)

۱۱۳۳۲ سمیکه بنت جبار [1]

بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم انصاریہ۔ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ یہ ابن سعد [2] کا بحوالہ واقدی قول ہے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ حارث بنت مالک بن خنساء بن سنان ہیں، ان سے نعمان بن جبیر بن امیہ نے نکاح کیا۔

۱۱۳۳۳ سمیه بنت خُبّاط [3]

بعض کا قول ہے: آپ کے ساتھ ہیں، فاکہی کا قول ہے، سُمیّہ بنت خبط۔ ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم کی مولاۃ ہیں اور عمار بن یاسر کی والدہ ہیں۔ پہلے سات اسلام لانے والوں میں ساتویں تھیں۔ [4] ابوجہل انہیں ایذاء دیتا تھا، اس نے انہیں سامنے سے نیزہ مارا وہ شہید ہوگئیں، اسلام میں پہلی شہیدہ ہیں۔ [5] یاسر ابوحذیفہ کے حلیف تھے، ان سے سمیہ نے نکاح کیا، جس سے عمار پیدا ہوئے، انہوں نے انہیں آزاد کر دیا، یاسر، ان کی زوجہ اور اولاد ان لوگوں میں سے تھے، جنہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی۔

ابن اسحاق [6] مغازی میں فرماتے ہیں: مجھ سے آل عمار بن یاسر کے گھرانے کے لوگوں نے بیان کیا کہ سمیہ ام عمار کو آل بنی مغیرہ اسلام لانے کی وجہ سے ایذائیں دیتے تھے، اور وہ غیر اللہ کا انکار کرتی تھیں یہاں تک کہ انہوں نے انہیں قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ عمار ان کی والدہ اور ان کے والد کو مکہ کے تپتے صحراء میں ابطح مقام پر ایذائیں دیتے دیکھتے تھے، آپ ﷺ فرماتے: اے آل یاسر! صبر کرو، تمہارے لیے جنت کا وعدہ ہے۔

مجاہد فرماتے ہیں: سب سے پہلے مکہ میں جن سات آدمیوں نے اسلام قبول کیا، وہ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، بلال، خباب، صہیب، عمار، سمیہ رضی اللہ عنہم، رہے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تو وہ لوگ ان کی قوم کی وجہ سے رُکے رہے، اور دوسرے لوگوں کو لوہے کی زرہیں پہناتے پھر سورج کے سامنے ڈال دیتے، ابوجہل حضرت سُمیّہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور نیزے سے انہیں مارا تو وہ شہید ہوگئیں۔

ابوبکر بن ابوشیبہ نے اسے بحوالہ جریر، انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے اسے نقل کیا ہے، وہ مرسل حدیث ہے، اس کی سند صحیح ہے۔

ابوعمر [7] فرماتے ہیں، قتیبہ [8] کا قول ہے: سمیہ سے یاسر کے بعد حارث بن کلدہ کے غلام ازرق نے نکاح کیا، وہ رومی تھا، اس سے سلمہ پیدا ہوئے جو عمار کے ماں شریک بھائی تھے، اسی طرح فرمایا: وہ صریح وہم ہے کہ ازرق نے سمیہ سے شادی کی جو زیاد کی والدہ ہیں، اور سلمہ بن ازرق سمیہ کے ماں شریک بھائی ہیں، ابن قتیبہ کو اس پر اشتباہ ہوا ہے۔

---

[1] تجرید (۲۷۸/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۲۹۷/۸) [3] اسد الغابة (۷۰۱۳) تجرید (۲۷۸/۲)
[4] اسد الغابة (۳۱٤/۵) [5] مصنف ابن أبی شیبه (۷٦/۱٤) (۱٤۹/۱۲) [6] السیرة النبویة (۲۵٤/۱)
[7] الاستیعاب (۱۸٦٤/٤) [8] معارف قتیبه (۲۵٦)

ابن سعد نے صحیح سند سے بحوالہ مجاہد نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسلام میں پہلی شہادت عمار بن یاسر کی والدہ کی ہے، وہ بہت بوڑھی اور ضعیف تھیں، جب ابوجہل بدر کے دن قتل ہوا تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تیری والدہ کے قاتل کو مارا''۔

۱۱۳۳۴ سمیہ والدہ زیاد

ان سے پہلی صحابیہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، حارث بن کلدہ کی مولاۃ تھیں، قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۳۳۵ سنا [1]

بنت اسماء بن صلت سلمیہ، ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ذکر کیا ہے کہ یہ وہ ہیں جن سے نبی کریم ﷺ نے نکاح کیا، وہ رخصتی سے قبل وفات پا گئیں اور حفص بن نضر اور عبدالقاہر بن سری سلمیین سے یہ روایت کیا ہے، اور فرماتے ہیں: عبداللہ بن خازم کی پھوپھی ہیں۔ ابن اسماء بن الصلت جو خراسان کے اسیر ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن ابوخیثمہ نے ابوعبیدہ بن عبدالقاہر سے ذکر کیا ہے، ان کا نام سَنا لیا ہے، جیسا یہاں مذکور ہے۔ دوسرے راویوں نے ان کا نام وَسَنا لیا ہے (اس کے شروع میں واؤ زیادہ ہے) حرف الف میں گزر چکا ہے کہ حضرت قتادہ نے ان کا نام اسماء بنت صلت لیا ہے، احمد بن صالح مصری نے اسی طرح فرمایا ہے۔

ابن اسحاق [2] کا قول ہے: سنا بنت اسماء، بعض نے کہا: وَسَنا، یہ ابوعمر [3] سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں: اسناد سے اس میں سے کچھ ثابت نہیں اور ابن اسحاق کا قول راجح ہے۔

ابن سعد فرماتے ہیں: سَنَا۔ بعض نے کہا: سَبا۔ ابن حبیب نے انہیں ان کے دادا کی طرف منسوب کیا ہے، اور ان کے نسب کو بنوسلیم کی طرف لے گئے ہیں، اور فرمایا: سَبا بنت صلت بن حبیب بن حازم بن ہلال بن حرام بن سماک بن عفیف بن امرئ القیس بن بہثہ بن سُلیم، اور ذکر کیا کہ اسماء ان کے بھائی ہیں والد نہیں، اور رخصتی سے قبل ہی وفات پا گئیں۔ رشاطی نے بعض سے بیان کیا ہے کہ ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ جب انہیں یہ خبر ملی کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا ہے تو بہت خوش ہوئیں یہاں تک کہ خوشی سے ان کا دل پھٹ گیا اور وفات پا گئیں۔

۱۱۳۳۶ سنا بنت سفیان الکلابیہ [1]

بعض کا قول ہے: یہ نبی کریم ﷺ کی ان ازواج میں سے ہیں جن کی رخصتی نہیں ہوئی، ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے اور کلابیہ کے نام میں اختلاف ہے۔ حرف اوّل عین میں اس بارے میں ذکر کروں گا۔

۱۱۳۳۷ سنا بنت مخنف

سنیۃ (تصغیر کے ساتھ) میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] اسد الغابة (٧٠١٤) الاستيعاب (٣٤٣٥) تجريد (٢٧٨/٢) [2] السير والمغازی (٢٦٧)

[1] الاستيعاب (١٨٦٥/٤) [2] تجريد (٢٨٧/٢)

۱۱۳۳۸ سنبلہ بنت ماعز ✿

اوماعص بن قیس بن خلدہ انصاریہ، بنوزریق سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۳۹ سندوس

بعض کا قول ہے: سدوس، بنت خالد بن سُوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امریٔ القیس بن مالک اغر۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا، وہ اسلام لائیں اور بیعت کی، کسی اور نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۱۱۳۴۰ سنیہ بنت حارث

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے صلح کے زمانے میں ہجرت کی، اور ان کا امتحان لیا گیا۔ انہوں نے فرمایا: میں اسلام کی طرف رغبت کی وجہ سے آئی ہوں۔

۱۱۳۴۱ سُنینہ ✿

دونون کی تصغیر کے ساتھ (بنت مخنف بن زید، النکریہ) نون کے ضمہ (پیش) کے ساتھ، بعض کا قول ہے ب کے فتح (زبر) کے ساتھ، ابن ماکولا کا قول ہے۔ ✿ انہیں شرفِ صحابیت اور روایت حاصل ہے، ان سے حبۃ بنت شماخ نے روایت کی ہے، ابن شاہین اور ابن سکن نے مخنف کے سوانح میں روایت گزر چکی ہے، ان کا نام سَنَا تھا، اور ابن شاہین نے سیاق کے آخر میں سُنَیْنَہ لکھا ہے، جیسا کہ یہاں مذکور ہے۔ اور عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے حَبَّہ بنت شَمَّاخ النکریہ نے بیان کیا، فرماتی ہیں، مجھ سے ہم میں سے ایک خاتون نے بیان کیا، جنہیں سُنَیْنَہ بنت مخنف بن زید النُّکریہ کہا جاتا ہے، فرماتی ہیں: ''جب لوگ اسلام کی طرف جلدی کر رہے تھے..... الخ''۔

۱۱۳۴۲ سہلہ بنت سعد الساعدیہ ✿

سہل جو مشہور صحابی ہیں ان کی بہن ہیں، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن لہیعہ کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن ہُبیرہ انہوں نے سہلہ بنت سعد الساعدیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں: یا رسول اللہ! جو ہار سنگھار عورت اپنے شوہر کے لیے کرتی ہے تاکہ اسے اپنی طرف مائل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں دنیا کا فائدہ ہے، آخرت میں اس کا حصہ نہیں''۔ ✿ منصور بن عمار اس کو روایت کرنے میں متفرد ہیں، اسی طرح ابن لہیعہ سے روایت ہے کہ یہ سہلہ بنت سہل ہیں۔

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن لہیعہ کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن ہُبیرہ انہوں نے سہلہ بنت سَہل سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں: یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کو احتلام ہو تو وہ غسل کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! جب وہ

✿ اسد الغابة (٧٠١٥) تجريد (٢٧٨/٢)
✿ اسد الغابة (٧٠١٦) تجريد (٢٧٨/٢)
✿ الإكمال (٢٦٤/٤، ٢٦٥)
✿ اسد الغابة (٧٠١٧) تجريد (٢٧٩/٢)
✿ مجمع الزوائد (٢٦٧/١) جامع المسانيد والسنن (٥٤٦/١٥)
✿ المعجم الكبير (٧٤٣/٢٤)

تری دیکھے''۔ اسے عبدالملک بن یحییٰ بن بکیر کے طریق سے بحوالہ ان کے والد انہوں نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہے، مستغفری نے محمد بن معاویہ نیشاپوری کے طریق سے ابن لہیعہ سے اسے روایت کیا ہے، انہوں نے اس کا ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ظاہر ہوگیا۔ لیکن انہوں نے فرمایا: سہلہ بن سُہَیل تصغیر کے ساتھ ہے۔ ابوموسیٰ نے اس بات کا جواز پیش کیا ہے کہ وہ سہلہ بنت سُہَیل بن عمرو ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے، اور وہ بعید ہے، کیونکہ انہیں نے روایت حاصل نہیں۔

ابن اثیر [1] فرماتے ہیں: زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ سہلہ بنت سعد ہیں، راوی کے اس قول میں خطا ہے کہ وہ بنت سہل ہیں، صحیح یہ ہے کہ وہ اخت سہل ہیں، کیونکہ سند دونوں حدیثوں میں ایک ہے۔

میں کہتا ہوں: اس میں احتمال ہے، اور بہت سے احتمال بعید نہیں، ان کے اس قول کے اعتبار سے کہ عمار اس کی روایت کرنے میں متفرد ہیں، ان کا متفرد ہونا، نام میں ہے۔

۱۱۳۴۳ سهله بنت سهيل [2]

بن عمرو قرشیہ، عامریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابتدائی دور میں اسلام لائیں۔ اور اپنے شوہر ابوحذیفہ بن عتبہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں محمد بن ابوحذیفہ پیدا ہوئے، ابن اسحاق [3] نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد [4] فرماتے ہیں: ان کی والدہ فاطمہ بنت عبدالعزی بن ابوقیس ہیں، جو اپنے شوہر سُہیل بن عمرو کے خاندان سے تھیں۔ مکہ میں ابتدائی دور میں اسلام لائیں، اور بیعت کی، پھر شماخ بن سعید بن قائف بن اوقص سلمی سے نکاح ہوا جس سے عامر پیدا ہوئے، پھر عبداللہ بن اسود بن عمرو سے نکاح ہوا جو بنو مالک بن حسل سے ہیں، ان سے سلیط پیدا ہوئے، پھر عبدالرحمٰن بن عوف سے نکاح ہوا جس سے سالم پیدا ہوئے، یہ سب محمد بن ابوحذیفہ کے ماں شریک بھائی تھے۔

حدیث عائشہ میں ان کا ذکر ہے۔ ابوداؤد [5] نے محمد بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابوبکر، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے کہ سہلہ بنت سُہیل کو استحاضہ کا مرض تھا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا، جب یہ ان پر دشوار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ اکٹھا کر کے پڑھیں...... (الحدیث)

سالم مولیٰ ابوحذیفہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں: انہوں نے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو دودھ پلایا، پھر بڑی عمر والے کو دودھ پلانے کا قصہ ذکر کیا۔ پھر خالد بن مخلد کے طریق سے بحوالہ سلیمان بن بلال، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے روایت کیا کہ ابوحذیفہ کی زوجہ نے سالم کے گھر آنے کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ اس کو دودھ پلائیں، انہوں نے دودھ پلایا اور وہ بڑے تھے، بدر میں شریک ہوئے تھے۔ پھر واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے بحوالہ محمد بن عبداللہ جو زہری کے بھتیجے ہیں، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ ایک ڈبیا میں یا برتن

---

[1] اسد الغابة (٣١٦/٥) [2] اسد الغابة (٧٠١٩) الاستيعاب (٣٤٣٧) تجريد (٢٧٩/٢)
[3] السيرة النبوية (٢٥٥/٢) [4] الطبقات الكبرٰى (١٩٧/٨) [5] ابوداؤد (٢٩٥)

میں بچے کو دودھ پلانے کی مقدار دودھ نکالتی تھیں اور اسے سالم ہر روز پی لیتے یہاں تک کہ پانچ روز گزر گئے، اس کے بعد وہ ان کے گھر جاتے تو کبھی ننگے سر ہوتیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے سہلہ کے لیے رخصت تھی۔

۱۱۳۴۴ سهله بنت عاصم [1]

بن عدی انصاریہ۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابو عمر [2] کا قول ہے: ان سے عبدالرحمٰن بن عوف نے نکاح کیا، نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے لیے خیبر کے دن حصہ مقرر کیا۔ [3]

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے اسے عبدالعزیز بن عمران کے طریق سے بحوالہ سعید بن زیاد، انہوں نے حفص بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف انہوں نے اپنی دادی سہلہ بنت عاصم سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں خیبر کے دن پیدا ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے میرا نام سہلہ رکھا اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو آسان کرے"۔ اور میرے لیے حصہ مقرر کیا، جس دن میں پیدا ہوئی میرا نکاح عبدالرحمٰن بن عوف سے کر دیا۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا ہی ہے۔

۱۱۳۴۵ سُهيمه بنت أسلم [4]

بن حریش، سلمہ بن اسلم کی سگی بہن ہیں، ان کی والدہ سعاد بنت رافع نجاریہ ہیں، ان سے محیصہ بن مسعود نے نکاح کیا، سُہیمہ اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ ابن سعد [5] کا قول ہے، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۴۶ سهيمه بنت عمير المزنيه [6]

رکانہ بن عبد یزید مطلبی کی زوجہ ہیں۔ مسند شافعی رحمۃ اللہ علیہ میں ان کا ذکر ہے، فرماتے ہیں: ہم سے میرے چچا محمد بن علی نے بحوالہ عبداللہ بن سائب، انہوں نے نافع بن عجیر بن عبد یزید سے روایت کیا ہے کہ رکانہ بن عبد یزید نے اپنی زوجہ سہیمہ کو طلاق بائنہ دی، پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی سُہیمہ کو طلاق بائنہ دی ہے، اللہ کی قسم! میرا ارادہ ایک طلاق کا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا ارادہ ایک طلاق کا تھا"۔ تو حضرت رکانہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو لوٹا دیا، انہوں نے دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دی اور تیسری طلاق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دی۔ ابن مندہ نے عالی سند کے ساتھ اسے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ [8]

۱۱۳۴۷ سهيمه بنت عمير الأنصاريه

عبداللہ بن حارث بن عمیر یا عمرو یا عویمر کی پھوپھی ہیں۔ ابن مندہ نے عبداللہ بن حارث کے طریق سے ذکر کیا ہے، نبی کریم ﷺ نے میری پھوپھی سُہیمہ بنت عمیر کے بارے میں ایسا فیصلہ کیا جو اس سے پہلے مسلمانوں میں سے کسی خاتون کے بارے

---

[1] اسد الغابہ (۷۰۲۰) الاستیعاب (۳۴۳۷) تجرید (۲/۲۷۹) [2] الاستیعاب (۴/۱۸۶۶)
[3] المعجم الکبیر (۲۴/۷۴۴) مجمع الزوائد (۴/۲۵۹) جامع المسانید والسنن (۱۵/۵۴۹)
[4] اسد الغابۃ (۷۰۲۱) تجرید (۲/۲۷۹) [5] الطبقات الکبریٰ (۸/۲۴۴) [6] المجد (۲/۴)
[7] اسد الغابۃ (۷۰۲۳) تجرید (۲/۲۷۹) [8] مسند شافعی (الحدیث: ۴۳۲)

میں نہیں کیا تھا، اس کا مفصل ذکر عبداللہ بن حارث کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

۱۱۳۴۸ سُہیمہ بنت مسعود ❁

بن اوس بن مالک بن سواد انصاریہ ظفریہ، جابر بن عبداللہ کی زوجہ ہیں، اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کی والدہ ہیں۔ ابن حبیب ❁ نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۴۹ سہیمہ ❁

رفاعہ قرظی کی زوجہ ہیں، تمیمہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۳۵۰ سوادہ

بعض کا قول ہے: سودہ بنت عاصم بن خالد بن شداد بن عبداللہ بن قُرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشیہ عدویہ، بعض کا قول ہے: سودا، ابوعمر فرماتے ہیں: سودا اسدیہ، بقول بعض: بنت عاصم، خضاب کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن ابوعاصم اور ابن مندہ نے ابن ابواسحاق ازدی کے طریق سے بحوالہ نائلہ مولاۃ ابوعیزار کوفیہ، انہوں نے ام عاصم سے، انہوں نے سوداء سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیعت کرنے کے لیے آئی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ خضاب لگا کر آؤ، پھر میں تم سے بیعت لیتا ہوں''۔

۱۱۳۵۱ سوادہ ❁

بعض کا قول ہے: سودہ بنت مِسرح، میم کی زیر کے ساتھ، سین کے سکون اور راء کے زبر کے ساتھ، بعض کا قول ہے: مِشرّح کندیہ، ان کی حدیث حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت کے بارے میں ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے اسے عروہ بن فیروز کے طریق سے ان سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت کا وقت آیا تو میں وہاں موجود تھی، نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''ان کا کیا حال ہے؟'' میں نے کہا: وہ تکلیف میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب ان کے ہاں ولادت ہو جائے تو کسی سے بات چیت نہ کرنا''۔ فرماتی ہیں: ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ میں نے آپ ﷺ کو چپکے سے بتایا، اور انہیں زرد کپڑے میں رکھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لے آؤ''۔ میں نے اسے سفید کپڑے میں لپیٹا، آپ ﷺ نے ان کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا، اور پوچھا: ''تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟'' انہوں نے کہا: ''جعفر''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ اس کا نام حسن ہے''۔ ❁

ابوعمر ❁ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے سوانح میں ان کا دوبارہ ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے ایک حدیث مجہول سند سے

❁ اسد الغابة (٧٠٢٥) تجريد (٢/٢٧٩) ❁ المحبر (٤١٣، ٤١٥)

❁ اسد الغابة (٧٠٢٢) تجريد (٢/٢٧٩) ❁ اسد الغابة (٧٠٢٥) تجريد (٢/٢٧٩)

❁ المعجم الكبير (٢٤/٧٨٦) مجمع الزوائد (٩/١٧٥) جامع المسانيد والسنن (١٥/٥٤٣، ٥٤٤)

❁ الاستيعاب (٤/١٨٦٨)

16 مروی ہے، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو وہ دائی تھیں۔

۱۱۳۵۲ سودا [1] (بے نسبت)

ابن سعد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے اور عبدالعزیز بن خطاب اور اسماعیل بن ابان الورّاق سے بحوالہ نائلہ کوفیہ، انہوں نے ام عاصم سے انہوں نے سوداء سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میں بیعت کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خضاب لگاؤ''۔ فرماتی ہیں: میں نے خضاب لگایا پھر میں آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۱۱۳۵۳ سودہ بنت حارثہ [2]

بن نعمان انصاریہ۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ عمرو بن حزم کی زوجہ ہیں۔ ابن سعد [3] فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان سے عبداللہ بن ابی حرام بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار نے نکاح کیا، ان کی والدہ ام خالد بنت خالد بن یعیش ہیں۔

۱۱۳۵۴ سودہ بنت زمعہ [4]

بن قیس بن عبدشمس قرشیہ عامریہ، ان کی والدہ شموس بنت قیس بن زید انصاریہ ہیں، جو بنوعدی بن نجار تھیں، ان سے سکران بن عمرو نے نکاح کیا جو سُہیل بن عمرو کے بھائی تھے، وہ وفات پاگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد یہ پہلی خاتون ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا، اسے ابن اسحاق [5] نے روایت کیا ہے۔ اور ابن سعد [6] نے مرسل سند سے جس کے رجال ثقات ہیں، اسے روایت کیا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ خولہ بنت حکیم کہنے لگیں: کیا میں آپ کی طرف سے نکاح کا پیغام نہ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عورتو! تم اس کے زیادہ مناسب ہو''۔ میں نے حضرت سودہ بنت زمعہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر والوں کو نکاح کا پیغام دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی مکہ میں ہوئی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت چھ سال کی لڑکی تھیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان کی رخصتی ہوئی۔

ابن ابوعاصم نے اسے موصولاً نقل کیا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوانح میں اس کا ذکر آئے گا۔

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ [7] نے اسے بحوالہ ابن عباس سند حسن سے نقل کیا ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو خوف ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دے دیں گے، کہنے لگیں: مجھے طلاق نہ دیں، اور مجھے اپنے پاس رہنے دیجئے اور میری باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح بہتر ہے﴾۔ [8]

---

[1] اسد الغابة (٧٠٢٦) تجريد (٢٧٩/٢) [2] تجريد (٢٨٠/٢) [3] الطبقات الكبرىٰ (٣٢٣/٨)

[4] اسد الغابة (٧٠٢٧) تجريد (٢٨٠/٢) (٤١٨/٣) [5] السير والمغازى (٢٥٤، ٢٥٥)

[6] الطبقات الكبرىٰ (٣٩/٨) [7] ترمذى (٣٠٤٠) [8] سورة النساء الآية (١٢٨)

ابن سعد نے اسے حدیث عائشہ سے کئی طرق سے روایت کیا ہے، بعض طرق میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی طرف طلاق کا پیغام بھیجا، اور بعض طرق میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''عدت گزارو''۔ دونوں طریق مرسل ہیں، ان دونوں میں ہے کہ وہ آپ ﷺ کے راستے میں بیٹھیں اور آپ ﷺ کو واسطہ دیا کہ آپ ﷺ ان سے رجوع کر لیں، اور اپنی باری کا دِن اور رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

معمر کے طریق سے ہے، فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے بیان کی، اور کہنے لگیں: مجھے شوہر کی ضرورت نہیں لیکن مجھے پسند ہے کہ قیامت کے دِن میں آپ ﷺ کی ازواج میں سے ہو جاؤں۔

صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات نبی کریم ﷺ سے اجازت چاہی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے نکلنے کا ارادہ رکھتی ہیں وہ چونکہ فربہ اندام خاتون تھیں آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر میں آپ سے اجازت طلب کرتی تو مجھے سوار کرائے جانے سے زیادہ پسند ہوتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث میں ہے: ''کسی کو دیکھ کر مجھے یہ رشک نہیں ہوا کہ اس کے قالب میں میری روح ہوتی سوائے سودہ کے البتہ وہ بہت جلد غصہ سے بھڑک اٹھتی تھیں''۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ہم سے ابومعاویہ نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، میں نے رات آپ کے ساتھ نماز پڑھی، اور رکوع کیا یہاں تک کہ میں نے اپنی ناک پکڑ لی، مجھے خوف ہوا کہ خون نہ بہنے لگے، آپ ﷺ ہنسنے لگے، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کبھی کبھار آپ ﷺ کو ہنساتی تھیں، یہ روایت مرسل ہے، البتہ اس کے رجال صحیح والے ہیں۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ صحیح سند سے بحوالہ محمد بن سیرین روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس دراہم کی ایک تھیلی بھیجی، قاصد سے آپ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ دراہم ہیں، کہنے لگیں: کھجوروں کی طرح اتنے زیادہ دراہم، پھر انہیں تقسیم کر دیا۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کتاب الزہد میں ابوالاسود یتیم عروہ کی مرسل روایت سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب ہم فوت ہو جائیں تو عثمان بن مظعون ہماری نماز پڑھے پھر آپ ﷺ تشریف لائیے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنت زمعہ، اگر تمہیں موت کا علم ہوتا تو تمہیں یہ بھی پتہ چل جاتا کہ وہ تمہارے گمان سے زیادہ سخت ہے''۔

ابن ابی خیثمہ کا قول ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کا انتقال عہد فاروقی کے اواخر میں ہوا، بقول بعض ۵۴ھ میں فوت ہوئیں، اسی کو واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے راجح قرار دیا ہے۔

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما، یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۵۵ سودہ بنت أبی حبیش الجہنیہ ❶

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ❷ انہیں اور ان کے والد کو شرف صحابیت اور ہجرت کی سعادت حاصل ہے، اسلام لائیں اور ہجرت کے بعد بیعت کی، پھر ان سے بحوالہ ام صبیہ الجہنیہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آمدہ قصہ مسنداً مروی ہے۔

۱۱۳۵۶ سودہ القرشیہ ❸

ابن مندہ وغیرہ نے عبدالحمید بن بھرام کے طریق سے بحوالہ شہر بن حوشب، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ قرشیہ سے نکاح کا ارادہ فرمایا، ان کی اولاد تھی، کہنے لگیں: پوری مخلوق میں سے آپ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں، چونکہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ وہ آپ کے سر پر چڑھے رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین عورتیں قریش کی ❹ وہ عورتیں ہیں جو اونٹوں پہ سوار ہو لیتی ہیں''۔ بخاری میں دوسرے طریق سے اس کی اصل ہے، لیکن ان کا نام نہیں لیا گیا۔

۱۱۳۵۷ سیرین ❺

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ام ولد ہیں۔ اسماعیل بن ابواویس نے اپنی اسناد سے حدیث افک کے طرق میں سے حضرت عروہ وغیرہ کے طریق سے نقل کیا ہے، قصہ افک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صفوان بن معطل حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے تلوار لے کر بیٹھ گئے، پھر ان پہ ایک وار کیا تو صفوان نے حسان سے کہا:

''مجھ سے تلوار کی نوک برداشت کر کیونکہ میں ایسا لڑکا ہوں جب مست ہو جاتا ہوں تو شاعر نہیں رہتا''۔

تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ چیخ کر لوگوں کو مدد کے لیے پکارنے لگے، اتنے میں صفوان وہاں سے بھاگ نکلے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے آ کر حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے خلافت شکایت کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''صفوان کے وار کے بدلے وہ ہبہ کریں''۔ چنانچہ انہوں نے ہبہ کر دیا تو انہوں نے اس کے عوض کھجوروں کا ایک باغ اور سیرین نامی قبطی باندی دے دی، جن سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔

بشر بن مہاجر کی حدیث میں عبداللہ بن بُریدہ سے بحوالہ ان کے والد روایت ہے، قبط کے امیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو باندیاں ہدیہ کیں، جو آپس میں بہنیں تھیں، ایک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خوابگاہ کے لیے مخصوص کر لیا، جن سے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، اور رہی دوسری تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو عطا کیا۔

عبدالرحمٰن بن حسان نے اپنی والدہ سیرین سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں: جب ابراہیم رضی اللہ عنہ صاحبزادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جان کنی کے عالم میں تھے تو میں اور میری بہن جب بھی چیختیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چیخنے سے منع فرما دیتے..... (الحدیث) ❻

---

❶ اسد الغابۃ (۷۰۲۸) تجرید (۲/۲۸۰) ❷ الطبقات الکبرٰی (۲۱۷/۸)

❸ اسد الغابۃ (۷۰۳۰) تجرید (۲/۲۸۰) ❹ مسند احمد (۳۱۹/۱) حلیۃ الاولیاء (۶/۶)

❺ اسد الغابۃ (۷۰۳۲) تجرید (۲/۲۸۰) ❻ اسد الغابۃ (۳۲۰/۶)

ابونعیم نے بسر بن محمد مؤدب کے طریق سے، بحوالہ ابواویس انہوں نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ دو قطاریں باندھے کھڑے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی سیرین بھی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں قطاروں میں سے گزرنے لگے، تو وہ ان لوگوں کو اشعار سنا رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ انہیں حکم دیا اور نہ منع کیا اسے ابن وہب نے بحوالہ اویس انہی الفاظ میں نقل تو کیا ہے لیکن یوں کہا ہے کہ ایک گلوکارہ باندی ان کے سامنے گا رہی تھی۔

القسم الثانی ازحرف سین، خالی ہے۔

القسم الثالث ازحرف سین

۱۱۳۵۸ سجاح بنت الحارث تمیمیه

یہ وہی ہیں جنہوں نے ارتداد میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا، کچھ لوگوں نے اس کی پیروی کر لی، پھر مسیلمہ سے صلح کر کے شادی کر لی، اس کے قتل ہونے کے بعد اسلام کی طرف لوٹ آئیں، اسلام لائیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہیں، تاریخ مظفری کے مصنف نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۵۹ سعده بنت قمامه ✿

ابوعمر کا قول ہے: ✿ ان سے قدامہ نے روایت کی، یہ عورتوں کی امامت کرتی تھیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں، بعض کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔

۱۱۳۶۰ سلمٰی بنت جابر الأحمسیه

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے سوانح میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

۱۱۳۶۱ سلمٰی بنت مالك

بن حذیفہ بن بدر فزاریہ، ان کا ذکر قسم اوّل میں گزر چکا ہے۔

۱۱۳۶۲ سمیّه

حارث بن کلدہ کی مولاۃ ہیں، ان کی شرعی باندی تھیں جن سے نافع نفیع پیدا ہوئے۔ لیکن جب انہیں دیکھا کہ وہ رنگ کے سیاہ فام ہیں تو انکار کر دیا، بعد میں انہوں نے اپنی زوجہ صفیہ بنت ابوعبید بن اسید بن ابوعلاج ثقفیہ کو ہبہ کر دیں، انہوں نے اپنے رومی غلام جسے عُبَید کہا جاتا تھا، اس سے ان کا نکاح کر دیا، جس سے زیاد پیدا ہوئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آزاد کر دیا، بلاذری نے یہ بحوالہ عوانہ ذکر کیا ہے کہ گواء یشکری روم سے حضرت سمیہ کو قیدی بنا کر لائے اور حارث بن کلدہ کو ہبہ کر دیا۔ پھر ان

✿ اسد الغابة (٦٩٨٢) تجريد (٢/٢٧٥) ✿ الاستيعاب (٤/١٨٦٠)

کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، ایسی کوئی روایت نہیں جو دلالت کرے کہ انہوں نے حالتِ اسلام میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہو، ممکن ہے وہ اس قول کے عموم میں داخل ہوں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر قریش اور ثقیف کے باقی ماندہ تمام لوگ اسلام لائے اور حاضر تھے۔

القسم الرابع ازحرف سین

۱۱۳۶۳ سلامہ بنت سعد [1]

بن شہید، بنوطلحہ کی والدہ ہیں۔ ابن اثیر [2] نے بحوالہ ابن حبیب نقل کیا ہے کہ یہ سلافہ میم کے بدلے فاء کے ساتھ ہے۔

۱۱۳۶۴ سلمی، غیر منسوبہ [3]

ان سے ان کے پوتے عبیداللہ بن علی نے روایت کیا۔ ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسحاق نے قائد بن عبدالرحمٰن سے جو مولیٰ عبیداللہ بن علی ہیں، وہ اپنی دادی سلمی سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ہم نے آپ ﷺ کے لیے حریرہ تیارہ کیا..... (الحدیث) [4]

ابونعیم نے اس کا تعاقب کیا ہے کہ وہ ابورافع کی زوجہ ہیں، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، عبیداللہ بن علی بن ابورافع سے بحوالہ ان کی دادی موصولاً حدیث نقل کی ہے کہ ان کی دادی نے اسے بیان کیا، پھر اسے ذکر کیا، وہ پہلی روایت کی طرح ہے۔

۱۱۳۶۵ سودہ [5]

ابوطفیل کی زوجہ ہیں، تابعیہ ہیں، ان سے مرسل روایت ہے۔ ابونعیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے اور عبیداللہ بن عثمان بن خُثیم کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں ابوطفیل کے پاس گیا، تو وہ انتہائی خوش تھے، میں نے کہا: موقع اچھا ہے کچھ پوچھ لیتا ہوں، میں نے کہا: اے ابوطفیل، وہ لوگ جن پر نبی کریم ﷺ نے لعنت کی ہے، وہ کون ہیں؟ وہ مجھے بتانے ہی لگے تھے کہ ان کی زوجہ سودہ نے کہا: کیا تمہیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں انسان ہوں، میں نے اگر کسی کے لیے کوئی بددعا دی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے لیے پاکیزگی اور رحمت بنا دے''۔ [6]

---

[1] اسد الغابة (٦٩٩٣) تجريد (٢/٢٧٧) [2] اسد الغابة (٥/٣١٠)

[3] اسد الغابة (٧٠١٠) تجريد (٢/٢٧٨) [4] المعجم الكبير (٢٤/ ٧٦١، ٧٦٢) مجمع الزوائد (٥/٢٣)

[5] اسد الغابة (٧٠٢٩) تجريد (٢/٢٨٠) [6] جامع المسانيد والسنن (١٥/٥٤٥)

حرفِ شین معجمہ

القسم الاوّل از حرفِ شین

۱۱۳۶۶ شراف [1]

دِحیہ بن خلیفہ کلبی کی بہن ہیں، طبرانی [2] نے اور ابونعیم نے ان سے جابر جعفی کے طریق سے بحوالہ ابن ابی ملیکہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بنوکلب کی ایک خاتون کو نکاح کا پیغام دیا۔ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اسے دیکھنے کے لیے بھیجا آپ دیکھ کے واپس آ گئیں۔ کہنے لگیں: مجھے کوئی انوکھی بات تو معلوم نہیں ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرمانے لگے: تم نے جب اس کا تل دیکھا تو تمہارا ایک ایک رونگٹا کھڑا نہیں ہوا؟ آپ نے عرض کیا: کوئی راز بھی رہنے دیا کریں۔

ابوموسیٰ نے ذیل میں شراف کے سوانح میں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بعض کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔ ابن عبدالبر [3] نے اس پر یقین کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد کے ہاں ان کا ذکر تصریحاً ہے، بحوالہ ہشام بن کلبی، انہوں نے شرقی بن قطامی سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب خولہ بنت ہذیل وفات پاگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے شراف بنت خلیفہ سے جو حضرت دِحیہ کی بہن ہیں ان سے نکاح کیا، اور رخصتی نہیں ہوئی، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی ہے، بحوالہ محمد بن عمر، انہوں نے ثوری سے، انہوں نے جابر جعفی سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۱۳۶۷ شرفہ الدار بنت الحارث [4]

بن قیس بن ہیشہ انصاریہ، بنومعاویہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۶۸ شُرَیرہ [5]

تصغیر کے ساتھ ہے، بنت حارث بن عوف بن مرہ، سعید بن عُفَیر نے ذکر کیا ہے کہ وہ حارثہ بن سلامہ بن حارثہ نخعی کی زوجہ ہیں اور حکم بن حارثہ کی والدہ ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ [6]

---

[1] اسد الغابة (٧٠٣٤) تجريد (٢٨٠/٢)
[2] المعجم الكبير (٨٠٣/٢٤)
[3] الاستيعاب (١٨٦٨/٤)
[4] اسد الغابة (٧٠٣٥) تجريد (٢٨٠/٢)
[5] المحبر (٤١٣، ٤١٥)
[6] اسد الغابة (٧٠٣٦) تجريد (٢٨١/٢)
اسد الغابة (٣٢١/٥)

۱۱۳۶۹ الشّعْثاء

حضرت حسان بن ثابت کی زوجہ ہیں جن کے بارے میں انہوں نے اپنے قصیدوں کے شروع میں تشبیب کہی ہے۔ سُہَیلی نے بیان کیا ہے کہ ان کی زوجہ تھیں اور ان سے ایک بیٹی ہوئی جسے ام فراس کہا جاتا تھا، بعض کا قول ہے: سلام بن مشکم کی بیٹی ہیں، جو یہودِ مدینہ کے رئیس تھے، جن کے بارے میں حضرت ابوسفیان بن حرب فرماتے ہیں، جب یہ وہاں اپنی آمد کے دوران اس کے پاس ٹھہرے تھے: ''مجھے پیاس کی حالت میں سلام بن مشکم نے شراب پلا کر سیراب کر دیا''۔

رشاطی نے خزرج کے نسب میں کہا ہے: ام فراس بنت حسان بن ثابت، شعثاء بنت ہلال خزاعیہ ان کی والدہ ہیں۔ اسی طرح ابن اعرابی نے اپنے نوادر میں لکھا ہے کہ شعثاء، خزاعیہ ہیں۔

۱۱۳۷۰ الشّفاء بنت عبداللہ [1]

بن عبدشمس بن خلف بن شداد بن عبداللہ بن قرط بن رِزاح بن عدی بن کعب قرشیہ عدویہ، بعض کا قول ہے: خلف کے بجائے خالد ہیں، بعض نے کہا: شداد کی جگہ صداد ہیں، بعض نے کہا: ضرار، سلیمان بن ابوحثمہ کی والدہ ہیں، بقول بعض: ان کا نام لیلیٰ ہے، یہ احمد بن صالح مصری کا قول ہے۔

ابوعمر فرماتے ہیں: [2] ابن سعد کا قول ہے، [3] ان کی والدہ فاطمہ بنت وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران مخزومیہ ہیں۔ شفاء ہجرت سے پہلے اسلام لائیں یہ اوّلین صحابیات میں سے ہیں، نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، وہ عورتوں میں عقلمند اور فضل والی تھیں، نبی کریم ﷺ ان کے ہاں جاتے اور ان کے گھر قیلولہ فرماتے تھے، انہوں نے آپ ﷺ کے لیے بستر اور ازار مخصوص کیا تھا، جس میں آپ ﷺ آرام فرماتے تھے، یہ ان کی اولاد کے پاس رہا، یہاں تک کہ اسے مروان بن حکم نے لے لیا، ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حفصہ کو پھنسی کا دم سکھاؤ جیسا کہ تم نے اسے لکھنا سکھایا ہے''۔

نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں حکاکین کے مقام میں انہیں ایک حویلی دی وہ اس میں اپنے بیٹے سلیمان کے ساتھ فروکش ہوئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے کو مقدم رکھتے تھے، اور ان کی رعایت کرتے اور فضیلت دیتے۔ اور بعض دفعہ کوئی بازاری ذمہ داری بھی انہیں سونپ دیتے۔ [4]

ان سے ان کے دونوں پوتوں ابوبکر اور عثمان نے، جو سلیمان بن ابوحثمہ کے بیٹے ہیں، روایت کی ہے۔

اسی طرح ان سے ان کے بیٹے سلیمان اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور ان کے مولا ابواسحاق نے روایت کی۔

مسند [5] میں مسعودی کے طریق سے، عبدالملک بن عمیر سے بحوالہ آلِ ابوحثمہ کے کسی آدمی سے، انہوں نے شفاء بنت عبداللہ سے روایت کی ہے، وہ ہجرت کرنے والوں میں شامل تھیں کہ آپ ﷺ سے افضل اعمال کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ ﷺ

---

[1] اسد الغابۃ (۷۰۳۷) تجرید (۲/۲۸۱) [2] الاستیعاب (۴/۱۸۶۸) (۱۸۶۹)
[3] الطبقات الکبریٰ (۸/۱۹۶) [4] نسب قریش (۳۶۸) [5] مسند احمد (۶/۳۷۲)

نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان، اس کی راہ میں جہاد اور حج مبرور''۔

ابن مندہ نے پھوڑے پھنسی کی حدیث ثوری کے طریق سے نقل کی ہے، جو انہوں نے ابن منکدر سے، انہوں نے ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ سے، انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ قریش کی شفاء نامی خاتون پھوڑے پھنسی کا دم کرتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ سکھا دو''۔ ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے موصول اور مرسل ہونے میں اختلاف ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے طویل حدیث نقل کی ہے جو عثمان بن عمر بن عثمان بن سلیمان بن ابوحثمہ سے بحوالہ ان کے والد عثمان منقول ہے جو انہوں نے حضرت شفاء سے روایت کی ہے کہ وہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتی تھیں، جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے وہ مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی تھیں، پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ! میں جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتی تھی اور میں چاہتی ہوں کہ آپ کو سناؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سناؤ!'' انہوں نے اس دم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا، وہ پھوڑے پھنسی کا دم کرتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے دم کرو اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو سکھا دو''۔ [1]

یہاں تک ابن مندہ کی روایت ہے، اور ابونعیم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''اللہ کے نام سے، پیٹھ کا درمیانی حصہ سخت ہوتا ہے، خیر جو ان کے مونہوں سے لوٹتی ہے، جو کسی کو نقصان نہیں دیتی، اے لوگوں کے رب، بیماری کو ختم کر دے''۔ فرماتے ہیں: وہ یہ دم زعفران کی لکڑی پر سات مرتبہ کرتیں، پھر اسے کسی پاک جگہ رکھ دیتیں، بعد میں شراب کے صاف سرکے سے پتھر پر گھس لیتیں اور پھر پھوڑے پھنسی پر اسے لگا دیتیں۔

ابونعیم نے طبرانی سے صالح بن کیسان کے طریق سے، بحوالہ ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ نقل کیا ہے کہ شفاء بنت عبداللہ فرماتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں حفصہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم یہ پھوڑے پھنسی کا دم حفصہ کو کیوں نہیں سکھا دیتی، جیسا کہ تم نے اسے لکھنا سکھایا ہے''۔

ابن ابوعاصم [2] نے اور ابونعیم نے اپنے طریق سے ان کی سند کے ساتھ بحوالہ زہری نقل کیا ہے، انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے شفاء بنت عبداللہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے معذرت کرنے لگے اور میں نے کہا اس کی کیا ضرورت ہے؟ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا، میں یہاں سے نکل کر اپنی بیٹی کے پاس گئی جو شرحبیل بن حسنہ کی زوجہ تھیں، میں نے دیکھا کہ شرحبیل گھر میں ہیں، میں نے اسے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے اور تم گھر میں بیٹھے ہو، میں اسے ملامت کرنے لگی، اس نے کہا: اے میری خالہ! مجھے ملامت نہ کرو، ہمارے پاس ایک کپڑا تھا جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مانگ لیا، میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، میں انہیں ملامت کر رہی تھی، اور ان کا

---

[1] مسند احمد (٢٨٦/٦) مستدرك حاكم (٤١٤/٤) المعجم الكبير (٧٨٩/٢٤) (٧٩٥/٢٤)
الآحاد والمثانی (٣/٦) هيثمى فى مجمع الزوائد (٣٢٤/١٠) جامع المسانيد والسنن (٥٦١/١٥، ٥٦٢)

[2] الآحاد والمثانی (٤١٦)

یہ حال ہے مجھے معلوم بھی نہیں۔ شرحبیل فرماتے ہیں: ہماری ایک قمیص تھی جس پہ ہم نے پیوند لگا رکھا تھا۔

اس کی سند میں عبدالوہاب بن ضحاک ہیں جو بہت کمزور راوی ہیں، عاتکہ بنت اسید بن ابوالعیص کے سوانح میں ان کا تذکرہ ہے۔

۱۱۳۷۱ الشفاء بنت عوف[1]

بن عبد بن حارث بن زُھرہ، زبیر فرماتے ہیں: ام عبدالرحمٰن بن عوف ہیں، اپنی ماں شریک بہن ضیزبہ بنت ابوقیس بن مناف کے ساتھ ہجرت کی، ابوعمر[2] فرماتے ہیں: اس قول کے مطابق عبدعوف، عبدالرحمٰن کے دادا ہوئے، اور عوف ان کے نانا ہوئے، جو دونوں آپس میں بھائی ہیں اور عبدالرحمٰن بن حارث بن زہرہ کے بیٹے ہیں، ان کے والد عوف کا نام، ان کے چچا کے نام پر رکھا گیا۔

ابن اثیر[3] فرماتے ہیں، ابن ابوعاصم[4] نے عبدالرحمٰن بن عوف کے سوانح میں ذکر کیا ہے کہ ان کی والدہ عنقاء ہیں، انہیں شفاء بنت عوف بن عبد حارث بن زُہرہ کہا جاتا تھا، اس قول کے مطابق یہ ان کے والد کی چچا زاد ہیں۔

اروی بنت کُریز کے سوانح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ اسلام لائیں۔ ابن سعد[5] فرماتے ہیں: شفاء بنت عوف کی والدہ سلمیٰ بنت عامر بن بیاضہ بن سُبیع خزاعی ہیں، حضرت شفاء رضی اللہ عنہا مہاجر خواتین میں سے ہیں، ان کے بارے میں میت کی طرف سے غلام آزاد کرنے کی سنت جاری ہوئی، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں وفات پاگئیں، تو حضرت عبدالرحمٰن نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ انہوں نے ان کی طرف سے غلام آزاد کیا۔

۱۱۳۷۲ الشفاء بنت عوف[6]

عبدالرحمٰن بن عوف کی بہن ہیں، زبیر کا قول ہے: اپنی بہن عاتکہ کے ساتھ ہجرت کی، عاتکہ، ام مسور ہیں۔ بعض کا قول ہے: شفاء، ام مسور ہیں، ابواحمد عسکری نے یہ بیان کیا۔

۱۱۳۷۳ شقیقه بنت مالك[7]

بن قیس بن محرث بن حارث بن ثعلبہ، بنومازن بن نجار سے ہیں، شموس کی بہن ہیں، ابن حبیب[8] نے بھی بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا شمار کیا ہے۔ صاحبِ تجرید کا قول صحیح نہیں کہ ان کے حالات معلوم نہیں ہیں۔ ابن سعد[9] نے بھی

---

[1] اسد الغابة (۷۰۳۹) تجريد (۲۸۱/۲)
[2] الاستيعاب (۱۸۷۰/٤)
[3] ابن اثير في أسد الغابة (۳۲۳/۵)
[4] الآحاد والمثاني (۱۷۳/۱)
[5] الطبقات الكبرىٰ (۱۸۰/۸)
[6] اسد الغابة (۷۰٤۱) تجريد (۲۸۱/۲)
[7] اسد الغابة (۷۰٤۲) تجريد (۲۸۱/۲)
[8] المحبر (٤۲۸)
[9] الطبقات الكبرىٰ (۳۰۵/۸)

ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: ان کی والدہ سُہیمہ بنت عویمر مازنی ہیں، ان سے حارث بن سراقہ بن حارث بن عدی نے نکاح کیا، جس سے عبداللہ اور ام عبید پیدا ہوئے، فرماتے ہیں: شقیقہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۳۷۴ الشّماء [1]

تشدید کے ساتھ، ان کا ذکر شیماء میں آئے گا۔

۱۱۳۷۵ الشّموس بنت أبی عامر [2]

بن صیفی بن زید بن امیہ انصاریہ، بنوعمرو بن عوف سے ہیں۔ عاصم اور جمیلہ جو ثابت بن ابوالفلح کی اولاد ہے، ان کی والدہ ہیں۔ ابن حبیب [3] نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، جمیلہ بنت ثابت بن ابوالفلح کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۳۷۶ الشّموس بنت عمرو [4]

بن حرام بن زید انصاریہ، مسعود بن اوس ظفری کی زوجہ ہیں۔ ابن حبیب [5] نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۷۷ الشّموس بنت مالك

ان کی بہن شقیقہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن حبیب اور ابن سعد [6] نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد کا قول ہے: یہ شقیقہ کی سگی بہن ہیں۔

۱۱۳۷۸ الشّموس بنت النعمان [7]

بن عامر بن مجمع انصاریہ، مدنیہ۔ ان سے عبید بن وَدِیعہ نے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے جب مسجد بنائی تو جبرائیل علیہ السلام کعبے کی جانب آپ ﷺ کی امامت کرتے، اور آپ ﷺ کو مسجد کے قبلے کی جانب کھڑا کرتے۔

ابوعمر [8] نے مختصرا ان کا ذکر کیا ہے، ابن ابوعاصم نے موصولاً ان کا ذکر کیا ہے، مذکورہ حدیث یعقوب بن محمد زہری کے طریق سے، عاصم بن سوید سے بحوالہ عتبہ مروی ہے۔ اور اسے زبیر بن بکار نے اخبارِ مدینہ میں محمد بن حسن مخزومی سے بحوالہ عاصم طویل حدیث روایت کی ہے۔ اسی طرح حسن بن سفیان اور ابن مندہ نے سلمہ کے طریق سے بحوالہ عاصم بن سوید نقل کیا ہے، لیکن شیخ عاصم کی مخالفت کی ہے۔ فرماتے ہیں: بحوالہ اپنے والد، انہوں نے شموس بنت نعمان سے روایت کی ہے، فرماتی ہیں: گویا میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہی ہوں جب آپ ﷺ تشریف لائے اور اس مسجد قباء کی بنیاد رکھی، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ بڑا پتھر

---

[1] اسد الغابة (۷۰٤۹) تجريد (۲۸۱/۲)
[2] اسد الغابة (۷۰٤۳) تجريد (۲۸۱/۲)
[3] المحبر (٤٢٦)
[4] اسد الغابة (۷۰٤٤) تجريد (۲۸۱/۲)
[5] المحبر (٤٢٦)
[6] الطبقات الكبرىٰ (۲۸۷/۸)
[7] أسد الغابة (۷۰٤٦) تجريد (۲۸۱/۲)
[8] الاستيعاب (۱۸۷۰/٤)

اٹھاتے یہاں تک کہ وہ پتھر آپ کو جھکا دیتا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک پر مٹی کی سفیدی دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے دے دیجیے، میں اٹھاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں! اس جیسا ایک اور پتھر اٹھاؤ''۔ یہاں تک کہ اس کی بنیاد رکھ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جبرائیل کعبے کی جانب امامت کرتے ہیں، لوگوں کا کہنا ہے، قبلے کی سیدھ میں یہی مسجد تھی''۔

محمد بن حسن کی روایت میں مذکورہ سند سے جو وہ عتبہ تک لے گئے ہیں، مروی ہے کہ شموس بنت نعمان نے انہیں بتایا، اور وہ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، پھر انہوں نے حدیث نقل کی، جس میں ہے: قریش یا انصار کا ایک شخص آیا اس میں ہے، لوگ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرائیل علیہ السلام نظر آئے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبلہ رُخ امامت کرائی، عتبہ فرماتے ہیں: ہم کہتے ہیں: اس سے زیادہ درست قبلہ کی جانب کوئی مسجد نہیں ہے۔

ابن اثیر [1] کو شبابہ کی روایت میں اشکال ہے کہ وہ کعبہ کی طرف امامت کرا رہے تھے، کیونکہ اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا، پھر کعبہ کو بنا دیا گیا، اس کا جواب میرے دِل میں یہ آیا کہ انہوں نے مطلق کعبہ کہا اور قبلہ مراد تھی، یا حقیقت میں کعبہ ہی ہے، جب اس کی سمت واضح کر دی گئی، جب اس کی طرف پیٹھ کریں تو بیت المقدس سامنے ہوتا، اس میں یہ نکتہ ہے کہ جلد ہی کعبہ، قبلہ قرار دیا جائے گا، لہٰذا کسی اور نقشے کی ضرورت نہیں پڑے گی، پھر مجھے محمد بن حسن والی روایت کا سیاق ملا، جس سے پہلے احتمال کو ترجیح ہوتی ہے۔

۱۱۳۷۹ الشّموس الأنصاریه

خلافت فاروقی رضی اللہ عنہ میں ابومحجن کے ساتھ ان کا ایک قصہ پیش آیا جس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ شرط مذکورہ میں سے ہوں اس لیے کہ جو خاتون اس طور پر شادی شدہ ہو کہ جس کے دیکھنے کے لیے کسی حیلے اور کسی سازش کی ضرورت پڑے اور اس کا خاوند اس کے خلاف شکایت کرے تو اس نے دورِ نبوی پایا ہوگا اور قصہ بھی فتح قادسیہ سے پہلے کا ہے۔ اس قصے کو میں مردوں کی کنیتوں میں ابومحجن کے حالات کے دوران ذکر کر چکا ہوں۔

۱۱۳۸۰ شُمَیله بنت الحارث [2]

بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم انصاریہ ظفریہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۸۱ الشیماء بنت الحارث [3]

بن عبدالعزی بن رِفاعہ۔ ابونعیم کا قول ہے: ان کا تذکرہ ہے اور ابوسلیمان یعنی طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی کوئی حدیث مروی نہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہیں۔ ابوعمر [4] فرماتے ہیں: الشیماء یا شماء ان کا نام حذافہ ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۳۲٤/۵)
[2] اسد الغابة (۷۰٤۷) تجرید (۲۸۱/۲)
[3] اسد الغابة (۷۰٤۹) تجرید (۲۸۱/۲)
[4] الاستیعاب (٤/۱۸۷۰، ۱۸۷۱)

ابن اسحاق [1] نے بروایت یونس بن بکیر وغیرہ بحوالہ ان کے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے رضاعی بہن بھائی یہ ہیں: عبداللہ، اُنیسہ، حذیفہ، بنوحارث اور حذافہ یہی شیما ہیں۔ ان کا یہ نام مشہور ہوگیا، فرماتے ہیں: انہوں نے ذکر کیا کہ شیماء نبی علیہ السلام کو اپنی والدہ کے ساتھ گود لیتی تھیں۔

ابن اسحاق بحوالہ ابو وجزہ سعدی فرماتے ہیں کہ شیماء جب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئیں تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی کیا نشانی ہے''۔ انہوں نے کہا: میں آپ کو اپنے کندھے پہ اٹھائے ہوئے تھی کہ آپ نے مجھے دانتوں سے کاٹا تھا۔

آپ ﷺ نے وہ نشانی پہچان لی، اور اپنی چادر ان کے لیے پھیلا دی، پھر ان سے فرمایا: ''یہاں بیٹھو!'' انہیں یہاں بٹھا دیا اور اختیار دیا: ''اگر تم چاہو تو میرے پاس عزت واحترام سے رہو اور اگر چاہو تو میں تمہیں مال واسباب دوں اور اپنی قوم کے پاس چلی جاؤ''۔ کہنے لگیں: بلکہ مجھے مال واسباب دے کر اپنی قوم کی طرف بھیج دیجئے''۔ آپ ﷺ نے اسے مال عطا کیا اور انہیں ان کی قوم کی طرف لوٹا دیا، بنوسعد بن بکر کا قول ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں مکحول نامی غلام اور ایک لونڈی دی۔ انہوں نے ان کا آپس میں نکاح کر دیا۔ تو یوں ان کے پاس غلام لونڈی کی نسل برقرار رہی۔

مستغفری نے سلمہ بن فضل کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق اسی طرح نقل کیا ہے۔ ابن سعد [2] فرماتے ہیں: شیماء اپنی والدہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کو گود لیتیں اور کندھے پر بٹھاتی تھیں۔

ابوعمر کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ کے شہسواروں نے ہوازن پر شب خون مارا، یہ قیدیوں میں شامل تھیں۔ انہوں نے کہا: میں تمہارے ساتھی کی بہن ہوں، جب وہ انہیں لے کر آئے، تو کہنے لگیں: اے محمد (ﷺ)! میں آپ کی بہن ہوں۔ آپ ﷺ نے انہیں علامت سے پہچان لیا، اور انہیں مرحبا کہا، اپنی چادر بچھا کر انہیں بٹھایا اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اگر تمہیں پسند ہے کہ تم اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ تو میں تمہیں پہنچا دوں، اور اگر تمہیں پسند ہے تو میرے پاس عزت واحترام سے رہو''۔ کہنے لگیں: بلکہ مجھے لوٹا دیجئے۔ وہ اسلام لائیں اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں چوپائے، بکریاں، تین غلام اور ایک لونڈی دی۔ محمد بن معلی ازدی نے کتاب الترقیص میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں، حضرت شیماء فرماتی ہیں: بچپن میں نبی علیہ السلام کو جھولا جھلاتے کہہ رہی تھیں: ''اے ہمارے ربّ! ہمارے لیے محمد (ﷺ) کو سلامت رکھنا، تاکہ ہم انہیں جوان اور رعنا دیکھ سکیں، پھر ہم انہیں دیکھیں کہ وہ سردار اور قابل اتباع بن چکے ہیں، اور ان کے دشمنوں اور حاسدین کو تباہ فرما اور انہیں ایسی عزت عطا فرما جو ہمیشہ رہے''۔

ابوعروہ ازدی جب یہ اشعار پڑھتے تو فرماتے: اللہ تعالیٰ نے کس احسن انداز سے ان کی دعا قبول کی ہے۔

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث خالی ہے، ان دونوں میں کسی صحابیہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں۔

---

[1] السيرة النبوية (٧٩،٧٨/٤) [2] الطبقات الكبرٰى (٢٥٠/٨)

القسم الرابع از حرف شین

۱۱۳۸۲ شُخبرہ ✿

بنو تمیم بن اُسد سے ہیں، مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ابو موسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ لفظی غلطی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ سَخْبرہ سین کے ساتھ ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۱۱۳۸۳ الشفاء بنت عبدالرحمٰن الأنصاریہ ✿

مدنیہ، ان سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی، ابو عمر ✿ نے ان کا مختصر ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ نہیں لکھا کہ انصاریہ ہیں، نہ مدینہ لکھا ہے، اور یہ اضافہ کیا ہے کہ میرے خیال میں یہ پہلی والی ہیں یعنی شفاء بنت عبداللہ بن سلیمان بن ابوحثمہ ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے خیال کیا، اور حدیث جس کی طرف انہوں نے اشارہ کیا، وہی ہے جو شفاء بنت عبداللہ کے سوانح میں ذکر کی گئی ہے، زہری کے طریق سے، بحوالہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن انہوں نے ان سے شرحبیل بن حسنہ کے قصے میں روایت کی ہے، گویا بعض راویوں نے ان کے والد کے نام میں غلطی کی۔ فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن، جنہوں نے انہیں انصاریہ کہا ہے، انہیں وہم ہوا ہے۔

۱۱۳۸۴ شُقَیرہ الأسدیۃ ✿

حبشیہ، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: حبشیہ ہیں، اور وہ روایت جو سُعیرہ کے بارے میں گزری ہے بیان کی ہے۔ یہی صحیح ہے۔ اس کی طرف ابو نعیم نے اشارہ کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے جو ان سے روایت کیا ہے، اس میں مستغفری نے ان کا نام لیا ہے۔ ام زفر کے سوانح میں شکیرہ کاف کے ساتھ ہے صحیح یہ ہے کہ وہ قاف کے ساتھ ہے۔

۱۱۳۸۵ شُمَیّہ

ان سے مرسل حدیث مروی ہے۔ حماد نے بحوالہ ثابت ان سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ اسے دوسری مرتبہ روایت کیا اور ان کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی مسند میں نقل کیا ہے اور دو طرق سے بحوالہ عفان، انہوں نے حماد سے مسند عائشہ رضی اللہ عنہا میں نقل کیا ہے۔

۱۱۳۸۶ شہیدہ ✿

ام ورقہ انصاریہ، ابن مندہ نے اسماء اعلام میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ وہم ہے، کیونکہ یہ ان کا وصف ہے۔

اس بارے میں ان کی صریح حدیث ہے، جو کنیتوں میں آئے گی۔ اس میں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب انہیں ان کے مدبر غلام نے شہید کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا: "ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم شہیدہ سے ملاقات کریں"۔ ✿

✿ اسد الغابة (٧٠٣٣) تجريد (٢٨٠/٢) ✿ اسد الغابة (٧٠٣٧) الاستيعاب (٣٤٤٦) تجريد (٢٨١/٢)

✿ الاستيعاب (١٨٧٠/٤) ✿ اسد الغابة (٧٠٤٠) تجريد (٢٨١/٢) ✿ اسد الغابة (٧٠٤٨) تجريد (٢٨١/٢)

✿ السنن الكبرىٰ (٤٠٦/١) (١٣٠/٣) جامع المسانيد والسنن (٥٦٤/١٥)

حرف صاد مہملہ

القسم الاوّل ازحرفِ صاد

۱۱۳۸۷ صَخرہ بنت أبی جھل

اس کا نام عمرو بن ہشام بن مغیرہ مخزومی ہے۔ان سے ابوسعید بن حارث بن ہشام نے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی پھران سے خالد بن عاص بن ہشام نے نکاح کیا جس سے ام حارث بن خالد پیدا ہوئے۔ زبیر بن بکار رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فاکہی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مکہ میں ان کا قصہ نقل کیا ہے، یہ اس قسم سے ہیں کیونکہ ان کے والد بدر کے دِن مقتول ہوا، یہ فتح کے دِن حاضر ہونے والوں میں تھیں۔ یہ ممتاز ہیں، پھر حجۃ الوداع میں شریک تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہیں، نکاح کیا اور اولاد ہوئی۔

۱۱۳۸۸ اصَعبہ بنت جبَل [1]

بن عمرو بن اوس، معاذ کی بہن ہیں، جن کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن سعد [2] نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ نے نکاح کیا، جس سے عبید پیدا ہوئے۔

۱۱۳۸۹ الصَّعبہ بنت الحضرَمی [3]

علاء بن حضرمی کی بہن ہیں، جن کے سوانح میں ان کا نسب مذکور ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ان کی والدہ ہیں۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وفات پاگئیں، بعض آلِ طلحہ نے مجھے بتایا کہ وہ اسلام لائیں۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ [4] نے تاریخ صغیر میں محمد بن یعقوب کے طریق سے، عبداللہ بن رافع سے بحوالہ ان کی والدہ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں، حضرت صعبہ بنت حضرمی باہر نکلیں، میں نے سنا وہ اپنے بیٹے طلحہ سے کہہ رہی تھیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ سخت ہوگیا ہے، اگر تم ان سے بات کرو تا کہ اس گھیرے کو توڑ دو۔

میں کہتا ہوں: یہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے زیادہ صحیح ہے۔

ابن اثیر [5] جیسا کہ ان کی عادت ہے اہل سیر ونسب کے اقوال کو جید اسناد والوں پر مقدم کرتے ہیں۔

---

[1] تجرید (۲۸۲/۲) [2] الطبقات الکبرٰی (۳۰۰/۸)

[3] اسد الغابة (۷۰۵۰) تجرید (۲۸۲/۲)

[4] التاریخ الصغیر (۱۰۸/۱) [5] اسد الغابة (۳۲۶/۵)

۱۱۳۹۰ **الصَّعبہ بنت رافع** بن امری القیس انصاریہ اشہلیہ، حواء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۳۹۱ الصَّعبہ بنت سہل ❶

بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم انصاریہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد ❷ فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ محمد بن عمر سے مروی ہے۔

۱۱۳۹۲ صَفیّہ بنت بُجیر الھذلیہ ❸

انہوں نے ماء زمزم پینے کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ ابو عمر ❹ نے مختصراً ان کا تذکرہ کیا ہے۔

۱۱۳۹۳ صَفیّہ بنت صَفیح

بن حارث بن ابی صعب بن ہنیہ بن سعد بن ثعلبہ دوسیہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ ابن فتحون نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: طبری اور بغوی رحمۃ اللہ علیہما نے ان کا نام لیا ہے اور نسب بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کے اسلام لانے کی روایت حرف الف میں امیمہ کے سوانح میں گزر چکی ہے۔

۱۱۳۹۴ صَفیّہ بنت بشامہ ❺

اعور کی بہن ہیں جو بنوعنبر بن تمیم سے ہیں۔ ابن حبیب ❻ نے محبر میں ایسی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا اور ان کی رخصتی نہیں ہوئی۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی سند سے جس میں کلبی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں اسے مسنداً نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا تھا، وہ قیدی ہو کر آئی تھیں، نبی کریم ﷺ نے انہیں اختیار دیا، فرمایا: "اگر تم چاہو تو مجھے اختیار کرلو، اور اگر چاہو تو اپنے شوہر کے پاس چلی جاؤ"۔ کہنے لگیں: "میں اپنے شوہر کو اختیار کرتی ہوں"۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں واپس بھیج دیا تو بنوتمیم نے ان پر لعنت کی۔

۱۱۳۹۵ صَفیّہ بنت ثابت ❼

بن فاکہ بن ثعلبہ انصاریہ، بنوخطمہ سے ہیں: ابن حبیب نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۳۹۶ صَفیّہ بنت الحارث

بن طلحہ بن ابوطلحہ عبدریہ، ان کا باپ بدر کے دن حالت کفر میں مارا گیا، اس کے بعد ان سے عبداللہ بن خلف خزاعی نے

---

❶ اسد الغابة (۷۰۵۱) ❷ الطبقات الکبریٰ (۲۳۸/۸)
❸ اسد الغابة (۷۰۵۲) الاستیعاب (۳۴۵۱) تجرید (۲۸۲/۲) ❹ الاستیعاب (۱۸۷۱/٤)
❺ اسد الغابة (۷۰۵۳) تجرید (۲۸۲/۲) ❻ المحبر (۹۶)
❼ اسد الغابة (۷۰۵٤) تجرید (۲۸۲/۲)

نکاح کیا، اس سے طلحہ بن عبداللہ نے نکاح کیا جو طلحہ طلحات کے نام سے معروف ہیں، ان کی بہن رملہ ہیں، زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے کیونکہ اہل مکہ حجۃ الوداع میں حاضر تھے اور مکہ میں اس وقت صرف مسلمان ہی تھے، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سنن میں ہے۔ وہ ان کے پاس واقعۂ جمل میں قصر بنوخلف میں آئی تھیں، ان سے محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی۔

۱۱۳۹۷ صَفیَّہ بنت الحارث

بن کلدہ ثقفیہ۔ مشہور صحابی عتبہ بن غزوان جو امیر بصرہ تھے، ان کی زوجہ ہیں، عمر بن شَبّہ نے اخبار بصرہ میں ان کا بحوالہ ابوحسن مدائنی ذکر کیا ہے۔ ان کی بہن اردہ بنت حارث بن کلدہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۳۹۸ صَفیَّہ بنت حُیَیّ [1]

بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عُبَید بن کعب بن ابوحبیب، بنونضیر سے ہیں، اور لاوی بن یعقوب کی اولاد سے ہیں، پھر حضرت ہارون بن عمران جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں، کی اولاد سے ہیں، سلام بن مِشکم کی زوجہ تھیں، اس کے بعد کنانہ بن ابوحُقیق کی زوجیت میں آئیں، خیبر کے دِن کنانہ مارا گیا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا قیدی بنالی گئیں اور دِحیہ کے حصہ میں آئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے واپس لے کر آزاد کر کے نکاح کر لیا۔ صحیحین [2] میں یہ حدیث انس سے مختصر اور طویل ثابت ہے۔

ابن اسحاق [3] نے یونس بن بکیر کی روایت سے جو ان کے حوالے سے مروی ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد اسحاق بن یسار نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحقیق کے قلعے غموس کو فتح کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ صفیہ بنت حُیی اور ان کی چچا زاد کو لے کر یہودی لاشوں کے پاس سے گزرے، جب انہیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ عورت نے دیکھا تو اپنا چہرہ پیٹنے اور چیخنے چلانے لگی اور مٹی اپنے چہرے پر ڈالنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس شیطانن کو مجھ سے دور کرو''۔ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حکم دیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بٹھا دی گئیں اور ان پر کپڑا ڈال دیا گیا، تو لوگوں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے پسند فرما لیا ہے، [4] اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کیا تمہارے دل سے رحمت نکال لی گئی تھی جب تم نے ان عورتوں کو ان کے مقتولوں کے پاس سے گزارا؟''

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پہلے دیکھا کہ چاند ان کی گود میں آ گرا ہے، انہوں نے اپنی والدہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے ان کے چہرے پر طمانچہ مارا اور کہا: ''تمہارے اندر اتنی خودسری آ گئی ہے، تم یہ چاہتی ہو کہ عرب کے بادشاہ کی بیوی بنو!'' اس کا نشان ان کے چہرے پر باقی رہا، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اپنے خواب کے بارے میں بتایا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ ان کی اسناد سے قصہ خیبر میں نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں رہے،

---

[1] اسد الغابة (٧٠٥٥) الاستيعاب (٣٤٥٢) تجريد (٢/٢٨٢) [2] بخاری (٣٧١) مسلم (٣٤٨٢، ٤٦٤١)

[3] السيرة النبوية (٣/٢٦٠، ٢٦١) شرح السنة (٦/٢٠٠) [4] البداية والنهاية (٣/٣٧٢)

یہاں تک کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حیض سے پاک ہوگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے سوار کر لیا، جب خیبر سے چھ میل دور منزل پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل کے ساتھ رات گزارنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دل میں یہ بات محسوس کی، جب صہباء مقام آیا جو خیبر سے بارہ میل کی مسافت پر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اُترے، ام سلیم نے انہیں کنگھی کی اور عطر لگایا۔ ام سنان اسلمیہ فرماتی ہیں، وہ نہایت خوبصورت تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہونے والی بیوی کے پاس گئے، جب صبح ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا فرمایا تھا، انہوں نے کہا مجھ سے فرمایا: ''پہلی مرتبہ پڑاؤ پر تم کیوں رُکی رہیں؟'' میں نے کہا: ''مجھے خوف ہوا کہ آپ یہودیوں کے قریب ہیں، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کا مرتبہ اور بڑھ گیا''۔

ابن سعد نے یہی فرمایا کہ ہمیں عفان نے خبر دی کہ ہم سے حماد نے ثابت سے، انہوں نے سمیہ سے، بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار پڑ گیا، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس زائد اونٹ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''صفیہ کا اونٹ بیمار ہوگیا ہے، تم اسے اونٹ دے دو''۔ کہنے لگیں: کیا میں اس یہودیہ کو اونٹ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذی الحجہ اور محرم دو یا تین مہینے چھوڑ دیا کہ ان کے پاس تشریف نہ لاتے تھے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہاں تک کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نا اُمید ہوگئیں۔

ابن ابوعاصم نے قاسم بن عوف کے طریق سے بحوالہ ابو بَرزہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے مقام پر اُترے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا شادی کے کپڑوں میں ملبوس تھیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ سورج اُتر کر ان کے سینے پر آ گیا ہے، انہوں نے اپنے شوہر سے یہ بیان کیا، تو اس نے کہا: تم یہ چاہتی ہو کہ اس سردار کی زوجہ بنو جو یہاں اترا ہے۔ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قلعے کو فتح کیا اور ان کے شوہر کو گرفتار کر کے قتل کر دیا..... (الحدیث) اس روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چبوترے پر کھجوریں پھیلا دیں، اور کہا: کھاؤ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا ولیمہ ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے عطاء بن یسار کے طریق سے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خیبر سے آئیں، تو حارثہ بن نعمان کے گھر اتاری گئیں، انصار کی خواتین نے سنا تو آئیں اور ان کے حسن و جمال کو دیکھنے لگیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نقاب اوڑھے آئیں، جب وہ باہر نکلیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے آئے اور فرمایا: ''اے عائشہ! کیسی لگیں؟'' انہوں نے کہا: مجھے ایک یہودیہ نظر آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح نہ کہو، وہ اسلام لا چکی ہیں اور ان کا اسلام سنور گیا ہے۔

ام سنان اسلمیہ اور امیہ بنت ابوقیس کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ عبداللہ بن عمر عمری کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو وہاں خواتین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نقاب کئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہچان لیا اور ان کے کپڑے کا ایک کونہ پکڑا اور فرمایا: ''اے سرخ رنگت والی، تمہیں یہ کیسی لگیں؟''

صحیح سند سے حضرت سعید بن مسیب سے مرسل حدیث سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں اور ان کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں، انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ساتھ دوسری خواتین کو دے دیں۔

ترمذی [1] نے کنانہ کے طریق سے جو صفیہ کے مولیٰ ہیں نقل کیا ہے، کہ انہوں نے ان سے بیان کیا، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ترمذی (۳۸۹۲)

میرے پاس تشریف لائے اور مجھے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے کوئی بات پہنچی تھی، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے یہ کیوں نہیں کہا: تم دونوں مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتی ہو جبکہ محمد میرے شوہر، ہارون میرے والد اور موسیٰ میرے چچا ہیں؟'' انہیں یہ بات پہنچی تھی کہ انہوں نے کہا ہے: ہم ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ عزت والی ہیں، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹیاں ہیں۔

ابوعمر فرماتے ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا عقل مند، بردبار اور صاحب فضیلت تھیں، ہم نے روایت کیا کہ ان کی لونڈی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ ہفتے کے دن کو پسند کرتی ہیں اور یہودیوں سے صلہ رحمی کرتی ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف آدمی بھیجا اور اس بارے میں سوال کیا، کہنے لگیں: رہا ہفتے کا دن تو جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جمعے کا دن عطا کیا ہے میں ہفتے کے دن کو پسند نہیں کرتی، اور رہے یہود تو میرے ان میں رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتی ہوں، پھر لونڈی سے پوچھا: تمہیں اس پر کس نے آمادہ کیا: کہنے لگیں: شیطان نے آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جاؤ تم آزاد ہو۔

ابن سعد نے حسن سند سے بحوالہ زید بن اسلم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مرض وفات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئیں تو حضرت صفیہ بنت حُیَیّ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی کاش میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ ہوتی تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن ان کو دیکھنے لگیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کلی کرو''۔

وہ کہنے لگیں: کس چیز سے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اس کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے اللہ کی قسم وہ سچی ہے، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ان سے ان کے بھتیجے اور مولیٰ کنانہ اور دوسرے مولیٰ یزید بن مُعَتّب نے، زید العابدین علی بن حسین، اسحاق بن عبداللہ بن حارث اور مسلم بن صفوان نے روایت کی۔

بعض کا قول ہے: ۳۶ھ میں وفات پائی، یہ ابن حبان نے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے اسی پر اعتماد کیا ہے، وہ غلط ہے۔ کیونکہ حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جبکہ ان کا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کرنا صحیحین میں ثابت ہے۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ۵۰ھ میں وفات پائی، [1] یہ زیادہ صحیح ہے۔

ابن سعد نے امیہ بنت ابوقیس غفاریہ کی روایت سے نقل کیا ہے۔ اس سند میں واقدی ہیں: فرماتے ہیں: میں ان خواتین میں سے تھی، جنہوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو تیار کیا تھا، میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: میرا نکاح جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا تو میں تقریباً سترہ برس کی تھی، فرماتے ہیں، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خلافت معاویہ میں ۵۰ھ میں وفات پا گئیں۔

ابن سعد نے بھی حسن سند سے بحوالہ کنانہ مولیٰ صفیہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ایک خچر پر سوار ہو کر آئیں تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنوں کو دور کریں، انہیں اشتر ملا جس نے خچر کے منہ پر چھڑی ماری، انہوں نے کہا: مجھے واپس لے چلو ایسا نہ ہو کہ میری رسوائی کرے، فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت حسن کو اپنے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے درمیان ٹھہرایا یوں وہ ان کی طرف کھانا اور پانی بھیجتی تھیں۔

---

[1] اسد الغابة (۳۲۸/۵)

۱۱۳۹۹ صَفِیّہ بنت الخطاب [1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اخوۃ میں ان کا ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: ان سے سفیان بن عبدالاسد نے نکاح کیا، جس سے اُسود پیدا ہوئے۔

قدامہ بن مظعون کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ انہوں نے ان سے نکاح کیا، ابوعلی غسانی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابوعمر [2] نے قدامہ کے حالات میں ان کا ذکر کیا ہے اور علیحدہ ذکر نہیں کیا۔

۱۱۴۰۰ صَفِیّہ بنت الزبیر [3]

بن عبدالمطلب بن ہاشم ھاشمیہ، ابن سعد [4] نے بنو ہاشم کے ان لوگوں میں کیا ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کی کھجوریں کھانے کو دیں، ان کے چالیس وسق تھے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ عاتکہ بنت ابو وھب مخزومیہ ہیں، جو ضُباعہ کی سگی بہن ہیں۔

۱۱۴۰۱ صَفِیّہ بنت شیبہ [5]

بن عثمان عبدریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب ذکر ہو چکا ہے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، یہ قول بعید ہے کہ انہیں دیدار حاصل نہیں، صحیح بخاری میں ان کی حدیث تعلیقاً ثابت ہے، فرماتے ہیں: ابان بن صالح نے بحوالہ حسن بن مسلم، انہوں نے صفیہ بنت شیبہ روایت کی، فرماتی ہیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: [6] ابن مندہ نے محمد بن جعفر بن زبیر کے طریق سے، عبیداللہ بن عبداللہ بن ابوثور، انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی ہوں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے ....الحدیث۔

انہوں نے ازواج مطہرات حضرت عائشہ، ام حبیبہ اور ام سلمہ اس کے علاوہ اسماء بنت ابوبکر، ام عثمان بنت سفیان شیبہ کی ام ولد وغیرہ سے روایت کیا، ان سے ان کے بیٹے منصور بن صفیہ، جو عبدالرحمٰن حجبی کے بیٹے ہیں اور بھتیجے عبدالحمید بن جُبیر بن شیبہ، حسن بن مسلم، قتادہ، مغیرہ بن حکیم، عبیداللہ بن عبداللہ بن ابوثور، میمون بن مھران اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

ابن معین فرماتے ہیں: ابن جریج نے ان کا زمانہ پایا، لیکن ان سے سنا نہیں۔ ابن حبان نے ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۰۲ صَفِیّہ بنت عبدالمطلب [7]

بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور زبیر بن عوام کی والدہ ہیں جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت حمزہ

---

[1] اسد الغابۃ (۷۰۵۶) الاستیعاب (۳۴۵۳) [2] الاستیعاب (۱۸۷۲/٤)

[3] تجرید (۲۸۲/۲) [4] الطبقات الکبرٰی (۳۲/۸)

[5] اسد الغابۃ (۷۰۵۸)، االاستیعاب (۳٤۵٤)، تجرید (۲۸۳/۲)

[6] السیرۃ النبویۃ (٤۲/٤)، اسد الغابہ (۳۲۹/۵) [7] اسد الغابۃ (۵۰۵۹)، الاستیعاب (۳٤۵۵)، تجرید (۲۸۳/۲)

رضی اللہ عنہ کی سگی بہن ہیں، ان کی والدہ ہالہ بنت وہب ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہیں۔ ان سے سب سے پہلے حارث بن حرب بن امیہ نے نکاح کیا وہ وفات پا گئے تو ان سے عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ نے نکاح کیا، ان سے زبیر اور سائب پیدا ہوئے، اسلام لائیں اور روایت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہیں، یہ ابو عمر کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: اپنے بیٹے زبیر کے ساتھ ہجرت کی، ابن ابوخیثمہ اور ابن مندہ نے ام عروہ بنت جعفر بن زبیر کی روایت سے بحوالہ ان کے والد انہوں نے اپنی دادی صفیہ سے روایت کیا ہے: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف نکلے تو اپنی ازواج کو فارع نامی قلعے میں ٹھہرا دیا، ان کے ساتھ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ فرماتے ہیں: یہود میں سے ایک آدمی آیا اور قلعے پر چڑھنے لگا یہاں تک کہ جھانک کر ہمیں دیکھ لیا۔

میں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: جاؤ اسے قتل کرو، انہوں نے کہا: اگر میں یہ کر سکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اس کی طرف بڑھی اور اسے تلوار ماری یہاں تک کہ اس کا سر کاٹ لیا، میں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: اٹھو، اس کا سر یہودیوں پر پھینک دو، وہ قلعے سے نیچے ہیں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں یہ بھی نہیں کر سکتا، وہ فرماتی ہیں: میں نے اس کا سر یہودیوں پر پھینک دیا، وہ کہنے لگے: ہم جانتے ہیں، وہ اپنے گھر والوں کو اکیلا چھوڑنے والا نہیں ہے، پھر وہ منتشر ہو گئے۔

ابن اسحاق نے یونس بن بکیر کی روایت میں جو ان سے مروی ہے، بحوالہ ان کے والد، انہوں نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فارع نامی قلعے میں تھیں ...... پھر قصہ بیان کیا، اس میں ہے: میں نے نقاب کیا اور ایک کھونٹا اٹھا کر قلعے سے اتر کر اس کی طرف آئی اور کھونٹے سے اسے مارا، بالآخر اسے قتل کر دیا۔

یونس نے بحوالہ ہشام، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفیہ سے اسی طرح روایت کیا، اور یہ اضافہ کیا: یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے مشرکین میں سے ایک آدمی کو قتل کیا۔

ابن سعد [1] نے اسے اپنے والد اسامہ سے، انہوں نے ہشام سے، بحوالہ اپنے والد نقل کیا ہے: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں سے جنگ کرنے تشریف لے گئے تو ازواج مطہرات کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے قلعے میں چھوڑا، کیونکہ وہ سب سے محفوظ قلعہ تھا، حضرت حسان رضی اللہ عنہ غزوہ خندق سے پیچھے رہ گئے تھے، ایک یہودی آیا اور قلعے کے ساتھ باتیں سننے کے لئے کھڑا ہو گیا، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس کی طرف جاؤ اور اسے قتل کر دو۔

حماد کے طریق سے ہشام سے بحوالہ ان کے والد روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا احد کے دن آئیں، لوگوں کو شکست ہو چکی تھی، ان کے ہاتھوں میں نیزہ تھا، جس سے ان کے چہروں پر مار رہی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے زبیر، عورت ہے'' ابن سعد فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے ..... [2]

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۲۷/۸) [2] بیاض فی الأصل

طبرانی نے حفص بن غیاث کے طریق سے بحوالہ جعفر بن محمد انہوں نے ان کے والد سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ وفات پا گئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنی چادر سے اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں: آپ ﷺ کے بعد کئی واقعات اور مصیبتیں پیش آئیں۔ آپ ﷺ اگر موجود ہوتے تو حوادثات کم ہوتے''۔

ابن اسحاق نے سیرت میں ابراہیم بن سعد وغیرہ کی روایت سے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے مرثیہ میں شعر کہے: ''رسول اللہ ﷺ کی وفات کی وجہ سے جب ان کا دن قریب آ گیا، اے میری آنکھ! تو لگاتار آنسو بہا''۔

سیرت میں یونس بن بکیر کی روایت سے بحوالہ ابن اسحاق مروی ہے: مجھ سے زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ، محمد بن یحییٰ وغیرہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں روایت کی، فرماتے ہیں: حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب اپنے بھائی کو دیکھنے آئیں، ان سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا: امی! رسول اللہ ﷺ آپ سے کہہ رہے ہیں کہ واپس لوٹ جائیں۔ ٹھہر کر انہوں نے کہا: کس وجہ سے، مجھے خبر ملی ہے کہ میرے بھائی کا مثلہ ہوا ہے۔ یہ اللہ کے راستے میں ہوا ہے تو اس میں ہمیں راضی رہنا چاہئے۔ میں ضرور صبر کروں گی اور اللہ سے ثواب کی امید رکھتی ہوں، ان شاء اللہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے جانے دو'' وہ ان کے پاس آئیں، اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت طلب کی، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو وہ دفن کئے گئے۔ [1]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے مرثیے میں یہ اشعار کہے: ع

''آج کا دن جو آپ ﷺ پہ گزر رہا ہے، اس کا سورج اگرچہ روشن تھا یوں لگتا ہے وہ بے نور ہو گیا''۔

۱۱۴۰۳ صفیہ بنت عبیدہ

بن حارث بن مطلب بن عبدمناف مطلبیہ، ابن سعد نے ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۱۱۴۰۴ صفیہ بنت عبید

بن اسد بن ابوعلاج ثقفیہ، حارث بن کلدۃ کی زوجہ ہیں، ان کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ اسلام لائیں اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ زیاد کی والدہ سمیہ کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ حارث نے انہیں حضرت صفیہ کو ہبہ کر دیا، انہوں نے اپنے غلام عبید سے ان کا نکاح کر دیا۔

۱۱۴۰۵ صفیہ بنت عبید

بن ربیعہ بن عبدشمس عبشمیہ، شماس بن عثمان بن شرید کی زوجہ ہیں، بلاذری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] السیرة النبویة (۷۷/۳)

۱۱۴۰۶ صفیہ بنت عطیہ

ان سے غیاث بن عبدالعزیز نے روایت کی، یہ ان کی دادی ہیں؟ ابوداؤد کے ہاں ابوبحر بکراوی کی روایت سے ان کی حدیث ہے، جوان سے مروی ہے، وہ ان سے روایت کرتے ہیں: میں عبدالقیس کی خواتین کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، ہم نے ان سے کھجور اور کشمش کے بارے میں سوال کیا......الحدیث

بخاری فرماتے ہیں: اسے عبدالواحد بن واصل نے غیاث سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: کبھی کبھار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبیذ میں مٹھی بھر کشمش ڈال دیتے ہیں، فرمایا: پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۴۰۷ صفیہ بنت عمر [1]

بن خطاب قرشیہ عدویہ: طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے، ابونعیم، پھر ابوموسیٰ نے ان کی پیروی کی ہے۔ محمد بن سہل اسدی کے طریق سے، شریک سے بحوالہ عبدالکریم، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے: کہ صفیہ بنت عمر بن خطاب خیبر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔

۱۱۴۰۸ صفیہ بنت عمرو

بن عبدوَدّ عامریہ: خندق کے دن ان کا باپ مارا گیا، اس کے قتل کا قصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مشہور ہے۔ سہل بن عمرو کی زوجہ ہیں، جن سے عمرو بن سہل پیدا ہوئے، لوگ کہنے لگے تم نیک بخت ہو، پھر انس بن سہل پیدا ہوئے تو لوگوں نے کہا: تم نے نجابت اور شرافت کو جمع کر لیا ہے۔ ہشام بن کلبی نے ابوعوانہ سے یہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۰۹ صفیہ بنت مَحْمِیَہ [2]

حارث بن محمیہ کی بہن اور عبداللہ بن حارث کی پھوپھی ہیں۔ ان دونوں کا ذکر گزر چکا ہے۔ فضل بن عباس بن عبدالمطلب نے ان سے نکاح کیا، ابن اثیر [3] فرماتے ہیں: مسلم [4] میں ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ جب انہوں نے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گورنری کا مطالبہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمیہ سے فرمایا: اپنی بیٹی کا فضل سے نکاح کر دو لیکن اس کا نام نہیں لیا۔

۱۱۴۱۰ صفیہ [5]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں، ان سے امۃ اللہ بنت رُزینہ نے کسوف کے بارے میں مرفوع حدیث روایت کی ہے، یہ ابوعمر [6] کا قول ہے۔

---

[1] اسدالغابة (٧٠٦١)، تجريد (٢٨٣/٢) [2] اسدالغابة (٧٠٦٢)، الاستيعاب (٣٤٥٧)، تجريد (٢٨٣/٢)

[3] اسدالغابة (٣٣٠/٥) [4] مسلم (٢٤٧٨) (٢٤٧٩)

[5] اسدالغابة (٧٠٥)، الاستيعاب (٣٤٥٨)، تجريد (٢٨٢/٢) [6] الاستيعاب (١٨٧٣/٧)

(۱۱۴۱۱) صفیہ [1]

بے نسبت، صحابیہ ہیں، ان سے اسحاق بن عبداللہ بن حارث نے روایت کی، فرماتی ہیں، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کندھے کا گوشت پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور نماز پڑھی، وضونہیں کیا۔ ابوعمر [2] نے اسی طرح مختصر ذکر کیا ہے۔ تہذیب میں مزی کی کاوش کا تقاضا یہ ہے کہ وہ صفیہ بنت حیی ہیں۔

(۱۱۴۱۲) صفیہ [3] اُخری

بے نسبت۔ صحابہ میں سے ایک خاتون ہیں، اہل کوفہ کے پاس ان کی حدیث ہے، ان سے مسلم بن صفوان نے روایت کی، ابن عبدالبر [4] نے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابن مندہ کو یقین ہے کہ یہ وہی صفیہ ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ بنت حیی ہیں۔ اِدریس مرہبی کے طریق سے بحوالہ مسلم بن صفوان، انہوں نے حضرت صفیہ سے حدیث نقل کی ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ بیت اللہ پر حملہ کرنے سے نہیں رکیں گے یہاں تک کہ جب وہ بیداء مقام پر ہوں گے تو شروع سے لے کر آخر تک دھنسا دیئے جائیں گے......الحدیث [5]

(۱۱۴۱۳) صفیة [6]

بے نسبت۔ ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں حسن بن ابوجعفر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، فرمایا: ''زمزم کا پانی ہر بیماری کی شفا ہے'' حسن میں ضعف ہے۔ اور ان کے شیخ کو میں نہیں پہچانتا، مجھے معلوم نہیں کہ اس نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے سنا یا نہیں؟

(۱۱۴۱۴) الصّماء بنت بُسرالمازنیہ [7]

انہیں، ان کے والدین اور بھائی عبداللہ بن بسر کو شرف صحابیت حاصل ہے، ہفتے کو روزے کی مانعت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ [8] بعض کا قول ہے: عبداللہ کی پھوپھی ہیں، بعض نے کہا: ان کی خالہ ہیں، ابن مندہ نے ولید بن مسلم وغیرہ کے طریق سے بحوالہ ثور بن یزید، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے عبداللہ بن بسر سے انہوں نے اپنی بہن صماء سے روایت کیا ہے۔

اور عالی سند سے ابوعاصم سے بحوالہ ثور، معاویہ بن صالح کے طریق سے، انہوں نے ابوعبداللہ بن بُسر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنی پھوپھی صماء سے نقل کیا ہے، اور فضیل بن فضالہ سے بحوالہ عبداللہ بن بُسر انہوں نے اپنی خالہ صماء

---

[1] اسد الغابة (٧٠٦٤)، الاستيعاب (٣٤٥٩)، تجريد (٢/٢٨٣) [2] الاستيعاب (٤/١٨٧٤)

[3] اسد الغابة (٧٠٦٣)، الاستيعاب (٣٤٦٠)، تجريد (٢/٢٨٣) [4] الاستيعاب (٤/١٨٧٤)

[5] مسند احمد (٦/٣٣٦) [6] اسد الغابة (٧٠٥٢) تجريد (٢/٢٨٢)

[7] اسد الغابة (٧٠٦٥)، الاستيعاب (٣٤٦١) تجريد (٢/٢٨٣)

[8] ابوداؤد (٢٤٢١) ترمذی (٧٤٤)

سے نقل کیا ہے، اصحاب سنن نے ان کی حدیث ثور کے طریق سے نقل کی ہے، نسائی نے ان کے طرق کی تخریج اور ان کے راویوں کے بیان اختلاف کا ذکر زیادہ کیا ہے۔ انہوں نے دُحیم اول کو ترجیح دی، ابوزُرعہ دمشقی فرماتے ہیں: مجھ سے دُحیم نے فرمایا: اہل بیت چار ہیں، جنہیں شرف صحابیت حاصل ہے، بُسر اور اس کے دونوں بیٹے عبداللہ اور عطیہ اور ان کی بہن صماء۔

۱۱۳۱۵ الصُّمَیتہ *

لیثیہ، بعض کا قول ہے: داریہ، نسائی اور ابن ابوعاصم نے ان کی حدیث عقیل کے طریق سے، بحوالہ زہری انہوں نے عبیداللہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے، انہوں نے صمیتہ سے نقل کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھیں، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینہ میں مرے تو ضرور ایسا کرے، کیونکہ جو اس میں مرے گا، قیامت کے دن میں اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا''۔

ابن مندہ فرماتے ہیں: اسے صالح نے ابواخضر سے بحوالہ زہری رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: وہ یتیمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں۔

میں کہتا ہوں: دونوں روایتوں میں بعد نہیں، کیونکہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں ہوں گی وہ نبی کریم ﷺ کی پرورش میں ہیں۔ اور صالح بن ابواخضر ضعیف ہے۔

اسے یونس نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے صمیتہ سے جو بنولیث کی خاتون ہیں روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا...... پھر حدیث ذکر کی۔

اس میں یہ اضافہ ہے: زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے ملا اور ان کی حدیث کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے مجھ سے صمیتہ کے حوالے سے حدیث بیان کی، یہ ابن وھب کی بحوالہ یونس روایت ہے، جو عقیل کی روایت کے موافق ہے، اسے عتبہ نے بحوالہ یونس روایت کیا ہے عبیداللہ اور صمیتہ کے درمیان صفیہ بنت ابوعبید کا ذکر کیا ہے۔ اسے ابن ابوذئب کے بحوالہ زہریؒ روایت کیا فرماتے ہیں: بحوالہ عبیداللہ، انہوں نے ایک یتیم عورت سے انہوں نے صفیہ بنت ابوعبید، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث ذکر کی۔

القسم الثانی ازحرف صاد

۱۱۳۱۶ صفیه بنت أبی عبید الثقفیه *

عبداللہ بن عمر بن خطاب کی زوجہ ہیں، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔

ابوعمر * نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: انہیں روایت حاصل ہے، ان سے مولیٰ ابن عمر نے روایت کی، اسی طرح فرمایا:

* اسد الغابة (٧٠٦٦)، الاستيعاب (٣٤٦٢)، تجريد (٢/٢٨٣)

* اسد الغابة (٧٠٦٠) الاستيعاب (٣٤٥٦) تجريد (٢/٢٨٣)

* الاستيعاب (٤/١٨٧٣)

انہوں نے روایت کی، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، یہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [1] کے قول کے خلاف ہے۔ انہوں نے ان راویوں میں ان کا ذکر کیا ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نہیں کی اور آپ ﷺ کی ازواج سے روایت کی، ابن سعد کا اسی طرح قول ہے: ان کی والدہ عُلَیلہ بنت اسید بن ابو عاص ہیں، جو عتاب امیر مکہ کی بہن ہیں۔ ابن مندہ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا اور حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حدیث نہیں سنی۔

دارقطنی کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ نہیں پایا، یہ انہوں نے سنن میں کتاب الوتر میں عبداللہ بن نافع کے طریق سے جو مولیٰ ابن عمر ہیں، ان کی والدہ سے بحوالہ ام سلمہ وتر کی قضا کے بارے میں مرفوع حدیث نقل کرنے کے بعد فرمایا، ایک روایت میں ہے: بحوالہ عبداللہ بن نافع، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفیہ بنت ابوعبید سے روایت کیا ہے، پھر حدیث ذکر کی، اس میں یہ اضافہ ہے: نافع کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع درست نہیں، اور سند میں پے در پے تین راوی ضعیف ہیں۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے بحوالہ ان کے والد ذکر کیا ہے: ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خلافت عمر میں نکاح کیا، یہ اس قول کے زیادہ قریب ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہوئی۔ لہٰذا ادراک کی نفی کے قول کو ادراک سماع پر محمول کیا جائے گا، گویا وہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بالغ ہوئیں۔

ان سے ان کے شوہر کے بیٹے سالم، ان کے خاوند کے مولیٰ نافع، عبداللہ بن دینار، موسیٰ بن عقبہ نے روایت کی، عجلی اور ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن سعد نے خالد بن مَخلد سے، انہوں نے عبداللہ بن عمری سے، انہوں نے نافع سے بحوالہ ابن عمر روایت کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف سے چار سو دینار حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مہر میں دیئے، میں نے چپکے سے اس میں دو سو درہم کا اضافہ کر دیا۔

صحیح سند کے ساتھ ان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں سورہ کہف پڑھتے ہوئے سنا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں ان سے واقد، ابوبکر، ابوعبیدہ، عبداللہ، عمر، حفصہ اور سودہ رضی اللہ عنہم پیدا ہوئے۔ پھر جید سند سے بحوالہ نافع نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بوڑھی ہو گئی تھیں اور سواری پر کعبہ کا طواف کرتی تھیں۔ صحیحین میں ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع سے لوٹ کر آئے تو انہیں کہا گیا: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سواری پر پیچھے آ رہی ہیں، انہوں نے چلنے میں جلدی کی اور دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا..... (الحدیث) اس کا مطلب ہوا، یہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا واقعہ ہے۔

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۳۴۶/۸، ۳۴۷)

القسم الثالث از حرف صاد

۱۱۴۱۷ الصهباء بنت ربيعه

بن بجیر بن عبد بن علقمہ بن حارث بن عتبہ ثعلبیہ، ان کی کنیت ام حبیب ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، عین نمر کے قیدیوں میں سے تھیں، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں دوسرے قیدیوں کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں جن سے عمر اکبر اور رُقیہ پیدا ہوئے۔

القسم الرابع از حرف صاد

۱۱۴۱۸ صفيه (بے نسبت)

ان سے اسحاق بن عبداللہ نے روایت کی۔

۱۱۴۱۹ صفيه (بے نسبت) ✿

ان سے مسلم بن صفوان نے روایت کی، پہلی قسم میں ان دونوں کا ذکر گزر چکا ہے۔ ہم نے ان دونوں کے بارے میں قول ذکر کیا ہے کہ یہ صفیہ بنت حیی ہیں، مسلم بن صفوان نے ان سے جو روایت کی ہے، غالب گمان ہے کہ صفیہ بنت حُیَی ہیں، اور دوسری کا احتمال ہے۔ واللہ اعلم!

✿ تجريد (۲/۲۸۳)

حرفِ ضاد معجمہ

القسم الاوّل از حرفِ ضاد

۱۱۴۲۰ ضباعہ بنت الزبیر ❶

بن عبدالمطلب ہاشمیہ، نبی کریم ﷺ کی چچا زاد ہیں، مقداد بن اسود کی زوجہ ہیں، ان سے عبداللہ اور کریمہ پیدا ہوئے، زبیر کا قول ہے: زبیر بن عبدالمطلب کی ضُباعہ سے نسل چلی، ام حکم ان کی بہن ہیں، یہ ابن سعد ❷ کا قول ہے۔ فرماتے ہیں: عاتکہ بنت ابووہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم ان کی والدہ ہیں، ان کے بیٹے عبداللہ یوم جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ساتھ دیتے ہوئے شہید ہوئے، ضُباعہ نے نبی کریم ﷺ سے اور اپنے شوہر مقداد سے روایت کی۔

ان سے ابن عباس، عائشہ اور ان کی بیٹی کریمہ بنت مقداد ابن المسیب، عروہ، اعرج وغیرہ نے روایت کی۔

ابوداؤد، نسائی، ترمذی میں حج میں شرط لگانے کے بارے میں ان کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ضُباعہ بنت زبیر نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: میں حج کرنا چاہتی ہوں، کیا میں شرط لگاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔ انہوں نے عرض کیا: ''میں کیا کہوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو: میں حاضر ہوں! اے اللہ میں حاضر ہوا! جس جگہ تم محصور ہوئی وہاں سے احرام کھول دینا''۔ ❸

ابن مندہ کا قول ہے: یہ روایت عکرمہ سے مشہور ہے۔ اسے عبدالکریم نے روایت کیا ہے: مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سننے والے نے روایت کیا، فرماتے ہیں: مجھ سے ضباعہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے احرام باندھنے میں شرط لگائیں، فرماتے ہیں: اسے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اور ہشام نے ان سے روایت کیا ہے۔ پھر حجاج بن نصر کے طریق سے بحوالہ ہشام، انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ضباعہ سے فرمایا: ''حج کرو اور شرط لگاؤ''۔ پھر موسیٰ بن خلف کے طریق سے بحوالہ قتادہ، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ہاشمی سے انہوں نے ام عطیہ سے، انہوں نے ان کی بہن ضباعہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کندھے کا گوشت کھاتے دیکھا پھر نماز کے لیے اٹھے اور وضو نہیں فرمایا، فرماتے ہیں: اسے ہمام نے قتادہ سے، بحوالہ اسحاق بن عبداللہ، انہوں نے اپنی دادی ام حکیم سے، انہوں نے اپنی بہن ضباعہ سے روایت کیا ہے اور وہ موسیٰ بن خلف کی روایت سے زیادہ راجح ہے۔

ابوعمر کو موسیٰ بن خلف کی روایت سے دھوکا ہوا ہے۔ انہوں نے ضباعہ بنت حارث انصاریہ کا عنوان قائم کیا ہے، جو

---

❶ اسد الغابة (٧٠٦٨) الاستيعاب (٣٤٦٤) تجريد (٢/٢٨٤) ❷ الطبقات الكبرىٰ (٨/٣١)

❸ الاستيعاب (٤/١٨٧٤)

ام عطیہ کی بہن ہیں، اس بناء پر کہ ام عطیہ انصاریہ ہیں۔ ابن اثیر [1] نے اشارہ کیا ہے کہ وہ وہم ہے۔

(۱۱۴۲۱) ضُباعہ بنت عامر [2]

بن قرط بن سلمہ بن قُشَیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ، ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور عبداللہ بن اجلح کے طریق سے بحوالہ کلبی نقل کیا ہے، مجھے عبدالرحمٰن عامری نے اپنی قوم کے شیوخ کے حوالے سے بتایا، وہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم عکاظ بازار میں تھے، آپ ﷺ نے ہمیں اپنی مدد وحمایت کے لیے بلایا، ہم آپ ﷺ کی مدد کے لیے گئے، اتنے میں بیَحرہ بن فراس قُشَیری آیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو چھیڑا جس نے آپ ﷺ کو نیچے گرا دیا۔ ہمارے پاس ان دنوں ضُباعہ بنت عامر بن قرط تھیں، یہ ان خواتین میں سے تھیں جو مکہ میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائیں اور اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کے لیے آئی تھیں، کہنے لگیں: اے آلِ عامر، مجھے عامر کا کیا فائدہ، تمہاری موجودگی میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے، اور اسے تم میں سے کوئی روکنے والا نہیں۔ اس کے تین چچا زاد بیحرہ کی طرف بڑھے، ان میں سے ہر ایک نے ایک ایک آدمی کو پکڑا اور زمین پر دے مارا، پھر اس کے سینے پر بیٹھ کر ان کے چہروں پر طمانچے مارنے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ان لوگوں کو برکت دے''۔ یہ لوگ اسلام لائے اور شہید ہوئے۔ [2] یہ سند کے منقطع ہونے کے ساتھ ضعیف ہے۔ مجھے ضباعہ کا ذکر دوسری روایت میں ملا ہے۔

ہشام بن کلبی نے انساب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بحوالہ ان کے والد، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ضباعہ قشیریہ ہوذہ بن علی حنفی کی زوجہ تھیں، وہ وفات پا گیا تو اس کے مال کی وارث بن گئیں، ان کے چچا زاد اور عبداللہ بن جُدعان نے انہیں نکاح کا پیغام دیا، ان کے والد نے مال کو پسند کیا اور ابن جدعان سے ان کا نکاح کر دیا، جب وہ ان کی طرف لے جائی جا رہی تھیں تو ان کا چچا زاد ان کے پیچھے گیا اور کہا: اے ضباعہ! سمندر جیسے مرد تمہیں زیادہ پسند ہیں یا وہ مرد جو دیواروں پر نیزہ مارتے ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ مرد جو دیواروں پر نیزہ مارتے ہیں۔

وہ عبداللہ بن جُدعان کے پاس آئیں اور ان کے پاس ٹھہریں، انہیں ہشام بن مغیرہ نے جو قریش کے آدمیوں میں سے تھے، پسند کیا اور ضباعہ سے کہا: کیا تم اپنے حسن و جمال کے ساتھ اس بوڑھے کمینے پر راضی ہو؟ اس سے طلاق مانگو میں تم سے شادی کروں گا۔ انہوں نے ابن جدعان سے طلاق مانگی، اس نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہشام تم میں رغبت رکھتا ہے، میں تمہیں طلاق نہیں دوں گا یہاں تک کہ تم قسم کھاؤ اگر تم نے شادی کی تو سو (۱۰۰) سیاہ اونٹنیاں جن کی آنکھیں کالے ڈوروں والی ہوں اساف اور نائلہ کے درمیان ذبح کرو گی، اور تم سوت کا تنا جو مکہ کے دونوں کناروں کے درمیان پورا ہو جائے اور تم بیت اللہ کا طواف بے لباس ہو کر کرو۔

اس نے کہا: مجھے سوچنے کی مہلت دو۔ اس شخص نے انہیں چھوڑ دیا اور ان کے پاس ہشام آیا، اس نے اسے بتایا، اس نے

---

[1] اسد الغابة (۳۳۳/۵) [2] اسد الغابة (۷۰۶۹) الاستیعاب (۳۴۶۵) تجرید (۲۸۴/۲)

[2] السیرة النبویة (۱۶۴/۱) الطبقات الکبریٰ (۱۰۹/۸، ۱۱۰)

کہا: سو اونٹنیوں تمہاری طرف سے ذبح کرنا تو میرے لیے اتنا ہی آسان ہے جتنا ایک اونٹ، اور رہا دھاگہ تو بنومغیرہ کی عورتیں تمہارے لیے سوت کات دیں گی، اور رہا بیت اللہ کا طواف کرنا تو میں قریش سے کہوں گا، وہ تمہارے لیے بیت اللہ کو ایک گھڑی کے لیے خالی کر دیں، اس سے طلاق مانگو۔ انہوں نے طلاق مانگی تو اس نے طلاق دے دی۔ انہوں نے اس کے لیے قسم کھائی۔

ان سے ہشام نے نکاح کیا، جس سے سلمہ پیدا ہوئے، وہ بہترین مسلمان تھے۔ ہشام نے جو ان سے وعدہ کیا تھا پورا کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے مطلب بن ابووداعہ سہمی نے بتایا: جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت کے تھے، جب قریش نے ضباعہ کے لئے بیت اللہ خالی کیا میں اور محمد باہر نکلے اس وقت ہم چھوٹے لڑکے تھے، ہمیں چھوٹا سمجھ کر کسی نے ہمیں منع نہیں کیا، ہم نے اسے دیکھا جب آئی، تو ایک ایک کر کے کپڑے اتارنے لگی، وہ کہہ رہی تھی: ''آج کے دن بعض یا سارا ظاہر ہوا، جو ظاہر ہوا میں اسے حلال نہ کروں گی''۔

اس نے اپنے کپڑے اتارے، پھر اپنے بال بکھیرے اور اپنے پیٹ اور پیٹھ کر ڈھانپ لیا یہاں تک کہ اس کی پازیبوں تک چلے گئے اور اس کے جسم سے کچھ ظاہر نہ تھا، وہ طواف کرنے لگی اور یہ شعر پڑھنے لگی۔

جب ہشام بن مغیرہ وفات پا گئے، تو اسلام لائیں اور ہجرت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے سلمہ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس میں کوئی رکاوٹ نہیں لیکن میں ان سے پوچھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے''۔ وہ ان کے پاس آئے، وہ کہنے لگیں: انا للہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تم مجھ سے اجازت طلب کر رہے ہو؟ میں کوشش کرتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں میرا حشر ہو، ان کی طرف جاؤ اور ان سے کہو: اس سے پہلے کہ کوئی چیز ظاہر ہو، ہاں کہہ دو۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، اور کچھ بھی نہ فرمایا، حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے سپرد یہ معاملہ کرنے کے بعد لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ دیا تھا کہ ضباعہ پہلے جیسی نہیں رہیں، ان کے چہرے پر جھریاں بڑھ گئی ہیں، اور ان کے منہ سے دانت گر گئے ہیں۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [1] نے اس میں سے کچھ ان کے سوانح میں بحوالہ ہشام بن کلبی ذکر کیا ہے، ان سے اس سند سے مروی ہے: ضباعہ عرب کی عورتوں میں خوبصورت ترین تھیں، ڈیل ڈول والی تھیں، جب زمین پر بیٹھتی تو بہت سی جگہ لے لیتیں ان کے بالوں سے ان کا جسم ڈھانپا جاتا تھا۔

۱۱۴۲۲ ضباعہ بنت عمرو [2]

بن محصن بن عمرو بن عتیک انصاریہ، بنونجار سے ہیں، ابن سعد [3] نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ عمرہ بنت ہزال بن عمرو بن قربوس ہیں، ان کے شوہر کا نام عبید بن عمیر بن وہب ہے۔

۱۱۴۲۳ ضبیعہ بنت حذیم السہمیہ

عبداللہ بن حذافہ کی والدہ ہیں، صحیح کی روایت سے ان کے صحابیہ ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ صحیح مسلم کی کتاب فضائل میں ہے

---

[1] الطبقات (۱۰۹/۸) [2] تجرید (۲۸۴/۲) [3] الطبقات الکبریٰ (۳۳۱/۸)

کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے اس پر نکیر کرتے ہوئے کہا، جب اس نے پوچھا: میرا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارا باپ حذافہ ہے، اگر تیری ماں جاہلیت کے کسی کام سے آلودہ ہوئی ہے۔

۱۱۴۲۴ ضمرہ زوج أبی قیس بن الأسلت

طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیت ان کے بارے میں اتری: ''تمہارے باپوں نے جن عورتوں سے نکاح کیا تم ان سے نکاح نہ کرو''۔ [1]

۱۱۴۲۵ الصَّیزنہ بنت أبی قیس [2]

اسلام لائیں اور ہجرت کی، شفاء بنت عوف میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث خالی ہیں، ان میں کسی کا ذکر نہیں۔

القسم الرابع از حرفِ ضاد

۱۱۴۲۶ ضباعہ بنت الحارث [3]

انصاریہ۔ ام عطیہ کی بہن ہیں۔ ابو عمر [4] نے ایک حدیث [5] میں ان کا ذکر کیا ہے، جو قسم اوّل میں ضباعہ بنت زبیر کے سوانح میں گزر چکی ہے۔

۱۱۴۲۷ الضحاك بنت مسعود [6]

حُویصہ کی بہن ہیں، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، وہ وہم ہے۔ ابونعیم نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ وہ ام ضحاک ہیں، صحیح بیان کنیتوں میں آئے گا۔

---

[1] سورة النساء الآية (۲۲) [2] الاستيعاب (۳٤٦٦) تجريد (۲۸٤/۲)

[3] اسد الغابة (۷۰٦۷) الاستيعاب (۳٤٦۳) تجريد (۲۸۳/۲) [4] الاستيعاب (۱۸۷٤/٤)

[5] مسند احمد (٤١٩/٦) المعجم الكبير (۸۳۹/۲٤) مجمع الزوائد (۲٥۳/۱) جامع المسانيد والسنن (٥٩۳/١٥)

[6] اسد الغابة (۷۰۷۰) تجريد (۲۸٤/۲)

حرفِ طاء مہملہ

القسم الاوّل ازحرفِ طاء

۱۱۴۲۸ الطاهره بنت خُويلد

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں، ان کی بہن ہیں، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۲۹ طُرَيّه

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ✿ کی مولاۃ ہیں، حرف سین مہملہ میں حضرت سیرین رضی اللہ عنہا کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۴۳۰ طُعَيّمه ✿

ان کا ذکر ہے، جبکہ حدیث مذکور نہیں، ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۳۱ طَيبه

ابوموسیٰ اشعری کی والدہ ہیں، حرف ظاء معجمہ میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۴۳۲ طَيبه بنت النعمان

حرف ظاء معجمہ میں ان کا ذکر آئے گا۔

القسم الثانی ازحرفِ طاء، خالی ہے۔

القسم الثالث ازحرفِ طاء

۱۱۴۳۳ طليحه بنت عبدالله ✿

ابوعمر ✿ نے بحوالہ لیث، انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ وہ رُشید ثقفی کے نکاح میں تھیں، انہوں نے طلاق دے دی، تو انہوں نے اپنی عدت میں نکاح کر لیا۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔

✿ أسد الغابة (٧٠٧١) تجريد (٢٨٤/٢) ✿ اسد الغابة (٧٠٧٢) تجريد (٢٨٤/٢)

✿ اسد الغابة (٧٠٧٤) الاستيعاب (٣٤٦٧) تجريد (٢٨٤/٢) ✿ الاستيعاب (١٨٧٥/٤)

۱۱۴۳۴ طفیه [1]

بنت وہب، ابوموسیٰ اشعری کی والدہ ہیں، طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور مدینہ میں وفات پائی۔ مستغفری نے بحوالہ ابن قتیبہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا، اسلام لائیں اور ہجرت کی۔ [2] ہشام بن کلبی اور ابواحمد عسکری نے ذکر کیا ہے کہ وہ ظبیہ ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

۱۱۴۳۵ طعیمه بنت جر

تجرید کے استدراک میں ان کا تذکرہ ہے، طعیمہ بنت جریج کے سوانح میں ان کا تذکرہ ہے۔ ان کے آباء واجداد میں سے کسی کا نام رہ گیا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٧٠٧٣) تجريد (٢٨٤/٢) [2] المعارف (٢٦٦)

18

حرفِ ظاء معجمہ

القسم الاوّل از حرف ظاء

۱۱۴۳۶ ظَبیه بنت البراء بن معرور ✿

ابوقتادہ انصاری کی زوجہ ہیں۔ مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن ابوقتادہ نے بحوالہ ان کے دادا، انہوں نے ابوقتادہ سے ان کی حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظبیہ بنتِ براء بن معرور جو ابوقتادہ کی زوجہ ہیں، فرمایا: ''تم پر نماز جمعہ اور جہاد فرض نہیں''۔ انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے تسبیح جہاد سکھا دیجئے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو! اللہ پاک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے لیے ہی تمام تعریف ہے''۔

۱۱۴۳۷ ظبیه بنت النعمان

بن ثابت بن ابوافلح، ان کی پھوپھی جمیلہ بنت ثابت کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۴۳۸ ظبیه بنت وَهب ✿

بنو عک سے ہیں، اسلام لائیں، مدینہ میں وفات پائی، یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے، ابواحمد عسکری فرماتے ہیں: ام ابوموسیٰ اشعری ہیں۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی پر یقین کیا ہے۔

۱۱۴۳۹ ظَمیاء بنت اَشرس تمیمیه

بنو ہذلہ بن عوف بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم سے ہیں، صحابیہ ہیں، ایک طویل حدیث میں ان کا ذکر ہے، فاکہی نے کتاب مکہ میں اسے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: محمد بن اسماعیل بن ابورَزین نے مجھ سے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں: ہم سے حجاج بن محمد نے بحوالہ حفص بن عبدالرحمن اموی بیان کیا، فرماتے ہیں: وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو لوگ اسلام لے آئے، اور آپ کے پاس اپنے چشموں اور گھروں سے آنے لگے، بنوسعد بن زید مناۃ بن تمیم نے بنوبھدلہ بن عوف سے ایک عورت جسے ظمیاء بنت اشرس کہا جاتا تھا، کو اس پانی کے چشمے پر روانہ کیا، جو گھروں میں تھا، جس کا جاہلیت میں قبیلہ عبدالقیس نے دعویٰ کر رکھا تھا کہ یہ ہمارا ہے، جس کی وجہ سے ان کے درمیان جنگ ہوئی، عبدالقیس نے بنوحارث میں سے کسی شخص کو سفیر بنا کر بھیجا، جو چل کر مقامِ جرف کے پانی پر اُترا، اس نے پانی پر ایک عورت دیکھی جو اسے عبور کر چکی تھی وہ بنوسعد کی ایلچی تھی، اس عبدری نے اس سے سوال کیا: اس کا کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہنے لگی: میں اس نبی کے پاس جانے کا ارادہ رکھتی ہوں جو یثرب میں فروکش ہوا ہے،

✿ اسد الغابة (٧٠٧٥) الاستيعاب (٣٤٦٨) تجريد (٢/٣٨٥) ✿ اسد الغابة (٧٠٧٦) تجريد (٢/٣٨٥)

لیکن میں بچھڑ گئی ہوں، وہ شخص اس سے شرمانے لگا۔

اس نے کہا: ہمارے پاس زائد اونٹ ہے، انہوں نے اسے سوار کرالیا اور اس سے آنے کا سبب نہیں پوچھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے، وہ عورت آگے بڑھی اور بولی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بنو بھدلہ بن عوف نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ پھر حارث بن حسان کے عورت کے ساتھ قصے کی طرح ذکر کیا، کہنے لگی: اگر عبدالقیس کا ان گھروں پر قبضہ ہوگیا تو قبیلہ مضر ہلاک ہو جائے گا۔

عبدری نے کہا: اللہ کی پناہ کہ میں عاد کے ایلچی کی طرح ہوں، پھر اس کا طویل قصہ ذکر کیا۔

نوٹ: قسم ثانی، ثالث اور رابع خالی ہیں، ان میں کسی کا ذکر نہیں۔

حرفِ عین مہملہ

القسم الاوّل ازحرفِ عین

۱۱۴۴۰ عاتکہ بنت ابی ازیھر

بن انیس بن حمق بن مالک دوسی، ان کے والد بدر میں حالت کفر میں قتل ہوئے۔ ان سے پھر ابوسفیان بن حرب نے نکاح کیا وہ ان کے بیٹے محمد اور عبسہ کی والدہ ہیں۔

۱۱۴۴۱ عاتکہ بنت اسید ✿

بن ابوعیص بن امیہ امویہ، عتاب بن اسید امیر مکہ کی بہن ہیں۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ کا قول ہے: فتح کے دن اسلام لائیں، ابوعمر ✿ فرماتے ہیں: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، مجھے معلوم نہیں کہ ان سے کوئی روایت مروی ہو، زبیر بن بکار نے کتاب النسب میں محمد بن سلام سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے پاس آؤ، فرماتی ہیں: میں گئی، میں نے دیکھا، عاتکہ بنت اسید بن ابوالعیص ان کے دروازے پر کھڑی ہیں، ہم دونوں اندر گئیں، انہوں نے ہم سے تھوڑی دیر بات کی، اتنے میں ایک چادر منگوائی اور انہیں عطاء کی، پھر دوسری چادر منگوائی اور مجھے عطا کی، فرماتی ہیں، میں نے کہا: اے عمر! میں اس سے پہلے اسلام لائی اور میں آپ کی چچا زاد ہوں، مجھے آپ نے بلوایا ہے اور یہ از خود آئیں حضرت عمر فرمانے لگے: میں نے یہ چادر تمہارے لیے ہی رکھی تھی لیکن جب تم دونوں اکٹھی ہوگئیں تو مجھے یاد آیا کہ ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم سے زیادہ رشتہ داری ہے۔

۱۱۴۴۲ عاتکہ بنت خالد الخزاعیہ

ام معبد ہیں، اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۴۴۳ عاتکہ بنت زید ✿

بن عمرو بن نفیل عدویہ، سعید بن زید کی بہن ہیں جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ان کی والدہ ام کریز بنت عبداللہ بن عمار بن مالک حضرمیہ ہیں۔

ابونعیم نے حدیث عائشہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عاتکہ عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ ابوعمر ✿ کا قول

✿ اسد الغابة (۷۰۷۷) الاستیعاب (۳٤٦۹) تجرید (۲/۲۸۵) ✿ السیرة النبویة (۳/٤۳)

✿ السیرة النبویة (۳/٤۳) ✿ اسد الغابة (۷۰۷۹) تجرید (۲/۲۸۵) ✿ الاستیعاب (٤/۱۸۷۷)

ہے: مہاجرات میں سے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، وہ بہت حسین وجمیل تھیں، ان پر اُس کے حسن کا جادو چل گیا، جس نے انہیں جہادی مہموں میں شرکت سے غافل کر دیا۔ صورتِ حال دیکھ کر ان کے والد نے انہیں طلاق دینے کا حکم دیا، جس کے متعلق وہ یہ اشعار کہتے ہیں:

''لوگ کہتے ہیں اسے طلاق دے دو اور اس کی جگہ خیمہ لگا کر مقیم ہو جاؤ، نفس کو سوتے شخص کے خوابوں کی تمنا دکھاؤ، ان گھر والوں کو جنہیں میں نے اپنی کثرت کے باوجود جمع کیا، انہیں جدا کرنا، بڑے کاموں میں سے ایک ہے''۔

پھر ان کے والد نے اصرار کیا، تو انہوں نے طلاق دے دی، لیکن وہ دِل سے نہ دی، ایک دِن ان کے والد نے انہیں یہ اشعار پڑھتے سنا:

''مجھے نہیں لگتا کہ مجھ جیسے شخص نے اس جیسی عورت کو طلاق دی ہو اور نہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی عورت اس جیسی ہو اسے بغیر جرم کے طلاق مل گئی ہو''۔

تو ان کے والد کا دِل نرم پڑ گیا، انہیں اجازت دے دی تو ان سے رجوع کر لیا۔ بعد میں طائف کے محاصرہ کے دوران انہیں تیر لگا جس میں زخمی ہوئے اور مدینہ میں آ کے فوت ہو گئے۔ تو عاتکہ نے ان اشعار میں ان کا مرثیہ کہا:

''میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھ ہمیشہ تیرے لیے غمگین رہے گی اور میرا جسم ہمیشہ غبار آلود رہے گا''۔

ایک قول ہے کہ پھر ان سے زید بن خطاب نے نکاح کیا، وہ یمامہ میں شہید ہوئے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا، پھر ان کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ قصہ پیش آیا کہ آپ نے انہیں ان کا یہ قول یاد دلایا: ''میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھ ہمیشہ غمگین رہے گی''۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے، انہوں نے مشہور اشعار سے ان کا مرثیہ کہا۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [1] نے حسن سند سے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نقل کیا ہے، حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن ابوبکر سے محبت کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنے مال میں سے ایک حصہ ان کے لیے مقرر کیا کہ وہ ان کے بعد نکاح نہ کریں، وہ وفات پا گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے تو نے حرام کر رکھا ہے، ان کے گھر والوں کو وہ مال واپس دے دو جو تم نے ان سے لیا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا، اور ان سے نکاح کر لیا۔ بعض کا قول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا تھا، انہوں نے کہا: میں نہیں چاہتی کہ آپ قتل ہوں، بعض نے کہا: حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت زبیر سے انہیں ملنے والی میراث پر اَسّی (۸۰) ہزار دراہم پر صلح کر لی تھی۔

ابو عمر [2] نے تمہید میں ذکر کیا ہے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے شرط لگائی کہ انہیں نہ ماریں گے، نہ حق بات سے اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے روکیں گے، پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے بھی یہی شرط رکھی، انہوں

[1] الطبقات الکبریٰ (۱۹۴/۸) [2] الاستیعاب (۱۸۷۷/٤)

نے یہ حیلہ کیا، جب وہ عشاء کی نماز کے لیے نکلیں تو وہ چھپ گئے۔ جب وہ ان کے پاس سے گزریں، تو انہوں نے چھیڑا۔ جب واپس لوٹیں تو کہنے لگیں: اِنَّا لِلّٰہِ! لوگوں میں فساد آ گیا ہے! اس کے بعد کبھی باہر نہ نکلیں۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے ابن ابوزناد کے طریق سے، موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم سے نقل کیا ہے کہ عاتکہ بنت زید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں، اور مسجد نبوی میں بہت آنا جانا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ ناپسند کرتے تھے۔ انہیں کہا گیا تو فرمایا: میں اسے ترک نہیں کروں گی جب تک مجھے منع نہ کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں منع کرنا پسند نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان سے ایک اور شخص نے نکاح کیا، اس نے انہیں منع کیا، میں نے سالم سے پوچھا: وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: زبیر بن عوام۔

۱۱۴۴۴ عاتکہ بنت أبوسفیان

بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمیہ، معتب بن ابولہب کی زوجہ ہیں، ان سے خالدہ پیدا ہوئیں ان سے عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے جو بَبَّہ کے لقب سے مشہور تھے، نکاح کیا۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن سعد [1] نے ام عمرو بنت مقوم بن عبدالمطلب کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے کہ ابوسفیان بن حارث نے ان سے نکاح کیا، جس سے عاتکہ پیدا ہوئیں۔

۱۱۴۴۵ عاتکہ بنت أبی الصلت الثقفیہ

امیہ کی بہن ہیں، سہیلی نے مبہمات القرآن میں سورۃ اعراف کی تفسیر کے آخر میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۴۶ عاتکہ بنت عبدالمطلب [2]

بن ہاشم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ ابوامیہ بن مغیرہ کی زوجہ ہیں، جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں، ان سے عبداللہ اور قریبہ وغیرہ پیدا ہوئے۔

ابوعمر [3] کا قول ہے: ان کے اسلام لانے میں اختلاف ہے۔ اکثر نے اس کا انکار کیا ہے۔

اروی کے سوانح میں ہے: عقیلی نے صحابہ میں ان کا اور عاتکہ کا ذکر کیا ہے۔ رہے ابن اسحاق تو وہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں میں سے صرف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہی ایمان لائی تھیں۔ ابن فتحون نے استیعاب کے حاشیے میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کے اسلام لانے پر ان کا وہ شعر دلالت کرتا ہے، جس میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح اور نبوت کی تعریف بیان کی ہے۔

دارقطنی نے کتاب الاخوۃ میں فرمایا: ان کے ایک شعر میں ان کی تصدیق کا ذکر ہے، اور ان سے روایت نہیں، ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ان سے ام کلثوم بنت عقبہ [4] نے روایت کی۔ پھر محمد بن عبدالعزیز بن عمر بن

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۱۹۳/۸) [2] اسد الغابۃ (۷۰۸۰) تجرید (۲۸۵/۲)

[3] الاستیعاب (۱۸۷۶/۴، ۱۸۸۰) [4] نسب قریش (۱۸)

عبدالرحمٰن بن عوف کے طریق سے بحوالہ زہری انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے، انہوں نے ام کلثوم بنت عقبہ سے انہوں نے عاتکہ بنت عبدالمطلب سے حدیث بیان کی، انہوں نے واقعہ بدر کے بارے میں مختصر خواب بیان کیا ہے، ابن اسحاق نے سیرۃ نبویہ میں اسے یونس بن بکیر کی ان سے روایت میں مختصر ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھ سے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے بحوالہ عکرمہ انہوں نے ابن عباس اور یزید بن رُومان بن عروہ سے روایت کی، دونوں فرماتے ہیں: عاتکہ بنت عبدالمطلب نے ابوسفیان کے بارے میں ضمضم بن عمرو کے اطلاع لانے سے تین رات پہلے خواب دیکھا، فرماتی ہیں: میں نے ایک شخص کو اپنے اونٹ پر آتے دیکھا، وہ ابطح مقام پر ٹھہر گیا، اور کہا: اے آلِ بدر، تین دِن کے اندر اپنی قتل گاہوں پر پہنچو، پھر انہوں نے خواب بیان کیا۔ اس میں ہے: پھر اس نے ایک چٹان لی، اور اسے پہاڑ کی چوٹی سے گرادیا، وہ نیچے آیا، اور ریزہ ریزہ ہوگیا۔ کوئی گھر یا عمارت ایسی نہ بچی جس میں اس کا کوئی ریزہ نہ گیا ہو۔ اس قصے میں ابوجہل کی حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر تنکیر ہے، اس نے کہا: تم میں یہ عورت نبی کب سے بن گئی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ انہیں کھری کھری سنائیں۔ ابوجہل، ضمضم بن عمرو کے آنے کی وجہ سے غافل ہوگیا، وہ قریش کو جنگ کے لیے آمادہ کرنے لگا، تاکہ مسلمانوں کو اس قافلے پر حملہ کرنے سے روکے جو ابوسفیان کی معیت میں تھا، انہوں نے تیاری کی اور بدر کی طرف نکلے، اللہ تعالیٰ نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کے خواب کو سچا کر دکھایا۔ [1]

زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے کہ وہ ابوطالب اور عبداللہ کی سگی بہن ہیں۔ ابن سعد [2] کا قول ہے: عاتکہ مکہ میں اسلام لائیں اور مدینہ کی طرف ہجرت کی، وہ قصہ بدر کے بارے میں مشہور خواب دیکھنے والی ہیں۔

۱۱۴۴۷ عاتکہ بنت عوف [3]

عبدالرحمٰن کی بہن ہیں جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں، ان کے بھائی کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن سعد [4] کا قول ہے: شفاء بنت عوف بن عبدالحارث بن زہرہ ان کی بہن ہیں۔ ان سے مخرمہ بن نوفل نے نکاح کیا، جس سے مسور صفوان اکبر اور صلت اکبر اور ام صفوان پیدا ہوئے۔

عاتکہ بنت عوف اور ان کی بہن شفاء بنت عوف دونوں اسلام لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ ابوعمر [5] فرماتے ہیں: انہوں نے اور ان کی بہن شفا نے ہجرت کی، حرف شین معجمہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۴۴۳ عاتکہ بنت نعیم الأنصاریہ [6]

ابوعمر [7] کا قول ہے: حمید بن نافع کے پاس ان کی حدیث ابن لہیعہ سے بحوالہ ابوالاسود مروی ہے، انہوں نے زینب بنت ابوسلمہ سے انہوں نے عاتکہ بنت نعیم سے جو عبداللہ بن نعیم کی بہن ہیں روایت کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے

---

[1] المعجم الكبير (٨٥٩/٢٤) مجمع الزوائد (٧١/٦) السيرة النبوية (١٨٨/٢، ١٨٩)

[2] الطبقات الكبرىٰ (٢٩/٨، ٣٠) [3] اسد الغابة (٧٠٨١) الاستيعاب (٣٤٧٣) تجريد (٢٨٥/٢)

[4] الطبقات (١٨٠/٨) [5] الاستيعاب (١٨٨٠/٤) [6] اسد الغابة (٧٠٨٢) الاستيعاب (٣٤٧٤) تجريد (٢٨٥/٢)

[7] الاستيعاب (١٨٨٠/٤)

لگیں: ان کی بیٹی کا شوہر وفات پا گیا ہے، اس نے نوحہ کیا ہے، یہاں تک کہ اس کی آنکھیں خراب ہوگئی ہیں، مجھے اس کی بینائی
جانے کا خوف ہے۔ کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں یہ (عدت) چار مہینے اور دس دن ہے۔ تم میں سے عورت
ایک سال تک نوحہ کرتی تھی پھر باہر آتی اور ایک مینگنی پھینکتی کہ ایک سال گزر گیا ہے"۔ ✿

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے عثمان بن صالح سے بحوالہ ابن لہیعہ یہی حدیث روایت کی ہے، لیکن زینب بنت ابوسلمہ اور
عاتکہ کے درمیان ام سلمہ کا ذکر کیا، اور عاتکہ انصاریہ کا نسب بیان کیا۔ ابونعیم عدویہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔
طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دوسرے طریق سے بحوالہ ابن لہیعہ ذکر کیا ہے۔ انہوں نے حمید بن نافع کے بدلے قاسم بن محمد کا ذکر کیا ہے۔
ابونعیم نے ان کے درست ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، اس کے سیاق میں ہے: بحوالہ ام سلمہ، بنت نعیم بن عبداللہ عدوی نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں.... پھر حدیث ذکر کی۔

۱۱۴۴۹ عاتکہ بنت الولید ✿

بن مغیرہ مخزومیہ، خالد بن ولید کی بہن ہیں، جو صفوان بن امیہ کی زوجہ ہیں، مستغفری نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا
ہے۔ محمد بن ثور سے بحوالہ ابن جریج مسنداً ذکر کیا ہے۔ اسلام آیا اور ابوسفیان بن حرب کے پاس چھ بیویاں تھیں اور صفوان بن امیہ
کے پاس بھی چھ بیویاں تھیں۔ ام وہب بنت ابوامیہ بن قیس، جو خوبصورت دراز قد خواتین میں سے تھیں فاختہ بنت اسود بن
مطلب، امیمہ بنت ابوسفیان بن حرب، عاتکہ بنت مغیرہ، برزہ بنت مسعود بن عمرو، بنت ملاعب الاسنہ عامر بن مالک۔
انہوں نے ام وہب کو طلاق دے دی، وہ اسلام لا چکی تھیں۔ اسلام نے ان کے اور فاختہ بنت اسود کے درمیان تفریق
کرا دی۔ ابوسفیان کے والد نے ان سے نکاح کیا تھا، بعد میں انہوں نے ان سے نکاح کیا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی
خلافت میں عاتکہ کو طلاق دے دی۔

۱۱۴۵۰ عاصیہ

حرف جیم میں جمیلہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۴۵۱ العالیہ بنت ظبیان ✿

بن عمرو بن عوف بن عبداللہ بن ابوبکر بن کلاب کلابیہ۔ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ
عرصہ رہیں پھر آپ نے انہیں طلاق دے دی۔ ابوعمر ✿ کا یہی قول ہے، ابن مندہ نے جب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا ذکر کیا تو
فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالیہ بنت ظبیان کو طلاق دے دی، ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے دوسرے نکاح کی
حرمت سے پہلے انہوں نے اپنے چچازاد سے نکاح کر لیا، اور اولاد ہوئی۔

✿ بخاری (۱۲۸۰) مسلم (۳۷۰۹) ابوداؤد (۲۲۹۹) ترمذی (۱۱۹۵) نسائی (۳۵۰۰)

✿ اسد الغابۃ (۷۰۸۳) تجرید (۲۸۶/۲) ✿ اسد الغابۃ (۷۰۸۴) الاستیعاب (۳۴۷۵) تجرید (۲۸۶/۲)

✿ الاستیعاب (۱۸۸۱/٤)

میں کہتا ہوں: اسے عبدالرزاق نے اپنی تفسیر میں معمر سے بحوالہ زہری رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ عالیہ بنت ظبیان وہ خاتون ہیں جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دی، انہوں نے نکاح کیا، انہیں ام المساکین کہا جاتا تھا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر دوسرے نکاح کی حرمت سے پہلے نکاح کیا۔

ابونعیم نے اسے لیث کے طریق سے، عقیل سے بحوالہ زہری اسی طرح نقل کیا ہے، جس میں یہ قول نہیں: انہیں ام المساکین کہا جاتا تھا۔

معمر کے طریق سے بحوالہ یحییٰ بن ابوکثیر مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوربیعہ کی ایک خاتون جنہیں عالیہ بنت ظبیان کہا جاتا تھا، ان سے نکاح کیا، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دے دی۔

۱۱۴۵۲ عائشہ بنت أبی بکر الصدیق ✿

ان کے والد عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ان کی والدہ رُومان بنت عامر بن عُوَیمر کنانیہ ✿ ہیں۔ بعثت کے چار یا پانچ برس قبل پیدا ہوئیں، صحیح میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا وہ چھ برس کی تھیں، ایک قول ہے، سات برس کی تھیں، ان دونوں کو اس طرح جمع کیا جائے گا کہ انہوں نے چھٹا سال مکمل کر لیا تھا اور ساتویں برس میں تھیں، جب ان کی رُخصتی ہوئی تو نو برس کی تھیں، ہجرت کا پہلا برس اور شوال کا مہینہ تھا، جیسا کہ ابن سعد نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے بحوالہ ابورجال، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے ان سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: آٹھواں ماہ شروع تھا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دلہن بنایا۔

بعض کا قول ہے: ہجرت کے دوسرے برس، زبیر بن بکار فرماتے ہیں: انؓ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان سے نکاح کیا، بعض نے کہا: تین برس بعد، ابوعمر ✿ فرماتے ہیں: جبیر بن مطعم کی طرف منسوب تھیں۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد نے اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے نقل کیا ہے، جس میں کلبی بھی ہیں، اسی طرح ابن نمیر سے بحوالہ اجلح، انہوں نے ابن ابوملیکہ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں مطعم سے اس کے بیٹے جبیر کے لیے اس کی زبان کر چکا ہوں، مجھے اس بارے میں ان سے پوچھ لینے دیں، پھر ان سے کہا: کچھ عرصہ ٹھہری رہیں۔

صحیح میں ابومعاویہ کی روایت سے بحوالہ اعمش، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے اسود سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اور میں چھ برس کی تھی جب میری رخصتی ہوئی تو میں نو برس کی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں اٹھارہ برس کی تھی۔

ابن ابوعاصم ✿ نے یحییٰ قطان کے طریق سے محمد بن عمرو سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو خولہ بنت حکیم بن اوقص جو عثمان بن

✿ اسد الغابة (۷۰۸۵) تجريد (۲۸۶/۲) ✿ المعجم الكبير (۱٦/۲۳)

✿ الاستيعاب (۱۸۸۱/٤) ✿ الآحاد والمثانی (۳۸۹/۵، ۳۹۰)

مظعون کی زوجہ تھیں، کہنے لگیں: آپ ﷺ اس وقت مکہ میں تھے، کیا آپ شادی نہیں کرنا چاہتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس سے؟'' کہنے لگیں: اگر آپ چاہیں تو کنواری اور اگر چاہیں تو شادی شدہ، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کنواری کون ہے؟'' انہوں نے کہا: اللہ کی مخلوق میں سے آپ کے محبوب ترین شخص کی بیٹی عائشہ بنت ابوبکر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور بیوہ کون؟'' انہوں نے کہا: سودہ بنت زمعہ، جو آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ کی پیروی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، اور ان دونوں کے لیے نکاح کا پیغام دو''۔ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آئیں، وہاں ام رومان تھیں، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں خیر اور برکت عطا فرمائی۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیا؟ کہنے لگیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے آپ کے پاس عائشہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا: میں یہی چاہتی ہوں، ابوبکر کو آنے دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، میں نے ان سے ذکر کیا، انہوں نے کہا: اس کا آپ ﷺ سے رشتہ ہوسکتا ہے؟ جبکہ وہ آپ ﷺ کی بھتیجی لگتی ہے؟ میں واپس گئی اور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان سے کہو، تم میرے اسلامی بھائی ہو، اور تمہاری بیٹی میرے رشتہ میں آسکتی ہے''۔

انہوں نے ان کا نکاح آپ ﷺ سے کر دیا، وہ اس وقت چھ برس کی تھیں، ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی، پھر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا قصہ بیان کیا۔

صحیح میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے سوا اور کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا۔ اس پر تمام راویوں کا اتفاق ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ ہے، بعض کا قول ہے: ان کے ہاں نبی کریم ﷺ سے بچہ ہوا جو فوت ہوگیا تھا، بہر حال یہ بات ثابت نہیں۔ بعض کا قول ہے: انہوں نے اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیر پر یہ کنیت رکھی، یہ دوسرا قول ان سے کئی طرق سے منقول ہے، اس میں سے یہ ہے: ابن سعد نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حماد سے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عبادہ بن حمزہ سے، انہوں نے عائشہ سے روایت کیا ہے۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے تو فرماتے: مجھ سے صدیق کی بیٹی صدیقہ نے جو اللہ کے حبیب ﷺ کی محبوبہ ہیں حدیث بیان کی۔

ابوالضحیٰ نے بحوالہ مسروق فرمایا: میں نے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان سے فرائض کے بارے میں سوال کرتے ہوئے دیکھا، عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں میں فقیہہ، عالمہ تھیں اور عام لوگوں میں اچھی رائے کی مالک تھیں۔

ہشام بن عروہ بحوالہ اپنے والد فرماتے ہیں: ''فقہ، طب، شعر و شاعری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ (خواتین میں سے) کسی کو دستگاہ حاصل نہ تھی''۔

ابوبُردہ بن ابوموسیٰ بحوالہ اپنے والد فرماتے ہیں: جب ہمیں کسی معاملے میں کوئی مشکل پیش آتی تو ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے، انہیں اس کا علم ہوتا۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم جمع کیا جائے اور تمام امہات المومنین اور صحابیات رضی اللہ عنہن کا علم ان کے مقابلے میں جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم زیادہ ہوگا۔ زبیر بن بکار نے ابوزناد سے مسنداً روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے عروہ سے زیادہ شعر روایت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ انہیں کہا گیا: آپ کو شعر کی روایت میں اتنی قدرت کیسے ہوئی؟

انہوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں میری روایت ایسے ہی ہے انہیں جب بھی کوئی بات پیش آتی تو اس کے متعلق شعر کہہ دیتیں۔

صحیح میں ابوموسیٰ اشعری سے مرفوعاً روایت ہے: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خواتین پر ایسی فضیلت ہے جیسی ثرید کی باقی کھانوں پر''۔ [1]

صحیح میں حماد کے طریق سے، ہشام بن عروہ سے بحوالہ اپنے والد مروی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن لوگ اپنے ہدیئے بھیجنے کی کوشش کرتے تھے، فرماتی ہیں: باقی تمام ازواج حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جمع ہوئیں.... پھر حدیث ذکر کی، اس میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: ''مجھے عائشہ کے بارے میں ایذاء نہ دو، اللہ کی قسم! تم میں سے اس کے بستر کے سوا مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی''۔ [2]

ترمذی نے ثوری کے طریق سے، ابواسحاق سے بحوالہ عمرو بن غالب نقل کیا ہے کہ کسی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا الفاظ کہے تو فرمایا: بکواس بند کرو! کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ کو ایذاء دیتے ہو؟ اسے ابن سعد نے دوسرے طریق سے ابواسحاق سے بحوالہ حمید بن عریب اسی طرح نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ''بکواس اور بیہودہ بات'' اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں زوجہ ہیں۔

مسلم میں بطین سے مرسلاً روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں میری زوجہ ہے''۔

ابومحمد مولیٰ غفاریین کے طریق سے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت میں آپ کی بیوی کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان میں سے ہو''۔

ابواسحاق کے طریق سے بحوالہ سفیان بن سعد روایت ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وظیفے میں دو ہزار درہم کا اضافہ کیا، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ ہیں۔

صحیح بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں ابن عون کے طریق سے بحوالہ قاسم بن محمد روایت ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اے ام المومنین! بے حد سچائی کی بناء پر آپ مجھ سے آگے بڑھ گئیں۔ (حدیث)

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمیں ہشام نے اور وہ ابن عبدالملک طیالسی ہیں، خبر دی کہ ہم سے ابوعوانہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، فرماتی ہیں: مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسواک دی جو کسی اور زوجہ کو نہیں دی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح ہوا تو میں سات سال کی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ ہاتھ میں میری تصویر لے کر آیا، تاکہ آپ اسے دیکھ لیں۔ میری رخصتی ہوئی تو میں نو برس کی تھی، میں نے جبرائیل کو دیکھا ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری کی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میرے اور فرشتوں کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا۔

---

[1] بخاری (۳۷۷۰) (۵۴۱۹) (۵۴۲۸) مسلم (۶۲۴۹) [2] بخاری (۳۷۷۵)

دوسرے طریق سے مروی ہے اس میں عیسیٰ بن میمون ہیں جو بہت کمزور راوی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے دس چیزوں سے فضیلت دی گئی.... پھر انہوں نے ذکر کیا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی تصویر لے کر آئے۔

فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سوا کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور میرے سوا کسی عورت کے ماں باپ دونوں نے ہجرت نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے آسمان سے میری براءت نازل فرمائی، جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ہوتے۔ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل کرتے تھے، وہ نماز پڑھتے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوئی ہوتی۔ میرے حجرے اور میری باری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ٹھوڑی اور سینے کے درمیان سر رکھے ہوئے وفات پائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں دفن ہوئے۔ ابن سعد نے ام ذُرہ کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لاکھ درہم آئے، انہوں نے سارے تقسیم کر دیئے، وہ اس وقت روزہ سے تھیں، میں نے ان سے عرض کی، آپ اپنے افطار کے لیے ایک درہم کا گوشت خرید سکتی تھیں؟ کہنے لگیں: اگر تم مجھے یاد دلاتی تو ایسا کر لیتی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث مبارکہ روایت کیں، اسی طرح اپنے والد، حضرت عمر، حضرت فاطمہ، حضرت سعد بن ابووقاص، اسید بن حضیر، جذامہ بنت وہب، حمزہ بنت عمر رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا، حضرت عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ، ابوہریرہ، ابوموسیٰ، زید بن خالد، ابن عباس، ربیعہ بن عمرو جرشی، سائب بن یزید، صفیہ بنت شیبہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، عبداللہ بن حارث بن نوفل وغیرہ رضی اللہ عنہم ان کے گھر والوں میں سے ان لوگوں نے روایت کیا۔ ان کی بہن ام کلثوم، ان کے رضاعی بھائی عوف بن حارث، ان کے بھتیجے قاسم اور عبداللہ بن محمد بن ابوبکر، ان کے دوسرے بھائی کی بیٹی حفصہ اور اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر اور ان کا پوتا عبداللہ بن ابوعتیق، محمد بن عبدالرحمٰن، ان کے دونوں بھانجوں عبداللہ اور عروہ جو زبیر بن عوام کے بیٹے ہیں، جو اسماء بنت ابوبکر سے ہیں، اسماء کے دونوں پوتے عباد اور حبیب جو حضرت عبداللہ بن زبیر کے بیٹے ہیں، حضرت عبداللہ کے پوتے عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر، ان کی بھانجی عائشہ بنت طلحہ جو ام کلثوم بنت ابوبکر سے ہیں، ان کے موالی ابوعمر، ذکوان، ابویونس، ابن فروخ، اکابر تابعین میں سے ان سے سعید بن مسیّب، عمرو بن میمون، علقمہ بن قیس، مسروق، عبداللہ بن حکیم، اسود بن یزید، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، ابووائل اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی۔

اکثر کے نزدیک [1] سترہ رمضان کو منگل کے دِن ۵۸ھ میں وفات پا گئیں۔ بعض کا قول ہے: ۵۷ھ میں۔ یہ علی بن مدینی کا ابن عیینہ سے بحوالہ ہشام بن عروہ قول ہے، بقیع میں دفن کی گئیں۔

۱۱۴۵۳ عائشہ بنت جریر [2]

بن عمرو بن رِزاح انصاریہ، بنوسلمہ سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ابومنذر یزید بن عامر بن حدیدہ کی زوجہ تھیں۔

---

[1] اسد الغابۃ (۳۴۴/۵) [2] اسد الغابۃ (۷۰۸۶) تجرید (۲۸۶/۲)

۱۱۴۵۴ عائشہ بنت سعد [1]

بن ابووقاص زہریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ صحیحین میں سعد بن ابووقاص سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا، جب آپ ﷺ تشریف لائے، فتح کے سال یا حجۃ الوداع میں وہ مکہ میں بیمار تھے، میری ایک بیٹی کے علاوہ کوئی وارث نہیں۔

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مبہمات میں فرمایا: ان کا نام عائشہ ہے، تجرید میں اس کا تعاقب کیا گیا ہے کہ عائشہ بنت سعد تابعیہ ہیں، وہ اتنا عرصہ زندہ رہیں کہ حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ان سے ملاقات ہوئی، یہ تعاقب ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ جن کا حضرت سعد نے ذکر کیا ہے، بڑی ہیں، وہ جن سے مالک کی ملاقات ہوئی صغریٰ ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اہل علم میں سے کسی نے حضرت عائشہ بنت سعد کبریٰ کے طبقہ کا زمانہ نہیں پایا، اور رہی صغریٰ تو وہ نبی کریم ﷺ کے بہت عرصے بعد پیدا ہوئیں، انہوں نے ان کا عنوان قائم نہیں کیا، کیونکہ انہوں نے بعض امہات المومنین کا زمانہ پایا۔

۱۱۴۵۵ عائشہ بنت ابی سفیان [2]

بن حارث بن زید انصاریہ، بنوعبدالاشہل سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۵۶ عائشہ بنت شیبہ

بن ربیعہ بن عبدشمس۔ ان کے والد بدر میں قتل ہوئے، ان کا ذکر ہے، ابوزناد فقیہ مدنی کی مولاۃ ہیں۔

۱۱۴۵۷ عائشہ بنت عبدالرحمٰن [3]

بن عتیک نضریہ، ان کے شوہر رفاعہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہ ابوموسیٰ کا قول ہے۔

۱۱۴۵۸ عائشہ بنت عمیر [4]

بن حارث بن ثعلبہ انصاریہ، بنوحرام سے ہیں: ابن حبیب نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۵۹ عائشہ بنت قدامہ [5]

بن مظعون قرشیہ جمحیہ۔ ان کے چچا عثمان بن مظعون کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوعمر [6] کا قول ہے: بیعت کرنے والوں میں سے ہیں، اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے۔

میں کہتا ہوں: مکیہ ہیں اور مذکورہ بیعت مکہ میں ہوئی۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ [7] نے ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن طالب کے طریق سے روایت کی ہے، وہ

---

[1] تجرید (۲۸۶/۲) [2] اسد الغابة (۷۰۸۸) تجرید (۲۸۶/۲) [3] اسد الغابة (۷۰۸۹) تجرید (۲۸۶/۲)
[4] اسد الغابة (۷۰۹۱) [5] اسد الغابة (۷۰۹۲) الاستیعاب (۳۴۷۸) تجرید (۲۸۶/۲)
[6] الاستیعاب (۱۸۸۶/٤) [7] مسند احمد (۳٦٥/٦)

فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے بحوالہ اپنی والدہ عائشہ بنت قدامہ روایت کیا، فرماتی ہیں: میں اپنی والدہ رائطہ بنت سفیان کے ساتھ تھی اور نبی کریم ﷺ عورتوں سے بیعت لے رہے تھے۔ فرمایا: ''کیا تم اس بات پر بیعت کرتی ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی''..... (الحدیث) اس میں ہے: ''تم بھلائی کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو گی''۔ انہوں نے سر جھکا لیا۔ فرماتے ہیں، انہوں نے کہا: ''جہاں تک ہم سے ہو سکا''۔ وہ یہ الفاظ کہہ رہی تھیں اور میں بھی ان کے ساتھ کہہ رہی تھی، میری والدہ نے مجھے تلقین کی، اس لیے جیسا وہ کہہ رہی تھیں میں بھی وہی کہنے لگی۔

ہم نے عالی سند سے ابن مندہ کی کتاب معرفۃ میں دوسرے طریق سے اسے روایت کیا ہے۔ بحوالہ عبدالرحمٰن بن عثمان، اس میں ہے: اپنی والدہ رائطہ بنت سفیان جو خزاعہ کی خاتون ہیں۔ ابو نعیم نے دوسرے طریق سے اس سند کے ساتھ دو احادیث بحوالہ عائشہ بنت قدامہ نقل کی ہیں۔ وہ ان دونوں میں فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اور وہ ابن سعد کے اس قول پر رد ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت نہیں کی، ان کی روایت میں ہے: ان کی والدہ فاطمہ بنت سفیان ہیں، شائد یہ اس نسخے سے ہو، صحیح یہ ہے، رائطہ بنت سفیان بن حارث بن امیہ بن فضل بن منقذ خزاعیہ، فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ابراہیم بن محمد بن حاطب سے ہوا، ان سے اولاد ہوئی۔

(۱۱۴۶۰) عائشہ بنت معاویہ *[1]

بن مغیرہ بن ابو عاص بن امیہ، عبدالملک بن مروان کی والدہ ہیں: ان کے والد اُحد میں حالت کفر میں قتل ہوئے، ان کی والدہ فاطمہ بنت عامر جمحی ہیں، ابن اسحاق کا قول ہے: جب نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب واقعہ اُحد کے بعد حمراء الاسد کی طرف روانہ ہوئے اس اندیشے سے کہ ابو سفیان اور اس کے حواری لوٹ نہ آئیں، انہیں ابو عزہ جمحی اور معاویہ بن مغیرہ جن کا ذکر ہے، ملے۔ آپ ﷺ نے عاصم بن ثابت کو ابو عزہ کے قتل کا حکم دیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے معاویہ کو اس شرط پر امان دی کہ وہ تین دن کے بعد نظر نہ آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر کو بھیجا، اور انہیں فرمایا: ''تم دونوں اسے فلاں مقام پر مقتول پاؤ گے''۔

میں کہتا ہوں: ان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی زندگی میں سات برس کا زمانہ پایا۔
پہلے گزر چکا ہے کہ مکہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر قریش کے تمام لوگ اسلام لا چکے تھے اور حاضر تھے۔

(۱۱۴۶۱) عبادہ بنت أبی نائلہ *[2]

بن سلامہ بن وقش انصاریہ۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] تجرید (۲۸۷/۲)

[2] اسد الغابۃ (۷۰۹۳) تجرید (۲۸۷/۲)

۱۱۴۶۲ عتبہ بنت زرارہ ✿

بن عدس انصاریہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۶۳ عجلہ بنت عجلان اللیثیہ

بنولیث بن سعد بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ سے ہیں۔ رکانہ بن عبد یزید اور ان کے بھائیوں کی والدہ ہیں، یہ وہی ہیں جنہیں ابورُکانہ نے طلاق دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان پر لوٹا دیا تھا، عبد یزید کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۴۶۴ العَجْمَاء الأنصاریہ ✿

ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ ہیں، ابوامامہ نے اپنی خالہ عجماء سے روایت کیا، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بوڑھا اور بڑھیا جب زنا کریں تو انہیں یقیناً رجم کیا جائے، اس لیے کہ انہوں نے لذت اٹھائی''۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ✿ اور ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے۔

۱۱۴۶۵ عدیہ بنت سعد

بن خلیفہ بن اشرف انصاریہ۔ بنوحارث بن خزرج بن ساعدہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۶۶ عزہ بنت الحارث الھلالیہ ✿

میمونہ کی بہن ہیں۔ ابوعمر ✿ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: میرے خیال میں کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد نے غرائب میں صحابیہ خواتین میں ان کی ماں شریک بہنوں کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے، اور کہا ہے وہ حضرت میمونہ ام المومنین کی بہن ہیں۔ ان کا نکاح عبداللہ بن مالک بن ہزم سے ہوا جس سے زیادہ، عبدالرحمٰن، برزہ پیدا ہوئے۔ برزہ سے اصم جو یزید کے والد ہیں پیدا ہوئے۔ بعض کا قول ہے: یزید بن اصم کی والدہ ہیں، فرماتے ہیں، بعض کا قول ہے: برزہ، عزۃ کی ماں شریک بہن ہیں۔ فرماتے ہیں، بعض نے کہا: عزہ بنوکلاب کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں، ان سے اولاد ہوئی۔

۱۱۴۶۷ عزہ بنت خابل ✿

ابوعمرہ ✿ نے ذکر کیا ہے کہ عزہ بنت کامل، پہلا قول صحیح ہے۔ ابن ابوعاصم اور طبرانی نے اوسط میں موسیٰ بن یعقوب کے

✿ اسد الغابۃ (۷۰۹٤) تجرید (۲۸۷/۲) ✿ اسد الغابۃ (۷۰۹٥) تجرید (۲۸۷/۲)

✿ المعجم الکبیر (۸٦۷/۲٤) ✿ اسد الغابۃ (۷۰۹۹) الاستیعاب (۳٤۷۹) تجرید (۲۸۷/۲)

✿ الاستیعاب (۱۸۸٦/٤) ✿ اسد الغابۃ (۷۱۰۰) الاستیعاب (۳٤۸۱) تجرید (۲۸۷/۲)

✿ الاستیعاب (۱۸۸٦/٤)

طریق سے، عطاء بن مسعود کعبی سے بحوالہ ان کی پھوپھی عزہ بنت خابل نقل کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور ان سے اس بات پر بیعت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ یہ اذیت دیں گی، نہ کسی بچی کو زندہ درگور کریں گی نہ چھپائیں گی۔ عزہ فرماتی ہیں: مجھے معلوم ہے وادتو اولاد کا قتل کرنا ہے، رہا خفی، تو وہ مجھے معلوم نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا، میرے دِل میں آیا کہ اس سے مراد بچے کو ضائع کرنا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اپنا کوئی بچہ ضائع نہیں کیا۔ ابوعمر فرماتے ہیں: ان سے ایک حدیث مروی ہے، جس کی سند درست نہیں۔

۱۱۴۶۸ عزه بنت أبی سفیان ❶

بن حرب امویہ، ام حبیبہ جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہیں، ان کی بہن ہیں۔ یہ ثابت ہے کہ یہ وہی ہیں جنہیں ام المومنین نے نبی کریم ﷺ پر نکاح کے لیے پیش کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ میرے لیے حلال نہیں''۔ وہ کہنے لگیں: ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی سے نکاح کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اگر میری پرورش میں نہ ہوتی تب بھی حلال نہ تھی، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے، مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نکاح کے لیے پیش نہ کرو''۔

لیث کی روایت میں بحوالہ یزید بن ابوحبیب، انہوں نے زہری سے انہوں نے زینب بنت ابوسلمہ سے، انہوں نے ام حبیبہ سے ان کا نام عزہ ذکر کیا ہے، جو مسلم اور نسائی میں ہے۔ ❷

حرف دال میں ان کا نام درّہ گزر چکا ہے، ہوسکتا ہے کہ ان دونوں ناموں میں سے ایک ان کا لقب ہو، محفوظ روایت یہ ہے کہ ابوسلمہ کی بیٹی کا نام دُرّہ ہے۔ صحیح میں بھی ان کا نام مذکور ہے۔

۱۱۴۶۹ عزه بنت أبی لهب

بن عبدالمطلب ہاشمیہ۔ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاخوۃ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: ان سے حدیث مروی نہیں۔ ابن سعد فرماتے ہیں: ان سے اوفی بن حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمی نے نکاح کیا جس سے عبیدہ، سعید اور ابراہیم پیدا ہوئے جو اوفی کے بیٹے ہیں۔

۱۱۴۷۰ عزه الأشجعیه ❸

ابوحازم کی مولاۃ ہیں، جنہوں نے انہیں آزاد کیا۔ ابوعمر ❹ کا قول ہے۔ اشعث بن سَوّار کے پاس بحوالہ منصور ان کی حدیث ہے، انہوں نے ابوحازم اشجعی سے روایت کیا انہوں نے اپنی مولاۃ عزہ سے روایت کیا، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''تمہارے لیے دو سرخ چیزوں میں ہلاکت ہے: سونا اور زعفران''۔ ❺

---

❶ اسد الغابة (۷۱۰۱) الاستیعاب (۳٤۸۰) ❷ مسلم (۳۵۷۱)

❸ اسد الغابة (۷۰۹۸) الاستیعاب (۳٤۸۲) تجرید (۲۸۷/۲) ❹ الاستیعاب (۱۸۸٦/٤)

❺ جامع المسانید والسنن (٦۱۱/۱۵)

(۱۱۴۷۱) عزیزہ بنت أبی تجراہ

عبدریہ، برہ کی بہن ہیں۔ بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن سعد اور ولید بن صالح دونوں سے بحوالہ واقدی نقل کیا ہے۔ انہوں نے عمیرہ بنت عبداللہ بن کعب سے، انہوں نے عزیزہ بنت ابوتجراۃ سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں: قریش چاشت کی نماز سے واقف نہیں تھے، اور مسلمان پانچ نمازوں کے فرض ہونے سے پہلے چاشت اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جب دِن کے آخری حصے میں نماز پڑھنا ہوتی تو گھاٹیوں میں چلے جاتے اور تنہا نماز ادا کرتے۔

(۱۱۴۷۲) عصماء بنت الحارث الهلاليه

ام خالد بن ولید ہیں، انہیں لبابہ صغریٰ کہا جاتا ہے، ابن کلبی نے یہ ذکر کیا ہے، حرفِ لام میں اس کا ذکر آئے گا۔

(۱۱۴۷۳) عصمه بنت حَبّان ✿

بن صخر بن خنساء انصاریہ، بنوحرام سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱۴۷۴) عُصَیْمَه ✿

تصغیر کے ساتھ ہے، بنت افلح، ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱۴۷۵) عفراء بنت السکن ✿

بن رافع بن معاویہ بن عبید، بنوخزرج سے ہیں، اسعد بن زرارہ کی والدہ ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱۴۷۶) عفراء بنت عبید ✿

بن ثعلبہ بن سواد بن غنم، بعض کا قول ہے: ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ معاذ اور مُعَوّذ اور عوف جو بنوحارث کے بیٹے ہیں ان کی والدہ ہیں۔ بعض کا قول ہے: ان میں سے ہر ایک عفراء کا بیٹا ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ کا قول ہے: ان کی والدہ رعاۃ بنت عدی بن معاذ ہیں۔ ان سے حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد نے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی۔

ابن کلبی فرماتے ہیں: معاذ اور مُعوذ شہید ہوئے تو ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عوف بن حارث کے بیٹوں میں سے یہ شریر تو نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں''۔

✿ اسد الغابة (۷۱۰۲) تجرید (۲۸۷/۲) ✿ تجرید (۲۸۷/۲) ✿ اسد الغابة (۷۱۰۳) تجرید (۲۸۷/۲)

✿ اسد الغابة (۷۱۰٤) تجرید (۲۸۷/۲) ✿ الطبقات الکبریٰ (۳۲۵/۸)

ابن اثیر ❶ کا قول ہے: ابن کلبی کو اس قول سے اتفاق نہیں کہ معاذ بدر کے دِن شہید ہوئے۔

میں کہتا ہوں: ان عفراء کو ایسی خصوصیت حاصل ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں۔ انہوں نے حارث کے بعد بُکیر بن یالیل لیثی سے نکاح کیا، ان سے چار بیٹے پیدا ہوئے: ایاس، عاقل، خالد، عامر، سب بدر میں شہید ہوئے۔ ان کے ماں شریک بھائی جو حارث کے بیٹے ہیں، شہید ہوئے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہ صحابیہ خاتون ہیں جن کے سات بیٹے ہیں اور سب نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

۱۱۴۷۷ عَقرب بنت السکن ❷

بن رافع۔ ابن سعد ❷ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، مجھے معلوم نہیں، یہ عفراء ہیں جن کے نام میں لفظی غلطی ہو گئی یا ان کی بہن ہیں۔

۱۱۴۷۸ عقرب بنت سلامہ ❸

بن وقش، ابن سعد ❸ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی والدہ سہیمہ بنت عبداللہ واقفیہ ہیں، ان کا نکاح رافع بن یزید اشہلی سے ہوا، جس سے اسید پیدا ہوئے۔

۱۱۴۷۹ عقرب بنت معاذ ❹

بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: قیس بن خطیم کی زوجہ ہیں، یزید بن قیس اور ان کے بھائی ثابت بن قیس کی والدہ ہیں۔ ابن سعد ❹ کا قول ہے: سعد بن معاذ کی سگی بہن ہیں، اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کا نکاح یزید بن کُرز بن زعوراء بن عبدالاشہل سے ہوا، جن سے رافع اور حواء پیدا ہوئے، ان کے بعد قیس بن خطیم سے نکاح ہوا، جس سے ثابت اور یزید پیدا ہوئے، اسی سے ان کی کنیت ہے، جسر کے دِن شہید ہوئے۔

۱۱۴۸۰ عَقیلہ بنت عَتیک

بن حارث عتواریہ، ابوعمر کا قول ہے: ہجرت کرنے والی اور بیعت کرنے والی خاتون ہیں۔ مدینے کی رہنے والی ہیں۔ ان کی حدیث موسیٰ بن عقبہ کے ہاں ہے۔

میں کہتا ہوں: طبرانی نے اسے بکار بن عبداللہ بن عبیدہ عبدی کے طریق سے بحوالہ ان کے چچا موسیٰ بن عبیدہ روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: مجھ سے زید بن عبدالرحمٰن بن ابوسلامہ نے بحوالہ اپنی والدہ حجۃ بنت قریط انہوں نے ان دونوں کی والدہ عقیلہ

---

❶ اسد الغابۃ (۳۴٦/۵) ❶ تجرید (۲۸۸/۲) ❶ الطبقات الکبریٰ (۲۷۰/۸)

❷ اسد الغابۃ (۷۱۰۵) تجرید (۲۸۸/۲) ❷ الطبقات الکبریٰ (۲۳۵/۸)

❸ اسد الغابۃ (۷۱۰٦) تجرید (۲۸۸/۲) ❸ الطبقات الکبریٰ (۱۳۱/۸)

بنت عتیک بن حارث سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: میں اور میری والدہ بُرَیرہ بنت حارث عُتوار یہ مہاجر خواتین کے ساتھ آئیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، آپ ﷺ نے مقام ابطح میں ایک خیمہ لگایا ہوا تھا۔

آپ ﷺ نے ہم سے یہ شرط رکھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی...... (الحدیث) اس میں ہے: ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کرنے کے لیے بڑھائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا''۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے بخشش کی دعا کی، یہ ہماری بیعت تھی۔

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح زید بن حباب کے طریق سے بحوالہ موسیٰ بن عبیدہ روایت کیا ہے، اور ان سے مروی روایت میں فرمایا: زید بن عبداللہ، حدیث میں ان کی جو یہ بات ہے کہ آپ ﷺ........ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ وہ مکہ میں تھے۔

ابوموسیٰ ذیل میں فرماتے ہیں: بخاری اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہما نے اسے عقیلہ ذکر کیا ہے، اور ابن مندہ نے غفیلہ ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابونعیم نے درست کہا، اسی طرح خطیب نے مؤتلف میں فرمایا، اور ان کی حدیث زید بن حباب کے طریق سے نقل کی ہے، اور اپنی روایت میں فرمایا: میں اور میری والدہ فروہ دونوں اکٹھی ہوئیں (یہ نام ف اور واؤ سے پہلے را ساکن کے ساتھ ہے) یہ وہم ہے۔

۱۱۴۸۱ عکناء ✽

نون یا ث کے ساتھ، بنت ابوصُفرہ اسدیہ، مُہلب کی بہن ہیں۔ ابن مندہ کا قول ہے: ہمیں محمد بن محمد بن یعقوب نے بتایا، وہ فرماتے ہیں: ہمیں ابن صاعد نے بتایا وہ فرماتے ہیں: ہم سے محمد بن یحییٰ اُزدی نے روایت کی، انہوں نے فرمایا: ہم سے ہشام بن سفیان نے، وہ فرماتے ہیں ہم سے عبیداللہ بن عبداللہ نے، بحوالہ ابوشعثاء روایت کی، فرمایا: عکناء یا عکثاء بنت ابوصفرہ، مہلب کی بہن فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دس تاریخ کو عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا، میں نے ان سے ابوشعثاء کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: ''وہ مجہول شیخ ہیں اور جابر بن زید نہیں''۔ ✽

میں کہتا ہوں: ابواحمد حاکم نے کنیتوں میں ان ابوالشعثاء کا ذکر نہیں کیا، ابن حبان نے ثقات میں ہشام بن سفیان کا ذکر کیا، اور چوتھے طبقے میں فرماتے ہیں: ہشام بن سفیان محروزی وہ عبیداللہ بن عبداللہ عتکی سے بحوالہ ابوبریدہ روایت کرتے ہیں: ان کی ابوالشعثاء سے روایت کا ذکر نہیں کیا، اور تابعین کی کنیتوں میں ابوشعثاء کے ذکر پر اعتماد نہیں کیا۔

۱۱۴۸۲ عُلَیّہ ✽

بنت شُرَیح حضرمی، سائب بن زید کی ماں شریک بہن ہیں۔ مخرمہ بن شریح کی بہن ہیں جن کا ذکر نبی علیہ السلام کے سامنے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایسا شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا''۔ ✽

✽ اسد الغابة (۷۱۰۸) تجريد (۲/۲۸۸) ✽ جامع المسانيد والسنن (۱۵/۶۱۳)

✽ اسد الغابة (۷۱۱۰) تجريد (۲/۲۸۸) ✽ نسائی (۱۷۸۲) احمد (۳/۴۴۹) طبرانی (۷/۶۶۵۴)

۱۱۴۸۳ عماره بنت حباشه ✿

بن جبیر، ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۸۴ عماره بنت حمزه ✿

بن عبدالمطلب، سلمیٰ بنت عمیس کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۴۸۵ عماره بنت ابی أیوب ✿

خالد بن زید انصاریہ۔ ابن حبیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد نے بھی ان کا ذکر کیا اور فرمایا: ان سے صفوان بن اوس بن جابر بن قُرط نے جو بنومعاویہ بن مالک بن نجار سے ہیں، نکاح کیا، ان سے خالد بن صفوان پیدا ہوئے۔

۱۱۴۸۶ عَمره بنت البرصاء

بنت حارث ہیں، جن کا ذکر آ رہا ہے۔

۱۱۴۸۷ عُمره بنت الحارث ✿

بن ابوضرار خُزاعیہ، مصطلقیہ۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ محمد بن عمرو بن ابوضرار سے بحوالہ ان کی پھوپھی عمرہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے: "دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جس نے اس سے حلال طریقے سے کوئی شے حاصل کی، اسے اس میں برکت دی جاتی ہے۔ بہت سے لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں ملوث ہوتے ہیں جن کے لیے قیامت کے روز جہنم ہے"۔

ابن ابوعاصم ✿ اور عبداللہ بن احمد نے اسے زیادات زہد میں اور ابن مندہ نے خالد بن سلمہ کی روایت سے بحوالہ محمد بن عمرو بن حارث نقل کیا ہے۔

۱۱۴۸۸ عَمره بنت الحارث

بن ابی عوف، قرصافہ کی بہن ہیں۔ مرزبانی نے ان کی بہن اور والدہ بَرصاء کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام امامہ ہے۔

۱۱۴۸۹ عَمره بنت حارثه

بن نعمان انصاریہ، بنومالک بن نجار سے ہیں۔ ابن سعد فرماتے ہیں: ان سے قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبہ نے نکاح کیا

✿ تجرید (۲/۲۸۸) ✿ اسد الغابة (۷۱۱۱) ✿ تجرید (۲/۲۸۸)

✿ اسد الغابة (۷۱۱۵) الاستیعاب (۳٤۸٦) تجرید (۲/۲۸۹) ✿ الآحاد والمثانی (٦/۸۵)

جو بنوعمرو بن عوف سے ہیں، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۴۹۰ عمرہ بنت حرام [1]

بعض کا قول ہے: بنت حزم، انصاریہ۔ سعد بن ربیع کی زوجہ ہیں۔ حدیث جابر میں ان کا ذکر ہے جسے ابن ابوعاصم [2] اور طبرانی [3] وغیرہ نے یحییٰ بن ایوب کے طریق سے بحوالہ محمد بن ثابت بنانی، انہوں نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے جابر سے، انہوں نے عمرہ بنت حزم سے روایت کیا ہے۔

آپ ﷺ کے لیے بکری ذبح کی گئی، آپ ﷺ نے اس سے کھایا اور وضو کیا پھر ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ کے سامنے یہ گوشت پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور عصر کی نماز ادا کی، پھر دوبارہ وضو نہیں کیا۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بنت حرام اور دوسرے راویوں نے بنت حزم لکھا ہے۔ ابوعمر [4] نے اسی کا یقین کیا ہے اور اسے مختصر ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۹۱ عَمرہ بنت حَزم الأنصاریہ

جابر نے ان سے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کے بارے میں حدیث ذکر کی ہے، ابن مندہ کا قول ہے: اسے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے بحوالہ جابر روایت کیا ہے اور ان کا نام نہیں لیا۔ ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: عمرہ بنت حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غَنم بن مالک بن نجار، فرماتے ہیں: عمرو بن حزم کی بہن اور ان کے دونوں بھائیوں عمارہ اور معمر کی سگی بہن ہیں، ان کی والدہ خالدہ بنت ابوانس ہیں۔

۱۱۴۹۲ عَمرہ بنت الربیع [5]

بن نعمان بن یساف انصاریہ، بنومالک بن نجار سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کا نام عمیرہ ہے۔

۱۱۴۹۳ عمرہ بنت رُواحہ الأنصاریہ [6]

ان کے بھائی عبداللہ بن رواحہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ بشیر بن سعد کی زوجہ ہیں جو نعمان کے والد ہیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے بشیر سے سوال کیا کہ ان کے بیٹے کو اس کے دوسرے بھائیوں سے علیحدہ خاص عطیہ دے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے رد کر دیا، صحیحین [7] میں حدیث ہے۔

یہ وہی ہیں جن کا قیس بن خطیم نے اپنے قصیدے کی تشبیب میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے کہا:

''عمرہ ان سردار عورتوں میں سے ہے جس کی آستینیں خوشبو سے مہکتی رہتی ہیں''۔ [8]

---

[1] اسد الغابة (٧١١٦) الاستيعاب (٣٤٨٧) تجريد (٢٨٨٩/٢) [2] الآحاد والمثانی (٢٦٣/٦)

[3] المعجم الكبير (٨٤٨/٢٤) [4] الاستيعاب (١٨٨٧/٤) [5] اسد الغابة (٧١١٧) تجريد (٢٨٩/٢)

[6] اسد الغابة (٧١١٨) تجريد (٢٨٩/٢) [7] بخاری (٢٥٨٧، ٢٦٥٠) مسلم (٤١٦١)

[8] ديوان قيس بن خطيم (٢٤، ٢٥) (١٩٨، ١٩٩)

بعض کا قول ہے: قیس بن خطیم نے ان سے نکاح کیا، جب حسان نے عمرہ کے بارے میں جو قیس کی بہن ہیں شعر کہے تو قیس نے ان کے بارے میں شعر کہے، بعض کا قول ہے: قیس کی بہن کا نام لیلیٰ ہے۔ وہ صحیح ہے۔ بعض نے کہا: جس کے بارے میں حضرت حسان نے شعر کہے وہ عمرہ بنت صامت بن خالد بن عطیہ ہے جسے انہوں نے طلاق دے دی تھی پھر انہیں دِل سے نہ بھلا سکے۔

زبیر بن بکار نے یہ اپنے چچا مصعب سے نقل کیا ہے، مسند طیالسی ✿ نے بحوالہ شعبہ، انہوں نے محمد بن نعمان سے، انہوں نے طلحہ یامی سے، انہوں نے عبدالقیس کی زوجہ سے، انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی بہن سے نقل کیا۔ فرماتی ہیں: ''ہر بالغہ عورت پر نکلنا واجب قرار دیا گیا، یعنی نمازِ عید وغیرہ کے لیے''۔

۱۱۴۹۴ عَمرہ بنت سعد

بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار، بعض نے کہا: بنت سعد بن قیس، ابوموسیٰ کا قول ہے: سعد بن عُبادہ کی والدہ ہیں، بعض نے کہا: عمرہ بنت مسعود ان کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

۱۱۴۹۵ عَمرہ بنت سعد

بن مالک بن خالد ساعدی، سہل بن سعد کی بہن ہیں، عمیرہ میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۴۹۶ عَمرہ بنت السعدی ✿

بن وَقدان بن عبد شمس عامریہ۔ ان کے بھائی عبداللہ بن سعدی کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن اسحاق ✿ نے حبشہ کی سرزمین کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مالک بن قیس بن ربیعہ اور ان کے ساتھ ان کی زوجہ عمرہ بنت سعدی ہیں، بعض نے کہا: ان کا نام عمیرہ ہے۔

۱۱۴۹۷ عَمرہ بنت عُویم ✿

مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۴۹۸ عمرہ بنت قیس ✿

بن عمرو انصاریہ۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوشیخ بن ثابت کی والدہ ہیں جو حسان کے بھائی ہیں، یہ ابن حبیب کا قول ہے۔ ابن سعد ✿ نے اس کی مخالفت کی ہے، فرماتے ہیں: ان کے والد کا نام مسعود ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

✿ مسند طیالسی (۱۶۲۲) ✿ اسد الغابة (۷۱۲۰) تجرید (۲/۲۸۹)

✿ السیرة النبویة (۱/۲۶۰) (۴/۹۰۵) ✿ اسد الغابة (۷۱۲۱) تجرید (۲/۲۸۹)

✿ اسد الغابة (۷۱۲۲) تجرید (۲/۲۸۹) ✿ الطبقات الکبریٰ (۸/۲۹۹)

۱۱۴۹۹ عمرہ بنت مرثد [1]

اسماء کی بہن ہیں، ابن حبیب [2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۰۰ عمرہ بنت مسعود [3]

بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر انصاریہ۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن سلمہ کی والدہ ہیں۔

۱۱۵۰۱ عمرہ بنت مسعود [4]

بن حارث بن رفاعہ انصاریہ، بنونجار سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۰۲ عمرہ بنت مسعود [5]

بن زرارہ بن عدی انصاریہ، بنو مالک بن نجار سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد فرماتے ہیں: اسعد بن زُرارہ کی بھتیجی ہیں، ان کی والدہ مخزومیہ ہیں۔ ان سے علقمہ بن عمرو بن یغوث بن مالک بن مَبذول نے نکاح کیا، عمرہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۵۰۳ عمرہ بنت مسعود بن قیس [6]

بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار سعد بن عبادہ کی والدہ ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ۵ھ میں وفات پائی۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: انہوں نے وفات پائی اور نبی کریم ﷺ غزوہ دُومۃ الجندل میں تھے، یہ ربیع الاوّل کا واقعہ ہے، جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ان کی قبر پر آئے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

میں کہتا ہوں: یہ ثابت ہے کہ انہوں نے وفات پائی تو نبی کریم ﷺ سے ان کے بیٹے نے ان کی طرف سے صدقہ کرنے کے بارے میں پوچھا۔

۱۱۵۰۴ عمرہ بنت مسعود الصغری [7]

سعد بن عبادہ کی خالہ ہیں۔ اوس بن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم کی زوجہ تھیں، ان سے ابو محمد پیدا ہوئے، ان کا نام مسعود بن اوس تھا، ان سے اس کے بعد سہل بن ثعلبہ بن حارث بن زید نے نکاح کیا، جس سے عمر، رُغیبہ پیدا ہوئے، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

---

[1] اسد الغابة (٧١٢٣) تجريد (٢٨٩/٢) [2] المحبر (٤١٣)

[3] اسد الغابة (٧١٢٤) الاستيعاب (٣٤٨٩) تجريد (٢٨٩/٢) [4] اسد الغابة (٧١٢٥) تجريد (٢٨٩/٢)

[5] المحبر (٤٣١) [6] اسد الغابة (٧١٢٦) تجريد (٢٨٩/٢) [7] اسد الغابة (٧١٢٦) تجريد (٢٨٩/٢)

[8] تجريد (٢٨٩/٢)

۱۱۵۰۵ عمرہ بنت مسعود[1]

بن قیس انصاریہ۔ ان دونوں کی بہن ہیں جو پہلے گزر چکی ہیں۔ ابن سعد کا قول ہے: یہ پانچ بہنیں تھیں، ان میں سے ہر ایک کا نام عمرہ تھا، اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ تیسری ہیں، ان کی والدہ عمیرہ بنت عمرو بن حرام بن زید مناۃ تھا۔ ثابت بن منذر بن حرام نے جو حسان اور ان کے بھائیوں کے والد ہیں، ان سے نکاح کیا، جس سے ابوشیخ بن ثابت پیدا ہوئے، جن کا نام ابی تھا، وہ بدر میں شریک تھے۔ اسلام لائے اور بیعت کی۔

۱۱۵۰۶ عمرہ بنت مسعود[2]

بن قیس رابعہ، اپنے سے پہلے والی کی سگی بہن ہیں۔ زید بن مالک بن عبدودّ بن کعب بن عبدالاشہل نے ان سے نکاح کیا۔ ان سے سعد اور ثابت پیدا ہوئے۔

۱۱۵۰۷ عمرہ بنت مسعود[3]

بن قیس خامسہ ہیں، اپنے سے پہلے والی دو عمرہ کی سگی بہنیں ہیں، قیس بن عمرو جو بنونجار سے ہیں ان کی والدہ ہیں۔

۱۱۵۰۸ عمرہ بنت معاویہ الکندیہ[4]

ابونعیم نے ان خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے جن سے نبی کریم ﷺ نے نکاح کیا اور رخصتی نہیں ہوئی، محمد بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ حکیم بن حکیم، انہوں نے محمد بن علی بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کندہ سے، عمرہ بنت معاویہ سے نکاح کیا۔

مجالد کے طریق سے بحوالہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کندہ کی ایک خاتون سے نکاح کیا، وہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد لائی گئیں۔

۱۱۵۰۹ عمرہ بنت ھزّال[5]

بن عمرو بن اوس انصاریہ، بنوعمرو بن عوف بن خزرج سے ہیں۔ ابن حبیب[6] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۱۰ عَمرہ بنت یزید الکلابیہ[7]

ابن اسحاق[8] نے یونس بن بکیر کی روایت سے ان کا ذکر ان خواتین میں کیا ہے جن سے نبی کریم ﷺ نے نکاح کیا،

---

[1] تجرید (۲/۲۸۹) [2] تجرید (۲/۲۸۹) [3] تجرید (۲/۲۸۹)
[4] اسد الغابۃ (۷۱۲۷) تجرید (۲/۲۹۰) [5] اسد الغابۃ (۷۱۲۸) تجرید (۲/۲۹۰)
[6] المحبر (۴۲٤) [7] اسد الغابۃ (۷۱۲۹) الاستیعاب (۳٤۹۰) تجرید (۲/۲۹۰)
[8] اسد الغابۃ (۷۱۲۹) تجرید (۲/۲۹۰)

فرماتے ہیں: عمرہ بنت یزید سے جو بنوابوبکر بن کلاب کی ایک خاتون تھیں، نبی کریم ﷺ نے نکاح کیا، یہ بنو وحید کی شاخ ہے، فضل بن عباس بن عبدالمطلب نے ان سے نکاح کیا پھر طلاق دے دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے رخصتی سے قبل انہیں طلاق دے دی تھی۔
ان کے نسب کے بارے میں کہا گیا: عمرہ بنت یزید بن عبید بن اوس بن کلاب۔

۱۱۵۱۱ عمرہ بنت یزید بن الجوْن [1]

بعض کا قول ہے: رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا، آپ ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ انہیں برص کا مرض ہے، تو آپ ﷺ نے انہیں طلاق دے دی، ان کی رخصتی نہیں ہوئی۔ بعض کا قول ہے: انہوں نے آپ ﷺ سے پناہ مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں پناہ دینے والے کی پناہ ملی''۔ پھر انہیں طلاق دے دی، اور اسامہ بن زید کو حکم دیا کہ انہیں تین کپڑے دے دیں، اسے ہشام بن عروہ نے بحوالہ ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۱۱۵۱۲ عمرہ بنت یزید بن السکن [2]

بن رافع بن امرئ القیس اشہلیہ۔ ابن حبیب [3] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۱۳ عمرہ بنت یسار [4]

بن ازیہر۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر بحوالہ مستغفری کیا ہے اور فرمایا: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۱۱۵۱۴ عَمرہ بنت یُعار [5]

بعض کا قول ہے: یہ وہی ہیں جنہوں نے سالم مولی ابوحذیفہ کو آزاد کیا، مشہور ہے کہ ان کا نام ثبیتہ ہے۔

۱۱۵۱۵ عَمرہ الأشہلیة [6]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور یوسف بن نافع کے طریق سے، بحوالہ عبیدہ راعی، انہوں نے عمرہ اشہلیہ سے نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ روزہ سے تھے، جب سورج غروب ہوا، مؤذن نے اذان دی، آپ ﷺ کے پاس افطاری کے لیے بازو اور کندھے کا بھنا ہوا گوشت لایا گیا، آپ ﷺ اسے دانتوں سے کاٹ کر کھانے لگے، پھر مؤذن نے اذان دی، انہوں نے ایک کپڑے سے اپنے ہاتھ صاف کیے، کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی، جبکہ پانی سے اعضاء نہیں دھوئے۔

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کے بارے میں عمرہ بنت حزم کی حدیث گزر چکی ہے۔ شاید وہ یہی ہیں۔ دونوں حدیثوں کے سیاق میں تعدد ہے (یعنی وہ الگ ہے اور یہ الگ)۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷۱۲۹) تجرید (۲/۲۹۰) [2] اسد الغابۃ (۷۱۳۰) تجرید (۲/۲۹۰)

[3] المحبر (٤١٦) [4] اسد الغابۃ (۷۱۳۱) الاستیعاب (۳٤۹۱) تجرید (۲/۲۹۰)

[5] اسد الغابۃ (۷۱۳۲) تجرید (۲/۲۹۰) [6] اسد الغابۃ (۷۱۱۲) تجرید (۲/۲۸۸)

۱۱۵۱۶ عُمیرہ ❶

بنت ثابت بن نعمان ظفریہ، ابن سعد ❷ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۱۷ عَمیرہ بنت جُبیر ❸

بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سلمیہ۔ ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: ان سے کعب بن مالک نے نکاح کیا، جس سے عبداللہ، فضالہ، وہب، معبد، خولہ، سعاد پیدا ہوئے۔ عمیرہ نے بیعت کی اور دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی، ان کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث سنی۔

۱۱۵۱۸ عمیرہ بنت الحارث ❹ بن عبدرزاح ظفریہ۔

۱۱۵۱۹ عُمَیرہ بنت أبی الحکم ❺

رافع بن سنان، ان سے بکر بن بکار نے بحوالہ عبدالحمید بن جعفر روایت کیا، مجھ سے میرے والد اور ہماری قوم کے کئی لوگوں نے روایت کیا کہ ابوالحکم اسلام لائے اور ان کی زوجہ اسلام نہیں لائی، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: ابوالحکم نے میری بیٹی لے لی ہے اور اسے اپنے پاس روکا ہوا ہے، آپ ﷺ نے ابوالحکم کو حکم دیا وہ ایک کونے میں بیٹھ گئے، اور عورت کو حکم دیا وہ دوسرے کونے میں بیٹھ گئی، ان دونوں کے درمیان اس بچی کو رکھا، پھر فرمایا: ''تم دونوں اسے بلاؤ''۔ ان دونوں نے اسے بلایا، وہ بچی اپنی والدہ کی طرف مائل ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے ہدایت دے''۔ وہ اپنے والد کی طرف چلی گئی۔ انہوں نے اسے لے لیا، ❻ ان کا نام عمیرہ ہے۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اپنے طریق سے اسے نقل کیا ہے، اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے طریق سے اسے بحوالہ عبدالحمید بن جعفر، انہوں نے اپنے والد، انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے۔

نسائی، ابن ماجہ دوسرے طریق سے بحوالہ عثمان البتی اسے نقل کیا ہے، فرمایا: بحوالہ عبدالحمید بن سلمہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے، بعض نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: اس طریق کے علاوہ منقول ہے، اور لڑکی کا نام نہیں لیا۔

۱۱۵۲۰ عمیرہ بنت خُماشہ ❼

یا خُباشہ انصاریہ، بنوخطمہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

❶ تجرید (۲/ ۲۹۰) ❷ الطبقات الکبریٰ (۸/ ۲۴۹) ❸ تجرید (۲/ ۲۹۰)

❹ تجرید (۲/ ۲۹۰) ❺ اسد الغابة (۷۱۳۳) تجرید (۲/ ۲۹۰)

❻ ابوداؤد (۲۲۴۴) نسائی (۳۴۹۵) ابن ماجہ (۲۳۵۲) مسند احمد (۵/ ۴۴۶)

❼ اسد الغابة (۷۱۳۴) تجرید (۲/ ۲۰۹)

(۱۱۵۲۱) عمیرہ بنت أبی خَیثمہ [1]

عبداللہ بن سماعہ کے سوانح میں ان کا ذکر ہے، اُمیمہ بنت ابوخیثمہ کی بہن ہیں، حرف ہمزہ میں جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن سعد کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان سے یزید بن اسید بن ساعدہ نے نکاح کیا وہ ان کے چچا زاد ہیں، اس کے بعد یزید بن یَرْبوع بن زید ظفری نے ان سے نکاح کیا۔

(۱۱۵۲۲) عمیرہ بنت الربیع

بن اِساف، عمرہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

(۱۱۵۲۳) عمیرہ بنت سعد [2]

بن عامر بن عدی بن جُشم انصاریہ۔ ابن سعد نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان سے کباثہ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم نے نکاح کیا۔

(۱۱۵۲۵) عمیرہ بنت السعدی

عمرہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

(۱۱۵۲۶) عمیرہ بنت سهل [3]

بن رافع، دو صاع صدقہ کرنے والے ہیں، جنہیں منافقین نے طعنہ دیا تھا۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔ ابوعمر [4] کا قول ہے: حضرت سہل اپنی بیٹی عمیرہ اور ایک صاع کھجور لے کر آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک حاجت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "وہ کیا؟" عرض کیا: آپ اللہ سے میرے لیے اور میری بیٹی کے لیے دعا کریں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیریں، اس کے علاوہ میری کوئی اولاد نہیں۔ عمیرہ فرماتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی میرے سر پر رکھی، اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک مجھے جگر تک پہنچی [5] ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن مندہ نے عیسیٰ بن یونس کے طریق سے، سعید بن عثمان بلوی سے بحوالہ ان کی دادی روایت کیا ہے، عمیرہ بنت سہل نے ان سے حدیث بیان کی کہ ان کے والد دو صاع کھجور صدقہ، اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لے کر نکلے، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، وہ دو صاع انڈیل دیئے.... پھر باقی حدیث انہی الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے۔

(۱۱۵۲۷) عمیرہ بنت سُهَیل [6]

بن ثعلبہ بن حارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ۔ ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا

---

[1] تجرید (۲/۲۹۰) [2] تجرید (۲/۲۹۰) [3] اسد الغابة (۷۱۳۶) تجرید (۲/۲۹۱) [4] الاستیعاب (۴/۱۸۸۸)

[5] طبرانی (۲۴/۸۴۹) الحدیث (۱/۵۶۵۰) مجمع الزوائد (۷/۳۳) جامع المسانید والسنن (۱۵/۶۱۹)

[6] تجرید (۲/۲۹۱)

ذکر کیا ہے اور فرمایا: اُمیمہ بنت عمرو بن حارث بن قیس بن وَقش ساعدیہ ان کی والدہ ہیں، ان سے ابوامامہ اسعد بن زُرارہ نے نکاح کیا، جس سے ان کی بیٹیاں، فُرَیعہ، کبشہ اور حبیبہ پیدا ہوئیں، ان سب نے بیعت کی۔

۱۱۵۲۸ عمیرہ بنت ظُھَیر [۱]

بن رافع بن عدِی انصاریہ، بنوجُشَم سے ہیں، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ابن سعد [۲] اور ابن حبیب نے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد کا قول ہے: ان کی والدہ فاطمہ بنت بشر بن عدی ہیں جو مربع بن قَیظی کی زوجہ ہیں۔

۱۱۵۲۹ عمیرہ بنت عبد سعد [۳]

بن عامر بن عدی: ابن سعد اور ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۳۰ عمیرہ بنت عُبید [۴]

بن معروف یا مطروف بن حارث بن زید بن عبید انصاریہ، بنوعمرو بن عوف سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۳۱ عمیرہ بنت عُقبة [۵]

بن اُحَیحہ انصاریہ، بنوجَحجَبی سے ہیں، ابن حبیب [۶] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۳۲ عمیرہ بنت عمیر [۷]

بن ساعدہ بن عائش انصاریہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۳۳ عمیرہ بنت قُرط [۸]

بن خنساء بن سنان، بنوحرام سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۳۴ عمیرہ بنت قیس [۹]

بن عمرو بن عُبید بن مالک بن عدی بن حارث بن سَلِیط بن قیس انصاریہ: ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن سعد [۱۰] کا قول ہے: محمد بن عمر نے ذکر کیا کہ اسلام لائیں اور بیعت کی، میں نے قابل اعتماد نسخے میں عین کے زبر کے ساتھ لکھا ہوا پایا۔

---

[۱] اسدالغابة (۷۱۳۷)، تجريد (۲۹۱/۲) [۲] الطبقات (۲۳۹/۵) [۳] اسدالغابة (۷/۳۸)، تجريد (۲۹۱/۲)
[۴] اسدالغابة (۷۱۳۹)، تجريد (۲۹۱/۲) [۵] اسدالغابة (۷۱٤۰)، تجريد (۲۹۱/۲)
[۶] المحبر (٤۱۸) [۷] تجريد (۲۹۱/۲) [۸] اسدالغابه (۷۱٤۱)، تجريد (۲۹۱/۲)
[۹] اسدالغابة (۷۱٤۲)، تجريد (۲۹۱/۲) [۱۰] الطبقات (۳۰۹/۸)

۱۱۵۳۵ عمیرہ بنت قیس [1]

بن ابوکعب انصاریہ، بنوسواد سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، سھل بن قیس کی بہن ہیں جو اُحد کے دن شہید ہوئے۔

۱۱۵۳۶ عمیرہ بنت کلثوم [2]

بن ہِدم انصاریہ: ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ابن سعد [3] اور ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۳۷ عمیرہ بنت محمد

بن سلمہ انصاریہ: ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں بیان کیا ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ''مرد عورتوں پر حاکم ہیں.... بلند اور بڑا ہے''۔ [4]

میں نے اسے ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں ابن کلبی کے طریق سے پایا، فرماتے ہیں: سعد بن ربیع نے اپنی زوجہ عمیرہ کو تھپڑ مارا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لے کر گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص ہے، تو یہ آیت نازل ہوئی۔

میں نے دوسرے دو اقوال کا ذکر کیا ہے جن کے بارے میں آیت نازل ہوئی اور کلبی نہایت کمزور راوی ہے۔

۱۱۵۳۸ عمیرہ بنت مَرْثد [5]

بن جبیر بن مالک انصاریہ، اسماء کی بہن ہیں: ابن سعد کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، سلامہ بنت مسعود بن کعب ان کی والدہ ہیں، سُوَید بن نعمان سے ان کا نکاح ہوا۔

۱۱۵۳۹ عمیرہ بنت مسعود الانصاریۃ [6]

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اپنے طریق سے اس کا ذکر کیا ہے۔ پھر ابوعروبہ حرانی کے طریق سے، وہ فرماتے ہیں: ہم سے ہلال بن بشر نے بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں: ہم سے اسحاق بن ادریس نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن سَلمہ نے بیان کیا کہ ان کی دادی عمیرہ بنت مسعود نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ان کی پانچ بہنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کھا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے گوشت چبایا اور پھر انہیں دیا جسے انہوں نے آپس میں تقسیم کر لیا، اور ہر ایک نے وہ بوٹی چبائی، مرتے دم تک ان کے منہ سے بدبو پیدا نہیں ہوئی اور نہ انہیں منہ کی کوئی بیماری پیدا ہوئی۔ [7]

---

[1] اسدالغابة (٧١٤٣)، تجريد (٢٩١/٢) [2] اسدالغابة (٧١٤٤)، تجريد (٢٩١/٢) [3] الطبقات (٢٥٥/٨)

[4] سورة النساء الآية ٣٤ [5] تجريد (٢٩١/٢) [6] اسدالغابة (٧١٤٥)، تجريد (٢٩١/٢)

[7] المعجم الكبير (٨٥٢/٢٤)، مجمع الزوائد (٢٨٣/٨)، جامع المسانيد والسنن (٦٢١/١٥)

۱۱۵۴۰ عمیرہ بنت مُعاذ الانصاریہ

روح بن ثابت کی زوجہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۵۴۱ عمیرہ بنت مُعوِّذ

بن عفراء، ربیع کی بہن ہیں، ابن سعد نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کا نسب ان کے والد کا نام ربیع کے سوانح میں گزر چکا ہے، ابن سعد فرماتے ہیں: ان سے ابوحسن بن عبد عمرو مازنی نے نکاح کیا، جس سے عمارہ، عمر اور سُریہ پیدا ہوئے۔

۱۱۵۴۲ عمیرہ بنت یزید ✿

بن سکن ابن رافع بن امری ءالقیس بن زید بن عبدالاشہل اشہلیہ، ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کی والدہ ام سعد بنت حرام بن مسعود ہیں۔ ان سے منظور بن لبید بن عقبہ نے نکاح کیا، جس سے حارث اور عُثیرہ پیدا ہوئے۔

۱۱۵۴۳ عنبہ ✿ (بے نسبت)

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوبکر مقری کے حوالے سے محمد بن قارن سے، انہوں نے ابوزُرعہ سے، انہوں نے غسان بن فضل سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم سے صُبیح بن سعید نجاشی ۱۸۰ھ میں روایت کیا ہے۔ ان کا گمان ہے کہ وہ ۱۵۷ھ تک کا سن رکھتے ہیں میں نے اپنی والدہ سے فرماتے ہوئے سنا: ان کا نام عنبہ تھا، بدل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عُنقودۃ ✿ رکھ دیا۔

خطیب نے اسے مؤتلف میں دوسری سند سے بحوالہ محمد بن قارن نقل کیا ہے، صبیح مذکورہ جو راوی ہے یحییٰ بن معین نے اسے جھوٹا کہا ہے۔

۱۱۵۴۴ عنقودہ ✿ پہلے والے میں گزر چکی ہیں۔

۱۱۵۴۵ عُنقُودہ ✿

دوسری ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں مستغفری کے حوالے سے ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ان کی حدیث کی اسناد میں تردد ہے۔ یزید بن قیس بن جراح کے طریق سے بحوالہ فُلیح، انہوں نے علی بن حمید سے، انہوں نے اپنے والد حمید بن حوشب سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے علی سے روایت کی، فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''یمن کے لیے کون تیار ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

✿ اسد الغابۃ (۷۱۳۰)، (۳۴۹۰)، تجرید (۲/۲۹۰) ✿ الطبقات الکبریٰ (۸/۲۳۳)
✿ اسد الغابۃ (۷۱٤٦)، تجرید (۲/۲۹۱) ✿ جامع المسانید السنن (۱۵/٦۲۱)
✿ اسد الغابۃ (۷۱٤٦)، تجرید (۲/۲۹۱) ✿ اسد الغابۃ (۷۱٤۷)، تجرید (۲/۲۹۱)

خاموش ہو گئے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: یمن کے لئے کون تیار ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے لئے ہو اور وہ تمہارے لئے ہے، انہوں نے سامان تیار کیا اور آپ علیہ السلام نے انہیں الوداع کرتے ہوئے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، حسن عمل، کلام کی نرمی، سچی بات کرنے، اور امانت کی ادائیگی کی وصیت کرتا ہوں، اے معاذ! آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا نہ کرنا۔

پھر نبی کریم ﷺ کی وفات اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے یمن سے لوٹتے مدینہ داخل ہونے اور نبی کریم ﷺ کے گھر رات کے وقت آنے کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی، اور یہ کہ انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ کون ہے جو رات کو ہمارے دروازے پر دستک دے رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں معاذ ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے عنقوزہ! دروازہ کھولو [1] ...... پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی۔

ابوموسیٰ فرماتے ہیں: حدیث ابن عمر سے طوالات میں املا کراتی ہے۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کا نام غُفیرہ لیا ہے، تجرید [2] میں فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے، اور پہلی اولیٰ ہیں۔

میں کہتا ہوں: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ گھڑی ہوئی ہے، اس میں رکیک الفاظ ہیں جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور عمار، عائشہ فاطمہ، حسین رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب ہیں۔ اس میں ہے: کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ نے نبی ﷺ کو بیماری اور وفات میں کیسا پایا، وہ کہنے لگیں: اے معاذ! میں آپ ﷺ کی وفات کے وقت موجود نہ تھی، یہ فاطمہ ہیں ان سے پوچھ لو، اس میں ہے: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت غیبی آواز سنی "اے معاذ! تمہیں کیسے میٹھی نیند آتی ہے، اور محبوب نبی حضرت محمد ﷺ مٹی کی تہوں کے درمیان ہیں۔ (یعنی لحد میں) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا، اور صنعاء کی گلیوں میں پھرنے لگے، وہ کہہ رہے تھے، اے اہل یمن! مجھے چھوڑو! مجھے تمہارے پڑوس کی ضرورت نہیں، وہ برے دن ہیں جو تمہارے پڑوس میں گزرے، مجھ سے میرے حبیب محمد ﷺ جدا ہو گئے ہیں، پھر صبح کے وقت سواری پر بیٹھے اور قسم کھائی کہ سوائے نماز کے اوقات کے اس سے نہ اتریں گے یہاں تک کہ مدینہ جا پہنچیں۔

۱۱۵۴۶ اَلعَوْراء بنت ابی جَهْل

یہ وہی ہیں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا، حکیم ترمذی فرماتے ہیں: جزء ثانی میں ابو رَوق ہمدانی کی حدیث میں ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ ان کا نام جویریہ ہے، ہوسکتا ہے عوراء ان کا لقب ہو۔

۱۱۵۴۷ عُوَیش

نبی کریم ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس نام سے مخاطب کیا تھا۔

طبرانی نے عشرہ میں اسے مسلم بن یسار کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اے عویش کیا وجہ ہے کہ تمہارا چہرہ بہت روشن ہے"..... الحدیث

[1] اتحاف السادة المتقين (٦/٢٦١) [2] اسد الغابة (٧١٤٨) ' تجريد (٢/٢٩٢)

(۱۱۵۴۸) عُوَیمرہ بنت عُوَیم ✿

بن ساعدہ انصاریہ: ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱۵۴۹) عَیساء بنت الحارث الانصاریہ ✿

انس بن فضالہ کی زوجہ ہیں: ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ تجرید میں بھی عویمرہ کے بعد ان کا ذکر ہے۔

القسم الثانی ازحرفِ عین

خالی ہے ممکن ہے کہ اس میں کسی کا ذکر کیا جائے۔

(۱۱۵۵۰) عائشہ بنت سعد

اور عائشہ بنت شیبہ اور عائشہ بنت معاویہ، عبیدہ بنت صعصعہ بن ناجیہ تمیمیہ، فرزدق کی پھوپھی ہیں، ام حزرہ ہیں۔ زِبرقان بن بدر کی زوجہ ہیں، کتاب ابوالفرج میں حطیئہ کے سوانح میں ان کا ذکر ہے، یہ وہی ہیں کہ زبرقان نے حطیئہ کو ان کے فروکش ہونے کو کہا تھا یہاں تک کہ وہ سفر سے واپس آ جائے۔ لیکن انہوں نے کوتاہی کی جو حطیئہ کی طرف سے زبرقان کی ہجو کا سبب بنا۔

القسم الثالث ازحرفِ عین

(۱۱۵۵۱) عَمرہ بنت دُرَید

بن صمہ: فرماتی ہیں: انہوں نے اپنے والد کا مرثیہ کہا: ربیعہ بن رفیع جو ابن دغنہ کے نام سے مشہور ہے اس نے انہیں قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ میری طرف سے بنی سلیم کو ان کے کیے کا بدلہ دے کہ یہ اپنے والدین کے نافرمان بنیں۔ اور ملاقات کے وقت جب ہم ان سے قصاص لیں تو ان کے بہترین لوگوں کا خون پلائے۔ ✿

القسم الرابع ازحرفِ عین

(۱۱۵۵۲) عائشہ بنت عُجرہ ✿

اسد الغابہ میں یہ نام عائشہ بنت عجر دلکھا ہے۔ ہم وہیں سے نقل کرتے ہیں یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ صاحب قیاس وفقہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ سے سنا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: زمین میں اللہ تعالیٰ کا سب سے بکثرت لشکر ٹڈیاں ہیں (جو فصلیں کھاتی ہیں جن کی لمبائی تقریباً تین انچ سے پانچ انچ تک ہوتی ہے، جسے ''ٹڈی دل'' بھی کہا جاتا ہے، اس سے مراد گھروں میں پائی جانے والی زہریلی ٹڈیاں نہیں ہیں) نہ میں انہیں کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں'' ان کی روایت بواسطہ ابوحنیفہ عثمان بن راشد بواسطہ عائشہ بنت عجر د بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کی گئی ہے اکثر علماء نے تابعات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

✿ التجرید (۱۹۳) ✿ تجرید (۲۹۲/۲) ✿ الطبقات الکبریٰ (۲۵۰/۸) ✿ الأغانی (۳۳/۱۰) ✿ اسد الغابۃ (۷۰۹۰)

حرفِ غین معجمہ

القسم الاوّل از حرفِ غین

۱۱۵۵۳ غاثنہ [1]

ابن مندہ کا قول ہے: ابن وہب نے بحوالہ عثمان بن عطاء خراسانی انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور انہوں نے کعبے کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کی طرف سے نذر پوری کرو''۔ [2]

۱۱۵۵۴ غُزیلہ

بعض کا قول ہے: غُزیہ، ام شریک ہیں اور اپنی کنیت سے معروف ہیں، کنیتوں میں ان کے حالات آئیں گے، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ، سلیمان بن یسار سے مرسلاً نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے کندیہ سے نکاح کیا، عامریہ خواتین کے ہاں نکاح کا پیغام بھیجا، ام شریک غُزیہ بنت جابر نے اپنے آپ کو آپ ﷺ کو ہبہ کر دیا، آپ ﷺ کی ازواج کہنے لگیں: اگر آپ ﷺ نے خاندان سے باہر شادی کی تو آپ ﷺ کو ہماری حاجت نہیں ہوگی..... الحدیث

۱۱۵۵۵ غُفیرہ [3]

بنت رباح، حضرت بلال رضی اللہ عنہ (جو مؤذن ہیں) اور ان کے بھائی خالد کی بہن ہیں۔ مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: وہ دو بھائی اور ایک بہن ہے، یہ بخاری کا قول ہے، طحاوی میں اسناد کے درمیان ہے: بحوالہ عُمیر مولیٰ غفیرہ بنت رباح جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔

۱۱۵۵۶ غُفیرہ عنقودہ میں گزر چکی ہیں۔

۱۱۵۵۷ غُفیلہ

اسی طرح ہیں، لیکن راء کے بدلے لام کے ساتھ، عین مہملہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسدالغابۃ (۷۱۴۹) الاستیعاب (۳۴۹۳) تجرید (۲/۲۹۲)

[2] اسدالغابۃ (۵/۳۵۶)

[3] اسدالغابۃ (۷۱۵۱)، تجرید (۲۹۲)

۱۱۵۵۸ الغُمَیصاء بنت مِلحان الأنصاریه ❶

بعض کا قول ہے: ام سلیم، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں: امام احمد ❷ نے اپنی مسند میں فرمایا: ہم سے یحییٰ قطان نے، وہ فرماتے ہیں: ہم سے حمید نے بحوالہ انس رضی اللہ عنہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، فرمایا: ''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے چلنے کی آواز سنی، میں نے کہا: یہ کون ہے، تو فرشتے نے کہا: ''غُمیصاء بنت ملحان''۔

میں کہتا ہوں: حرف راء میں دوسری سند سے بحوالہ انس یہ گزر چکا ہے۔

۱۱۵۵۹ الغُمیصاء ❸

یا رُمیصاء، عمرو بن حزم کی زوجہ ہیں: ابونعیم نے حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ ھشام بن عروہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے: کہ عمرو ابن حزم نے غُمیصاء کو طلاق دی، ان سے ایک شخص نے نکاح کیا اور مَس کرنے سے پہلے طلاق دے دی، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور پوچھا کہ کیا وہ پہلے شوہر کی طرف لوٹ سکتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ دوسرا ان کا........ ❹ الحدیث۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں: یہ ام سلیم کے علاوہ کوئی اور ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث روایت کی، فرمایا: غمیصاء یا رُمیصاء ہیں، اور ان کے شوہر کا نام نہیں لیا۔ ❺

ابن مندہ نے ام سلیم کے سوانح میں حدیث نقل کی ہے، ابن اثیر فرماتے ہیں: ابوموسیٰ کا قول درست ہے۔

میں کہتا ہوں: حرف راء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث گزر چکی ہے۔

۱۱۵۶۰ غَنیّه بنت ابی إهاب

یہ ام یحییٰ ہیں، جن سے عقبہ بن حارث نوفلی نے نکاح کیا، ان سے ایک حبشی باندی نے کہا، میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، جیسا کہ کنیتوں میں آئے گا۔

القسم الثانی، الثالث والرابع از حرفِ غین

اس میں کسی کا تذکرہ نہیں ہے۔

---

❶ اسدالغابة (۷۱۵٤) ، تجرید (۲/۲۹۲)

❷ مسند احمد (۳/۱۲۵)

❸ اسداغلابة (۷۱۵۵) ، تجرید (۲/۲۹۲)

❹ مسنداحمد (٦/۳۷) المعجم الکبیر (۲٤/۸٦۹)

❺ مسند احمد (۱/۲۱٤) مسند ابویعلی (٦۷۱۸) مجمع الزوائد (٤/۳٤۰)

حرف فاء مہملہ

القسم الاوّل ازحرف الفاء

۱۱۵۶۱ فاختہ بنت الأسود ✿

بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی قرشیہ اسدیہ: صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کی زوجہ تھیں، اپنے باپ کے بعد ان سے نکاح کیا، اسلام نے ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

مستغفری نے محمد بن ثور کے طریق سے بحوالہ ابن جریج نقل کیا ہے، فرمایا: اسلام نے چار عورتوں اور ان کے خاوند کے بیٹوں کے درمیان جدائی کرائی، ✿ پھر ان کا ذکر کیا۔

۱۱۵۶۲ فاختہ بنت خارجہ

بن زید بن ابوزہیر انصاریہ، ابوبکر صدیق کی زوجہ ہیں: دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاخوہ میں ان کا نام لیا ہے۔ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے مراد ہیں جو انہوں نے اپنی وفات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: بطن والی خارجہ کی بیٹی ہے بعض کا قول ہے: کہ ان کا نام حبیبہ ہے۔

۱۱۵۶۳ فاختہ بنت ابی اُحیحہ ✿

سعد بن العاص بن امیہ، ابوالعاص بن ربیع کی زوجہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بعد ان سے نکاح کیا، جس سے ان کی بیٹی مریم پیدا ہوئیں، زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۶۴ فاختہ بنت ابی طالب

بن عبدالمطلب بن ھاشم ھاشمیہ، ام ھانی ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں اور اپنی کنیت سے معروف ہیں، بعض کا قول ہے، ان کا نام ھند ہے، پہلا نام مشہور ہے۔

۱۱۵۶۵ فاختہ بنت قَرظہ

بن عبدعمرو بن نوفل بن عبدمناف قرشیہ، نوفلیہ، معاویہ بن ابوسفیان کی زوجہ ہیں، ان کے والد کا صحابہ میں تذکرہ نہیں، وہ جاہلیت میں فوت ہوئے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کا تذکرہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوتا اور ان کے قریبی بچوں کو شرف صحابیت حاصل

✿ اسدالغابة (۷۱۵٦)، تجرید (۲۹۲/۲) ✿ طبری فی تفسیره (۱۳۳/۸)، تفسیر ابن کثیر (۲۱٤/۱۲) ✿ تجرید (۲۹۲/۲)

ہوتا۔ زبیر بن بکار نے نسبت میں ذکر کیا ہے: کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کنود بن قرظہ مذکور سے نکاح کیا تھا پھر ان کی بہن فاختہ سے نکاح کیا۔ امیر معاویہ کے سوانح میں ان کے والد قرظہ کے کئی واقعات مذکور ہیں ان میں سے ایک یہ کہ انہوں نے ان کے ساتھ غزوۂ قبرس میں شرکت کی، یہ صحیح میں حضرت ام حرام کی حدیث میں ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں، مجھے معلوم نہیں یہ دونوں بہنوں میں سے کون سی ہیں۔

۱۱۵۶۶ فاختہ بنت عمرو الزہریہ ❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہیں: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن عثمان وقاصي کے طریق سے بحوالہ ابن المنکدر، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنی خالہ فاختہ بنت عمرو کو ایک خدمتگار لڑکا ہبہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے قصاب، سنار اور سینگی لگانے والا نہ بنانا'' ❷ وقاصی ضعیف راوی ہے۔

۱۱۵۶۷ فاختہ بنت غزوان

عتبہ کی بہن ہیں: جن کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔

۱۱۵۶۸ فاختہ بنت الولید ❸

بن مغیرہ مخزومیہ، خالد بن ولید کی بہن ہیں، ان کے سوانح ❹ میں ان کا نسب گزر چکا ہے، صفوان بن امیہ کی زوجہ ہیں، فتح کے دن اسلام لائیں اور بیعت کی، ابوعمر ❺ کا قول ہے: اپنے شوہر کے اسلام لانے سے ایک ماہ پہلے اسلام لائیں، یہ داؤد بن حصین کا قول ہے، ابن مندہ فرماتے ہیں: ان کا ذکر ہے لیکن حدیث مروی نہیں۔

ابونعیم نے ابراہیم بن سعد کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق انہوں نے عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن امامی سے، انہوں نے زہریؒ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت فاختہ بنت ولید صفوان بن امیہ کی زوجہ تھیں، اور ام حکیم بنت حارث عکرمہ کی زوجہ تھیں، فتح کے دن ❻ دونوں اسلام لائیں۔

۱۱۵۶۹ فارعہ بنت ابی امامہ ❼

سعد بن زُرارۃ انصاریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، بعض کا قول ہے: ان کا نام فُریعہ ہے، ان کی بیٹی زینب بنت نبیط کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، جو انس بن مالک کی زوجہ ہیں۔ ابوعمر ❽ فرماتے ہیں: ابوامامہ نے اپنی بیٹیوں فارعہ، حبیبہ اور کبشہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کی وصیت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فارعہ کی شادی نُبیط بن جابر سے جو بنو مالک بن نجار سے ہیں، کر دی۔

---

❶ اسد الغابة (۷۱۵۸)، تجريد (۲/۲۹۲) ❷ المعجم الكبير (۲۴/۱۰۷۳) مجمع الزوائد (۴/۹۳)
❸ اسد الغابة (۹/۷۵)، الاستيعاب (۳۴۹۵)، تجريد (۲/۲۹۳)
❹ مجمع الزوائد (۴/۹۳) ❺ الاستيعاب (۴/۱۸۸۹) ❻ اسد الغابة (۵/۳۵۹)
❼ اسد الغابة (۷۱۶۰) الاستيعاب (۳۴۹۶) تجريد (۲/۲۹۳) ❽ الاستيعاب (۴/۱۸۸۹)

ابن مندہ نے ابراہیم بن محمد بن ابویحیٰی سے بحوالہ محمد بن عمارہ بن عمرو بن حزم نقل کیا ہے، کہ انہوں نے زینب بنت نبیط سے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں سنا، وہ اپنی والدہ فریعہ بنت ابوامامہ سے روایت کرتی ہیں، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے کے زیور، رعاث آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری دو بہنوں حبیبہ اور کبشہ کو اس میں سے پہنائے، اور اس سے زکوٰۃ نہیں لی گئی، ابن سعد[1] فرماتے ہیں: ان کی والدہ عمیرہ بنت سھل ہیں، حضرت فریعہ حضرت اسعد بن زُرارہ کی بیٹیوں میں بڑی تھیں جب بڑی ہوئیں، نبیط بن جابر نے انہیں نکاح کا پیغام دیا، جب ان کی رخصتی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''کہو ہم تمہارے پاس آئے تم یتیم پر سلامتی بھیجو، ہم تمہارے اوپر سلامتی بھیجتے ہیں'' حضرت نبیط کا ان سے بیٹا عبدالملک پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا اور برکت کی دعا دی، حضرت فریعہ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، ابن اثیر[2] نے معافی بن عمران کے طریق سے نقل کیا ہے، کہ انہوں نے اپنی تاریخ میں بحوالہ ابوعقیل جو نُھیہ والے ہیں، انہوں نے نھیہ سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: ہم نے انصار میں سے ایک یتیمہ لڑکی کی رخصتی کی، جب ہم واپس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے کیا کیا؟'' ہم نے کہا: ہم نے سپرد کیا اور لوٹ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انصار کو ترنم پسند ہے، اے عائشہ، تم نے یہ کیوں نہیں کیا: ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، ہم پر اور تم پر سلامتی ہو۔''[3]

میں کہتا ہوں: یہ یتیمہ فارعہ بنت اسعد بن زرارہ ہیں۔

(۱۱۵۷۰) فارعہ بنت ثابت

بن منذر بن حرام انصاریہ، بنونجار سے ہیں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کی بہن ہیں، ابوحسن مدائنی نے ذکر کیا ہے کہ طویس نے عبداللہ بن جعفر کے سامنے ایک شعر گنگنا کر کہا:.......... یہ شعر کس کا ہے؟ کہنے لگے: فارعہ جو حسان کی بہن ہیں، اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کے بارے میں ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کے والد جاہلیت میں وفات پا گئے تھے اور عبدالرحمٰن بن حارث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کمسن تھے جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ لہٰذا ان کے متعلق تو شعر نہیں کہے جا سکتے ہاں جب وہ بالغ ہو گئے ہوں، اس لئے فارعہ اس قسم میں شامل ہے۔

(۱۱۵۷۱) فارعہ بنت زُرارہ[4]

بن عدی بن حرام انصاریہ، بنو مالک بن نجار سے ہیں، ابوموسیٰ نے یہ ذیل میں کہا، اسی طرح ابن اثیر[5] کا قول ہے۔ ذیل میں جو خط صریفینی میں ہے میں نے انہیں نہیں دیکھا، ممکن ہے جو ان سے پہلے ہیں وہ ان کے دادا کی طرف منسوب ہوں پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہ ان کی پھوپھی ہیں۔

---

[1] الطبقات (۳۲۲/۸) [2] اسدالغابۃ (۳۵۹/۵)

[3] ابن ماجہ (۱۹۰۰)، مسند احمد (۷۷/۴) (۷۸) مجمع الزوائد (۲۸۹/۴) زبیدی (۴۹۳/۶)

[4] اسدالغابۃ (۷۱۶۱)، الاستیعاب (۷۱۶۹) [5] اسدالغابۃ (۳۵۹/۵)

ابن سعد ❶ کا قول ہے: الفارعہ، وہ فریعہ بنت زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار ہیں، ابوامامہ جو اسعد بن زرارہ ہیں ان کی سگی بہن ہیں، ان سے قیس بن فہد بن قیس بن ثعلبہ نے نکاح کیا، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۵۷۲ فارعہ بنت ابی سفیان ❷

بن حرب بن امیہ امویہ: مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، اور انس بن بکیر کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: سب سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے عبداللہ بن جحش ہیں جو بنوعبدشمس کے حلیف ہیں، انہوں نے اپنے گھر والوں اور بہن کے ساتھ ہجرت کی، ان کے پاس فارعہ بنت ابوسفیان بن حرب تھیں۔ ❸

۱۱۵۷۳ الفارعہ بنت ابی الصلت ❹

امیہ بن ابوالصلت کی بہن ہیں، جومشہور شاعر ہے، ابوعمر کا قول ہے، ❺ فتح طائف کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں وہ بڑی عقلمند پاکدامن اور حسین وجمیل خاتون تھیں، ان کے آنے سے آپ علیہ السلام خوش ہوتے تھے ایک دن ان سے فرمایا: کیا تمہیں اپنے بھائی کے کوئی اشعار یاد ہیں؟ چنانچہ انہوں نے ان کے بارے میں اور جو کچھ ان کے متعلق دیکھا، اور ان کے پیٹ چاک ہونے کا قصہ آپ علیہ السلام سے بیان کیا کہ وہ سورہا تھا کہ اس کا دل نکال کر دوبارہ اس کے سینہ میں رکھ دیا گیا اور اس کے وہ اشعار سنائے جن کا مطلع یہ ہے۔ ع

''میری پریشانیاں رات کے وقت گردش کرتی ہیں میں اپنی آنکھوں کو روکتا ہوں لیکن ان کے آنسو پہلے بہہ پڑتے ہیں۔ دل کو چاہے جتنی جینے کی آرزو ہو تھوڑا بہت جی بھی لے موت اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے''۔

یہ تقریباً تیرہ (۱۳) اشعار ہیں جن میں وہ کہتے ہیں:

''جو شخص اپنی موت سے گریزاں ہے وہ کسی نہ کسی دھوکے سے اسے جا ملے گا۔ جو جوانی میں نہ مرا بڑھاپے میں جا مرے گا۔ موت ایسا پیالہ ہے جسے ہر شخص چکھنے والا ہے''۔

اس نے معاینہ کے وقت یہ اشعار کہے تھے: ع

''ہر زندگی خواہ اس کا دن لمبا ہو جائے ایک نہ ایک دن ختم ہونے والی ہے۔ کاش! جو کچھ میں نے دیکھا اس سے پہلے میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر بکریاں چرا رہا ہوتا''۔

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے بھائی کی مثال اس شخص کی سی ہے ''اس شخص کا حال بیان کرو جسے ہم نے اپنی آیات کا علم دیا پھر وہ ان سے نکل گیا''۔ ❻ ابوعمر ❼ فرماتے ہیں: میں نے اسے مختصر بیان کیا ہے اس کے چند نکات پر اکتفا کیا ہے پھر بسند وثیمہ

---

❶ الطبقات (۳۲۱/۸) ❷ اسدالغابۃ (۷۱۶۲) ، الاستیعاب (۷۱۷۰)، تجرید (۲۹۳/۲)
❸ المعجم الکبیر (۲۱/۹) ، السیرۃ النبویۃ (۸۶/۲)
❹ اسدالغابۃ (۷۱۶۳) ، الاستیعاب (۳۴۹۷) ، تجرید (۲۹۳/۲)
❺ الاستیعاب (۱۸۸۹/۴) ❻ سورۃ الاعراف ۱۷۵ ❼ استیعاب (۱۸۹۰/۴)

بن موسیٰ بواسطہ سلمہ بن فضل، ابن اسحاق، ابن شہاب بحوالہ سعید بن المسیب روایت کی ہے کہ فارعہ آئیں۔ پھر مکمل روایت ذکر کی۔

میں کہتا ہوں: یہ قصہ ابونعیم نے بطریق ثعلب بحوالہ ابن الاعرابی نقل کیا ہے کہ ابن اسحاق نے اسی سند سے اسی مفہوم کی روایت بیان کی ہے۔

ابن ابوعاصم [1] اور ابن مندہ نے اسے ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سجزی کے طریق سے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے زہری سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن اسحاق سے اسے نقل کیا ہے: کہ فارعہ بنت ابی الصلت ثقفی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کے والد اور بھائی کے بارے میں دریافت فرمایا: کہنے لگیں: میرا بھائی سفر سے ہمارے پاس آیا، پھر چارپائی پر سو گیا، دو پرندے آئے ان میں سے ایک اس کے سینے پر گرا، تو اس کا سینے سے سرین تک جسم چاک ہو گیا پھر اس کی موت کا طویل قصہ ذکر کیا۔

میں کہتا ہوں: دونوں سندوں میں جو ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے ضعیف ہے اور کتاب مکہ میں فاکہی نے طویل قصہ کلبی کے طریق سے بحوالہ ابوصالح، انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ ثعلبیؒ نے اسے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے اس میں ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے کئی قصائد پڑھے جس میں ان کے ایمان اور قیامت کی وضاحت ہوتی ہے، ایک قصیدہ میں ہے:

> ''تمام لوگوں کو حساب کے لئے ٹھہرایا جائے گا، ان میں سے بدبخت کو عذاب دیا جائے گا اور نیک بخت ہوں گے''۔

ایک قصیدہ میں ہے:

> ''اے ہمارے رب! تیرے لئے تمام تعریف، نعمتیں اور فضل ہے۔ بزرگی میں تجھ سے بڑھ کر اور کوئی نہیں، آسمان کے عرش کا مالک ہے، نگہبان ہے، اسی کی عزت کے لئے چہرے جھکتے اور سجدہ کرتے ہیں۔''

ایک قصیدہ میں ہے:

> ''جس دن ہم رحمٰن کے دربار میں حاضر ہوں گے، وہ رحیم ذات ہے، اس کے وعدہ کا وقت آنے والا ہے۔
> اگر جرائم کی وجہ سے میرا مواخذہ ہوا تو مجھے سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اے میرے رب! اگر تو مجھ سے درگزر کرے تو میرا گمان بھی عافیت والا ہے، اور اگر تو مجھے عذاب دینا چاہے تو کسی بری کو تو نے عذاب نہیں دیا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اس کے شعروں سے تو ایمان کا پتہ چلتا ہے لیکن اس کا دل کافر تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جسے ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا لیکن وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا......الآیۃ)۔

---

[1] الاحاد والمثانی (٦/٢٤٧)

۱۱۵۷۴ فارعه بنت عبدالرحمٰن الخثعمیه ✿

صحابہ میں ان کا تذکرہ ہے، ان سے سری بن عبدالرحمٰن نے روایت کی، استیعاب میں اسی طرح مذکور ہے۔

۱۱۵۷۵ فارعه بنت عُتبه

بن عبدشمس عبشمیہ، ہند کی بہن اور معاویہ کی خالہ ہیں، حبیب بن عمرو بن حُممہ دوسی کی زوجہ تھیں، بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۷۶ فارعه بنت مالك

سنان خُدریہ: فریعہ کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۵۷۷ فارعه الجنیه

حمزہ بن یوسف جرجانی نے تاریخ جرجان میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمیں ابواحمد بن عدی نے بتایا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالمؤمن بن احمد نے وہ فرماتے ہیں: ہمیں جعفر بن حکم نے، وہ فرماتے ہیں: ہمیں نھیعہ بن عبداللہ بن لہیعہ نے بحوالہ اپنے والد بیان کیا، انہوں نے ابوزبیر سے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: کہ ایک جنی خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم کی عورتوں کے ساتھ آتی تھی، ایک مرتبہ انہیں تاخیر ہوگئی تو تھوڑی دیر بعد وہ آ گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہیں کس وجہ سے تاخیر ہوئی؟" کہنے لگیں: ہند کی سرزمین میں ہماری فوتگی ہوگئی میں اس کی تعزیت کرنے گئی تھی، میں نے اپنے راستے میں ابلیس کو ایک چٹان پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا میں نے کہا: تمہیں حضرت آدم علیہ السلام کو گمراہ کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ابلیس نے کہا: جاؤ اپنا کام کرو، میں نے کہا: نماز اور تم! اس نے کہا: ہاں اے فارعہ: ایک بندے کی بیٹی، میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ جب وہ اپنی قسم پوری کرے گا تو مجھے بخش دے گا، اس سند میں نامعلوم راوی ہیں، ابن جوزی نے موضوعات میں اسے نقل کیا ہے۔

۱۱۵۷۸ فاضله ✿

عبداللہ بن انیس کی زوجہ ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے، ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔
ابوعمر ✿ فرماتے ہیں: فاضلہ انصاریہ، عبداللہ بن انیس جہنی کی زوجہ ہیں، اہل مدینہ کے ہاں ان کی حدیث ہے۔ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ ✿

میں کہتا ہوں: حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اسے نقل کیا ہے، موسیٰ بن عبیدہ ربذی کے طریق سے جو ضعیف راوی ہیں، بحوالہ ان کے بھائی محمد بن عبیدہ، انہوں نے اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے، انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے، انہوں نے اپنی والدہ سے اور وہ عبداللہ بن انیس جہنی کی بیٹی ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ سے جو فاضلہ انصاریہ ہیں، فرماتی ہیں:

✿ اسدالغابة (٧١٦٤)، الاستيعاب (٣٤٩٨)، تجريد (٢/٢٩٣)

✿ اسدالغابة (٧١٦٧)، الاستيعاب (٣٤٩٩)، تجريد (٢/٢٩٣)

✿ الاستيعاب (١٨٩٠/٤) ✿ جامع المسانيد والسنن (٧/١٦)

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اور صدقہ کی ترغیب دی، میں نے آپ ﷺ کے پاس اپنے زیور بھیجے، اور کہا: وہ اللہ عزوجل کی راہ میں صدقہ ہیں، آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا: ''میں عورت کا صدقہ اس کے شوہر کی اجازت سے قبول کرتا ہوں'' میں نے اسے اپنے شوہر کے ساتھ بھیجا، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ زیور اس کا ہے، اور والد کی وراثت سے حاصل ہوا ہے، آپ ﷺ نے اسے قبول کر لیا۔

(۱۱۵۷۹) فاطمۃ الزہراء [1]

امام المتقین رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، جن کا اسم گرامی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمیہ ﷺ ہے۔ ابن فتحون رحمۃ اللہ علیہ نے کسی سے ب ساکن اس کے بعد نون نقل کیا ہے، جو غلط ہے، لقب زہراء تھا، آپ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے، آپ سے آپ کے دونوں بیٹے، خاوند، حضرت عائشہ، ام سلمہ، سلمٰی ام رافع اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، فاطمہ بنت حسین آپ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کرتی ہیں، عبدالرزاق بحوالہ ابن جریج لکھتے ہیں: مجھ سے کئی لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی اور آپ کو سب سے پیاری بیٹی تھیں۔ ابوعمر [2] لکھتے ہیں: کہ کم عمر ہونے میں اختلاف ہے۔ یقینی بات یہ ہے کہ سب سے بڑی حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں، ان سے چھوٹی رقیہ رضی اللہ عنہا، ان سے چھوٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں، جس کی تھوڑی بہت تفصیل حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے حالات میں گزر چکی ہے، آپ رضی اللہ عنہا کے سن ولادت میں اختلاف ہے۔ چنانچہ واقدیؒ، ابوجعفر باقر کے طریق سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جن ایام میں کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی، اسی سال حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں، اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر پینتیس (۳۵) سال تھی، اسی پر مدائنی نے اعتماد کیا ہے۔

ابوعمر [3] عبیداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر سے روایت کرتے ہیں: کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی ولادت کے اکتالیسویں برس پیدا ہوئیں، بعثت سے کچھ ہی عرصہ پہلے تقریباً سال یا سال سے زیادہ عرصہ میں پیدا ہوئیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پانچ برس بڑی ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے چار ماہ بعد محرم ۲ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شادی ہوئی۔ بعض نے کچھ اور مدت بھی بیان کی ہے نبی ﷺ کی نسل انہی سے چلی۔

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ مغازی کبریٰ میں لکھتے ہیں: کہ مجھ سے ابن ابی نجیح نے بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کیا: کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے رشتہ بھیجا، نبی ﷺ (از روئے ظرافت) فرمانے لگے: ''کچھ پاس بھی ہے؟'' میں نے کہا: کچھ بھی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس زرہ کا کیا ہوا جو تمہیں ملی تھی۔ [4] یعنی بدر کی غنیمت سے۔

ابن سعد [5] لکھتے ہیں: کہ خالد بن مخلد نے بحوالہ سلیمان جو ابن بلال ہیں، ہمیں بتایا کہ مجھے جعفر بن محمد نے بحوالہ اپنے والد بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوہے کی ایک زرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں دی تھی۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷۱۷۵)، تجرید (۲/۲۹۴) [2] الاستیعاب (۱۸۹۳/۴) [3] الاستیعاب (۱۸۹۳/۴)

[4] مسند ابویعلی (۵۰۳/۱) مجمع الزوائد (۲۸۳/۴) [5] طبقات الکبریٰ (۱۱/۸)

حازم بحوالہ حماد بن زید وہ ایوب سے بحوالہ عکرمہ روایت کرتے ہیں: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کرنا چاہی تو ان سے فرمایا: ''اسے اپنی حطمی زرہ دینا'' یہ روایت مرسل، صحیح الاسناد ہے۔

یزید بن ہارون بواسطہ جریر بن حازم، ایوب سے اس سے زیادہ مکمل روایت کرتے ہیں۔امام احمدؒ نے اپنی مسند میں ابن ابی نجیح کے طریق سے، وہ بحوالہ اپنے والد اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا تھا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے لئے رشتہ بھیجنا چاہا اور یہ بھی عرض کر دیا کہ واللہ، میرے پاس کچھ نہیں ہے، پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلہ رحمی اور مہربانی کو مدنظر رکھتے ہوئے رشتہ بھیج دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے پاس کچھ ہے'' میں نے عرض کیا: کچھ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ''وہ حطمیہ زرہ جو میں نے تمہیں فلاں دن دی تھی وہ کہاں ہے؟'' میں نے کہا: وہ تو میرے پاس ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہی اسے دے دینا''۔

ابوداؤد کی کتاب میں اس روایت کا شاہد حدیث انس سے موجود ہے، ابن سعدؒ بحوالہ واقدیؒ بطریق ابوجعفر روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوایوب کے گھر ٹھہرے، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''کوئی گھر تلاش کرلو ایک گھر کا پچھلا حصہ ملا جہاں رخصتی ہوئی''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگیں، حارثہ بن نعمان سے کہہ دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری وجہ سے وہ دوسرے مکان میں منتقل ہو گئے، مزید کہتے ہوئے شرم آتی ہے'' ادھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا، حاضر ہو کر عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھ سے کچھ لیں، یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے کچھ نہ لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے''۔ چنانچہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ وہاں سے اپنے دوسرے مکان میں منتقل ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سمیت وہاں رہائش پذیر ہو گئے۔عمر بن علی کے طریق سے مروی ہے کہ حضرت علی کی شادی حضرت فاطمہ سے ان کی مدینہ آمد کے موقع پر رجب میں ہوئی اور بدر سے واپسی پر رخصتی ہوئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت اٹھارہ برس کی تھیں۔

صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان دو اونٹنیوں کا قصہ منقول ہے جنہیں حضرت حمزہ نے ذبح کر دیا حضرت علی رخصتی کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس سے اس شخص کے قول کی تردید ہو جاتی ہے جس کا گمان ہے کہ ان کی شادی احد کے بعد ہوئی تھی اس واسطے کہ حضرت حمزہ تو احد میں ہی شہید ہوئے تھے۔ یزید بن زریع، بواسطہ روح بن قاسم، عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے فاطمہ کے والد کے سوا ان سے زیادہ کسی کو افضل نہیں پایا۔ یہ روایت طبرانی نے ابراہیم بن ہاشم کے حالات میں معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ جس کی سند عمر تک شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ عکرمہ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط بھیجے، اور فرمایا: ''اہل جنت کی سب سے افضل خواتین خدیجہ، فاطمہ، مریم اور آسیہ رضی اللہ عنہن ہیں۔

ابویزید مدائنی بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً فرماتے ہیں: دنیا کی سب سے بہتر خواتین چار ہیں: مریم، آسیہ، خدیجہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہن''۔

حضرت شعبیؒ بحوالہ جابر فرماتے ہیں: ہمارے لیے دنیا کی چار عورتوں کی سیرت کافی ہے...... '' پھر ان کا ذکر فرمایا: عبدالرحمٰن بن ابونعیم بحوالہ ابوسعید خدری مرفوعاً فرماتے ہیں: ''اہل جنت کی خواتین کی سردار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ہاں جو فضیلت

حضرت مریم کو حاصل ہے۔

صحیحین میں بحوالہ مسور بن مخرمہ منقول ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس بات سے اسے دھوکہ ہوتا اس سے مجھے دھوکہ ہوتا ہے۔ [1]

علی بن حسین بن علی سے بحوالہ ان کے والد، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری رضا کے ساتھ راضی ہے۔

دولابی نے ''الذریۃ الطاھرۃ'' میں جید سند سے بحوالہ عبداللہ بن بریدہ، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کی رات فرمایا: ''کسی سے بات نہ کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو'' آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر ان دونوں پر ڈال دیا اور فرمایا: ''اے اللہ ان میں برکت دے، اور ان پر برکت ڈال، اور ان کی نسل میں برکت دے۔ [2] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ میرے گھر میں یہ آیت نازل ہوئی ''بے شک اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتے ہیں کہ اے اہل بیت تم سے ناپاکی دور کریں''۔ [3] الآیۃ

فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن، حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی طرف پیغام بھیجا، پھر فرمایا: ''یہ میرے اہل بیت ہیں''۔ [4] الحدیث

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں اسے نقل کیا ہے اور فرمایا: مسلمؒ کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں اور ان کا چلنا نبی کریم ﷺ کے چلنے کی طرح تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری بیٹی کو خوش آمدید'' پھر اسے اپنی دائیں طرف بٹھایا اور چپکے سے انہیں کوئی بات کہی، تو وہ رونے لگیں، پھر چپکے سے انہیں ایک اور بات کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ میں نے کہا: میں نے آپ کو آج سے پہلے غم کے ساتھ ہنستے نہیں دیکھا! میں نے اس سے اس بارے میں سوال کیا تو کہنے لگیں: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کروں گی، جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال قرآن پاک کا ایک مرتبہ میرے ساتھ دَور کرتے تھے، اس سال دو مرتبہ دور کیا ہے، میرا خیال ہے میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے، اور تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے مجھے آملو گی اور میں تمہارا اچھا پیشرو ہوں گا'' تو میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہو'' تو میں ہنسنے لگی۔ دونوں نے اسے نقل کیا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے آ کر پوچھنے لگیں: کہ مجھے بتائیں کہ آپ کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسی سال میری روح قبض ہوگی جس پر وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سوائے مریم علیہا السلام کے جنت کی عورتوں کی سردار بن جاؤ'' جس پر وہ خوش ہو کر ہنسنے لگیں، ابویعلی نے یہ روایت نقل کی ہے۔ [5]

---

[1] ترمذی (٣٨٦٧) [2] المعجم الكبير (١١٥٣/٢٢)، مجمع الزوائد (٢٠٩/٩)

[3] سورة الاحزاب الآية (٣٣) [4] مسلم (٦١٦٠)، ترمذی (٣٧٢٤) [5] مسند ابويعلى (٦٧٤٣/١٢)

ابن ابی عاصم [1] عبداللہ بن عمرو بن سالم المفلوج سے بحوالہ اہل بیت کی سند حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''کہ اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی سے ناراض اور تمہاری رضا مندی سے راضی ہوتا ہے''۔

امام ترمذیؒ [2] نے حدیث زید ابن ارقم کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علی، فاطمہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے جو شخص بھی لڑے گا، تو مقابلے میں مجھے پائے گا اور جوان سے صلح کرے گا، میری اس سے صلح ہے۔''

ابو عمر [3] حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے قصے میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کر رکھی تھی کہ وہ اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا انہیں غسل دیں، ابن فتحون نے اس روایت کو بعید قرار دیا ہے، کیونکہ اس وقت حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، فرماتے ہیں: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے غسل کا حال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کیسے منکشف ہوسکتا ہے؟ یہ محل استبعاد ہے۔ مسند احمد میں ہے کہ انہوں نے اپنی موت سے تھوڑی دیر پہلے غسل کر لیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ ان کا بدن نہ کھولا جائے اور اسی غسل کو کافی سمجھا جائے یہ بھی بعید ہے۔ صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ ماہ کا عرصۂ حیات گزارا تھا۔ واقدی فرماتے ہیں یہی روایت ثابت ہے۔ حمیدی بواسطہ سفیان عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں: کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین ماہ حیات رہیں''۔ [4] جبکہ ان کے علاوہ مؤرخین کا قول چار ماہ کا ہے۔ ایک قول دو ماہ کا بھی ہے۔ دولابی کی کتاب ''الذریۃ الظاہرۃ'' میں لکھا ہے: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پچانوے (۹۵) دن زندہ رہیں۔ اور عبداللہ بن حارث کا قول ہے کہ آٹھ ماہ حیات رہیں۔

ابن سعد اور امام احمد بن حنبل حدیث ام رافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں، جس دن آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی اس دن فرمایا: اماں مجھے غسل کرائیں پھر انہوں نے اچھے طریقے سے غسل کر لیا اور نئے کپڑے پہن کے فرمانے لگیں: میری چارپائی صحن کے درمیان میں رکھ دو، اس پر قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں اور فرمانے لگیں: اماں، میری روح قبض ہونے لگی ہے، میں غسل کر چکی ہوں تو ہرگز کوئی شخص میرا کپڑا نہ ہٹائے، چنانچہ پھر وہ فوت ہوگئیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے میں نے انہیں صورتحال بتائی انہوں نے ان کا جنازہ اٹھایا اور اسی غسل پر اکتفاء کرتے ہوئے انہیں دفن کر دیا۔ [5]

ابن سعد، محمد بن موسیٰ کے طریق سے روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا، اور عبیداللہ بن ابی بکر کے طریق سے بحوالہ عمرہ نقل کیا ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا، اور ان کی قبر میں حضرت عباس، علی اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم اترے تھے۔

واقدیؒ بطریق شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا، اس سند میں ضعف اور انقطاع ہے۔ بعض متروک راوی حضرت مالکؒ سے بحوالہ جعفر بن محمد وہ اپنے والد سے اسی مفہوم کی روایت نقل کرتے ہیں،

---

[1] الآحاد والمثانی (۳۶۳/۵) [2] کتاب المناقب باب ماجاء فضل بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۳۸۷۰) [3] الاستیعاب (۱۸۹۹/۴)

[4] المعجم الکبیر (۹۸۹/۲۲) مجمع الزوائد (۱۱/۹) الآحاد والمثانی (۳۵۵/۵) جامع المسانید (۳۶/۱۶)

[5] المعجم الکبیر (۹۶۲/۲۲)، مجمع الزوائد (۲۱۱/۱)

جسے دار قطنی اور ابن عدی نے فضول قرار دیا ہے۔

ابن سعد [1] بواسطہ عفان، حماد بن سلمہ، عطاء بن سائب وہ اپنے والد سے بحوالہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ان سے شادی کر دی، تو ان کے ساتھ بطور سامان جہیز ایک موٹی چادر، کھجور کی چھال کا ایک تکیہ، دو چکیاں اور دو مشکیزے بھیجے، فرماتے ہیں: ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: مشقت کرتے کرتے میرا دل تنگ پڑ گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ابھی کچھ قیدیوں کو لے آیا ہے، اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے خادمہ کا سوال کرو، وہ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! چکی پیستے پیستے میرے ہاتھوں میں بھی چھالے پڑ گئے ہیں، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سناؤ، بیٹی کیسے آنا ہوا؟'' عرض کرنے لگیں: ابا حضور! سلام کرنے آئی تھی، اور حیا کی وجہ سے بن مانگے واپس چلی گئیں، پھر دونوں آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی حالت زار بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں تمہیں دوں اور اصحاب صُفہ جن کے پیٹ بھوک سے دوہرے ہو رہے ہیں، انہیں نہ دوں۔ میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ یہ غلام بیچ کے میں انہیں خرچ دوں گا''۔

چنانچہ یہ دونوں واپس لوٹ آئے، بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دلجوئی کے لئے تشریف لے گئے، اتنے میں یہ لوگ بستروں میں دراز ہو چکے تھے، اور اس موٹی چادر کا طول کم تھا، ان کے چہرے ڈھکے ہوئے تھے اور پاؤں کھلے تھے، اور اگر وہ پاؤں ڈھکتے تو چہرہ کھل جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آہٹ پا کر اٹھنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیٹے رہو، دیکھو، میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں، جس کا تم نے سوال کیا تھا، وہ عرض کرنے لگے، کیوں نہیں، فرمایا: ''چند کلمات ہیں جو مجھے جبرائیل نے سکھائے ہیں، ہر نماز کے بعد تم دونوں دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو، اور جب سونے کا ارادہ کرو تو تینتیس (۳۳) بار سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) بار الحمد للہ، چونتیس (۳۴) بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات مجھے سکھائے میں نے انہیں چھوڑا نہیں، آپ رضی اللہ عنہ سے ابن کوا نے پوچھا: کیا صفین کی رات بھی نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل طروق اللہ تمہیں ہلاک کرے! صفین کی رات بھی نہیں۔

فرمایا: ہمیں یزید بن ھارون نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں، ہمیں جریر بن حازم نے بتایا، وہ فرماتے ہیں: کہ ہم سے عمرو بن سعید نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رویے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خلاف کچھ سختی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور تمہاری شکایت کروں گی۔ چنانچہ وہ چل پڑیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی انہی کے پیچھے ہو لیے۔ آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی (سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹی! خوب کان لگا کر سنو اور سمجھو جو عورت اپنے خاوند کی مرضی پوری نہیں کرتی جبکہ اس کا خاوند خاموش ہو تو اس کی کوئی ولایت و اختیار نہیں'' (یعنی اس کی شکایت سنے جانے کی گنجائش نہیں)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو انہیں ناپسند ہوتی۔ ہمیں عبید اللہ بن موسیٰ نے بتایا وہ فرماتے ہیں: ہم سے عبد العزیز بن سیار نے بحوالہ حبیب بن ابی ثابت روایت کی، فرماتے ہیں: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے درمیان کوئی بات ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے، آپ ان سے گفتگو فرماتے رہے یہاں تک کہ ان میں صلح کروا دی، پھر

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۱۶۱۸)

آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ سے کسی نے کہا: آپ جب اندر تشریف لے گئے تھے تو آپ کی حالت یکساں تھی کوئی تبدیلی ہمیں محسوس نہیں ہوئی لیکن جب باہر تشریف لائے تو آپ کا چہرہ ہشاش بشاش تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں کیوں نہ خوش ہوتا جبکہ میں نے اپنے پسندیدہ دو افراد میں صلح کرا دی ہے''۔

واقدیؒ نے اپنی سند سے بحوالہ ابو جعفر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو وہ کہہ رہی تھیں: میں عمر میں آپ سے بڑی ہوں، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت پیدا ہوئیں جب قریش کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے دو برس قبل پیدا ہوئے۔ واقدیؒ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رمضان کے تین دن گزرنے پر منگل کی رات ۱۱ھ میں وفات پائی۔

عمرہ کے طریق سے ہے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی، وہ حضرت علی اور حضرت فضل ان کی قبر میں اترے، علی بن حسین کے طریق سے ہے: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور رات [1] کو لوگوں کی چلت پھرت رُک جانے کے بعد انہیں دفن کیا، انہوں نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا۔

واقدی فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن ابو موالی سے کہا: لوگ کہتے ہیں: کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر بقیع میں ہے، انہوں نے فرمایا: وہ دار عقیل کے ایک گوشے میں دفن کی گئیں اور ان کی قبر اور راستے کے درمیان سات ہاتھ کا فاصلہ ہے۔

۱۱۵۸۰ فاطمہ بنت أسد [2]

بن ہاشم بن عبد مناف ہاشمیہ، حضرت علی اور ان کے بہن بھائیوں کی والدہ ہیں: بعض کا قول ہے: ہجرت سے قبل وفات پا گئیں، صحیح یہ ہے کہ انہوں نے ہجرت کی اور مدینہ میں وفات پائی، شعبیؒ نے اسی پر اعتماد کیا ہے، فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور ہجرت کی اور مدینہ میں وفات پائی۔

ابن ابی عاصم نے عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابو طالب سے بحوالہ ان کے والد نقل کیا ہے، کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ بنت اسد کے کفن کے لئے اپنی قمیص عطا فرمائی [3] اور فرمایا: ''ابو طالب کے بعد مجھ سے اچھا سلوک کرنے والا ان کے علاوہ کوئی ثابت نہیں ہوا۔'' [4] اعمش بحوالہ عمرو بن مُرہ، وہ ابو البختری سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا: پانی لانے اور دیگر ضروریات میں جانے کے سلسلے میں فاطمہ کی جگہ آپ لے لیں اور وہ چکی پیسنے اور آٹا گوندھنے میں آپ کا ہاتھ بٹا دے گی۔ [5]

زبیر بن بکار فرماتے ہیں: وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جنہوں نے خلیفہ کو جنم دیا، ان کے بعد حضرت فاطمۃ الزہراء ہیں، فاطمہ بنت حمزہ کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔ جو دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے مدینہ میں وفات پائی۔ [6]

---

[1] طبرانی المعجم الکبیر (۹۹۶/۲۲)، مجمع الزوائد (۲۱۱/۹) الآحاد والمثانی (۳۵۶/۵)
[2] اسد الغابۃ (۷۱۶۸)، الاستیعاب (۳۵۹۹)، تجرید (۲۹۳/۵)
[3] معجم الکبیر (۸۷۲/۲۴) مجمع الزوائد (۲۵۶/۹) [4] مجمع الزوائد (۲۵۷/۹)
[5] المعجم الکبیر (۸۷۳/۲۴)، مجمع الزوائد (۲۵۶/۹) [6] نسب قریش (۱۶)

ابن سعد فرماتے ہیں: وہ نیک خاتون تھیں نبی کریم ﷺ ان سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے اور دوپہر کو ان کے گھر آرام فرماتے تھے۔

۱۱۵۸۱ فاطمہ بنت ابی الاسد ❶

بعض کا قول ہے: بنت اسود بن عبدالاسد: ابوعمر فرماتے ہیں، ❷ یہ وہی ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے چوری کی وجہ سے ان کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا، اور جب اسامہ بن زید نے ان کے لئے سفارش کی تو فرمایا: ''کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟'' حبیب بن ابوثابت نے ان کی حدیث روایت کی اور ان کا نام لیا ہے۔

میں کہتا ہوں: عبدالغنی بن سعید نے مبہمات میں یحییٰ بن سلمہ بن کُھَیل کے طریق سے، عمار دُھنی سے بحوالہ ابووائل نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: فاطمہ بنت ابوالاسد نے جو ابوسلمہ کے بھائی کی بیٹی ہیں چوری کی، قریش کو خوف ہوا کہ ان کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا، انہوں نے اسامہ سے گفتگو کی.....الحدیث

ابن سعد کا قول ہے: فاطمہ بنت اسود بن عبدالاسد اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ وہی ہیں جنہوں نے چوری کی، تو نبی کریم ﷺ نے ان کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

ہم سے ابن نمیر نے اجلح سے بحوالہ حبیب بن ابوثابت مرفوع حدیث بیان کی کہ فاطمہ بنت اسود بن عبدالاسد نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زیور چوری کیا، بہت سے لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سفارش کی، انہوں نے اسامہ بن زید سے گفتگو کی تاکہ وہ نبی کریم ﷺ سے ان کی سفارش کریں، جب اسامہ آئے اور ان کو نبی کریم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ''اے اسامہ مجھ سے سفارش نہ کرنا، کیونکہ حدود جب میرے سپرد کی جاتی ہیں تو ان کے ترک کرنے کی گنجائش نہیں رہتی، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔'' ❷ ابن سعد ❸ کا قول ہے: اہل مدینہ وغیرہ کی اہل مکہ کہ روایت ہے کہ جس خاتون نے چوری کی، اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، وہ ام عمرو بنت سفیان بن عبدالاسد۔

۱۱۵۸۲ فاطمہ بنت جُنید

بن عمرو بن عبدشمس بن عمرو، عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ اور حارث کی والدہ ہیں جو ان کا بیٹا ہے۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۸۳ فاطمہ بنت الحارث ❺

بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرہ قرشیہ تیمیہ، ان کی والدہ رائطہ کے سوانح میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

---

❶ اسدالغابہ (۷۱۶۹)، تجرید (۲۹۳/۲) ❷ الاستیعاب (۱۸۹۲/٤)

❷ بخاری (الحدیث ۳٤۷۵، ۳۷۳۲، ٦۷۸۷) مسلم (الحدیث ٤۳۸٦) ابوداؤد (٤۳۷۳)، ترمذی (۱٤۳۰)
نسائی (٤۹۱٤)، ابن ماجہ (۲٥٤۷)

❸ الطبقات الکبریٰ (۱۹۲/۸) ❺ اسدالغابۃ (۷۱۷۰)، الاستیعاب (٥۳۰۲) تجرید (۲۹۳/۲)

۱۱۵۸۴ فاطمہ بنت ابی حُبیش ✿

بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی قرشیہ اسدیہ: صحیحین ✿ میں ہشام بن عروہ کے طریق سے بحوالہ ان کے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: فاطمہ بنت ابی حبیش نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے حیض آتا ہے اور میں کبھی پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں'' الحدیث۔ اسے منذر بن مغیرہ نے بحوالہ عروہ روایت کیا ہے، کہ فاطمہ بنت ابی حبیش ہیں، ایک روایت میں الفاظ ہیں بحوالہ فاطمہ، ایک اور روایت میں ہے، مجھ سے فاطمہ نے بیان کیا، ان کی حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کیا ہے، اور پہلی مشہور ہے۔ ✿

۱۱۵۸۵ فاطمہ بنت حمزہ ✿

بن عبدالمطلب بن ہاشم، ھاشمیہ، ان کی والدہ سلمٰی بنت عمیس ہیں: ابن سکن کا قول ہے: ان کی کنیت ام الفضل ہے، دارقطنی نے کتاب الاخوۃ میں فرمایا: ان کا نام امیمہ ہے ان سے سعد بن زید کا بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا نبی کریم ﷺ نے سلمہ بن ابوسلمہ ابن عبدالاسد سے ان کا نکاح کر دیا، ابن ابی عاصم نے ابوفاختہ کے طریق سے بحوالہ جعدہ بن ھُبیرہ، انہوں نے علی سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کو موٹے ریشم کا جوڑا ہدیہ دیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''فاطماؤں کے لئے اسے اوڑھنیاں بنا دو'' تو میں نے اسے پھاڑ کر چار اوڑھنیاں بنائیں: ایک حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے لئے، ایک حضرت فاطمہ بنت اسد اور ایک فاطمہ بنت حمزہ کے لئے اوڑھنی بنائی اور چوتھی فاطمہ کا ذکر نہیں کیا۔ ✿

میں کہتا ہوں: شاید وہ عقیل کی زوجہ ہیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

۱۱۵۸۶ فاطمہ بنت الخطاب ✿

بن نفیل قرشیہ عدویہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، ان کے بھائی کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اپنے شوہر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے ساتھ اسلام لائیں، دارقطنیؒ نے کتاب الاخوۃ میں روایت کیا ہے کہ ان کا نام امیمہ ہے، فرماتے ہیں: سعید بن زید سے ان کے ہاں عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

ابوعمر ✿ فرماتے ہیں: حضرت عمر کے اسلام لانے کے بارے میں ان کی عجیب حدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی تاریخ میں اور ابونعیم نے اپنے طریق سے اور اسحاق بن عبداللہ کے طریق سے بحوالہ ابان بن صالح اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے اسلام لانے کے بارے میں پوچھا، انہوں نے فرمایا: میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے تین

✿ اسد الغابۃ (۷۱۷۱) الاستیعاب (۳۵۰۳) تجرید (۲/۲۹۴) ✿ بخاری (الحدیث ۲۲۳) مسلم (الحدیث ۷۵۲)
✿ ابوداؤد (الحدیث ۲۸۰)، نسائی (الحدیث ۳۵۶) ✿ اسد الغابۃ (۷۱۷۲)، تجرید (۲/۲۹۴)
✿ الآحاد والمثانی (۱/۱۴۲، ۱۴۳۰) ✿ اسد الغابۃ (۷۱۷۴)، الاستیعاب (۴/۱۸۹۲) تجرید (۲/۲۹۴)
✿ الاستیعاب (۴/۱۸۹۲)

دن بعد باہر نکلا، تو فلاں بن فلاں مخزومی کو پایا، میں نے اسے کہا: کیا تو نے اپنے آباء واجداد کے دین کو چھوڑ کر محمد کے دین کو اختیار کر لیا ہے؟ اس نے کہا یہ دین تو اس شخص نے بھی اختیار کر لیا ہے جس کا مجھ سے بڑھ کر تم پر حق ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے کہا: کون؟ انہوں نے کہا: تمہاری بہن اور بہنوئی، فرماتے ہیں: میں چلا، اور دروازے کو بند پایا، مجھے ہلکی ہلکی آواز سنائی دی۔ فرماتے ہیں: انہوں نے میرے لئے دروازہ کھولا، میں اندر گیا، اور کہا: یہ مجھے کس چیز کی آواز آ رہی تھی؟ کہنے لگیں: کچھ نہیں، بحث کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے اس کے سر پر مارا، کہنے لگیں: تمہارے نہ چاہتے ہوئے بھی ہم مسلمان ہو چکے ہیں، فرماتے ہیں: جب میں نے خون دیکھا تو مجھے شرم آئی، میں نے کہا: مجھے وہ کتاب دکھاؤ، ...... پھر طویل قصہ ذکر کیا۔

واقدی نے بحوالہ فاطمہ بنت مسلم اشجعیہ بحوالہ فاطمہ خزاعیہ انہوں نے فاطمہ بنت خطاب سے نقل کیا ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''میری امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک اس کے فاسق (کھلے عام گناہ کرنے والے) علماء میں دنیا کی محبت، جاہل قاریوں اور ظالموں کا ظہور نہیں ہو جاتا۔ جب یہ علامت ظاہر ہو جائے گی تو خدشہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔

کنیتوں میں عنقریب آئے گا کہ زبیر فرماتے ہیں: کہ عبدالرحمٰن اکبر بن سعید بن زید کی والدہ یہ ہیں: ام جمیل بنت خطاب، گویا ان کا نام فاطمہ، لقب امیمہ، اور کنیت ام جمیل ہے، ابن سعد ❶ کا قول ہے کہ کتاب النسب میں ہے جن سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے نکاح کیا تھا وہ رملہ ہیں، اور وہ ام جمیل بنت خطاب ہیں۔

۱۱۵۸۷ فاطمة بنت سودة ❷

بن ابی خمیس، جہنیہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۸۸ فاطمة بنت شريح الكلابية ❸

ابن بشکوال نے بحوالہ ابی عبیدہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے ازواج مطہرات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۸۹ فاطمة بنت شريك

بن سحماء، ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۵۹۰ فاطمة بنت شيبة ❹

بن ربیعہ بن عبد شمس عبشمیہ، عقیل بن ابی طالب نے ان سے نکاح کیا، ابن ہشام نے ذکر کیا ہے: کہ عقیل حنین کے دن لڑائی کے بعد ان کے پاس آئے، تو انہوں نے کہا: تمہیں کیا غنیمت ملی؟ انہوں نے انہیں سوئی دی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ کے منادی نے کہا: ''(مجاہدین! سن لو!) سوئی اور دھاگہ تک اجتماعی مال غنیمت میں ❺ جمع کرا دو!'' انہوں نے ان سے سوئی لی اور غنیمت

---

❶ الطبقات الكبرىٰ (١٩٥/٨) ❷ اسد الغابة (٧١٧٦) ، تجريد (٢٩٤/٢) ❸ تجريد (٢٩٤/٢)
❹ اسد الغابة (٧١٧٧)، تجريد (٢٩٤/٢) ❺ السيرة النبوية (١٠٦/٤)، الطبقات الكبرىٰ (١٧٣/٨)

میں رکھ دی۔

واقدی نے حضرت فاطمہ بنت ولید بن عتبہ کے بارے میں یہ نقل کیا ہے، بعض کا قول ہے: عقیل کی زوجہ کا نام یہ ہے: فاطمہ بنت عتبہ جو ہند کی بہن ہیں، یہ ابن ابی ملیکہ سے منقول ہے۔

۱۱۵۹۱ فاطمة بنت صفوان [1]

بن امیہ بن محرث بن شق بن رقبہ بن مخدج کنانیہ، عمرو بن ابی احیحہ سعید بن العاص کی زوجہ ہیں، ابن اسحاق [2] نے بنوامیہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا نام لیا ہے۔ فرماتے ہیں: عمرو بن سعید ان کے ساتھ ان کی زوجہ فاطمہ بنت صفوان کنانیہ نے ہجرت کی اور وہیں وفات پا گئیں، ابن سعد [3] نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور فرمایا: مکہ میں ابتدائی دور میں اسلام لائیں۔

۱۱۵۹۲ فاطمة بنت الضحاك [4]

بن سفیان کلابیہ: ابوعمر [5] نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ابن اسحاق فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ان سے ان کی بیٹی زینب کی وفات کے بعد نکاح کیا اور جب آیت تخییر نازل ہوئی تو انہیں اختیار دیا، انہوں نے دنیا کو اختیار کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں جدا کر دیا، اس کے بعد وہ مینگنیاں چنا کرتی تھیں۔ اور فرماتیں: میں بدبخت ہوں، میں نے دنیا کو اختیار کیا ابوعمر کا قول ہے: یہ ہمارے نزدیک صحیح نہیں، کیونکہ شہاب ابوسلمہ کے حوالے سے اور حضرت عروہ حضرت عائشہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تو ان سے آغاز کیا، میں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا، فرماتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی تمام ازواج نے اسی کی پیروی کی۔ [6]

حضرت قتادہ اور عکرمہ کا قول ہے: آپ ﷺ نے جب انہیں اختیار دیا اس وقت آپ ﷺ کے نکاح میں نو ازواج مطہرات تھیں، جو آپ ﷺ کی وفات کے وقت زندہ تھیں ایک جماعت کا قول ہے: جو کہتی تھیں میں بدبخت ہوں، انہوں نے پناہ چاہی تھی، اور پناہ مانگنے والی خاتون کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔

بعض کا قول ہے: ضحاک بن سفیان نے اپنی بیٹی فاطمہ کو آپ ﷺ کے ہاں نکاح کے لئے پیش کیا اور عرض کیا: کبھی اس کے سر درد نہیں ہوا، آپ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ بعض کا قول ہے: آپ ﷺ نے ان سے ۸ھ میں نکاح کیا تھا ابن عبدالبر کا کلام ختم ہوا۔

ان کے کلام کی تشریح کی ضرورت ہے اور بعض مقامات قابل مواخذہ ہیں کہ حدیث ابن شہاب جو انہوں نے ذکر کی، وہ

---

[1] اسد الغابة (۷۱۷۸)، الاستیعاب (۳۵۰۶)، تجرید (۲/۲۹۴)

[2] السیرة النبویة (۱/۲۵۶) [3] الطبقات الکبریٰ (۸/۱۳۹)

[4] اسد الغابة (۷۱۷۹)، الاستیعاب (۳۵۰۷)، تجرید (۲/۲۹۴)

[5] الاستیعاب (۴/۱۸۹۹) [6] بخاری (الحدیث ۴۷۸۵، ۴۷۸۶)

صحیح میں ہے۔ (لیکن اس کے آخر میں ہے: میرے والد جانے لگے......'' اور رہا قتادہ کا قول تو اسے نقل کیا ہے......اور رہا عکرمہ کا قول تو اسے نقل کیا ہے.....ان کا یہ قول کہ یہ وہی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت زندہ تھیں، اس میں تردد ہے، کیونکہ آیت تخییر..........اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد نکاح کیا........) ❁

اور ان کا قول: کہ جو یہ کہتی تھیں کہ میں بدبخت ہوں وہ پناہ چاہنے والی تھیں، اس قول کو واقدیؒ نے بحوالہ ابن مناح روایت کیا ہے فرماتے ہیں: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ چاہی، اور اس سے ابن اسحاق کا قول باطل نہیں ہوتا کہ کلابیہ نے اختیار کیا وہ کہتی تھیں: میں بدبخت ہوں، کیونکہ دونوں واقعات کو جمع کرنا ممکن ہے۔

رہا ان کا قول: کہ پناہ چاہنے والی میں بہت سا اختلاف ہے۔ وہ صحیح ہے، ابن سعد کا قول ہے: کلابیہ کے بارے میں اختلاف ہے، اور ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے: بعض کا قول ہے: فاطمہ بنت ضحاک بن سفیان، بعض نے کہا: عمرہ بنت یزید بن عبید، بعض کا قول ہے سنا بنت سفیان بن عوف، یہ بھی قول ہے کہ یہ ایک ہیں اور ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے کہا: تین ہیں، پھر واقدیؒ نے مسنداً بواسطہ ابن اخی زہری نقل کیا، انہوں نے زہریؒ سے نقل کیا ہے: فرماتے ہیں: وہ فاطمہ بنت ضحاک ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دے دی وہ مینگنیاں چنا کرتی تھیں اور کہتیں: میں بدبخت ہوں۔

اسی مذکورہ سند سے بحوالہ زہری مسنداً ذکر کیا ہے، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلابیہ سے نکاح کیا، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئیں، آپ ان کے قریب آئے تو کہنے لگیں: میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے بڑی ہستی کی پناہ مانگی ہے، اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ''۔ ❁

عبدالواحد بن ابی عون کے طریق سے بحوالہ ام مناح مروی ہے، فرماتی ہیں: جس عورت نے پناہ مانگی تھی وہ شدت غم کی وجہ سے اپنی عقل کھو بیٹھی تھی۔ وہ امہات المومنین سے ملنے آتی تو اجازت لیتے وقت کہتی! میں بدبخت آئی ہوں۔ اور بتاتی تھی کہ مجھے دھوکا دیا گیا ہے۔

عمرو بن شعیب کے طریق سے بحوالہ ان کے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی رخصتی ہوئی تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تو انہوں نے اپنی قوم کو پسند کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جدا کر دیا، وہ مینگنیاں چنا کرتی تھیں اور کہتیں: میں بدبخت ہوں۔

بعض کا قول ہے: پناہ مانگنے والی سنا بنت نعمان بن ابی الجون تھیں، ابن سعد نے بحوالہ واقدیؒ اسے مسنداً نقل کیا ہے، انہوں نے محمد بن یعقوب سے، انہوں نے عتبہ سے، انہوں نے عبدالواحد بن ابی عون سے روایت کیا ہے، بعض کا قول ہے: اسماء بنت نعمان بن ابی الجون، واقدیؒ نے اسے مسنداً نقل کیا ہے بحوالہ عمرو بن صالح، انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی سے،

❁ بیاض فی الأصل (اصل مسودہ میں یہ سطریں خالی ہیں۔ از مترجم)

❁ بخاری (الحدیث ۵۲۵٤)، نسائی (الحدیث ۳٤۱۷)

انہوں نے ہشام بن کلبی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

ابواُسید ساعدی کے طریق سے صحیح میں مذکور قصہ کی طرح ہے، اس کے آخر میں ہے، وہ کہتی تھیں، مجھے بدبخت کہو دوسرے طریق سے بحوالہ ابواُسید مروی ہے کہ وہ خاتون جنہوں نے پناہ چاہی تھی وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پا گئیں۔

اور رہا ان کا قول کہ اس میں سے کچھ صحیح نہیں، عجیب ہے، کیونکہ صحیح میں ابواسید ساعدی کی حدیث سے ان کا قصہ ثابت ہے البتہ صحیح ہونے کی نفی سے مراد کلابیہ کے بارے میں یقینی قول کی نفی ہے۔

رہا ان کا قول کہ ضحاک بن سفیان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اپنی بیٹی کو پیش کیا تھا، اور عرض کیا: اس کے سر میں درد نہیں ہوا۔ صحیح میں اسے نقل کیا گیا ہے۔

رہا یہ قول، بعض نے کہا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ میں ان سے نکاح کیا، ظاہر ہے کہ ھا ضمیر کا مرجع سوانح والی شخصیت ہے۔ جس کا تقاضا ہے کہ اس کا متضاد قول پہلے گزر چکا ہے۔ وہ قول یہی ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان سے نکاح کیا تھا۔

ابن سعد نے بحوالہ واقدی اسے مسنداً نقل کیا ہے، انہوں نے ابراہیم بن وَثیمہ سے، انہوں نے ابی وجزہ سے اسے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلابیہ سے ذی قعدہ ۸ھ میں جعرانہ سے واپسی پر نکاح کیا، اسماعیل بن مُصعب سے بحوالہ ان کے قبیلے کے کسی شیخ سے روایت ہے، وہ ۶۰ھ میں وفات پا گئیں۔

۱۱۵۹۳ فاطمة بنت أبی طالب

بعض کا قول ہے: وہ ام ھانی ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۹۴ فاطمة بنت عامر

بن حذیم قرشیہ جمحیہ۔ سعید بن عامر جو مشہور صحابی ہیں ان کی بہن ہیں، مغیرہ بن ابوالعاص کی زوجہ ہیں جو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں، ان سے عائشہ پیدا ہوئیں جن سے مروان نے نکاح کیا، جس سے عبدالملک پیدا ہوئے، زبیر بن بکار نے یہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۹۵ فاطمه بنت عبداللہ[1]

عثمان بن ابی العاص ثقفی کی والدہ ہیں۔ ابوعمر[2] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: جب حضرت آمنہ کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو وہ موجود تھیں، اس وقت رات تھی، فرماتی ہیں: گھر کی ہر شے روشن تھی، اور ستارے بہت قریب نظر آرہے تھے، یہاں تک کہ میں کہہ رہی تھیں: ''وہ مجھ پر آگریں گے''۔

میں کہتا ہوں: ابوعمر نے اسے مسنداً نقل کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۷۱۸۱) تجرید (۲/۲۹۴) [2] الاستیعاب (۴/۱۹۰۰)

۱۱۵۹۶ فاطمہ بنت عُتبہ [1]

بن ربیعہ بن عبد شمس عبشمیہ۔ حضرت ہند کی جو حضرت ام معاویہ کی والدہ ہیں، بہن ہیں: ان سے ام محمد بن عجلان نے روایت کی اور وہ ان کی مولاۃ ہیں، یہ ابوعمر کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے اسے ابوبکر بن عیّاش کے طریق سے محمد بن عجلان سے بحوالہ ان کی والدہ مسنداً نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں، میں نے کہا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں چاہتی تھیں دنیا کے تمام گھرانوں میں سے اللہ تعالیٰ آپ کے گھرانے کو ذلیل کرے''۔ (حدیث) [2]

فرماتے ہیں: اسے ابن ابی اویس نے بحوالہ اپنے والد، انہوں نے ابن عجلان سے روایت کیا ہے، اور اس میں کچھ اضافہ نقل کیا ہے۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے یعقوب بن محمد کے طریق سے بحوالہ ابوبکر بن اویس، انہوں نے ابوایوب سے جو قاسم کے مولیٰ ہیں، انہوں نے ابن عجلان سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے فاطمہ بنت عتبہ سے روایت کی ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ انہیں اور اپنی بہن کو ساتھ لے گئے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، جب آپ نے شرائط لگائیں تو ہند آپ سے کہنے لگیں: کیا ان ممنوع باتوں میں سے آپ کو اپنی قوم کی عورتوں میں کسی بات کا علم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [3] ''ان سے بیعت کرو! یہی شرط ہے''۔

ابن سعد [4] کا قول ہے: ان سے قُرظہ بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف نے نکاح کیا، جس سے ولید، ہشام، مسلم، عتبہ، ابی برقُرظہ، آمنہ بنت قُرظہ، اور فاختہ پیدا ہوئیں۔ فاختہ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، پھر وہ اسلام لائیں اور بیعت کی، پھر ان سے ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے نکاح کیا۔ ابن سعد نے صحیح سند سے بحوالہ ابن ابی ملیکہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: عقیل بن ابوطالب نے فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ سے نکاح کیا، جب وہ ان کے پاس آتے تو کہتیں: عتبہ بن ربیعہ کہاں (جنت میں یا جہنم) ہے؟ انہوں نے ان سے ایک دِن کہا: جب انہیں غصہ دلایا، جب تم جہنم میں جاؤ گی تو تمہاری بائیں طرف ہوگا، دیکھ لینا۔ وہ کہنے لگیں: ہم دونوں ایک گھر میں نہیں رہ سکتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں، آپ نے ابن عباس اور معاویہ رضی اللہ عنہم کو ان کے ساتھ روانہ کیا، جب یہ دونوں وہاں پہنچے، دیکھا دونوں نے صلح کر لی ہے۔ انہوں نے اسے اختصار کے ساتھ بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما موصولاً نقل کیا ہے، اور ان کی سند میں واقدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

۱۱۵۹۷ فاطمہ بنت علقمہ [5]

بن عبداللہ بن ابی قیس، ام قحطم العامریہ، اپنے شوہر سَلیط بن عمرو کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، ان کے ہاں سلیط بن سلیط نام پیدا ہوئے، ان کا یہی نام کنیت ابن سعد نے لکھی ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی والدہ عاتکہ بنت اسعد بن عامر بن بیاضہ

---

[1] اسد الغابۃ (۷۱۸۲) الاستیعاب (۳۵۰۹) تجرید (۲/۲۹۵)

[2] مسلم (الحدیث: ٤٤٥٤) ابوداؤد (الحدیث: ۳۵۳۳)

[3] المعجم الکبیر (۲۲/۹۰٤) مجمع الزوائد (٦/۳۹)

[4] الطبقات الکبریٰ (۸/۱۷۳) [5] تجرید (۲/۲۹۵)

خزاعیہ ہیں، اور فرمایا: مکہ کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کے والد کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ وہ ام معظم ہیں، یہ ان کی کنیت ہے۔

۱۱۵۹۸ فاطمہ بنت عمرو بن حرام ❶

انصاریہ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں، ان کے بھائی عمرو بن حرام کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، صحیح حدیث میں شعبہ کی روایت میں بحوالہ ابن المنکدر ان کا ذکر ثابت ہے، انہوں نے جابر سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: جب میرے والد قتل کئے گئے، تو میں ان کے چہرے سے مٹی صاف کرنے لگا اور لوگ مجھے منع کرنے لگے، میری پھوپھی فاطمہ بنت عمرو ان پر رونے لگیں...... (الحدیث) ❷ یہ طیالسی کی روایت کے الفاظ بحوالہ شعبہ ہیں۔

۱۱۵۹۹ فاطمہ بنت عمرو بن حَزم ❸

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بحوالہ مستغفری نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ پہلے والی ہی ہیں۔

۱۱۶۰۰ فاطمہ بنت قیس بن خالد ❹

قرشیہ، فہریہ، ضحاک بن قیس کی بہن ہیں جن کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، عمر میں ان سے بڑی تھیں۔ ابوعمر ❺ کا قول ہے: اوّلین مہاجرین میں سے تھیں، خوبصورت اور عقلمند تھیں، ابوبکر بن حفص مخزومی کے نکاح میں تھیں، انہوں نے طلاق دے دی، اس کے بعد اسامہ بن زید سے نکاح ہوا۔

میں کہتا ہوں: اس بارے میں صحیح ❻ میں ان کی حدیث ہے، جب انہوں نے اپنے شوہر کے وکیل سے نفقہ طلب کیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ام شریک کے ہاں عدّت گزارو''۔ پھر فرمایا: ''ابن ام مکتوم کے ہاں''۔ جب انہیں نکاح کے پیام آئے تو آپ نے اسامہ بن زید ❼ کا مشورہ دیا، یہ مشہور قصہ ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے جساسہ کا طویل قصہ روایت کیا ہے، وہ اس طویل قصے کی روایت میں منفرد ہیں، جب وہ اپنے بھائی کو ملنے کوفہ آئیں جو امیر کوفہ تھے تو ان سے شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے جن میں حدیث جابر وغیرہ میں سے بعض سے میں مطلع ہوا۔ بعض کا قول ہے: وہ ضحاک سے دس برس بڑی ہیں، یہ ابوعمر کا قول ہے، فرماتے ہیں: ان کے گھر اہل شوریٰ جمع ہوئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ❽ کا قول ہے: ان کی والدہ امیمہ بنت ربیعہ ہیں، جو بنو کنانہ سے ہیں۔

---

❶ اسد الغابة (۷۱۸۳) الاستیعاب (۳۵۱۰) تجرید (۲/۲۹۵)

❷ بخاری (الحدیث: ۱۲۴٤) مسلم (الحدیث: ٦۳۰۵) ❸ اسد الغابة (۷۱۸٤)

❹ اسد الغابة (۷۱۸۵) الاستیعاب (۳۵۱۱) تجرید (۲/۲۹۵) ❺ الاستیعاب (٤/۹۰۱)

❻ مصنف عبدالرزاق (الحدیث: ۱۲۰۲۱) مستدرك (٤/۵۵) المعجم الکبیر (۲٤/۹۲۸)

❼ ترمذی (۱۱۸۰) ❽ الطبقات الکبرٰی (۸/۲۰)

۱۱۶۰۱ فاطمہ بنت قیس

بعض کا قول ہے: وہ بنت ابی حبیش ہیں، اور ابو حبیش کا نام قیس ہے۔

۱۱۶۰۲ فاطمہ بنت المجلّل[1]

بن عبداللہ بن ابی قیس بن عبدودّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئ قرشیہ عامریہ، ان کی کنیت ام جمیل تھی، اور وہ اسی سے مشہور ہیں۔ ابن اسحاق[2] کا قول ہے: یونس بن بکیر وغیرہ کی روایت میں ہے، حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر ہے کہ حاطب بن حارث نے ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی زوجہ فاطمہ بنت محلل تھیں، ان کے شوہر وہاں وفات پا گئے، وہ اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر دونوں کشتی والوں کے ساتھ مدینہ آئیں۔ عبداللہ بن حارث بن محمد بن حاطب نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: جب ہم حبشہ کی سرزمین سے آئے تو میری والدہ مجھے لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں.... حدیث ذکر کی۔[3] جن کا ذکر محمد بن حاطب کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

۱۱۶۰۳ فاطمہ بنت مُنقذ[4]

بن عمرو بن خنساء بن مبذول انصاریہ، بنو مازن بن نجار سے تھیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد[5] نے بھی ان کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ ام ولد تھیں، ان سے داؤد بن ابوداؤد بن عامر بن مالک بن خنساء نے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی۔

۱۱۶۰۴ فاطمہ بنت الولید

بن عبدشمس بن ولید بن مغیرہ مخزومیہ، ان کے والد یمامہ میں قتل ہوئے، اور ام حکیم بنت ابوجہل ان کی والدہ ہیں، فاطمہ مذکورہ نے عثمان بن عفان سے نکاح کیا، جس سے سعید اور ولید پیدا ہوئے، بعض کا قول ہے: ان کا نام اسماء ہے۔

۱۱۶۰۵ فاطمہ بنت الولید[6]

بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس عبشمیہ، ان کے والد حالتِ کفر میں بدر میں قتل ہوئے۔ ان کی پھوپھی فاطمہ بنت عتبہ کا ذکر گزر چکا ہے، یہ ہجرت کرنے والی، علم و فضل والی تھیں، ان کے چچا ابوحذیفہ بن عقبہ نے سالم سے ان کا نکاح کر دیا جنہیں مولیٰ ابوحذیفہ کہا جاتا تھا، وہ یمامہ میں شہید ہوئے۔

ابوعمر کا قول ہے: اس کے بعد حارث بن ہشام سے نکاح ہوا، یہی ان کا قول ہے جبکہ اس میں تامّل ہے۔ جسے ابن الاثیر[7]

---

[1] اسد الغابۃ (۷۱۸۶) الاستیعاب (۳۵۱۲) تجرید (۲/۲۹۵) [2] السیرۃ النبویۃ (۱/۲۵۹) (٦٤)
[3] المعجم الکبیر (۱۹/۵۳۵) مجمع الزوائد (۹/٤۱۵) معرفۃ الصحابۃ (۲/٦٦)
[4] اسد الغابۃ (۷۱۸۷) الاستیعاب (۳۵۱۳) تجرید (۲/۲۹۵) [5] الطبقات الکبریٰ (۲/۲۹۵)
[6] اسد الغابۃ (۷۱۸۸) الاستیعاب (۳۵۱۳) تجرید (۲/۲۹۵) [7] اسد الغابۃ (۵/۳۷۲)

نے بیان کیا ہے اور اس بات کو درست قرار دیا ہے کہ حارث بن ہشام کی اہلیہ ان کے بعد والی ہیں، واقعی یہی بات ہے۔

۱۱۶۰۶ فاطمہ بنت الولید ✿

بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ، حضرت خالد بن ولید کی بہن ہیں۔ ابن سعد ✿ کا قول ہے۔ ان کی والدہ حَنْتَمہ (ن ساکن اور ث کے ساتھ) بنت عبداللہ بن عمرو بن کعب کنانیہ ہیں، فتح کے دِن اسلام لائیں اور بیعت کی، حارث بن ہشام کی زوجہ اور عبدالرحمٰن اور ام حکیم کی والدہ ہیں جو حارث کے بیٹے ہیں۔ ابوعمر ✿ کا قول ہے، بعض نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حارث کے بعد ان سے نکاح کیا اور اس میں تردد ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے ان کے لیے عنوان قائم کیا ہے۔

فاطمہ بنت ولید قرشیہ، اور ان سے حدیث ازار نقل کی ہے، عقیلی نے اسے عبدالسلام بن حرب کے طریق سے، اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ سے بحوالہ ابراہیم بن عباس بن حارث، انہوں نے ابوبکر بن حارث سے، انہوں نے فاطمہ بنت ولید سے جو ابوبکر کی والدہ ہیں، روایت کیا ہے کہ وہ ریشمی لباس کے جبے پہنتیں اور پھر ازار باندھتی تھیں، لوگوں نے کہا: اس کا کیا فائدہ؟ فرمانے لگیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے ازار کا حکم دیا۔ ابن اثیر ✿ کا قول ہے: یہ قول کہ ابوبکر کی والدہ ہیں یعنی ابن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، یہ ان کے والد کی والدہ ہیں، اور ابوبکر کی دادی ہیں، بات یہی ہے۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ، خالد کی بہن ہیں، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، اپنے شوہر حارث کے ساتھ شام گئیں ان کے بھائی خالد نے اپنے بعض معاملات میں ان سے مشورہ لیا۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے، ان سے ان کے بیٹے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے پھر وہ حدیث ذکر کی، جس میں ازار باندھنے کا حکم ہے۔

۱۱۶۰۷ فاطمہ بنت یُعار

بعض کا قول ہے: وہ سالم مولی ابوحذیفہ کی مولاۃ ہیں۔

۱۱۶۰۸ فاطمہ بنت الیمان العبسیہ ✿

حذیفہ کی بہن ہیں، حذیفہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ خواتین کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کرنے آئیں، ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے پانی قطرہ قطرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گر رہا تھا جو بخار کی شدت کو کم کرنے کے لیے تھا، اس روایت میں ہے: "سب سے زیادہ مصائب انبیاء پر آتے ہیں پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں"۔ ✿

✿ اسد الغابۃ (۷۱۸۸) الاستیعاب (۳۵۱٤) تجرید (۲/۲۹٦)

✿ الطبقات الکبریٰ (۸/۱۹۰) ✿ الاستیعاب (٤/۱۹۰۱، ۱۹۰۲)

✿ اسد الغابۃ (۵/۳۷۳) ✿ اسد الغابۃ (۷۱۹۰) الاستیعاب (۳۵۱۵) تجرید (۲/۲۹٦)

✿ اسد الغابۃ (۵/۳۷٤)

ان سے ان کے بھتیجے ابو عبیدہ بن حذیفہ نے روایت کی، اور نسائی [1] اور ابن سعد نے قوی سند سے ان کی حدیث روایت کی، ہم نے عالی سند سے ابن مندہ کی کتاب معرفۃ اور ابن مسعود بن فرات کے جزء میں اسے روایت کیا۔ ابن سعد [2] کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، منصور نے بحوالہ ربعی بن خراش فرمایا: میں نے مجاہد سے کہا: مجھ سے ربعی نے بحوالہ ایک خاتون، انہوں نے حذیفہ کی بہن سے روایت کیا، ان کی کئی بہنیں تھیں، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ان خاتون نے ان کا زمانہ پایا.... حدیث سونے [3] کے زیورات کی مذمت کے بارے میں ہے۔

۱۱۶۰۹ فَرْتَنی [4]

ان دو باندیوں میں سے ایک تھیں جنہیں ابن خطل نے گانا بجانا سکھایا تا کہ وہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی ہجو کریں، تو یہ ان لوگوں میں سے تھیں جن کا خون فتح مکہ کے روز آپ نے بے کار قرار دیا تھا (کوئی بھی انہیں قتل کر سکتا ہے) یہ اسلام لے آئیں اور گانا بجانا ترک کیا اور دوسری قتل ہوئی، یہ سہیلی کا قول ہے۔

۱۱۶۱۰ الفرعة بنت مالك الخُدرية

فریعہ میں ان کے حالات آئیں گے۔

۱۱۶۱۱ فروه بنت الحارث العتواريه

عقیلہ کی والدہ ہیں، عقیلہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ خطیب کی تحریر سے میں نے اسے ف اور راء ساکن کے ساتھ پڑھا ہے۔

۱۱۶۱۲ فُريعه بنت أبى أمامه

اسعد بن زُرارہ انصاریہ۔ رفاعہ میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

۱۱۶۱۳ فُريعه بنت الحباب [5]

ابن رافع بن معاویہ بن عُبید بن جراح انصاریہ، بنو اُبجر سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [6]

۱۱۶۱۴ فُريعه بنت خالد [7]

ابن خنیس بن لوذان انصاریہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، اور انہیں کی طرف منسوب تھے، کہا جاتا: ابن فریعہ نے کہا، انہوں نے اپنے آپ کو اس شعر میں ان کی طرف منسوب کیا:

---

[1] نسائی (الحديث: ۵۱۵۲، ۵۱۵۳) [2] الطبقات الكبرىٰ (۲۳۸/۸)

[3] ابوداؤد (۴۲۳۷) مسند احمد (۳۹۶/۶) [4] تجريد (۲۹۶/۲)

[5] اسد الغابة (۷۱۹۳) تجريد (۲۹۶/۲) [6] المحبر (۴۲۲) [7] تجريد (۲۹۶/۲)

''چادریں ہی چادریں ہو گئیں، جب وہ غالب آ گئے اور بڑے ہو گئے فریعہ کا بیٹا شہر کا انڈا بن گیا''۔
ابن سعد [1] نے بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بعض کا قول ہے، ان کے والد کا نام عمرو ہے۔

۱۱۶۱۵ فُریعه بنت زراره
رفاعہ میں گزر چکی ہیں۔

۱۱۶۱۶ فریعه بنت عمرو [2]

ابن خنیس بن لوذان جو منذر بن عمرو کی بہن ہیں۔ ان کے بھائی کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ اور ان کے بھائی کا مشہور صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہے۔ [3]

۱۱۶۱۷ فُریعه بنت عمرو

ابن لوذان حضرت حسان کی والدہ ہیں، بعض کا قول ہے: بنت خالد، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۶۱۸ فُریعه بنت قیس الأنصاریه [4]

بنو جحجبی سے ہیں، ابن اسحاق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۱۹ فُریعه بنت مالك بن الدُّخشُم [5]

بنو عوف بن خزرج سے ہیں، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن حبیب [6] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۲۰ فُریعه بنت مالك [7]

ابن سنان خُدریہ، ابوسعید کی بہن ہیں۔ ان کے بھائی کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ اکثر کے نزدیک ایسا ہی ہے۔ سنن نسائی [8] میں ان کی حدیث کے سیاق میں فارعہ ہے۔ اور طحاوی رحمۃ اللہ علیہ میں فرعہ ہے، ان کی والدہ حبیبہ بنت عبداللہ بن ابی ہے۔ ان کی حدیث کا مدار سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ پر ہے، انہوں نے اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے روایت کی ہے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان جو ابوسعید خدری کی بہن ہیں، انہوں نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا وہ بنو خُدرہ میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ سکتی ہیں، کیونکہ ان کے شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو تلاش کرنے نکلے ہیں، جہاں وہ قتل ہو گئے..... پھر حدیث ذکر کی، اس روایت میں ہے: ''اپنے گھر میں ٹھہرو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے''۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی کو بھیج کر مجھ سے اس بارے میں پوچھا، میں نے انہیں بتایا، انہوں

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۲۷۱/۸) [2] اسد الغابة (۷۱۹۵) تجرید (۲۹۶/۲)
[3] الطبقات الکبریٰ (۲۷۱/۸) [4] اسد الغابة (۷۱۹۶)
[5] اسد الغابة (۷۱۹۷) تجرید (۲۹۶/۲) [6] المحبر (۴۲۴)
[7] اسد الغابة (۷۱۹۸) الاستیعاب (۳۵۱۷) [8] ابوداؤد (الحدیث: ۲۳۰۰)

نے اسی سے فیصلہ کیا۔ [1]

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں اسے سعد بن اسحاق سے روایت کیا ہے اور الیاس بن مالک نے اپنے شیخ زہری سے اسے روایت کیا ہے، ابن مندہ کا قول ہے: ہمیں محمد بن یعقوب نیشاپوری نے بتایا کہ ہم سے محمد بن سلیمان بن حارث نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے احمد بن عبداللہ نساج نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے احمد بن سیف بن سعید نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بحوالہ یونس بن یزید، انہوں نے ابن شہاب سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی.... پھراسے ذکر کیا۔

۱۱۶۲۱ فُرَیعه بنت مُعوّذ [2]

ابن عفراء انصاریہ، ربیع کی بہن ہیں، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوعمر [3] کا قول ہے، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ان کی حدیث شادی کے موقع پر ترنم سے اشعار پڑھنے اور دف بجانے کے بارے میں ہے جو اہل بصرہ سے مروی ہے، ابن مندہ کا قول ہے: خالد بن دینار نے ان کی حدیث بحوالہ ان کی والدہ جنہوں نے ان سے روایت کیا نقل کی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔

۱۱۶۲۲ فُرَیعه بنت وَهب الزُّهریه [4]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''جو چاہتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ کو دیکھے تو وہ انہیں دیکھ لے''۔ [5] ابوموسیٰ نے ذیل میں بحوالہ مستغفری ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: اس پر اضافہ نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں: فاختہ بنت عمرو کے سوانح میں ان کے کچھ حالات گزر چکے ہیں۔

۱۱۶۲۳ فُسحُم [6]

بنت اوس بن خَولی بن عبداللہ بن حارث انصاریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن حبیب [7] کا قول ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور بنوحُبلی سے ہیں۔

۱۱۶۲۴ فضّه النوبیه [8]

حضرت فاطمۃ الزہراء کی باندی ہیں، ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل میں اور ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ ﴿هَلْ اَتٰى﴾ کی تفسیر میں عبداللہ ابن عبدالوہاب خُوارزمی کے طریق سے جو احنف کے چچا زاد ہیں، انہوں نے احمد بن حماد مروزی سے، انہوں نے محبوب بن حمید سے اور ان سے روح بن عبادہ نے سوال کیا، انہوں نے قاسم بن بہرام سے، انہوں نے لیث بن ابوسلیم سے، انہوں نے مجاہد سے،

---

[1] ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی المتوفی عنها زوجها تنتقل (۲۳۰۰)

[2] اسد الغابة (۷۱۹۹) الاستیعاب (۳۵۱۸) تجرید (۲/۲۹۷) [3] الاستیعاب (۱۹۰۳/۴)

[4] اسد الغابة (۷۲۰۰) تجرید (۲/۲۹۷) [5] اسد الغابة (۳۷۵/۵) [6] اسد الغابة (۷۲۰۱) تجرید (۲/۲۹۷)

[7] المحبر (٤٢٤) الطبقات الکبریٰ (۲۸۰/۸) [8] اسد الغابة (۷۲۰۲) تجرید (۲/۲۹۷)

انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ﴿وہ نذروں کو پورا کرتے ہیں﴾ (الآیۃ) روایت کیا، فرماتے ہیں: حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے تو ان کے دادا، آپ ﷺ نے اور اہل عرب نے ان کی عیادت کی، انہوں نے ان کے والد سے کہا: اگر آپ نذر مان لیں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب انہیں شفاء دیں گے میں شکرانے کے تین روزے رکھوں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہی فرمایا اور ان کی لونڈی جنہیں فِضہ نُوبیہ کہا جاتا ہے، یہی فرمایا..... پھر طویل حدیث ذکر کی۔

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ موضوع ہے'' اور جو انہوں نے کہا یہ بات بعید نہیں۔

ابن صخر نے اپنے فوائد میں اور ابن بشکوال نے کتاب المستخیثین میں اپنے طریق سے، اس سند سے، حسین بن علاء کے طریق سے، جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خدمت کے لیے لونڈی دی جس کا نام فِضہ نوبیہ تھا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی ایک کام کی اس سے شرط رکھتیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک دعا سکھائی جو دعا وہ کرتی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: کیا تم آٹا گوندھو گی یا روٹی پکاؤ گی؟ اس نے کہا: اے میری مالکن! میں آٹا گوندھوں گی اور ایندھن کے لیے لکڑیاں لاؤں گی، وہ گئی اور لکڑیاں جمع کیں، اس کے ہاتھ میں لکڑیوں کا گٹھا تھا، اس نے اسے اٹھانا چاہا لیکن اٹھا نہ سکی، پھر اس نے ان کلمات کے ذریعہ دعا کی جو رسول اللہ ﷺ نے اسے سکھائے تھے، وہ یہ ہے: ''اے اکیلے اللہ! اس جیسا کوئی نہیں، تو ہر ایک کو موت دے گا اور ہر ایک کو فنا کرے گا، وہ اپنے عرش پر تنہا ہے، اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند''۔ ایک اعرابی آیا گویا وہ از دشنوءۃ کا تھا، اس نے لکڑیوں کا گٹھا اٹھایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ تک پہنچا دیا۔

۱۱۶۲۵ فُکیھہ بنت السکن الأنصاریہ

بنو سواد سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد کا قول ہے: محمد بن عمر نے ذکر کیا کہ وہ اسلام لائیں اور بیعت کی، ابن سکن فرماتے ہیں: اسماء بنت یزید بن سکن، ان کی کنیت ام عامر ہے، بعض کا قول ہے: ام عامر کا نام فُکیھہ ہے۔

۱۱۶۲۶ فُکَیھہ بنت عبید

ابن دُلیم انصاریہ، بنو دُلیم سے ہیں۔ قیس بن سعد بن عبادہ کی والدہ ہیں، جو ان کے والد کے چچا کی پرورش میں تھے، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۲۷ فُکیھہ بنت المطلب

ابن خلدہ بن مخلد انصاریہ، بنو زُریق سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

سورۃ الانسان الآیۃ (۷) اسد الغابۃ (۷۲۰۳) تجرید (۲/۲۹۷) المحبر (۴۲۸)
الطبقات الکبریٰ (۸/۲۹۰) الطبقات الکبریٰ (۷۲۰۴) تجرید (۲/۲۹۷) الطبقات الکبریٰ (۸/۲۷۲)
اسد الغابۃ (۷۲۰۵) تجرید (۲/۲۹۷) الطبقات الکبریٰ (۸/۲۸۴)

۱۱۶۲۸ فکیهه بنت یزید

ابن سکن، ام عامر، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۶۲۹ فُکیهه بنت یسار [1]

خطاب بن حارث جمحی کی زوجہ ہیں، ابن اسحاق [2] نے مہاجرات میں سے ابتدائی دور میں اسلام لانے والی صحابیات میں ان کا ذکر ہے، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی تاریخ میں اور ابونعیم نے اپنے طریق سے، زیاد بکائی کی روایت سے بحوالہ ابن اسحاق اسے نقل کیا ہے۔ ابن سعد [3] کا قول ہے: اسلام کے ابتدائی دور میں مکہ میں اسلام لائیں اور بیعت کی اور دو ہجرتیں کیں۔

القسم الثانی ازحرفِ فاء

۱۱۶۳۰ فاطمه بنت الولید

ابن عبدشمس بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ان کے والد یمامہ میں شہید ہوئے، ان کی والدہ ام حکیم بنت ابی جہل ہیں، ان سے حضرت عثمان بن عفان رحمۃ اللہ علیہ نے نکاح کیا، جس سے سعید اور ولید پیدا ہوئے۔

زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الثالث ازحرفِ فاء

خالی ہے، کسی شخصیت کا نام اس میں مذکور نہیں۔

القسم الرابع ازحرفِ فاء

۱۱۶۳۱ فَرْوَہ، ظئر النبی صلی اللہ علیہ وسلم [4]

فرماتی ہیں، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ سورت پڑھو ﴿کہہ دو، اے کافرو!﴾ کیونکہ یہ شرک سے برأت ہے''۔

ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن اثیر [5] نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ذہبی رحمۃ اللہ علیہ [6] نے بھی اسے برقرار رکھا ہے، جو خطا ہے جو تحریف سے پیدا ہوئی۔ انہوں نے جو لکھا وہ بغیر تاءِ تانیث کے ہے، یہ حدیث فروہ بن نوفل کے لیے معروف ہے جو تابعین میں سے ایک شخص ہے، کسی راوی نے ابن اسحاق سے نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔ فرمایا: بحوالہ فروہ بن نوفل، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا: صحیح وہی ہے جو اس کے علاوہ نے روایت کی، فرماتے ہیں: بحوالہ ابی اسحاق،

---

[1] اسد الغابة (٧٢٠٦) تجريد (٢٩٧/٢) [2] السيرة النبوية (٢٥٩/١) (٦/٤)

[3] الطبقات الكبرٰى (١٧٩/٨) [4] اسد الغابة (٧١٩١) تجريد (٢٩٦/٢)

[5] ابوداؤد (الحديث: ٥٠٥٥) ترمذی (٣٤٠٣) مستدرك (٥٣٨/٢)

[6] اسد الغابة (٣٧٤/٥)

انہوں نے فروہ بن نوفل دیلمی سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، پھر اسے ذکر کیا، میں نے اسے حرف فاء کی قسم رابع میں بیان کر دیا ہے۔

۱۱۶۳۲ فُرَیعه أم إبراهيم [1]

بنت نبیط، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ابن اثیر نے استیعاب کے حاشیے میں اسے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح تجرید [2] میں ہے۔ اور اس کا استدراک وہم ہے۔ ابوعمر نے فارعہ میں ذکر کیا ہے۔ بنت ابی امامہ اسعد بن زُرارہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیط بن جابر سے ان کا نکاح کر دیا، میں نے فارعہ کے سوانح میں ایک روایت ذکر کی ہے جس میں ان کا نام کسی نے فُرَیعہ بتایا ہے۔ یہاں ذہبی کے بجائے ابن الامین پر زیادہ اعتراض ہوتا ہے۔ واللہ التوفیق!

---

[1] تجرید (۲/۲۹۶) [2] تجرید (۱۹۵)

حرف القاف

القسم الاوّل از حرف قاف

۱۱۶۳۳ قبیسہ بنت صَیفی

ابن صخر بن خنساء، بشر بن البراء بن معرور کی زوجہ ہیں، تجرید میں بھی ان کا ذکر ہے، حرف زاء میں زینب بنت صیفی کے سوانح میں گزر چکے ہیں، شاید وہ ان کی بہن ہیں۔

۱۱۶۳۴ قتلہ [1]

بعض کا قول ہے: تصغیر کے ساتھ، بنت عبدالعزیٰ بن سعد بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ، عامریہ، اسماء بنت ابوبکر اوران کے سگے بھائی عبداللہ کی والدہ ہیں۔ زبیر وغیرہ نے بھی ان کا نسب بیان کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے ذیل میں فرمایا: قتیلہ بنت سعد بن عامر بن لوی، اسی طرح نسب کو مختصر کیا ہے اوراس میں سے ایک جماعت کو حذف کر دیا ہے، پھر فرمایا: مستغفری نے صحابیات میں ان کا ذکر کیا اور فرمایا: بعد میں اسلام لائیں، حاکم، ابواحمد نے کنیتوں میں ان کا نام لیا ہے۔ ان کی حدیث بحوالہ ہشام بن عروہ مروی ہے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسماء بنت ابوبکر صدیق سے روایت کی، فرماتی ہیں: میری والدہ میرے پاس آئیں اور قریش کے ساتھ معاہدہ کی مدت میں مشرکہ تھیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے صلہ رحمی کی اجازت طلب کی..... (الحدیث) [2] یہ صحیح میں ہے، اوراس کے بعض طرق میں ہے، وہ صلہ رحمی کی رغبت رکھتی تھیں، ابوموسیٰ کا قول ہے، روایات میں ان کے اسلام کا ذکر نہیں، اوران کے قول کہ وہ رغبت رکھتی تھیں، اس سے اسلام نہیں صلہ رحمی مراد ہے، اگر وہ مسلمان ہوتیں تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کے بارے میں صلہ رحمی کی اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہ تھی، یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اس کے بعد اسلام لائی ہوں۔

میں کہتا ہوں: اگر وہ فتح کے موقع تک زندہ تھیں تو ظاہر ہے کہ وہ اسلام لائیں۔

۱۱۶۳۵ قُتیلہ بنت صیفی الجھنیہ [3]

بعض کا قول ہے: انصاریہ۔ ابوعمر [4] کا قول ہے، اوّلین مہاجرات میں سے تھیں، ان سے عبداللہ بن یسار نے روایت کی، میں نے ان کے نسب میں ''انصاریہ'' نہیں پایا، اوران کے اس قول کہ وہ مہاجرات میں سے ہیں، اس کی تردید کرتا ہے۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷۲۰۷) تجرید (۲/۲۹۷) [2] بخاری (الحدیث: ۲۶۲۰) مسند احمد (۶/۳۴۷) (۳۵۵) المعجم الکبیر (۲۴/۲۰۳)

[3] اسد الغابۃ (۷۲۰۸) تجرید (۲۹۷۲) [4] الاستیعاب (۴/۱۹۰۳)

ابن سعد نے ان کی حدیث نقل کی ہے اور اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔ اور طبرانی [1] نے مِسعَر کے طریق سے بحوالہ سعید بن خالد جدَلی، انہوں نے عبداللہ بن یسار سے، انہوں نے قتیلہ سے روایت کی جو جہینہ کی ایک خاتون ہیں، فرماتی ہیں، ایک یہودی آیا اور ابن سعد کی روایت میں ہے، یہودی علماء میں سے ایک عالم نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم لوگ شرک کرتے ہو، کہتے ہو: جو کچھ اللہ چاہے اور تو چاہے، اور تم کہتے ہو: کعبہ کے رب کی قسم۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ کہیں: ''جو کچھ اللہ چاہے پھر آپ چاہیں''۔ [2]

نسائی نے اسے نقل کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے، ابن مندہ نے اسے مسعودی کے طریق سے بحوالہ سعید، انہوں نے ابن یسار سے، انہوں نے قتیلہ بنت صیفی جہنیہ سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۳۶ قُتیلہ بنت العِرباض [3]

بنو مالک بن حِسل سے ہیں، ان کا ذکر ہے، ابن مندہ نے ان کے مختصر سوانح ذکر کیے ہیں اور ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے۔

۱۱۶۳۷ قتیلہ بنت عمرو [4]

ابن ہلال کنانیہ، حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، یہ ابن حبیب اور ابن سعد [5] کا قول ہے۔

۱۱۶۳۸ قُتیلہ بنت النضر [6]

ابن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبدمناف بن عبدالدار بن قُصَی قرشیہ، عبداللہ بن حارث بن امیہ اصغر کی زوجہ تھیں۔ علی ابن عبداللہ اور ان کے بہن بھائیوں، ولید، محمد، اور ام حکم کی والدہ ہیں، ابوعمر کا قول ہے، واقدی فرماتے ہیں: یہ وہی ہیں جب ان کے والد نضر بن حارث کو بدر کے دن آپ ﷺ کے حکم پر قتل کر دیا گیا تو آپ ﷺ کے بارے میں اشعار کہے:

''اے سوار! جھاؤ کا درخت پانچویں روز کی صبح تیرا مقام ہوگا اور تجھے توفیق دی جائے گی، اس صبح ایک میت کو یہ سلام پہنچا دینا کیونکہ ہمیشہ سلام شرفاء کے گلے کا ہار رہے ہیں، وہ سلام میری طرف سے اور ساتھ جھڑتے ہوئے آنسو جو اس کے پونچھنے والے کے لیے بہہ پڑے، اور دوسروں کا دم گھٹ رہا ہے، اگر میں نضر کو پکاروں، کیا وہ واقعی میری بات سن لے گا، کبھی نہیں۔ بھلا مردہ شخص جو بولتا نہیں وہ کیسے سن سکتا ہے، اس کے بھائیوں کی تلواریں اسے نوچنے لگیں، اللہ کے لیے ان رشتہ داریوں کا خیال کرو جو آپس میں بٹی ہوئی ہیں، ایک شیر کو زبردستی موت کی جانب لے جایا جا رہا ہے وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے وہ مشقت میں ہے۔ اے محمد (ﷺ)! آپ کی والدہ اپنی قوم کی انتہائی شریف خاتون تھیں اور ان کے خاوند خاندانی شریف آدمی تھے۔ آپ اگر احسان کر دیتے تو آپ کا کیا جاتا تھا، کئی دفعہ سخت دشمن اور کینہ ور نوجوان بھی احسان کر دیتا ہے۔ اگر

---

[1] المعجم الکبیر (۵۱۲۵) الحدیث (۷۰۶/۲۵) [2] مسند احمد (۳۷۱/۶) (۳۷۲/۶)
[3] اسد الغابۃ (۷۲۰۹) تجرید (۲۹۸/۲) [4] اسد الغابۃ (۷۲۱۰) تجرید (۲۹۸/۲)
[5] الطبقات الکبریٰ (۲۱۸/۸) [6] اسد الغابۃ (۷۲۱۲) الاستیعاب (۳۵۲۱) تجرید (۲۹۸/۲)

آپ قرابت ورشتہ داری کی وجہ سے چھوڑ دیتے تو مدد قریب تھی، بلکہ وہ حقدار تھے اگر گردن چھوڑ دی جاتی"۔ [1]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اشعار پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک تر ہوگئی اور فرمایا: "اگر ان کے قتل ہونے سے پہلے مجھے یہ اشعار پہنچتے تو میں اسے قتل کرنے کا حکم نہ دیتا"۔ ابوعمر کا قول ہے: یہ عبداللہ بن ادریس کے الفاظ ہیں اور زبیر بن بکار کی روایت میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہوگئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے ابوبکر! اگر میں اس کے اشعار پہلے سن لیتا تو اس کے والد کے قتل کا حکم نہ دیتا"۔

زبیر فرماتے ہیں: میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے کہ وہ اشارۃً بتاتے ہیں کہ یہ اشعار مصنوعی ہیں۔

میں کہتا ہوں: مجھے ان کے اسلام لانے کے بارے میں کوئی واضح روایت نہیں ملی۔ لیکن اگر وہ فتح کے موقع پر زندہ تھیں تو وہ صحابیات میں سے ہیں، میں نے جاحظ کی کتاب البیان کے آخر میں لکھا پایا ہے کہ ان کا نام "لیلیٰ" ہے، اور فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک کھینچی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم طواف فرما رہے تھے۔ پھر یہ مذکورہ اشعار پڑھے۔

۱۱۶۳۹ قَرصافه بنت الحارث

ابن عوف، بعض کا قول ہے: یہ بَرصاء کا نام ہے اور ان کی حدیث ان کے والد کے سوانح میں ہے۔

۱۱۶۴۰ قُرّة العين بنت عُباده [2]

بن نضلہ بن مالک بن عجلان انصاریہ، بنوعوف بن خزرج سے ہیں، حضرت عبادہ بن صامت کی والدہ ہیں۔ ابن اثیر [3] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۴۱ قرِيبه [4]

بعض کا قول ہے: تصغیر کے ساتھ۔ بنت ابی امیہ المغیرہ مخزومیہ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، ان کے بھائی عبداللہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب میرے ہاں زینب کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے نکاح کا پیغام دیا، پھر انہوں نے اپنے نکاح کا قصہ ذکر کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے پاس آنے اور ان کے زینب رضی اللہ عنہا کو دودھ پلانے کا قصہ بیان کیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور انہیں نہیں پایا تو پوچھا: "زینب کہاں ہے؟" قریبہ ابھی بولی ہی تھیں کہ خادمہ نے بھی ان کا ساتھ دیتے ہوئے کہا کہ عمار بن یاسر (جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی بنتے تھے) لے گئے ہیں۔ [5] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج شب تمہارے ہاں آؤں گا۔ پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔

بلاذُری کا قول ہے: ان سے معاویہ بن ابی سفیان نے اسلام لانے کے بعد نکاح کیا۔

---

[1] اسد الغابة (۳۸۰/۵) البيان والتبيين (۴۳/۴، ۴۴) نسب قريش عصب الزبيرى (۲۵۵)

[2] اسد الغابة (۷۲۱۳) تجريد (۲۹۸/۲) [3] اسد الغابة (۳۸۰/۵)

[4] اسد الغابة (۷۲۱۴) تجريد (۲۹۸/۲) [5] مصنف عبدالرزاق (۱۰۶۴۴)

ابن سعد ✿ کا قول ہے: یہ قریبہ صغریٰ ہیں، ان کی والدہ عاتکہ بنت عتبہ بن ربیعہ ہیں، فرماتے ہیں: ان سے عبدالرحمٰن ابن ابوبکر نے نکاح کیا، جس سے عبداللہ، ام حکیم اور حفصہ پیدا ہوئیں۔ پھر اس روایت کی صحیح سند کو ابن ابی مُلیکہ تک لے گئے ہیں، فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن نے قریبہ سے جو ام سلمہ کی بہن ہیں، نکاح کیا، ان کے مزاج میں تیزی تھی، وہ ان سے ایک دِن کہنے لگیں: اللہ کی قسم! مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے۔

انہوں نے کہا: تمہارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے، کہنے لگیں: میں صدیق کے بیٹے کو چھوڑ کر کسی اور کو اختیار نہیں کروں گا، اور ان کے پاس رہیں۔

میں کہتا ہوں: صاحبِ جمال تھیں، عمر بن شبہ نے کتاب مکہ میں بحوالہ یعقوب بن قاسم طلحی، انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ ابن ابی حارث زمعی سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: جب مکہ فتح ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب انہوں نے کہا کہ ہم نے قریش کی عورتیں اتنی خوبصورتی پائی نہیں جتنا ان کے حسن و جمال کا چرچا تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''کیا تم نے ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹیوں کو دیکھا ہے؟ کیا تم نے قریبہ کو دیکھا ہے؟'' (الحدیث)

۱۱۶۴۲ قریبہ بنت زید ✿

ابن عبدربہ انصاریہ، بنوجشم سے ہیں۔ ابن حبیب ✿ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد ✿ کا قول ہے، عبداللہ بن زید کی بہن ہیں جنہیں اذان کا خواب دکھائی دیا تھا۔

۱۱۶۴۳ قریبہ بنت أبی سفیان

ابن حرب امویہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ صاحب تاریخ مظفری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: انہیں اہل بدر میں سے چودہ مردوں نے نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے انکار کر دیا اور عقیل بن ابی طالب سے نکاح کیا، فرماتی ہیں: وہ بدر کے دِن ان کے محبوب لوگوں کے ساتھ تھے، یعنی ان کے والد ان کے بھائی حنظلہ، دادا عتبہ، ان کے بھائی شیبہ، اور جو بدر کے معرکہ میں مشرکین کا ساتھ دے رہے تھے۔

۱۱۶۴۴ قریبہ بنت أبی قُحافہ ✿

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے، قیس بن سعد بن عبادہ نے ان سے نکاح کیا، اولاد نہ ہوئی، حضرت ام فروہ کی سگی بہن ہیں۔

۱۱۶۴۵ قریرہ بنت الحارث العُتواریہ ✿

حرف عین میں ان کی بیٹی عقیلہ عتواریہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

✿ الطبقات الکبریٰ (۶۶/۸) ✿ اسد الغابۃ (۷۲۱۶) تجرید (۲۹۸/۲)

✿ المحبر (۴۲۱) ✿ الطبقات الکبریٰ (۲۶۵/۸) ✿ تجرید (۲۹۸/۲)

✿ الطبقات الکبریٰ (۱۸۱/۸) ✿ الطبقات الکبریٰ (۷۲/۷) تجرید (۲۹۸/۲)

۱۱۶۴۶ قسرہ بنت رُواس الکندیہ [1]

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے، اور عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ کے طریق سے جو ایک متروک راوی ہیں، نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ہم سے میسرہ بنت حُبشی طائیہ نے بحوالہ قُتیلہ بنت عبداللہ، انہوں نے قسرہ کندیہ سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے قسرہ! گناہوں کے وقت اللہ کا ذکر کرو، وہ تمہیں مغفرت کے وقت یاد رکھے گا، اپنے خاوند کی اطاعت کرو، وہ دنیا اور آخرت کے شر سے تمہیں کافی ہوگی، اپنے والدین سے اچھا سلوک رکھو تمہارے گھر کی خیر و برکت بڑھے گی''۔ [2]

ابوعمر [3] کا قول ہے: قَسَرہ، بعض نے زبر اور سین سے لکھا ہے۔

۱۱۶۴۷ القُصواء [4]

قاسم بن غَنّام کی دادی ہیں۔ مسند ابن سَنجر میں ان کی حدیث ہے، اسی طرح تجرید میں ہے۔

۱۱۶۴۸ قُفَیرہ [5]

ہلالیہ، بعض کا قول ہے: مُلیکہ، ابوعلی غسانی نے الاستیعاب کے ذیل میں فرمایا: مسلم نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: عبداللہ بن ابی حدرد کی زوجہ ہیں، ان سے اعرج کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

۱۱۶۴۹ قُهطم بنت عَلقمه [6]

ابن عبداللہ بن ابی قیس، سلیط بن عمرو کی زوجہ ہیں۔ ابن اسحاق [7] نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اور ان کے شوہر نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، پھر کشتی والوں کے ساتھ مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔

۱۱۶۵۰ قیلہ بنت مَخرمہ التمیمیہ [8]

پھر بنوعنبر سے ہیں، جنہوں نے انہیں غنویہ کہا، ان سے لفظی غلطی ہوئی ہے۔ حریث بن حسان کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی طرف ہجرت کی، جو بنوبکر بن وائل کے سفیر ہیں، ان کی حدیث عبداللہ بن حسان عنبری نے اپنی دونوں دادیوں صفیہ اور دُحیبہ سے جو عُلیبہ کی بیٹیاں ہیں، روایت کی، وہ دونوں قیلہ کی پرورش میں تھیں، اور قیلہ ان کے والد کی دادی تھیں، وہ فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، پھر طویل حدیث ذکر کی، طبرانی [9] نے یہ طویل حدیث بیان کی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''الادب المفرد'' میں اس میں سے کچھ حصہ اور ابوداؤد [10] نے بھی ایک حصہ نقل کیا، اور ترمذی [11] نے

---

[1] اسد الغابة (٧٢١٨) الاستيعاب (٣٥٢٢) تجريد (٢٩٨/٢) [2] جامع المسانيد والسنن (٦٧/١٦)

[3] الاستيعاب (١٩٠٦/٤) [4] تجريد (٢٩٨/٢) [5] اسد الغابة (٧٢١٩) الاستيعاب (٣٥٢٣) تجريد (٢٩٨/٢)

[6] اسد الغابة (٧٢٢٠) تجريد (٢٩٨/٢) [7] السيرة النبوية (٢٦٠/١) [8] اسد الغابة (٧٢٢٣) تجريد (٢٩٩/٢)

[9] المعجم الكبير (٢٥/١) [10] ابوداؤد، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب في إقطاع الأرضين (٣٠٧٠)

[11] ترمذي، كتاب الأدب، باب ما جاء في الثوب الأخضر الحديث (٢٨١٤)

مرفوع روایت کے شروع سے "یتعاونان" تک ذکر کی ہے، فرماتے ہیں: پھر طویل حدیث ذکر کی، اور فرمایا: ہم اسے عبداللہ بن حسان کی حدیث سے جانتے ہیں۔ ابوعمر [1] کا قول ہے، وہ طویل، فصیح اور حسن حدیث ہے، اور علم غریب الحدیث والوں نے اس کی شرح کی ہے۔

ابوعلی بن سکن فرماتے ہیں: ان سے طویل حدیث مروی ہے، اس میں فصیح کلام ہے، اور اس طریق سے اسے روایت کیا ہے، بحوالہ عبداللہ بن حسان، اسے مختصر بیان کیا اور فرمایا کہ اسے عبداللہ بن حسان کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، فرماتے ہیں: اس میں ہے: "قیلہ کی والدہ صفیہ بنت صیفی ہیں، جو اکثم بن صیفی کی بہن ہیں"۔

میں کہتا ہوں: طبرانی نے اور ابن مندہ نے اسے طویل نقل کیا ہے۔ یہ ابن مندہ کے تین طرق سے الفاظ ہیں، بحوالہ عبداللہ بن حسان، اس سند کے ساتھ کہ انہوں نے ان دونوں کو بتایا کہ وہ حبیب بن ازہر کی زوجہ تھیں جو بنو جناب کے ایک مرد ہیں، ان سے لڑکیاں پیدا ہوئیں، بعد میں حبیب کا انتقال ہوگیا تو بچیوں کے چچا اثوب بن ازہر نے بھابھی سے بھتیجیاں چھین لیں۔ ان کی قوم نئی نئی مسلمان ہوئی تھی، وہ رسول اللہ ﷺ سے شرفِ صحابیت حاصل کرنا چاہتی تھیں تو اپنے گھر سے نکل پڑیں ان کی سب سے چھوٹی بیٹی رونے لگیں جس کا نام حدیباء تھا اس نے اونی لباس پہن رکھا تھا، موقعہ کو غنیمت جانا اور اسے ساتھ سوار کرلیا، اسی اثناء میں کہ وہ دونوں اونٹ کو ہلکی چال سے لے جارہی تھیں کہ اچانک ایک خرگوش سامنے آ گیا، حدیباء کہنے لگیں: "خیر سے محرومی شر سے رہائی"۔ اللہ کی قسم! اس بارے میں ہمیشہ تیری شان اثوب سے بلند رہے گی۔ پھر جب لومڑی سامنے آئی تو اس کا کوئی اور نام لیا اور اس کے متعلق بھی وہی بات کہی جو خرگوش کی بابت کی تھی۔ وہ دونوں دھیرے دھیرے اونٹ چلاتی جارہی تھیں کہ یکا یک اونٹ بیٹھ گیا اور کانپنے لگا۔ حدیباء بولی: لگتا ہے آپ کو اور امانت تک اثوب کی پہنچ ہو جائے گی۔ فرماتی ہیں: میں نے اس سے عاجزانہ کہا: بتاؤ میں کیا کروں؟ وہ کہنے لگی: اپنے کپڑے الٹے پہنو اور اپنی پیٹھ کو پیٹ کی جانب لڑھکا لو۔ اپنے اونٹ کے ٹاٹ پلٹ دو، پھر اونٹ کا کالا کمبل پلٹ دیا اس کے بعد قلابازی کھائی جب میں یہ کام کر چکی تو اونٹ چنگا بھلا ہو کر کھڑا ہوگیا پھر بیٹھا اور پیشاب کرنے لگا۔ وہ کہنے لگی: اس پر اپنے کان لگاؤ، میں نے ایسا ہی کیا تو وہ پھر کانپنے لگا۔

کیا دیکھتی ہوں کہ اثوب ہمارے نقش قدم پر تلوار سونتے دوڑا آ رہا ہے۔ ہم نے بڑے بڑے گھروں کے پیچھے پناہ لی۔ اونٹ ایک درمیانی گھر کے برآمدے کا چکر لگا کر بیٹھ گیا وہ اونٹ بڑا رام و فرمانبردار تھا۔ پھر وہاں سے اٹھ کر اندر جا گھسا۔ اتنے میں اثوب تلوار لیے مجھ تک آ پہنچا کہ تلوار کی نوک اس کے بالوں کو چھو رہی تھی لگتا تھا ابھی وار کرنے کو ہے۔ مجھ سے کہتا ہے: اری کنیز! میری بھتیجی مجھے دے دے۔ میں نے بچی اس کی طرف تھما دی جسے اس نے اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور چلتا بنا۔ گھرانے کے لوگوں میں سے میں اس کی طبیعت سے زیادہ واقف تھی۔

پھر میں اپنی اس بہن کی جانب چل پڑی جس کی بنی شیبان میں شادی ہوئی تھی تاکہ رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہو جائے۔ ایک رات میں اس کے گھر میں تھی وہ سمجھ رہی تھی کہ میں سوئی پڑی ہوں، اتنے میں اس کا خاوند دیہاتی بیٹھک سے آ کر کہنے

---

[1] الاستیعاب (۱۹۰٦/٤)

لگا: تیرے باپ کی قسم! میں نے قبیلہ کے لیے ایک سچا آدمی تلاش کر لیا ہے۔ میری بہن جھٹ سے بولی: کون؟ کہنے لگا: حریث بن حسان شیبانی، بکر بن وائل کا قاصد، اس پر میری بہن کہنے لگی: میرا کچھ نہ رہے۔ میری بہن سے مت کہنا۔ بھلا وہ بکر بن وائل کے آدمی کے ساتھ ایسی جگہ کیسے جائے گی جہاں اس کا سننے دیکھنے والا کوئی نہیں۔ کم از کم اس کی قوم کا کوئی اور مرد تو ساتھ ہوتا۔ وہ کہنے لگا: میں اس سے اس بات کا تذکرہ نہیں کروں گا۔ وہ بولی: میں بھی یہ بات بتانے کی نہیں۔

صبح ہوتے ہی میں نے اپنے اونٹ پر سامان باندھا، کسی کی آواز سنائی دی، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ معمولی فاصلے پر تھا میں نے اس کے ساتھ جانے کا پوچھا، وہ کہنے لگا: ٹھیک ہے، اس کی سواریاں اس کے پاس بیٹھی تھیں۔ ہم اس سچے شخص کے ساتھ روانہ ہو گئے اور مدینہ پہنچے، نبی کریم صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم نماز فجر پڑھا رہے تھے، جونہی صبح پھوٹی اس وقت نماز قائم کی گئی ستارے آسمان پر چمک رہے تھے، اندھیرا اتنا تھا کہ لوگوں کی پہچان نہیں ہو رہی تھی۔ میں نے مردوں کی صف میں نیت باندھ لی، میں چونکہ جاہلیت کے دور سے نئی نئی اسلام میں داخل ہوئی تھی، اسی صف میں سے ایک مرد مجھے کہنے لگا: کیا تو مرد ہے یا عورت؟ میں نے کہا: نہیں! میں عورت ہوں۔ وہ کہنے لگا: مجھے تو تو نے فتنہ میں ڈال دینا تھا، پیچھے عورتوں کی صف میں نماز پڑھ۔

میں نے دیکھا کہ حجروں کے پاس عورتوں کی صف بنی تھی، لیکن جب میں مسجد میں داخل ہوئی تھی اس وقت مجھے نظر نہ آئی۔ پھر میں ان میں شامل ہو گئی اور ان کے ساتھ ہی رہی۔ پھر جب سورج طلوع ہوا تو میں منبر کے قریب ہو گئی، جونہی مجھے کوئی چادر اور لباس والا مرد دکھائی دیتا تو میری نگاہیں ادھر لگ جاتیں تاکہ میں رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم کو دیکھ سکوں۔ جونہی سورج بلند ہوا، ایک شخص آ کر کہنے لگا: "السلام علیك یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم!" آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "وعلیك السلام و رحمة اللہ"۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم دو پرانے کپڑے جن پر زعفران لگی تھی زیب تن فرما تھے وہ تڑ تڑا رہے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک شاخ تھی، جس کے سر پر دو پتوں کے علاوہ باقی خالی تھی، آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم اکڑوں بیٹھے تھے۔ میں نے جب رسول اللہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم کو اس طرح عاجزی کی حالت میں بیٹھے دیکھا تو مجھ پر بے تحاشا رعب طاری ہو گیا۔ اور میں کانپنے لگی۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے شخص نے کہا: اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم! بے چاری ڈر گئی ہے، آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم نے مجھے دیکھے بغیر اشارہ کیا میں آپ کی پیٹھ پیچھے تھی: "اے مسکین عورت! وقار و اطمینان سے رہ"۔ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم نے جب یہ جملہ ارشاد فرمایا تو سارا خوف و ہراس اللہ تعالیٰ نے دور فرما دیا۔

میرے ساتھ آنے والا شخص آگے بڑھا، اسلام اور اپنی قوم کی امان کی خاطر بیعت کی۔ پھر کہنے لگا: اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم! ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان ایک تحریر مقام دھناء کے متعلق لکھ دیں، جہاں سے ہمارے پاس صرف مسافر اور راہ گزر ہی آیا کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نوجوان! دھناء کے متعلق تحریر لکھ دو۔ میں نے جب دیکھا کہ آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم اس کے بارے میں فرمان جاری کر چکے ہیں، مجھے خیال آیا ارے وہ تو میرا وطن اور میری جائے پیدائش میں ہے۔ میں جھٹ سے بولی: اللہ کے رسول صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم! ان صاحب نے آپ سے جب زمین کا سوال کیا تو برابری کا سوال نہیں کیا، حالانکہ وہ زمین تو اونٹوں کو باندھنے، بکریوں کو چرانے کی زمین ہے اور بنی تمیم کی عورتیں اور بچے تو اس کے ورے ہیں۔ اس پر آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "نوجوان! ذرا رکنا! اس مسکین خاتون نے سچ کہا۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، درخت اور پانی ان کے لیے گنجائش رکھتے ہیں۔ اور وہ دونوں آگ جلانے میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں"۔ حریث نے جب دیکھا کہ اس کی منشا میں رکاوٹ پیدا ہو گئی تو وہ تالی بجا کر کہنے لگا: اری! میری اور

تیری مثال تو یہ کہاوت ہے: اس کی موت اسے جدا کرنے والی ہے جسے وہ اپنے کھروں سے اٹھائے ہوئے ہے (ایک شخص کہیں سے بکری لایا لیکن ذبح کرنے کے لیے چھری نہ ملی، اچانک بکری نے کھروں سے زمین کریدی نیچے سے چھری برآمد ہوگئی)۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اگرچہ تو تاریکیوں میں رہنما بن کر اور رفیق سفر کے لیے پاکدامن مرد ثابت ہوا ہے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، لیکن (یاد رکھو!) جب تم نے اپنا حق مانگا ہے تو مجھے اپنا حق مانگنے پر ملامت کیوں کرتے ہو؟ اس نے کہا: دھناء میں تیرا کیا حق ہے؟ میں نے کہا: وہ میرے اونٹوں کے باندھنے کی جگہ ہے، جسے تم اپنی بیوی کے لیے مانگ رہے ہو۔ وہ بولا: یقیناً میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جب تک تم زندہ رہی میں تمہارا بھائی ہوں۔ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری یہ تعریف کر دو۔ میں نے کہا: جب تم نے ہی اس کا آغاز کر دیا ہے تو میں بھی اس کی لاج رکھوں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: کیا اہل محبت کو ملامت کیا جاتا ہے کہ وہ خطۂ ارض علیحدہ کر کے اور حجرہ کے پیچھے انتظار کرنے، فرماتی ہیں: میں تو رونے لگی اور رو کر عرض کرنے لگی: اللہ کے رسول! میں ''حرام'' کی اولاد میں سے تھی جس نے ربذہ میں آپ کی معیت میں جنگ کی پھر خیبر سے غلہ لینے گئے وہاں انہیں بخار ہوا جس سے وہ فوت ہو گئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو بے چاری نہ ہوتی تو ہم تجھے چہرہ کے بل گھسیٹتے، کیا تم میں سے کسی عورت سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی کسی سہیلی کے ساتھ دنیا میں اچھا برتاؤ کرے۔ جب اس میں اور جو اس کا زیادہ حقدار ہے کوئی حائل ہو جاتا ہے تو وہ افسوس کرتا ہے۔ پھر فرمایا: ''اے میرے رب! جو کچھ میں نے جاری کیا اسے مجھے فراموش کرا دے اور جو میں نے باقی رکھا اس کے بارے میں میری مدد فرما۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم عورتوں میں سے کوئی روتی ہے پھر اس کی سہیلی اس کے پاس پناہ طلب کرنے آتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! اپنے بھائیوں کو اذیت و عذاب نہ پہنچاؤ''۔ پھر چمڑے کے ایک ٹکڑا پر ان کے لیے تحریر لکھوائی: ''قیلہ اور قیلہ کی بیٹیوں کو نہ ظلم کا نشانہ بنایا جائے اور نہ کسی غلط کام پر مجبور کیا جائے، ہر مومن و مسلمان ان کا اچھا مددگار ہے اور انہیں پریشان نہ کیا جائے''۔

۱۱۶۵۱ قیلہ الأنماریہ [1]

انہیں بنی انمار کی ماں اور بنی اَنمار کی بہن کہا جاتا تھا۔ طبری فرماتے ہیں: عقیلیہ، ابن ابی خیثمہ انصاریہ کا قول ہے، بنو انمار کی بہن، انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، انہوں نے اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم کے طریق سے جو انہوں نے ان سے روایت کی، حدیث نقل کی ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مروہ کے پاس دیکھا، آپ اپنے عمرہ سے حدودِ حرم سے حدود حل میں داخل ہو رہے تھے۔ میں نے کہا: میں خرید و فروخت کرتی ہوں، اور خرید سے زیادہ بھاؤ کر لیتی ہوں، پھر مجھے مال کم کرنا پڑتا ہے..... (الحدیث) اس میں ہے: ایسا نہ کیا کرو۔ [2]

ابن سعد [3] نے اس طویل روایت کو ابن خثیم سے نقل کیا ہے، اور اسے ابن سکن نے نقل کیا ہے، ان کی روایت میں ہے

---

[1] اسد الغابة (۷۲۲۱) الاستيعاب (۳۵۲۵) تجريد (۲/۲۹۹)

[2] ابن ماجه (۲۲۰۴) المعجم الكبير (۲۵/۴) جامع المسانيد والسنن (۱۶/۶۸، ۶۹)

[3] الطبقات الكبرٰى (۸/۳۱۱)

کہ حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے فرمایا کہ انہوں نے قیلہ سے سنا، اور فاکہی فرماتے ہیں: ام انمار کا مکہ میں گھر ہے اور وہ پچھلے دور کی خواتین میں سے فضیلت و بہادری میں اپنا مقام رکھتی تھیں۔

۱۱۶۵۲ قیلہ الخزاعیہ [1]

ام سباع بن عبدالعزیٰ بن عمرو بن نضلہ، بنوزھرہ کے حلیف تھے۔ ابن عبدالبر [2] نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کے بارے میں تردد ہے۔

القسم الثانی ازحرفِ قاف

خالی ہے، اس میں کسی کا ذکر نہیں۔

القسم الثالث ازحرفِ قاف

۱۱۶۵۳ قیلہ بنت قیس [1]

ابن معدیکرب کندیہ، اشعث بن قیس کی بہن ہیں۔ یہ ابوعمر [2] کا قول ہے۔ بعض کا قول ہے: قیلہ، ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ھ میں نکاح کیا، وہ وفات پاگئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں لائی گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا، نہ رخصتی ہوئی، بعض کا قول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے نکاح وفات سے دو ماہ قبل ہوا تھا، بعض کا قول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض وفات میں ان سے نکاح کیا، بعض کا قول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ انہیں اختیار دیا جائے، اگر چاہیں تو ان پر حجاب لازم قرار دیا جائے اور امہات المؤمنین میں شامل ہوں، اور اگر چاہیں اور نکاح کر لیں، تو انہوں نے نکاح کو اختیار کیا تو ان سے عکرمہ نے حضرت موت میں نکاح کر لیا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کو ان کے گھر سمیت جلا دوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ وہ امہات المؤمنین میں سے ہے، نہ ہی اس کی رخصتی ہوئی ہے، اور اس کے لیے حجاب لازم قرار نہیں دیا گیا۔

بعض کا قول ہے: وہ یمن سے نکلنے سے قبل وفات پاگئیں۔ اس کے بعد ان سے عکرمہ نے نکاح کیا، بعض کا قول ہے، مرتد ہوگئیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے دلیل پیش کی کہ وہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے نہیں ہیں، اور فرمایا: عکرمہ کی ان سے اولاد نہ ہوئی۔ ان کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ ابن عبدالبر کا کلام ختم ہوا۔

ابونعیم نے اسحاق بن حبیب شہیدی کے طریق سے عبدالاعلیٰ سے، انہوں نے داؤد بن ابوہند سے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعث کی بہن قیلہ سے نکاح کیا، تو اختیار دینے سے قبل وفات پاگئیں، اس موصول حدیث کی اسناد بھی قوی ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۷۲۲۲) تجريد (۲/۲۹۹) [2] الاستيعاب (۴/۱۹۰۶)

[1] اسد الغابة (۷۲۱۱) تجريد (۲/۲۹۸) [2] الاستيعاب (۴/۱۹۰۴)

اسی طرح اسے عبدالوہاب ثقفی کے طریق سے بحوالہ داؤد شعبی مرسلاً نقل کیا ہے، اور اس کے الفاظ یہ ہیں.... قتیلہ بنت اشعث، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عکرمہ نے ان سے نکاح کرلیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ بات ناگوار ہوئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ بات نقل کی، جو گزر چکی ہے، اس کے آخر میں ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطمینان ہوا اور خاموش ہو گئے۔ [1]

القسم الرابع از حرفِ قاف

۱۱۶۵۴ قریبہ بنت الحارث العُتواریہ [2]

ابن مندہ نے ان کی حدیث حفص بن عمر کے طریق سے بحوالہ بکار بن عبدالعزیز، انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے یزید بن عبدالرحمٰن نے بحوالہ اپنی والدہ حُجّہ بنت قرط، انہوں نے اپنی والدہ عَقیلہ بنت عُبید بن حارث، وہ فرماتے ہیں: میں اور میری والدہ قریبہ بنت حارث عُتواریہ آئے، ان سے اسی طرح منقول ہے، اور صحیح قُرَیرہ ہے، جیسا کہ حرف عین عقیلہ میں گزر چکا ہے، ابونُعیم فرماتے ہیں: ابن مندہ نے قریبہ کا عنوان قائم کیا ہے، اور حدیث نقل کی جس میں فرمایا: قریرہ، اسی طرح طبرانی [3] وغیرہ نے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: وہی صحیح ہے۔

---

[1] اسد الغابۃ (۳۷۹/۵) الطبقات الکبریٰ (۱۰۵/۸، ۱۰۶)

[2] اسد الغابۃ (۷۲۱۵) تجرید (۲۹۸/۲)

[3] المعجم الکبیر (۸۵۴/۲۴)

حرف کاف

القسم الاوّل از حرف کاف

۱۱۶۵۵ کبشہ بنت أبی أمامہ[1]

اسعد بن زُرارہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ان کے والد نے ان کے بارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کی تھی تو ان سے عبداللہ بن ابی حبیبہ نے نکاح کیا جو بنواغر بن زید بن عطاف سے ہیں، وہ حضرت اسعد کی صاحبزادیوں میں سب سے چھوٹی تھیں، بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا شمار ہے، ان کی بہن حبیبہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۶۵۶ کبشہ بنت أوس[2]

ابن شریق انصاریہ، بنوخطمہ سے ہیں، خزیمہ بن ثابت کی والدہ ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۵۷ کبشہ بنت ثابت[3]

ابن حارثہ بن جُلاس انصاریہ، بنوجُدارہ سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد[4] کا قول ہے، ان کی والدہ کا نام سَلامہ ہے۔

۱۱۶۵۸ کبشہ بنت ثابت[5]

ابن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول، ان کی کنیت ام سعید ہے۔ ابن سعد[6] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ مُعاذہ بنت انس بن قیس بن عُبید ہیں، ان سے یزید بن ابی الیَسَر، کعب بن عمرو نے نکاح کیا، جس سے سعید، عبدالرحمٰن اور ام کثیر پیدا ہوئے۔

۱۱۶۵۹ کبشہ بنت ثابت[7]

ابن منذر بن حرام، حضرت حسان کی باپ شریک بہن ہیں، بنو مالک بن نجار سے ہیں۔ ترمذی[8] اور ابویعلی نے یزید بن

---

[1] اسد الغابة (٧٢٢٤) تجريد (٢/٢٩٩) [2] اسد الغابة (٧٢٢٦) تجريد (٢/٢٩٩)

[3] اسد الغابة (٧٢٢٧) تجريد (٢/٣٦٠٠) [4] الطبقات الكبرىٰ (٨/٢٦٦)

[5] تجريد (٢/٢٩٩) [6] الطبقات الكبرىٰ (٨/٢٦٦)

[7] اسد الغابة (٧٢٢٥) تجريد (٢/٢٩٩) [8] ترمذی (الحديث: ١٨٩٢)

یزید بن جابر کے طریق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ، انہوں نے اپنی دادی کبشہ سے ان کی حدیث روایت کی ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا، میں گئی اور جہاں سے نبی کریم ﷺ نے پانی پیا تھا اسے کاٹ لیا۔

اسی طرح ان کی حدیث میں ہے، اس میں ان کے والد اور نسب مذکور نہیں، ابوعروبہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے، جیسا کہ میں نے ذکر کیا۔ اسے عبدالعزیز بن حصین نے بحوالہ یزید بن عبدالرحمٰن روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ان کی دادی بَرصاء کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔

اسے ابن مندہ نے نقل کیا ہے، احتمال ہے کہ وہ ان سے ملے ہیں، اسے ابن وہب نے بحوالہ ابن لہیعہ، انہوں نے یزید سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ان کی دادی کلثم، عنقریب ان کا تذکرہ آئے گا، ابن سعد [1] کا قول ہے: ان کی والدہ تخطی بنت حارثہ بن لوذان ہیں، ان سے عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک نے نکاح کیا، جس سے ثعلبہ، ابوعمر اور حبیبہ پیدا ہوئے، اس کے بعد ان سے حارث بن ثعلبہ نے نکاح کیا، جس سے ام ثابت رَملہ پیدا ہوئیں، اس کے بعد ان سے حارثہ بن نعمان نے نکاح کیا۔

۱۱۶۶۰ کبشہ بنت حاطب [2]

ابن قیس بن ہیشہ، بنومعاویہ سے ہیں: ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۶۱ کبشہ بنت رافع [3]

ابن عبید بن ثعلبہ بن اُبجر، وہ خدرہ ہیں، انصاریہ خدریہ، حضرت سعد بن معاذ کی والدہ ہیں، ان کی وفات تک زندہ رہیں۔ ام سعد کے لیے سعد کے کھو جانے کا افسوس، اس نے مستقل الرائے اور ہمت آج گنوادی۔

ابن اسحاق [4] نے حضرت سعد کی وفات کے موقعہ پر یہ اشعار نقل کیے ہیں، پھر ان سب نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ہر بین کرنے والی عورت جھوٹ بولتی ہے سوائے سعد کا بین کرنے والی کے"۔ [5]

۱۱۶۶۲ کبشہ بنت عمرو [6]

ابن عبد بن قمیئہ بن عامر بن خزرج انصاریہ، بنوساعدہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۶۳ کبشہ بنت الفاکہ [7]

ابن قیس انصاریہ زُرَقیہ۔ ابن سعد [8] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۳۲۹/۸) [2] اسد الغابۃ (۷۲۲۸) الاستیعاب (۲۷۳۶) تجرید (۲۹۹/۲)
[3] اسد الغابۃ (۷۲۳۰) الاستیعاب (۳۵۲۸) تجرید (۲۹۹/۲) [4] السیرۃ النبویۃ (۱۹۸/۳)
[5] اسد الغابۃ (۳۸۵/۵) [6] اسد الغابۃ (۷۲۳۱) تجرید (۳۰۰/۲) [7] تجرید (۳۰۰/۲)
[8] الطبقات الکبریٰ (۲۸۵/۳)

۱۱۶۶۴ کبشہ بنت فروہ[1]

ابن عمرو بن فروہ انصاریہ، بنو بیاضہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۶۵ کبشہ بنت کعب[2]

ابن مالک انصاریہ، عبداللہ بن ابی قتادہ کی زوجہ ہیں۔ ابن حبان کا قول ہے، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ مستغفری نے ان کی پیروی کی ہے، مؤطا اور سنن اربعہ[3] میں بلی کے لعاب کے بارے میں بحوالہ ابی قتادہ ان کی حدیث مروی ہے۔ ابن سعد[4] کا قول ہے: ان سے ثابت بن ابی قتادہ نے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی، ان کی والدہ صفیہ اہل یمن سے ہیں۔

۱۱۶۶۶ کبشہ بنت مالک

ابن سنان، ابوسعد کی بہن ہیں، فریعہ ہیں، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۶۶۷ کبشہ بنت مالک

ابن قیس، کبشیہ میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۶۶۸ کبشہ بنت معدیکرب[5]

اشعث بن قیس کی پھوپھی ہیں، معاویہ بن خدیج جو معروف صحابی ہیں ان کی والدہ ہیں۔ دارقطنی[6] نے ان کا قصہ، ان کے بیٹے معاویہ کے طریق سے بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میرے ساتھ میری والدہ کبشہ بنت معدیکرب تھیں جو اشعث کی پھوپھی ہیں، انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے قسم کھائی ہے کہ بیت اللہ کا طواف گھٹنوں کے بل کروں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پاؤں پر ستر بار طواف کرو، سات اپنے ہاتھوں کی طرف سے اور سات اپنے پیروں کی طرف سے..... اس کی سند ضعیف ہے۔ ابن دباغ وغیرہ نے استیعاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۶۹ کبشہ بنت معن[7]

ابن عاصم انصاریہ، ابوقیس بن اسلت کی زوجہ تھیں، انہیں کبشہ کہا جاتا تھا۔

ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو انہوں نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿تمہارے لیے یہ حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو.....﴾۔[8]

---

[1] اسد الغابة (۷۲۳۲) تجريد (۳۰۰/۲) [2] اسد الغابة (۷۲۳۳) تجريد (۳۰۰/۲)

[3] ابوداؤد (۷۵) ترمذی (۹۲) نسائی (۶۸) ابن ماجه (۳۶۷) مالك (۴۶) مسند احمد (۲۹۶/۵، ۳۰۳، ۳۰۹)

[4] الطبقات الكبرٰى (۳۵۱/۸) [5] الطبقات الكبرٰى (۳۵۱/۸)

[6] سنن دارقطنى (۲۷۳/۲) [7] اسد الغابة (۷۲۳۰۰) تجريد (۳۰۰/۲)

[8] سورة النساء الآية (۱۹)

ابوموسیٰ نے اسے مستغفری کے حوالے سے نقل کیا ہے، پھر ابوثور کے طریق سے، انہوں نے ابن جریج سے نقل کیا ہے، میں نے اسے انساب میں کئی طرق سے ذکر کیا ہے۔ [1]

(۱۱۶۷۰) کبشہ بنت واقد [2]

ابن عمرو بن عامر بن زید مناۃ اور عمرو بن رطنابہ ہیں، جو بنو حارث بن خزرج سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ ام عبداللہ بن رواحہ ہیں۔ ابن سعد [3] نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کے بارے میں منقول ہے: کبیشہ تصغیر کے ساتھ ہے، اس میں یہ اضافہ ہے، جب رواحہ کی وفات ہوئی تو ان سے قیس بن شماس نے نکاح کیا، جس سے ثابت پیدا ہوئے۔

(۱۱۶۷۱) کَبِیْرہ [4]

بعض کا قول ہے: کثیرہ، ابن مندہ نے ''ث'' کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ابونعیم نے ان کی پیروی کی ہے، ابوموسیٰ نے ذیل میں ابن ماکولا کی پیروی کرتے ہوئے باء کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن ماکولا خطیب پر سبقت لے گئے، اور فرمایا: کبیرہ، جو کبیرہ بنت ابوسفیان ہیں۔ انہیں شرفِ صحابیات اور روایت حاصل ہے، پھر محمد بن سلیمان بن سَموال کے طریق سے بحوالہ یحییٰ بن ابی وَرَقہ بن سعید، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، فرماتے ہیں: مجھ سے میری مولاۃ کبیرہ بنت ابی سفیان نے روایت کی۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا، اور بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، فرماتی ہیں: یا رسول اللہ! میں نے جاہلیت میں اپنے چار بیٹوں کو زندہ دفن کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''چار غلام آزاد کر دو''۔ انہوں نے ابوسعید اور ان کے بیٹے میسرہ، ام میسرہ کو آزاد کیا، خطیب فرماتے ہیں: انہوں نے چوتھے کا ذکر نہیں کیا، شاید وہ اس حدیث کے راوی ہیں: یعنی ابوورقہ۔

ابن اثیر [5] کا قول ہے، جس میں انہوں نے سلف کی پیروی کی ہے کہ وہ خزاعیہ ہیں، بعض کا قول ہے: ثقفیہ، بعض نے کہا: کبیرہ بنت ابی سفیان، اور مذکورہ اسناد کے ساتھ ایک اور حدیث روایت کی: ''خاکستری رنگ کے جانور کا خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک سیاہ رنگ والے جانور سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔ [6]

(۱۱۶۷۲) کُبَیشہ بنت مالک [7]

ابن قیس انصاریہ، بنو مازن سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ شموس ہیں۔ ابن سعد [8] نے تصغیر کے بغیر ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کی والدہ سُہَیمہ بنت عُوَیمر بن اسعد ہیں، ان سے ثعلبہ بن مِحصَن بن عمرو

---

[1] تفسیر ابن کثیر (۲/۲۱٤) [2] اسد الغابة (۷۲۳۵) تجرید (۲/۳۰۰)

[3] الطبقات الکبرٰی (۸/۲٦٤) [4] اسد الغابة (۷۲۳٦) تجرید (۲/۳۰۰)

[5] اسد الغابة (۳۸٦/۵) [6] المعجم الکبیر (۲۵/۹) مجمع الزوائد (۱۸/٤)

[7] اسد الغابة (۷۲۳۷) تجرید (۲/۳۰۰) [8] الطبقات الکبرٰی (۸/۳۰٦)

بن عتیک بن عمرو بن مبذول نے نکاح کیا، جس سے زینب پیدا ہوئیں۔

۱۱۶۶۳ کبشه بنت معن

ابن عاصم، کبشہ (بغیر تصغیر) میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

۱۱۶۶۴ کثیره

ث کے ساتھ، بنت ابی سفیان، کبیرہ میں گزر چکی ہیں۔

۱۱۶۶۵ کحیله

طبرانی کی معجم کبیر میں حدیث ابوامامہ میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۶۶۶ کریمه بنت أبی حَذرَدْ الأسلمیه ✿

بعض کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت حاصل ہے، ابن حبان اور مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے، بعض کا قول ہے: وہ ام درداء کبریٰ ہیں، حالانکہ یہ وہ نہیں ہیں۔

ام درداء کبریٰ کے بارے میں معروف ہے کہ ان کا نام خیرہ ہے جیسا کہ حرف خاء میں گزر چکا ہے۔

۱۱۶۶۷ کریمه بنت کلثوم الحمیریه

عکاف بن وداعہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، بعض کا قول ہے: وہ زینب بنت کلثوم ہیں۔

۱۱۶۶۸ کُعَیبه ✿

بنت سعید اسلمیہ، ابوعمر ✿ نے بحوالہ واقدی ✿ ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ خیبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک آدمی کے حصے کے برابر حصہ عطا فرمایا، ابن سعد ✿ کا قول ہے: یہ وہی ہیں جو مسجد میں ان کا خیمہ تھا، بیماروں اور زخمیوں کو دوا دیتیں، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جب تیر لگا تو ان کے زخموں کا علاج کرتی تھیں، یہاں تک کہ وہ وفات پا گئے۔

۱۱۶۶۹ کلبه بنت یثربی ✿

انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ تجرید میں اسی طرح ہے، بغیر اضافے کے میرا خیال ہے کہ یہ بعد والی ہیں، پھر میں نے ابراہیم حربی کے کلام میں اس کے بارے میں تصریح پائی ہے، انہوں نے ان کے والد کا نام وہی بتایا ہے جو اوروں نے بتایا ہے۔

✿ اسد الغابة (۷۲۳۹) الاستیعاب (۳۵۳۰) تجرید (۳۰۰/۲)

✿ اسد الغابة (۷۲٤۱) الاستیعاب (۳۵۳۱) تجرید (۳۰۰/۲) ✿ الاستیعاب (۱۹۰۷/٤)

✿ المغازی (٦٨٥/٢) ✿ الطبقات الکبریٰ (۲۱۳/۸) ✿ تجرید (۳۰۱/۲)

۱۱۶۸۰ کُلثُم ✿

بعض کا قول ہے: کلیبہ، بنت بُرشُن۔ بنوعنبر بن تمیم سے ہیں۔ زینب بن ثعلبہ کی والدہ ہیں، طبرانی ✿ نے کبیر میں زینب ابن ثعلبہ کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں، مجھے میری والدہ کلیبہ بنت بُرشن عنبریہ نے بلایا اور کہا: اے میرے بیٹے! اس شخص نے میری اوڑھنے والی چادر لے لی ہے۔ میں اس شخص سے جا ملا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے میری والدہ کی چادر لے لی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے وہ چادر واپس کرو''۔

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے، یہ طویل حدیث سے مختصر لیا گیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے، بعض نے کہا: ان کا نام کلیم ہے۔

۱۱۶۸۱ مکثم بنت مُحرِز النجاریہ ✿

حضرت اسماء کی بہن ہیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن سعد ✿ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۸۲ کُلثم

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی ہیں، کبشہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۶۸۳ کَنُود بنت قَرَظہ

فاختہ بنت قرظہ میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۶۸۴ کَنُود اُم سارہ

سارہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۶۸۵ کُوَیسہ ✿

یہ یتیمہ تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھی۔ یہ کلیب بن عیسیٰ کا قول ہے، جو انہوں نے زُجلہ سے، انہوں نے ان سے روایت کیا ہے، تجرید میں اسی طرح مذکور ہے۔ انہوں نے اختصار میں انتہائی کمی کی ہے۔

زُجلہ، اہل شام کی ایک خاتون تھیں، انہوں نے ام درداء وغیرہ سے روایت کیا، خطیب نے مؤتلف میں ہیثم بن خارجہ کے طریق سے، انہوں نے کُلَیب بن عیسیٰ بن ابی حجر ثقفی سے روایت کیا، فرماتے ہیں: میں نے زُجلہ سے، جو معاویہ کی مولاۃ ہیں، فرماتے ہوئے سنا: میں نے ان یتیموں کا زمانہ پایا، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھیں، ان میں سے ایک کا نام کُویسہ تھا، انہوں نے یہ قصہ بیان کیا کہ عورتیں جنازہ کے پیچھے نہیں جاتی تھیں ہاں اگر کوئی عورت ماہواری یا حمل سے ہوتی تو وہ عیدگاہ نہ جاتی جبکہ بقیہ خواتین عیدگاہ جاتی تھیں۔ جب جنازہ رکھ دیا جاتا وہ عورت اپنا ہاتھ میت کے پیٹ پر رکھتی کہ آیا اس سے کوئی چیز تو نہیں نکلی، مرد اسے دیکھ رہے ہوتے، یہاں تک کہ جب وہ چھپ جاتی تو لوگ امام سے کہتے تکبیر کہے۔

✿ اسد الغابۃ (۷۲۴۲) تجرید (۳۰۱/۲) ✿ المعجم الکبیر (۲۵/۱۱) ✿ تجرید (۳۰۱/۲)
✿ الطبقات الکبریٰ (۳۰۹/۸) ✿ الاستیعاب (۳۵۲۷) تجرید (۳۰۱/۲)

۱۱۶۸۶ کَیّسَة

بنت حارث بن کریز بن عبد شمس، مسیلمہ کذاب کی زوجہ تھیں، اس کے بعد عبداللہ بن عامر اکبر کے نکاح میں آئیں۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے، اوران کا نام قلمبند کیا ہے۔

القسم الثانی ازحرف کاف

۱۱۶۸۷ کُبشه بنت حکیم الثقفیه ✿

ام حکم بنت یحییٰ بن عقبہ کی دادی ہیں، ام حکیم نے ان سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ اور ابونعیم نے اسے ذکر کیا ہے، فرمایا: اس پر اضافہ نہیں کیا، یعنی ان کی حدیث نقل نہیں کی۔

القسم الثالث ازحرف کاف

۱۱۶۸۸ کبشه بنت مَکْشُوح المرادیه

قیس کی بہن ہیں جو مشہور شہسوار ہیں، ابن شاہین نے ابان بن سعید بن العاص کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ صاحب جمال خاتون تھیں، ان کے بھائی قیس بن اَبان نے ان کا نکاح کر دیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جب وہ یمن کے والی مقرر ہوئے تھے۔

ایک طویل حدیث میں یہ سلیمان انباری کے طریق سے بحوالہ نعمان بن بزرج منقول ہے۔

القسم الرابع ازحرف کاف

۱۱۶۸۹ کبشه بنت بُرْثُن ✿

بعض کا قول ہے: یثر بی عنبریہ۔ ابوعمر نے حدیث زینب بنت ثعلبہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح تجرید میں ہے اور وہ لفظی غلطی ہے۔ یہ کلیبہ تصغیر کے ساتھ ہے، جیسا کہ قریب ہی کلثم میں گزر چکا ہے۔

✿ ✿ ✿

✿ اسد الغابة (۷۲۲۹) تجرید (۲۹۹/۲) ✿ تجرید (۲۹۹/۳)

حرف لام

القسم الاوّل ازحرف لام

۱۱۶۹۰ لُبابه بنت أسلم[1]

ابن حریش بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ۔ ابن سعد[2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کی سگی بہن ہیں۔ ان سے زید بن سعد بن زید اشہلی نے نکاح کیا۔

۱۱۶۹۱ لُبابه بنت الحارث[3]

ابن حزن بن بُجَیر بن ہزم بن رُوَیبَہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ، ام الفضل حضرت عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ اور ان کی اولاد، فضل، عبداللہ وغیرہ کی والدہ ہیں۔ یہ لبابہ کبریٰ ہیں جو اپنی کنیت سے مشہور اور اپنے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔ کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔ ان کی والدہ خولہ بنت عوف قرشیہ ہیں۔

۱۱۶۹۲ لُبابه بنت الحارث[4]

ابن حزن ہلالیہ، اس سے پہلی صحابیہ کی بہن ہیں، یہ لبابہ صغریٰ ہیں، ان کا لقب عُصَماء تھا، ان کی والدہ فاختہ بنت عامر ثقفیہ ہیں اور یہ خالد بن ولید کی، جو مشہور صحابی ہیں، والدہ ہیں۔

ابوعمر[5] کا قول ہے: ان کے اسلام لانے اور صحابیہ ہونے میں تردد ہے۔ ابن اثیر[6] نے اسی کو برقرار رکھا ہے۔ یہ عجیب بات ہے، گویا انہوں نے ان کے شوہر ولید کی پہلے وفات کی جہت سے اسے بعید سمجھا ہے، کہ وہ ان کے ساتھ یہ تھوڑا عرصہ بعد وفات پا گئیں ہوں، یہ ضروری نہیں، کیونکہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اپنے بیٹے خالد کی وفات کے بعد بھی زندہ رہیں۔ ان کا اس بارے میں قصہ ہے۔ ابوحذیفہ نے مبتدا والفتوح میں بحوالہ محمد بن اسحاق ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے جنازے کے لیے نکلے تو ان کی والدہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں:

”تم قوم کے لاکھوں میں سے بہتر ہو، جب تم لوگوں کے چہروں کے سامنے تھے“۔

فرماتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، ایسا ہی تھا۔

---

[1] تجرید (۳۰۱/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۲۴٤/۸)

[3] اسد الغابة (۷۲٤٤) الاستیعاب (۳۵۳۲) تجرید (۳۰۱/۲)

[4] اسد الغابة (۷۲٤۵) الاستیعاب (۳۵۳۳) تجرید (۳۰۱/۲)

[5] الاستیعاب (۱۹۰۹/٤) [6] اسد الغابة (۳۹۰/۵)

سیف بن عمر نے ارتداد اور فتوح کے زمانے کے بارے مین اپنی سند سے فرمایا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے الگ ہو جانے اور مدینہ میں مقیم ہونے کے بارے میں ذکر کیا، فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگوں کے فتنے میں پڑنے کا خدشہ ختم ہو گیا ہے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حج سے واپسی پر وہ انہیں عہدہ پر بحال کر دیں، ان کے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نکلے، انہوں نے مدینہ سے باہر پانی مانگا، تو فرمایا: میرے ہجرت کے مقام تک مجھے نیچے اتار دو۔ تو ان کی والدہ انہیں مدینہ لے آئیں۔ وہاں ان کی تیمارداری کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج سے آنے والے ایک آدمی سے پوچھا: کیا خبر ہے؟ اس نے کہا: خالد کی حالت تشویشناک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین راتوں کا سفر ایک رات میں طے کیا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہنچے، ان پر رقت طاری ہوگئی، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ جب ان کی تجہیز ہوئی تو عورتیں رونے لگیں، آپ سے کہا گیا: کیا آپ انہیں نہیں روکتے؟ انہوں نے فرمایا: ابوسلیمان پر آنسو بہانے میں کوئی حرج نہیں جب تک مار دھاڑ اور آواز بلند نہ ہو۔

جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو ایک عورت احرام باندھے رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی: تو لاکھوں میں بہتر ہے.... جو شعر پہلے گزر چکا ہے، اس کے بعد ہے:

"کیا بہادری؟ تو لیث مرۃ بن جہم ابی اشبال سے زیادہ بہادر تھا۔ کیا سخاوت؟ تو پہاڑوں کے درمیان جانے والے سیلاب سے زیادہ سخی تھا"۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہا گیا: ان کی والدہ۔ آپ نے کہا: ان کی والدہ، اللہ کی قسم! تین مرتبہ فرمایا، تو کیا عورتوں حضرت خالد جیسے شخص کی میت سے اٹھی تھیں۔

یہ اگر ابوحذیفہ کی روایت ہے تو وہ ضعیف ہے، اسی طرح سیف بھی ضعیف ہے، لیکن ابن سعد ✿ نے ذکر کیا ہے، وہ ثقہ ہے، بحوالہ کثیر بن ہشام، انہوں نے جعفر بن بُرقان سے، انہوں نے یزید بن اصم سے، فرماتے ہیں: جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو ان کی والدہ ان پر روئیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام خالد! کیا خالد یا اس کے اجر کی مصیبت پر آنسو بہاتی ہو؟ تمہیں ثابت قدم رہنا ہوگا یہاں تک کہ تم مہندی سے اپنا ہاتھ رنگ لو۔

یہ سنداً صحیح ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو تعلیقاً ذکر کیا ہے جس میں حضرت خالد پر بلند آواز سے آنسو بہانے کا ذکر ہے۔ لیکن ان کی والدہ کا نام نہیں لیا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی زندہ رہیں، کیا اس سے یہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ وہ فتح کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک حالتِ کفر میں رہیں، یہ بعید ہے اور یہ قول اسے باطل کر دے گا کہ حرمین اور طائف میں حجۃ الوداع کے موقع پر سب لوگ اسلام لا چکے تھے اور حاضر تھے۔

۱۱۶۹۳ لُبابہ بنت ابی لُبابہ الأنصاریہ ✿

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، ان کا ذکر موجود ہے۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے، ابونعیم نے موسیٰ بن عُبیدہ

✿ الطبقات الکبریٰ (۳۴۶/۸) ✿ اسد الغابۃ (۷۲۴۶) تجرید (۳۰۱/۲)

ربذی کے طریق سے جو ایک ضعیف راوی ہیں، بحوالہ سعید بن جبیر جو مولیٰ ابولبابہ ہیں، اور یعقوب بن زید سے، انہوں نے لُبابہ سے روایت کی، فرماتی ہیں: میں ان کے ساتھ تھی، وہ فرماتے تھے: اس اللہ کے دشمن کی مشکیں کس دو! جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت کی ہے۔ ان کے پاس سے ان کے بھائی گزرے اور کہا: اے میرے بھائی! میرے پاس آؤ۔ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں تم سے بات نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ راضی ہو؟ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، انہوں نے کہا: وہ مسجد میں ہیں۔ لوگوں نے ان کے بارے میں آپ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ میرے پاس آتا تو میرے لیے اس کے بارے میں کوئی واقعہ ہوتا''۔ [1] پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے مومنو! تم اللہ اور رسول (ﷺ) سے خیانت نہ کرو، اور اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو.....﴾۔ [2] اور دوسری آیت ﴿اور دوسرے جنہیں اللہ کے حکم کی امید ہے.....﴾۔ [3]

۱۱۶۹۴ لُبنی بنت ثابت [4]

ابن منذر بن حزام، انصاریہ خزرجیہ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ جو مشہور شاعر ہیں ان کی بہن ہیں، ابن سعد نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اور ان کی بہن کبشہ نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، لُبنیٰ اوس بن ثابت کی سگی بہن تھیں۔

۱۱۶۹۵ لُبنی بنت الخطیم الأنصاریه [5]

اوسیہ، قیس بن خطیم کی جو شاعر ہیں، بہن ہیں، عبد قیس بن زید بن عامر ظفری کے نکاح میں تھیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن سعد [6] کا قول ہے، ان کی والدہ ام قیس، قریبہ بنت قیس بن قُدَیم بن امیہ بن سنان، سلمیہ ہیں۔ ان سے عبداللہ بن نَہیک بن اِساف نے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی، لُبنیٰ اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کی بہن لیلیٰ کا ذکر عنقریب آئے گا۔

۱۱۶۹۶ لُبنی بنت قَیظی [7]

ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مَجْدعہ بن حارثہ انصاریہ۔ ابن سعد [8] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۶۹۷ لُبینَه

بنو مؤمّل بن حبیب بن تمیم بن عبداللہ بن قُرْط بن رِزاح بن عدی بن کعب کی باندی ہیں، یہ ان کمزور لوگوں میں سے تھیں جنہیں عذاب دیا جاتا تھا، اور ان سات لوگوں میں سے ہیں جنہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خریدا، ام عُبیس میں ان کا ذکر آئے

---

[1] السیرة النبویة (۱۸۷/۳) دلائل النبوة (۱۶/٤) [2] سورة الانفال الآیة (۲۷)
[3] سورة التوبة الآیة (۱۰٦) [4] تجرید (۳۰۱/۲) [5] اسد الغابة (۷۲٤۷) تجرید (۳۰۱/۲)
[6] الطبقات الکبریٰ (۸/۱۰۰) [7] تجرید (۳۰۲/۲) [8] الطبقات الکبریٰ (۲٤۵/۸)

گا۔ اکثر روایات میں ان کا نام مذکور نہیں۔ بلاذری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابوالبختری ان کا نام لیا ہے۔

۱۱۶۹۸ لُبَیس بنت عمرو ❶

ابن حرام انصاریہ۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کی والدہ قُراد بنت موہبہ بن عدی بن مجدعہ بن حازم ہیں، ان سے ابوثابت بن عبد بن عبد عمرو بن قبطی نے نکاح کیا پھر قیس بن قیس بن لوذان کے نکاح میں آئیں۔

۱۱۶۹۹ لُبَیسہ بنت عمرو الأنصاریہ ❷

ام عمارہ ہیں۔ طبرانی ❸ نے حرف لام میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن نقطہ نے اسی پر اعتماد کیا ہے، مشہور ہے کہ نون کے ساتھ ہے، اپنی کنیت سے مشہور ہیں، عنقریب ان کا ذکر آئے گا، بعض کا قول ہے: وہ لبیسہ ہیں، جو نسیبہ کے علاوہ ہیں وہ تو بنت حرب ہیں۔ واللہ اعلم!

۱۱۷۰۰ لُهَیّه ❹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی باندی اور ام ولد ہیں، اور ان کی صاحبزادی حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

ابن ماکولا ❺ کا قول ہے: ام عبدالرحمٰن بن عمر ہیں، ان کی کنیت ابوشحمہ ہے، بعض کا قول ہے: ان کا نام نُہیہ ہے، مستغفری نے ان کا ذکر کیا اور فرمایا: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ابراہیم بن موسیٰ بن تیم کی روایت سے منقول ہے، فرمایا: مجھ سے میرے چچا زکریا بن یحییٰ نے روایت کی، فرمایا: مجھ سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے بحوالہ اپنے چچا روایت کی، فرماتے ہیں: مجھ سے اہل علم میں سے کچھ لوگوں نے روایت کی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں، لُہیّہ ام ولد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس دِن، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، بھیجا اور کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے تشریف لے گئے ہیں، اور کافی دیر ہوگئی ہے نہیں آئے۔ دیکھو وہ اپنی کس زوجہ کے پاس ہیں؟ حضرت لُہیہ گئیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پایا، انہوں نے آ کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: یہودیہ کے پاس بیٹھے ہیں۔ پھر لہیہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس جائیں، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے تشریف لے جائیں، اور انہیں (صفیہ رضی اللہ عنہا) کو بتاؤ جو کچھ حفصہ نے کہا ہے، تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہوں اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، اور میرے شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کوئی مجھ سے افضل نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا؟'' انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا جو انہیں لہیعہ نے حفصہ کے حوالہ سے بتایا تھا، اور جو کچھ انہوں نے ان سے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق کی۔ جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو فرمانے لگیں: اللہ کی قسم! میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

---

❶ اسد الغابة (٢٥٨/٦) تجريد (٣٠٢/١) ❷ اسد الغابة (٧٢٤٨) (٢٥٨/٦) تجريد (٣٠٢/٢)

❸ المعجم الكبير (٣٠/٢٥) ❹ اسد الغابة (٧٢٥٠) تجريد (٣٠٢/٢)

❺ الإكمال (٨٣/١)

کو کبھی ایذاء نہیں دوں گی۔ ❶

۱۱۷۰۱ لیلیٰ بنت الإطنابه ❷

ابن منصور بن مُعَیص، انصاریہ، بنوحُبلی سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا نام لیا ہے۔

۱۱۷۰۲ لیلیٰ بنت بلال ❸

یا بُلَیل انصاریہ۔ ابولیلیٰ کی بہن ہیں، اور عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی پھوپھی ہیں۔ ابوعمر ❹ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۱۱۷۰۳ لیلیٰ بنت ثابت ❺

ابن منذر بن عمرو بن حرام، حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ ابن حبیب نے ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۱۷۰۴ لیلیٰ بنت أبی حَثمه ❻

ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عَوِیج بن عُبَید بن عَوِیج بن کعب بن لؤی قرشیہ عدویہ، حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی بہن اور عامر بن ربیعہ عنزی کی زوجہ ہیں ان سے عبداللہ پیدا ہوئے، ابن سعد کا قول ہے: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں اور بیعت کی، اوّلین مہاجرات میں سے ہیں۔ حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں، پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی، بعض کا قول ہے: یہ پہلی مسافر خاتون ہیں جو ہجرت کر کے مدینہ آئیں، بعض نے کہا: ام سلمہ ہیں۔

ابن اسحاق نے یونس بن بکیر وغیرہ کی روایت سے جو ان سے مروی ہے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے، انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے، انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی، فرماتی ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے اسلام لانے کے بارے میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت تھے، جب ہم نے حبشہ کی سرزمین کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور میں اپنے اونٹ پر تھی۔ انہوں نے پوچھا: اے ام عبداللہ! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: تم لوگ ہمارے دین کی وجہ سے ہمیں ایذاء دیتے ہو، ہم اللہ کی زمین میں جائیں گے، انہوں نے کہا: اللہ تمہارا ساتھی ہو، پھر وہ چلے گئے، تو میرے پاس میرے شوہر عامر بن ربیعہ آئے، میں نے جب انہیں ان لوگوں کی بات بتائی تو وہ مجھے کہنے لگے: کیا تمہیں ان کے مسلمان ہونے کی اُمید ہے، پھر انہوں نے قصہ ذکر کیا۔ ❼

لیث بن سعد نے بحوالہ محمد بن عجلان روایت کیا ہے کہ عبداللہ بن عامر کے موالی میں سے ایک آدمی نے بحوالہ عبداللہ بن عامر روایت کیا، فرماتے ہیں: میری والدہ نے ایک دن مجھے بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے، انہوں نے

---

❶ جامع المسانيد والسنن (٨٤/١٦) ❷ اسد الغابة (٧٢٥١) تجريد (٣٠٢/٢)

❸ تجريد (٣٠٣/٢) ❹ الاستيعاب (١٨١٠/٤) ❺ اسد الغابة (٧٢٥٢) تجريد (٣٠٢/٢)

❻ اسد الغابة (٧٢٥٣) الاستيعاب (٣٥٣٤) تجريد (٣٠٢/٢)

❼ المعجم الكبير (٤٧/٢٥) مجمع الزوائد (٢٤/٦) السيرة النبوية (٢٧٠/١، ٢٧١)

مجھ سے کہا: ادھر آؤ، میں تمہیں چیز دوں؟ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا؟'' انہوں نے کہا: میں نے اسے کھجور دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا''۔ [1]

اسے سراج نے بحوالہ قتیبہ ان سے روایت کیا ہے اور لیث نے حَیوۃ بن شریح اور یحیٰی بن ایوب، حاتم بن اسماعیل کی پیروی کی ہے اور بحوالہ یحیٰی بن ایوب جو مولیٰ زیاد ہیں، اور وہ روایت ابن مندہ کے ہاں ان کے طریق سے مروی ہے۔

۱۱۷۰۵ لیلٰی بنت حکیم [2]

انصاریہ اوسیہ۔ ابوعمر [2] کا قول ہے: ابواحمد بن صالح مصری نے ازواج النبی ﷺ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور کسی نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ابن اثیر [2] نے اسے جائز کہا ہے کہ یہ بعد والی ہوں، کیونکہ حکیم خطیم سے مشابہ ہے۔

۱۱۷۰۶ لیلٰی بنت الخَطیم [3]

ابن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر انصاریہ اوسیہ، پھر ظفریہ۔ ابوعلی جیانی نے استیعاب پر اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ابن ابی خیثمہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: میں لیلٰی بنت خطیم ہوں، میں آپ پر اپنا نفس پیش کرنے آئی ہوں، مجھ سے نکاح کر لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایسا کیا''۔ [3] پھر میں اپنی قوم کے پاس واپس گئی، وہ کہنے لگے: تم نے برا کیا، تو غیرت مند خاتون ہے جبکہ وہ صاحب ازواج ہیں۔ جاؤ ان سے خلع لے لو۔ وہ واپس آ کر کہنے لگی: میں اپنا معاملہ ختم کرنا چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے کر دیا''۔

میں نے کہا: ابن سعد [4] نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک سند سے جس میں کلبی بھی ہیں، یہ ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ان سے زیادہ روایت کیا ہے، اس کے شروع میں ہے: لیلٰی بنت خطیم نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سورج کی طرف اپنی کمر کیے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کے کندھے پر مارا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کون ہے؟ شیر کا لقمہ'' آپ اکثر یہ جملہ فرمایا کرتے تھے۔

اس کے آخر میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے معاملہ ختم کیا..... فرماتے ہیں: ان سے مسعود بن اوس بن سواد بن ظفر نے نکاح کیا، اس سے اولاد ہوئی، بیان کیا گیا ہے کہ وہ مدینہ کے ایک باغ میں غسل کر رہی تھیں، ان پر اچانک ایک بھیڑیئے نے حملہ کر دیا کافی زخمی ہوگئیں، کوئی پہنچ گیا لیکن وفات پا گئیں۔ پھر واقدی سے بحوالہ محمد بن صالح بن دینار، انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مسنداً نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: لیلٰی بنت خطیم نے اپنے نفس کو نبی کریم ﷺ کے لیے ہبہ کر دیا تھا، آپ ﷺ نے انہیں قبول کر لیا۔

---

[1] ابوداؤد (٤٤٩١) مسند احمد (٤٤٧/٣) السنن الکبرٰی (١٩٨/١٠)

[2] اسد الغابة (٧٢٥٤) الاستیعاب (٣٥٣٥) تجرید (٣٠٢/٢) [2] الاستیعاب (١٩٠٩/٤)

[3] اسد الغابة (٣٩٢/٥) [3] اسد الغابة (٧٢٥٥) تجرید (٣٠٢/٢)

[4] جامع المسانید والسنن (٨٧/١٦) [4] الطبقات الکبرٰی (١٠٨،١٠٧/٨)

اپنے خاوندوں پر بڑے برے طریقے سے سوار ہوتی، تھی بھی بداخلاق، پھر اسی قصے کا مفہوم ذکر کیا، البتہ اس کے آخر میں اس کا تذکرہ نہیں کیا۔ انہوں نے اپنی روایت میں فرمایا کہ یہ کہنے لگیں: آپ اللہ کے نبی ہیں، اللہ نے آپ کے لیے (زیادہ) عورتیں حلال کی ہیں، میں زبان دراز عورت ہوں، سوکنوں کے بارے میں صبر نہیں کر سکتی اور آپ سے ہبہ واپس لے لیا۔

ابن ابی عون کے طریق سے ہے کہ لیلیٰ نے اپنے نفس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا اور کئی عورتوں نے اپنے نفس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیے، یہ نہیں سنا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو قبول کیا ہو، فرماتے ہیں: ان کی والدہ اونچی حویلی والی بنت ہیشہ بن حارث ہیں۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ اور میرا خیال ہے بحوالہ عاصم بن عمر بن قتادہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والی ام سعد بن معاذ ہیں۔ وہ کبشہ بنت ابی رافع بن عبید، بنوظفر سے لیلیٰ بنت خطیم، بنوعمرو بن عوف سے لیلیٰ، مریم اور سُہیمہ جو ابوسفیان لیثی کی بیٹیاں ہیں، انہیں ابوالبنات کہا جاتا تھا..... (الحدیث)

ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے کہ مسعود بن اوس نے جاہلیت میں ان سے نکاح کیا، جس سے عمرہ اور عمیرہ پیدا ہوئے۔ انہیں شیر کا لقمہ کہا جاتا تھا، وہ پہلی خاتون تھیں، جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ان کے ساتھ ان کی دونوں بیٹیاں، ان کی دونواسیاں بھی تھیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنے نفس کو ہبہ کر دیا، پھر بنوظفر نے کہا: یہ ہبہ واپس کر دیں تو آپ نے یہ ہبہ واپس کر دیا۔

۱۱۷۰۷ لیلیٰ بنت رافع [1]

ابن عمرو انصاریہ، ابوعبس بن حرب کی والدہ ہیں۔ ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ ام البراء بنت سلمہ بن عُرْفُطہ ہیں۔

۱۱۷۰۸ لیلیٰ بنت ربعی [2]

ابن عامر بن خالدہ انصاریہ، بنوبیاضہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۷۰۹ لیلیٰ بنت رئاب [3]

ابن حنیف انصاریہ، بنوعوف بن خزرج سے ہیں۔ ابن حبیب نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ عِتبان بن مالک کی زوجہ ہیں۔

۱۱۷۱۰ لیلیٰ بنت أبی سفیان [4]

ابن حارث بن قیس بن زید بن امیہ، انصاریہ، اشہلیہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، لیلیٰ بنت خطیم کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] تجرید (۳۰۲/۲) [2] اسد الغابۃ (۷۲۵۶) تجرید (۳۰۲/۲)

[3] اسد الغابۃ (۷۲۵۷) تجرید (۳۰۲/۲) [4] اسد الغابۃ (۷۲۵۹) تجرید (۳۰۲/۲)

۱۱۷۱۱ لیلٰی بنت سماك

ابن ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک اُغر۔ ابن سعد نے بحوالہ واقدی روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، فرماتے ہیں: ان کے علاوہ کسی اور نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں: ام ثابت بنت قیس بن شماس کے سوانح میں آئے گا جو قیس کی بہن ہیں کہ ثابت بن سفیان سے ان کا بیٹا سماک پیدا ہوا، اس وجہ سے لیلیٰ، ان کے والد سماک اور والدہ ام ثابت تینوں ترتیب وار صحابی تھے۔

۱۱۷۱۲ لیلٰی بنت سماك[1]

ابن ثابت بن سنان بن جشم بن عمرو بن امرئ القیس انصاریہ۔ بنو حارث بن خزرج سے ہیں، ابن حبیب نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۷۱۳ لیلٰی بنت طباة[2]

ابن معیص انصاریہ۔ ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے، تجرید میں اسی طرح ہے، فرماتے ہیں: ہوسکتا ہے یہ لیلیٰ بنت اطنابہ پہلے والی ہوں جن کا نام لیلیٰ ہے۔

۱۱۷۱۴ لیلٰی بنت عباده الأنصاریه[3]

ساعدیہ، عبادہ بن عبادہ کی بہن ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۷۱۵ لیلٰی بنت عبدالله العدویه[4]

وہ شفاء ہیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ مستغفری نے بحوالہ ابن حبان ان کا نام لیا ہے۔

۱۱۷۱۶ لیلٰی بنت عطارد

ابن حاجب تمیمیہ۔ عبداللہ بن ابی ربیعہ کی، جو صحابی ہیں، والدہ ہیں اور عبدالرحمٰن کی والدہ ہیں۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۷۱۷ لیلٰی بنت قانف الثقفیه[5]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ[6] اور ابوداؤد نے محمد بن اسحاق کے طریق سے بحوالہ نوح بن حکیم ثقفی ان کی حدیث نقل کی ہے، انہوں نے عروہ بن مسعود کی اولاد میں سے ایک آدمی سے جسے داؤد کہا جاتا ہے روایت کی، ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے بیٹے تھے، انہوں نے

---

[1] اسد الغابة (۷۲٦۰) تجرید (۳۰۲/۲) [2] تجرید (۳۰۲/۲) [3] اسد الغابة (۷۲٦۲) تجرید (۳۰۳/۲)

[4] نسب قریش (۳٦۳) جمهرة أنساب العرب (۱۵۰) أسد الغابة (۳۹۳/۵)

[5] اسد الغابة (۷۲٦٦) الاستیعاب (۳۵۳۸) تجرید (۳۰۳/۲) [6] مسند احمد (۳۸۰/٦)

لیلیٰ بنت قانف سے روایت کی، انہوں نے ذکر کیا کہ وہ فرماتی ہیں: میں ام کلثوم بنت نبی کریم ﷺ کے غسل دینے والی عورتوں میں تھی۔ سب سے پہلے آپ ﷺ نے مجھے ان کے کفن میں سے ازار پھر قمیص، پھر اوڑھنی دی، پھر لفافہ، پھر ایک کپڑے میں کفن دے دیا گیا۔ (الحدیث)

میں کہتا ہوں: داؤد جن کا تذکرہ ہے، ابن عاصم بن عروہ بن مسعود ہیں۔

۱۱۷۱۸ لیلی بنت النّضر العبدریه

حرف قاف میں قتیلہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۷۱۹ لیلی بنت نهیك [1]

بن زِساف بن عدی بن زید بن جشم انصاریہ۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ براء کی بہن ہیں۔ ابن سعد [2] کا قول ہے: ان سے سہل بن ربیع بن عمرو بن عدی نے نکاح کیا، ان کی والدہ ام عبداللہ بن اسلم بن خریش بن مجدعہ ہیں۔

۱۱۷۲۰ لیلی بنت یسار

معقل بن یسار کی بہن کا ایک نام ہے۔ جن کے بارے میں آیت نازل ہوئی: ﴿تم انہیں روکو نہیں کہ اپنے شوہروں سے نکاح کریں﴾۔ [3] سہیلی نے مبہمات القرآن میں ان کا نام لیا ہے، اور منذری نے ان کی پیروی کی ہے۔ راجح یہی ہے کہ ان کا نام جمیل ہے جیسا کہ حرف جیم میں گزر چکا ہے۔

۱۱۷۲۱ لیلی السَّدوسیه [4]

بشیر بن خصامیہ کی زوجہ ہیں، انہیں جہدمہ کہا جاتا تھا۔ بعض نے کہا کہ وہ ان کے علاوہ ہیں، جہدمہ میں اس کا بیان گزر چکا ہے۔

۱۱۷۲۲ لیلی بنت یُعار

یہ ایک ہیں جن کے بارے میں کہا گیا کہ انہوں نے سالم مولیٰ ابو حذیفہ کو آزاد کیا۔

۱۱۷۲۳ لیلی الغِفاریه [5]

ابو عمر [6] کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شامل ہوئی تھیں، زخمیوں کا علاج کرتیں اور مریضوں کے پاس ٹھہرتی تھیں۔ ان کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''یہ علی ہیں، لوگوں میں سب سے پہلے ایمان

---

[1] اسد الغابة (٧٢٦٧) تجريد (٣٠٣/٢) [2] الطبقات الكبرىٰ (٢٣٩/٨)

[3] سورة البقرة الآية (٢٣٢) [4] اسد الغابة (٧٢٥٨) الاستيعاب (٣٥٣٩) تجريد (٣٠٢/٢)

[5] اسد الغابة (٧٢٦٥) الاستيعاب (٣٥٤٠) تجريد (٣٠٣/٢) [6] الاستيعاب (١٩١٠/٤)

لانے والے"۔ [1] ان سے محمد بن قاسم طائی نے روایت کی۔

میں کہتا ہوں: پہلی روایت کے بارے میں حرف الف کی آخری قسم میں امامہ بنت ابی الحکم میں تنبیہ گزر چکی ہے۔ عقیلی نے موسیٰ بن قاسم کے سوانح میں جو ضعیف راوی ہیں، اور ابن مندہ نے علی بن ہاشم بن برید کی روایت سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد نے، وہ فرماتے ہیں: ہم سے موسیٰ بن قاسم نے، وہ فرماتے ہیں: مجھ سے لیلیٰ غفاریہ نے روایت کی، فرماتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی، زخمیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمارداری کرتی تھی۔ [2] جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کی طرف نکلے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلی، جب میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو ان کے پاس آئی اور کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں کوئی حدیث سنی ہے؟ فرماتی ہیں: جی ہاں! وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے، انہوں نے پرانی چادر اوڑھ رکھی تھی پھر وہ ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ میں نے کہا: تمہیں اس سے زیادہ کھلی جگہ نہیں ملی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ! میرے بھائی کو چھوڑ دو، وہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لایا، اور آخری وقت میں میرا ساتھ دیا، اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے ملے گا"۔

عقیلی کا قول ہے، یہ حدیث موسیٰ بن قاسم سے مروی ہے، اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی پیروی نہیں کی جائے گی۔ اس سند میں عبدالسلام بن صالح، ابوالصلت ہیں۔ محدثین نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے، اور آخری روایت کے بارے میں تجرید میں ہے: وہ باطل ہے۔

میں کہتا ہوں: محمد بن قاسم، وہ طالیسکانی ہیں، طائی نہیں۔ اور وہ متروک راوی ہے، وہ موسیٰ بن قاسم کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح کی روایت معاذہ سے مروی ہے۔

تفسیر ابن مردویہ میں ہے، اسے ابوموسیٰ نے اپنے طریق سے نقل کیا ہے، پھر یعلی بن عُبید کی روایت سے بحوالہ حارثہ بن ابی رجال، انہوں نے عمرہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: معاذہ غفاریہ فرماتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں نکلتی، مریضوں کی تیمارداری کرتی اور زخمیوں کا علاج کرتی تھی، میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے باہر تھے، میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرما رہے تھے: "یہ مردوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اور میرے نزدیک مُعزّز ہے، اس کا حق پہچانو! اور اس کے مرتبے کا اکرام کرو"..... (الحدیث) اس میں ہے: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا عبادت ہے"۔

میں کہتا ہوں: حارثہ ضعیف ہیں، یہ وہی حدیث ہے جس کی طرف ابوعمر نے اشارہ کیا ہے۔

۱۱۶۲۴ لیلیٰ [3]

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی ہیں، لیلیٰ بنت بلال میں تذکرہ ہوا ہے۔ ابی لیلیٰ کے سوانح میں گزر چکا ہے کہ ان کے اور

---

[1] الضعفاء الكبير (١٧٣٧/٤)

[2] المعجم الكبير (٤٥/٢٥) مجمع الزوائد (٣٢٤/٥) جامع المسانيد والسنن (٨٩/١٦)

[3] اسد الغابة (٧٢٦٤) الاستيعاب (٣٥٣٧) تجريد (٣٠٣/٢)

ان کے والد کے نام میں بہت زیادہ اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ ان کے والد کا نام بلال یا بُلیل ہے۔

۱۱۷۲۵ لیلیٰ [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مولاۃ ہیں، ابو عمر [2] کا قول ہے: ان کی حدیث کی اسناد قائم نہیں، ان سے ابو عبداللہ مدنی نے روایت کی اور وہ مجہول راوی ہے۔

میں کہتا ہوں: مستغفری نے عبدالکریم الجزّار کے طریق سے ابی عبداللہ مدنی سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دربان اور مولاۃ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے ہیں، میں آپ کے بعد جاتی ہوں، میں وہاں کچھ نہیں دیکھتی البتہ مشک کی خوشبو پاتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاء کی جماعت کے اجسام اہل جنت کی ارواح پر پلتے بڑھتے ہیں، ہمارے جسموں میں سے جو چیز [3] نکلے زمین اسے نگل لیتی ہے۔

۱۱۷۲۶ لیلیٰ [4]

ان سے حبیب بن زید نے روایت کی ہے ابو یعلی نے تجرید سے ان کی حدیث لی ہے۔

۱۱۷۲۷ لینه

جزء بن دیزیل صغیر میں ان کی حدیث ہے۔

۱۱۷۲۸ لینة

قباء کی جگہ کی مالکن ہیں: عمر بن شبہ نے اخبار مدینہ میں صحیح سند سے، جسے وہ عروہ تک لے گئے ہیں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: مسجد قباء کی جگہ لینہ نامی ایک خاتون کی ملکیت تھی، وہ وہاں اپنا گدھا باندھتی تھیں، سعد بن خیثمہ نے اس میں مسجد بنائی تو مسجد ضرار والے کہنے لگے، کیا ہم لینہ کے گدھے کے اصطبل میں نماز پڑھیں؟ اللہ کی قسم نہیں، ہم ایک علیحدہ مسجد بنائیں گے اور اس میں نماز پڑھیں گے یہاں تک کہ ابو عامر آ کر ہماری امامت کروائیں اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہ لوگ جنہوں نے مسجد ضرار بنائی.....'' الآیۃ [5]

القسم الثانی از حرف لام

خالی ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۷۲۶۱) الاستیعاب (۳۵۳۹) تجرید (۳۰۳/۲)

[2] الاستیعاب (۱۹۱۰/٤)

[3] جامع المسانید والسنن (۹۱/۱٦)

[4] تجرید (۳۰۳/۲)

[5] سورة التوبة (الآیة ۱۰۷)

القسم الثالث — از حرف لام

۱۱۷۲۹ لیلی بنت الجودی

ابن عدی بن عمرو بن ابی عمرو، غسانی، عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کی زوجہ ہیں، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، انہوں نے انہیں جاہلیت میں دیکھا تھا، انہیں پسند آئیں، جب دمشق فتح ہوا تو وہ وہاں گئیں، انہیں ان کی طرف رغبت تھی، جو ایک طویل قصے میں ہے، زبیر بن بکار نے ان کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: وہ تجارت کے لئے دمشق آئے، اور انہیں چٹائی پر بیٹھے دیکھا، اور ان کے گرد لڑکیاں تھیں، جب ان لوگوں نے شام میں جہاد کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا، میں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو غنیمت میں لیلیٰ بنت جودی دی، جب انہوں نے ان کو قیدی بنایا تو انہیں دے دیا، وہ انہیں لے کر مدینہ آئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ان کی محبت ان کے دل میں گھر کر گئی تھی اور جب میں انہیں ملامت کرتی تھی تو وہ کہتے: اے میری بہن! مجھے چھوڑ دو، میں اس کے دانتوں سے انار کے دانے چوستا ہوں، کافی عرصہ گزر گیا، میں ان سے اس بارے میں گفتگو کرتی تھی، ان کا اس پر یہ احسان تھا کہ انہیں ان کے گھر والوں کی طرف لوٹا دیا، میں ان سے کہتی: تم نے محبت کی تو انتہا کی، اور نفرت کی تو انتہا کی، ان کے بارے میں عبدالرحمٰن کے مشہور اشعار ہیں:

''میں لیلیٰ کو یاد کرتا جبکہ ہمارے درمیان گھر کا چھجہ (سٹیڈ) تھا۔ جودی کی بیٹی لیلیٰ اور مجھے کیا ہوا''۔

زبیر کی روایت میں اسی طرح مذکور ہے۔

عمر بن شبہ کی روایت میں بحوالہ صلت بن مسعود، انہوں نے احمد بن شبویہ سے، انہوں نے سلیمان بن صالح سے، انہوں نے ابن مبارک سے، انہوں نے مصعب بن ثابت سے، انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہے: ابوبکر نے انہیں غنیمت میں یہ عطا کیں۔

ہم نے امالی المحاملی کے جزء تاسع کے آخر میں اہل بغداد کی ان سے روایت سے اپنی سند کے ساتھ جسے وہ ابن ابی زناد تک لے گئے ہیں، بحوالہ ہشام بن عروہ، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر اپنے والد کی خلافت کے آخری ایام میں، اسلام کے ابتدائی سالوں میں دمشق آئے، انہوں نے لیلیٰ بنت جودی کو دیکھا، انہوں نے ان سے خوبصورت عورت نہیں دیکھی، اور ان کے بارے میں یہ شعر کہا: ''میں نے لیلیٰ کو یاد کیا...... اشعار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل کی طرف لکھا: اگر تمہیں اللہ تعالیٰ دمشق پر فتح دیں تو جودی کی بیٹی کو عبدالرحمٰن کے سپرد کر دینا، انہوں نے ان کے سپرد کر دیا، وہ انہیں لے کر آئے اور اپنے خاندان کی خواتین کے پاس چھوڑا...... پھر روایت ذکر کی، اس میں ان کا یہ قول بھی ہے: گویا میں اس کے دانتوں سے انار کے دانے چوستا ہوں، فرماتی ہیں: انہوں نے کوئی ایسا کام کیا کہ ان کے دانت گر گئے تو انہیں چھوڑ دیا پھر ان کے گھر والوں کی طرف لوٹا دیا۔ یہ اس روایت کے آخری الفاظ ہیں، یہ محاملی کی آخری مجلس تھی، جس میں انہوں نے املاء کروائی۔

۱۱۷۳۰ لیلیٰ بنت حابس التمیمیة

اقرع بن حابس کی بہن ہیں، جو مشہور صحابی ہیں۔ غالب بن صعصعہ بن معاویہ کی والدہ ہیں، جو مشہور شاعر فرزدق کے والد ہیں: انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، فرزدق نے اپنے والد کے مرثیہ میں ان کا ذکر کیا ہے، کہتے ہیں:

''صبر اس بات سے انکاری ہے کہ میں طلوع ہوتے بدر اور سورج کو نہ دیکھوں، جب دیکھتا ہوں تو مجھے غالب کی یاد دلاتے ہیں۔ دونوں ابن لیلیٰ کے مشابہ تھے جو ابن لیلیٰ کے مشابہ ہوگا ستاروں کی روشنی میں داخل ہو جائے گا۔''

القسم الرابع از حرف لام

۱۱۷۳۱ لیلیٰ بنت حکیم ❶

ابن اثیر کا کلام گزر چکا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ بنت خطیم ہوں، یوں ان سے لفظی غلطی ہوئی۔ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے یہ یہی لیلیٰ بنت حکیم ہی ہیں۔ واللہ اعلم

---

❶ اسد الغابة (٧٢٥٤)، تجريد (٣٠٢/٢)

حرف میم

القسم الاوّل از حرف میم

۱۱۷۳۲ المارده

حکیم بن حزام کی حدیث میں ان کا ذکر ہے، جو مسند ابی یعلی میں ہے، بعض کا قول ہے: المرادیہ

۱۱۷۳۳ ماریہ القبطیہ ✿

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی ام ولد ہیں، ابن سعد ✿ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ کے طریق سے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں: اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے ۷ھ میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس حضرت ماریہ، ان کی بہن سیرین، ہزار مثقال سونا، بیس ملائم کپڑے، دُلدُل نامی خچر، اور عُفَیرا نامی گدھا بھیجا، بعض نے کہا: یَعْفُور، ان کے ساتھ ایک خصی تھا جسے مابور کہا جاتا تھا۔ وہ بہت بوڑھا اور حضرت ماریہ کا بھائی تھا، یہ تمام چیزیں حاطب بن ابی بلتعہ کے ساتھ بھیجیں، حاطب بن ابی بلتعہ نے ماریہ پر اسلام پیش کیا اور اس کی ترغیب دی، انہوں نے اور ان کی بہن نے اسلام قبول کر لیا، جبکہ خصی اپنے دین پر رہا، بعد میں وہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے زمانے میں اسلام لے آیا، حضرت ماریہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سفید رنگت اور خوبصورت تھیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے انہیں مدینہ کے بالائی حصہ میں ٹھہرایا، جو اس مال میں تھا جسے سریہ ✿ ام ابرہیم کہا جاتا تھا آپ وہیں ان کے پاس آتے جاتے باندی ہونے کی وجہ سے ان سے شب باشی کرتے۔ (اگرچہ وہ آپ کی باندی تھیں لیکن ان سے آزاد عورتوں کی طرح سلوک کرتے یہی وجہ ہے کہ) ان پر پردہ لازم کر دیا، وہاں ان کے ہاں ذی الحجہ ۸ھ میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صاحبزادے کی ولادت ہوئی۔

عمرہ کے طریق سے بحوالہ عائشہ مروی ہے۔ فرماتی ہیں: ماریہ کے علاوہ کسی عورت کو مجھ سے زیادہ مقام نہیں ملا۔

یہ اس لئے کہ وہ بہت حسین وجمیل تھیں، اس لئے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو پسند تھیں پہلے پہل جب آپ تشریف لائے تو حضرت حارثہ بن نعمان کے گھر انہیں ٹھہرایا۔ وہ ہمارے پڑوس میں تھیں، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دن اور رات کے اکثر اوقات ان کے پاس رہتے، یہاں تک کہ ہمیں خدشہ ہونے لگا، یہاں تک کہ میں جزع فزع کرنے لگی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے انہیں مدینے کے بالائی حصے میں منتقل کر دیا وہیں آپ کا آنا جانا ہوتا، یہ بھی ہمیں گراں گزرتا۔

مسند میں بحوالہ واقدیؒ مروی ہے، حضرت ماریہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حجرے کے پاس حاضر ہونے والوں میں سے تھیں۔ بلاذریؒ کا قول ہے: حضرت ماریہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی والدہ رومی تھیں اور حضرت ماریہ سفید رنگت، گھنگریالے بالوں والی حسن وجمیل تھیں۔

✿ اسد الغابة (٧٢٦٨)، الاستيعاب (٣٥٤٣)، تجريد (٣٠٣/٢)

✿ الطبقات الكبرى (١٥٣/٨، ١٥٦) ✿ السير والمغازي (٢٧١)

بزار نے حسن سند سے بحوالہ عبداللہ بن بُریدہ انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: قبط کے امیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو لونڈیاں اور ایک خچر ہدیہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خچر پر سوار ہوتے تھے اور دونوں لونڈیوں میں سے ایک کو اپنے لئے مخصوص کرلیا، ان کے بیٹے ابراہیم کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، مابورخصي کے سوانح اور صالح کے سوانح میں بھی ان کا تذکرہ ہے۔

واقدیؒ کا قول ہے: مجھ سے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے بحوالہ اپنے والد روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو خرچ بھیجتے تھے، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں خرچ بھیجتے یہاں تک کہ ان کی خلافت میں وہ وفات پا گئیں۔

واقدیؒ کا قول ہے: محرم ۱۶ھ میں فوت ہوئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے جنازے کے لئے لوگوں کو جمع کر رہے تھے، اور ان پر بقیع میں نماز جنازہ پڑھی، ابن مندہ کا قول ہے: حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پانچ برس بعد فوت ہوئیں۔

(۱۱۷۳۴) ماریة ❶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں، ابوعمر ❷ کا قول ہے: ان کی کنیت ام رباب تھی، اہل بصرہ کے پاس ان کی حدیث ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جھکیں یہاں تک کہ آپ ان کا سہارا لے کر دیوار پر چڑھے جس رات مشرکوں سے آپ جان بچا کر نکلے تھے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن مندہ نے یعلی بن اسد کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن حبیب، انہوں نے ام سلیمان سے، انہوں نے اپنی والدہ سے، انہوں نے ان کی دادی ماریہ سے روایت کی، فرماتی ہیں: وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جھکیں...... پھر حدیث ذکر کی۔ ان کے لئے یہ عنوان قائم کیا، ماریہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باندی۔

میں کہتا ہوں: آگے آئے گا کہ ان کی والدہ کا نام مرضیہ ہے اور یہ کہ وہ صحابیہ ہیں، رہیں ام سلیمان تو مجھے ان کا نام معلوم نہیں۔

(۱۱۷۳۵) ماریة ❸

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں۔ ❹ ان سے ایک حدیث منقول ہے، جو اہل کوفہ کے ہاں ہے۔ اسے ابوبکر بن عیاش نے بحوالہ مثنّی بن صالح، انہوں نے ان کی دادی ماریہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا، میں نے آپ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ ملائم کسی کا ہاتھ نہیں دیکھا۔ ❺

ابوعمر نے ان سے پہلے والی میں فرمایا: مجھے معلوم نہیں، وہ یہی ہیں یا اس کے علاوہ ہیں؟

میں کہتا ہوں: انہوں نے یہ ساری بات ابن سکن کے کلام سے لی ہے۔ ابن سکن کا قول ہے: ماریہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

❶ اسد الغابة (۷۲۶۹) الاستیعاب (۳۵۴۲) تجرید (۳۰۳/۲) ❷ الاستیعاب (۱۹۱۳/۴)

❸ اسد الغابة (۷۲۷۰) الاستیعاب (۳۵۴۱) تجرید (۳۰۳/۲) ❹ الاستیعاب (۱۹۱۳/۴)

❺ المعجم الکبیر (۷۷/۲۵) جامع المسانید والسنن (۹۶/۱۶)

مولاۃ، ان سے حدیث مروی ہے جو اہل کوفہ سے منقول ہے، مجھے معلوم نہیں کہ ان سے ابن عباس کے علاوہ کسی نے روایت کی ہو، پھر اسے دوطریق سے ان کے حوالے سے حدیث روایت کی، پھر فرماتے ہیں: حضرت ماریہ سے ایک اور حدیث مروی ہے، بصریوں نے اسے روایت کیا ہے، مجھے معلوم نہیں کیا یہ وہی ہیں جن کی حدیث ابوبکر نے روایت کی یا ان کے علاوہ ہیں؟ پھر یعلی بن اسد کے طریق سے بحوالہ محمد بن حمران، انہوں نے عبداللہ بن حبیب سے، انہوں نے ام سلیمان سے، انہوں نے اپنی والدہ سے، انہوں نے اپنی دادی ماریہ سے حدیث روایت کی، فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جھکی یہاں تک کہ آپ دیوار کے اوپر چڑھ گئے جس رات مشرکین سے جان بچا کر نکلے تھے۔

ابونعیم کا قول ہے: ابن مندہ نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے، حالانکہ وہ دونوں میرے نزدیک ایک ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے اسے دوطریق سے موصولاً ذکر کیا ہے، بحوالہ ابوبکر بن عیاش، ابوعمر کے قول کے مطابق ان میں سے ایک یہ ہیں، بحوالہ مثنی بن صالح، انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے، اور دوسرا طریق یہ ہے: بحوالہ ابوبکر، فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم سے محمد بن مثنی بن صالح نے بحوالہ اپنی دادی روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم!

ابوعمر کا قول ہے: مثنی بن صالح اور وہ ابن مہران مولیٰ عمرو بن حُریث ہے، اسی طرح فرمایا۔

(۱۱۷۳۶) ماریہ ✿

یا ماویہ، راویوں نے بحوالہ ابن اسحاق ان میں اختلاف کیا ہے، یونس بن بکیر وغیرہ نے ان کے حوالے سے کہا ہے: ماویہ واؤ کے ساتھ ہے، انہوں نے خبیب بن عدی کے قصہ میں ذکر کیا ہے، جب مشرکوں نے بئر معونہ کے قصے میں انہیں قیدی بنا لیا تھا، اور بیڑیاں پہنا کر انہیں قتل کرنے لگے۔

ابن اسحاق ✿ کا قول ہے: مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے بحوالہ ماریہ مولاۃ حُجیر بن ابی اِہاب روایت کی، فرماتی ہیں: مکہ میں خبیب کو میرے گھر میں قید کیا گیا، میں نے ایک دِن جھانکا تو ان کے ہاتھ میں ان کے سر سے بڑا انگور کا گچھا تھا، جس میں سے وہ کھا رہے تھے، حالانکہ اس وقت انگور کا موسم نہیں تھا۔

میں کہتا ہوں: یہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح میں خبیب کی شہادت کے قصہ میں بیان کیا ہے، لیکن ان کی روایت میں یہ نہیں: ان کے سر سے بڑا تھا۔ انہوں نے اپنی روایت میں فرمایا: مکہ میں اس وقت اور یہی مراد ہے، گویا انہوں نے مطلق زمین کہا اور مکہ کی سرزمین مراد لی۔

ابوعمر ✿ نے بحوالہ عُقَیلی ان کی سند سے جسے وہ عبداللہ بن ادریس اودی تک لے گئے ہیں، بحوالہ محمد بن اسحاق ذکر کیا، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن نجیح نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے بحوالہ ماریہ مولاۃ حجیر حدیث بیان کی اور اسے راء اور تخفیف کے ساتھ ذکر کیا کہ حضرت خبیب بن عدی کو جب ان کے گھر میں قید کیا گیا، وہ اسلام لانے کے بعد بیان کرتی ہیں، فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! انہیں میرے گھر میں قید کیا گیا، جس کا دروازہ بند تھا، جب دروازے کی روزن سے میں نے جھانکا تو ان کے ہاتھ آدمی کے سر

✿ اسد الغابة (۷۲۷۱) تجرید (۳۰۳/۲) ✿ السيرة النبوية (۱۳۶/۳، ۱۳۷) ✿ الاستيعاب (۱۹۱۱/۴)

کی طرح انگور کا گچھا تھا، جس میں سے وہ کھا رہے تھے، اس وقت زمین پر انگور نہیں تھے۔ جب ان کے قتل کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا: اے ماریہ! مجھے کوئی تیز دھار چیز دو، جس سے صفائی کروں۔ فرماتی ہیں: میں نے اپنے ایک لڑکے کو اُسترا دیا اور اس سے کہا کہ یہ اس کے پاس لے جاؤ، جب وہ اس کے پاس گیا تو میں نے دِل میں کہا کہ اس لوہے کے ذریعے اس لڑکے کو قتل کرنے سے اس شخص کو اپنا بدلہ مل جائے گا، تاکہ مرد کے بدلے مرد ہو جائے، تو وہ کہنے لگے مجھے اپنی زندگی کی قسم! تمہاری ماں کو جو خدشہ ہو رہا ہے اس کی ضرورت نہیں، جب اس نے اُسترے کے ساتھ میرے پاس بھیجا، یعنی تمہارے ساتھ، پھر اسے چھوڑ دیا۔ یہ قصہ بخاری میں بھی ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [1] نے بحوالہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ اسے ذکر کیا ہے، انہوں نے اہل علم میں سے کئی راویوں سے اسے نقل کیا، اس میں ہے: انہوں نے انہیں، ان کے گھر قید کیا، تاکہ حرمت والا مہینہ گزر جائے تو انہیں قتل کریں۔ وہ اسلام لانے کے بعد ان کا قصہ بیان کرتی تھیں، جبکہ ان کا اسلام سنور چکا تھا، اس میں ہے: وہ تہجد کی نماز میں قرآن پڑھتے تھے، جب عورتوں نے اسے سنا تو رونے لگیں اور انہیں ان پر رحم آ گیا تو میں نے ان سے پوچھا: تمہاری کوئی حاجت ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! سوائے اس کے کہ مجھے میٹھا پانی پلاؤ، جو بتوں کے پاس ذبح کیا جائے مجھے نہ کھانے کو دو، اور جب وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ کریں تو مجھے خبر دینا، جب ان لوگوں نے انہیں قتل کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے انہیں اس کی خبر دی، اللہ کی قسم! انہیں اس کا مطلق خوف نہ ہوا۔ انہوں نے کہا: میرے لیے استرا بھیج دینا، جس سے پاکیزگی حاصل کروں۔ میں نے اپنے بیٹے ابوحسین کے ہاتھ ان کے پاس اُسترا بھیجا، وہ انہیں دودھ پلاتی تھیں، وہ ان کا اپنا بیٹا نہیں تھا۔ پھر انہوں نے پہلے کی طرح ذکر کیا، اس میں ہے: میں اسے قتل کرنے والا نہیں ہوں اور ہمارے دین میں دھوکہ کرنا جائز نہیں۔

۱۱۴۳۷ مُحبّہ بنت الربیع [2]

بن عمرو بن ابی زہیر انصاریہ۔ بنو حارث بن خزرج سے ہیں۔ ابن سعد [3] اور ابن حبیب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ سعد بن ربیع کی بہن ہیں، ان سے ابودرداء عامر بن زید بن قیس انصاری، خزرجی نے نکاح کیا، جس سے بلال پیدا ہوئے، ان کی والدہ کا نام ہزیلہ بنت عُتبہ بن عمرو بن حدیج بن عامر بن جُشم ہے۔

۱۱۴۳۸ مِحْجَنَہ [4]

بعض کا قول ہے: ام محجن، حبشی خاتون تھیں، اور مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں، صحیح میں بغیر نام لیے ان کا تذکرہ کیا ہے، یحییٰ بن ابی اُنیسہ نے ان کا نام لیا ہے، اور وہ متروک راوی ہیں، بحوالہ علقمہ بن مَرثَد، انہوں نے اہل مدینہ کے ایک آدمی سے روایت کی، فرماتے ہیں: اہل مدینہ میں سے ایک خاتون جنہیں محجنہ کہا جاتا تھا، مسجد کی صفائی کرتی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نہ پایا تو پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ وہ فوت ہو گئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟'' [5] آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے،

---

[1] الطبقات الکبرٰی (۲۶۱/۸) [2] اسد الغابۃ (۷۲۷۲) تجرید (۳۰۳) [3] الطبقات الکبرٰی (۲۶۱/۸)
[4] اسد الغابۃ (۷۲۷۳) تجرید (۳۰۳/۳) [5] بخاری (۴۶۰) (۱۳۳۶)

ان کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

یحییٰ کا قول ہے: ہم سے زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابوامامہ بن سہل انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی۔

عبداللہ بن بُریدہ کے طریق سے بحوالہ ان کے والد روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر سے گزرے جس کی تازی تازی تدفین ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کب دفن کیا گیا؟'' لوگوں نے کہا: یہ ام مِحجن ہے۔ جو مسجد سے خس و خاشاک شوق سے اٹھاتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟'' کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے، ہم نے آپ کو بیدار کرنا پسند نہ کیا۔ (الحدیث)

۱۱۷۳۹ مُحیّاۃ بنت خالد ✿

بن سنان عبسی۔ ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، اور محمد بن عمر رازی حافظ کے طریق سے بحوالہ عمرو بن اسحاق بن علاء، انہوں نے ابراہیم بن علاء سے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابومحمد قریشی، ہاشمی نے بحوالہ ہشام بن عروہ، انہوں نے ابن عمارہ سے، انہوں نے اپنے والد عمارہ بن حزن بن شیطان سے خالد بن سنان کے قصے میں روایت کیا، فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مُحیّاۃ بنت خالد آئیں، اور اپنا نسب بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اپنی چادر بچھائی اور انہیں اس پر بٹھایا، فرمایا: ''میری بھتیجی! اور اس نبی کی بیٹی جسے اس کی قوم نے ضائع کر دیا''۔ ✿

ابن کلبی کی روایت میں ان کا نام منقول ہے، فرماتے ہیں: میرے والد نے فرمایا: اور مجھے ابن ابی عمارہ نے خبر دی، فرماتے ہیں: ہمارے پاس خالد بن سنان آئے اور فرمایا: اے بنو عبس کی جماعت! اللہ تعالیٰ نے مجھے اس آگ کے بجھانے کا حکم دیا ہے، میرے والد نے کہا: اور میرے والد ان کے ساتھ گئے تھے، پھر طویل قصہ ذکر کیا۔

حدیث کے آخر میں ہے، ہشام بن محمد فرماتے ہیں: مُحیاۃ بنت خالد بن سنان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری بھتیجی کو خوش آمدید! اور اس نبی کی بیٹی جسے اس کی قوم نے ضائع کر دیا، میں نے خالد بن سنان کے سوانح میں آگ بجھانے کا قصہ بہت سے طرق سے ذکر کیا ہے''۔

۱۱۷۴۰ مُحیّاۃ بنت أبی نائلہ ✿

سلکان بن سلامہ بن وقش اشہلیہ، ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ ابن عمارہ کی روایت میں ہے، واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: یہ عبادہ ہیں جن کا ذکر حرف عین میں گزر چکا ہے۔

۱۱۷۴۱ مُرضیہ ✿

ابن ابی عاصم نے کتاب الوُحدان میں ان کا ذکر کیا ہے، اور بحوالہ ابی حفص صیرفی مسنداً ذکر کیا ہے، انہوں نے محمد بن

✿ اسد الغابۃ (۷۲۷۴) تجرید (۳۰۴/۲)
✿ تجرید (۳۰۴/۲)
✿ اسد الغابۃ (۷۲۷۵) تجرید (۳۰۴/۲)
✿ اسد الغابۃ (۳۹۵/۵)
✿ الطبقات الکبریٰ (۲۳۵/۸)

راشد سے، انہوں نے محمد بن حمران سے، انہوں نے عبداللہ بن خبیب سے، انہوں نے ام سلیمان سے، انہوں نے اپنی والدہ مُرضیہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جو کام کیا جاتا تھا، میں دیکھتی ہوں کہ تم اسے ناپسند کرتے ہو، میں نے دیکھا کہ میت کے پیچھے دھونی دی جاتی ہے۔ [1]

۱۱۷۴۲ مريم بنت إياس الأنصاريه [2]

مدنیہ۔ ان سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے روایت کی۔ ابوعمر [3] کا یہی قول ہے، وہ انصاریہ ہیں، ایسا نہیں، بلکہ وہ کیثیہ، بنت ایاس بن بکیر ہیں۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، وہ صحابہ کا گھرانہ ہے۔

ان کے والد اور چچے بدر میں حاضر ہوئے، وہ بنوعدی کے حلیف تھے، مسند احمد اور نسائی میں عمرو بن یحییٰ مازنی کی ان سے صحیح سند سے روایت ہے، جو انہوں نے بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے نقل کی، مسند میں تصریح ہے کہ وہ بنت ایاس بن بکیر ہیں۔

۱۱۷۴۳ مَريم بنت أبی سفيان الأنصاريه

دوسیہ۔ بنوعمرو بن عوف سے ہیں، لیلیٰ بنت خطیم، اور ان کے والد ابوسفیان، جنہیں ابوالبنات کہا جاتا تھا اور اُحد میں شریک تھے، کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۷۴۴ مريم بنت عثمان الأنصاريه

شائد یہ مغالیہ ہیں، محمد بن حسن ابن زبالہ کی کتاب المدینہ میں ان کا ذکر ہے، فرمایا: بحوالہ محمد بن فضالہ، انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنا خیمہ بئر اُبی کے پاس لگایا، جس وقت بنوقُریظہ کا محاصرہ کیا۔ مسجد میں نماز پڑھی اور اپنا جانور مریم بنت عثمان کی حویلی میں بیری کے درخت کے ساتھ باندھا۔

۱۱۷۴۵ مريم المغاليه [4]

بنو مغالہ سے ہیں، جو انصار کا قبیلہ ہے۔ ثابت بن قیس بن شماس کی زوجہ تھیں۔ یونس بن بکیر نے مغازی میں ان کی حدیث روایت کی، اور حسن بن سفیان نے اپنے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق، انہوں نے قتادہ بن ولید سے، انہوں نے عبادہ بن صامت سے، انہوں نے ربیع بنت معوذ سے روایت کیا کہ انہوں نے اپنے شوہر سے خلع لیا، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک ماہ ٹھہریں۔

حضرت ربیع نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے اس قول کو لیا ہے، جو آپ ﷺ نے حضرت مریم مغالیہ کو اس وقت فرمایا، جب انہوں نے اپنے خاوند کو فدیہ دیا۔ [5]

---

[1] الآحاد والمثانی (٦/٢٦١) [2] اسد الغابة (٧٢٧٦) تجريد (٢/٣٠٤)

[3] الاستيعاب (٤/١٩١٣) [4] اسد الغابة (٧٢٧٧) تجريد (٢/٣٠٤)

[5] المعجم الكبير (٢٥/٨٠)

۱۱۷۴۶ مسرہ ✿

ان کا نام نمیرہ تھا، نبی کریم ﷺ نے مَسرّہ تھا، ان سے ایک حدیث مروی ہے، جسے زید بن ابی انیسہ نے بحوالہ زہری مرسل روایت کیا ہے، یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

۱۱۷۴۷ مُسَّکہ ✿

بعض کا قول ہے: مُسیکہ تصغیر کے ساتھ ہے، عبداللہ بن ابی بن سلول کی باندی ہیں، مُعاذہ میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۷۴۸ مُطیعہ بنت النعمان ✿

بن مالک انصاریہ، بنوعمرو بن عوف سے ہیں، ان کا نام عاصیہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے مطیعہ رکھا، یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۱۱۷۴۹ مُعاذہ بنت عبداللہ

بن عمرو بن مرہ بن قیس بن عدی بن امیہ بن خَلاوہ انصاریہ۔ ابن سعد کا قول ہے: واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ وہ اسلام لائیں اور رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

۱۱۷۵۰ مُعاذہ ✿

اعشی مازنیہ کی زوجہ ہیں، اعشی مازنی کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۷۵۱ مُعاذہ

شجاع بن حارث سدوسی کی زوجہ ہیں، شجاع میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۷۵۲ مُعَاذہ ✿

عبداللہ بن ابی بن سلول کی باندی ہیں، اور عبداللہ بن ابی کی باندی مُسیکہ کی باندی ہیں۔

صحیح مسلم وغیرہ میں مسیکہ کا ذکر اعمش کے طریق سے، بحوالہ ابوسفیان ثابت ہے، انہوں نے جابر سے روایت کی، فرماتے ہیں: عبداللہ بن ابی کی باندی جسے مُسیکہ کہا جاتا تھا، اس نے اسے بدکاری پر مجبور کیا، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿تم اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاک رہنا چاہیں﴾۔ ✿

ہمیں معرفہ عالی سند سے ابومعاویہ کے طریق سے بحوالہ اعمش روایت ملی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: امیمہ اور مسیکہ، عبداللہ بن ابی کی لونڈیاں، نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور عبداللہ بن ابی کی شکایت کی، تو ان دونوں کے بارے میں یہ آیت

✿ اسد الغابة (٧٢٧٩) تجريد (٣٠٤/٢) ✿ اسد الغابة (٧٢٨٠) تجريد (٣٠٤/٢)

✿ اسد الغابة (٧٢٨١) تجريد (٣٠٤/٢) ✿ اسد الغابة (٧٢٨٢) تجريد (٣٠٤/٢)

✿ اسد الغابة (٧٢٨٣) الاستيعاب (٣٥٤٦) تجريد (٣٠٤/٢) ✿ سورة النور الآية (٣٣)

اتری: ﴿اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو..... ﴾۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت میں معاذہ کا ذکر ثابت ہے، فرماتے ہیں: جنہوں نے اپنے شوہر سے خلع لی اور ان سے خولہ نے نکاح کیا، اس کی والدہ معاذہ ہیں، جن کے بارے میں نازل ہوا: ﴿تم اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو.... ﴾۔ اسے عمر بن شبہ نے صحیح سند سے جسے وہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ تک لے گئے ہیں نقل کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے آدم بن ابی ایاس کے طریق سے بحوالہ لیث، انہوں نے عقیل سے، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن ثابت نے جو بنوحارث بن خزرج سے ہیں اس آیت ﴿اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو﴾ کے بارے میں حدیث بیان کی، یہ معاذہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی باندی کے بارے میں نازل ہوئی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس ایک قیدی تھا، اور عبداللہ بن ابی انہیں اس سے بدکاری کرنے پر مجبور کرتا تھا، تاکہ یہ حاملہ ہو جائیں، یوں اس قیدی کا فدیہ مل جائے۔ یہی وہ سامان ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿تم دنیا کی زندگی کا نفع تلاش کرتے..... ﴾ اور لونڈی اس سے انکار کرتی تھی، وہ مسلمان تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں آیت نازل فرمائی، اور لوگوں کو اس بات سے روک دیا گیا۔

ابن عمر [1] نے اسے ابراہیم بن سعد کے طریق سے بحوالہ محمد بن اسحاق، انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: معاذہ مولاۃ عبداللہ بن ابی سلمان خاتون تھیں، بڑی فضیلت والی تھیں، جس کی طرف وہ انہیں بلاتے تھے، وہ انکار کرتی تھیں۔

ابوعمر کے نزدیک وہ دونوں ایک ہیں اور ان کے نام میں اختلاف ہے، فرماتے ہیں، زہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: معاذہ، اور اعمش نے بحوالہ ابوسفیان، انہوں نے جابر سے روایت کی، مسیکہ، فرماتے ہیں: ابن شہاب کا قول صحیح ہے ان شاء اللہ، فرماتے ہیں: ابوصالح نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما قصہ بیان کیا، اور لونڈی کا نام مُسیکہ لیا ہے، جس سے وہ اعمش کے موافق ہیں۔

میں کہتا ہوں: دونوں روایتوں کے جمع کا امکان ہے اس لیے کسی قول کو ترجیح نہیں۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت تعدد پر دلالت کرتی ہے، اور اس آیت میں ﴿فَتَيَاتِكُمْ ...﴾ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ ہیں، پھر ابن اسحاق نے زہری کی روایت سے متصل فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ خواتین میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ان سے سہل بن قرظہ نے جو بنوعمرو بن حارث سے ہیں نکاح کیا، جس سے عبداللہ بن سہل، ام سعید بنت سہل پیدا ہوئے، وہ انہیں چھوڑ کر وفات پا گئے یا جدا ہو گئے، اس کے بعد ان سے حمیر بن عدی قاری نے نکاح کیا جو بنوحنظلہ سے ہیں، ان سے جڑواں حارث، عدی اور ام سعد پیدا ہوئیں، پھر انہوں نے طلاق دے دی تو عامر بن عدی نے جو بنوخطمہ سے ہیں ان سے نکاح کیا، جس سے ام حبیب بنت عامر پیدا ہوئی، جو معاذہ بنت عبداللہ بن جریر ضریر بن امیہ بن خدارہ بن حارث بن خزرج ہیں۔

تنبیہ: ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ [2] کا گمان ہے کہ یہ کہنے والے "مجھے یہ بات پہنچی ہے" زہری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ پھر فرمایا: زہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول جو انہوں نے ان کے نسب میں ذکر کیا، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جاہلیت میں انصار ایک دوسرے کو قیدی بنا لیتے تھے، یہ معاذہ

---

[1] الاستيعاب (١٩٠٣/٤) [2] اسد الغابة (٣٩٨/٥)

خزرج سے اور عبداللہ بن ابی کی لونڈی تھیں۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے جو کہا اس میں تردد ہے، کیونکہ قیدیوں کے بارے میں اس احتمال کے ساتھ متعین نہیں ہے کہ معاذہ کے والد نے عبداللہ کی باندی سے نکاح کیا ہو یا اس کے ساتھ بدکاری کی ہو جس سے معاذہ پیدا ہوئیں، جو عبداللہ کی باندی تھیں۔ روایت دلالت کرتی ہے کہ جب عبداللہ نے معاذہ کو حکم دیا کہ وہ قیدی کو اپنے نفس پر قابو پانے دے، انہوں نے چاہا کہ وہ قیدی سے حاملہ ہوں، اور باندی کی اولاد کو اپنے والد کے فدیے میں دے، جو انہوں نے ذکر کیا، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ لوگ ایک دوسرے کو قیدی بنا لیتے تھے۔

۱۱۷۵۳ مُعاذہ الغفاریہ [1]

لیلیٰ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۷۵۴ مُلیکہ بنت أبی أمیہ

طبقات ابن سعد میں طبقات النساء میں ان کا ذکر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت مبارکہ اتری تو انہیں طلاق دے دی: ﴿تم خود بھی کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رکھو﴾۔ [2]

پھر ان سے حضرت معاویہ نے نکاح کیا اور عبیداللہ کی والدہ ہیں جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔

۱۱۷۵۵ مُلیکہ بنت ثابت [3]

بن فاکہ، ابن سعد [4] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۷۵۶ مُلیکہ بنت خارجہ [5]

بن زید بن ابی زہیر انصاریہ، حبیبہ میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

۱۱۷۵۷ مُلیکہ بنت خارجہ [6]

بن سنان، قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۷۵۸ مُلیکہ بنت داؤد [7]

ابن بشکوال نے مزدوجات میں ان کا ذکر کیا ہے، وہ صحیح نہیں، ملیکہ بنت کعب میں ان کا ذکر آئے گا، اس کی اصلاح کرلیں۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷۲۸۴) تجرید (۳۰۵/۲) [2] سورۃ الممتحنۃ الآیۃ (۱۰)

[3] تجرید (۳۰۵/۲) [4] الطبقات الکبریٰ (۲۵۶/۸) [5] اسد الغابۃ (۷۲۸۶) تجرید (۳۰۵/۲)

[6] اسد الغابۃ (۷۲۸۷) تجرید (۳۰۵/۲) [7] تجرید (۳۰۵/۲)

۱۱۷۵۹ مُلیکہ بنت سَہل ❶

بن زید بن عمرو بن عامر بن جُشم انصاریہ، ابوہیثم بن تیہان کی زوجہ ہیں، ابن سعد ❷ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ محمد بن عمر کی روایت میں ہے۔

۱۱۷۶۰ مُلیکہ بنت عبداللہ ❸

بن ابی بن سلول انصاریہ خزرجیہ، ابن سعد نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۷۶۱ مُلیکہ بنت عبداللہ ❹

بن صخر بن خنساء انصاریہ۔ ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۷۶۲ مُلیکہ بنت عمرو الأنصاریہ ❺

بنوزید اللّات بن سعد سے ہیں، ابوعمر ❻ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: زہیر بن معاویہ کے ہاں ان کی حدیث بحوالہ ان کے گھرانے کی کسی خاتون سے مروی ہے جو انہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گائے کے بارے میں فرمایا: ''ان کے دودھ میں شفا، ان کا گھی دوا اور گوشت بیماری ہے''۔ ❼

میں کہتا ہوں: ابوداؤد نے مراسیل میں اسے نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے اسے موصولاً نقل کیا ہے، ہمارے پاس اس سے عالی سند کے ساتھ مروی ہے، ان کے حالات میں وہی نقل کیا جو ابن ابوعاصم نے وحدان میں نقل کیا ہے اور ابن وہب کے طریق سے فرماتے ہیں: میری طرف حمزہ بن عبدالواحد بن محمد بن عمرو بن حلحل نے بحوالہ محمد بن عمرو خط لکھا کہ مُلیکہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم کسی قوم کے بارے میں سنو کہ انہیں زمین میں دھنسا دیا گیا ہے تو قیامت قریب آ گئی ہے''۔ یہ روایت ابن مندہ کے ہاں بھی عالی سند سے مروی ہے۔ اس دوسری روایت میں مُلیکہ کا نسب بیان نہیں کیا گیا، اس لیے احتمال ہے کہ وہ کوئی اور ہوں۔

۱۱۷۶۳ مُلیکہ بنت عمرو ❽

بن سہل انصاریہ، بنوعبدالاشہل سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوہیثم بن تیہان کی زوجہ ہیں۔ ❾

---

❶ اسد الغابة (۷۲۹۱) ❷ الطبقات الکبریٰ (۲۳۸/۸) ❸ تجرید (۳۰۵/۲)

❹ تجرید (۳۰۵/۲) ❺ اسد الغابة (۷۲۹۰) تجرید (۳۰۵/۲) ❻ الاستیعاب (۱۹۱٤/٤)

❼ المعجم الکبیر (۷۹/۲۵) مجمع الزوائد (۹۰/۵) ❽ اسد الغابة (۷۲۹۱) الاستیعاب (۳۵۵۰)

❾ اسد الغابة (٤۰۰/۵)

۱۱۷۶۴ مُلیکہ بنت عویمر الھذلیہ ✿[1]

بعض کا قول ہے: بنت عویم، راء کے بغیر ہے، ان کی کنیت ام عفیف تھی، بعض کا قول ہے: ام قطیف، پہلا قول قابل اعتماد ہے، دوسرا قول ابوعمر کے کلام میں ہے اور وہ لفظی غلطی ہے۔

رجال کے حصے میں حرف عین میں ان کی حدیث کا ذکر گزر چکا ہے۔ اس میں اس اختلاف کا ذکر کیا کہ وہ عویمر ہے یا عویم بغیر راء کے ہے، حدیث کی سند ضعیف ہے، جو ان دو عورتوں کے بارے میں ہے جو حَمل بن نابغہ ہذلی کے نکاح میں تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو مارا جس سے بچہ ضائع ہوگیا..... (الحدیث)

۱۱۷۶۵ ملیکہ بنت کعب الکنانیہ ✿[2]

واقدی نے بحوالہ ابومعشر ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انؓ سے نکاح کیا، وہ بہت حسین وجمیل تھیں ان کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں اور ان سے کہا: کیا تمہیں اس بات سے حیا نہیں آتی کہ تم اپنے باپ کے قاتل سے نکاح کرو، ان کا والد فتح مکہ کے دِن قتل ہوا، اسے حضرت خالد بن ولید نے قتل کیا، فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلاق دے دی۔ ان کی قوم کے لوگ آئے اور آپ سے کہنے لگے کہ ان سے رجوع کرلیں، ان کی کم عمری اور ضعف رائے کا عذر پیش کیا اور یہ کہ انہیں دھوکہ دیا گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کردیا، انہوں نے بنوعُذرہ میں اس کا کسی قریبی سے نکاح کرنے کی اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔

عطاء بن یزید جندعی کے طریق سے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملیکہ بنت کعب سے رمضان کے مہینے میں نکاح کیا اور ان کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی وفات پاگئیں۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ہمارے اصحاب اس کا انکار کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کنانیہ سے نکاح نہیں کیا۔

۱۱۷۶۶ مُلیکہ ✿[3]

خباب بن اُرت کی زوجہ ہیں، ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، ابوخالد والبی نے بحوالہ منہال بن عمرو موقوفاً ان کی حدیث روایت کی ہے۔ ✿[4]

۱۱۷۶۷ مُلیکہ الأنصاریہ ✿[5]

صحیحین میں مالک کی روایت میں ✿[6] بحوالہ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ، انہوں نے انس سے روایت کیا ہے، ان کا ذکر ہے کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی..... (الحدیث) ✿[7]

✿[1] اسد الغابة (۷۲۹۲) تجرید (۳۰۵/۲)
✿[2] اسد الغابة (۷۲۸۸) تجرید (۳۰۵/۲)
✿[3] تجرید (۳۰۶/۲)
✿[4] اسد الغابة (۳۹۹/۵)
✿[5] اسد الغابة (۷۲۸٤) تجرید (۳۰۵/۲)
✿[6] لمالک: قصر الصلاة فی السفر (الحدیث: ۳٦۷)
✿[7] ترمذی (الحدیث: ۲۳٤)

اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے گھر نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور یتیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی، ''اُن کی دادی'' اس ضمیر کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: انس کی اور بعض کا قول ہے اسحاق کی، ابوعمر نے دوسرے قول پر اعتماد کیا ہے۔

ابن اثیر نے لکھا [۱] ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والد یا والدہ کی طرف سے کوئی خالہ ایسی نہیں جس کا نام ملیکہ ہو۔

میں کہتا ہوں: اس نفی میں تردد ہے جس کا تذکرہ کیا گیا ہے، عدوی نے انصار کے نسب میں ذکر کیا ہے کہ ام سلیم کی والدہ کا نام ملیکہ ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: سلیم بن ملحان اور ان کے بہن بھائیوں زید، حرام، عباد، ام سلیم اور ام حرام بنو ملحان، ان کی والدہ ملیکہ بنت مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''ان کی دادی'' میں ضمیر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف ہے، یہ ان کی نانی ہیں، جنہوں نے ضمیر اسحاق کی طرف کی ہے ان کا قول باطل ہوا، اور اس بنا پر یہ کہہ دیا کہ ام سلیم کا نام ملیکہ تھا۔ واللہ الموفق!

۱۱۷۶۸ مُلیکہ [۲]

سائب بن اقرع کی والدہ ہیں۔ قسم اوّل، رجال کے تحت حرف سین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، وہ عطر بیچا کرتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: ''کیا تمہاری کوئی حاجت ہے؟'' [۳] انہوں نے کہا: میرے بیٹے کے لیے دعا کر دیجئے..... (الحدیث)

۱۱۷۶۹ مُلیکہ الہلالیہ [۴]

عبداللہ بن ابی حدرد کی زوجہ ہیں، مسلم نے افراد میں ان کا ذکر کیا ہے، تجرید [۵] میں بھی ان کا ذکر ہے۔

۱۱۷۷۰ مَنْدُوس بنت خلاد [۶]

بن سُوید بن ثعلبہ انصاریہ، خزرجیہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [۷]

۱۱۷۷۱ مَنْدُوس بنت عبادہ [۸]

بن دُلیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ انصاریہ، خزرجیہ، خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کی بہن ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [۹]

۱۱۷۷۲ مَنْدُوس بنت عمرو [۱۰]

بن خُنَیس بن لوذان بن عبدوُدّ انصاریہ، منذر بن عمرو اور ام سلمہ بن مخلد کی بہن ہیں، بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا

---

[۱] اسد الغابة (۳۹۸، ۳۹۹)
[۲] التاریخ الکبیر (۱۵۱/٤)
[۳] تجرید (۱۹۷)
[٤] اسد الغابة (٤٠٠/٥)
[٥] اسد الغابة (٤٠٠/٥)
[٦] اسد الغابة (۷۲۸۹) تجرید (۳۰٥/۲)
[۷] تجرید (۳۰٥/۲)
[۸] اسد الغابة (۷۲۹۳) تجرید (۳۰٦/۲)
[۹] اسد الغابة (۷۲۹٤) تجرید (۳۰٦/۲)
[۱۰] اسد الغابة (۷۲۹٥) تجرید (۳۰٦/۲)

ذکر ہے، ابن اثیر [1] نے ذکر کیا ہے کہ ان کی بیٹی قریبہ نے ان سے روایت کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آ گ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تمہارا یہ کہنے کا کیا مطلب ہے؟'' انہوں نے اپنے معاملے کے بارے میں بتایا، وہ نقاب کیے ہوئے تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ کی بندی! اپنے چہرے کو کھلا رکھو، کیونکہ باندیوں کے لیے اپنے چہرے کو کھلا رکھنا اسلام کا حصہ ہے، اور نقاب فسق و فجور ہے''۔ اس کی نسبت ابن مندہ اور ابونعیم کی طرف کی ہے، جبکہ مجھے ان دونوں میں سے کسی کے پاس یہ روایت نہیں ملی۔

۱۱۷۷۳ مندوس بنت قطبہ [2]

بن عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار، ابن سعد کا قول ہے کہ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، ان کی والدہ کا نام عمیرہ بنت قرط بن خنساء بن سنان ہے، ان سے عمارہ بن حباب بن سعد بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ نے نکاح کیا، ان سے ابوعمرو پیدا ہوئے، ان کے بعد عبداللہ بن کعب بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل سے نکاح ہوا، ان سے ام عتبہ اور ام سعد پیدا ہوئیں، ان کے بعد عبداللہ بن ابی سلیط بن عمرو بن قیس پیدا ہوئے، جس سے مروان پیدا ہوئے۔

۱۱۷۷۴ مؤہبہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ ہیں، حدیث ابونضرہ غفاری میں ان کے اسلام لانے کے قصہ میں ان کا تذکرہ ہے۔ جزء رابع میں اسماعیل صفار کی حدیث میں، ابن لہیعہ کے طریق سے موسیٰ بن وردان سے بحوالہ ابونضرہ غفاری حدیث مروی ہے.... پھر حدیث ذکر کی۔ اس میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موہبہ سے ایک اونٹنی منگوائی جس کا دودھ دوہا اور مجھے پلایا، مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے کچھ پیا ہی نہیں۔ پھر دوسری اونٹنی منگوائی یہاں تک کہ فرماتے ہیں: موہبہ غصے میں آ گئی اور مجھے غصہ سے گھورنے لگی، اس میں ہے: ''کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے''۔

۱۱۷۷۵ میمونہ بنت الحارث [3]

بن حزن ہلالیہ، ام فضل لبابہ کی بہن ہیں، حرف لام میں ان کی بہن کے ساتھ ان کا نسب گزر چکا ہے، میمونہ ام المومنین میں .... ان کا نام برہ تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح سے قبل ابورُہم بن عبدالعزیٰ بن عبدودّ بن مالک بن حِسل بن عامر بن لوی قرشی عامری کے نکاح میں تھیں۔ بعض کا قول ہے: حویطب بن عبدالعزیٰ کے نکاح میں تھیں اور بعض نے کہا فروہ جو ان کے بھائی ہیں، ان کے پاس تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ ۷ھ میں جب عمرہ قضیہ کیا تو ان سے نکاح کیا، بعض کا قول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کی نکاح کا پیغام دے کر بھیجا، انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نکاح کی اجازت دی، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح کر دیا۔ بعض کا قول ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی تعریف کی اور فرمایا: وہ ابورہم سے بیوہ ہوگئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔ [4]

---

[1] اسد الغابة (٤٠٠/٥) [2] تجريد (٣٠٦/٢)

[3] اسد الغابة (٧٢٩٧) الاستيعاب (٣٥٥٢) تجريد (٣٠٦/٢) [4] اسد الغابة (٤٠١/٥)

ابن اسحاق ❶ کا قول ہے: یونس بن بکیر وغیرہ کی ان سے روایت میں ہے: پھر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بعد نکاح کیا اور ابورہم کے نکاح میں تھیں۔

یونس بن بکیر کا قول ہے: مجھ سے جعفر بن برقان نے میمون بن مہران سے بحوالہ یزید بن اصم روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور وہ حالت احرام میں نہیں تھے، اور ایک خیمہ میں رخصتی ہوگئی۔ اور اسی (مقام سرف) میں ان کی وفات ہوئی۔ ❷

یہ روایت مرسل ہے، بحوالہ میمونہ بنت خالد بن یزید بن اصم، ان کی دوسری خالہ کے بیٹے عبداللہ بن عباس نے اس کی مخالفت کی ہے، اور یقین کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حالت احرام میں نکاح کیا تھا۔ صحیح بخاری میں یہی مذکور ہے، اس حکم کے بارے میں فقہاء میں اختلاف ہے، بعض نے ان دونوں کو جمع کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں ان سے نکاح کیا تھا اور تنعیم میں عمرہ کا احرام اتارنے کے بعد ان کی رخصتی ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حل پر عمرہ کا احرام اتارا، یہ ابن اسحاق کی روایت میں قصے کی سیاق سے ظاہر ہے، بعض کا قول ہے: احرام سے قبل ان سے نکاح ہوا اور احرام باندھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے نکاح کی خبر پھیل گئی، اس سے نکاح کے وقت کا تعین مشکل ہوگیا۔

زہریؒ اور قتادہؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے نفس کو ہبہ کر دیا تھا تو ان کے بارے میں قرآن کی آیت اتری، بعض نے کہا: ہبہ کرنے والی ان کے علاوہ کوئی اور ہیں۔ بعض کا قول ہے: وہ بہت سی ہیں، یہ قول زیادہ صحیح ہے۔

ابن سعد ❸ کا قول ہے: یہ آخری خاتون تھیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا، یعنی جن کی رخصتی ہوئی، اور اپنی سند سے ذکر کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال ۷ھ میں ان سے نکاح کیا تھا اگر یہ بات ثابت ہو تو صحیح یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام اتارنے کے بعد ان سے نکاح کیا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تھا، اور اپنی سند سے جس میں واقدیؒ بھی ہیں، اس سند کو علی بن عبداللہ بن عباس تک لے گئے ہیں، فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف عمرہ کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا تو اوس بن خولی اور ابورافع کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ان کا نکاح کر دیں۔ ان دونوں کے اونٹ گم ہوگئے، وہ کئی دن بطن رابغ میں ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہیں ان کے اونٹ مل گئے، وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ مکہ آ پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا، جس میں اس بات کا ذکر تھا تو انہوں نے اپنا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر آئے، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح کر دیا۔

سلیمان بن یسار کے طریق سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع اور دوسرے شخص کو بھیجا کہ وہ حضرت میمونہ کا نکاح آپ کے ساتھ مدینہ سے نکلنے سے قبل کر دیں۔

---

❶ السیرۃ النبویۃ (۲۲۱/٤) ❷ مسلم (۳٤۳۷)، ترمذی (۸٤۵)، نسائی (۲۸۳۷)، ابن ماجہ (۱۹٦۵)

❸ الطبقات الکبریٰ (۹٤/۸)

ابن سعد نے بھی عبدالکریم کے طریق سے بحوالہ میمون بن مہران نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں صفیہ بنت شیبہ کے پاس گیا اس وقت وہ بڑی عمر کی تھیں، میں نے ان سے پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا کیا وہ حالت احرام میں تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، وہ دونوں حالت احرام میں نہیں تھے۔

ابن سعد [1] کا قول ہے: ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ہشام بن سعد نے بحوالہ عطاء خراسانی حدیث بیان کی، میں نے ابن مسیّب سے کہا: عکرمہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے، انہوں نے کہا: میں ابھی تمہیں بتاتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو حالت احرام میں تھے، جب احرام اتارا تو ان سے نکاح کیا۔

ابن سعد کا قول ہے: ہم سے محمد بن عمر نے حدیث بیان کی، اور ہمیں ابن جریج نے بحوالہ ابوزبیر، انہوں نے عکرمہ سے بتایا کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے اپنے نفس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کیا تھا، محمد بن عمر سے بحوالہ موسیٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عَمرہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے کہا گیا: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے نفس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا۔ وہ فرماتی ہیں: ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵۰۰ درہم مہر پر نکاح کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے نکاح کا معاملہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد تھا۔

ابن سعد [2] نے صحیح سند سے جسے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تک لے گئے ہیں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن بہنیں یہ ہیں: میمونہ، ام فضل، اسماء'' ابن سعد کا قول ہے: ہمیں کثیر بن ہشام نے بتایا، وہ فرماتے ہیں: کہ ہم سے جعفر بن بُرقان نے روایت کی، وہ فرماتے ہیں: کہ ہم سے یزید بن اصم نے حدیث بیان کی، فرماتے ہیں: میں اور ابن طلحہ جو ان کا بھانجا تھا مکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم مدینہ کے ایک باغ میں ٹھہرے تھے، جس میں سے ہم نے کچھ لیا تھا، جب انہیں یہ بات معلوم ہوئی تو اپنی بہن کے بیٹے کی طرف متوجہ ہوئیں اور اسے ملامت کرنے لگیں، پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئیں اور مجھے پر اثر نصیحت کی، فرمانے لگیں: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں چلایا یہاں تک کہ تمہیں اپنے نبی کے گھروں میں سے ایک گھر میں ٹھہرا دیا ہے؟ اللہ کی قسم! میمونہ چل بسیں اور تمہاری مہار تمہارے کندھے پر ڈال دی گئی۔ وہ ہم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی اور ہم سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔ یہ سند صحیح ہے۔

اسی طرح فرمایا: ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے جعفر بن برقان نے حدیث بیان کی، کہ مجھے میمون بن مہران نے بتایا، فرماتے ہیں: میں نے صفیہ بنت شیبہ سے پوچھا، کہنے لگیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے مقام سرف میں نکاح کیا اور ان کے خیمہ میں رخصتی ہوئی، مقام سرف میں ہی وفات ہوئی۔ اور ہمارے خیمہ کی جگہ دفن ہوئیں..... [3]

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۵۱ھ میں ہوئی۔

ابن سعد نے واقدیؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ ۶۱ھ میں وفات پا گئیں، فرماتے ہیں، انہوں نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سب سے آخر میں وفات پائی۔

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۹۴/۸) [2] الطبقات الکبری (۹۸/۸) [3] مسند احمد (۳۳۵/۶)

اگر یہ آخری کلام نہ ہوا تو احتمال تھا کہ یہ قول: ۶۰ھ بعض راویوں کا وہم ہے لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ان سے یزید بن اصم نے روایت کیا ہے اس پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۶۰ھ سے قبل وفات پا گئیں، اس میں کسی کا اختلاف بھی نہیں، اور مذکورہ روایت درست ہے جو واقدی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بہتر ہے۔ یعقوب بن سفیان نے اس پر اعتماد کیا ہے کہ وہ ۴۹ھ میں وفات پا گئیں، بعض کا قول ہے ۶۳ھ میں وفات پائی، بعض نے کہا: ۶۶ھ میں یہ دونوں قول ثابت نہیں، پہلا قول ثابت ہے۔

۱۱۷۷۶ میمونہ بنت سعد ❶

بعض کا قول ہے: سعید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتی تھیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، ان سے زیاد اور عثمان جو ابوسودہ کے بیٹے ہیں، ہلال بن ابوہلال، ابویزید ضبی، آمنہ بنت عمر بن عبدالعزیز، ایوب بن خالد بن صفوان، طارق بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے روایت کی، اصحاب سنن اربعہ نے ان سے روایت کی ہوئی حدیث نقل کی ہے، بعض نے معاویہ بن صالح کی روایت بحوالہ زیاد بن ابی سودہ انہوں نے حضرت میمونہ سے (یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ میمونہ بنت حارث نہیں ہیں) روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ حشر ونشر کی سرزمین ہے، وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو....''۔ (الحدیث) ❷

ابوعمر کا قول ہے: میمونہ بنت سعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ ہیں، ان سے ابویزید ضبی بن خالد نے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے اور ولد زنا (حرام) کے آزاد کرنے کے بارے میں مرفوع حدیث روایت کی ہے، اس کی سند قوی نہیں ہے، پھر فرمایا: میمونہ (دوسری) اہل شام کے ہاں بیت المقدس کی فضیلت کے بارے میں ان کی حدیث ہے، اور سخت عذاب قبر غیبت اور پیشاب سے نہ بچنے پر ہوتا ہے، ان سے زیاد بن ابی سودہ اور قاسم بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: زیاد بن ابی سودہ نے اس کی تصریح کی ہے کہ جن سے حدیث مروی ہے میمونہ بنت سعد ہیں، ظاہر یہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں، ابن عبدالبر سے پہلے یہ فرق ابوعلی بن السکن نے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: میمونہ بنت سعد، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ ہیں، ان سے احادیث مروی ہیں، پھر عکرمہ بن عمار کے طریق سے بحوالہ طارق بن قاسم، انہوں نے میمونہ مولاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے میمونہ! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو''۔ کہنے لگیں: کیا وہ برحق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اکثر غیبت اور پیشاب سے نہ بچنے سے ہوتا ہے۔ ❸

ابویزید ضبی کے طریق سے بحوالہ حضرت میمونہ، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ ہیں، مروی ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

❶ اسد الغابة (۷۲۹۹) تجرید (۳۰۶/۲)

❷ ابوداؤد (۴۵۷) ابن ماجه (۱۴۰۷) مسند احمد (۴۶۳/۶) طبرانی المعجم الکبیر (۵۴/۲۵، ۵۵)
جامع المسانید والسنن (۱۳۳/۱۶، ۱۳۴)

❸ کنز العمال (۴۳۹۳۵) طبقات الکبریٰ (۲۲۳/۸)

ولد زنا (حرام) کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں بھلائی نہیں....''۔ (الحدیث) [1]

میں کہتا ہوں: یہ روایت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طریق سے نقل کی ہے، اور ایوب بن خالد کے طریق سے بحوالہ میمونہ بنت سعد جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ ہیں، مروی ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زیب و زینب میں حد سے بڑھنے والی ایسی تاریکی ہے جس میں روشنی کا نام ونشان تک نہ ہو''۔ پھر فرمایا: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ ہیں۔ [2]

میں کہتا ہوں: بنت سعد ان سے بیت المقدس کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے، اس میں تردد ہے، پھر عیسیٰ بن یونس کے طریق سے ثور بن یزید سے بحوالہ زیاد بن ابی سودہ، انہوں نے اپنے بھائی عثمان بن ابی سودہ سے، انہوں نے میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولاۃ سے روایت کی ہے، پھر فرمایا: اسے سعید بن عبدالعزیز نے ثور سے بحوالہ زیاد انہوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، ان دونوں راویوں کے درمیان حضرت عثمان بن سعد نہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے اسے دو طریق سے نقل کیا ہے، اور ان دونوں کے حالات بیان کیے ہیں۔ جیسا ابن سکن نے میمونہ، مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان قائم کیا ہے، لیکن اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے روایت کی، اور ان کی روایت ان کے حوالے سے نقل نہیں کی، پھر ولد زنا کے آزاد کرنے کے بارے میں حدیث روایت کی، فرماتے ہیں: بحوالہ میمونہ مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے بارے میں طارق بن قاسم بن عبدالرحمٰن کے طریق سے حدیث مروی ہے، اس میں ہے، بحوالہ میمونہ بنت حبیب پھر حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا خادم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان قائم کیا، اور محمد بن ہلال کی بحوالہ ان کے والد حدیث نقل کی کہ انہوں نے میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرمایا: ''جورات سے روزے کو جمع کرے اسے چاہیے کہ روزہ رکھ لے''۔ (الحدیث) [3]

ایوب بن خالد کے طریق سے بحوالہ میمونہ بنت سعد زیب و زینب میں تجاوز کرنے والی کے بارے میں حدیث مروی ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتی تھیں، ابن سکن، ابن مندہ اور ابوعمر کا اتفاق ہے کہ وہ دونوں خواتین علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ابونعیم نے ان کی مخالفت کی ہے، فرماتے ہیں: میرے نزدیک وہ دونوں ایک ہیں، ابن اثیر نے اسے درست قرار دیا ہے، اسی سے مزی نے تہذیب میں اپنے کلام کو شروع کیا ہے۔ پھر فرمایا، بعض نے کہا: وہ دو ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن سکن کا قول دوسری صحابیہ کے بارے میں ہے اور وہ بنت سعد نہیں، بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے بارے میں بھی ان کی روایت نقل ہے۔ اس سے یہ سمجھا جائے گا کہ روایت میں یہ موجود نہیں (....اسے نقل کیا ہے....)۔ [4]

اسی سے ابونعیم کے قول کو تقویت ملتی ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں۔ پھر ابن مندہ نے تیسری میمونہ کا ذکر کیا اور فرمایا: میمونہ بے نسبت، ان سے امیہ بنت عمر نے روایت کی ہے، وہ فرماتی ہیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں صدقہ کے بارے میں بتائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ آگ سے اوٹ ہے''۔ [5] انہوں نے کہا: ہمیں کتے کی قیمت کے بارے میں بتائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ابن ماجہ (۲۵۳۱) نسائی (۴۹۹/۱۲) مسند احمد (۴۵۳/۶) جامع المسانید والسنن (۱۳۲/۱۶)

[2] البدایۃ والنہایۃ (۳۳۰/۵) [3] ترمذی (۱۱۶۷) [3] جامع المسانید والسنن (۱۳۵/۱۶)

[4] بیاض فی الأصل ای فی کتاب ابن حجر. (مترجم) [5] اسد الغابۃ (۴۰۳/۵)

''اس کا کھانا جاہلیت میں سے ہے''۔ انہوں نے کہا: ہمیں عذاب قبر کے بارے میں بتائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پیشاب سے نہ بچنے سے ہوتا ہے''۔

ابونُعَیم نے اسے اسحاق بن زُرَیق سے بحوالہ عثمان، اس سند سے روایت کیا ہے، اور فرمایا: بحوالہ میمونہ بنت سعد، اور دوسری حدیث بیان کی، اس کے الفاظ یہ ہیں: ہمیں چوری کے مال کے بارے میں بتائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسے ان میں کھایا وہ اس کے گناہ اور عار میں شریک ہے''۔ [1]

عمرو بن ہشام کے طریق سے بحوالہ عثمان مروی ہے، ہمیں جنابت سے غسل کے بارے میں بتائیے۔ سر کے دھونے کے لیے کتنا پانی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین چلّو''۔ [2]

ابونعیم کا قول ہے: ابن مندہ نے علیحدہ اس کا ذکر کیا ہے۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند میمونہ بنت سعد میں ان دونوں کی حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: غالب گمان یہ ہے کہ وہ تینوں ایک ہیں۔

۱۱۷۷۷ میمونہ (خادم النبی ﷺ) پہلے گزر چکی ہیں۔

۱۱۷۷۸ میمونہ (غیر منسوبہ) ان کا ذکر بھی پہلے گزر چکا ہے۔

۱۱۷۷۹ میمونہ بنت صُبَیح [3]

یا صُفَیح۔ طبرانی [4] کا قول ہے: یہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، اور ان کا قصہ بیان کیا۔ امیمہ میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۷۸۰ میمونہ بنت عبداللہ [5]

بنی مُرید سے ہیں، جو بلی کی شاخ ہے۔ انہیں بعادرہ کہا جاتا تھا، بنوامیہ بن زید جو انصار میں سے ہیں، ان کے حلیف ہیں۔ ابن اسحاق اور ابن سعد نے ان کا ذکر کیا اور ان کے اسلام لانے کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن ہشام [6] کا قول ہے کہ انہی نے اپنے ان اشعار کے ذریعہ کعب بن اشرف کے اس مرثیہ کا جواب دیا ہے جس میں اس نے بدر میں قتل ہونے والے مشرکین کا مرثیہ کہا ہے: ع

> ''یہ بندہ پوری طرح مہربان ہوگیا، مقتول لوگوں کے لیے رلاتا پھرتا ہے تھکتا نہیں۔ جو شخص بدر اور اہل بدر کے لیے گریہ کناں ہے اس کی آنکھ اشکبار ہے اور لوی بن غالب کے لیے دوہری مصیبت ہے۔ کاش! وہ لوگ جو اپنے خون میں لتھڑے ہیں ان کی کیفیت مکہ کے پہاڑوں میں بسنے والوں کو نظر آ جاتی''۔

---

[1] الآحاد والمثانی (۲۱۷/۶)

[2] المعجم الکبیر (۶۱/۲۵) مجمع الزوائد (۱۱۱/۳) جامع المسانید والسنن (۱۳۷/۱۶)

[3] اسد الغابۃ (۷۳۰۰) تجرید (۳۰۷/۲) [4] المعجم الکبیر (۴۰/۲۵)

[5] اسد الغابۃ (۷۳۰۱) تجرید (۳۰۷/۲) [6] السیرۃ النبویۃ (۴۴/۳)

ابن ہشام لکھتے ہیں: شعر کا علم رکھنے والے اکثر حضرات نے انکار کیا ہے کہ یہ اشعار ان کے نہیں ہیں۔

۱۱۷۸۱ میمونہ بنت أبی عسیب ✿

بعض کا قول ہے: بنت ابی عنبسہ، ابونعیم نے پہلے قول پر اور ابوعمر نے دوسرے قول پر اعتماد کیا ہے اور فرمایا: میمونہ بنت ابی عنبسہ، نبی کریم ﷺ کی مولاۃ ہیں، آپ ﷺ سے دعا کے بارے میں حدیث روایت کی ہے، ابن مندہ کا قول ہے: میمونہ بنت عنبسہ، بعض نے کہا: بنت ابی عنبسہ، نبی کریم ﷺ کی مولاۃ ہیں، مُشَمْعج بن مصعب نے بحوالہ ربیعہ بن یزید، انہوں نے مُنَبّہ سے انہوں نے میمونہ بنت ابی عنبسہ سے حدیث روایت کی کہ حریش سے ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں، اور کہا: اے عائشہ! رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایسی دعا بتایئے جس سے مجھے اطمینان ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ اپنے دِل پر رکھو، اور مل کر یوں کہو: اے اللہ! اپنی دوا سے میرا علاج کر، اور اپنی شفاء سے مجھے صحت یاب کر، اور اپنے علاوہ لوگوں سے مجھے اپنے فضل کے ذریعہ بے نیاز کر دے"۔ ✿

ربیعہ کا قول ہے: میں نے ان الفاظ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اس سے مجھے بہت اطمینان ہوا، ابونعیم نے اس طریق سے اسے موصولاً ذکر کیا ہے، اور فرمایا: میمونہ بنت ابی عسیب۔

۱۱۷۸۲ میمونہ بنت کَرْدَم الثقفیہ ✿

ان سے یزید بن مِقْسَم نے روایت کی، اہل بصرہ کے پاس ان کی حدیث ہے، یہ یزید معروف نہیں، اسی طرح استیعاب کے بعض نسخوں میں ہے، یہ ابن اثیر کے نسخے میں موجود نہیں۔ انہوں نے ان کا تذکرہ فروگزاشت کیا ہے۔

ابوعمر کے کلام میں تردد ہے، اس لیے کہ انہوں نے فرمایا: اہل بصرہ کے پاس ان کی حدیث ہے، جبکہ اہل طائف کے پاس ان کی حدیث ہے۔

ابوداؤد نے سنن میں کتاب الایمان والنذور میں عبداللہ بن یزید بن مقسم کے طریق سے بحوالہ اپنے والد، اور انہوں نے ان کی پھوپھی سارہ سے، جنہوں نے ان سے روایت کی، حدیث نقل کی ہے، بعض نے سند سے سارہ کا نام ساقط کر دیا ہے، اور بعض نے عبداللہ کو ساقط کیا ہے۔

ابن ماجہ ✿ نے بھی ان کی حدیث نقل کی ہے۔ ابن مندہ کی کتاب المعرفۃ میں ہمیں یہ روایت عالی سند سے ملی ہے۔ اسے ابونعیم کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی، انہوں نے یزید بن مقسم سے، انہوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ سواری پر اپنے والد کے پیچھے بیٹھی تھیں، میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کر رہے تھے،

✿ اسد الغابة (٧٣٠٢) تجريد (٣٠٧/٢)

✿ المعجم الكبير (٧٢/٢٥) مجمع الزوائد (١٨٠/١٦) جامع المسانيد والسنن (١٢٨/١٦) اسد الغابة (٤٠٤/٥)

✿ اسد الغابة (٧٣٠٣) الاستيعاب (٣٥٥٦) تجريد (٣٠٧/٢)

✿ ابن ماجه (الحديث: ٢١٣١)

فرمایا: میں نے نذر مانی ہے کہ بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اس جگہ کوئی بت یا طاغوت ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اپنی نذر پوری کرو''۔ اور اسے مختصر نقل کیا ہے۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ [1] نے بحوالہ یزید بن ہارون، انہوں نے عبیداللہ بن یزید بن مقسم سے، انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے، انہوں نے میمونہ بنت کردم سے طویل حدیث نقل کی ہے۔ اس میں سے کچھ میں نے طارق بن مرقع کے سوانح میں ذکر کیا ہے۔ اس میں ہے: بحوالہ میمونہ، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں کاتبوں کے درہ سے جیسا ایک درہ تھا میں نے دیہاتیوں کو کہتے سنا: طبطبیّة طبطبیّة (زمین پر کوڑا اور قدم لگنے کی آواز) میرے والد آپ کے قریب ہوئے، اور آپ کا پاؤں پکڑ لیا۔ آپ نے ان (میرے والد) کے لیے سواری روک لی۔ فرماتی ہیں: مجھے آپ کے پاؤں کی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کی لمبائی بقیہ انگلیوں کے مقابلہ میں نہیں بھولے گی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا: میں جیش عثران میں شریک تھا، حدیث جو طارق کے قصہ میں گزری ہے۔

القسم الثانی ازحرفِ میم

۱۱۷۸۳ میمونہ بنت الولید

بن حارث بن عامر بن نوفل، عبداللہ بن ابی مُلیکہ جو مشہور تابعی ہیں، ان کی والدہ ہیں، رجال کے حصے میں حرف واؤ کے تحت ان کے والد کے سوانح میں ان کی روایت ہے۔

۱۱۷۸۴ مریم بنت إیاس [2]

بن بکیر لیثیہ۔ انہیں دیدار حاصل ہے، قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثالث ازحرفِ میم

۱۱۷۸۵ مرجانہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مولاۃ ہیں، معرفہ میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۷۸۶ ملیکہ بنت خارجہ [3]

بن سنان بن ابی حارثہ بن مرہ بن عوف، مستغفری نے محمد بن ثور کے طریق سے بحوالہ ابن جریج، انہوں نے عکرمہ کے حوالے سے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اسلام نے ملیکہ بنت خارجہ بن سنان اور ان کے شوہر میں تفریق کرا دی۔ وہ زبان کی زوجہ تھیں، اس کے بعد اس کے بیٹے منظور نے ان سے نکاح کیا۔ [4] ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: عمر بن شبہ نے کتاب مدینہ میں بحوالہ ابوغسان مدنی ذکر کیا ہے، فرمایا: میں مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوا،

---

[1] مسند احمد (٦/٣٦٦) [2] اسد الغابة (٧٢٧٦) تجرید ...

[3] اسد الغابة (٧٢٨٧) تجرید (٢/٣٠٥)

[4] التفسیر (٨/١٣٣) (١٣٤) تفسیر ابن کثیر (٢/٢١٤) اسد الغابة (٥/٣٩٩)

یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں دارِ عبدالرحمٰن بن عوف کا اضافہ کیا تھا جسے ملیکہ بنت خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ کو ٹھہرایا، جب وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ آئے تھے، وہ زُبان بن سَیّار کی زوجہ تھیں، وہ فوت ہوگئے تو اس کے بیٹے منظور نے ان سے نکاح کر لیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں مدینہ لائے اور ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور فرمایا: اس خاتون کو کون ٹھہرائے گا؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے فرمایا: میں۔ انہوں نے اس گھر میں انہیں ٹھہرایا، گھر کی نسبت ان کی طرف ہوگئی۔

میں نے رجال کے تحت حرف میم کی قسم اوّل میں منظور کے سوانح میں بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یہ قصہ پیش آیا ہے، لیکن احتمال ہے کہ وہ دو مرتبہ لائی گئی ہوں، مجھے نہیں معلوم کہ کسی نے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے آنے کا ذکر کیا ہو۔ بخلاف منظور کے اس واسطے کہ میں نے ان کے قصہ میں جو بات ذکر کی ہے اس سے اس کا پتہ چلتا ہے۔

۱۱۷۸۷ مُلیکه

حطیئہ شاعر کی والدہ ہیں، جن کے سوانح میں ان کا ذکر ہے، یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک زندہ رہیں۔

۱۱۷۸۸ مهدد بنت حُمران

بن بشر بن عمرو بن مَرثد، سنان بن علقمہ بن حاجب کی والدہ ہیں، یہ تمیمی کی روایت ہے۔ سنان، ان کے بیٹے، اور ان کے دادا کا ذکر اپنی اپنی جگہ پر گزر چکا ہے۔ انہیں لازماً دورِ نبوت نصیب ہوا ہے۔ میں نے ابوسعید بن سمعانی کی کتاب الانساب کے مقدمہ میں ان کی سند سے جسے وہ یزید بن سنان بن علقمہ تک لے گئے ہیں، پڑھا کہ انہوں نے حج کیا، تو بنومُہرہ کا ایک آدمی انہیں ملا، اس نے نسب پوچھا تو ان دونوں کے درمیان بحث ہوگئی، یہاں تک کہ ان سے مُہری نے کہا: علقمہ کا ایک ہی بیٹا ہے جس کا نام سنان ہے، اور میرا خیال ہے کہ وہ فوت ہو چکا ہے، میں نے کہا: میں یزید ان کا بیٹا ہوں، اس نے کہا: کس بیوی سے؟ میں نے کہا: مَہدد بنت حمران سے، پھر وہ قصہ ذکر کیا۔

۱۱۷۸۹ مَیّه بنت مُحرز

بنوحارث بن کعب سے ہیں جو اہل بصرہ سے ہیں۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [1] نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی، اور جید سند سے جو ان تک پہنچتی ہے روایت نقل کی ہے، فرماتی ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: ''اس اولاد کو حج کراؤ ان کے حصے مت کھاؤ اور ان کی رسیاں ان کے گلوں میں چھوڑ دو یعنی آزادی دو''۔

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۳۴۵/۸)

۱۱۷۹۰ مَزيده العَصريه[1]

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور قیس بن حفص کے طریق سے بحوالہ طالب بن حُجیر، انہوں نے ہود بن عبداللہ بن سعد سے، انہوں نے اپنی دادی مزیدہ عصریہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے جھنڈے بنائے اور انہیں زرد رنگ دیا۔[2]

ابوموسیٰ کا قول ہے: اسی طرح مروی ہے، اور مزیدہ عورت نہیں بلکہ مرد ہیں، ابونعیم نے رجال میں ان کا صحیح تذکرہ کیا ہے۔ ابن اثیر[3] نے ابوموسیٰ کے کلام کی طرح ذکر کیا، پھر فرمایا: وہ مرد ہیں، اور عورتوں میں ان کا ذکر وہم ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ[4] کا قول ہے: مزیدہ عصری انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ان سے ہود نے روایت کی، اور ان کا شمار بصریوں میں ہوتا ہے، اسی طرح کئی ایک نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: رجال کے تحت حرف میم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۷۹۱ مَيمونه بنت سعد[5]

یہ وہی ہیں جن سے امیہ بنت عمر بن عبدالعزیز نے روایت کی، بعض نے میمونہ بنت سعد، خادم النبی ﷺ سے الگ ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے قسم اوّل میں ان کے بارے میں وضاحت کر دی ہے اور ان کا علیحدہ ذکر ان کے بارے میں وہم ہے، کیونکہ ان کی روایت میں ان کا نسب مذکور نہیں۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷۲۷۸) تجرید (۳۰۴/۲)

[2] جامع المسانید والسنن (۹۹/۱۶) اسد الغابۃ (۳۹۶/۵)

[3] اسد الغابۃ (۳۹۶/۵) [4] التاریخ الکبیر (۳۰/۸)

[5] اسد الغابۃ (۷۲۹۹) الاستیعاب (۳۵۵٤) تجرید (۳۰٦/۲)

حرف نون

القسم الاوّل از حرف نون

۱۱۶۹۲ نائلہ بنت الربیع[1]

بن قیس بن عامر بن عُبادہ بن ابجر، وہ خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاریہ ہیں، جو عبداللہ بن ربیع بدری کی بہن ہیں۔ ابن سعد[2] نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عطیہ ہیں، جو بنو مازن بن نجار سے، ان سے اوس بن خالد بن قُرط بن قیس بن وَہب نے نکاح کیا جو بنو مالک بن نجار سے ہیں، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۶۹۳ نائلہ بنت سعد[3]

بن مالک انصاریہ، بنو ساعدہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[4]

۱۱۶۹۴ نائلہ بنت سلامہ[5]

بن وَقش، سلمہ بن سلامہ جن کا ذکر گزر چکا ہے اور ام عمرو بنت سلامہ کی بہن ہیں۔ ابن سعد[6] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی، فرماتے ہیں: ان کی والدہ ام عمرو بنت عتیک بن عمرو جُشمِیّہ ہیں، فرمایا: عبداللہ بن سماک بن عمرو بن عزیہ سے نکاح کیا، اس کے بعد قیس بن کعب بن قین سلیمی سے نکاح کیا، جس سے سہل بن قیس پیدا ہوئے جو غزوہ اُحد میں شہید ہوئے۔

۱۱۶۹۵ نائلہ بنت عبید[7]

بن حُر بن عمرو بن جعد بن مبذول، بنو مازن بن نجار انصاریہ سے ہیں جو بنو ساعدہ سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا شمار کیا ہے۔[8] اور فرمایا: ان کی والدہ رُغیبہ بنت اوس بن خالد بن جعد ہیں، ان سے معمر بن حزم بن زید بن لوذان نے نکاح کیا جس سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔

۱۱۶۹۶ نبعہ الحبشیہ[9]

حضرت ام ہانی کی باندی ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، اور کلبی کے طریق سے بحوالہ ابو صالح مولیٰ ام ہانی

---

[1] تجرید (۳۰۷/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۳۰۷/۲) [3] اسد الغابۃ (۷۳۰۵) تجرید (۳۰۷/۲)
[4] اسد الغابۃ (۴۰۶/۵) [5] تجرید (۳۰۷/۲) [6] الطبقات الکبریٰ (۲۸۹/۲)
[7] تجرید (۳۰۷/۲) [8] اسد الغابۃ (۴۰۶/۵) [9] اسد الغابۃ (۷۳۰۷) تجرید (۳۰۷/۲)

بنت ابوطالب نے رسول اللہ ﷺ کی اسراء کے بارے میں روایت کی، فرماتی ہیں: جب اسراء کا واقعہ پیش آیا اس رات آپ ﷺ ہمارے ہاں تھے، آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر سو گئے، ہم بھی سو گئے، صبح ہم نماز پڑھنے کے لیے اُٹھے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام ہانی! میں نے عشاء کی نماز پڑھی جیسا کہ تم نے دیکھا، پھر میں بیت المقدس گیا، اس میں نماز پڑھی، پھر تم لوگوں کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی''۔ [1] پھر آپ ﷺ جانے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کی چادر کا پلّو پکڑا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! اس بات کو لوگوں سے بیان نہ کریں، وہ اسے جھٹلائیں گے اور آپ کو ایذاء دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اسے ضرور بیان کروں گا''۔ [2]

راوی بیان کرتے ہیں: وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی حبشی باندی سے کہا جسے نبعہ کہا جاتا تھا، اری! رسول اللہ ﷺ کے پیچھے جا اور دیکھ کہ وہ لوگوں سے کیا فرماتے ہیں اور وہ انہیں کیا جواب دیتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس گئے اور انہیں بتایا تو وہ تعجب کرنے لگے، اور کہنے لگے: اے محمد (ﷺ)! اس کی کیا نشانی ہے؟.... پھر وہ حدیث ذکر کی۔

میں کہتا ہوں: اسے ابویعلی نے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی کے طریق سے بحوالہ ابوصالح مولیٰ ام ہانی، انہوں نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اندھیرے میں ہمارے ہاں تشریف لائے، اس وقت ہم سو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے میں رات مسجد حرام میں سویا، تو میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے....''۔ پھر بیت المقدس کی طرف سفر کے بارے میں حدیث نقل کی، راوی فرماتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی باندی نبعہ سے کہا، آپ ﷺ کے پیچھے جاؤ اور دیکھو وہ لوگوں سے کیا فرماتے ہیں اور وہ انہیں کیا جواب دیتے ہیں؟ فرماتی ہیں: جب نبعہ آئی تو مجھے بتایا کہ آپ ﷺ قریش کی ایک جماعت کے پاس گئے..... (الحدیث)

اس حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے بیت المقدس کے بارے میں بتایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ آپ ﷺ نے سچ کہا۔ فرماتی ہیں: میں نے اس دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا ہے''۔

میں کہتا ہوں: یہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے کہ ان کی روایت میں منکر حصے ہیں کہ آپ ﷺ نے عشاء اور صبح کی نماز ان کے ساتھ پڑھی جبکہ معراج کی رات نماز فرض ہوئی تھی، اسی طرح حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر اس رات سونا، جبکہ آپ ﷺ مسجد میں سوئے تھے۔

(۱۱۷۹۷) نُبیتہ [3]

ثبیتہ میں ان کا تذکرہ گزر چکا ہے۔

---

[1] جامع المسانید والسنن (۵۷۹/۱۰) تفسیر طبری (۳/۱۵) اسد الغابۃ (۴۰۶/۵)

[2] جامع المسانید والسنن (۵۷۹/۱۶) (۵۸۰) تفسیر طبری (۳/۱۵) اسد الغابۃ (۴۰۶/۵)

[3] اسد الغابۃ (۷۳۰۶) تجرید (۳۰۷/۲)

۱۱۷۹۸ نُتَیلہ ❶

بنت قیس بن جریر بن عمرو بن عوف بن مبذول انصاریہ، بنو مازن سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ❷

۱۱۷۹۹ نُدبہ ❸

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی مولاۃ ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ان کا تذکرہ ہے۔ ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ ❹

۱۱۸۰۰ نُسیبہ بنت ثابت

بن عمیر، ابن جوزی نے تنقیح میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۰۱ نُسیبہ

تصغیر کے ساتھ ہے، بنت حارث انصاریہ، ام عطیہ ہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۸۰۲ نُسیبہ بنت رافع ❺

بن معلّٰی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ انصاریہ اوسیہ، ابوسعد بن اوس بن معلّٰی کی زوجہ ہیں جو ان کی چچا زاد ہیں، ان کی والدہ بنو عبداللہ بن غطفان سے ہیں، اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ ابن سعد کا قول ہے۔

۱۱۸۰۳ نُسیبہ ❻

بنت سماک بن نعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن اوس، انصاریہ، اوسیہ۔ ان کی والدہ قسامہ بنت عبداللہ بن امیہ بن عُبید بن عمرو بن زید ہیں، ان سے عثمان بن طلحہ عبدری نے جاہلیت میں نکاح کیا جس سے اولاد ہوئی، اس کے بعد ان کے رشتے داروں میں سے بجاد بن عثمان بن عامر بن مُجَمّع نے نکاح کیا۔ نُسَیبہ اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۱۱۸۰۴ نسیبہ بنت ابی طلحہ ❼

ان کا نام ثابت بن عصیمہ بن زید بن مخلد ہے، بنوخطمہ سے ہیں، جو اوس سے ہے، انصاریہ، بنوخطمہ سے ہیں۔ محمد بن سعد ❽ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: ان کی والدہ ام طلحہ بنت مُخَلَّد بن زید بن مُخَلَّد ہے۔

---

❶ اسد الغابة (۷۳۰۸) تجرید (۳۰۷/۲) ❷ اسد الغابة (٤٠٦/٥) ❸ اسد الغابة (۷۳۰۹) تجرید (۳۰۷/۲)
❹ اسد الغابة (٤٠٦/٥) ❺ تجرید (۳۰۷/۲) ❻ الاستیعاب (ت: ۳۵۵۸) ❼ تجرید (۳۰۸/۲)
❽ الطبقات الکبریٰ (۲٦٠/۸)

ایک قابل اعتماد نسخے میں ان کا نام نون کے زبر کے ساتھ ہے۔

(۱۱۸۰۵) نسیبہ [1]

بنت کعب بن عمرو بن عوف بن عمرو بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاریہ، ام عمارہ اپنے نام اور کنیت دونوں سے مشہور ہیں۔ ابن سعد [2] نے یونس بن بکیر وغیرہ کی ان سے مروی روایت میں بیعت عقبہ ثانیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: بنوخزرج سے باسٹھ مرد اور دو عورتیں تھیں، مؤرخین کا بیان ہے کہ دو عورتوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے عہد لیتے، جب وہ اقرار کر لیتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''جاؤ''۔ دو عورتیں یہ ہیں: بنومازن بن نجار سے نسیبہ اور ان کی بہن جو کعب کی بیٹیاں ہیں، پھر نسب بیان کیا، اور فرمایا: ان کے ساتھ ان کے شوہر زید بن عاصم اور ان کے دو بیٹے حبیب جن کو بعد میں مُسیلمہ نے شہید کیا، اور عبداللہ جو حدیث الوضو کے راوی ہیں۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے، جب انہیں معلوم ہوا کہ مسیلمہ نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا ہے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ مسیلمہ کو قتل کریں گی یا خود شہید ہوں گی۔ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ شریک تھیں، ان کے ساتھ ان کا بیٹا عبداللہ تھا۔ مسیلمہ مارا گیا اور لڑائی میں ان کا ہاتھ کٹ گیا، ابوعمر فرماتے ہیں: غزوہ اُحد میں وہ اپنے شوہر زید بن عاصم کے ساتھ شریک تھیں۔

میں کہتا ہوں: ابن ہشام نے زیادات میں ام سعد بنت سعد بن ربیع کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میرے پاس ام عمارہ آئیں، میں نے پوچھا: اے خالہ! مجھے بتایئے؟ انہوں نے کہا: میں اُحد کے دِن نکلی میرے ساتھ پانی کا مشکیزہ تھا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تھے، غنیمت اور فتح اس وقت مسلمانوں کا پلہ بھاری تھا اور انہیں دبدبہ حاصل تھا۔ جب مسلمانوں کو شکست ہونے لگی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلی اور کفار سے قتال کرنے لگی اور انہیں تلوار کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرنے اور تیر اندازی کرنے لگی، یہاں تک کہ مجھے زخم آئے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے کندھے پر گہرا زخم دیکھا۔ میں نے پوچھا: آپ کو یہ کس نے مارا؟ کہنے لگیں: ابن قمیہ نے۔

ابوعمر کا قول ہے: بیعت رضوان میں حاضر تھیں، پھر یمامہ میں شریک ہوئیں، اس میں ان کا ہاتھ کٹ گیا اور بارہ زخم آئے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی: ''روزہ دار کے سامنے جب تک کھایا جاتا رہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں''۔ [3]

میں کہتا ہوں: ان کے بیٹے عباد بن تمیم، ان کی مولاۃ لیلیٰ، عکرمہ، حارث بن کعب، ام سعد بن ربیع نے ان سے روایت کیا، سنن اربعہ میں ان کی حدیث مروی ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۱۷۳۱۱) تجريد (۳۰۸/۲)

[2] السيرة النبوية (۸۳/۲)

[3] ترمذی (۷۸۵) الإكمال (۲۵۹/۱۷)

(۱۱۸۰۶) نسیبه بنت نیار[1]

بن حارث انصاریہ، بنو ججبی سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا شمار کیا ہے۔ ابن اثیر[2] نے بھی ام عمارہ کے بعد ان کا ذکر کیا ہے، جس کا تقاضا ہے کہ نون پر زبر ہے۔ ان کا نام تصغیر کے ساتھ گزر چکا ہے۔

(۱۱۸۰۷) نسیبه بنت نیار

بن حارث بن بلال بن احیحہ بن جُلاح انصاریہ، ان کے رشتہ داروں میں سے عقبہ بن عبدود بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح نے ان سے نکاح کیا۔ اسلام لائیں اور بیعت کی، یہ ابن سعد[3] کا قول ہے، میں نے طبقات کے قابل اعتماد نسخے میں تصغیر کے ساتھ لکھا دیکھا ہے۔ بعض کا قول ہے: زبر کے ساتھ ہے، جیسا کہ آگے آئے گا۔

(۱۱۸۰۸) نُسیکہ[4]

عمرو بن جُلاس کی والدہ ہیں، ان سے حبیبہ بنت سمعان نے روایت کی، طبرانی[5] ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے، انہوں نے حبیبہ بنت سمعان سے، انہوں نے نُسیکہ بنت عمرو بن جُلاس سے روایت کیا، فرماتی ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی، انہوں نے اپنی بکری ذبح کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لاٹھی تھی، آپ نے اسے پھینک دیا پھر مسجد کی طرف تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے بستر پر آئے اور اس پر دراز ہوگئے، پھر فرمایا: ''کیا کھانے کی کوئی شے ہے؟'' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لائے، اس میں جَو کی روٹی اور ایک ٹکڑا، تھوڑی سی اوجھ اور کندھے کا گوشت تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اوجھ کا ٹکڑا لیا اور اسے دانتوں سے نوچنے لگیں، میں نے کہا: ہم نے آج بکری ذبح کی، جس میں سے اس کے علاوہ کچھ نہیں بچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں! بلکہ اس کے علاوہ سب بچا لیا''۔

(۱۱۸۰۹) نعامہ[6]

بنو عنبر کے قیدیوں میں سے تھیں، حسین و جمیل تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شادی کی پیشکش کی، کچھ ہی عرصے بعد ان کے شوہر حریش آگئے۔[7]

حرف حاء میں حریش جن کا ذکر ہے، کے سوانح میں یہ سند کے ساتھ گزر چکا ہے۔

(۱۱۸۱۰) نُعم[8]

بنت حسان، حضرت شماس بن عثمان مخزومی کی زوجہ تھیں، ابن اسحاق[9] نے ان کے وہ اشعار نقل کیے ہیں جو انہوں نے

---

[1] اسد الغابة (۷۳۱۲) تجريد (۳۰۸/۲)
[2] اسد الغابة (٤٠٧/٥)
[3] الطبقات الكبرىٰ (٢٥٦/٨)
[4] اسد الغابة (۷۳۱۳) تجريد (۳۰۸/۲)
[5] المعجم الكبير (۸۳/۲۵)
[6] اسد الغابة (۷۳۱٤) تجريد (۳۰۸/۲)
[7] اسد الغابة (٤٠٨/٥)
[8] اسد الغابة (۷۳۱٥) تجريد (۳۰۸/۲)
[9] السيرة النبوية (۱۳۳/۳)

اپنے خاوند کی احد میں شہادت کے موقعہ پر مرثیہ میں کہے تھے:

''اے میری آنکھ! بلا رکاوٹ آنسو بہاتی چلی جا ایسے نوجوان پر جو شرافت والا اور دشمنوں کو چقمہ دینے والا تھا۔ اس کا بے ساختہ حملہ بڑا سخت ہوتا تھا وہ بڑے بخت ونصیب والا تھا۔ اکثر جھنڈا اس کے ہاتھ ہوتا اور یکے بعد دیگرے کئی گھوڑوں پر سوار ہوتا تھا۔ جب اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے مجالس خالی ہوگئیں تو میں کہتی ہوں: ہم سے شماس کا قرب دُور نہ ہو!''

ابن دباغ [1] نے بحوالہ ابوعلی الغسانی اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۱۱ نُعمی بنت جعفر بن أبی طالب [2]

ابن مندہ کا قول ہے کہ ان کا ذکر موجود ہے، اور ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔

میں کہتا ہوں: طبرانی رحمۃ اللہ علیہ [3] نے عبدالوہاب بن عطاء کے طریق سے، بحوالہ ابن جریج، انہوں نے عطاء سے، انہوں نے اسماء بنت عمیس سے اسے مسنداً نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعمی بنت جعفر بن ابی طالب سے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ جعفر کے بیٹے کمزور نظر آ رہے ہیں، کیا انہیں فقر و فاقہ ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں، انہیں نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ کیا میں انہیں دم کر دوں؟ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایسے کلمات پڑھے جن میں کوئی ضرر نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انہیں دم کر دو''۔ [4]

ابن اثیر [5] کا قول ہے: یہ خبر معروف حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے، مجھے معلوم نہیں کہ یہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے بارے میں ہے۔

میں کہتا ہوں: مجھے لگتا ہے کہ اس حدیث میں لفظی غلطی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر میں یہ فرمایا.....الخ۔

۱۱۸۱۲ نُفیسه بنت أمیه [6]

حضرت یعلی کی بہن ہیں، ان کے بھائی کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوعمر کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت اور روایت حاصل ہے۔ ابن سعد [7] کا قول ہے: ان کی والدہ مُنیہ بنت جابر بن وہب ہیں، نفیسہ بنت مُنیہ اسلام لائیں، یہ وہی ہیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نکاح لے کر گئی تھیں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا۔

۱۱۸۱۳ نفیسه بنت ثعلبه

انیسہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٤٠٨/٥) [2] اسد الغابة (٧٣١٦) تجريد (٣٠٨/٢)

[3] المعجم الكبير (٨١/٢٥) [4] مسند احمد (٤٣٨/٦)

[5] اسد الغابة (٤٠٨/٥) [6] اسد الغابة (٧٣١٧) الاستيعاب (٣٥٥٩) تجريد (٣٠١/٢)

[7] الطبقات الكبرٰى (١٧٨/٨)

۱۱۸۱۴ نفیسه بنت عمرو ❶

بن خلدہ بن مخلد الانصاری۔ بنوزُرَیق سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ❷

۱۱۸۱۵ نُفیسه جاریه زینب بنت جحش

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض ہوئے اور ایک مہینہ انہیں چھوڑے رکھا تو راضی ہونے کے بعد انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا۔ علی بن احمد بن یوسف نے کتاب اخبار النساء میں ان کا نام لیا ہے، اصل قصہ مسند احمد میں ہے، انہوں نے ان کا نام نہیں لیا۔

۱۱۸۱۶ نُهَيّه (ام ولد عمر) ❸

حرف لام میں لُہیہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۸۱۷ النَّوَار بنت حارث بن قیس ❹

انصاریہ۔ قیظی بن عمرو کی زوجہ ہیں، ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ❺

۱۱۸۱۸ النَّوار بنت قیس بن حارث ❻

بن عدی بن جُشم بن مجدعہ بن حارثہ انصاریہ۔ عدوی نے انصار کے نسب میں ان کا ذکر کیا ہے، ابوعلی جَیّانی نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن سعد کا قول ہے: ❼ ان کے والد کی کنیت ان کے نام پر تھی، ان سے زید بن نُویرہ بن حارث بن عدی بن جشم نے نکاح کیا، جس سے غازی پیدا ہوئے؛ نوار اسلام لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۱۱۸۱۹ النوار بنت قیس ❽

بن لوذان بن عدی بن مجدعہ انصاریہ۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۲۰ النَّوار بنت مالك ❾

بن صِرمہ بن مالک بن عدی بن نجار، انصاریہ۔ بنوعدی بن غنم بن نجار سے ہیں۔ ابن سعد کا قول ہے: ان کی والدہ سلمی بنت عامر بن مالک بن عدی ہیں، جو زید بن ثابت کی والدہ ہیں جو مشہور صحابی اور یزید کے بھائی ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، اور ان سے ام سعد، بنت اسعد بن زُرارہ نے روایت کیا۔ حضرت ثابت کے بعد ان سے عمارہ بن حزم نے نکاح کیا، جس سے مالک پیدا ہوئے۔ ❿ اور ثابت بن عُبید کے طریق سے ذکر کیا، فرماتے ہیں: زید بن ثابت نے اپنی والدہ کی نماز جنازہ

---

❶ اسد الغابة (۷۳۱۸) تجرید (۳۰۸/۲) ❷ المحبر (۴۲۵) ❸ اسد الغابة (۷۳۱۹) تجرید (۳۰۸/۲)

❹ تجرید (۳۰۸/۲) ❺ الطبقات الكبرٰى (۲۵۵/۸) ❻ اسد الغابة (۷۳۱۹) تجرید (۳۰۸/۲)

❼ الطبقات الكبرٰى (۲۵۵/۸) ❽ اسد الغابج (۷۳۱۹) تجرید (۳۰۸/۲)

❾ اسد الغابة (۷۳۲۱) الاستيعاب (۳۵۶۰) تجريد (۳۰۸/۲) ❿ اسد الغابة (۴۰۹/۵)

میں چار تکبیریں کہیں۔

۱۱۸۲۱ نُوبه خادم النبی ﷺ ✿

ابوموسیٰ نے خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، ✿ اور عبدالغنی بن سعید نے مبہمات میں ان کا نسب بیان کیا ہے۔ حدیث زائدہ میں بحوالہ عاصم، انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ شدید بیمار ہوئے، آپ ﷺ کے مرض کی شدت کم ہوئی تو حضرت بریرہ اور نُوبہ کے سہارے باہر تشریف لائے۔

میں کہتا ہوں: اس میں تصریح نہیں کہ وہ خاتون ہے، سیف بن عمر کی کتاب الردۃ کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ مرد ہیں، بحوالہ مسلمہ بن عبیط، انہوں نے نُعیم بن ابی ہند سے، انہوں نے شقیق بن سلمہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز شروع کرا چکے تھے۔ آپ ﷺ نے غلام نوبہ اور بریرہ کا سہارا لیا، پھر حدیث ذکر کی۔ لیکن یعقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں اسے معتمر بن سلیمان کے طریق سے بحوالہ نُعیم بن ابی ہند اس سند سے اسے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نُوبہ اور بریرہ آئیں اور آپ ﷺ کو سہارا دیا..... (الحدیث) ابوموسیٰ نے بھی اسے اپنے طریق سے نقل کیا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خاتون ہیں، اگر وہ مرد ہوتے تو مذکر کا صیغہ استعمال کرتے۔ اسی بناء پر انہوں نے کہا ان دونوں مردوں نے آپ ﷺ کو سہارا دیا۔

۱۱۸۲۲ نُویله بنت أسلم ✿

یا مسلم انصاریہ حارثیہ، بعض کا قول ہے: تویلہ۔ اسحاق بن ادریس نے بحوالہ جعفر بن محمود اسے نون کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ابراہیم بن حمزہ کی روایت گزر چکی، وہ زیادہ قابل اعتماد ہے۔

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث دونوں خالی ہیں۔

القسم الرابع از حرف نون

۱۱۸۲۳ نُبیشه بنت کعب

بعض نے ان کے نام میں لفظی غلطی کی ہے۔ یہ ام عمارہ وہی ہیں جن کا کنیتوں میں ذکر ہے۔

✿ اسد الغابة (۷۳۲۲) تجرید (۳۰۸/۲) ✿ اسد الغابة (٤٠٩/٥)

✿ اسد الغابة (۷۳۲۳) الاستیعاب (۳٥٦١) تجرید (۳۰۹/۲)

حرف الھاء

القسم الاوّل از حرف ہاء

(۱۱۸۲۴) ھالة بنت خُویلد ✿[1]

بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ، اسدیہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ ابوالعاص بن ربیع کی والدہ ہیں۔ ابن مندہ کا قول ہے: ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ حدیث کا ٹکڑا نقل کیا ہے۔ ایسے انہوں نے اسے مختصر کیا ہے شاید انہوں نے صحیح میں بخاری رحمۃ اللہ علیہ ✿[2] کی روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جو علی بن مُسہر کے طریق سے بحوالہ ہشام بن عُروہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں: حضرت ہالہ بنت خویلد جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا یاد آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے، اور فرمایا: "یہ تو ہالہ ہیں"۔ مجھے غیرت آئی اور میں نے کہا: آپ قریش کی ایک بڑھیا کو یاد کرتے ہیں..... (الحدیث) اسے ابونعیم نے اس طریق سے نقل کیا ہے، اصل حدیث صحیحین میں ہے، جس میں ہالہ کا ذکر نہیں۔

(۱۱۸۲۵) ھالہ بنت عوف الزھریہ

ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن عوف کے ساتھ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ان کا نسب گزر چکا ہے۔

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حنظلہ بن ابی سفیان جمحی کے طریق سے بحوالہ اپنی والدہ روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے دیکھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی بہن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الوجیز میں کتاب الکفاءۃ میں ان کا نام ھالة لکھا ہے۔

(۱۱۸۲۶) ھُجیمہ

بعض کا قول ہے: یہ صماء کا نام ہے جو حضرت عبداللہ بن بُسر کی بہن ہیں۔

(۱۱۸۲۷) ھُریرہ بنت زمعہ القرشیہ ✿[1]

اسدیہ، ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، ان کی بہن کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، طبری رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مستغفری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ معبد بن وہب عبدی کے سوانح میں

✿[1] اسد الغابة (۷۳۲۴) تجرید (۳۰۹/۲) ✿[2] بخاری (حدیث: ۳۸۲۱)

✿[1] اسد الغابة (۷۳۲٦) تجرید (۳۰۹/۲)

گزر چکا ہے کہ انہوں نے ان سے نکاح کیا۔

۱۱۸۲۸ ھزیلہ بنت ثابت ❶

بن ثعلبہ بن جُلاس بن مالک، اغر انصاریہ، ابن حبیب ❷ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ❸ ان سے ثابت بن حارث بن ثعلبہ بن جُلاس نے نکاح کیا، ان کے بعد عبدالرحمٰن بن ساعدہ نے نکاح کیا، ابن سعد کا قول ہے: ہزیلہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۸۲۹ ھُزیلہ بنت الحارث ❹

بن حزن ہلالیہ، ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں، بعض کا قول ہے: یہ ام حفید ہیں، کنیتوں میں جن کا ذکر آ رہا ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے: فرماتے ہیں: انہوں نے دیہات میں شادی کی، یہ وہی ہیں جنہوں نے گوہ ہدیہ میں دی، سلیمان بن یسار وغیرہ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ان کی حدیث روایت کی۔

میں کہتا ہوں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موطا ❺ میں بحوالہ عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ، انہوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کی، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو وہاں گوہ کا سالن تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کہاں سے آیا؟'' انہوں نے کہا: میری بہن ہزیلہ بنت حارث نے مجھے یہ ہدیہ میں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ اور خالد رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''کھاؤ''۔ ان دونوں نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کھائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ آتا ہے''۔ صحیحین میں اصل حدیث سعید بن جبیر کے طریق سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے، فرماتی ہیں: میری خالہ ام حفید بنت حارث نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، گھی، پنیر اور گوہ ہدیہ میں بھیجی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو بلایا اور انہوں نے دسترخوان پر ان چیزوں کو کھایا...... (الحدیث)

اسے ابوداؤد وغیرہ نے عمر بن حَرمَلہ کی روایت سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے۔ مسند ابن ابی عمر عدنی میں اس طریق سے ح کے بجائے عین کے ساتھ ام عتیق مروی ہے۔ معروف ام حفید ہے۔ واللہ اعلم!

۱۱۸۳۰ ھُزیلہ بنت سعید ❶

بن سہیل بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار انصاریہ۔ ابن سعد ❷ اور ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن سعد کا قول ہے: ان کی والدہ شُباث بنت خدیج بن اوس بن قراقر بن ضحیان ہیں، جو بنوحرام کے حلیف تھے۔

---

❶ اسد الغابۃ (۷۳۲۷) تجرید (۳۰۹/۲) ❷ المحبر (۴۲۱) ❸ الطبقات الکبریٰ (۲۶۳/۸)

❹ اسد الغابۃ (۷۳۲۸) الاستیعاب (۳۵۶۲) تجرید (۳۰۹/۲) ❺ موطا مالک (الحدیث: ۱۸۵۶)

❶ اسد الغابۃ (۷۳۲۹) تجرید (۳۰۹/۲) ❷ الطبقات الکبریٰ (۳۲۰/۸)

(۱۱۸۳۱) ہُزیلہ بنت عتبہ [1]

بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جُشم بن حارث بن حارث بن خزرج انصاریہ۔ زید بن خارجہ کی والدہ ہیں۔ جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں موت کے بعد بات کی تھی۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی۔

(۱۱۸۳۲) ہُزیلہ بنت مسعود [3]

بن زید انصاریہ، بنو حرام سے ہیں: ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [4]

(۱۱۸۳۳) ہُمَینہ بنت خلف [5]

بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن ربیعہ خزاعیہ، ابن سعد [6] کا قول ہے: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں، اور اپنے شوہر خالد بن سعید کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں سعید اور اُمۃ پیدا ہوئے، ابن زبیر اس کے بعد اُمۃ سے شادی کی۔

(۱۱۸۳۴) ہند بنت أبی بن خلف

جمحیہ، مسعود بن امیہ بن خلف کی زوجہ اور ان کے بیٹے عامر کی والدہ ہیں، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱۸۳۵) ہند بنت أثاثہ [7]

بن عبّاد بن مطلب بن عبد مناف، قرشیہ، مطلبیہ۔ مِسطح کی بہن ہیں۔ ابن اسحاق [8] نے مکہ میں اسلام لانے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اُحد کے واقعہ میں فرمایا: جب ہند بنت عتبہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانوں کے قتل کی وجہ سے فخر کرنے لگی اور ایک بلند ٹیلے پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا: ع

"ہم نے تمہیں بدر کا بدلہ دیا ہے جنگ کے بعد جنگ بھڑکے گی۔ عتبہ کے بارے مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا، میرا والد، میرا چچا اور میرا جواں سال بھائی مارا گیا۔ وحشی نے میرے دِل کی بھڑاس نکال دی۔ میرا جی بھی خوش ہو گیا اور میری نذر بھی پوری ہو گئی"۔

فرماتے ہیں، انہیں ہند بنت اثاثہ بن مطلب نے جواب دیا: ع

"تجھے بدر کیا، بدر سے باہر بھی رسوائی کا سامنا کرنا پڑا، اے بڑے والے واقع ہونے والے کی بیٹی! صبح کے تڑکے، دراز قد، بارونق چہروں والے ہاشمیوں سے اللہ تعالیٰ تیرا سامنا کرائے۔ جن میں دو لخت تلوار کاٹ کر جدا کرنے والے ہوں گے: حمزہ میرا شیر اور علی میرا شکرہ ہے"۔

---

[1] اسد الغابة (۷۳۳۰) تجريد (۳۰۹/۲)
[2] الطبقات الكبرىٰ (۲٦٤/۸)
[3] اسد الغابة (۷۳۳۱) تجريد (۳۰۹/۲)
[4] الطبقات الكبرىٰ (۲۹۷/۸)
[5] اسد الغابة (۷۳۳۲) تجريد (۳۰۹/۲)
[6] الطبقات الكبرىٰ (۲۰۹/۸)
[7] اسد الغابة (۷۳۳۳) تجريد (۳۰۹/۲)
[8] السيرة النبوية (۷۳/۳)

ابن اسحاق [1] نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں ان کا مرثیہ نقل کیا۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: نبی کریم ﷺ نے ان کے بھائی مسطح کے ساتھ تیس (۳۰) وسق کھجوریں کھانے کو دیں، انہوں نے خاندان سے باہر ابو جندب سے نکاح کیا، جس سے ایک بیٹی ریطہ پیدا ہوئی۔

۱۱۸۳۶ ہند بنت اسید [2]

بن ہذیل انصاری۔ ان کا نسب ان کے والد کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔ ابن مندہ کا قول ہے کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ ابو رجال نے بواسطہ ان کے نبی علیہ السلام کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ قرآنی الفاظ میں خطاب کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے سورہ قاف آپ ﷺ سے منبر پر بکثرت سن کر یاد کر لی۔

۱۱۸۳۷ ہند بنت أوس [3]

بن شریق، سعد بن خیثمہ انصاریہ کی والدہ ہیں، بنوخطمہ سے ہیں: ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [4]

۱۱۸۳۸ ہند بنت أوس [5]

بن عدی بن امیہ انصاریہ۔ بنوخطمہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۳۹ ہند بنت البراء بن معرور [6]

انصاریہ۔ جابر بن عتیک کی زوجہ تھیں، ابن سعد [7] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۴۰ ہند بنت حارث [8]

بن عبدالمطلب بن ہاشم، نبی کریم ﷺ کی چچا زاد ہیں۔ محمد بن سعد نے نبی کریم ﷺ کی وفات پر ان کا مرثیہ نقل کیا ہے۔

۱۱۸۴۱ ہند بنت أبی أمیہ [9]

ان کا نام حذیفہ تھا، بعض کا قول ہے: سہل بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ، ام المومنین، ام سلمہ، اپنی کنیت سے مشہور ہیں اور اپنے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔ بعض کا شاذ قول یہ ہے کہ ان کا نام رملہ ہے اور ان کے والد کا لقب زاد الراکب [10] تھا، کیونکہ وہ بہت سخی تھے۔ جب وہ سفر کرتے تو ان کے ساتھیوں میں سے کوئی زاد راہ نہ لیتا، کیونکہ وہ ان کی کفایت کرتے تھے، ان کی والدہ عاتکہ بنت عامر کنانیہ ہیں، بنوفراس سے تھیں اور ابو سلمہ بن عبدالاسد کی زوجہ تھیں، جو ان کے چچا زاد تھے، ان کے ساتھ

---

[1] السيرة النبوية (٣٥/٣) (٧٣) [2] اسد الغابة (٧٣٣٤) الاستيعاب (٥٦٦٤) تجريد (٣٠٩/٢)
[3] اسد الغابة (٧٣٣٦) تجريد (٣١٠/٢) [4] اسد الغابة (٤١٤/٥) [5] تجريد (٣١٠/٢)
[6] تجريد (٣١٠/٢) [7] الطبقات الكبرىٰ (٢٩٢/٨) [8] تجريد (٣١٠/٢)
[9] اسد الغابة (٧٣٣٥) تجريد (٣١٠/٢) [10] نسب قريش (٣٠٠، ٣١٥)

حبشہ کی طرف پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی، کہا جاتا تھا کہ وہ پہلی مسافر خاتون ہیں جو ہجرت کر کے مدینہ آئیں۔ جب ان کے شوہر زخمی ہو کر وفات پا گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کا پیغام دیا۔

ابن ابی عاصم [1] نے عبدالواحد بن ایمن کے طریق سے بحوالہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن، انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میری تین صفات ہیں: میں بڑی عمر والی ہوں، صاحب عیال ہوں، سخت غیرت والی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تم سے بڑا ہوں، اور عیال اللہ کے سپرد ہیں، رہی غیرت تو میں اللہ سے دعا کروں گا وہ اسے تم سے دور کر دے گا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، جب ان کے پاس آئے تو فرمایا: ''اگر تم چاہو تو ساتواں دِن تمہارے لیے مقرر کر دوں''۔ تو وہ تین دِنوں پر راضی ہو گئیں۔ صحیح میں یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے۔

ابن سعد نے عاصم اُحول کے طریق سے بحوالہ زیاد بن ابی مریم نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے، جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ شخص جنتی ہو پھر وہ عورت اس کے بعد نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اکٹھا کر دے گا، اسی طرح کوئی عورت مر جائے اور خاوند پیچھے رہ جائے۔ آؤ ہم عہد کریں کہ ہم آپ کے بعد نکاح نہ کریں گی، اور آپ میرے بعد شادی نہ کریں۔ انہوں نے کہا: ''کیا تم میرا کہا مانوں گی؟'' انہوں نے کہا: میں جب آپ سے مشورہ لیتی ہوں تو آپ کی اطاعت کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا: اگر میں مر گیا تو نکاح کر لینا، پھر فرمایا: ''اے اللہ! میرے بعد ام سلمہ کو ایسا خاوند عطا فرما جو اسے رسوا نہ کرے، نہ ہی ایذاء دے''۔ فرماتی ہیں، جب وہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا: ابوسلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کر لیا۔

صحیح میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو کہے: ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اے اللہ! تجھ سے ہی میں اپنی مصیبت کے ثواب کی اُمید رکھتا ہوں، مجھے اس پر ثواب عطا فرما''۔ میں یہ کہنا چاہتی کہ مجھے اس کا بہتر بدلہ دے تو کہتی: ابوسلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ میں یہی دعا مانگتی رہی، پھر قصہ ذکر کیا۔

ابن سعد [2] کا قول ہے: ہمیں معمر نے بحوالہ زہری، انہوں نے ہند بنت حارث فراسیہ سے روایت کی، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ کا میرے نزدیک ایک مقام ہے جس تک کوئی اور نہیں پہنچ سکا''۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں نے پوچھا: اس مقام کا کیا ہوا؟ تو انہوں نے جان لیا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس مقام تک پہنچ چکی ہیں۔

فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن عمر نے بتایا، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی زناد نے بحوالہ ہشام بن عروہ، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، مجھے ان کے حسن و جمال کا پتہ چلا تو سخت غم ہوا۔ میں نے بہانے سے انہیں دیکھ لیا، اللہ کی قسم! جو مجھ سے ان کی خوبصورتی بیان ہوئی تھی، وہ

---

[1] الآحاد والمثانی الحدیث (٤٢٤/٥) [2] الطبقات الکبریٰ (٦٦/٨)

اس سے زیادہ حسن و جمال والی تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو صرف غیرت ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی انہیں بہانے سے دیکھ لیا اور مجھ سے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! تم جیسی کہہ رہی تھی ویسی نہیں بلکہ اس سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ میں نے انہیں بعد میں دیکھا، وہ ویسی ہی تھیں جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی احادیث روایت کیں۔ ان سے ان کی اولاد عمر، زینب اور ان کے مکاتب نبہان، ان کے بھائی عامر بن ابی امیہ اور ان کے موالی عبداللہ بن رافع، نافع، سفینہ، ابوکثیر اور سلیمان بن یسار نے روایت کیا۔

ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کیا اور حضرت عائشہ، ابوسعید خدری، قبیصہ بن ذؤیب، نافع مولیٰ ابن عمر، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور دوسرے لوگوں نے حدیث روایت کی۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ۵۹ھ میں شوال کے مہینے میں وفات پائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی، ان کی عمر چوراسی (۸۴) برس تھی، جیسا کہ قول ہے۔

ان سے ایک جماعل نے حدیث کی روایت لی، یہ قول جید نہیں، صحیح مسلم میں ثابت ہے کہ حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان یزید بن معاویہ کے دورِ حکومت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا...... (الحدیث) [1]

یزید کی حکومت ان کے والد کی وفات کے بعد ۶۰ھ میں تھی۔ ابن حبان کا قول ہے: ۶۱ھ میں حضرت حسین بن علی کی شہادت کی خبر آنے کے بعد وفات پائی۔

میں کہتا ہوں: یہ زیادہ صحیح ہے۔ محارب بن دثار کا قول ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پڑھائیں، اس وقت مروان بن حکم مدینہ کے امیر تھے۔ بعض کا قول ہے: ولید بن عتبہ بن ابوسفیان۔

میں کہتا ہوں: دوسرا قول زیادہ صحیح ہے، کیونکہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تمام اقوال کے مطابق حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے قبل وفات پاگئے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حالتِ مرض میں نمازِ جنازہ کی وصیت حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے لیے کی تھی۔ پھر وہ صحت یاب ہوگئیں اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ ان سے پہلے وفات پاگئے۔

۱۱۸۴۲ ہند بنت الحصین [2]

بن مطلب۔ ابن سعد [3] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی بہن حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۸۴۳ ہند بنت الحکم

بن ابی العاص بن امیہ، قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[1] مسند احمد (۳۰۷/۶، ۳۱۳) المعجم الکبیر (۴۹۹/۲۳، ۵۰۶، ۵۸۶) الأحاد والمثانی (۴۲۴/۵، ۱۷۶، ۲۲۲، ۲۶۰)

[2] تجرید (۳۱۰/۲) [3] الطبقات الکبریٰ (۱۶۵/۸)

۱۱۸۴۴ هند بنت ربیعه [1]

بن حارث بن عبدالمطلب، حبان بن واسع کی زوجہ ہیں، یہ ابوعمر کا قول ہے، فرماتے ہیں: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پا گئے، تو ان کی ایک اور زوجہ انصاریہ تھیں، جسے انہوں نے دودھ پلانے کے دوران طلاق دے دی، پھر ان کی وفات ہوگئی۔ ایک برس گزر گیا اور انہیں حیض نہ آیا، دونوں اپنا معاملہ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں، انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ خاتون ہند کے ساتھ میراث میں شریک ہوں گی، حضرت ہند نے انہیں ملامت کی تو انہوں نے فرمایا: تمہارے چچا زاد علی کا اسی پر عمل ہے۔

میں کہتا ہوں: زبیر بن بکار نے موفقیات میں یہ قصہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۴۵ هند بنت زیاد

سہل بن سعد الساعدی کی زوجہ ہیں۔ زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں اپنی سند کے ساتھ ان سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سہل بن سعد کے ہاں تشریف لے گئے اور گھر کے درمیان بیٹھے حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا۔ فرماتی ہیں: جب میں حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے گھر گئی تو میں نے گھر کے درمیان میں نماز پڑھنے کی جگہ دیکھی۔

۱۱۸۴۶ هند بنت أبی سفیان

بن حرب بن امیہ امویہ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی بہن ہیں، حارث بن نوفل بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں، ان سے محمد پیدا ہوئے، یہ ابن سعد [2] کا قول ہے، اور یہ اضافہ کیا: عبداللہ، ربیعہ، عبدالرحمٰن، رملہ اور ام زبیر فرماتے ہیں: ان کی والدہ صفیہ بنت ابوعمرو بن امیہ ہیں۔

۱۱۸۴۷ هند بن أبی سفیان

بعض کا قول ہے کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا جو ام المؤمنین ہیں ان کا نام ہے، معروف یہ ہے کہ ان کا نام رَملہ ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۱۱۸۴۸ هند بنت سماك [3]

بن عتیک بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل انصاریہ، اسید بن حضیر کی پھوپھی ہیں۔ ابن حبیب [4] کا قول ہے: سعد بن مُعاذ کی زوجہ ہیں، عمر اور عبداللہ کی والدہ ہیں۔ عدوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: حارث بن اوس بن معاذ کی والدہ ہیں، بیعت کرنے والی صحابیات میں ہیں۔ ابن سعد [5] کا قول ہے: ان کی والدہ جندب بنت رفاعہ ام زنبر بن زید بن مالک اوسیہ ہیں، ہند، اسید بن حضیر بن سماک کی پھوپھی ہیں۔ پہلے وہ اوس بن معاذ کی زوجہ تھیں، جس سے حارث بن اسلم پیدا ہوئے، وہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے،

---

[1] اسد الغابة (۷۳۳۹) الاستیعاب (۳۵٦٦) تجرید (۳۱۰/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۱۷۴/۸)

[3] اسد الغابة (۷۳۴۰) تجرید (۳۱۰/۲) [4] اسد الغابة (۴۱۵/۵) [5] الطبقات الکبریٰ (۲۳۱/۸)

اس کے بعد ان کے بھائی سعد بن معاذ سے نکاح ہوا جن سے عبداللہ اور عمر کی ولادت ہوئی، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۸۴۹ هند بنت سهل الجهنيه

بعض کا قول ہے: معاذ بن جبل کی والدہ ہیں۔ یہ ابن سعد کا قول ہے: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث نوحہ کی ممانعت کے بارے میں ہے، اس میں ہے: پانچ عورتوں نے اس عہد کو پورا نہ کیا، ان میں سے ایک ام معاذ ہیں۔

۱۱۸۵۰ هند بنت سهل[1]

بن عمر بن جشم انصاریہ جشمیہ، اسلام لائیں اور بیعت کی۔ یہ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن سعد کے قول سے نقل کیا ہے۔

۱۱۸۵۱ هند بنت أبی طالب[2]

بن عبدالمطلب، بعض کا قول ہے: یہ حضرت ام ہانی کا نام ہے، جو اپنی کنیت سے مشہور ہیں، بعض کا قول ہے: ان کا نام عاتکہ ہے اور مشہور یہ ہے کہ ''فاختہ'' ہے، یہ ابن اسحاق[3] کا قول ہے۔ جو یونس بن بکیر وغیرہ کی ان سے روایت میں منقول ہے، جو فتح مکہ کے قصے میں ہے۔ رہا ابن ابی ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی، حضرت ام ہانی کا خاوند تھا اور نجران میں حالت کفر میں میرا، جب اسے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کی خبر ملی تو کہا:

''ہند کیا تمہیں اس کا شوق ہو گیا تھا یا تمہارے پاس اس کا سوال آیا، گٹھلیوں کے ایسے ہی اسباب اور بکھیر ہوتی ہے۔ مضبوط قلعے کی چوٹی میں جو نجران میں ہے، بے چینی کی لہر دوڑ گئی''۔

۱۱۸۵۲ هند بنت عتبه[4]

بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشیہ، حضرت معاویہ بن ابوسفیان کی والدہ ہیں ان کے اسلام سے پہلے کے حالات مشہور ہیں کہ غزوۂ اُحد میں شریک تھیں، انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کا مثلہ کیا، مسلمانوں کے بہت خلاف تھیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کی نعمت سے نوازا تو ان کے شوہر اسلام لائے پھر فتح کے دِن یہ بھی اسلام لائیں، خواتین کی بیعت میں ان کا قول مروی ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ وہ چوری کریں گی نہ زنا کریں گی''۔ انہوں نے کہا: کیا آزاد عورت زنا کر سکتی ہے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی اولادوں کو قتل نہ کریں گی''۔[5] تو انہوں نے کہا: ہم نے ان کے بچپن میں ان کی پرورش کی اور بڑے ہونے پر آپ نے انہیں قتل کیا، ان کا یہ قول مشہور ہے۔ ابن سعد[6] نے اپنے طرق سے صحیح سند کے ساتھ بحوالہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ، انہوں نے میمون بن مہران سے مرسل حدیث روایت کی ہے ''وہ زنا نہیں کریں گے''۔ تو ہند نے کہا: کیا آزاد عورت زنا کر سکتی ہے؟ ''اور تم اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گی''۔ تو انہوں نے کہا: آپ نے انہیں قتل کیا ہے۔

---

[1] تجريد (٣١٠/٢) [2] اسد الغابة (٧٣٤١) الاستيعاب (٣٥٦٧) تجريد (٣١٠/٢)

[3] السيرة النبوية (٤٩/٤) [4] اسد الغابة (٧٣٤٢) الاستيعاب (٣٥٦٨) تجريد (٣١٠/٢)

[5] سورة الممتحنة (١٢) [6] الطبقات الكبرىٰ (١٧٠/٨)

ایک روایت میں ہے لیکن انہوں نے کہا: کیا آپ نے بدر کے دِن ہماری اولاد کو چھوڑا ہے۔ انہوں نے اپنے خاوند کے مال میں سے بغیر اجازت کے کچھ مال لینے کے بارے میں سوال کیا جو کفایت کرے کہ اس میں انہیں گناہ ہوگا، یہ حدیث صحیحین میں ہے، اس میں ہے: ''ان کے مال میں سے معروف طریقے سے لو جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہے''۔

یہ ہشام بن عروہ کی بحوالہ ان کے والد روایت ہے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ عبداللہ بن محمد بن عروہ نے شاذ روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں: بحوالہ ہشام، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ہند سے روایت کی ہے۔ اسے ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔ اس کے شروع میں ہے: ہند نے کہا: میں محمد سے بیعت کرنا چاہتی ہوں، انہوں نے کہا: میں نے تمہیں کفر کرتے دیکھا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس مسجد میں، اس رات سے قبل میں نے کسی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرتے نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے رات گزاری، انہوں نے کہا: تم سے جو ہوا، سو ہوا۔ اپنے قبیلے کے ایک آدمی کے ساتھ جاؤ۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف گئیں، انہیں ساتھ لیا، انہوں نے ان کے لیے اجازت طلب کی، پھر وہ نقاب کئے ہوئے اندر گئیں، پھر بیعت کا قصہ بیان کیا، اس میں وہی الفاظ ہیں جو گزر چکے ہیں، اس میں ان کا یہ قول ہے: ابوسفیان بخیل آدمی ہے، مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو مجھے کافی ہو، اور میں ان کو بتائے بغیر ان کے مال میں سے لے لیتی ہوں..... (الحدیث) [1]

اس روایت میں ہے، جو شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل مروی ہے، حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ابوسفیان کے مال میں سے خرچ کیا ہے تو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے میرے مال سے جو لیا ہے وہ حلال ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب حضرت ہند رضی اللہ عنہا اسلام لائیں تو کلہاڑے سے اپنے گھر میں موجود بت کو مارنے لگیں، یہاں تک کہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور کہنے لگیں: ہم تمہارے بارے میں دھوکے میں تھے۔

ابوعمر کا قول ہے: ایک قول کے مطابق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تھوڑے عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پائی حضرت ابوقحافہ کی وفات کے دِن فوت ہوئیں، صاحب الامثال کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بعد بھی زندہ رہیں، کیونکہ بلا اختلاف حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پا گئے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہند کا مجھ سے نکاح کر دیجئے۔ انہوں نے کہا: وہ اولاد سے ناامید ہوگئی ہیں۔ اور انہیں شادی کی حاجت نہیں، اس نے کہا: پھر مجھے فلاں علاقے کی حکومت دے دیں، حضرتِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے شعر پڑھا:

''اس نے ایسی چیز کو طلب کیا جسے وہ حاصل نہیں کر سکتا، جب اس سے عاجز ہوگیا تو ایسی چیز کو طلب کیا جو اس سے بھی بعید ہے''۔

میں نے طبقات ابن سعد میں اعتماد کے ساتھ لکھا ہوا پایا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات پا گئیں۔

۱۱۸۵۳ ہند بنت عتیق

بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم، ان کی والدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاخوۃ

[1] مختصر تاریخ دمشق (۱۸۹/۲۷)

میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: اسلام لائیں اور نکاح کیا۔ آپ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوانح میں لکھا ہے: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ابوہالہ کے بعد عتیق بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے نکاح ہوا، جس سے ایک لڑکی جسے کہا جاتا تھا، پیدا ہوئی، ان سے صیفی بن امیہ بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم جو ان کا چچا زاد تھا، نکاح کیا۔ اس سے محمد بن صیفی پیدا ہوئے۔ محمد کی اولاد کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے بنوطاہرہ کہا جاتا تھا۔

۱۱۸۵۴ هند بنت عقبه

بن ابی مُعیط امویہ، ولید کی بہن ہیں۔ پہلے گزر چکا ہے کہ ان کے والد بدر میں قتل ہوئے اور ان کی والدہ اروی بنت کریز اور دونوں بھائی ولید اور خالد فتح کے دن اسلام لائے۔

۱۱۸۵۵ هند بنت عمرو بن الجَمُوْح

انصاریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۵۶ هند بنت عمرو[1]

بن حرام انصاریہ، حضرت جابر بن عبداللہ کی پھوپھی ہیں، جو مشہور صحابی ہیں۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن مندہ کا قول ہے: واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث ایوب بن نعمان سے بحوالہ اپنے والد اور انہوں نے ان سے روایت کیا ہے۔[2]

میں کہتا ہوں: امالی المحاملی میں ہم نے اسے روایت کیا ہے۔

۱۱۸۵۷ هند بنت محمود[3]

بن سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ[4] اور ابن حبیب[5] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ان کی والدہ شموس بنت عمرو بن حرام بن ثعلبہ سلمیہ ہیں، ان سے عمر بن سعد بن معاذ اشہلی نے نکاح کیا۔

۱۱۸۵۸ هند بنت المقوّم[6]

بن عبدالمطلب بن ہاشم، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمرہ انصاری نے ان سے نکاح کیا، جس سے عبدالرحمن اور عبداللہ پیدا ہوئے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ قلابہ بنت عمرو بن جعونہ سہمیہ ہیں۔

---

[1] اسد الغابة (۷۳۴۳) الاستيعاب (۳۵۶۹) تجريد (۳۱۰/۲)

[2] اسد الغابة (۴۱۷/۵) طبقات الكبرىٰ (۲۸۷/۸) [3] اسد الغابة (۷۳۴۴)

[4] الطبقات الكبرىٰ (۲۴۳/۸) [5] اسد الغابة (۴۱۷/۵) [6] تجريد (۳۱۱/۲)

۱۱۸۵۹ ہند بنت منبہ [۱]

بن حجاج سہمیہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کی والدہ ہیں اور فتح کے دن اسلام لائیں۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے، ابن دباغ نے بحوالہ ابوعلی جیانی اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [۲]

۱۱۸۶۰ ہند بنت المنذر [۳]

بن جموح بن زید بن منذر انصاریہ، بنوساعدہ سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [۴]

۱۱۸۶۱ ہند بنت ھُبَیرہ [۵]

میں نے حدیث ثوبان میں ذکر کیا ہے، جسے نسائی [۶] نے ابوسلام حبشی کے طریق سے بحوالہ ابواسماء رجبی نقل کیا ہے کہ ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ ہند بنت ہُبیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارا تو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس کی شکایت لے کر گئیں..... (الحدیث) اس میں یہ قول بھی ہے: ''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات دی''۔ ابن اثیر [۷] کا قول ہے: ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: جو نسخہ مجھے ملا ہے اس میں صریفینی کے قلم سے نہیں لکھا۔

۱۱۸۶۲ ہند بنت الولید [۸]

بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس، بعض کا قول ہے: ان سے ان کے چچا ابوحذیفہ کے مولیٰ سالم نے نکاح کیا۔ سنن ابوداؤد [۹] میں یہ حدیث یونس کے طریق سے بحوالہ زہری منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھ سے عروہ نے بحوالہ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کو متبنیٰ بنا لیا تھا پھر اپنی بھتیجی ہند بنت ولید بن عتبہ سے ان کا نکاح کیا، قدامہ بن مظعون اور مہاجر بن ابی امیہ سے حدیث مروی ہے۔

۱۱۸۶۳ ہند بنت یزید [۱۰]

کلابیہ، برصاء کی بیٹی ہیں۔ ابوعبیدہ نے ان کا نام لیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۶۴ ہند، إمرأة بلال

قسم ثالث میں ان کا ذکر آئے گا۔

---

[۱] اسد الغابة (۷۳۴۵) تجريد (۳۱۱/۲) [۲] اسد الغابة (۴۱۷/۵) [۳] اسد الغابة (۷۳۴٦) تجريد (۳۱۱/۲)

[۴] الطبقات الكبرىٰ (۲۸۹/۸) [۵] اسد الغابة (۷۳۴۷) تجريد (۳۱۱/۲) [۶] نسائى (۵۱۵۵)

[۷] اسد الغابة (۴۱۷/۵) [۸] اسد الغابة (۷۳۴۸) تجريد (۳۱۱/۲) [۹] ابوداؤد (۲۰٦۱)

[۱۰] اسد الغابة (۷۳۴۹) الاستيعاب (۳۵۷۰) تجريد (۳۱۱/۲)

۱۱۸۶۵ هند الجُهنیه ✿

ابوموسیٰ نے ذیل میں بحوالہ مستغفری، انہوں نے حسن بن محمد بن ابوعبداللہ بن محفوظ سمرقندی، انہوں نے ابوبکر شافعی سے، انہوں نے ابوعباس مسروق سے، انہوں نے عمر بن حکم اور حفص وراق، قاسم بن حسن سے بحوالہ ابن سعد، انہوں نے اپنے والد سے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اسلام کے ابتدائی زمانے میں ایک نوجوان شخص بشر نامی بنواسد بن عبدالعزیٰ سے تھا، جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتا تو جھنیہ سے عہد لیتا۔ اس نے ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا، جس کے شوہر کا نام سعد بن سعید تھا، وہ اس کے عشق میں مبتلا ہوگئی اور ہر روز صبح بیٹھا کرتی تھی تاکہ وہ اسے دیکھے.... پھر طویل قصہ ذکر کیا۔ رجال کے تحت حرف باء میں بشر اُسدی کے سوانح میں ان کی طرف اشارہ گزر چکا ہے۔

۱۱۸۶۶ هند

بے نسبت، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کی حدیث میں جو مسلم میں ہے ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش کے قصے میں استحاضہ کے بارے میں حدیث عائشہ سنی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ہند پر رحم کریں، اگر ان کو یہ فتویٰ معلوم ہوتا تو اللہ کی قسم! روتیں، کیونکہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

القسم الثانی از حرف الهاء

۱۱۸۶۷ هند بنت الحکم

بن العاص بن امیہ امویہ، حضرت عثمان بن عفان کی چچا زاد اور مروان کی بہن ہیں۔ زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن سمرہ عبشمی نے جو مشہور صحابی ہیں، ان سے نکاح کیا جس سے اولاد ہوئی۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل پیدا ہوئیں۔

۱۱۸۶۸ هند بنت زیاد

سہل بن سعد کی زوجہ ہیں، قسم اوّل میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثالث از حرف الهاء

۱۱۸۶۹ هند الخولانیه ✿

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابن مندہ کا قول ہے: سعید بن عبدالملک نے ان کا نام لیا ہے، بحوالہ اوزاعی، انہوں نے عمیر بن ہانی سے، انہوں نے ہند خولانیہ سے جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، فرماتی ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب بستر پر آتے تو کہتے: اے اللہ! میری لغزشوں کو بخش دے اور میری نیکیوں کو قبول فرما، اور میری کمزوریوں میں میرا عذر قبول فرما۔ اس حدیث سند سے ذکر کیا ہے، جسے وہ سعید بن عبدالملک تک لے گئے ہیں۔ فرماتے ہیں: ان سے مسند حدیث مروی ہے جسے جریری نے بحوالہ ابوورد، انہوں نے بنوعامر کی ایک خاتون سے، انہوں نے ان سے روایت کیا ہے۔

✿ اسد الغابۃ (۷۳۳۷) تجرید (۲/۳۱۰) ✿ اسد الغابۃ (۷۳۳۸) تجرید (۲/۳۱۰)

میں کہتا ہوں: ابونعیم نے اسے موصولاً ذکر کیا ہے لیکن اس میں ان کا نام نہیں لیا، مسند یعقوب بن شیبہ میں حسن سند سے ہے جسے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بنوعامر کی ایک خاتون نے بحوالہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زوجہ روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور سلام کیا، پھر فرمایا: کیا بلال یہاں ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، انہوں نے فرمایا: ''شاید آپ بلال سے ناراض ہیں''۔ انہوں نے کہا: وہ جب بھی میرے پاس آتے ہیں، کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال جو بات مجھ سے بیان کریں وہ سچ ہے، بلال جھوٹ نہیں بولتے، بلال سے ناراض نہ ہو، جب تک بلال تم سے ناراض رہے گا تمہارا کوئی عمل قبول نہ ہوگا''۔ [1]

ابن اثیر [2] کا قول ہے: میرے نزدیک اس میں تردد ہے، کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خولان کے لوگوں میں، شام میں اقامت اختیار کرنے کے بعد شادی کی تھی، حدیث میں یہ مروی نہیں کہ وہ خولان سے ہیں، احتمال ہے کہ یہ غیر خولانیہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: اس کا احتمال ہے، اس وجہ سے مبہمات میں مرفوع حدیث روایت کرنے والی خاتون حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔

۱۱۸۷۰ هُنیده بنت صَعصَعه

بن ناجیہ تمیمیہ مجاشعیہ، غالب کی بہن ہیں جو فرزدق کے والد ہیں، زبرقان بن بدر کی زوجہ ہیں، انہوں نے نبوّت کا زمانہ پایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں حطیئہ کے زبرقان بن بدر کے ساتھ قصے میں ان کا ذکر ہے، انہیں ذات الخمار کہا جاتا تھا۔

ابوعبیدہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں، جس کے میرے والد صعصعہ، میرے بھائی غالب، میرے شوہر زبرقان، میرے ماموں اقرع بن حابس کی طرح چار شخص ہوں، اس کے لیے جائز ہے کہ ان کے سامنے سر سے اوڑھنی اتار دے۔

القسم الرابع از حرف ہاء

۱۱۸۷۱ هُجیمه [1]

بعض کا قول ہے: خیرہ۔ ام الدرداء۔ ابن اثیر [2] کا قول ہے: ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کے کلام سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں، ان کے نام میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ وہ دو ہیں۔ بڑی کا نام خَیرہ اور چھوٹی کا نام ہُجیمہ ہے اور اسے شرفِ صحابیت حاصل نہیں۔

۱۱۸۷۲ هند بنت حارث

فراسیہ، صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ میں اصحاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف، جو ہند سے بحوالہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مروی ہے، کے بارے میں اختلاف میں ہے۔ اس کے بعض طرق، اسے یحییٰ بن سعید انصاری نے بحوالہ ابن شہاب، انہوں نے قریش کی ایک خاتون سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا، یہ روایت ہند بنت حارث کے بارے میں ہے، جنہوں نے ان کا نسب قرشیہ لکھا ہے، انہوں نے فراسیہ لکھنے میں لفظی غلطی کی ہے یا وہ قریش کی طرف منسوب ہیں، کیونکہ وہ بنوکنانہ سے ہیں اور بنوفراس کنانہ کے بطن سے ہے۔

---

[1] مختصر تاریخ دمشق (۱۹۶/۲۷) اسد الغابۃ (٤١٥/٥) [2] اسد الغابۃ (٤١١/٥)

[1] اسد الغابۃ (۷۳۲۵) تجرید اسماء الصحابۃ (۳۰۹/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۲٤۲/۸)

حرف واؤ

القسم الاوّل از حرف واؤ

۱۱۸۷۳ وَدّہ بنت عقبہ ❶

بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل، اشہلیہ۔ ام حکم ہیں، قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبدمناف کی زوجہ ہیں، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، محمود بن لبید کی پھوپھی ہیں، ان کی والدہ ام البنین بنت حذیفہ بن ربیعہ قضاعیہ ہیں، جو بنوسلامان سے ہیں۔

۱۱۸۷۴ وَسناء بنت الصَّلت ❷

سلمیہ، ابن ماکولا ❸ نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور رخصتی سے قبل وفات پاگئیں، تجرید میں یہی مذکور ہے، ابن ابی خیثمہ اور ابن ابی عبدہ نے ان کا ذکر کیا ہے، اور ان کے دادا کا نام صَلت لکھا ہے۔

عبدالقاہر بن سری کا قول ہے: ان کا نام سنا ہے اور قتادہ کا قول ہے ان کا نام اسماء ہے، یہ سب پہلے گزر چکا ہے۔

۱۱۸۷۵ وقصاء بنت مسعود ❹

بن عامر بن عدی بن جشم انصاریہ، ابن سعد ❺ کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، فرماتے ہیں: ان کی والدہ کبشہ بنت اوس بن امیہ بن عامر بن خطمہ ہیں، وقصاء کا نکاح نعمان بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ حارثی سے ہوا۔

۱۱۸۷۶ وهبه بنت أبی

بن خلف جمحیہ، عبداللہ بن حمید کی زوجہ ہیں، زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث دونوں خالی ہیں۔

القسم الرابع از حرف واؤ

۱۱۸۷۷ وصله بنت وائل ❻

ابن بشکوال نے ان کا ذکر کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: وہ لفظی غلطی ہے، وہ فاضلہ ہیں، حرف فاء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

❶ تجرید (۳۱۱/۲) ❷ تجرید (۳۱۱/۲) ❸ الإکمال ❹ تجرید (۳۱۱/۲)
❺ الطبقات الکبرٰی (۲۴۲/۸) ❻ تجرید (۳۱۱/۲)

حرف یاء

القسم الاوّل از حرف یاء

۱۱۸۷۸ یُسَیرہ[1]

تصغیر کے ساتھ ہے، بنت ملیکہ (تصغیر کے ساتھ ہے)۔ بن زید بن خالد بن عجلان انصاریہ، بنوعوف بن خزرج سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[2]

۱۱۸۷۹ یُسَیرہ[1]

ام یاسر، بعض کا قول ہے، یاسر انصاریہ، ان کی کنیت ام حمیضہ ہے، ابن سعد کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، اور حدیث روایت کی، ابوعمر کا قول ہے: ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ[2] اور ابن سعد نے ہانی بن عثمان کے طریق سے بحوالہ ام حُمَیضہ بنت یاسر، انہوں نے اپنی دادی یُسَیرہ سے روایت کیا ہے اور وہ ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے تھیں، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم پر سبحان اللہ، تقدیس اور لا إلٰہ إلا اللہ کہنا واجب ہے اور انگلیوں پر شمار کرو، کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور وہ جواب دیں گی''۔

---

[1] اسد الغابة (۷۳۵۰) تجريد (۳۱۱/۲) [2] اسد الغابة (۴۱۹/۵)

[1] اسد الغابة (۷۳۵۱) تجريد (۳۱۲/۲) [2] ترمذي (الحديث: ۳۵۸۳)

فصل فیمن عرف بالکنیة من النساء

حرف الف

القسم الاوّل

۱۱۸۸۰ ام ابان بنت عتبه ❶

بن ربیعہ بنت عبد شمس عبشمیہ۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ ابوعمر کا قول ہے: جب وہ شام سے آئیں تو انہیں حضرت عمر، علی، زبیر، طلحہ نے نکاح کا پیغام دیا۔ انہوں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیغام کو قبول کر کے ان سے نکاح کیا، مجھے معلوم نہیں کہ ان سے کوئی روایت مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: اسحاق بن طلحہ کی والدہ ہیں، ابان بن سعید بن العاص کی زوجہ تھیں جو روم کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

۱۱۸۸۱ ام أزهر العائشیه ❷

ابوعمر کا قول ہے: ان سے حدیث مروی ہے جسے خواتین کے حوالے سے نقل کیا ہے، اس میں تردد ہے، پھر اسے ابوزُرعہ رازی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ہم سے محمد بن مرزوق نے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اُنیسہ بنت مُنقِذ العائشیہ نے روایت کی، وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے زینب بنت زبرقان عائشیہ نے بحوالہ ان میں سے ایک خاتون ام ازھر نے روایت کیا کہ ان کے والد انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی، وہ نیک خاتون تھیں۔ ❸

اسے مطین نے بحوالہ محمد بن مزوق سے اور باوردی نے مطین سے اور ابن مندہ نے باوردی سے نقل کیا ہے۔

۱۱۸۸۲ ام إسحاق الغنویه ❹

رجال، حرف الف میں ان کے بیٹے اسحاق کے سوانح میں حدیث کے شروع میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، اس کا باقی حصہ یہ ہے: پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما رہے تھے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں رو رہی تھی۔ اسحاق یعنی ان کا بھائی

❶ اسد الغابة (۷۳۵۲) الاستیعاب (۳۵۷۳) تجرید (۳۱۲/۲)

❷ اسد الغابة (۷۳۵۳) الاستیعاب (۳۵۷٤) تجرید (۳۱۲/۲)

❸ المعجم الکبیر (۴۲۰/۲۵) جامع المسانید والسنن (۱۵۹/۱٦)

❹ اسد الغابة (۷۳۵٤) الاستیعاب (۳۵۷۵) تجرید (۳۱۲/۲)

شہید ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلو بھر پانی لیا اور میرے چہرے پر چھڑکا۔ ام حکیم بنت دینار جوان سے روایت کرنے والی ہیں، فرماتی ہیں: پھر جب کبھی ان کو کوئی بڑی مصیبت پہنچتی تو ان کی آنکھوں میں آنسو ہوتے لیکن رخساروں پر نہ بہتے۔ [1]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ [2] نے ام حکیم بنت دینار کے طریق سے بحوالہ ان کی مولاۃ ام اسحاق اسے نقل کیا ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں ثرید کا پیالہ لایا گیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالیدین تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شوربا دیا اور کہا: ''اے ام اسحاق! اس میں سے پیو''۔ مجھے یاد آیا کہ میں روزہ سے ہوں، میں بھول گئی تھی، ذوالیدین نے فرمایا: پیٹ بھرنے کے بعد یاد آیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رزق ہے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ مجھے یہ روایت عالی سند سے ملی ہے، میں نے اسے شیخ ابواسحاق تنوخی کے سامنے پڑھا کہ احمد بن ابوطالب نے انہیں بتایا کہ ہمیں ابن اللیثی، ابوالوقت، ابن داؤد، ابن عین، ابواسحاق شامی نے عبد بن حمید، ابوعاصم نے بحوالہ یسار بن عبدالملک بتایا ہے کہ مجھ سے ام حکیم بنت دینار نے بحوالہ اپنی مولاۃ ام اسحاق بیان کیا، فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور گوشت لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھاؤ'' میں نے کھایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شوربہ دیا، میں نے اسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا، مجھے یاد آیا کہ میں روزہ سے ہوں، اب میں نہ اپنے ہاتھ کو منہ کی طرف بڑھا رہی تھی اور نہ نیچے رکھ رہی تھی (یعنی میں رک گئی)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام اسحاق! کیا ہوا؟'' میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں روزہ سے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے روزے کو پورا کرو''۔ ذوالیدین کہنے لگے: کیا جب تمہارا پیٹ بھر گیا تو اب کہہ رہی ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ رزق ہے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے''۔

۱۱۸۸۳ ام الأسود

ابن ابی شیبہ نے بحوالہ ابن عباس روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام اسود کی بکری مرگئی..... (الحدیث) اس میں ہے: ''تم نے اس کی جلد سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا''۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب الایمان والنذور میں بحوالہ ابن عباس، انہوں نے سودہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی الفاظ اختصار کے ساتھ نقل کیے ہیں۔

سودہ بنت زمعہ کا ذکر گزر چکا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں ام الاسود نہیں، احتمال ہے کہ یہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ہو۔

۱۱۸۸۴ أم أُسَید [3]

ابواسید ساعدی کی زوجہ ہیں۔ صحیح بخاری [4] میں غسان کے طریق سے بحوالہ ابوحازم، انہوں نے سہل بن سعد سے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت ابواسید الساعدی کی شادی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بلایا، حضرت ام اسید نے رات

---

[1] تاریخ کبیر (۱۲۹/۲) مجمع الزوائد (۱۹/۳) جامع المسانید والسنن (۱۶۱/۱۶)
ابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ (۴۳۷/۲) [2] مسند احمد (۳۶۷/۶)

[3] اسد الغابۃ (۷۳۵۵) الاستیعاب (۳۵۷۶) تجرید (۳۱۲/۲) [4] بخاری (الحدیث: ۵۱۸۲)

کو پتھر کے برتن میں کھجوریں بھگودی تھیں اس کے علاوہ کوئی کھانا بنایا گیا نہ پیش کیا گیا تھا، جب نبی کریم ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو وہ آئیں اور آپ ﷺ کو پانی پلایا، تا کہ برکت حاصل کریں۔ ابوموسیٰ نے جراح بن موسیٰ کے طریق سے بحوالہ ابوحازم، انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت ابواسید الساعدی نے حضرت ام اسید سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے، آپ ﷺ نے ہی ان کا ان سے نکاح کیا تھا، انہوں نے کھانا بنایا، انہوں نے ہی نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو کھانا پیش کیا تھا۔

۱۱۸۸۵ أم إياس بنت ثابت

بن اجدع، ام حارث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۸۸۶ ام انس الأنصاريه [1]

یہ انس بن مالک نہیں، طبرانی [2] نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن کے طریق سے، جو ضعیف راوی ہیں، بحوالہ محمد بن زاذان، انہوں نے ام سعد زوجہ زید بن ثابت، انہوں نے ام انس سے روایت کیا، فرماتی ہیں، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے میری آنکھ لگ جاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام انس! عشاء کی نماز جلدی پڑھ لیا کرو، جب ہر وادی پر رات چھا جائے تو نماز کا وقت ہو گیا، نماز پڑھ لو، تم پر کوئی گناہ نہیں''۔ [3] (عشاء کی نماز وقت سے پہلے پڑھنا ان صحابیہ کے لیے خاص ہے)۔

۱۱۸۸۷ ام أنس بنت البراء [4]

بن معرور، عبداللہ بن ابونجیح نے ان کی حدیث مجاہد سے انہوں نے ان کے حوالے سے نقل کی ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بہتر شخص کے بارے میں بتاؤں؟'' ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص (اور اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا) اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں پکڑتا ہے (پھر اس شخص کا ذکر کیا جو بہتر ہونے میں اس کے قریب ہے) اپنی بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ ہوتا ہے، نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، تو وہ لوگوں کے شر سے دور ہو گیا''۔ [5]

ابن مندہ نے اسے جریر بن حازم کے طریق سے بحوالہ ابن اسحاق، انہوں نے ابن ابی نجیح سے روایت کیا ہے، محمد بن سلمہ نے بحوالہ ابن اسحاق ان کی مخالفت کی ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ام بشر، ابونعیم نے اسے ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۸۸ أم انس [6]

حضرت ابوانس کی زوجہ اور عمران بن ابوانس کی والدہ ہیں، طبرانی رحمۃ اللہ علیہ [7] نے محمد بن اسماعیل انصاری کے طریق سے بحوالہ

---

[1] اسد الغابة (۷۳۵۸) الاستيعاب (۳۵۷۷) تجريد (۳۱۲/۲)

[2] المعجم الكبير (۳۵۱۷/۲۵) [3] بياض فى الأصل [4] أسد الغابة (۷۳۵۹) تجريد (۳۱۲/۲)

[5] المعجم الكبير (۲۷۱/۲۵) مجمع الزوائد (۳۰۴/۱۰) جامع المسانيد (۱۶۲/۱۶)

[6] اسد الغابة (۷۳۶۰) تجريد (۳۱۲/۲) [7] المعجم الكبير (۳۵۹/۲۵)

موسیٰ بن عمران بن ابوانس، انہوں نے اپنی دادی ام انس سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں رفیق اعلیٰ کا مرتبہ دیا ہے اور میں آپ کے ساتھ ہونا چاہتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز قائم کرو، یہ سب سے افضل جہاد ہے اور گناہوں کو چھوڑ دو یہ سب سے افضل ہجرت ہے، اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرو، کیونکہ اعمال میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے''۔

طبرانی نے اسے اسحاق بن ابراہیم بن نسطاس کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے مرلع نے بحوالہ ام انس روایت کیا کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''گناہوں کو ترک کر دو کیونکہ یہ سب سے افضل ہجرت ہے''۔ (الحدیث)

اس میں ہے: اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو، کیونکہ تمہارے نامۂ اعمال میں کثرت سے اللہ کا ذکر، اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

ابوموسیٰ کا قول ہے: طبرانی [1] نے پہلی کا مستقل عنوان قائم کیا ہے اور دوسری کا حضرت ام سلیم کے سوانح میں ذکر کیا ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، گویا یہ تیسری ہیں، اسی طرح منقول ہے، یہ ظاہر نہیں ہوتا، بلکہ ظاہر یہ ہے کہ ام سلیم کے علاوہ وہ دونوں ایک ہیں، ابوعمر نے ام سلیم سے علیحدہ ان کا ذکر کیا ہے، لیکن فرمایا: یونس بن عثمان کی دادی ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ [2] نے تاریخ میں لکھا ہے، یونس بن عمران بن ابی انس بحوالہ اپنی دادی پھر یہی حدیث پہلے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

۱۱۸۸۹ ام انس بن عمرو [3]

بن مُرضَخہ انصاریہ۔ بنوعوف بن خزرج سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [4]

۱۱۸۹۰ أم أنس بنت واقد [5]

بن عمرو بن زید بن مرضخہ بن غنم بن عوف، ابن سعد [6] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان سے عمرو بن ثعلبہ نے نکاح کیا۔

۱۱۸۹۱ أم أوس البهزيّه [7]

ابوعمر کا قول ہے: اوس بن خالد نے اعلام النبوۃ سے ان کی حدیث روایت کی ہے، طبرانی [8] اور ابن مندہ نے عصمہ بن سلیمان کے طریق سے بحوالہ خلف بن خلیفہ، انہوں نے ابوہاشم رمانی سے، انہوں نے اوس بن خالد بہزی سے، انہوں نے اوس بن خالد بہزیہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے گھی پگھلایا اور ایک کُپّی میں ڈال کر آپ ﷺ کو ہدیہ میں بھیجا، آپ ﷺ نے اسے قبول کر

---

[1] المعجم الكبير (٣١٣/٢٥) [2] التاريخ الكبير (٤٠٩/٨)

[3] اسد الغابة (٧٣٦١) تجريد (٣١٢/٢) [4] المحبر (٤٢٤) [5] تجريد (٣١٢/٢)

[6] الطبقات الكبرىٰ (٢٨٧/٨) [7] اسد الغابة (٧٣٦٢) الاستيعاب (٣٥٧٨) تجريد (٣١٢/٢)

[8] المعجم الكبير (٣٦٣/٢٥)

کے اس میں سے لے لیا، برکت کی دعا دی، اور کپی انہیں واپس بھیج دی۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ گھی سے بھری ہوئی ہے۔ انہوں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا، لہٰذا وہ آئیں، اور ان کی آواز بلند ہو رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں اس بارے میں بتاؤ''۔ انہوں نے اس کپی میں سے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے دورِ خلافت میں یہاں تک کہ حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے تنازع تک کھایا، ابن سکن نے اسے حسن بن عرفہ کے طریق سے بحوالہ خلیفہ نقل کیا ہے، انہوں نے سند میں اوس بن خالد کا ذکر نہیں کیا۔

۱۱۸۹۲ أم إياس بنت أنس [1]

بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل انصاریہ، اشہلیہ۔ ان کی والدہ ام شریک بنت خالد بن خُنیس بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ ہیں۔ ابن سعد [2] کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، ابوسعد بن طلحہ کی زوجہ تھیں جو بنوعبدالدار سے تھے۔

۱۱۸۹۳ أم اياس بنت ابى الجسر

انصاریہ۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ تھیں، جب ان سے شادی ہوئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ولیمہ کرو، اگرچہ ایک بکری سے کیوں نہ ہو''۔ ابن قداح نے انساب اوس میں ان کا اور ابوحیسر کا نام لیا ہے، انس بن رافع اوسی۔

۱۱۸۹۴ ام أيمن (مولاة النبى ﷺ) [1]

اور آپ ﷺ کی ماما تھیں، ابوعمر کا قول ہے: ان کا نام برکہ بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان ہے، انہیں ام الظباء کہا جاتا تھا۔ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے: ہم سے سلیمان بن ابی شیخ نے روایت کیا، فرماتے ہیں: ام ایمن کا نام برکہ تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ کی باندی تھیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے: ''میری والدہ کے بعد ام ایمن میری والدہ ہیں''۔ [2]

ابونعیم کا قول ہے: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن کی باندی تھیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ہبہ کر دیں۔ ابن سعد کا قول ہے: بعض نے کہا کہ آپ ﷺ کو اپنی والدہ کی وراثت سے ملی تھی، آپ ﷺ نے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو انہیں آزاد کر دیا، عبید بن زید جو بنوحارث بن خزرج سے تھے، انہوں نے حضرت ام ایمن سے نکاح کیا، جس سے حضرت ایمن کی ولادت ہوئی، انہوں نے غزوات میں شرکت کی اور خیبر کے دِن شہید ہوئے، حضرت زید بن حارثہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیئے، آپ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا اور نبوت کے بعد حضرت ام ایمن سے نکاح کر دیا، جس سے اسامہ پیدا ہوئے۔ پھر واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ کے طریق سے جو بنوسعد بن بکر سے تھے، مسنداً نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت ام ایمن سے فرماتے: ''اے والدہ!'' اور جب انہیں دیکھتے تو فرمایا: ''یہ میرے گھر والوں کے باقی ماندہ لوگوں میں سے ہیں''۔

---

[1] الاستيعاب (٣٥٧٩) تجريد (٣١٣/٢) [2] الطبقات الكبرىٰ (٢٣٢/٨)

[1] اسد الغابة (٧٣٦٣) تجريد (٣١٣/٢) [2] مسند احمد (٢١٢/٣) جامع المسانيد والسنن (١٦٧/١٦)

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ہمیں ابو امامہ نے بحوالہ جریر بن حازم بتایا کہ میں نے عثمان بن قاسم کو فرماتے ہوئے سنا: جب حضرت ام ایمن نے نے ہجرت کی تو راستے میں شام ہوگئی، وہ روحاء کے قریب تھیں، انہیں پیاس لگی، ان کے پاس پانی نہیں تھا اور وہ روزے سے تھیں، انہیں بہت سخت پیاس لگی، ان کے سامنے آسمان سے ڈول لٹکایا گیا، جس میں نہایت سفید پانی تھا، انہوں نے اسے پکڑ لیا اور اس میں سے پانی پیا، یہاں تک کہ وہ سیراب ہوگئیں۔ وہ کہتی ہیں: اس کے بعد مجھے پیاس نہیں لگی، سخت گرمی کے دنوں میں روزے کی وجہ سے میں چاہتی تھی کہ مجھے پیاس لگے لیکن پھر بھی مجھے پیاس نہیں لگی۔

ابن سکن نے اسے ہشام بن حسان کے طریق سے بحوالہ عثمان اسی طرح نقل کیا ہے، اپنی روایت میں فرمایا: وہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے نکلیں، وہ پیدل چل رہی تھیں اور ان کے پاس زادِ راہ نہیں تھا۔ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں ہے: جب سورج غروب ہوا تو میرے سر کے پاس ایک برتن لٹکا ہوا تھا، فرماتی ہیں، اس روایت میں ہے، اس کے بعد میں گرمیوں میں روزے رکھتی اور دھوپ میں پھرتی تا کہ مجھے پیاس لگے، لیکن کبھی مجھے پیاس نہ لگی۔

ہمیں عبداللہ بن موسیٰ نے بتایا کہ ہمیں فُضیل بن مرزوق نے بحوالہ سفیان بنُ عیینہ بتایا، فرماتے ہیں: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت کرتی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے یہ پسند ہے کہ اہل جنت میں سے کسی خاتون سے شادی کرے تو ام ایمن سے شادی کرے''۔ تو ان سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کیا، ابن سکن بغوی نے نقل کیا ہے، بطریق سعید بن عبدالعزیز، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے ام ایمن سے نقل کیا ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ماما تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اہل سے فرمایا: ''شراب سے بچو....''۔ (الحدیث) ابن سکن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: یہ روایت مرسل ہے۔

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اور مسلم اور ابن سکن نے زہری رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ام ایمن کے حالات میں سے یہ ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ہیں، ان کی خادمہ تھیں، حبشی تھیں، جب حضرت آمنہ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد وفات پا چکے تھے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھاتی تھیں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ہوگئے، پھر ان سے حضرت زید بن حارثہ نے نکاح کیا۔ [1] یہ ابن سکن کے الفاظ ہیں۔

احمد اور بخاری نے اسی طرح نقل کیا ہے اور ابن سعد نے سلیمان تیمی کے طریق سے بحوالہ انس روایت کیا ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور کے درخت ہدیہ میں دیتے تھے، جب قریظہ اور نضیر کی فتح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یہ درخت واپس کرنے لگے، میرے گھر والوں نے مجھے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ درخت واپس مانگوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن کو دیئے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے واپس کر دیئے۔ اتنے میں حضرت ام ایمن تشریف لائیں، تو کپڑا ہلا کے وہ کہہ رہی تھیں، ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ہرگز یہ درخت نہیں دیں گے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ درخت دے چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے اتنے اور اتنے ہیں''۔ اور وہ کہہ رہی تھیں، ہرگز نہیں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا، میرا خیال ہے، فرمایا: ''اس طرح کے دس یا اس طرح کے دس کے قریب دیئے''۔ [2]

---

[1] بخاری (الحدیث: ۲۶۳۰) مسلم (الحدیث: ۴۵۷۸)

[2] بخاری (الحدیث: ۳۱۲۸، ۴۰۳۰) مسلم (الحدیث: ۴۵۷۹) مسند احمد (الحدیث: ۲۱۹/۳)

ابن سکن نے عبدالملک بن حصین کے طریق سے بحوالہ نافع بن عطاء انہوں نے ولید بن عبدالرحمن سے، انہوں نے حضرت ام ایمن سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا برتن تھا، جس میں رات کو پیشاب کرتے، جب صبح ہوتی تو میں اسے پھینک دیتی، ایک رات میں سوئی، مجھے بہت سخت پیاس لگی، غلطی سے میں نے اسے پی لیا، میں نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج کے بعد تمہارے پیٹ میں کوئی تکلیف نہ ہوگی''۔ [1]

میں کہتا ہوں: احتمال ہے کہ یہ اس قصے کے علاوہ ہے جو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کے ساتھ پیش آیا، جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ لیکن ابن سکن رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی وجہ سے فرمایا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کی کنیت ام ایمن تھی۔ واللہ اعلم!

ابن سکن نے سلیمان بن مغیرہ کے طریق سے بحوالہ ثابت، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیش کیا، یا تو آپ روزے سے ہوتے یا فرماتے میری خواہش نہیں ہے۔ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتیں اور خوش کن باتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دِل بہلاتیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: چلو! ام ایمن کی زیارت کو چلتے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زیارت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب یہ دونوں حضرات ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں، یہ دونوں کہنے لگے: اماں! آپ کس لئے روتی ہیں؟ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہت بہتر ہے۔ فرمایا: مجھے تو اس پر رونا آ رہا ہے کہ آسمان کی وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ جس سے ان حضرات کو بھی رونا آ گیا اور یہ اور وہ دونوں حضرات مل کے رونے لگے۔ اس روایت کو مسلم، امام احمد اور ابویعلی نے اسی سند سے نقل کیا ہے۔ اس میں ہے، لیکن مجھے اس وحی پر رونا آتا ہے جس کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ واقدی فرماتے ہیں: ام ایمن غزوہ اُحد میں شریک تھیں، وہ پانی پلاتیں اور مرہم پٹی کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شرکت کی، اس کی سند میں یحیٰی حمانی ہیں، ابونعیم نے اپنے طریق سے بواسطہ شریک منصور سے، انہوں نے عطاء سے بواسطہ ام ایمن کے بیٹے بحوالہ ایمن روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چور کا ہاتھ ڈھال کی وجہ سے کاٹا جائے''۔ جس کی قیمت نبی علیہ السلام کے دور میں ایک دینار یا دس درہم لگائی گئی، لیکن اس کی سند میں کلام ہے۔

طبرانی کی روایت ہے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے نماز پڑھنے کی جگہ سے جائے نماز پکڑا دو''۔ میں نے عرض کی: میں ایام میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا اثر ہاتھوں میں کہاں''۔ لیکن اس روایت میں انقطاع ہے۔ ابن سعد نے صحیح سند کے ذریعے بحوالہ طارق بن شہاب نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ام ایمن بے تحاشہ روئیں، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے آسمانی وحی پر رونا آتا ہے۔ اسی میں ہے: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو ام ایمن خبر ملتے ہی رو پڑیں، کسی نے پوچھا تو فرمایا: آج اسلام کمزور ہوگیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام ایمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر رو رہی تھیں، کسی نے آپ کو تسلی دی تو فرمایا: اللہ کی قسم! یہ تو مجھے معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونا ہے (اس کا

---

[1] مستدرک (۱۶۷/۱) السنن الکبریٰ (۹۹/۱) المعجم الکبیر (۴۷۷/۲۴) جامع المسانید والسنن (۱۶۸/۱۶)

صدمہ تو ہے ہی) لیکن اب مجھے وحی کے منقطع ہونے پر رونا آ رہا ہے۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ام ایمن خلافتِ عثمانی میں فوت ہوئیں۔ ابن سکن نے صحیح سند کے ذریعے بحوالہ زہری رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ وہ نبی علیہ السلام کے پانچ ماہ بعد فوت ہوئیں، یہ روایت مرسل ہے۔ حدیث طارق اس کے معارض ہے وہ موصول اور قوی ہے۔ ابن مندہ وغیرہ نے اس پر اعتماد کر کے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیس (۲۰) دن بعد ہوا، ابن سکن نے دونوں قولوں کو جمع کر کے ذکر کیا ہے کہ جن کا زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے وہ مولاۃ النبی تھیں اور جس کا طارق بن شہاب نے ذکر کیا ہے۔ وہ مولات ام حبیبہ، برکہ تھیں دونوں کا نام برکہ تھا، اور کنیت ام ایمن تھی یہ دور کا احتمال ہے۔

۱۱۸۹۵ أم أيمن

یہ دوسری ہیں، حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کی مولاۃ تھیں، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں مرسل سند سے ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ہمیں قبیصہ بن عقبہ نے بحوالہ سفیان ثوری، انہوں نے جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ام ایمن حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، جب وہ آتیں تو کہتیں: سلام الاعلیکم (صرف تم پر سلام ہو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں السلام علیکم کہنے کی رخصت دی۔

۱۱۸۹۶ أم أيوب بنت قيس[1]

بن عمرو بن امرئ القیس خزرجیہ انصاریہ، حضرت ابوایوب انصاری کی زوجہ ہیں جو مشہور صحابی ہیں۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ[2] نے ابن عیینہ کے طریق سے، عبداللہ بن ابی یزید سے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ام ایوب نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا جس میں سبزیاں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانا پسند نہ کیا، اور اپنے ساتھیوں سے کہا: ''اسے کھاؤ! میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے ڈر ہے کہ میرے ساتھی کو ایذاء نہ پہنچے''۔

فرماتے ہیں: حمیدی[3] کا قول ہے، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حدیث ہے جو ام ایوب آپ سے روایت کرتی ہیں کہ فرشتوں کو اس چیز سے ایذاء ہوتی ہے، جس سے بنوآدم کو تکلیف ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حق ہے''۔

۱۱۸۹۷ أم أيوب بنت قيس[4]

بن سعد بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک أغر۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ[5] کا قول ہے، ان کے علاوہ اور کسی نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

---

[1] اسد الغابة (٧٣٦٤) تجريد (٣١٣/٢) [2] ترمذی (الحديث: ١٨١٠) [3] الحميدی (٣٣٩)

[4] تجريد (٣١٣/٢) [5] الطبقات الكبرىٰ (٢٦٣/٨)

(۱۱۸۹۸) أم ايوب بنت مسعود [1]

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، اور مستغفری کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ بخاری [2] نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

القسم الثانی

(۱۱۸۹۹) أم ابان بنت جندب

بن عمرو بن حمید دوسیہ، زبیر بن بکار نے ایک واقعہ ذکر کیا ہے، جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ان کی شادی کی۔

[1] اسد الغابة (۷۳٦٥) الاستيعاب (۳۵۸۰) [2] التاريخ الكبير (۹۲/۸)

حرف الباء الموحدة

القسم الاوّل

۱۱۹۰۰ أم بُجيد الأنصاريه[1]

حارثیہ۔ ان کا نام خولہ ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے اور یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔

۱۱۹۰۱ أم بُرده بنت المنذر[2]

بن زید بن لبید بن عامر بن عدی بن نجار انصاریہ، نجاریہ، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ اسماء میں حرف حاء میں گزر چکا ہے کہ ان کا نام خولہ ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ[3] کا قول ہے: یہ زینب بنت سفیان بن قیس بن زعوراء ہیں، عدی بن نجار سے ہیں، ان سے براء بن اوس بن جعد بن عوف بن مبذول نے نکاح کیا، یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا، جب حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے گھر ان کی ولادت ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سپرد کر دیا۔ وہ انہیں دودھ پلاتی رہیں یہاں تک کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: مشہور یہ ہے کہ انہیں ام سیف نے دودھ پلایا، ممکن ہے دونوں نے دودھ پلایا ہو۔[4]

۱۱۹۰۲ أم بُرده انصاريه المازنيه

زبیر نے اخبار مدینہ میں بحوالہ محمد بن حسن، انہوں نے علی بن موسیٰ بن عروبہ سے، انہوں نے یعقوب بن محمد بن صعصعہ سے ان کا ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مازن میں حضرت ام بردہ کے گھر نماز پڑھی۔

۱۱۹۰۳ أم بشر[5]

بنت براء بن معرور، ان کے والد اور ان کے بھائی بشر کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔

بعض کا قول ہے: ان کا نام خُلَیدہ ہے، بعض نے کہا: سُلاف ہے۔ تلاش کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ خُلَیدہ بشر بن براء کی والدہ ہیں۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو ام بشر بنت براء بن معرور ان کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: اے ابوعبدالرحمٰن! اگر تم

---

[1] اسد الغابة (٧٣٦٦) الاستيعاب (٣٥٨١) تجريد (٢/٣١٣)

[2] اسد الغابة (٧٣٦٧) تجريد (٢/٣١٣) [3] الطبقات الكبرىٰ (٨/٣١٩)

[4] اسد الغابة (٥/٤٢٦) [5] اسد الغابة (٧٣٦٨) الاستيعاب (٨٥٨٣) تجريد (٢/٣١٣)

میرے والد سے ملو تو انہیں میری طرف سے سلام کہنا، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اے ام بشر! ہم اس سے زیادہ مشغول ہوتے ہیں، انہوں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: ''مومنوں کی روحیں ایک جان ہیں جو جنت میں جہاں چاہتی ہیں پھرتی ہیں۔ جبکہ کافر کی جان سجّین میں ہوتی ہے''۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ نے فرمایا: وہ یہی ہے۔

ابن مندہ نے حارث بن فُضیل کی روایت سے زہری سے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: یونس اور زبیدی [1] نے زہری کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ابومُبَشِّر ابونعیم کا قول ہے: ابن اسحاق کے تلامذہ نے زہری کے حوالے سے انہوں نے ان سے اختلاف کیا ہے، بعض نے کہا: ام بشر، بعض نے کہا: ام مبشر، پھر مسند حسن بن سفیان سے اپنی سند سے جسے وہ علی بن ابوولید تک لے گئے ہیں، نقل کیا ہے۔ بحوالہ عبداللہ بن یزید، انہوں نے ام بشر بنت براء بن معرور سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ میرے گھر میں تشریف فرما تھے، میں نے ان کے لیے کھانا بنایا، جسے وہ کھا رہے تھے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارواح کے بارے میں پوچھا: پھر انہوں نے یہ واقعہ ذکر کیا جس میں ایک قوم نے کھانے سے منع کیا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومنوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوتی ہیں، وہ جنت کے میوہ جات کھاتے، مشروبات پیتے اور آپس میں ایک دوسرے کو جانتے ہیں''۔

۱۱۹۰۴ ام بشر

بنت عمرو بن عنمہ بن عدی بن سنان بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ ام زید بنت خدیج بن سنان بن نابی ہیں، ان سے عبدالرحمٰن بن خراش بن صمہ بن حرام نے نکاح کیا، ان کے بعد عبداللہ بن بشیر بن بشر بن امیہ نے نکاح کیا۔

۱۱۹۰۵ ام بشر

براء بن معرور کی زوجہ ہیں، خُلَیدہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۰۶ أم بشر بنت البراء

ابن سعد نے ام بشر کی بعض احادیث میں فرمایا: ام بشیر، یہ ایک ہیں۔

۱۱۹۰۷ أم بلال [3]

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، ابوموسیٰ نے ذیل [4] میں ان کا ذکر کیا ہے، اور مستغفری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ بخاری نے خزاعہ کے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۱۱۹۰۸ أم بلال بنت هلال السلميه [5]

ابوعمر کا قول ہے: مزنیہ، اور یہ وہم ہے۔ فرماتے ہیں، انہوں نے یہ حدیث روایت کی: ''بکرے یا بچھڑے کی قربانی کیا کرو''۔

---

[1] اتحاف السادة المتقين (۳۸۷/۱۰) [2] الطبقات الكبرىٰ (۲۹۸/۸)

[3] اسد الغابة (۷۳۶۹) تجريد (۳۱۳/۲) [4] اسد الغابة (۴۲۷/۵)

[5] اسد الغابة (۷۳۷۰) تجريد (۳۱۳/۲)

میں کہتا ہوں: اسے مسدّ داور احمد [1] نے نقل کیا ہے۔ فرمایا: ہم سے یحییٰ قطان نے بحوالہ محمد، انہوں نے ابو یحییٰ اسلمی سے انہوں نے اپنی والدہ ام بلال سے روایت کیا ہے، ان کے والد حدیبیہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بکرے کی قربانی کیا کرو کیونکہ یہ جائز ہے''۔

اسے ابن سکن نے یحییٰ قطان کی روایت سے نقل کیا ہے۔ اس کے سیاق میں فرمایا: بحوالہ ام بلال جو قبیلہ اسلم کی خاتون ہیں۔ ابن مندہ کا قول ہے: حاتم بن اسماعیل اور قاسم بن حکم نے بحوالہ محمد بن ابی یحییٰ اس کی پیروی کی ہے، پھر فرمایا: وہ اور ابن سکن، اسے ابوضمرہ نے محمد بن ابی یحییٰ کے حوالے سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ان کی والدہ، انہوں نے ام بلال سے، انہوں نے ان کے والد سے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن ماجہ نے بحوالہ محمد بن ابی نجیح اسی طرح نقل کیا ہے، عجلی نے بھی ثقات تابعین میں ان کا ذکر کیا ہے۔

القسم الثانی خالی ہے۔

القسم الثالث

۱۱۹۰۹ أم بیان بنت زید [2]

بن مالک انصاریہ، سعد بن زید کی بہن ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [3]

۱۱۹۱۰ أم البنین بنت عُیینه

بن حصن فزاری، ان کے والد کو شرفِ صحابیت حاصل ہے، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا، طبقات ابن سعد میں ان کا، ان کے ساتھ قصہ مذکور ہے۔

حرف تاء (نقطوں والا)

خالی ہے۔

---

[1] مسند احمد (٦/٣٦٨)

[2] اسد الغابة (٧٣٧١) تجريد (٢/٣١٣)

[3] اسد الغابة (٥/٤٢٧)

حرف ثاء (تین نقطوں والا)

القسم الاوّل

۱۱۹۱۱ أم ثابت بنت ثابت بن سنان

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [1] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: محمد بن عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۱۲ أم ثابت بنت ثعلبه [2]

بن عمرو بن محصن، ابن سعد [3] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بنو عامر بن مالک بن نجار تک ان کا نسب پہنچانے کے بعد فرمایا: ان کی والدہ کبشہ بنت مالک بن قیس ہیں، جو بنو مازن بن نجار سے ہیں۔ ان سے علاء بن عمرو بن ربیع نے نکاح کیا جو بنو غنم بن نجار سے ہیں، ام ثابت اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۹۱۳ أم ثابت بنت جبر [4]

بن عتیک انصاریہ، ابن حبیب نے بھی بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [5] اسی طرح ابن سعد [6] کا قول ہے: ہضبہ بنت عمروان کی والدہ ہیں۔

۱۱۹۱۴ أم ثابت بنت حارثه [7]

بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاریہ، ابن سعد [8] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ ہند بنت مالک بن عامر ہیں، جو بنو بیاضہ سے ہیں، عبداللہ بن حمیر اشجعی نے ان سے نکاح کیا، ام ثابت اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۱۹۱۵ أم ثابت بنت سنان [9]

بن عبید انصاریہ۔ ابن حبیب [10] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۱۶ ام ثابت بنت سهل بن عتيك

ام سہل میں ان کے حالات آئیں گے۔

---

[1] الطبقات الکبریٰ (۲۶۹/۸) [2] اسد الغابة (۷۲۷۲) تجرید (۳۱۳/۲)
[3] الطبقات الکبریٰ [4] أسد الغابة (۷۳۷۳) تجرید (۳۱۳/۲) [5] المحبر (٤١٣)
[6] الطبقات الکبریٰ (۲۵٦/۸) [7] تجرید (۳۱٤/۲) [8] الطبقات الکبریٰ (۲۹۵/۸)
[9] اسد الغابة (۷۳۷٤) تجرید (۳۱٤/۲) [10] المحبر (٤٢٢)

۱۱۹۱۷ ام ثابت بنت قیس[1]

بن شماس انصاریہ، حضرت ثابت کی بہن ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[2] ابن سعد[3] کا قول ہے: ان سے ثابت بن سفیان بن عدی بن عمرو نے نکاح کیا، اس سے سماک پیدا ہوئے، لیلیٰ بنت سماک کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۹۱۸ ام ثابت بنت مسعود[4]

بن سعد بن قیس بن خلدہ انصاریہ زرقیہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[5] ابن سعد[6] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: یہ ام سعد کی سگی بہن ہیں۔

۱۱۹۱۹ ام ثعلبہ بنت ثابت[7]

بن جذع انصاریہ، بنو حرام سے ہیں، ابن حبیب[8] نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۲۰ أم ثعلبہ بنت زید[9]

بن حارث بن حرام، ابن سعد[10] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ثعلبہ بن زید بن جذع کی بہن ہیں، ان سے عمرو بن اوس بن عائذ بن صامت بن خالد بن عطیہ بن عدی بن کعب نے نکاح کیا، ان کی والدہ لبابہ بنت خالد بن مخلد ہیں۔

---

[1] اسد الغابة (۷۳۷۵) تجرید (۳۱٤/۲) [2] اسد الغابة (٤۲۷/٥)
[3] الطبقات الکبریٰ (۲٦۸/۸) [4] اسد الغابة (۷۳۷٦) تجرید (۳۱٤/۲)
[5] اسد الغابة (٤۲۸/٥) [6] الطبقات الکبریٰ (۲۸٦/۸)
[7] اسد الغابة (۷۳۷۷) تجرید (۳۱٤/۲) [8] اسد الغابة (٤۲۸/٥)
[9] تجرید (۳۱٤/۲) [10] الطبقات الکبریٰ (۲۹۰/۸)

حرف جیم

القسم الاوّل

۱۱۹۲۱ أم جَعده ایک کے بعد ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۹۲۲ أم الجلاس التمیمیه

یہ اسماء ہیں، عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ کی والدہ ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۲۳ أم الخلندج

اشعب طماع کی والدہ ہیں، ابوالفرج اصبہانی نے مطلب بن عبداللہ بن یزید بن عبدالملک کے طریق سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میرے پاس اشعب اور ایک جماعت تھی، میں نے ایک دینار پر ان میں مقابلہ کرایا، اُن میں اشعب جیت گئے، اور کہنے لگے: میں ابن ام خلندج ہوں جو نبی کریم ﷺ کی ازواج کے درمیان پھوٹ ڈالتی تھیں، میں نے اس سے کہا: تمہاری ہلاکت! کیا کوئی اس چیز پر فخر کرسکتا ہے؟ اس نے کہا: اگر وہ ان کے نزدیک قابل اعتبار نہ ہوتی تو اس کی بات قبول نہ کرتیں۔

میں کہتا ہوں: انہیں ام حمیدہ اور ام جعدہ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۴ ام جمیل بنت اوس المرئیه[1]

بنوامرئ القیس سے ہیں، ابوموسیٰ اور مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ان کے والد کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔[2]

میں کہتا ہوں: پہلے گزر چکا ہے کہ ابوعلی غسانی نے استیعاب کے حاشیے میں ذکر کیا ہے کہ ان کا نام جمیلہ ہے۔

۱۱۹۲۵ أم جمیل بنت الجُلاس[3]

بن سوید بن صامت بن خالد بن عطیہ انصاریہ، بنوعبدالاشہل سے ہیں۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ[4] کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان سے سالم بن عتبہ بن سالم بن سلمہ بن امیہ بن زید نے نکاح کیا۔

۱۱۹۲۶ أم جمیل بنت الحباب[5]

بن منذر بن جموح بن زید بن حرام خزرجیہ، ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا:

---

[1] اسد الغابة (۷۳۷۹) تجرید (۳۱٤/۲) [2] اسد الغابة (٤۲۹/۵)

[3] اسد الغابة (۷۳۸۰) تجرید (۳۱٤/۲) [4] الطبقات الکبریٰ (۲۵۷/۸)

[5] اسد الغابة (۷۳۸۱) تجرید (۳۱٤/۲)

ان سے منذر بن عمرو خزرجی جو بنوساعدہ کے نقیب ہیں، نے نکاح کیا، فرماتے ہیں: ان کی والدہ زینب بنت صیفی بن صخر بن خنساء اسلمیہ ہیں۔ [1]

۱۱۹۲۷ أم جميل بنت أبى أخزم [2]

بن عتیک بن نعمان انصاریہ، بنو مالک سے ہیں۔

۱۱۹۲۸ أم جميل بنت الخطاب القرشيه [3]

عدویہ، سعد بن زید کی زوجہ ہیں، جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، یہ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن اکبر کی والدہ ہیں۔ زبیری نے ان کا ذکر کیا ہے، بعض کا قول ہے: یہ فاطمہ ہیں حرف فاء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۲۹ أم جميل بنت عبدالله [4]

بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ بن عبیدہ ربذی کے طریق سے بحوالہ اپنے بھائی عبداللہ، انہوں نے ام جمیل بنت عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ ان کے شوہر نے انہیں مارا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اسے جدا کرنا چاہتے ہو، چنانچہ انہوں نے اس سے جدائی اختیار کر لی''۔ [5]

۱۱۹۳۰ أم جميل بنت قطبه [6]

بن عامر انصاریہ، بنوسواد سے ہیں۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [7] ابن سعد [8] کا قول ہے: ان سے حضرت عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق نے نکاح کیا، جس سے امامہ پیدا ہوئیں، اس کے بعد حضرت زید بن ثابت نے ان سے نکاح کیا، اس کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا۔

۱۱۹۳۱ أم جميل بنت المجلل [9]

بن عبداللہ یا عبید بن ابی قیس قرشیہ عامریہ، بنوعامر بن لوی سے ہیں۔ اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لانے والی تھیں۔ ابن سعد [10] کا قول ہے: ان کی والدہ ام حبیب بنت العاص ہیں، جو ابواحیحہ کی بہن ہیں، ام جمیل مکہ میں اسلام لائیں بیعت کی اور حبشہ کی طرف ہجرت کی، دوسری ہجرت انہوں نے اور ان کے شوہر حاطب بن حارث نے کی، فرماتے ہیں: ان کے ساتھ ان کے دونوں بیٹے محمد اور حارث تھے، ان کے بیٹے محمد بن حاطب کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ [11] نے اسے عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب کے طریق سے بحوالہ ان کی والدہ ام جمیل بنت مجلل روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: حبشہ کی زمین

---

[1] الطبقات الكبرىٰ (۲۸۹/۸، ۲۹۰) اسد الغابة (۴۲۹/۵) [2] اسد الغابة (۷۳۸۲)

[3] اسد الغابة (۷۳۸۳) تجريد (۳۱۴/۲) [4] اسد الغابة (۳۷۸۴) تجريد (۳۱۴/۲)

[5] جامع المسانيد (۱۸۳/۱۶) طبقات الكبرىٰ (۲۹۹/۸) [6] اسد الغابة (۷۳۸۵) تجريد (۳۱۴/۲)

[7] اسد الغابة (۴۲۹/۵) [8] الطبقات الكبرىٰ (۲۹۹/۸) [9] اسد الغابة (۷۳۸۶) الاستيعاب (۳۵۸۶) تجريد (۳۱۴/۲)

[10] الطبقات الكبرىٰ (۲۹۹/۸)

سے میں تمہیں لائی اور مدینہ سے ایک یا دو دن کی مسافت کے قریب پہنچی تھی تو تمہارے لیے کوئی چیز پکائی، ایندھن ختم ہوا تو اس کی تلاش میں نکلی، ہنڈیا ابل کر تمہارے بازو پر الٹ گئی تھی..... (الحدیث)

۱۱۹۳۲ أم جُندب [1]

حضرت ابوذر کی والدہ ہیں، حضرت ابوذر غفاری کے اسلام لانے کے قصے میں مسلم کے حوالہ سے حمید بن ہلال کے طریق سے، عبداللہ بن صامت سے بحوالہ ابوذر مروی ہے، فرماتے ہیں: جب میں اسلام لایا تو اپنے بھائی اور والدہ کے پاس آیا، دونوں کہنے لگے: ہمیں تمہارے دین سے کوئی اعراض نہیں پھر میری والدہ اور بھائی اسلام لے آئے..... (الحدیث) [2]

۱۱۹۳۳ أم جندب الازدیہ [3]

سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ ہیں، احمد [4] اور ابن سعد دونوں نے ان کی حدیث بحوالہ یزید بن ہارون، انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے، انہوں نے یزید مولیٰ عبداللہ بن حارث سے، انہوں نے ام جندب ازدیہ سے روایت کی ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کنکری جتنے ریزوں سے رمی جمرات کرو''۔ (حج کے دوران شیطان کو کنکریاں مارنا)۔

اسے ابن سعد نے عبداللہ بن ادریس سے بحوالہ یزید بن ابی زیاد، انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے، انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کیا ہے، اور اس روایت سے زیادہ مکمل ہے، اس روایت میں ہے: آپ کے پیچھے ایک صحابی تھے، جو انہیں لوگوں کے پتھروں سے بچا رہے تھے، میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا، جواب ملا: عباس بن عبدالمطلب، اسے مندول بن علی کے طریق سے بھی بحوالہ یزید، انہوں نے سلیمان سے، انہوں نے ان کی والدہ ام جندب سے نقل کیا ہے، لیکن فرمایا: مجھے جواب ملا، فضل بن عباس اور یہ صحیح ہے، اسے ابن مندہ نے پہلے طریق سے نقل کیا ہے، پھر فرمایا: حماد بن سلمہ نے اس کی مخالفت کی ہے، فرمایا: بحوالہ حجاج، انہوں نے یزید بن حارث سے، انہوں نے جندب سے، انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کیا ہے۔

ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے، چنانچہ انہوں نے ام جندب جو سلیمان کی والدہ ہیں ام جندب ازدیہ کے علاوہ قرار دیا ہے، اور ام جندب جو ابوذر کی والدہ ہیں ان کا عنوان دونوں کے درمیان قائم کیا ہے جو وہم ہے تعجب کی بات ہے کہ ازدیہ کے بارے میں وہ لکھتے ہیں: سلیمان کی والدہ ہیں۔

۱۱۹۳۴ أم جُندب بنت مسعود [5]

بن اوس انصاریہ، بنوظفر سے ہیں، ابن حبیب [6] اور ابن سعد [7] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، ابن سعد کا قول ہے: ان کی اور ان کی بہن کی والدہ ام سلمہ شموس بنت عمرو ہیں، ان سے نضر بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر نے نکاح کیا،

---

[1] اسد الغابۃ (۷۳۸۷) تجرید (۳۱۵/۲)
[2] مسند طیالسی (الحدیث: ٤٥٨)
[3] اسد الغابۃ (۷۳۸۹) تجرید (۳۱۵/۲)
[4] مسند احمد (۲۷۰/۵)
[5] اسد الغابۃ (۷۳۹۰) تجرید (۳۱۵/۲)
[6] اسد الغابۃ (٤۳۱/۵)
[7] الطبقات الکبریٰ (۲٤۸/۸)

جس سے حارث پیدا ہوئے۔

۱۱۹۳۵ أم جندره

ابوقر صافہ، جندرہ بن حبشیہ کی والدہ ہیں، طبرانی میں ان کے والد کی مسند میں ان کا ذکر ہے۔

القسم الثانی خالی ہے۔

القسم الثالث

۱۱۹۳۶ أم جميل الدَّوْسيه

جنہوں نے ضرار بن خطاب وغیرہ کو پناہ دی تھی، جب قبیلہ دوس نے انہیں ابواز یہر کے بدلے قتل کرنا چاہا تھا۔
ابوعبیدہ نے ان کا ذکر کیا ہے، دوسرے راویوں کا قول ہے: یہ ام غیلان دوسیہ ہیں، یہی مشہور ہے، حرف غین میں ان کا ذکر آئے گا۔

القسم الرابع

۱۱۹۳۷ أم جندب الأزديه[1]

سلیمان کی والدہ ہیں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابونعیم نے انہیں دو قرار دیا ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں، ابوعمر نے اسی کا اعتبار کیا ہے۔

---

[1] تجرید (۳۱۵/۲)

حرف حاء بے نقطی

القسم الاوّل

۱۱۹۳۸ أم الحارث بنت ثابت[1]

بن جذع انصاریہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[2] ابن سعد[3] نے بھی ان کا ذکر کیا ہے، اور یہ اضافہ کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: یہ ام ایاس ہیں، فرماتے ہیں: ان سے مرداس بن مروان بن جذع نے نکاح کیا، ان کی والدہ امامہ بنت عثمان بن خلدہ زُرقیہ ہیں۔

۱۱۹۳۹ أم الحارث بنت الحارث

بن ثعلبہ انصاریہ، بنونجار سے ہیں، ابن سعد[4] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی والدہ سمیرا بنت قیس بن مالک ہیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے، ان سے عمرو بن عزیہ بن عمرو بن ثعلبہ نے نکاح کیا، جس سے حارث اور عبدالرحمٰن پیدا ہوئے، اس کے بعد ان سے حارث بن خزیمہ نے نکاح کیا، جس سے سہیمہ کی ولادت ہوئی۔

۱۱۹۴۰ أم الحارث بنت الحارث[5]

بن عروہ بن عبدرزاح بن ظفر انصاریہ، ابن سعد[6] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی والدہ سہلہ بنت امرئ القیس بن ذُوَیب بن عامر ہیں۔

۱۱۹۴۱ أم الحارث بنت عَیاش[7]

بن ابوربیعہ مخزومیہ، ابن ابی عاصم[8] نے وُحدان میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ابن جریج کے طریق سے بحوالہ محمد بن یحییٰ بن حبان، انہوں نے ام حارث سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بدیل بن ورقاء کو خاکستری رنگ کے اونٹ پر طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں اہل منازل کے مقام پر وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ان دنوں میں روزے رکھنے سے منع کیا ہے، یہ کھانے اور پینے کے دِن ہیں۔

ابوعمر نے اس حدیث میں ان کی ذکر کیا ہے، لیکن اس کی سند بیان نہیں کی۔

---

[1] اسد الغابة (۷۳۹۲) تجرید (۳۱۵/۲) [2] اسد الغابة (۴۳۲/۵) [3] الطبقات الکبریٰ (۲۹۰/۸)
[4] الطبقات الکبریٰ (۳۲۱/۸) [5] تجرید (۳۱۵/۲) [6] الطبقات الکبریٰ (۲۵۰/۸)
[7] اسد الغابة (۷۳۹۳) الاستیعاب (۳۵۸۸) تجرید (۳۱۵/۲) [8] الآحاد والمثانی (۲۴۰/۶)

ابونعیم نے ابن ابوعاصم اور معمری کے طریق سے وہ دونوں ہشام بن عمار سے، وہ شعیب بن اسحاق سے، بحوالہ ابن جریج اسے مسنداً نقل کیا ہے۔ اور مصعب بن سلام کے طریق سے بحوالہ ابن جریج، اس میں سے وہ روایت جسے ابن مندہ نے مروان بن شجاع کے طریق سے بحوالہ ابن جریج نقل کیا ہے۔

۱۱۹۴۲ أم الحارث بنت مالك [۱]

بن خنساء بن سنان انصاریہ، ابن حبیب [۲] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن سعد [۳] نے بھی ان کا ذکر کیا ہے، اور یہ اضافہ کیا ہے۔ ان سے ثابت بن صخر بن امیہ نے نکاح کیا، طفیل بن مالک کی سگی بہن ہیں، ان کی والدہ اسماء بنت قین بن کعب بن سواد ہیں۔

۱۱۹۴۳ أم الحارث بنت النعمان [۴]

بن خنساء، ابن سعد نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [۵]

۱۱۹۴۴ ام الحارث، جده عماره [۶]

بنی غزیہ انصاریہ، بنوخزرج سے ہیں۔ ابوعمر کا قول ہے، نبی کریم ﷺ کے ساتھ حنین میں شریک تھیں۔

۱۱۹۴۵ ام حارثه

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ام ربیع بنت براء میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۹۴۶ أم حارثه

یہ رُبیع بنت نضر ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۴۷ أم الحُباب بنت حُباب

ام رافع، ان کا نام قُریعہ ہے، حرف فاء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۴۸ أم حِبّان [۷]

بنت عامر بن نابی، عقبہ کی بہن ہیں، ان کے بھائی کے ساتھ ان کا نسب گزر چکا ہے، ابن سعد [۸] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ فکیہہ بنت سکن بن زید سلیمہ ہیں، ان سے حرام بن محیصہ نے نکاح کیا، اور لکھا ہے کہ یہ وہی ہیں جن کے لیے ان کے بھائی عقبہ بن عامر نے نذر کا مسئلہ پوچھا تھا، جبکہ ایسا نہیں کیونکہ عقبہ جنہوں نے مسئلہ پوچھا تھا، وہ ابن عامر جہنی ہیں اور یہ انصاری ہیں، جن کی روایت کوئی نہیں یہ اشتباہ ان کے والد اور نام کے اتفاق کی وجہ سے ہوا۔

۱۱۹۴۹ أم حبيب بنت ثُمامه [۹]

بنوتمیم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے ہیں، ابن اسحاق نے بنواسد میں سے ہجرت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا

---

[۱] اسد الغابة (۷۳۹۴) تجرید (۳۱۵/۲) [۲] اسد الغابة (۴۳۲/۵) [۳] الطبقات الكبرٰى (۲۹۳/۸)
[۴] تجرید (۳۱۵/۲) [۵] الطبقات الكبرٰى (۲۹۳/۸) [۶] اسد الغابة (۷۳۹۱) تجرید (۳۱۵/۲)
[۷] اسد الغابة (۷۳۹۶) تجرید (۳۱۵/۲) [۸] الطبقات الكبرٰى (۲۸۸/۸)
[۹] الاستیعاب (۳۵۹۰) تجرید (۳۱۵/۲)

کیا ہے، جو قریش کے حلیف تھے، ابن دباغ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۵۰ أم حبيب بنت سعيد

بن یربوع، بلاذری نے ذکر کیا کہ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

۱۱۹۵۱ أم حبيب بنت العاص [1]

بن اُمیہ بن عبد شمس قرشیہ امویہ، خالد بن سعید بن العاص اور ان کے بھائیوں کی پھوپھی ہیں، مستغفری اور ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کے حوالے سے ان کا ذکر کیا ہے، اور ایسی کوئی بات ذکر نہیں کی، جو ان کے اسلام لانے پر دلالت کرے، بلکہ فرمایا: عمرو بن عبدودّ کی زوجہ تھیں، یعنی قرشی عامری، جسے غزوہ خندق میں علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے قتل کیا، شاید یہ فتح تک زندہ رہیں اور اسلام لائیں۔ حکم بن ابوالعاص بن امیہ کی چچازاد تھیں جو مروان کا والد ہے۔ [2]

۱۱۹۵۲ أم حبيب، أو أم حبيبه [3]

بنت عباس بن عبدالمطلب، پہلا نام مشہور ہے، ابوعمر کا قول ہے: ان کی والدہ ام الفضل ہیں، یہ فضل اور عبداللہ کی سگی بہن ہیں، حدیث ام فضل میں ان کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر ام حبیبہ بن عباس بالغ ہوئی اور میں زندہ رہا (اپنے چچا کی خوشی کی خاطر) اس سے نکاح کرلوں گا''۔

ان سے اسود بن سنان بن عبدالاسد مخزومی نے نکاح کیا۔ ابن اثیر [4] کا قول ہے، ابن اسحاق [5] نے یونس بن بکیر کی ان سے مروی روایت میں بحوالہ حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیب بنت عباس کو اپنے سامنے ہاتھوں چلتے دیکھا تو فرمایا: ''اگر یہ بالغ ہوگئی اور میں زندہ ہوا تو (اپنے چچا کی خوشی کے لیے) اس سے نکاح کرلوں گا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بالغ ہونے سے قبل وفات پا گئے، ان سے اسود نے نکاح کیا، جس سے لبابہ پیدا ہوئیں، انہوں نے اپنی والدہ کے نام پر ان کا نام رکھا۔

میں کہتا ہوں: اس کا تقاضا ہے کہ انہیں دیدار حاصل ہو، تو وہ قسم ثانی میں سے ہوں گی، ابن سعد نے صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے کہ اسود سے ان کے ہاں دوسری بیٹی پیدا ہوئی، جس کا نام زرقاء ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی اولاد مکہ میں رہتی ہے۔

۱۱۹۵۳ أم حبيب بنت غانم

معاذہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۷۳۹۷) تجريد (۳۱٦/۲) [2] اسد الغابة (٤۳۲/٥) نسب قريش (۱۷٤، ۱۷٥)

[3] اسد الغابة (۷۳۹۸) تجريد (۳۱٦/۲) [4] اسد الغابة (٤۳۳/٥)

[5] السير والمغازی (۲٦۸)

۱۱۹۵۴ أم حبيب بنت العوام

بن خویلد قرشیہ اسدیہ، زبیر کی بہن ہیں۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: خالد بن حزام کی زوجہ تھیں، جو حکیم بن حزام کا بھائی تھا، اس سے ام حسن پیدا ہوئیں، خالد بن حزام پہلی ہجرت حبشہ سے لوٹتے ہوئے وفات پا گئے، جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

۱۱۹۵۵ أم حبيب بنت مُعتّب

ان کا نام حبیبہ ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

۱۱۹۵۶ أم حبيب بنت نباته اسديه[1]

مکہ میں اسلام لائیں اور ہجرت کی، ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۵۷ أم حبيب

ام عطیہ کی مولاۃ ہیں، ام حبیبہ اور بنت جحش میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۱۹۵۸ أم حبيبه[2]

بن جحش حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ تھیں، انہیں استحاضہ کا مرض تھا۔ مسلم[3] نے عمرو بن حارث کے طریق سے بحوالہ زہری، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال میں سے تھیں اور عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ تھیں، انہیں سات سال تک استحاضہ کا مرض رہا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... (الحدیث)

اسے معمر نے بحوالہ زہری روایت کیا ہے، فرمایا: ام حبیب، یحیٰی بن ابوکثیر نے بحوالہ ابوسلمہ، انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کیا ہے، ابن قتیبہ کا قول ہے، بحوالہ زہری کہ ام حبیب یا ام حبیبہ شک کے ساتھ ہے، محمد بن اسحاق نے بحوالہ زہری، انہوں نے عروہ سے، انہوں نے ام حبیبہ بنت جحش سے روایت کیا ہے کہ انہیں استحاضہ کا مرض تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا۔ وہ اس حال میں پانی کے ٹب یا لگن سے نکلتی تھیں کہ سارا پانی خون سے رنگین ہو جاتا تھا، پھر وہ نماز پڑھتیں۔ ابن ابی ذویب کی روایت اسماء میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے عنوان میں گزر چکی ہے۔

۱۱۹۵۹ أم حبيبه بنت أبى سفيان

صخر بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں، ان کا نام رملہ تھا، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۶۰ أم حبيبه بنت نُباته أسديه[4]

ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: مکہ میں اسلام لائیں، بیعت کی اور اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ ہجرت کی۔

---

[1] تجريد (۳۱٦/۲) [2] اسد الغابة (۷٤۰۰) الاستيعاب (۷٤۰۰) الاستيعاب (۳۵۹۱) تجريد (۳۱٦/۲)

[3] مسلم (۷۵٤) [4] تجريد (۳۱٦/۲)

۱۱۹۶۱ أم حبیبہ ﷻ

حضرت ام عطیہ کی مولاۃ ہیں، فرماتی ہیں، میں ان خواتین میں سے تھی جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی کسی بیٹی کی طرف ہدیہ بھیجا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم عورتیں ناپاکی کا غسل کیا کرو تو اپنے سر پہ تین چلو پانی بہا لیا کرو''۔

امام احمد اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہما ﷻ نے شریک کے طریق سے بحوالہ عبدالملک بن ابوسلیمان، ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، مسند احمد میں ام حبیبہ اور طبرانی ﷻ میں ام حبیب ہے۔

۱۱۹۶۲ أم الحجاج ﷻ

امامہ کی باندی، ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مسند بقی میں ان کی ایک حدیث ہے۔

۱۱۹۶۳ أم حرام بنت ملحان ﷻ

حضرت انس بن مالک کی خالہ ہیں، رجال، حرف حاء ان کے بھائی حرام بن ملحان کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔
بعض کا قول ہے: وہ رمیصاء ہیں، اسی طرح ابونعیم نے اسے نقل کیا ہے، جو صحیح نہیں، صحیح یہ ہے کہ یہ ام سلیم کا وصف ہے، نسائی میں حضرت انس اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

ابوعمر نے ام حرام کے سوانح میں فرمایا: مجھے ان کا صحیح نام معلوم نہیں۔ صحیح بخاری وغیرہ میں یہ موطا مالک کے طریق سے بحوالہ اسحاق بن، ابی طلحہ، اور انس سے ان کا ذکر ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قباء تشریف لے جاتے تو حضرت ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے، وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں، آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں، آپ ﷺ سو گئے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے.... سمندر کے شہداء کے بارے میں حدیث ہے، اس کے آخر میں ہے، فرمایا: حضرت ام حرام نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آخری جنگ میں شرکت کی اور اپنی سواری سے گر گئیں، جب وہ خشکی پر پہنچیں تو وفات پا گئیں۔

بخاری میں اس کے بعض طرق میں بحوالہ انس مروی ہے، انہوں نے ام حرام بنت ملحان سے روایت کیا ہے، وہ آپ ﷺ کی خالہ تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں قیلولہ کیا، آپ ﷺ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے میری اُمت کے وہ لوگ دکھائے گئے جو سبز سمندر میں اس طرح سفر کر رہے ہیں جیسے تخت پر بادشاہ بیٹھے ہوں''۔ ﷻ فرماتی ہیں، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔

آپ ﷺ پھر سو گئے، اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمت میں سے وہ لوگ مجھے دکھائے گئے جو سبز سمندر پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوں''۔

ﷻ اسد الغابۃ (۷۳۹۹) تجرید (۳۱۶/۲) ﷻ المعجم الکبیر (۹۳/۲۵)
ﷻ المعجم الکبیر (۱۶۹/۲۵) الحدیث (۲۳۹/۲۵) ﷻ تجرید (۳۱۶/۲)
ﷻ اسد الغابۃ (۷٤٠٣) الاستیعاب (۹۵۹۳) تجرید (۳۱۶/۲) ﷻ مسند احمد (٤۲۳/٦)

میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم پہلے لوگوں میں ہو"۔ راوی فرماتے ہیں: ان سے حضرت عبادہ بن صامت نے شادی کی وہ انہیں اپنے ساتھ بحری غزوے میں لے گئے، جب ان لوگوں نے سمندر پار کیا تو جس سواری پر یہ سوار تھیں اس کے بدکنے سے شہید ہوگئیں۔

ابن اثیر [1] کا قول ہے: وہ غزوہ قبرص تھا، وہ اس میں دفن کی گئیں، اس لشکر کے امیر معاویہ بن ابوسفیان تھے، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا واقعہ ہے۔ ان کے ساتھ حضرت ابوذر، حضرت ابودرداء اور دوسرے صحابہ تھے۔ یہ ستائیس (۲۷) ہجری کا قصہ ہے، ابوعمر کا قول ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس غزوے میں خود جہاد کیا، ان کے ساتھ، ان کی زوجہ فاختہ بنت قرظہ تھیں، جو بنونوفل بن عبد مناف سے ہیں۔

میں کہتا ہوں: موطا ابن وہب میں بحوالہ ابن لہیعہ مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہ زوجہ جو اس غزوہ میں ان کے ساتھ تھیں، کنود بنت قرظہ تھیں، شاید فاختہ کا لقب کنود تھا، وہ ان کی بہن تھیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک کے بعد دوسری سے نکاح کیا، بعض اہل تاریخ نے اس کا یقین کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سال ان سے صلح کر لی اور واپس لوٹ آئے۔ ام حرام سے ان کے شوہر عبادہ بن صامت، اس کے علاوہ عمیر بن اسود، عطاء بن یسار اور یعلی بن شداد بن اوس نے روایت کی۔

۱۱۹۶۴ أم حرمله بنت عبدالأسود [2]

بن خزیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضہ خزاعیہ، خالدہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۶۵ أم الحسن بنت خالد

بن حرام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی، ان کی والدہ ام حبیب بنت عوام بن خویلد بن اسد کے سوانح میں ان کا ذکر ہے، حبشہ میں داخل ہونے سے قبل ان کے والد کے وفات پا جانے کا تقاضا یہ ہے کہ وہ مکہ یا راستے میں پیدا ہوئی ہوں، اور نبی کریم ﷺ کی وفات کے وقت دس برس سے زائد تھیں۔

۱۱۹۶۶ أم الحُصين الأحمَسيه [3]

صحیح مسلم [4] میں زید بن ابوانیسہ کے طریق سے بحوالہ یحییٰ بن حصین، انہوں نے اپنی دادی ام حُصین سے حدیث روایت کی ہے، فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا، میں نے اسامہ اور بلال کو دیکھا، ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا آپ ﷺ کو گرمی سے بچانے کے لیے کپڑا تانے ہوئے تھے، یہاں تک کہ جمرۃ العقبہ پر کنکریاں ماریں، ابوعمر کا قول ہے: ان سے یحییٰ بن حصین اور عیزار بن حُریث نے روایت کی، ان کے والد اسحاق نے ان کا نام لیا ہے، کسی اور کے ہاں میں نے ان کا تذکرہ نہیں دیکھا۔ عیزار بن حریث کی ان سے مروی روایت ابن مندہ کے پاس، ابونعیم کے طریق سے، بحوالہ یونس بن ابی اسحاق، انہوں نے عیزار بن حُریث سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے احمسیہ یعنی ام الحصین

[1] اسد الغابة (۴۵۳/۵) [2] اسد الغابة (۷۴۰۴) تجرید (۳۱۶/۲)

[3] اسد الغابة (۷۴۰۶) الاستيعاب (۳۵۹۵) تجريد (۳۱۷/۲) [4] مسلم (الحديث: ۳۱۲۶)

سے فرماتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک چادر دیکھی، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغلوں کے نیچے سے نکال کر لپیٹا ہوا تھا، آپ فرمارہے تھے: ''اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اگر تم پر حبشی غلام بھی امیر بنایا جائے اس کی بات سنو اور جب تک وہ تم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب قائم کرے، اس کی اطاعت کرو''۔

کئی طرق سے اسے ابواسحاق سے، بحوالہ یحییٰ بن حصین، انہوں نے اپنی دادی سے طویل اور مختصر حدیث روایت کی ہے، اسے اسرائیل نے اپنے دادا ابواسحاق سے بحوالہ عیزار بن حُریث، انہوں نے ام الحصین سے اور بحوالہ ابواسحاق، انہوں نے یحییٰ بن حصین سے، انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے، ابونعیم نے اسے معرفۃ میں روایت کیا ہے اور ہمیں یہ حدیث عالی سند سے فوائد ابوبکر بن ابوالہیثم سے ملی ہے۔

۱۱۹۶۷ ام حفیظ [1]

بنت حارث ہلالیہ، ام الفضل کی بہن اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں، ان کا نام ہُزیلہ ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے، اسماء میں حرف ھاء کے تحت ان کی حدیث ہے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گوہ ہدیہ میں دی تھی۔ [2]

۱۱۹۶۸ ام الحکم بنت الزبیر [3]

بن عبدالمطلب بن ہشام قرشیہ ہاشمیہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد تھیں، زبیر بن بکار کا قول ہے، بعض نے کہا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ان سے ملاقات کے لیے جاتے تھے، بعض نے کہا: ام حکیم ہیں، ضُباعہ کی بہن ہیں، اسماء میں جن کا نام گزر چکا ہے۔ دارقطنی نے کتاب الاخوۃ میں فرمایا: ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں، ابن سعد [4] نے بھی یہی فرمایا، اور یہ اضافہ کیا ہے: یہ ان کی سگی بہن تھیں، ان کے ہاں عبدشمس اور عبدالمطلب اروی کبری، محمد، عبداللہ، عباس، حارث اور امیہ پیدا ہوئے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام الحکم کو خیبر سے تیس (۳۰) وسق کھانے کو دیئے، فرماتے ہیں: ام الحکم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور ابوداؤد [5] نے عباس بن عقبہ کے طریق سے بحوالہ فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری نقل کیا ہے کہ ابن ام حکم یا ضباعہ، زبیر کی دونوں بیٹیوں میں سے ایک نے روایت کی کہ وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی تھے، میں اور میری بہن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت لے کر آئے، ہم نے آپ سے قیدی کا سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بنوبدر کی خواتین سبقت لے گئیں، لیکن میں تمہیں اس سے بہتر چیز کے بارے میں بتاتا ہوں..... (الحدیث) [6] ہر نماز کے بعد ذکر کے بارے میں ہے۔ ابن مندہ نے اس روایت کو، اس طریق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے ابن ام حکم نے بتایا کہ مجھ سے میری والدہ بنت زبیر نے حدیث روایت کی.... پھر اسے ذکر کیا۔ پھر فرمایا: اسے ابن لہیعہ نے فضل کے حوالے سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷٤٠٧) الاستیعاب (۳۵۹٦) تجرید (۳۱۷/۲)

[2] بخاری (الحدیث: ۲۵۷۵، ۷۳۵۸) مسلم (الحدیث: ۵٠۱۳) نسائی (الحدیث: ٤۳۲۹)
مسند احمد (الحدیث: ۲۵٤/۱، ۲۵۵) طبرانی فی المعجم الکبیر (۲٤٤۱/۲) (٤۱۳/۲۵)

[3] اسد الغابۃ (۷٤٠۸) تجرید (۳۱۷/۲) [4] الطبقات الکبریٰ (۳۱/۸) [5] ابوداؤد (۲۹۸۷)

[6] مسند احمد (٤۱۹/٦)

١١٩٦٩ أم الحكم بنت أبي سفيان[1]

بن حرب امویہ، حضرت معاویہ کی سگی بہن اور ام المومنین حضرت ام حبیبہ کی باپ شریک بہن ہیں۔ ابو عمر کا قول ہے: فتح کے دن اسلام لائیں، ان خواتین میں سے تھیں جن کے بارے میں نازل ہوا: "تم کافروں کی عورتوں کو روک کر نہ رکھو"۔[2] تو عیاض بن غنم نے انہیں جدا کر دیا اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا۔ عبدالرحمٰن بن ام حکم کی والدہ ہیں، ان کی طرف نسبت سے مشہور ہیں۔

١١٩٧٠ أم الحكم بنت عبدالرحمٰن[3]

بن مسعود بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عُسیرہ بن عطیہ بن خدارہ انصاریہ، بعض کا قول ہے: ام حکیم، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[4] ابن سعد[5] کا قول ہے: ان سے ابو مسعود عقبہ بن عمرو البدری نے نکاح کیا۔ یہ اسلام لانے والے اور بیعت کرنے والے لوگوں میں سے ہیں۔

١١٩٧١ أم الحكم بنت عقبه حرف واؤ، وڈہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

١١٩٧٢ أم الحكم الضَّمريه[6]

ابوموسیٰ نے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے، اور مستغفری کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں خیبر سے تیس وسق کھجوریں کھانے کو دیں۔[7]

١١٩٧٣ أم الحكم الغفاريه[8]

حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے، اور ام جعفر بنت نعمان کے طریق سے بحوالہ ام حکم غفاریہ نقل کیا ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کیا تم نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کا ذکر سنا ہے، انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب عرب کم ہو جائیں گے"۔[9]

ابوموسیٰ نے ذیل میں اسے اپنے طریق سے نقل کیا ہے، اس کی سند ضعیف ہے۔

١١٩٧٤ أم حكيم بنت أبي أميه[10]

بن حارثہ سلمیہ، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، ابن کلبی نے بحوالہ ابو صالح، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

---

[1] اسد الغابة (٧٤٠٩) الاستيعاب (٣٥٩٧) تجريد (٣١٧/٢) [2] سورة الممتحنة الآية (١٠)
[3] اسد الغابة (٧٤١١) تجريد (٣١٧/٢) [4] اسد الغابة (٤٣٨/٥) [5] الطبقات الكبرى (٢٦٦/٨)
[6] اسد الغابة (٧٤١٠) تجريد (٣١٧/٢) [7] الآحاد والمثانی (٢٤٣/٦) [8] اسد الغابة (٧٤/٢) تجريد (٣١٧/٢)
[9] مسلم (الحديث: ٧٣١٩) ترمذی (٣٩٣٠) مسند احمد (٤٦٢/٦) المعجم الكبير (٢٤٩/٢٥)
[10] اسد الغابة (٧٤١٦) تجريد (٣٨٨/٢)

اس آیت ﴿اے ایمان والو! تم پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کیں﴾ [1] کی تفسیر میں ان کا نسب بیان کیا ہے۔

ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ ام حکیم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اعتکاف کرتی تھیں، اسے عمر بن ذر کے طریق سے بحوالہ مجاہد مرسل نقل کیا ہے۔ ابونُعیم نے اس کا تعاقب کیا ہے کہ صحیح بنت حکیم [2] ہیں اور وہ خولہ ہیں، جیسا کہ قول ہے، لیکن ام حکیم یہ خولہ بنت حکیم ہیں، جیسا کہ تفسیر ابن کلبی میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۱۹۷۵ أم حكيم بنت أبی جهل

بن ہشام بن مغیرہ، ولید بن عبد شمس مخزومی کی والدہ ہیں، ان کے بیٹے ولید کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۱۱۹۷۶ أم حكيم بنت الحارث [3]

بن ہشام بن مغیرہ مخزومیہ، عکرمہ بن ابوجہل کی زوجہ ہیں، ابوعمر کا قول ہے: اُحد کے دِن شریک تھیں لیکن اسلام نہیں لائی تھیں، پھر فتح کے دِن اسلام لائیں، ان کے شوہر یمن کی طرف بھاگ گئے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ان کی طرف گئیں، وہ ان کے ساتھ آئے اور اسلام لائے، پھر وہ ان کے ساتھ روم کے غزوہ میں شریک ہوئیں، وہاں وہ شہید ہو گئے تو ان سے حضرت خالد بن سعید بن العاص نے نکاح کیا، جب مرج الصفر کا مقام آیا تو حضرت خالد نے رخصتی کا ارادہ کیا، انہوں نے کہا: ٹھہر جائیں، یہاں تک کہ اس لشکر کو شکست ہو، انہوں نے کہا: میری دِل میں خیال آتا ہے کہ میں شہید ہو جاؤں گا، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، چنانچہ ایک پل کے پاس ان کی رخصتی ہوئی۔ جسے بعد میں قنطرہ ام حکیم کہا جاتا تھا۔ صبح ہوئی تو ولیمہ کیا، جب کھانے سے فارغ ہوئے تو رومیوں سے آمنا سامنا ہوا، اور لڑائی شدت سے ہونے لگی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ ام حکیم نے اپنے کپڑے باندھ لیے اور ظاہر ہو گئیں، ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ مسلمانوں نے نہر کے کنارے لڑائی کی، حضرت ام حکیم نے اس خیمے کی چوب سے لڑائی کی جس میں ان کی رخصتی ہوئی تھی، اور سات رومیوں کو قتل کیا۔ [4]

ابن مندہ نے سجری کے طریق سے، بحوالہ ابن اسحاق، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ام حکیم بنت حارث حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، حضرت فاختہ بنت ولید بن مغیرہ حضرت صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں، دونوں اسلام لائیں، ام حکیم بنت حارث نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کے لیے امان مانگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امن دے دیا۔ موسیٰ بن عقبہ نے اپنے مغازی میں بحوالہ زہری ذکر کیا ہے: ام حکیم بنت حارث بن ہشام فتح کے دِن اسلام لائیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر عکرمہ کے طلب کرنے کی اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور امان دے دیا۔

---

[1] سورة المائدة [2] اسد الغابة (۴۳۹/۵)

[3] اسد الغابة (۷۴۱۳) الاستیعاب (۳۵۹۸) تجرید (۳۱۷/۲)

[4] جامع المسانید والسنن (۲۲۰/۱۶)

۱۱۹۷۷ أم حكيم بنت حِزام ✿

ابن حبیب کا قول ہے کہ بدر کے دِن قیدی بنائی گئیں، پھر اسلام لائیں اور بیعت کی۔ ✿

میں کہتا ہوں: ابن اثیر ✿ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے بنت کے بجائے ابن لکھ کر لفظی غلطی کی ہے، حکیم بن حزام کی والدہ ہیں، جو مشہور صحابی ہیں، ان کے قصے کا ذکر مبہمات میں آئے گا۔ ان شاء اللہ!

۱۱۹۷۸ أم حكيم بنت الزبير

بن عبدالمطلب بن ہاشم، بعض کا قول ہے: ان کا نام صفیہ ہے، بعض کا قول ہے: ام حکم ہیں، جن کا ذکر قریب میں گزر چکا ہے، بعض نے کہا: ضُباعہ ہیں، جن کا ذکر اسماء میں گزر چکا ہے۔

خلیفہ نے کہا: مجھ سے بنو ہاشم کے کئی لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ زبیر بن عبدالمطلب کی ضباعہ کے علاوہ کوئی بیٹی نہیں۔ ابو عمر نے اس کا ذکر کیا ہے، اور ام حکم کا ذکر نہیں کیا، بلکہ فرمایا: ام حکیم بنت ضُباعہ، ربیعہ بن حارث کی زوجہ تھیں، اسلام لائیں اور ہجرت کی، ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن حارث بن نوفل نے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ ضباعہ کے پاس گئے اور ان کے ہاں کندھے کا گوشت دانتوں سے کاٹا، پھر نماز پڑھی اور اس کے لیے دوبارہ وضو نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث حارث بن ابو اسامہ نے اپنی مسند میں نقل کی ہے، اور ابن مندہ نے حماد بن سلمہ کے طریق سے، انہوں نے عمار بن ابو عمار سے انہوں نے ام حکیم سے، فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں کندھے کا گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہین کیا۔ اس میں قتادہ سے آگے اختلاف ہے، فرماتے ہیں: سعید بن ابو عروبہ نے ان سے روایت کی، بحوالہ صالح ابی خلیل، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے، انہوں نے ام حکم سے، انہوں نے اُن کی بہن ضباعہ سے روایت کی، بعض کا قول ہے: بحوالہ سعید، انہوں نے قتادہ سے، انہوں نے ابو خلیل سے، انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت کی ہے کہ ام حکیم بنت زبیر نے ان سے بیان کیا اور ضباعہ کا ذکر نہیں کیا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے اسے نقل کیا ہے اور فرمایا: ہمام بحوالہ قتادہ، انہوں نے اسحاق سے اور ابو خلیل کا ذکر نہیں کیا، ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے۔

ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: اسے داؤد بن ابو ہند نے بحوالہ اسحاق، انہوں نے ام حکیم صفیہ سے اور ضباعہ کا ذکر نہیں کیا، ابراہیم حربی نے ذکر کیا ہے کہ سعید بن بشر نے بحوالہ قتادہ، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے، انہوں نے اپنی دادی ام حکیم سے یہ حدیث روایت کی ہے، فرماتے ہیں: انہیں وہم ہوا ہے، یہ ان کی والدہ کی طرف سے ان کی جدہ ہیں، یہ ہند بنت ابو سفیان ہیں، ان کی والدہ صفیہ بنت ابو عمرو بن امیہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: اسحاق بن راھویہ نے اپنی مسند میں یہ حدیث داؤد بن ابو ہند کی روایت سے نقل کی ہے کہ ام حکیم بنت زبیر

✿ اسد الغابة (٧٤١٤) تجريد (٣١٧/٢) ✿ اسد الغابة (٤٣٩/٥)

✿ اسد الغابة (٤٣٩/٥) ✿ مسند احمد (٣٧١/٦) (٤١٩)

وہ ضباعہ ہیں، نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں...... (حدیث) بکری کے کندھے کا گوشت کھانے کے بارے میں حدیث ہے، آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ [1] اس سے واضح ہوتا ہے کہ ام حکیم کی کنیت ضباعہ تھی۔ واللہ اعلم!

۱۱۹۷۹ أم حكيم بنت طارق الكنانيه [2]

ابن سعد [3] کا قول ہے: اسلام لائیں اور حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔

۱۱۹۸۰ أم حكيم بنت عبدالرحمٰن

ابن مسعود، ام حکم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۸۱ أم حكيم بنت عقبه [4]

ابن ابی وقاص، ہاشم اور نافع کی بہن ہیں، ابوعمر کا قول ہے کہ ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔

۱۱۹۸۲ أم حكيم بنت عقبه

بن اُبی معیط، ان کے والد بعد کے دن قتل ہوئے۔ ان کی والدہ فتح کے دن اسلام لائیں، مطلب بن ابی بختری بن ہاشم بن مطلب اسدی سے نکاح کیا، جس سے اُمۃ اللہ بن مطلب پیدا ہوئیں، یہ زبیر نے ذکر کیا ہے، اس بات کا تقاضا ہے کہ ان کا شمار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہو۔

۱۱۹۸۳ أم حكيم بنت النَّضر [5]

ربیع بنت نضر بن ضمضم بن زید بن حرام انصاریہ کی بہن ہیں۔ ان کی والدہ ہند بنت زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار ہیں۔

ابن سعد [6] کا قول ہے: ان سے ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک نے نکاح کیا، جس سے ابوحکیم، عبدالرحمٰن، ام حکیم سہلہ پیدا ہوئے۔

۱۱۹۸۴ أم حكيم بنت وداع [7]

بعض کا قول ہے: بنت وادع خزاعیہ، ابونعیم کا قول ہے: ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، ابوعمر کا قول ہے، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''افطار میں جلدی کرو اور سحری میں تاخیر کرو''۔ [8] ان سے صفیہ بنت جویر نے روایت کیا۔
میں کہتا ہوں: ابویعلی نے اسے موصولاً نقل کیا ہے اور ابن مندہ نے کئی طرق سے بحوالہ ابوسلمہ، موسیٰ بن اسماعیل، انہوں

---

[1] المعجم الكبير (۲۱۳/۲۵) مجمع الزوائد (۲۵۳/۱) الآحاد والمثانى (٤٦٥/٥) [2] تجريد (۳۱۸/۲)
[3] الطبقات الكبرىٰ (۲۱۸/۸) [4] اسد الغابة (۷٤۱۷) الاستيعاب (۳٦۰۰) تجريد (۳۱۸/۲) [5] تجريد (۳۱۸/۲)
[6] الطبقات الكبرىٰ (۳۱۰/۸) [7] اسد الغابة (۷٤/۸) الاستيعاب (۳٦۰۲) تجريد (۳۸٤۹) (۳۱۸/۲)
[8] المعجم الكبير (۳۹۵/۲۵) مجمع الزوائد (۱۵۵/۳) جامع المسانيد والسنن (۲۲٤/۱٦)

نے خبابہ بنت عجلان سے، انہوں نے اپنی والدہ ام حفص سے، انہوں نے صفیہ سے نقل کیا ہے۔ اوران اسناد کے ساتھ چار دوسری احادیث روایت کیں، اس میں سے ہے، فرماتی ہیں: میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کی، آپ نے پائے واپس کر دیئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا ہی برے تھے اگر میری طرف پائے بھیجے جاتے تو میں انہیں قبول کرتا، اگر مجھے اس کے کھانے کی دعوت دی جاتی تو قبول کر لیتا، اس میں سے وہ روایت ہے، جسے ابن ماجہ نے اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ والد کی دعا نور کے پردہ تک پہنچ جاتی ہے۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ موسیٰ اس اسناد کے ساتھ اسے نقل کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر خواہی اور دعا کرنا، فرماتی ہیں: ام حکیم نے اس اسناد کے ساتھ احادیث روایت کی ہیں۔

۱۱۹۸۵ أم حميد[1]

ابوحمید الساعدی کی زوجہ ہیں۔ ابن ابوعاصم[2] اور بقی بن مخلد نے عبدالحمید بن منذر بن ابوحمید کے طریق سے بحوالہ ان کے والد، انہوں نے اپنی دادی ام حمید سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا، میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے شوہر ہمیں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم عورتوں کی اپنے کمروں میں نماز تمہارے حجروں سے افضل ہے اور حجروں میں پڑھی جانے والی نماز تمہارے گھروں کی نماز سے افضل ہے اور تمہاری گھروں والی نماز جماعت کی نماز سے افضل ہے۔ ابن ابی خیثمہ نے ابن وہب کی روایت سے بحوالہ داؤد بن قیس، انہوں نے عبداللہ بن سُوید انصاری، انہوں نے اپنی پھوپھی ام حمید سے جو ابوحمید ساعدی کی زوجہ ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تمہیں میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند ہے (لیکن تمہاری گھر کی نماز زیادہ بہتر ہے)۔ پھر اسی مفہوم کی روایت ذکر کی۔ لیکن مفرداً، اس میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: ''تمہاری حویلی میں پڑھی جانے والی نماز تمہاری قوم کی مسجد سے بہتر ہے، اور تمہاری قوم کی مسجد والی نماز میری مسجد کی نماز سے بہتر ہے''۔ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مسجد بنوانے کا حکم دیا، تو ان کے گھر سے دور، تاریک جگہ پر مسجد بنائی گئی، جہاں وہ اللہ تعالیٰ کو پیاری ہونے تک نماز پڑھتی رہیں۔

۱۱۹۸۶ أم حميد

اشعب طامع کی والدہ ہیں، ام خلندج میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۸۷ أم حنظلة

بنت رومی بن وقش انصاریہ اشہلیہ۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ[3] نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: اسلام لائیں اور بیعت کی، محمد بن عمر کی روایت میں ہے، ان کی والدہ سہیمہ بنت عبداللہ بن رفاعہ اوسیہ ہیں اور ان کے شوہر ثعلبہ بن عدی اشہلی ہیں۔

---

[1] اسد الغابة (٧٤/٩) الاستيعاب (٣٦٠٢) تجريد (٣١٨/٢) [2] الآحاد والمثانی (١٥٠/٦)

[3] الطبقات الكبرىٰ (٢٣٦/٨)

القسم الثانی

۱۱۹۸۸ أم حبيب بنت العباس

بن عبدالمطلب۔ پہلی قسم میں ان پر تنبیہ گزر چکی ہے۔

۱۱۹۸۹ أم حكيم بنت قارظ

بن خالد بن عبید بن سوید بن قارظ، بنولیث میں سے ہیں، جو بنوزہرہ کے حلیف ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ ہیں، بخاری نے صحیح میں تعلیقاً ان کا ذکر کیا ہے، کتاب النکاح میں انہوں نے یہ عنوان باندھا ہے، جب ولی خود ہی نکاح کا پیغام دے، عبدالرحمٰن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا: کیا تم اپنا معاملہ میرے سپرد کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: میں نے تم سے نکاح کیا۔ اس قول کو ابن سعد ✿ نے ابن ابوذئب کے طریق سے بحوالہ سعید بن خالد اور قارظ بن شیبہ روایت کیا ہے کہ ام حکیم بنت قارظ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا کہ مجھے کئی لوگوں نے نکاح کا پیغام دیا ہے، ان میں سے آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں، انہوں نے کہا: تم اس معاملے کو میرے سپرد کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: میں نے تم سے نکاح کیا۔

میں کہتا ہوں: سعید بن خالد بن عبداللہ بن قارظ تابعی ہیں، نسائی نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے، دارقطنی نے انہیں برقرار رکھا ہے، قارظ بن شیبہ کا قول ہے: اس میں کوئی حرج نہیں، وہ ابن قارظ ہیں، ان کے والد قارظ...... ✿

القسم الثالث

۱۱۹۹۰ أم حبيب بنت عامر

بن خالد بن عمر بن قُریط، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۹ ھ میں بنوحارثہ بن عمرو کی طرف خط لکھا اور انہیں اسلام کی دعوت دی، انہوں نے صحیفے کو دھو ڈالا اور اس سے اپنے ڈول سی لئے، ام حبیبہ بنت عامر انہیں تنکیر کرتے ہوئے کہتی ہیں:

''جب ان کے پاس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے کوئی نشانی آتی ہے تو اسے کنوئیں کے پانی سے مٹا ڈالتے ہیں، اور اسے نچوڑ دیتے ہیں''۔

۱۱۹۹۱ أم حرزه

ان کا نام عبیدہ ہے، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

✿ الطبقات الكبرٰى (۳٤٦/۸) ✿ بياض فى الأصل ✿ المغازى (۹۸۲)

القسم الرابع

۱۱۹۹۲ أم الحكم الضمريه

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے سوانح میں حدیث ام حکم بنت زبیر ذکر کی کہ وہ اور فاطمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیدی کا سوال کرنے گئیں، یہ ہاشمیہ ہیں، ضمیریہ نہیں۔ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ [1] کا قول ہے، اگر ان کا گمان یہ ہے کہ وہ کوئی اور ہیں تو انہیں وہم ہوا ہے۔

[1] اسد الغابة (٤٣٧/٥)

حرفِ خاء

القسم الاوّل

۱۱۹۹۳ أم خارجه بنت النضر[1]

بن ضمضم انصاریہ، بنوعدی بن نجار سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[2]

۱۱۹۹۴ أم خارجه[3]

زید بن ثابت کی زوجہ ہیں، ابن ابو عاصم[4] نے عبداللہ بن ابوزیاد کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ہم سے ابوبکر بن عبداللہ بن ابوربیعہ نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ام خارجہ جو حضرت زید بن ثابت کی زوجہ ہیں، روایت کیا، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ ہمارے پاس ایک باغ میں تشریف لائے، آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے، آپ نے فرمایا: "تمہارے پاس جو سب سے پہلا شخص آئے گا وہ اہل جنت میں سے ہے"۔

ہم میں سے ہر شخص یہ تمنا کرنے لگا کہ وہ دیوار کے پیچھے ہو، فرماتی ہیں: اسی اثناء میں ہم نے قدموں کی چاپ سنی، ہم نے دیکھنے کے لیے نظریں اٹھائیں، آپ نے فرمایا: "یہ علی بن ابوطالب ہوں گے"۔[5] ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ مکی بن ابراہیم نے بحوالہ ابوبکر ان کی پیروی کی ہے، اسے ابن مندہ نے دو طریق سے نقل کیا ہے، بحوالہ ابوعبدالرحیم حرانی، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابوصعصعہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ام خارجہ بنت سعد بن ربیع سے، انہوں نے ابومرثد سے، عنقریب اس کا ذکر آ رہا ہے۔

۱۱۹۹۵ أم خالد بنت الأسود[6]

بن عبدیغوث قرشیہ زہریہ، اسماء میں خالدہ کے تحت اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۹۶ أم خالد بنت خالد[7]

بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبدشمس قرشیہ امویہ، یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں اور ان کا نام اُمَۃ ہے۔ انہیں اور ان کے والدین کو شرفِ صحابیت حاصل ہے، یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جب وہ چھوٹی تھیں انہیں لے کر

---

[1] اسد الغابة (۷٤۲۱) تجريد (۳۱۸/۲) [2] المحبر (٤۲۹) [3] اسد الغابة (۷٤۲۰) تجريد (۳۱۸/۲)

[4] الآحاد والمثانى (۲۳٤/٦) [5] الآحاد والمثانى (۲۳٤/٦) [6] اسد الغابة (۷٤۲۲) تجريد (۳۱۸/۲)

[7] اسد الغابة (۷٤۲۳) الاستيعاب (۳٦۰۳) تجريد (۳۱۸/۲)

آئے، ان کا قصہ بخاری [1] میں خالد بن سعید بن خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص کے طریق سے بحوالہ ان کی والدہ ام خالد سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے والد کے ساتھ آئی، میں نے زرد قمیص پہنی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... حرف الف میں امۃ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۱۹۹۷ أم خالد بنت خالد [2]

بن یعیش بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ، بنو عدی بن نجار سے ہیں، ابن سعد [3] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے حارثہ بن نعمان نے نکاح کیا جس سے عبداللہ، سودہ، عمرہ اور ام ہشام پیدا ہوئے۔

۱۱۹۹۸ أم خالد بنت یعیش [4]

بن قیس بن عمرو انصاریہ۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [5] میرا گمان ہے کہ یہ پہلے والی ہیں جو اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔

۱۱۹۹۹ أم خُزیمه

جہم بن قیس کی زوجہ ہیں، ان کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہیں فوت ہوئیں۔ بلاذری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۰۰ أم خَلّاد الأنصاریه [6]

انہوں نے اپنے والد کے بارے میں پوچھا جب وہ شہید ہوگئے، ابن اثیر نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [7]

۱۲۰۰۱ أم خُناس [8]

ابن ماکولا [9] کا قول ہے: یہ مسعود کی زوجہ ہیں، انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۱۲۰۰۲ أم الخیر بنت صخر [10]

بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ، بعض کا قول ہے: بنت صخر بن عمرو بن عامر قرشیہ تیمیہ، ابوبکر صدیق کی والدہ ہیں، اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں، ابن ابوعاصم اور طبرانی نے واضح سند سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی والدہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ، حضرت ام زبیر کی والدہ، عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ، حضرت عمار بن یاسر کی والدہ [11] اسلام لائیں۔

---

[1] بخاری (۳۰۷۱) [2] تجرید (۳۱۸/۲) [3] الطبقات الکبریٰ (۳۳۳/۸)

[4] اسد الغابۃ (۷٤۲٤) تجرید (۳۱۸/۲) [5] اسد الغابۃ (٤٤۲/۵) الطبقات الکبریٰ (۳۳۳/۸)

[6] اسد الغابۃ (۷٤۲۵) الاستیعاب (۳٦۰۵) تجرید (۳۱۸/۲) [7] اسد الغابۃ (٤٤۲/۵)

[8] اسد الغابۃ (۷٤۲٦) تجرید (۳۱۸/۲) [9] الاکمال (۱۸۲/۱)

[10] اسد الغابۃ (۷٤۲۸) الاستیعاب (۳٦۰٦) تجرید (۳۱۹/۲) [11] المعجم الکبیر (۳/۱) مجمع الزوائد (۲۵۹/۹)

مسلسل سند بالطلحتین سے جسے وہ محمد بن عمران بن طلحہ تک لے گئے ہیں، بحوالہ قاسم بن محمد، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو کھڑے ہو کر لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دینے لگے، مشرک ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں مارنے لگے.....(الحدیث) اور اس میں ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میری والدہ ہیں، ان کے لیے دعا کیجئے، اور اسلام کی دعوت دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی اور اسلام کی دعوت دی، تو وہ اسلام لے آئیں۔ ایک طویل قصے میں ہے کہ انہوں نے ہوش میں آنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا، ان کی والدہ نے کہا: ہمیں معلوم نہیں، انہوں نے کہا: ام جمیل بنت خطاب سے پوچھئے، وہ ان کے پاس گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا، وہ ان کے ساتھ آئیں تو کہنے لگے:......

انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ وہ دارارقم میں ہیں، اور طبرانی نے ہیثم بن عدی کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ ام خیر بنت صخر ہیں، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کے ماں باپ ان کے وارث ہوئے، ام الخیر ابوقحافہ سے پہلے وفات پا گئیں۔ وہ دونوں اسلام لائے تھے۔

حرفِ دال

القسم الاوّل

۱۲۰۰۳ أم الدحداح [1]

ابودحداح کی زوجہ ہیں، جن کے سوانح میں ان کا یہ قول گزر چکا ہے۔اے ام دحداح! باہر آؤ، دوسری حدیث جسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کے طریق سے بحوالہ سماک، انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام دحداح کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

یہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے بحوالہ محمد بن جعفر، انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حجاج بن محمد سے بحوالہ شعبہ روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ابودحداح یا ابن دحداح کی نمازِ جنازہ پڑھی، اسی طرح مسلم، ابوداؤد اور ترمذی میں کئی طرق سے بحوالہ شعبہ مروی ہے، مسلم میں محمد بن مثنی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے شک کے ساتھ بحوالہ ابودحداح یا ابن دحداح نقل کیا ہے۔

۱۲۰۰۴ أم الدرداء الكبرى [2]

ان کا نام خیرہ ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٧٤٢٩) تجريد (٣١٩/٢)

[2] اسد الغابة (٧٤٣٠) الاستيعاب (٣٦٠٧) تجريد (٣١٩/٢)

حرفِ ذال

القسم الاوّل

۱۲۰۰۵ أم ذر[1]

ابوذر غفاری کی زوجہ ہیں، ابن مندہ کا قول ہے: ابوذر کی وفات میں ان کا ذکر ہے، ابونعیم نے یہ موصولاً نقل کیا ہے، بطریق مجاہد، انہوں نے ابراہیم بن اسیر سے روایت کیا ہے، اس روایت میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، بلکہ اس میں احتمال ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ان سے نکاح کیا۔ لیکن ان کی ایک حدیث کا مجھے پتہ چلا جس میں تصریح ہے کہ وہ ابوذر کے ساتھ اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں۔ فاکہی نے اسے کتاب مکہ میں نقل کیا ہے کہ ہم سے میمون بن ابومحمد کوفی نے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے ابوصباح کوفی نے اپنی سند سے جو نبی کریم ﷺ سے مرفوع روایت ہے۔ آپ ﷺ جب مسکرانے کا ارادہ فرماتے تو ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرماتے: ''ابوذر! ذرا اپنے اسلام لانے کا قصہ تو سنانا''۔ وہ عرض کرتے ہمارا ایک بت ہوتا تھا، جس کا نام نُہم تھا، ایک دِن میں اس کے پاس آیا اور اس کے لیے دودھ ڈال کر چلا گیا، اچانک مجھے خیال آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کتا وہ دودھ پی رہا ہے، اور جب دودھ پی کر فارغ ہوا تو ٹانگ اٹھا کر بت پر پیشاب کرنے لگا، تو میں بے ساختہ کہنے لگا:

> ''اے نُہم! مجھے پتہ چل گیا ہے، تیری شرافت جو مجھ سے تیرے قرب کو دور کئے ہوئے تھی، میں نے کتا دیکھا جو تیرے برابر کھڑا ہوا، آج تیری گردن اس کتے کو بھی نہ روک سکی''۔

ام ذر نے جب یہ الفاظ سنے تو وہ بھی کہنے لگی: ''آج تم نے صحیح جرم کیا ہے، اور یہ جرم اتنا بڑا ہے جب تم نے نُھم کی برائی بیان کی''۔

میں نے اسے سارا واقعہ سنایا تو وہ کہنے لگی: ''اگر یہی بات ہے تو ہمارے لیے عزت مند رب تلاش کرو جو فضائل میں اے ابن وہب! سخی ہو۔ جس کے برابر میں حقیر کتا کھڑا ہو اور اس کے ہاتھ اسے روک نہ سکیں وہ ہمارا رب نہیں، پتھروں کے پجاری بہکے ہوئے ہیں، کم عقل ہیں، جنہیں سمجھ بوجھ نہیں''۔

فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام ذر نے سچ کہا کہ پتھروں کی پوجا بہکے ہوئے ہی کرتے ہیں''۔

۱۲۰۰۶ أم ذرہ[2]

صحابیات میں ان کا ذکر ہے، محمد بن منکدر کے ہاں ان کی حدیث ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والے قیامت کے دِن ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے''۔[3] استیعاب کے بعض نسخوں میں اسی طرح ہے۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷۴۳۱) تجرید (۳۱۹/۲) [2] اسد الغابۃ (۷۴۳۳) تجرید (۳۱۹/۲) [3] مسند احمد (۳۳۳/۵)

حرفِ راء

القسم الاوّل

۱۲۰۰۷ أم رافع بنت اسلم

ابن سعد اور ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۰۸ أم رافع بنت عامر

بن کُرَیز، عبداللہ بن اسود بن عوف کی زوجہ ہیں، زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۰۹ أم رافع بنت عبداللہ[1]

بن نعمان، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں ان کا ذکر کیا ہے۔[2]

۱۲۰۱۰ أم رافع بنت عثمان الزُّرَقیہ[3]

ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[4]

۱۲۰۱۱ أم رافع[5]

ابورافع کی زوجہ ہیں، جو مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کا نام سلمیٰ ہے۔ اپنے نام اور کنیت سے مشہور ہیں، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۱۲ أم رَبعہ[6]

بنت خدام، ابن اعرابی نے ان کی حدیث روایت کی، بحوالہ عطاء فرماتے ہیں: خدام نے اپنی بیٹی ام رَبعہ کا نکاح کیا، اس کی مرضی نہ تھی، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے خاوند سے جدا کر دیا تو اس سے ابولبابہ نے نکاح کیا۔[7]

ابوموسیٰ کا قول ہے: تمام روایات میں ہے کہ وہ خنساء بنت خدام ہیں، شاید ان کی کنیت ہے۔

۱۲۰۱۳ أم الربیع بنت أسلم[8]

بن حریش انصاریہ، بردع ظفری کی زوجہ اور یزید بن یربوع کی والدہ ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں

---

[1] اسد الغابة (٧٤٣٦) تجريد (٣١٩/٢) [2] اسد الغابة (٤٤٥/٥) [3] اسد الغابة (٧٤٣٤) تجريد (٣١٩/٢)
[4] اسد الغابة (٤٤٥/٥) [5] اسد الغابة (٧٤٣/٥) تجريد (٣١٩/٢) [6] اسد الغابة (٧٤٣٧) تجريد (٣١٩/٢)
[7] اسد الغابة (٤٤٦/٥) [8] اسد الغابة (٧٤٣٨) تجريد (٣١٩/٢)

ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد [1] کا قول ہے: ان کی والدہ سعاد بنت رافع بن ابوعمرو بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار ہیں، اور یہ سلمہ بن اسلم بدری کی سگی بہن ہیں، ان سے ابوخیثمہ بن ساعدہ نے نکاح کیا، جس سے سہل، عمیرہ ام ضمرہ پیدا ہوئے۔ ام ربیع اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۲۰۱۴ أم الربيع بنت البراء [2]

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان کے طریق سے بحوالہ قتادہ، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت ام ربیع بنت البراء نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے بیٹے حارثہ کا مرتبہ جانتے ہیں...... (الحدیث) حارثہ سُراقہ کے بیٹے ہیں جو شہید ہو گئے تھے، ان کی والدہ بہت غمگین تھیں جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے، بعض کا قول ہے: یہ ربیع بنت نضر حضرت انس کی پھوپھی تھیں۔

صحیح مسلم اور نسائی [3] میں حماد بن سلمہ کے طریق سے بحوالہ ثابت، انہوں نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ ام ربیع جو حارثہ کی والدہ ہے، انہوں نے کسی کو زخمی کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قصاص، قصاص.....''۔ (الحدیث) اس کے آخر میں ہے: ''اللہ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے''۔ بعض کا قول ہے کہ وہ ربیع بنت نضر ہیں، جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث انس سے ثابت ہے، جو حُمید کی روایت سے بحوالہ انس مروی ہے، لیکن اس میں ہے کہ انہوں نے کسی عورت کے سامنے والے دانت توڑ دیئے تھے، بعید نہیں کہ یہ کئی قصے ہوں۔

۱۲۰۱۵ أم الربيع بنت عُبَيد [4]

بن نعمان بن وہب بن عُبَیدہ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ۔ ابن سعد [5] نے بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان سے کُرَیم بن عدی بن حارثہ بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی نے نکاح کیا۔

۱۲۰۱۶ أم رَزن بنت سواد [6]

بن رَزن بن زید بن ثعلبہ بن عُبَید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاریہ۔ ابن سعد [7] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ ام حارث بنت نعمان بن خنساء بن سنان ہیں، ان سے یزید بن ضحاک بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ نے نکاح کیا۔

۱۲۰۱۷ أم رِعلہ [8]

ان کی حدیث کو مستغفری نے ایک طریق سے اور ابوموسیٰ نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے، دونوں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

---

[1] الطبقات الكبرى (۲۴۳/۸) [2] اسد الغابة (۷۴۲۹) تجريد (۳۱۹/۲)

[3] نسائی (۴۷۶۹) [4] تجريد (۳۱۹/۲) [5] الطبقات الكبرى (۳۲۶/۸)

[6] تجريد (۳۲۰/۲) [7] الطبقات الكبرى (۲۹۶/۸) [8] اسد الغابة (۷۴۴۰) تجريد (۳۲۰/۲)

سے حدیث روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون جنہیں رعلہ قشیریہ کہا جاتا تھا۔ نبی علیہ السلام کے پاس آئیں، وہ بڑی شیریں زبان، فصاحت والی خاتون تھیں، کہنے لگیں: اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکت ہو، ہم پردے والیاں اور خاوندوں کے ازار کے مقامات والیاں، بچوں کو پالنے والیاں ہیں، جہاد میں ہمارا کوئی حصہ نہیں، ہمیں کوئی ایسی چیز تعلیم فرمایئے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عورتیں اللہ کے ذکر کی رات دن کی گھڑیوں میں پابندی کرو، اپنی آوازیں اور نظریں جھکا کر رکھو''۔ ❶ اسی میں ہے انہوں نے عرض کی: میں ایک محنتی عورت ہوں، عورتوں کا بناؤ سنگھار کرتی ہوں، انہیں ان کے خاوندوں کے لیے مزین کرتی ہوں، اگر یہ گناہ کا کام ہے تو میں اسے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ام رعلہ! انہیں زیب و زینت سے آراستہ کر دیا کرو جب وہ ماند پڑ جائیں۔

پھر رسول اللہ ﷺ کی حیات میں ان کا اتہ پتہ نہ چلا، فتنۂ ارتداد کے موقعہ پر یہ مدینہ آئیں۔ پھر ان کا نبی ﷺ کے بارے غم وافسوس کا قصہ ذکر کیا اور حسنین کریمین کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ کی گلیوں میں آپ علیہ السلام کے بارے میں روتے ہوئے چکر لگانے کا ذکر کیا۔ ان کا وہ مرثیہ نقل کیا ہے جس کا مطلع یہ ہے: ع

''اے فاطمہ کے گھرانے! جس کا صحن آباد ہے، تو آباد رہے، میرے لیے غم کو برانگیختہ کر دیا ہے''۔

ابوموسیٰ اس سند کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس کا احتمال نہیں، اس کی ساری ذمہ داری ابوالقاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم سرندی پر ہے جو غیر معروف راوی ہے، اور نہ اس کا تذکرہ اصبہان کے راویوں میں ملتا ہے، پھر بطریق عبداللہ بن محمد بلوی بواسطہ عمارہ بن زید، ابراہیم بن سعد سے بحوالہ ابن اسحاق انہوں نے یحییٰ بن حارث بن نوفل انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ قشیریہ اپنے خاوند ابورعلہ کے ساتھ آئی وہ دیہاتی اور گفتگو کرنے والی خاتون تھی، آپ ﷺ اس کے طرز تخاطب کو پسند کرتے تھے، پھر اسی طرح حدیث روایت کی، اور حدیث کے آخر میں فرمایا کہ مدینے میں غم کا کہرام مچ گیا۔ انصارِ مدینہ کا ہر گھر رونے لگا، ابوموسیٰ فرماتے ہیں: یہ سند اسی حدیث کے لائق ہے یعنی بلوی جھوٹ گھڑنے میں مشہور ہے۔ واللہ اعلم!

۱۲۰۱۸ أم رِمثه ❶

ابوعمر کا قول ہے، خیبر میں حاضر تھیں، مجھے اس کے علاوہ ان کی کوئی حدیث معلوم نہیں۔ ابن اسحاق ❷ نے یونس بن بکیر کی روایت میں ان کا ذکر کیا ہے، ان لوگوں کے ناموں میں جنہیں نبی کریم ﷺ نے خیبر میں عطا فرمایا تھا کہ ''ام رمثہ کو چالیس (۴۰) وسق دیئے''۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد ❸ نے ان کا ذکر کیا ہے، اور کھجور کے ساتھ پانچ وسق جَو کا اضافہ کیا ہے، ان کا نسب بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ام رمثہ بنت عمرو بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبدمناف، بعض کا قول ہے ام رُمیثہ (تصغیر کے ساتھ ہے) اسلام لائیں اور بیعت کی۔ فرماتے ہیں: وہ حکیم کی والدہ ہیں جو قعقاع کے والد ہیں، مہاجرات میں سے نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں

---

❶ اسد الغابة (٤٤٦/٥) ❶ اسد الغابة (٧٤٤١) الاستيعاب (٣٦٠٨) تجريد (٣٢٠/٢)

❶ السيرة النبوية (٢٧٣/٣) ❷ الطبقات الكبرىٰ (١٦٥/٨)

ان کا ذکر ہے۔

۱۲۰۱۹ اُم رُومان [1]

بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اُذینہ بن سُبیع بن دُھمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ اور حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں۔ ابوعمر کا قول ہے: مصعب نے ان کا یہی نسب بیان کیا ہے، دوسرے راویوں نے اس سے اختلاف کیا ہے، ان کے نسب میں عامر سے لے کر کنانہ تک اختلاف ہے۔ لیکن اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ بنوغنم بن مالک بن کنانہ سے ہیں، ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ام رومان کا نام زینب بنت عبد بن دُھمان ہے، جو بنوفراس بن غنم سے ہیں۔

میں کہتا ہوں: صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس پیالے کے قصے میں ان سے فرمایا، جب قسم کھائی تھی کہ ان کے مہمانوں میں سے کوئی اس میں سے نہیں کھائے گا، اے بنوفراس کی خاتون، ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: زینب ہے، کسی نے کہا: دَعد ہے۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ [2] کا قول ہے: ام رومان کنانیہ، عبداللہ بن حارث بن سَخبرہ بن جرثومہ ازدی کی زوجہ تھیں، مکہ آ کر اسلام سے قبل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے معاہدہ (حِلف) کیا ہے۔ طفیل کی ولادت کے بعد وہ ام رومان کو بیوہ چھوڑ کر مر گیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا۔

ابن سعد [3] کا قول ہے: حارث بن سخبرہ بن جرثومہ کی زوجہ تھیں، اور ان کا نسب ازد تک لے گئے ہیں، جس سے طفیل پیدا ہوئے، وہ سراۃ سے آئے تھے، ان کے ساتھ ان کی زوجہ اور بیٹا تھا، وہ ابوبکر کے حلیف بنے اور مکہ میں وفات پا گئے، ان سے ابوبکر نے نکاح کیا، اسلام کے ابتدائی زمانے میں اسلام لائیں، بیعت کی اور ہجرت کی۔

زبیر نے بحوالہ محمد بن حسن بن زبالہ اپنی سند سے بحوالہ عائشہ روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو ہم مکہ میں رہ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں بھی وہیں تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں قیام فرمایا تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان کے ساتھ ابورافع تھے، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن اریقط کو بھیجا اور عبداللہ بن ابوبکر کو خط لکھا کہ ام رومان اور اسماء کو سوار کر کے لے آئیں، اتفاق سے انہیں طلحہ مل گئے، جو ہجرت کرنا چاہتے تھے، یہ سب لوگ اکٹھے نکلے، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں طویل حدیث روایت کی۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [4] کا قول ہے: ذی الحجہ ۶ ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وفات پا گئیں، پھر قاسم بن محمد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: جب حضرت ام رومان کو ان کی قبر میں اتارا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی حور عین کو دیکھنا چاہے وہ ام رومان کو دیکھ لے''۔ [5]

ابوعمر کا قول ہے: ام رومان، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وفات پا گئیں، یہ ۶ ھ کا واقعہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں

---

[1] الاستیعاب (۳۶۰۹) [2] المغازی (۶۹۸) [3] الطبقات الکبریٰ (۲۰۲/۸)

[4] الطبقات الکبریٰ (۲۰۲/۸) [5] کنز العمال (۳۴۴۱۸) الطبقات الکبریٰ (۲۰۲/۸) تاریخ جرجان (۱۹۹)

اترے اوران کے لیے بخشش مانگی اور فرمایا: ''اے اللہ! جو تکلیفیں ام رومان کو آپ کی راہ میں اور آپ کے رسول ﷺ کی خاطر پہنچی ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں''۔

ابوعمر کا قول ہے: ان کے خیال میں ان کی وفات ذی الحجہ ۴ھ یا ۵ھ خندق کے سال ہوئی۔ ابن اثیر کا قول ہے: ۶ھ میں۔ اسی طرح واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ذی الحجہ ۶ھ میں وفات پائی۔ ابن اثیر ❶ نے ان کا تعاقب کیا ہے جن کا قول ہے کہ وہ ۴ھ یا ۵ھ میں فوت ہوئیں، کیونکہ ثابت ہے کہ وہ افک کے سال بقید حیات تھیں، اور افک کا واقعہ شعبان ۶ھ میں ہوا تھا۔

میں کہتا ہوں: تاریخ افک کے مؤرخین کا اتفاق نہیں، لہٰذا اس بارے میں وہم کرنے کا کوئی مطلب نہیں، وہ روایت جو ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ❷ نے روایت کی ہے، اسے بخاری نے اپنی تاریخ میں بحوالہ قاسم بن محمد روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب حضرت ام رومان کو ان کی قبر میں اتار دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی عورِعین کو دیکھنا چاہے وہ انہیں دیکھ لے''۔ بعض نے یہ اضافہ کیا ہے: بحوالہ قاسم، انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: اس میں تردد ہے اور مسروق کی حدیث سند کے ساتھ روایت کی ہے، یعنی وہ حدیث جسے انہوں نے حُصین بن مسروق کے طریق سے بحوالہ ام رومان روایت کیا ہے۔ ابونعیم اصبہانی نے فرمایا، بعض کا قول ہے: یہ قول کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں وفات پا گئیں وہم ہے، دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: عرصہ دراز تک نبی کریم ﷺ کے بعد زندہ رہیں، ابراہیم حربی کا قول ہے: مسروق نے ام رومان سے پندرہ سال کی عمر میں سماعت کی۔

میں کہتا ہوں: اس کا تقاضا یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سماعت کی، کیونکہ ہجرت کے پہلے سال ان کی ولادت ہوئی، خطیب نے مراسیل میں اس کی تردید کی ہے۔ انہوں نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا جسے بخاری نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بحوالہ مسروق مروی ہے، مجھ سے ام رومان نے حدیث بیان کی، پھر واقعہ افک کا کچھ حصہ ذکر کیا: یہ حدیث غریب ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ اسے حُصین کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو اور مسروق نے ام رومان کا زمانہ نہیں پایا، یعنی وہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد یمن سے آئے تھے، جس سے حصین کو ان کی اس بات سے وہم ہو گیا کہ مجھ سے انہوں نے حدیث بیان کی، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ کسی ناقل نے سُئِلَتْ کو الف کے ساتھ لکھ دیا ہو، جو سَأَلْتُ بن گیا اور یوں لفظ بگڑ گیا۔ بعض راویوں نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے، تو انہوں نے حدثتنی کے لفظ کو حصین سے بعض راویوں کا عنعنہ مراد لیا ہے، خطیب کا قول ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں مسروق کی روایت نقل کی ہے۔ میں نے ام رومان سے پوچھا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی علت معلوم نہ ہوسکی۔

میں کہتا ہوں: بلکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ علت پہچان گئے تھے اور اس کی تردید کی جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور اس روایت کو ترجیح دی ہے جس میں ہے کہ وہ نبی علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہوئیں، کیونکہ یہ مرسل روایت ہے اور اس کا راوی علی بن زید ہے جو ابن جدعان سے مشہور ہے اور ضعیف ہے۔

میں کہتا ہوں: کسی کا یہ دعویٰ کہ وہ چار، پانچ یا چھ ہجری میں فوت ہوئیں، اس کی تردید زبیر بن بکار بحوالہ علی بن زید کی ہے

---

❶ اسد الغابة (٤٤٦/٥) ❷ الطبقات الكبرىٰ (٢٠٢/٨)

کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر فتح مکہ سے پہلے قریش کے چند نوجوانوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، ایسا ہی محمد بن سعد [1] نے لکھا ہے کہ وہ صلح حدیبیہ میں مسلمان ہوئے، اس میں اختلاف نہیں کہ ذوالقعدہ ۶ ھ میں یہ پہلی صلح تھی اور فتح مکہ رمضان ۸ ھ میں ہوئی۔

صحیحین کی ابوعثمان نہدی سے مروی روایت سے ثابت ہے کہ اصحاب صفہ نادار لوگ تھے، پھر وہ حدیث ذکر کی جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مہمان نوازی کا واقعہ ہے، عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: وہ میں، میری والدہ، میری اہلیہ اور ہمارے گھر کی خادمہ تھیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الادب میں اس کے کسی طریق میں ہے، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے تو میری والدہ نے ان سے کہا: آپ اپنے مہمانوں سے پیچھے کیوں رہ گئے؟ اور اس میں اختلاف نہیں کہ عبدالرحمٰن کی والدہ ام رومان ہیں، اور عبدالرحمٰن کا اسلام لانا حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے میں ہوا، جیسا کہ ابھی میں نے آگاہ کیا ہے اور یہ واقعہ یقیناً ان کے مسلمان ہونے کے بعد کا ہے، لہٰذا یہ صحیح نہیں ہوسکتا کہ وہ ۶ ھ کے آخر میں فوت ہوں، اور عبدالرحمٰن اس سے پہلے اسلام نہ لائے ہوں، وفات نبوی سے ان کی وفات کے بارے میں جو سب سے قریبی قول ہے وہ یہ ہے کہ ان کی وفات ذوالحجہ ۶ ھ میں ہوئی اور حدیبیہ کا واقعہ بھی ذوالقعدہ ۶ ھ میں پیش آیا۔ اور عبدالرحمٰن کی آمد ذوالحجہ ۶ ھ کے بعد ہوئی۔ لہٰذا اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ حدیبیہ سے واپسی اور پیالے کا مذکورہ واقعہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی آمد اور ام رومان کی وفات، یہ سب واقعات ذوالحجہ ۶ ھ میں پیش آئے تو یہ انتہائی بعید قول ہے، مجھے ایک اور واقعہ ملا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ام رومان کی وفات ۶ ھ بلکہ ۷ ھ یا ۸ ھ کے بعد ہوئی۔

چنانچہ مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ [2] نے بطریق ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے کہ جب آیت تخییر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آغاز کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں، جس کا اپنے والدین ابوبکر اور ام رومان سے مشورہ کیے بغیر مجھے کوئی جواب نہ دینا۔ کہنے لگیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا بات ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اے نبی! اپنی ازواج سے کہہ دو، اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کی خواہش مند ہو..... الآیۃ﴾۔ [3] فرماتی ہیں، میں نے کہا: میں تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کا گھر چاہتی ہوں اور اس میں مجھے ابوبکر اور ام رومان سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے۔ اس کی سند عمدہ ہے اور واقعے کی اصل صحیحین میں دوسرے طریق سے بحوالہ ام سلمہ مروی ہے۔

واقعہ تخییر ۹ ھ میں پیش آیا اور حدیث سے اس کی صراحت ہوتی ہے کہ ام رومان اس وقت زندہ تھیں، اس مسئلے میں، میں نے فتح الباری کے مقدمے میں ایک فصل جو اس شخص کے ردّ میں ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ صحیح میں قابل مذمت علت ہے، میں نے تفصیلاً بحث کی ہے۔ الحمدللہ! اس علت کو جو حدیث ام رومان کی انقطاع کے بارے میں ہے، خطیب سے علماء کی ایک جماعت نے قبول کیا ہے، جس میں وہ سب ان کی مقلد ہیں ان کا عذر واضح ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صحیح کی روایت کو صحیح بیان کرنے کے لیے سینہ کھول دیا اور اس شخص کی غلطی کے بیان کے لیے شرح صدر فرما دیا، جس کا کہنا ہے کہ وہ ۶ ھ یا اس کے علاوہ میں فوت ہوئی تھیں۔

اس باب کو سب سے پہلے صحیح کے مصنف نے کھولا ہے، جیسا کہ انہوں نے پہلے ذکر کیا، انہوں نے علی بن زید کی روایت

---

[1] الطبقات (۲۰۲/۸) [2] مسند احمد (۲۱۲/۶) [3] سورة احزاب آیت (۲۸)

کے مقابلے میں مسروق کی روایت کو ترجیح دی۔ کیونکہ مسروق کے معتبر ہونے پر اتفاق ہے اور علی بن زید کے حافظے کے کمزور ہونے پر اتفاق ہے۔ پھر مجھے خطیب سے پہلے بھی ایک شخص مل گیا چنانچہ ابوعلی بن السکن کتاب الصحابہ میں ام رومان کے حالات میں لکھتے ہیں کہ ان کا انتقال حیاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا۔ فرماتے ہیں: حصین، ابووائل سے بحوالہ مسروق روایت کرتے ہیں کہ میں نے ام رومان سے پوچھا، ابن السکن لکھتے ہیں: یہ غلط ہے پھر حصین کی سند سے بواسطہ ابووائل بحوالہ مسروق روایت کی ہے کہ ام رومان نے ان سے حدیث بیان کی۔ پھر افک کا وہ واقعہ ذکر کیا جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں: اس میں حصین منفرد ہے، ایک قول یہ ہے کہ ام رومان سے مسروق کا سماع نہیں، کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں فوت ہوگئی تھیں۔ وباللہ التوفیق!

حرف الزاي المنقوطة

القسم الاوّل

۱۲۰۲۰ أم زينب بنت ثعلبه

۱۲۰۲۱ أم الزبير[1]

بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمیہ۔ ابن سعد[2] نے ذکر کیا ہے کہ ضباعہ کی سگی بہن ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے چالیس (۴۰) وسق کھانے کو دیئے۔

۱۲۰۲۲ أم زُفر الحبشيه[1]

سوداء طویلہ، صحیح بخاری میں حدیث ابن جریج میں ان کا ذکر کیا ہے، مجھ سے عطا نے بیان کیا کہ انہوں نے ام زُفر کو جو حبشیہ خاتون تھیں، کعبہ کی سیڑھیوں پر دیکھا اور عمران بن بکر کے طریق سے مروی ہے کہ مجھ سے عطاء نے بیان کیا، فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہیں اہل جنت میں سے ایک خاتون نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا: یہ حبشہ خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: مجھے مرگی کا مرض ہے جس سے میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ سے میرے لیے دعا کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہارے لیے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کروں گا کہ اللہ تمہیں عافیت دے''۔ انہوں نے کہا: میں صبر کروں گی اور میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی۔

عبدالرزاق نے اسے بحوالہ ابن جریج، انہوں نے حسن بن مسلم سے، انہوں نے طاؤس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیوانوں کو لایا جاتا تھا، آپ ان کے سینہ پر ہاتھ مارتے تو وہ صحیح ہو جاتے، ایک مجنونہ عورت کو لایا گیا، جسے ام زُفر کہا جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینہ پر مارا، وہ ٹھیک نہ ہوئی اور اس کا شیطان نہ نکلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کے لیے دنیا میں عیب اور آخرت میں بھلائی ہے''۔[2]

ابن جریج کا قول ہے: مجھے عطاء نے بتایا کہ انہوں نے اس حبشیہ خاتون ام زُفر کو کعبہ کی سیڑھیوں پر دیکھا اور مجھے عبدالکریم نے بحوالہ حسن بتایا کہ انہوں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت کا مسجد میں دم گھٹنے لگتا تھا، اس کے بھائی آ کر نبی علیہ السلام سے

---

[1] تجريد أسماء الصحابة (۲/۳۲۰) [2] الطبات الكبرىٰ (۳۲/۸)

[1] اسد الغابة (۷٤٤۳) الاستيعاب (۳٦۱۰) تجريد (۲/۳۲۰) [2] فتح الباری (۱۰/۱۱۵)

اس کی شکایت کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کروں اور وہ ٹھیک ہو جائے اور اگر تم چاہو تو یہ اسی حال میں رہے اور آخرت میں اس سے کوئی حساب نہ ہو''۔ تو ان کے بھائیوں نے انہیں اختیار دیا، انہوں نے کہا: میں جس حال میں ہوں مجھے اسی میں چھوڑ دو، یہ ثقات کی روایت ہے جو عطاء سے مروی ہے، اسے عمر بن قیس نے بحوالہ عطاء روایت کیا ہے، اور اس میں لفظی غلطی کی ہے۔ فرماتے ہیں: بحوالہ ام قرثع، وہ فرماتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا چاہتی ہو، اگر تم چاہو تو میں اللہ سے تمہارے لیے دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو، اور تمہارے لیے جنت واجب ہو جائے گی''۔ اس نے کہا: میں صبر کرتی ہوں، طبرانی [1] اور خطیب نے اسے اپنے طریق سے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اس کی سند عمر بن قیس تک پہنچتی ہے جو ضعیف راوی ہیں، اس میں لفظی غلطی کے ساتھ اس حدیث کو عطا کی روایت سے بحوالہ ام زفر کے قرار دینا شاذ ہے تو عطاء نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے، حرف سین مہملہ میں گزر چکا ہے کہ ان کا نام سُعَیرہ ہے، مرگی کے بارے میں ان کا قصہ دوسرے طریق سے گزر چکا ہے، میں نے حرف شین میں ان کا ذکر کیا ہے کہ بعض نے ان کا نام شُقَیرہ لیا ہے۔ واللہ اعلم!

۱۲۰۲۳ أم زُفَر [2]

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ماما ہیں۔ عبدالغنی بن سعید نے مبہمات میں ذکر کیا ہے کہ یہ وہ خاتون ہیں جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں یہ خاتون ہمارے پاس آتی تھی''۔ زبیر بن بکار کے طریق سے بحوالہ سلیمان بن عبداللہ بن سلیم نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اہل مکہ میں سے ایک شخص نے خبر دی، فرماتے ہیں: ام زفر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ماما تھیں، یعنی بڑھیا، جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں ہمارے پاس آتی تھیں''۔ [2]

میں کہتا ہوں: خواتین کے ناموں میں جثامہ کے تحت، ابوعاصم کے طریق سے بحوالہ ابوعامر خزاز گزر چکا ہے، انہوں نے ابن ابی مُلیکہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ ان کا نام جثامہ مزنیہ تھا، نبی کریم ﷺ نے اسے بدل دیا اور فرمایا: ''بلکہ تم حضانہ ہو''۔ اور ایک روایت میں ہے: ''حَسَّانَہ''۔ ان کا مزنیہ ہونا اور ان کا نام حضانہ ہونا اس بات کو تقویت دیتا ہے کہ وہ حبشیہ نہیں، اگرچہ ان کی کنیت میں اتفاق ہو، ابوعمر اور ابوموسیٰ کا کلام تقاضا کرتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہیں۔ لیکن ابوموسیٰ نے ام زُفر کے ترجمہ میں فرمایا: اس کا احتمال ہے، البتہ ابوعمر نے ان کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تعلق اور مرگی کا قصہ ایک ہی عنوان میں جمع کر دیا ہے۔ اصل علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔

۱۲۰۲۴ أم زیاد الأشجعیہ [3]

رافع بن سلمہ بن زیاد اشجعی نے ان کی حدیث بحوالہ حَشْرَج بن زیاد اشجعی، انہوں نے ان کی دادی یعنی ان کے والد کی والدہ

---

[1] المعجم الکبیر (۱۱۳۵۲/۲) [2] اسد الغابۃ (۷۴۴۴) تجرید (۳۲۰/۲)

[3] مسند احمد (۴۴۱/۲) [4] اسد الغابۃ (۷۴۴۵) تجرید (۳۲۰/۲)

کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ خیبر میں نکلیں، وہ چھٹی خاتون تھیں، فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے ہمارے پاس پیغام بھیجا: ''کس کی اجازت سے تم یہاں آئی ہو؟'' اور ہم نے آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ کے آثار دیکھے۔ ہم نے کہا: ہم ادویات لے کر آئی ہیں، جس سے زخمیوں کا علاج کریں گی اور ہم تیر پکڑائیں گی اور ستو پلائیں گی...... (الحدیث) اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان میں کھجوریں تقسیم کیں، اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن ابی عاصم [1] نے نقل کیا ہے۔

۱۲۰۲۵ أم زيد بنت حَرام [2]

بن عمرو انصاریہ، بنو مالک سے ہیں، انہیں اونٹ والی کہا جاتا ہے۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [3]

۱۲۰۲۶ أم زيد بنت السكن [4]

بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم انصاریہ، پھر جشمیہ۔ ابن سعد [5] نے اور ابن حبیب [6] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ان سے سُراقہ بن کعب بن عبدالعزیٰ بن غزِیہ نے نکاح کیا، جس سے زید پیدا ہوئے، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۲۰۲۷ أم زيد بنت عمرو [7]

بن حرام بن زید مناۃ، بنوعمرو بن مالک بن نجار سے ہیں۔ ابن سعد [8] نے بحوالہ محمد بن عمران کا ذکر کیا ہے کہ وہ اسلام لائیں اور بیعت کی، بعض کا قول ہے: یہ اونٹ والی ہیں۔

۱۲۰۲۸ أم زيد بنت قيس [9]

بن نعمان بن سنان انصاریہ، ابن سعد [10] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ اُدام بنت قین بن کعب بن سواد ہیں، ان سے خالد بن عدی بن عمرو بن عدی بن سنان بن نابی نے نکاح کیا۔

۱۲۰۲۹ أم زيد (غير منسوبه) [11]

اللہ تعالیٰ کے اس قول کے سبب میں ان کا تذکرہ ہے: ﴿اگر مومنوں میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو﴾۔ [12] یہ اسباط بن نصر کی روایت میں بحوالہ سُدّی مذکور ہے، فرماتے ہیں: انصار میں سے ایک خاتون جنہیں ام زید کہا جاتا تھا، ان

---

[1] الآحاد والمثانی (٣٢٩٤/٦) [2] اسد الغابة (٧٤٤٦) تجريد (٣٢٠/٢) [3] المحبر (٤٣٠)
[4] اسد الغابة (٧٤٤٧) تجريد (٣٢٠/٢) [5] الطبقات الكبرىٰ (٢٧٥/٨) [6] المحبر (٤٢١)
[7] اسد الغابة (٧٤٤٦) تجريد (٣٢٠/٢) [8] الطبقات الكبرىٰ (٣٣٣/٨)
[9] تجريد اسماء الصحابة (٣٢٠/٢) [10] الطبقات الكبرىٰ (٢٩٥/٨)
[11] اسد الغابة (٧٤٤٨) تجريد (٣٢٠/٢) [12] سورة الحجرات الآية (٩)

کا اپنے شوہر سے جھگڑا ہوا، تو اس کے گھر والے اس کے شوہر سے مل گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی....الخ۔ ابن اثیر [1] کا قول ہے: اسلام کے ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے ایک ہیں۔

۱۲۰۳۰ أم زينب بنت نُبيط [2]

بن جابر، ان کی والدہ فُرَیعہ بنت ابی اُمامہ، اسعد بن زرارہ ہیں، حبیبہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۳۱ أم زينب التميميه [3]

پھر عنبریہ، ابن مندہ نے ان خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے، جن کی کنیت ام زینب ہے، عسکری نے اسی طرح لکھا ہے، جیسا کہ ان کے بیٹے کے سوانح میں گزر چکا ہے: زینب بن ثعلبہ۔

میں کہتا ہوں: وہی قابل اعتماد ہے، رجال میں حرف ذال میں ذُوَیب کے سوانح میں گزر چکا ہے، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے بیٹے زُبَیب بن ثعلبہ سے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے اور تمہاری والدہ کے لیے تم میں برکت فرمائے''۔

ذہبی نے تجرید [4] میں لکھا ہے: نبی کریم ﷺ نے انہیں دعا دی، ایک منکر حدیث میں اس کا ذکر ہے، ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا اور انہوں نے کہا: بلکہ اس کی سند حسن ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٤٤٩/٥) [2] اسد الغابة (٧٤٤٩) تجريد (٣٢٠/٢)

[3] اسد الغابة (٧٤٥٠) تجريد (٣٢٠/٢) [4] التجريد (٢٠١)

حرفِ سین مہملہ

القسم الاوّل

۱۲۰۳۲ أم سَارَہ کُنُود[1]

یہ وہی ہیں جنہیں حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کی طرف خط دے کر بھیجا تھا، ان کے بارے میں آیت نازل ہوئی: ﴿تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ﴾۔[2]

قتادہ نے بحوالہ انس مختصر حدیث میں ان کا نام لیا ہے، اسے ابن مندہ نے ایک طریق سے بحوالہ قتادہ، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ام سارہ قریش کی باندی تھیں، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، اور اپنی حاجت پیش کی، پھر ایک شخص نے ان کے ساتھ، اہل مکہ کی طرف خط بھیجا، تاکہ وہ اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ.....﴾۔ (الآیۃ)[3]

ابونعیم کا قول ہے: مجھے معلوم نہیں کہ کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہو اور اسلام کی طرف نسبت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: انہوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خون بغیر قصاص قرار دیا، پھر فتح کے دِن ان کو امان دی، سارہ میں اس کا بیان گزر چکا ہے، انہوں نے ان کے نام اور کنیت میں اختلاف کیا، بعض کا قول ہے: سارہ ام کنود اور بعض نے کہا: کنود ام سارہ ہیں۔

۱۲۰۳۳ ام سالم الأشجعیہ[1]

ابن ابوعاصم[2] نے ان کی حدیث حبیب بن ابوثابت کے طریق سے، انہوں نے ایک شخص سے، انہوں نے ان سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم...... [3] نے فرمایا: "یہ اچھا ہے اگر مردار نہ ہو....."۔[4]

۱۲۰۳۴ أم سالم

مولیٰ ابوحذیفہ، رجال کے اسماء میں حرف سین کے تحت، ان کے بیٹے کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند سے بحوالہ عبداللہ بن شداد ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام سالم کو ان کے بیٹے کی میراث دی تھی، جب وہ

---

[1] اسد الغابة (٧٤٥٢) تجريد (٣٢١/٢) [2] سورة الممتحنة الآية (١) [3] سورة الممتحنة الآية (١)

[1] اسد الغابة (٧٤٥١) تجريد (٣٢١) [2] الآحاد والمثانی (١٩٥/٦) [3] بياض فی الأصل

[4] مسند احمد (٤٣٧/٦) الآحاد والمثانی (٣٤٢٤/٦) جامع المسانيد والسنن (٢٤٥/١٦) المعجم الكبير (٣٧٥/٢٥) مجمع الزوائد (٢١٧/١)

یمامہ میں شہید ہوئے۔

۱۲۰۳۵ أم السائب الأنصاریه ✿

ابوعمر کا قول ہے، ان سے ابوقلابہ نے نبی کریم ﷺ سے نجار کے بارے میں روایت کی ہے، بعض کا قول ہے، اس میں ہے: ام میبّب، اسی طرح فرمایا، صحیح مسلم، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ اور ابویعلیٰ ✿ وغیرہ نے حجاج الصواف کے طریق سے بحوالہ ابوزبیر انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب کے ہاں گئے جو ام میبّب ہیں، وہ کپکپا رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام سائب یا ام میبّب تمہیں کیا ہوا کہ کپکپا رہی ہو؟'' انہوں نے کہا: بخار سے، اللہ اس میں برکت نہ دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے گالی نہ دو، کیونکہ یہ ابن آدم کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، جیسے بھٹی، لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے''۔ ابویعلیٰ کے الفاظ ہیں: ہاں! ابونعیم نے اسے حسن بن ابوجعفر اور ابوزبیر کے طریق سے بحوالہ جابر روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک خاتون جنہیں ام میبّب کہا جاتا تھا، کے پاس آئے۔ پھر اسی طرح روایت کی، اور فرمایا: اسے داؤد بن زبرقان نے بحوالہ ایوب، انہوں نے ابی زبیر سے روایت کیا ہے، فرمایا: ام سائب۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے اسے داؤد کے طریق سے موصولاً نقل کیا ہے، انہوں نے کہا: یہ ام سائب ہی ہیں، اور اسے ثقفی کے طریق سے بحوالہ ایوب، انہوں نے ابوزبیر سے، انہوں نے جابر سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ ام سائب کے ہاں تشریف لے گئے۔ پھر اسی طرح کی حدیث نقل کی، ان کے طرق میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ یہ انصاریہ ہیں بلکہ ابن کعب نے مہاجرین و انصار کے درمیانی قبائل عرب میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۳۶ أم السائب الغفاریه

سائب غفاری، حرف سین میں گزر چکا ہے کہ ان کی والدہ انہیں لے کر نبی ﷺ کے پاس آئیں، آپ نے ان کا نام عبداللہ رکھا..... (الحدیث)

۱۲۰۳۷ أم السائب النَّخعیه ✿

انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، ابوعمر نے اسی طرح ان کا مختصر ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۳۸ أم سباع ✿

عقیقہ کے بارے میں ان کی حدیث محمد بن سعد نے نقل کی ہے۔

بحوالہ عبداللہ بن ادریس وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے اسلم منقری نے بحوالہ عطاء روایت کیا ہے کہ ام سباع نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہم اولاد کا عقیقہ کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔

✿ اسد الغابة (۷٤٥۳) تجرید (۳۲۱/۲) ✿ الطبقات الکبریٰ (۲۲٦/۸) ✿ مسند ابویعلی (۲۰۸۳/٤)

✿ اسد الغابة (۷٤٥٤) الاستیعاب (۳٦۱۲) تجرید (۳۲۱/۲) ✿ تجرید (۳۲۱/۲)

۱۲۰۳۹ أم سَبره [1]

ابوموسیٰ نے ذیل میں بحوالہ مستغفری ان کا ذکر کیا ہے اور رُشدین بن سعد کے طریق سے بحوالہ ابوبکر انصاری، انہوں نے سَبرہ سے، انہوں نے اپنی والدہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں، جس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، اس کا وضو نہیں''۔ (الحدیث) [2] فرماتے ہیں: ان کی حدیث کی اسناد میں تردد ہے۔

۱۲۰۴۰ أم سعد الأنصاریه [3]

سعد بن معاذ کی والدہ ہیں، ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے، حرف کاف میں گزر چکا ہے کہ ان کا نام کبشہ ہے، لیلیٰ بنت حطیم اوسیہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۴۱ أم سعد بنت زید

بن ثابت انصاریہ، ابوعمر کا قول ہے: ان سے احادیث مروی ہے، ان میں سے پچھنے لگوانے سے خون کے بارے میں ہے، جو محمد بن زاذان کی ان سے مروی روایت ہے، بعض کا قول ہے: انہوں نے ان سے حدیث نہیں سنی۔

میں کہتا ہوں: ابن ماجہ، حسن بن سفیان، ابویعلیٰ، ابن مندہ وغیرہ نے اسے موصولاً نقل کیا ہے۔

ابن مندہ نے ایک نسخہ روایت کیا ہے جو کئی احادیث پر مشتمل ہے، فرماتے ہیں: ہمیں علی بن محمد بن نصر نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن ایوب نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عتبان بن مالک نے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے عنبسہ بن عبدالرحمٰن نے بحوالہ محمد بن زاذان، انہوں نے ام سعد سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پچھنے لگانے کے بعد خون کو دفن کرنے کا حکم دیتے تھے۔

ان سے مروی ہے: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی۔ آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور پیٹ کی تکلیف سے آہ آہ کر رہے اور یہ کہہ رہے تھے: ہائے میرا پیٹ، اور ان سے مروی ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کوئی ایسی شے ہے جس کی بیع حلال نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی کی بیع حلال نہیں''۔

اس میں ہے: جب رسول اللہ ﷺ سفر کرتے تو آپ ﷺ کی کوئی زوجہ اور سرمہ آپ کے ساتھ ہوتے۔

اس میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وضو ایک مُد پانی سے ہے اور غسل ایک صاع پانی سے ہے، میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو اسے کم سمجھیں گے، وہ میری سنت کے خلاف کریں گے، میری سنت کو لازم پکڑنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔ [4]

عنبسہ بن عبدالرحمٰن متروک راوی ہے۔

۱۲۰۴۲ أم سعد بنت سعد

بن ربیع انصاریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے، ابوداوٗد [5] نے بحوالہ ابونعیم، ابن اسحاق کے طریق

---

[1] اسد الغابة (٧٤٥٥) تجريد (٣٢١/٢) [2] جامع المسانيد والسنن (٢٤٦/١٦)

[3] اسد الغابة (٧٤٥٦) الاستيعاب (٦٤١٣) تجريد (٣٢١/٢) [4] جامع المسانيد والسنن (٢٤٦/١٦) اسد الغابة (٤٥١/٥)

[5] ابوداؤد، كتاب الفرائض باب نسخ ميراث العقد بميراث الرحم (٢٩٢٣)

سے، انہوں نے داؤد بن حصین سے ان کی حدیث روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میں اُم سعد بنت سعد بن ربیع اور ان کے پوتے موسیٰ بن سعد، وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی پرورش میں یتیم تھیں میں نے ان کے سامنے پڑھا: ﴿ وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ ﴾۔ [1]

انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ یہ ہے: ﴿ وَالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ ﴾۔ یہ آیت حضرت ابوبکر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے بارے میں نازل ہوئی، جب (عبدالرحمٰن نے) اسلام لانے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ میں اسے وارث نہیں بناؤں گا۔

ابن سعد نے بحوالہ واقدی، انہوں نے ابن ابوزنا سے، انہوں نے ابراہیم بن یحییٰ بن زید بن ثابت سے، انہوں نے ام سعد بنت ربیع سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میرے پاس زید بن ثابت آئے اور کہا: اگر تم اپنے والد کی میراث کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہو تو کہہ لو، کیونکہ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچے کو وارث قرار دیا ہے۔ ان کے والد اُحد میں جب شہید ہوئے تھے تو یہ ماں کے پیٹ میں تھیں۔

ابن سعد کا قول ہے: ان کی والدہ خلادہ بنت انس بن سنان ہیں جو بنوساعدہ سے ہیں، سعد کے قتل کے ایک ماہ بعد ان کی ولادت ہوئی، ان سے زید بن ثابت نے نکاح کیا، جس سے خارجہ، سعد، عثمان، سلیمان اور ام زید کی ولادت ہوئی، خارجہ بن زید بن ثابت نے بحوالہ ام سعد بنت سعد بن ربیع، انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سعد بن ربیع کے مناقب بیان کئے ہیں، ابن سعد نے خارجہ بن زید کے سوانح میں فرمایا، غ یہ ان کی والدہ ام سعد، جمیلہ بنت سعد بن ربیع ہیں، اسی طرح فرمایا، ام علاء میں ان کا ذکر آئے گا جو ان کے مخالف ہے۔

۱۲۰۴۳ أم أسعد [2]

بعض کا قول ہے: ام سعید بنت عبداللہ بن ابو مالک خزرجیہ، عبداللہ اور جمیلہ کی بہن ہیں، ان کے والد عبداللہ بن ابی بن سلول ہیں۔ ابن سعد [3] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی والدہ لبنیٰ بنت عبادہ بن نضلہ خزرجیہ ہیں، ان سے جبیر بن ثابت بن ضحاک بن ثعلبہ خزرجی نے نکاح کیا۔

۱۲۰۴۴ أم سعد بنت عقبه [4]

بن رافع بن امرئ القیس بن یزید بن عبدالاشہل اشہلیہ۔ ابن سعد [5] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا: ان کی والدہ سلمیٰ بنت عمرو بن خنیس ساعدیہ ہیں، جو محمود بن لبید کی پھوپھی ہیں، ان کی بہن وردہ کے بعد ان سے قیس بن مخرمہ بن عبدالمطلب قرشی نے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی۔

۱۲۰۴۵ أم سعد بنت قيس [6]

بن حصین بن خالدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاریہ زُرقیہ، ابن سعد [7] نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ خولہ

---

[1] سوره النساء الآية (۳۳) [2] تجريد (۳۲۲/۲) [3] الطبقات الكبرىٰ (۲۳۲/۸)
[4] تجريد (۳۲۲/۲) [5] الطبقات الكبرىٰ (۲۸٤/۸) [6] تجريد (۳۲۲/۲)
[7] الطبقات الكبرىٰ (۲۸٤/۸)

بنت فاکہ بن قیس بن مخلد ہیں، ان سے قیس بن عمرو بن حصین بن خالدہ بن مخلد نے نکاح کیا اس کے بعد مسعود اکبر بن عبادہ بن سعد بن عثمان بن خالدہ بن مخلد نے نکاح کیا، ام سعد اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۲۰۴۶ أم سعد

بعض کا قول ہے: ام سعید، بن مُرہ بن عمرو فہریہ، بعض نے کہا: جمحیہ، ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: بنت عمر۔ بعض نے کہا: عمیر جمحیہ۔ ان سے یتیم کی کفالت کرنے والے کے بارے میں حدیث مروی ہے، اس کی اسناد میں صفوان کے بارے میں اختلاف ہے۔

میں کہتا ہوں: رجال کے حصے میں حرف میم میں مرہ بن عمرو کے سوانح میں اختلاف کا بیان گزر چکا ہے۔ وللہ الحمد!

جملہ اختلاف میں سے یہ بھی ہے جسے ابن مندہ نے محمد بن عمرو کے طریق سے بحوالہ صفوان، انہوں نے ام سعد بنت عمرو جمحیہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے اپنے کسی یتیم یا لوگوں میں سے کسی یتیم کی کفالت کی، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے"۔ [1]

حدیث کا مدار صفوان بن سلیم پر ہو تو میں اسے جائز قرار دوں کہ ام سعید بنت مُرہ فہریہ، ام سعید بنت عمرو یا عمیر جمحیہ کے علاوہ ہیں، میں نے اسماء الرجال میں مُرہ بن عمرو کے سوانح میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ ابن سکن، ام سعید بنت عمرو جمحیہ نے ان کا نام اُسیرہ لیا ہے اور ابو اسامہ کے طریق سے بحوالہ محمد بن عمر، انہوں نے صفوان بن سلیم سے، انہوں نے ام سعید اُسیرہ بنت عمرو جمحیہ سے ان کی حدیث روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... پھر اسے ذکر کیا، پھر فرمایا، بعض نے کہا: بحوالہ ام سعد بنت مُرہ، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، اس میں بہت سا اختلاف ہے۔

مجھے یہ خدشہ ہے کہ اُنیسہ مذکورہ کو لفظی غلطی سے اسیرہ لکھا گیا، جیسا کہ مرہ بنت عمرو کے سوانح میں ہے۔ وباللہ التوفیق!

۱۲۰۴۷ أم سعد بنت مسعود

بن سعد بن قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زُریق انصاریہ، زُرقیہ، ابن سعد [2] نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ان کی والدہ کبشہ بنت فاکہ بن قیس بن مجلل ہیں۔

۱۲۰۴۸ ام سعد بنت ثابت

بن عتیک، ان کا نام کبشہ ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۴۹ أم سعيد بنت أبی جهل

بن ہشام مخزومیہ۔ مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص میں ان کے قصے میں ان کا ذکر ہے، اور مسند احمد میں اور معجم کبیر طبرانی

---

[1] المعجم الكبير (٢٥/٢٥٥) مجمع الزوائد (١/١٦٣) جامع المسانيد والسنن (١٦/٢٥٠) اسد الغابة (٥/٤٥٣)

[2] الطبقات الكبرىٰ (٦/٢٨٦)

میں، یہ ہذیل کے ایک شخص کے طریق سے ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرو کو دیکھا.... پھر قصہ ذکر کیا۔ انہوں نے ام سعید بنت ابوجہل کو کمان لٹکائے ہوئے دیکھا، وہ مردوں کی طرح چل رہی تھیں، پھر مردوں کی طرح مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں کے بارے میں حدیث ذکر کی، ان کے رجال سوائے ہذلی کے ثقات ہیں، اس کا نام نہیں لیا گیا۔

۱۲۰۵۰ أم سعيد بنت سهل معاذہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۵۱ أم سعيد بنت صخر

بن حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ، مسیّب بن حزن مخزومی کی زوجہ اور ان کی اولاد سعید، سائب اور عبدالرحمٰن کی والدہ ہیں، ان کے والد حالت کفر میں قتل ہوئے اور ان کے شوہر فتح کے دن اسلام لائے، اس سے ان کی اولاد ہوئی، یہ اس قسم میں سے ہیں، زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۵۲ أم سعيد بنت عبدالله بن أبى ام سعد میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۵۳ أم سعيد بنت مرّه ام سعد میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۵۴ أم سعيد

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی والدہ ہیں، وہ لکھتے ہیں..... ✿ بیہقی کی سنن کبریٰ میں کتاب الجنائز کے باب الکافور..

۱۲۰۵۵ أم سفيان بنت الضحاك ✿

ابن مندہ کا قول ہے: صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا تذکرہ ہے، اور یہ ثابت نہیں، حماد بن سلمہ نے بحوالہ یعلی بن عطاء، انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے ان کی حدیث ذکر کی ہے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صلوٰۃ کسوف پڑھائی تو عذاب قبر سے پناہ مانگی۔

میں کہتا ہوں: اسے عبداللہ بن احمد نے مسند کی زیادات سے نقل کیا ہے، بحوالہ ہدبہ بن خالد، انہوں نے حماد سے روایت کیا ہے، اس کے الفاظ ہیں، بحوالہ موسیٰ بن عبدالرحمٰن، انہوں نے ام سفیان سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بات چیت کرتی تھی، جب وہ جانے لگی تو اس نے کہا: اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس نے جھوٹ کہا، یہ اہل کتاب کے لیے ہے"۔ پھر کسوف شمس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں"۔ (الحدیث)

طبرانی ✿ نے بحوالہ عبداللہ بن احمد اور ابن ابی عاصم نے بحوالہ ھدبہ اسی طرح نقل کیا ہے۔

✿ بياض فى الأصل ✿ اسد الغابة (۷۴۶۳) تجريد (۳۲۲/۲)

✿ المعجم الكبير (۳۹۱/۲۵)

۱۲۰۵۶ أم سفيان بنت الضحاك السلميه

منصور بن صفیہ کی نانی ہیں، ابوموسیٰ نے ذیل میں فرمایا: جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی، ابن اثیر نے اس پر اعتماد کیا ہے کہ یہ پہلے والی ہیں اس میں تردد ہے، اس سے فرق کا احتمال ہے۔

۱۲۰۵۷ أم سلمه بنت أبى أميه ✿

بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ، ام المومنین، ان کا نام ہند ہے، ابوعمر کا قول ہے، بعض نے کہا کہ ان کا نام رَملہ ہے۔ اس قول کی کوئی حیثیت نہیں، ان کے والد کا نام حذیفہ ہے۔ بعض کا قول ہے: سُہَیل۔ ان کا لقب زاد الراکب ہے۔ کیونکہ وہ نہایت سخی تھے، جب وہ سفر کرتے تو زادراہ میں اپنے رفیقوں کی کفایت کرتے تھے۔ ان کی والدہ عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک کنانیہ ہیں، جو بنوفراس سے ہیں۔ اپنے چچازاد ابوسلمہ بن عبدالاسد بن مغیرہ کی زوجہ ہیں جن کی وفات ہوگئی جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ۴ھ یا ۳ھ جمادی الثانیہ میں ان سے نکاح کرلیا۔ یہ اور ان کے خاوند بہت پہلے اسلام لاکر حبشہ کی طرف مہاجر ہوئے تھے۔ وہاں سلمہ پیدا ہوئے، پھر دونوں مکہ آئے اور مدینہ کی طرف ہجرت کی، جہاں عمر، درّہ اور زینب پیدا ہوئیں، یہ ابن سعد کا قول ہے۔ جبکہ یونس بن بکیر وغیرہ کی بحوالہ ابن اسحاق روایت میں ہے کہ جب ابوسلمہ مدینہ جانے کا ارادہ کرچکے تو اپنا اونٹ تیار کیا، مجھے اس پر بٹھایا اور میرے ساتھ میرے بیٹے سلمہ کو سوار کردیا اور اپنا اونٹ پکڑ کر چل دیئے۔

بنی مغیرہ کے لوگوں نے آپ کو دیکھا، آکر کہنے لگے: تم اپنی جان کو مصیبت میں ڈالتے ہو تو ڈالو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم تمہاری بیوی کو ایسے ہی شہروں میں چلتا چھوڑ دیں گے؟ اور ان کے ہاتھ سے اونٹ کی مہار چھین لی اور مجھے لے لیا، جس پر بنوعبدالاسد نے ناراض ہوکر سلمہ کو اٹھالیا اور کہنے لگے: ہم اپنا بیٹا اس کے پاس کیوں چھوڑیں جب تم نے اسے ہمارے شخص سے چھین لیا، اسی چھینا جھپٹی میں سلمہ کا بازو اتر گیا۔ بنواسد اسے لے کر چل دیئے، ادھر بنومغیرہ نے مجھے اپنے پاس روک لیا، خیر میرے خاوند ابوسلمہ مدینہ جا پہنچے، یوں مجھ میں، میرے خاوند میں اور میرے بیٹے میں جدائی پڑگئی۔

میں روزانہ باہر نکل کر بطحاء میں بیٹھتی اور شام تک روتی رہتی۔ ہفتہ عشرہ اسی میں گزرا کہ میرے چچازادوں میں سے کوئی شخص وہاں سے گزرا، اس نے میری حالت دیکھ کر بنومغیرہ سے کہا: اس بے چاری کو کیوں نہیں جانے دیتے ہو؟ تم لوگوں نے اسے اس کے خاوند اور اس کے بیٹے سے جدا کردیا ہے۔ وہ کہنے لگے: اگر چاہتی ہو تو اپنے خاوند کے پاس چلی جاؤ۔ ادھر بنوعبدالاسد کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو انہوں نے میرا بیٹا بھی مجھے واپس کردیا۔ میں نے اپنی سواری کا اونٹ لیا، بیٹے کو گود میں بٹھایا اور اپنے خاوند کے ارادے سے مدینے کی طرف چل نکلی۔ اللہ کی مخلوق میں سے میرے ساتھ کوئی نہ تھا، جو مجھے ملتا، میں کہتی میں پہنچ جاؤں گی یہاں تک کہ میں تنعیم میں پہنچی تو عثمان بن طلحہ، جو بنی عبدالدار کے فرد تھے، وہ مل گئے۔ کہنے لگے: ابوامیہ کی بیٹی! کہاں جارہی ہو؟ میں نے کہا: اپنے خاوند کے ارادے سے جارہی ہوں۔ پوچھا: ساتھ کوئی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میرے اس بیٹے کے علاوہ کوئی نہیں، کہنے لگے: اللہ کی قسم! تمہیں ایسے نہیں چھوڑا جائے گا، اور پھر اونٹ کی مہار پکڑ کر آگے آگے چل دیئے۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی عرب کو ان سے زیادہ

✿ اسد الغابة (٧٤٦٤) تجريد (٣٢٢/٢)

شریف نہیں دیکھا، وہ جب کسی جگہ فروکش ہوتے، میرا اونٹ بٹھاتے اور کسی درخت کی اوٹ میں چلے جاتے۔ اس کے نیچے لیٹ جاتے۔ جب کوچ کا وقت ہوتا تو میرے اونٹ کو میرے سامنے لا بٹھاتے، سامان رکھتے اور پیچھے ہٹ جاتے، فرماتے: سوار ہو جاؤ، میں جب اچھے طریقے سے سوار ہو جاتی تو مہار پکڑتے اور چل دیتے، یہاں تک کہ کوئی پڑاؤ آ جاتا، اسی طرح وہ مجھے مدینہ لے آئے، جب انہیں بنی عمرو بن عوف کی بستی قباء میں نظر آئی تو کہنے لگے: تمہارا خاوند اسی بستی میں ہوگا۔ ابوسلمہ وہیں فروکش ہوئے تھے۔ بقول بعض: یہ پہلی خاتون ہیں جو حبشہ ہجرت کر کے نکلی تھیں، اور پہلی مسافر عورت ہیں جو مدینہ آئیں۔ ایک قول ہے کہ لیلیٰ زوجۂ عامر بن ربیعہ اس فضیلت میں ان کی شریک ہیں۔ اسی طرح نسائی [1] کی صحیح سند سے بحوالہ ام سلمہ روایت ہے کہ جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوئی تو ابوبکر نے انہیں پیغام دیا، لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا، تو انہوں نے کہلوا بھیجا میں غیرت مند عورت ہوں۔ صاحب اولاد ہوں، یہاں میرا کوئی والی وارث بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے کہو، تمہاری یہ بات کہ میں غیرت مند ہوں تو میں اللہ سے دعا کروں گا تو اس طرح کی غیرت ختم ہو جائے گی۔ رہی یہ بات کہ میں بچوں والی ہوں تو تمہارے بچوں کی کفایت کر لی جائے گی اور یہ بات کہ تمہارا کوئی والی وارث نہیں، تو تمہارا کوئی والی وارث جو یہاں موجود ہے، اس بات کو ناپسند نہیں سمجھے گا تو انہوں نے اپنے بیٹے عمر سے کہا: جاؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر دو، چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا۔

نسائی ہی میں صحیح سند سے مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب مدینہ آئیں تو انہوں نے بتایا کہ وہ ابوامیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہیں، تو وہ کہنے لگے، ملتے جلتے ناموں کی وجہ سے لوگ کتنا جھوٹ بولتے ہیں۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ حج کے لیے جانے لگے تو ان سے کہا: کیا تم اپنے گھر والوں کی طرف کوئی خط بھیجنا چاہتی ہو، چنانچہ انہوں نے خط لکھ دیا، جب یہ لوگ واپس آئے تو ان کی تصدیق کرنے لگے یوں ان کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ گئی، جب میرے ہاں زینب پیدا ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا، میں نے عرض کی مجھ جیسی عورت شادی نہیں کرتی، میرے ہاں اولاد ہونی نہیں ہے، کیونکہ میں بہت غیرت مند اور عیال دار عورت ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بھی بڑا ہوں، جہاں تک غیرت کا تعلق ہے تو اللہ اسے ختم کر دے گا، رہے بچے تو یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں، جب شادی ہوگئی تو آپ تشریف لائے، فرمانے لگے: ''زینب کہاں ہے؟'' ایک دن عمار بن یاسر آئے تو انہیں ساتھ لے گئے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا انہیں دودھ پلاتی تھیں، عمار کہنے لگے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاجت برآری میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ چنانچہ ایک دن آپ آئے، پوچھا: زینب کہاں ہے؟ تو اتفاق سے اس دن قریبہ بنت امیہ وہاں تھیں۔ کہنے لگیں: عمار اسے لے گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا! میں رات کے وقت آؤں گا.....''۔ (الحدیث)

دونوں روایتوں کو یوں جمع کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی نبی علیہ السلام کا پیغام پہنچا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نبی علیہ السلام سے ان کا نکاح کرانے والا سلمہ تھا، یہ بات ابن اسحاق نے نقل کی ہے اور سلمہ کے حالات میں بھی گزر چکی ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی سند سے بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے، جس میں واقدی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو مجھے

---

[1] نسائی (۳۲۵۴)

سخت صدمہ ہوا، کیونکہ ہمارے سامنے ان کے حسن و جمال کا تبصرہ ہوا تھا، تو میں چپکے سے انہیں دیکھنے لگی، اللہ کی قسم! جیسا مجھے بتایا گیا تھا، اس سے کہیں بڑھ کر پایا، میں نے حفصہ سے اس کا تذکرہ کیا، وہ کہنے لگیں: ایسی ہی ہے، جیسے لوگ کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی دیکھا تو کہنے لگے: واقعی ایسی ہی ہے۔ جیسی تم نے دیکھی اور وہ خوبصورت ہیں۔ فرماتی ہیں: بعد میں میں نے دیکھا تو وہ ویسی ہی ثابت ہوئیں جیسا حفصہ نے کہا تھا، چونکہ میں غیرت کرتی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا بے حد خوبصورت اور بہت عقلمند، درست رائے والی تھیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے حدیبیہ کے روز جو مشورہ دیا تھا، اس سے بھی ان کی درست رائے اور زیادہ عقلمندی کا پتہ چلتا ہے۔

وہ نبی علیہ السلام، ابوسلمہ اور فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، ان سے روایت کرنے والے ان کا بیٹا عمر اور بیٹی زینب، بھائی عامر، بھتیجا مصعب بن عبداللہ اور مکاتب نبہان، موالی میں سے عبداللہ بن رافع، نافع، سفینہ، ان کا بیٹا ابوکثیر، خیرہ، حسن کی والدہ شامل ہیں، اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے صفیہ بنت شیبہ، ہند بنت حارث فراسیہ، قبیصہ بن ذویب، عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، اکابر تابعین میں سے ابوعثمان نہدی، ابووائل، سعید بن مسیب، ابوسلمہ اور حمید، صاحبزادگان عبدالرحمٰن بن عوف، عروہ، ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار شامل ہیں۔ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ۵۹ھ میں شوال میں فوت ہوئیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا۔ ابن حبان فرماتے ہیں: ۶۱ھ کے اخیر میں فوت ہوئیں جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کی اطلاع پہنچی۔ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے: خلافتِ یزید بن معاویہ میں وفات پائی۔

میں کہتا ہوں: ان کی خلافت ۶۰ھ کے آخر میں تھی۔ ابونعیم لکھتے ہیں: ۶۲ھ میں فوت ہوئیں اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سب سے آخر میں یہی فوت ہوئیں۔

میں کہتا ہوں: بلکہ ان میں سے سب سے آخر میں فوت ہونے والی ہیں۔ صحیح مسلم میں حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان سے مروی ہے کہ وہ دونوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس خلافتِ یزید بن معاویہ میں آئے، دونوں نے زمین میں دھنس جانے والے لشکر کے بارے میں پوچھا، انہی ایام میں یزید بن معاویہ نے مسلم بن عقبہ کو شامی لشکر دے کر مدینہ روانہ کیا تھا اور واقعہ حرہ ۶۳ھ میں آیا۔ اس سب تفصیل سے واقدی کے قول کی تردید ہوتی ہے، اور اس کی قلعی بھی کھل جاتی ہے جو ابن عبدالبر نے نقل کیا ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کر رکھی تھی کہ ان کا جنازہ سعید بن زید پڑھائیں، جبکہ ان کا انتقال ۵۰ھ یا ۵۱ھ یا ۵۲ھ میں ہو چکا تھا۔ جس سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ اس سے پہلے وفات پا چکی تھیں۔ جب ایسا نہ ہونے پر اتفاق ہے تو اس کی تاویل یوں ممکن ہے کہ انہوں نے بیماری میں اس کی وصیت کی تھی، پھر جانبر ہو گئیں اور سعید ان سے پہلے فوت ہو گئے۔ واللہ اعلم!

۱۲۰۵۸ أم سلمه بنت أبی حکیم ام سلیمان کے سوانح میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۲۰۵۹ أم سلمه بنت رافع ان کا نام سعاد ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۶۰ أم سلمه بنت مخمیّه[*]

بن جزء زبیدی، عدوی نے ذکر کیا ہے کہ یہ وہی ہیں جن سے ابوعامر فضل بن عباس نے نکاح کیا۔

---

[*] تجرید (۲/۳۲۲)

30
30

۱۲۰۶۱ أم سلمه بنت مسعود ✿

بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر۔ ابن سعد ✿ نے بیعت کرنے والی صحابیات رضی اللہ عنہن میں ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ان کی والدہ شموس بنت عمرو بن حرام نجاریہ ہیں، ان سے اوس بن مالک بن قیس بن محرث نے نکاح کیا، جس سے حارث پیدا ہوئے۔

۱۲۰۶۲ أم سلمه بنت يزيد ✿

بن سکن، یہ اسماء ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ ترمذی ✿ نے بحوالہ عبد بن حُمید اپنی سند سے ان کی حدیث روایت کی ہے، بحوالہ شہر بن حوشب، انہوں نے ام سلمہ انصاریہ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں، ایک خاتون نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کونسی نیکی ہے جس میں ہمیں آپ کی نافرمانی جائز نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نوحہ نہ کرو....''۔ (الحدیث) عبد کا قول ہے، ام سلمہ اسماء بنت یزید ہیں۔

۱۲۰۶۳ أم سَليط ✿

ابوعمر کا قول ہے: بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، احد کے دِن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ان خواتین میں سے ہیں جو اُحد کے دِن ہمارے لیے مشکیزہ بھر کر لاتی تھیں۔

میں کہتا ہوں: صحیح بخاری ✿ میں بحوالہ عمر ان کا ذکر ثابت ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بیٹے سلیط بن ابوسلیط بن ابوحارثہ پر ان کی کنیت رکھی، وہ ام قیس بنت عُبید ہیں، ابن سعد ✿ نے یہ ذکر کیا ہے جیسا کہ حرف قاف میں آئے گا، بعض کا قول ہے کہ انہوں نے ابوسلیط کے بعد مالک بن سنان سے نکاح کیا جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد ہیں، ان سے ابوسعید پیدا ہوئے جو سلیط بن ابوسلیط کے ان کی والدہ کی طرف سے بھائی ہیں۔

۱۲۰۶۴ أم سليم بنت حكيم

ام سلیمان میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۲۰۶۵ أم سليم بنت خالد ✿

بن یعیش بن عمرو، بنوغنم بن مالک بن نجار سے ہیں، ابن سعد ✿ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: ان سے قیس بن قہد نے نکاح کیا، جس سے سلیم پیدا ہوئے۔

۱۲۰۶۴ أم سليم بنت سُحَيم الغفاريه ✿

یہ امۃ یا امتہ ہیں۔

✿ تجريد (٣٢٢/٢) ✿ الطبقات الكبرٰى (٢٤٨/٨) ✿ اسد الغابة (٧٤٦٦) تجريد (٣٢٢/٢)

✿ ترمذي (الحديث: ٣٣٠٧) ✿ اسد الغابة (٧٤٦٩) الاستيعاب (٣٦١٨) تجريد (٣٢٢/٢)

✿ بخاری (٢٨٨١) ✿ الطبقات الكبرٰى (٣٠٦/٨) ✿ تجريد (٣٢٣/٢)

✿ الطبقات الكبرٰى (٣٣٣/٨) ✿ اسد الغابة (٧٤٧٠) الاستيعاب (٣٦١٩) تجريد (٢٣٢/٢)

۱۲۰۶۷ أم سُلَیم بنت عمرو [1]

بن عباد، ابو یسر کعب بن عمرو سلمی کی بہن ہیں، ابن سعد [2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: ان سے نابی بن زید بن حرام نے نکاح کیا، ان کی والدہ نسیبہ بنت قیس بن اسود ہیں۔

۱۲۰۶۸ أم سلیم بنت قیس [3]

بن عمرو بن عُبَید بن مالک بن عدِی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار، ابن سعد [4] کا قول ہے، محمد بن عمر نے ذکر کیا کہ وہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۲۰۶۹ أم سلیم بنت مِلْحان

بن خالد بن زید بن حرام بن جُندُب انصاریہ، ان کے بھائی حرام بن ملحان کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ یہ ام انس ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی خادمہ ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔

ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سہلہ، بعض کا قول ہے: رُمَیلہ، بعض کا کہنا ہے: رُمَیثہ، ایک قول ہے: مُلَیکہ، بعض نے کہا: غُمَیصا یا رمیصا، انہوں نے دورِ جاہلیت میں مالک بن نضر سے شادی کی تھی۔ جن سے جاہلیت میں ہی انس پیدا ہوئے۔ پھر یہ تو اسلام کی طرف پہل کرنے والے انصار کے ساتھ مسلمان ہوگئیں اور مالک ناراض ہو کے شام چلا گیا، جہاں اس کا انتقال ہوا، اس کے بعد انہوں نے ابوطلحہ سے شادی کر لی۔

ہم نے مسند احمد میں غیلانیات میں عالی سند سے بطریق عمار بن سلمہ، ثابت سے بحوالہ اسماعیل بن عبداللہ بن ابی طلحہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ ابوطلحہ نے اسلام لانے سے پہلے ام سلیم کا ہاتھ مانگا، انہوں نے فرمایا: ابوطلحہ! تم جانتے ہو، جس معبود کی تم عبادت کرتے ہو وہ اسی زمین کی پیداوار ہے؟ آپ نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: کیا ایک درخت پوجتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی؟ اگر تم اسلام لے آؤ تو اس کے علاوہ میں تم سے کوئی مہر نہیں لوں گی۔ تو انہوں نے کہا: مجھے سوچنے کا موقع دو۔ اس وقت تو وہ چلے گئے بعد میں آکر کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: انس! ابوطلحہ سے شادی کرادو۔ انہوں نے ان سے نکاح کرا دیا۔ [5]

اس حدیث کے متعدد طُرُق ہیں۔ ابن سعد [6] فرماتے ہیں: ہمیں خالد بن مخلد نے بحوالہ انس بن مالک فرمایا: ابوطلحہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا، وہ کہنے لگیں: میں اس شخص پر ایمان لائی ہوں، اور گواہی دی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اگر تم میری پیروی کرو تو تم سے نکاح کرلوں گی۔ انہوں نے کہا: میں تمہارے مذہب پر ہوں۔ تو ان سے ام سلیم نے نکاح کیا، ان کا مہر اسلام تھا۔

اس حدیث میں ہے: ابوطلحہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا، ام سلیم فرماتی تھیں، میں انس کے بالغ ہونے اور مجلسوں میں

---

[1] تجرید (۳۲۳/۲) [2] الطبقات الکبرٰی (۲۹۷/۸) [3] تجرید (۳۲۳/۲)

[4] الطبقات الکبرٰی (۳۰۸/۸) [5] نسائی، کتاب النکاح، باب التزویج علی الإسلام (۳۳۴۰) مصنف عبدالرزاق (۱۰۴۱۷) المعجم الکبیر (۲۷۳/۲۵) و (۲۷۴/۲۵) جامع المسانید والسنن (۴۲۷/۱۶) [6] الطبقات الکبرٰی (۳۱۱/۸)

بیٹھنے سے پہلے نکاح نہیں کروں گی۔ وہ کہتے تھے: ''اللہ تعالیٰ میرے بارے مین میری ماں کواچھی جزادے، کیونکہ انہوں نے ان کی اچھی پرورش کی تھی، ان سے ابوطلحہ نے فرمایا: انس اب محفلوں میں بیٹھنے اور بات چیت کرنے لگا ہے، توانہوں نے ان سے نکاح کرلیا۔

مسلم بن ابراہیم نے بحوالہ انس بن مالک روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ ام سلیم کی زیارت کے لیے جاتے، تو وہ آپ کو وہ چیز تحفے میں پیش کرتیں جو آپ کے لیے بنائی ہوتی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام اپنی ازواج کے علاوہ ام سلیم کے گھر جاتے تھے، کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے ان پر ترس آتا ہے، ان کا بھائی اور والد میرے ساتھ شہید ہوئے''۔

میں کہتا ہوں: آپ ﷺ کا ام حرام اور ان کی بہن کے گھر جانے کا جواب یہ ہے کہ ام حرام اور ان کی بہن ایک ہی حویلی میں رہتی تھیں، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوے میں شرکت کرتی تھیں، ان کے قصے مشہور ہیں، ان میں سے وہ قصہ بھی ہے جسے ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند سے نقل کیا ہے کہ حنین کے دِن ام سلیم نے ایک خنجر تیار کیا، ابوطلحہ کہنے لگے: اے رسول اللہ ﷺ! یہ ام سلیم ہیں۔ ان کے پاس خنجر ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے یہ خنجر اس لیے بنایا ہے تا کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس پھٹکا تو میں اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گی۔

ان کا ایک واقعہ جو صحیح میں مذکور ہے، جب ان کا ابوطلحہ سے بیٹا فوت ہوا، فرماتی ہیں: جب ابوطلحہ آئے تو مجھ سے پہلے ابوطلحہ سے اس کا ذکر کوئی نہ کرے۔ چنانچہ جب وہ آگئے تو بچے کے بارے میں پوچھا، یہ کہنے لگیں: پہلے سے سکون ہے۔ ابوطلحہ سمجھے کہ وہ ٹھیک ہوگئے ہیں، چنانچہ وہ اٹھے، کھانا کھایا، پھر انہوں نے ان کے لیے زیب وزینت کر کے خوشبو لگائی، وہ ان کے ساتھ سوگئے، ان سے ہمبستری کی، جب صبح ہوئی تو ان سے کہنے لگیں: اپنے بچے کے بارے میں صبر سے کام لو۔ پھر انہوں نے نبی علیہ السلام سے اس کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم دونوں کو تمہاری اس رات میں برکت دے''۔ چنانچہ ان کے ہاں ایک بیٹا عبداللہ بن ابوطلحہ پیدا ہوا جو بڑا نیک بخت ثابت ہوا، اسے اللہ تعالیٰ نے کئی اولادیں دیں، ان میں سے دس نے مکمل قرآن پڑھا تھا۔ اسی طرح صحیح میں ہے کہ جب نبی علیہ السلام آئے تو ام سلیم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ انس آپ کی خدمت کرے گا۔ اس وقت ان کی عمر دس سال تھی، چنانچہ نبی علیہ السلام کی مدینہ آمد سے لے کر انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت کی اور خادم النبی ﷺ کے نام سے مشہور تھی۔

حضرت ام سلیم نبی علیہ السلام سے کئی احادیث کی راویہ ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے انس ابن عباس، زید بن ثابت اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں۔ ابوعمر نے ابن مندہ کی کتاب سے ان کا نسب بعینہ نقل کیا ہے۔ البتہ اس میں یہ لکھا ہے کہ ان کی والدہ کا نام ملیکہ ہے۔ جبکہ ابن سکن کی کتاب میں ان کی والدہ کا نام انیقہ ہے۔ ابن فتحون نے اس سے متنبہ کیا ہے۔ ابوعمر نے یہ قول ابن سعد سے لیا ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعتماد ظاہر کیا ہے کہ ان کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک بن عدی بن زید بن مناۃ ہے۔

۱۲۰۷۰ أم سليمان بنت أبى حكيم [1]

بعض کا قول ہے: سلیمان بن ابوخیثمہ کی والدہ ہیں، پہلے گزر چکا ہے کہ ان کا نام شفاء ہے۔ بعض کا قول ہے، وہ اس کے علاوہ ہیں، ابوعمر کا قول ہے: سلیمان کی والدہ ہیں، بعض کا قول ہے: ام سُلَیم عدویہ ہیں، بعض نے کہا: ام سلمہ ان سے عبداللہ بن طیب یا

[1] اسد الغابة (٧٤٧٢)

طیب نے روایت کیا کہ وہ فرماتی ہیں: انہوں نے ان خواتین کا زمانہ پایا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ فرض نماز پڑھتی تھیں۔ [1]

میں کہتا ہوں: ابن مندہ نے احمد بن یونس کے طریق سے بحوالہ ام سلیمان بنت ابی حکیم سے موصولاً نقل کیا ہے، پھر اسے ذکر کیا، لیکن اس کے آخر میں فرائض لفظ نہیں کہا۔ فرماتے ہیں: اسے محمد بن عبدالوہاب نے بحوالہ ابن شہاب روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ام سلمہ بنت حکیم۔

میں کہتا ہوں: محمد بن عبدالوہاب کی روایت کو طبرانی نے اوسط میں موصولاً بحوالہ موسیٰ بن ہارون، انہوں نے ان کے حوالے سے روایت کیا ہے، ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن یونس کی روایت پر اعتماد کیا ہے، انہوں نے قواعد کی تفسیر قواعد ابراہیم سے کی ہے، ایسا نہیں جو ان کا خیال ہے، بلکہ قواعد سے مراد گھروں میں رہنے والی عورتیں ہیں۔

ابوبکر بن ابوشیبہ نے بحوالہ احمد بن یونس اسی طرح روایت کیا ہے، جس میں یہ الفاظ ہیں: جو باجماعت فرض نمازیں نہیں پڑھتیں، ابن ابولیلیٰ جو محمد ہیں، ان کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔ اس کے شیخ عبدالکریم ہیں، جو ابن ابومخارق ہیں۔

ابن مندہ نے اسی طرح ام سلیمان بن ابوحثمہ کے سوانح میں ابومحصن بن حصین بن نمیر سے بحوالہ ابن ابی لیلیٰ اسی طرح روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: عبداللہ بن طبیب پھر ان کا ذکر کیا، اسے ابونعیم نے مسند حسن بن سفیان سے بحوالہ ابن ابی لیلیٰ اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۲۰۷۱ أم سماك بنت ثابت ان کا نام اذینہ ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۷۲ أم سماك بنت سهل ان کی والدہ امامہ بنت سماک کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۰۷۳ ام سماك بنت فضاله [2]

بن عدی انصاریہ جو انس بن فضالہ کی بہن ہیں۔ ابن سعد [3] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کی والدہ سودہ بنت سوید بن حرام بن ہیثم بن وہب ہیں۔

۱۲۰۷۴ أم سَمُرَه [4] اسماء الرجال میں سُمیحہ کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۱۲۰۷۵ ام سنان الأسلميه [5]

مُطیّن نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، اور محمد بن عمر بن صالح کے طریق سے بحوالہ ثُبیتہ بنت حنظلہ بحوالہ ان کی والدہ ام سنان اسلمیہ نقل کیا ہے کہ وہ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔

فرماتی ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے پاس حاجت لے کر آئی ہوں۔

---

[1] طبرانی المعجم الكبير (٣١٥/٢٥) الآحاد والمثانی (٢٣١٤/٦) مجمع الزوائد (٣٣/٢) (٣٤١٢)

[2] تجريد (٣٢٣/٢) [3] الطبقات الكبرىٰ (٢٥١/٨) [4] اسد الغابة (٧٤٧٤) تجريد (٣٢٣/٢)

[5] اسد الغابة (٧٤٧٥) الاستيعاب (٣٦٢٣) تجريد (٣٢٣/٢)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم سوال نہ کرتی تو یہ تمہارے لیے بہتر تھا''۔ [1]

بقول ابوعمر: ام سنان اسلمیہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بیعت علی الاسلام کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ دیکھ کر فرمایا: ''تمہیں اپنے ناخن رنگین کرنے میں کوئی حرج نہیں''۔ [2] فرماتی ہیں: ہم عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ اور عیدین کی نماز میں شریک ہوتیں۔ ان سے ثبیتہ بنت حنظلہ روایت کرتی ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہی روایت خطیب نے ''المؤتلف'' [3] بحوالہ ثبیتہ اور ابن سعد نے بواسطہ واقدی، ثبیتہ بنت حنظلہ کی سند سے بحوالہ ان کی والدہ ام سنان نقل کی ہے۔ نیز یہی روایت صفیہ بنت حیی کے حالات میں بحوالہ ام سنان اسلمیہ نقل کی، فرمایا: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں مَیں بھی موجود تھی۔ ہم نے انہیں کنگھی کی، عطر لگایا، وہ بہت بارونق خاتون تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شب باشی کی تو ہم نے (اگلے روز) ان سے پوچھا: وہ کہنے لگیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے خوشی ہوئی۔ اور اس رات آپ نہیں سوئے بلکہ ان سے باتیں کرتے رہے اور صبح ولیمہ کیا۔

واقدی کی روایت بواسطہ ثبیتہ بحوالہ ان کی والدہ مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف جانے کا ارادہ کیا، میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی (جنگی ضروریات میں) مشکیزے سیوں گی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی..... (حدیث) اسی میں ہے: تمہاری عمر کی کئی عورتوں کو میں نے اجازت دی ہے جن کا تعلق تمہاری اور دوسری قوم سے ہے، اور فرمایا: ''تم ام سلمہ کے ساتھ رہنا''۔

۱۲۰۷۶ أم سنان الأنصاریہ [5]

ابن مندہ نے انہیں اسلمیہ کے ساتھ ملا دیا ہے، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اور حبیب معلم کے طریق سے بحوالہ ابن عباس روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب انصار کی ایک خاتون سے جنہیں ام سنان کہا جاتا ہے، ملے تو فرمایا: ''رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ایک حج یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے''۔ [6]

ابن مندہ نے اسے صدیق بن عبداللہ کے طریق سے بحوالہ ابن عباس روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک خاتون سے فرمایا: تم ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتیں؟ (الحدیث)

ابن جریج کا قول ہے: میں نے داؤد بن ابوعاصم سے سنا کہ وہ عطاء سے حدیث بیان کرتے ہیں، بحوالہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اس حدیث کے ساتھ ذکر کیا ہے اور خاتون کا نام ام سنان رکھا ہے۔

۱۲۰۷۷ أم سُنبلہ الأسلمیہ [7]

ابن مندہ کا قول ہے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا، ابن سکن کا قول ہے: ان کی حدیث اہل مدینہ سے مروی

---

[1] المعجم الكبير (٤٢٤/٢٥) مجمع الزوائد (٩٣/٣) جامع المسانيد والسنن (٤٣٨/١٦)

[2] اسد الغابة (٤٥٨/٥) الطبقات الكبرىٰ (٢١٤/٨) [3] بياض نحو كلمتين

[4] الطبقات الكبرىٰ (٢١٤/٨) [5] اسد الغابة (٧٤٧٦) تجريد (٣٢٣/٢) [6] تجريد (٣٢٣/٢)

[7] اسد الغابة (٧٤٧٧) الاستيعاب (٣٦٢٤) تجريد (٣٢٣/٢)

ہے۔ پھر ابواویس کی روایت سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن حرملہ، انہوں نے عبداللہ بن نیار اسلمی سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہوئے سنا: ام سنبلیہ اسلمیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ کا ہدیہ دیا، جب وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے، میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتیوں کے ہدیہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے، فرمایا: ام سنبلہ! یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ عرض کی: دودھ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دینے لائی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سنبلہ ڈال دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو ہمیں دیہاتیوں کے کھانے سے منع کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! یہ اعرابی نہیں، بلکہ ہمارے باہر والے لوگ ہیں اور ہم ان کے شہر والے لوگ ہیں، جب یہ ہماری دعوت کریں گے تو ہم قبول کریں گے، یہ وہ (مشرک) اعرابی نہیں۔

ابن مندہ نے یہ روایت سلیمان بن بلال کے حوالے سے نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برتن میں ڈال کر ابوبکر کو دے دو، پھر فرمایا: برتن میں ڈال کر عائشہ کو دے دو۔ پھر فرمایا: برتن میں ڈال کر مجھے دے دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ محمد بن اسحاق نے اس روایت کا مفہوم نقل کیا ہے، ابونعیم نے ابن اسحاق کی روایت کو موصولاً نقل کیا ہے، جبکہ ابن سعد نے عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمٰن بن حرملہ سے طویل نقل کیا ہے۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فضل بن فضالہ بحوالہ عبدالرحمٰن بن حرملہ طویل نقل کی ہے۔

نسائی نے کتاب الکنٰی میں طبرانی اور ابوعروبہ نے عمرو بن قیظی کے طریق سے ام سنبلہ کی حدیث نقل کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ لے کر آئیں تو آپ کی ازواج نے لینے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں آپ آ گئے، فرمایا: اس سے لے لو، کیونکہ ام سنبلہ ہمارے دیہات والی اور ہم اس کے شہر والے ہیں۔ طبرانی [1] نے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ آپ نے انہیں کسی علاقے کی پوری وادی بطورِ جاگیر دے دی تھی، جسے ان لوگوں سے عبداللہ نے خرید کر اس کے بدلے اونٹ دے دیئے تھے۔ عمرو بن قیظی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا کچھ علاقہ دیکھا ہے۔ ابن مندہ نے اسی سند سے مختصر نقل کیا ہے، فرماتی ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس دودھ کا ہدیہ لے کر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول کر لیا۔

۱۲۰۷۸ أم سهل بنت أبي حثمه [2]

عبداللہ بن ساعدہ، ابن سعد [3] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی بہن امیمہ بنت ابی حثمہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہ ان کی سگی بہن ہیں۔ ابن سعد کا قول ہے: ان سے یزید بن براء بن عازب بن حارث بن عدی بن جُشم نے نکاح کیا جس سے مخلد پیدا ہوئے۔

۱۲۰۷۹ أم سهل بنت رومی [4]

بن وقش۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔ ابن سعد [5] نے یہی کہا ہے، فرماتے ہیں: یہ ام حنظلہ کی بہن ہیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ ام سہل، سلمان بن سلامہ کی زوجہ ہے، جس سے اولاد ہوئی۔

---

[1] المعجم الكبير (۳۹۶/۲۵) [2] تجريد (۳۲٤/۲) [3] طبقات الكبرٰى (۲٤۱/۸)

[4] تجريد (۳۲٤/۲) [5] طبقات الكبرٰى (۲۳٦/۸)

۱۲۰۸۰ أم سهل بنت سهل[1]

بن عتیک، بعض کا قول ہے: ام ثابت بنت سہل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن مبذول بن مالک بن نجار۔ ابن سعد[2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: امیمہ بنت عقبہ بن عمرو ان کی والدہ ہیں، ان سے سنان بن حارث بن علقمہ نے، ان کے بعد عبداللہ بن زید بن عاصم نے نکاح کیا۔

۱۲۰۸۱ أم سهل بنت عمرو[3]

بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ نجاریہ، ابن سعد[4] کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کی والدہ امیمہ بنت اوس بن عجرہ ہے، ان سے محرز بن عامر بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار نے نکاح کیا۔

۱۲۰۸۲ أم سهل بنت مسعود[5]

بن سعد زرقیہ، ابن سعد[6] نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور فرمایا: ام ثابت اور ام سعد کی سگی بہن ہیں۔

۱۲۰۸۳ أم سهل بنت نعمان أنصاريه[7]

بنو ظفر سے ہیں، قتادہ بن نعمان کی بہن ہیں۔ ابن سعد[8] نے بھی ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ان کی والدہ انیسہ بنت قیس بن عمرو نجاریہ ہیں، ام سہل اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۲۰۸۴ أم سَهله الأنصاريه[9]

عاصم بن عدی انصاریہ کی زوجہ ہیں، ان سے سہلہ کی خیبر میں ولادت ہوئی۔ یہ واقدی کا قول ہے، ابن دباغ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۸۵ أم سيف

نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے کو دودھ پلاتی تھیں، ابوسیف قین کی زوجہ ہیں، رجال کی کنیتوں میں ابوسیف کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] تجرید (۳۲٤/۲) [2] الطبقات الکبریٰ (۲۳۱/۸) [3] تجرید (۳۲٤/۲)
[4] طبقات الکبریٰ (۳۰۸/۸) [5] تجرید (۳۲٤/۲) [6] طبقات الکبریٰ (۲۸٦/۸)
[7] تجرید (۳۲٤/۲) [8] طبقات الکبریٰ (۲٤۷/۸) [9] اسد الغابۃ (۷٤۷۹) تجرید (۳۲٤/۲)

حرفِ شین معجمہ

القسم الاوّل

۱۲۰۸۶ أم شُباث

شباث میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ام منیع میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۲۰۸۷ أم شبيب زوجۂ ضحاك[1]

بن سفیان کلابی، ضحاک نے اپنی بہن کو نبی علیہ السلام پر پیش کیا تھا، جیسا کہ زہری نے ذکر کیا، بطریق حجاج بن ابومنیع، انہوں نے اپنی دادی کے حوالے سے، جنہوں نے ان سے روایت کیا کہ ضحاک بن سفیان نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو ام شبیب کی بہن کے بارے میں رغبت ہے؟ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ضحاک نبی علیہ السلام کے عامل تھے۔

۱۲۰۸۸ أم شَرَحبيل بنت فروه[2]

بن عمرو انصاریہ، بنو بیاضہ سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔[3]

۱۲۰۸۹ أم الشَّريد[4]

ابوداؤد[5] نے محمد بن عمر کے طریق سے بحوالہ شرید ان کی حدیث نقل کی ہے کہ ان کی والدہ نے انہیں وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے ایک مسلمان غلام آزاد کر دے اور میرے پاس ایک باندی نوبیہ تھی..... (الحدیث) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے آزاد کر دو، کیونکہ یہ مسلمان ہے''۔

۱۲۰۹۰ أم شريك بنت أنس[6]

بن رافع بن امرئ القیس بن زید انصاریہ، بنو عبدالاشہل سے ہیں، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا شمار کیا ہے۔[7]

۱۲۰۹۱ أم شريك بنت جابر الغفاريه[8]

ابوعمر کا قول ہے: احمد بن صالح نے ان ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا ذکر کیا ہے جن کی رخصتی نہیں ہوئی۔ابن اثیر[9] کا قول

---

[1] اسد الغابة (٧٤٨٢) تجريد (٣٢٤/٢) [2] اسد الغابة (٧٤٨٣) تجريد (٣٢٤/٢) [3] المحبر (٤٢٦)
[4] اسد الغابة (٧٤٨٤) تجريد (٣٢٤/٢) [5] ابوداؤد (الحديث: ٣٢٨٢) [6] اسد الغابة (٧٤٨٥) تجريد (٣٢٤/٢)
[7] اسد الغابة (٤٦٠/٥) [8] اسد الغابة (٧٤٨٦) استيعاب (٣٦٢٥) تجريد (٣٢٤/٢) [9] اسد الغابة (٤٦٠/٥)

ہے: ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۰۹۲ أم شريك بنت خالد[1]

بن خُنیس بن لوذان بن عبدودّ بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ انصاریہ خزرجیہ۔ ابن سعد[2] اور ابن حبیب کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، ابن سعد کا قول ہے: ان کی والدہ ہند بنت وہب بن عمرو بن وقش ہیں، ام شریک نے انس بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبداشہل سے نکاح کیا، جس سے حارث بن انس پیدا ہوئے۔

۱۲۰۹۳ أم شريك انصاريه

بعض کا قول ہے: یہ بنت اُنس ہیں، جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ بعض نے کہا: بنت خالد ہیں، اس سے پہلے جن کا ذکر ہے، بعض کا قول ہے: یہ ان دونوں کے علاوہ کوئی اور ہیں، ایک قول یہ ہے: یہ ام شریک بنت ابوعسکر بن سمی ہیں، ابن ابوخیثمہ نے قتادہ کے طریق سے ان کا ذکر کیا ہے، فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام شریک انصاریہ نجاریہ سے نکاح کیا اور فرمایا: ''مجھے انصار میں نکاح کرنا پسند ہے''۔ پھر فرمایا: ''مجھے انصار کی غیرت پسند نہیں''۔ ان کی رخصتی نہیں ہوئی۔

میں کہتا ہوں: مسلم کی صحیح حدیث میں فاطمہ بنت قیس کی روایت میں ان کا ذکر ہے۔ جو تمیم داری سے جساسہ کے قصے کے بارے میں مروی ہے۔ اس میں ہے: ام شریک انصار میں سے ایک مالدار خاتون تھیں، اللہ عزوجل کے راستے میں بہت زیادہ خرچ کرتی تھیں، ان کے ہاں مہمان کثرت سے آتے تھے۔

ان کی ایک اور حدیث ہے، جسے ابن ماجہ نے شہر بن حوشب کے طریق سے نقل کیا ہے کہ مجھ سے ام شریک انصاریہ نے روایت کیا، فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں میت پر سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا، بعض کا قول ہے: یہ وہی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس کو حکم ملا تھا کہ وہ ان کے پاس عدت گزاریں، پھر ان سے کہا گیا: ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزاریں۔

۱۲۰۹۴ أم شريك الدوسيه[3]

یونس بن بکیر نے سیرۃ کی روایت میں بحوالہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: قبیلہ دوس کی ایک خاتون جنہیں ام شریک کہا جاتا تھا، رمضان میں اسلام لائیں، وہ اس تلاش میں تھیں کہ کوئی انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائے۔ انہیں یہود میں سے ایک شخص ملا، اس نے کہا: اے ام شریک! تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: میں کسی شخص کو ڈھونڈ رہی ہوں جو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائے، اس نے کہا: آؤ! میں تمہارے ساتھ چلوں گا..... [4] پھر طویل حدیث ذکر کی۔

ابن سعد[5] نے اسے یحییٰ بن سعید انصاری کے طریق سے مرسل روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ام شریک نے ہجرت کی، راستے میں ایک یہودی مل گیا، شام تک وہ روزے سے تھیں۔ یہودی اپنی بیوی سے کہنے لگا، اگر تو نے اس عورت کو پانی پلا دیا تو میں

[1] اسد الغابة (٧٤٨٧) تجريد (٣٢٤/٢) [2] طبقات الكبرىٰ (٢٧١/٨)

[3] اسد الغابة (٧٤٨٨) تجريد (٣٢٤/٢) [4] السير والمغازى (٢٨٤)

[5] طبقات الكبرىٰ (١١٢/٨)

ضرور کچھ کروں گا، تو وہ برابر انکار کرتی رہی یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر ہوا تو ان کے سینے پر ایک ڈول رکھا گیا اور ایک زنبیل پھر تاریکی میں ان لوگوں کو چلنا پڑا۔ یہودی اپنی بیوی سے کہنے لگا: مجھے تو اس عورت کے پانی پینے کی آواز آئی ہے۔ وہ کہنے لگی: نہیں! اللہ کی قسم! نہیں۔ تم نے مجھے پانی پلایا ہوگا۔ بعد والی شخصیت میں ان کا دوسرا قصہ بیان ہوگا۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے ہاں قابل اعتماد بات یہ ہے کہ ہبہ کرنے والی خاتون دوس بن ازد کی تھی۔ جو خوبصورت تھی لیکن عمر رسیدہ تھی۔ اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا، ان کے الفاظ یہ ہیں: ''میں اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کرتی ہوں اور اپنی جان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ کرتی ہوں'' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: اس عورت میں کیا بھلائی ہے جو اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے ہبہ کر دے۔ وہ کہنے لگیں: میں ہوں۔ جس پر ان کے بارے میں یہ آیت اتری۔

۱۲۰۹۵ أم شريك قرشيه عامريه [1]

بنو عامر بن لوی سے ہیں، ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ فرمایا: بنت دُودان بن عوف بن عمرو بن خالد بن ضباب بن حجیر بن مَعیص بن عامر، دوسرے راویوں کا قول ہے: عمرو بن عامر بن رَواحہ بن حجیر، ابن سعد [2] کا قول ہے: ان کا نام غزیہ بنت جابر بن حکیم ہے، محمد بن عمر فرماتے تھے، وہ بنومعیص بن عامر بن لوی سے ہیں، دوسرے راویوں کا قول ہے: دوسیہ ہیں، قبیلہ ازد سے ہیں، پھر واقدی رحمۃ اللہ علیہ سے مسنداً روایت کیا ہے، بحوالہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی، انہوں نے اپنے والد سے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ام شریک، بنو عامر بن لوی معیصیہ ہیں، انہوں نے اپنا نفس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہ کیا، انہوں نے وفات تک نکاح نہیں کیا۔

ابوعمر کا قول ہے: ابوعکر بن سُمَی بن حارث ازدی، دوسی کی زوجہ تھیں، جس سے شریک پیدا ہوئے، بعض کا قول ہے: ان کا نام غُزَیلہ ہے، بعض نے کہا: غُزَیہ ہے، ابن مندہ کا قول ہے: ان کے نام میں اختلاف ہے، بعض نے کہا: غُزَیلہ ہے۔ ابوعمر کا قول ہے، بعض نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا، فرماتے ہیں کہ مکہ میں نکاح کیا۔

یہ عجیب ہے کیونکہ اپنے نفس کو ہبہ کرنے کا قصہ مدینہ میں پیش آیا تھا، اور کئی طریق سے مروی ہے کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے نفس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کیا تھا۔

ابونعیم نے محمد بن مروان سدی کے طریق سے جو متروک راوی ہیں اور ابوموسیٰ سے بطریق ابراہیم بن یونس سے بحوالہ ابن عباس روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ام شریک کے دِل میں جبکہ وہ مکہ میں تھیں اسلام گھر کر گیا، وہ قریشی خاتون تھیں، بنو عامر بن لوی میں سے تھیں، اور ابوعکر دوسی کی زوجہ تھیں، اسلام لائیں، اور چپکے چپکے قریش کی خواتین کو اسلام کی طرف دعوت دیتیں اور راغب کرتی تھیں، یہاں تک کہ اہل مکہ کو خبر ہوئی، انہوں نے انہیں پکڑ لیا، اور کہنے لگے: اگر تمہاری قوم نہ ہوتی تو ہم تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کرتے۔ اب ہم تمہاری قوم کی طرف تمہیں لوٹا دیں گے۔

---

[1] الاستيعاب (٣٦٢٦) [2] طبقات الكبرىٰ (١١٠/٨)

فرماتی ہیں: انہوں نے مجھے ایک اونٹ پر سوار کرایا جس پر بیٹھنے کی کوئی چیز نہ تھی، پھر مجھے تین دن تک کھانا پینا نہ دیا گیا۔ فرماتی ہیں، تین دن ایسے گزرے کہ میں نے زمین پر کوئی بات نہ سنی، پھر وہ ایک مقام پر اترے، جب وہ اترتے تو مجھے دھوپ میں باندھ دیتے اور خود سائے میں چلے جاتے۔ انہوں نے میرا کھانا پینا بند کر رکھا تھا، پھر وہ روانہ ہوئے۔ اسی اثناء میں مجھے کسی چیز کے آثار نظر آئے جیسے ٹھنڈک سی مجھ پر پڑ رہی ہو، پھر وہ بلند ہوگئی، پھر واپس لوٹی، میں نے اس کو پکڑا۔ وہ ایک ڈول تھا جس میں پانی تھا، میں نے اس میں سے تھوڑا سا پیا، پھر وہ غائب ہوگیا، پھر واپس آیا، میں نے اسے پکڑا، اور اس میں سے تھوڑا سا پیا، پھر وہ بلند ہوا۔ پھر اسی طرح لوٹ آیا، پھر بلند ہوا۔ اس طرح کئی مرتبہ ہوا یہاں تک کہ میں سیراب ہوگئی۔ پھر میں نے باقی پانی اپنے جسم اور کپڑوں پر ڈالا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو انہیں پانی کے آثار نظر آئے اور مجھے اچھی صورت میں دیکھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: تم کھل گئی تھی؟ تم نے ہمارا پانی پی لیا اور اس میں سے پیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! میں نے ایسا نہیں کیا، بلکہ ایسا ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ انہوں نے کہا: اگر تم سچی ہو تو تمہارا دین ہمارے دین سے بہتر ہے، پھر انہوں نے مشکیزوں کو دیکھا، وہ اسی طرح تھے جیسے انہوں نے رکھے تھے۔ بعد میں وہ اسلام لے آئے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور اپنا نفس آپ ﷺ کے لیے بغیر مہر ہبہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں قبول فرما لیا، اور رخصتی ہوئی۔ جب آپ ﷺ نے انہیں بڑی عمر والی پایا تو انہیں طلاق دے دی۔

یہ قصہ بحوالہ ام شریک دوسرے الفاظ میں، کسی اور طریق سے خواتین کی کنیتوں میں بنت ابوعکر کے سوانح میں گزر چکا ہے، اس کی سند مرسل ہے۔ اس میں واقدی بھی ہیں۔ ذیل میں ابوموسیٰ نے یہودی کے ساتھ مدینے جانے کا دوسرا قصہ نقل کیا ہے اور اسی طرح ڈول سے پانی پینے کا واقعہ نقل کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی دوسرے طریق سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے، جو مرسل روایت میں مذکور اس قصے جیسا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے کلبی سے آگے قصے کے سیاق میں اختلاف کیا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو ڈول کا قصہ ام شریک کو تین مرتبہ پیش آیا۔ ابن اثیر کا قول ہے: ابونعیم نے اس قصے سے استدلال کیا ہے کہ عامریہ، دوسیہ ہیں۔

میں کہتا ہوں: اس سے یہ لازم آتا ہے کہ بنوعامر کی طرف ان کی نسبت مجازی ہو، اس کے برعکس کا احتمال بھی ہے کہ قریشیہ، عامریہ نے قبیلہ دوس میں نکاح کیا ہو، اور ان کی طرف منسوب ہوگئی ہوں۔

حمیدی نے اپنی مسند میں مجالد کی روایت سے بحوالہ فاطمہ بنت قیس نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ام شریک بنت ابوعکر کے ہاں عدت گزارو، یہ اس کے خلاف ہے جو گزر چکا ہے کہ وہ ابوعکر کی زوجہ ہیں، جمع کرنا ممکن ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ ان کے والد اور شوہر کی کنیت ہو، دونوں جمع ہوگئی ہوں یا بنت، بیت سے بدل گیا ہو، بیوی کو گھر والی کہا جاتا ہے۔ لہٰذا دونوں روایتوں میں اتفاق ہے۔

میں نے ابوعکر کے سوانح میں ابوعمر کا قول ذکر کیا ہے کہ ابوعکر ان کا بیٹا ہے۔ ام شریک کے حوالے سے تین احادیث مسنداً روایت کی گئی ہیں، کچھ میں ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔ اور بعض میں ان کی پہلی نسبت کی روایت اختلاف کے ساتھ نسب بیان کیا گیا ہے۔ اسے مسلم نے فتن میں اور ترمذی نے مناقب میں زبیر کی روایت سے بحوالہ ام شریک روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی وجہ سے لوگ متفرق ہوں گے''۔ ام شریک کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تھوڑے ہوں گے''۔ [1]

ابن ماجہ [2] نے حدیث ابوامامہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رجال کے ذکر میں نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ''مدینہ کی زمین تین مرتبہ ہلائی جائے گی (یعنی تین مرتبہ زلزلہ آئے گا) اس میں کوئی منافق مرد یا عورت نہ رہے گی بلکہ اس میں سے نکل جائیں گے، اس دن کو یوم خلاص کہا جائے گا''۔ ام شریک بنت ابوعکر کہنے لگیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت وہ تھوڑے ہوں گے''۔ [3] اسے طویل حدیث میں ذکر کیا۔

حمیدی وغیرہ نے جو نقل کیا یہ اس کے موافق ہے، بطریق مجالد بحوالہ فاطمہ بنت قیس کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ام شریک بنت ابوعکر کے ہاں عدت گزارو''۔ اگر یہ روایت محفوظ ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انصاریہ ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، گویا ان کی نسبت مجازی ہے۔

دوسری بات: اسے شیخین نے نے سعید بن مسیب کی روایت سے بحوالہ ام شریک روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اوزاغ کے قتل کا حکم دیا، اس روایت میں ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا، ابوعوانہ سے بحوالہ سماک کی روایت میں ان کا نسب بیان کیا گیا ہے۔

تیسری بات: اس روایت کو نسائی نے ہشام بن عروہ کی روایت سے بحوالہ ام شریک نقل کیا ہے کہ یہ ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے اپنے نفس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیئے، اس کے رجال ثقہ ہیں، ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا، اسے ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ روایت کیا ہے۔ وہ خاتون جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا تھا، ام شریک انصاریہ ہیں، یہ مرسل روایت ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں۔

شریک قاضی اور شعبہ کے طریق سے، شریک بحوالہ علی بن حسین فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام شریک دوسیہ سے نکاح کیا، لفظ شریک ہے۔ فرماتے ہیں: شعبہ نے اپنی روایت میں فرمایا: وہ خاتون جنہوں نے اپنے نفس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا تھا، ام شریک ازدی خاتون ہیں، ابن سعد نے عکرمہ کے طریق سے اور عبدالواحد بن ابوعون کے طریق سے نقل کیا ہے، اس آیت کے بارے میں ﴿مومن عورت اگر اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دے﴾ فرماتے ہیں: یہ ام شریک ہیں، اور ان کی سند میں واقدی ہیں، اور ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا۔

ان تمام روایتوں کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ام شریک ایک ہیں، ان کی نسبت میں اختلاف ہے کہ انصاریہ ہیں یا قریش میں سے عامریہ ہیں یا قبیلہ دوس سے ازدیہ ہیں۔ ان تینوں انساب کا اجتماع ممکن ہے۔ وہ ان تینوں کی طرف منسوب ہیں۔ پھر انہوں نے انصار میں نکاح کیا، اور ان کی طرف منسوب ہوئیں، یا ان میں نکاح نہیں کیا، بالمعنی الاعم انصار کی طرف منسوب ہوئیں۔

۱۲۰۹۶ أم شهاب الغنويه

ابن سعد نے مؤتلف میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اعرابی کے ترجمہ میں اختلاف ہے، ان کا نام عبداللہ بن احمد ہے۔ اور ان کی

[1] مسلم (٧٣١٦) [2] ابن ماجه (٤٠٧٧) [3] مسند احمد (٤٦٢/٦)

طرف سند چلائی ہے، فرماتے ہیں: ہم سے ماویہ بنت ماجد نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری مولاۃ ام شہاب غنویہ نے حدیث بیان کی، میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئی، آپ ﷺ نے مجھے ایک وسق جو اور کپڑا پہننے کے لیے دیا۔ رشاطی نے ان کا ذکر کیا ہے، اور فرمایا: ابوعمر اور ابن فتحون نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۰۹۷ أم شيبه الأزديه [1]

ابوعمر کا قول ہے، مکیہ ہیں۔ ان سے عبدالملک بن عمیر نے مجالس کے ادب کے بارے میں حدیث روایت کی، وہ حسن حدیث ہے۔ [2] ابن مندہ کا قول ہے: حماد بن سلمہ کی حدیث میں بحوالہ عبدالملک بن عمیر ان کا ذکر ہے۔

القسم الثانی

خالی ہے۔

القسم الثالث

۱۲۰۹۸ أم شدره بنت صَعْصَعه

بن ناجیہ بن محمد بن سفیان بن مجاشع، غالب بن صعصعہ جو مشہور شاعر ہیں، ان کی بہن ہیں۔ یہ زبرقان بن بدر تمیمی صحابی کی والدہ ہیں۔ انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، حطیہ شاعر کے ساتھ ان کا قصہ مشہور ہے۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع کا قصہ ہے، میں نے حطیہ کے سوانح میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

۱۲۰۹۹ أم شُرحبيل

ذی الکلاع کی زوجہ ہیں، تاریخ دمشق میں ان کے شوہر کے سوانح میں ان کا ذکر ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ انہیں ادراک حاصل ہے۔

القسم الرابع

۱۲۱۰۰ أم شباث

یہ ام منیع [3] ہیں۔ ان کے بیٹے شُباث کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ انہیں استدراک حاصل نہیں، کیونکہ اگرچہ شباث کی والدہ ہیں، لیکن ان کی کنیت کوئی اور مشہور ہے۔ اگر ہر خاتون کی کنیت ہر بچے پر ہوتی تو حضرت ام المؤمنین ام سلمہ کی کنیت ام عمر، ام زینب، ام ذرہ ہوتی۔ اس سے تو یہ لازم تھا کہ تمام جگہوں میں استدراک میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ جبکہ ایسا نہیں، کنیتوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے، چاہے کنیت مرد پر رکھی جائے یا عورت پر۔

---

[1] اسد الغابة (٧٤٩٠) الاستيعاب (٣٦٢٧) تجريد (٢/٣٢٥)

[2] اسد الغابة (٥/٤٦٢)

[3] اسد الغابة (٧٤٨١) تجريد (٢/٣٢٤)

حرف صاد مہملہ

القسم الاوّل

۱۲۱۰۱ أم صبيح

ان کا نام عِنبہ ✿ تھا۔ عنقودہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۱۰۲ أم صبيه الجهنيه ✿

ابوعمر کا قول ہے، ان کی حدیث اہل مدینہ کے ہاں ہے، یہ خارجہ بن حارث بن رافع بن مکیث کی دادی ہیں، ان سے ابونعمان سالم بن سرج نے روایت کی جو ابن خَرّبُوذ ہیں، اوران کے بھائی نافع نے ان سے روایت کی، یہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ادب المفرد، سنن ابوداؤد، ابن ماجہ میں ہے۔

احمد، ✿ ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے وضوفرماتے تھے، ابن مندہ کی کتاب معرفۃ میں یہ حدیث ہمیں عالی سند سے ملی ہے۔ ابن سعد ✿ وغیرہ نے بحوالہ خولہ بنت قیس اصُبیہ اسے روایت کیا ہے۔

خولہ بنت قیس میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، جن کے سوانح پہلے گزر چکے ہیں۔

۱۲۱۰۳ أم صخر بنت شريك بن انس بن رافع بن امرئ القیس، ان کی والدہ امامہ بنت سماک میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۱۰۴ أم الصهباء ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے تجرید میں ذکر کیا ہے کہ مسند بقی بن مخلد میں ان کی ایک حدیث ہے۔

۱۲۱۰۵ أم صهيب مسند ابن ابوعمر میں ان کا ذکر ہے۔ مسند عمر اور عائشہ میں بھی دیکھ لیا جائے۔

القسم الثانی

۱۲۱۰۶ أم صابر بنت نعيم ✿

بن مسعود اشجعی، ابن مندہ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، انہوں نے بحوالہ اپنے والد روایت کی ہے۔ ابراہیم بن صابر نے اپنے والد کے حوالے سے، انہوں نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔ ✿

✿ اسد الغابة (٧٤٩٢) ✿ الاستيعاب (٣٦٢٨) ✿ مسند احمد (٣٦٧/٦) ✿ الطبقات (٢١٦/٨)

✿ اسد الغابة (٧٤٩١) تجريد (٣٢٥/٢) ✿ اسد الغابة (٤٦٣/٥)

حرفِ ضاد معجمہ

۱۲۱۰۷ أم الضحاك بنت مسعود الأنصاريه [1]

حارثیہ، ابوعمر کا قول ہے، واقدی نے بحوالہ محمد بن عبدالرحمٰن مدنی، انہوں نے بحوالہ ام ضحاک روایت کیا ہے کہ وہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک مرد جتنا حصہ دیا۔

میں کہتا ہوں: ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] نے طبقات میں بحوالہ واقدی روایت کیا ہے کہ وہ اسلام لائیں، بیعت کی اور بدر میں حاضر ہوئیں، ابن سعد کا قول ہے، انصار کے نسب میں مجھے ان کا ذکر نہیں ملا۔

میں کہتا ہوں: عمر بن شبہ نے ذکر کیا ہے کہ وہ محیصہ اور حویصہ کی بہن ہیں، میں نے کتاب اخبار مدینہ میں ان کی سند سے بحوالہ یزید بن عیاض بن جعدہ جو ضعیف راوی ہیں، پڑھا ہے کہ انہیں خیبر کا حال معلوم ہوا، پھر قصہ ذکر کیا۔

اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خواتین کو جو لڑائی میں حاضر تھیں حصہ دیا، وہ ام ضحاک بنت مسعود حویصہ اور محیصہ کی بہن اور حذیفہ بن یمان کی بہن تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو مرد کے حصہ کے برابر دیا۔ ابن ابوعاصم [3] نے وحدان میں عبدالرحمٰن امامی کے طریق سے بحوالہ ام ضحاک بنت مسعود حارثیہ روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ جانے، اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو“۔

۱۲۱۰۸ ام ضُھیرہ [4]

رجال کے تحت حرف ضاد میں ضمیرہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٧٤٩٤) الاستيعاب (٣٦٢٩) تجريد (٣٢٥/٢)

[2] الطبقات الكبرىٰ (٢٤٦/٨)

[3] الآحاد والمثاني (٣٤٧٦/٦)

[4] اسد الغابة (٧٤٩٥) تجريد (٣٢٥/٢)

حرفِ طاء مہملہ

القسم الاوّل

۱۲۱۰۹ أم طارق [1]

سعد [2] بن عبادہ انصاری جو خزرج کے سردار ہیں، کی مولاۃ ہیں۔ ان کی حدیث احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر بن ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ، حسن بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابوعاصم، [3] حسن مروزی نے باب البر والصلۃ کے زیادات میں اعمش کے طریق سے بحوالہ ام طارق مولاۃ سعد نقل کی ہے۔ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور کئی مرتبہ اجازت طلب کی، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کا جواب نہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے، ایک روایت میں ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ تین مرتبہ خاموش رہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کی طرف بھیجا کہ ہم نے آپ کے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ سے زیادہ ہم پر سلام بھیجیں۔

اس کے الفاظ یہ ہیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ کو سلام کہو، اور بتاؤ کہ ہم نے سلام کا جواب اس اُمید کی وجہ سے نہیں دیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مزید سلام کہیں گے۔ فرماتی ہیں: جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "کون ہے؟" فرماتی ہیں: میں ام مِلدم ہوں...... (الحدیث) جو تیز سے تیز تر ہے۔

اسے ابن ابودنیا نے مرض اور کفارات میں اس طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۲۱۱۰ أم طارق [4]

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر بحوالہ مستغفری کیا ہے، اور ان کی سند کو ابن اسحاق [5] تک لے گئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے چالیس وسق انہیں دیئے۔

۱۲۱۱۱ أم طالب بنت أبوطالب [6]

بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمیہ، علی اور ان کے بہن بھائیوں کی بہن ہیں، بعض کا قول ہے: ان کا نام ریطہ ہے۔ ابن سعد [7] کا قول ہے: واقدی نے ان لوگوں میں ان کا ذکر کیا ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے چالیس وسق کھانے کو دیئے۔ فرماتے ہیں: ہشام بن کلبی نے کتاب النسب میں طالب بن ابوطالب کی اولاد میں ام طالب کا ذکر نہیں کیا، بلکہ ریطہ کا ذکر کیا ہے، شاید وہ

---

[1] اسد الغابة (٧٤٩٦) الاستيعاب (٣٦٣٠) تجريد (٣٢٥/٢) [2] الطبقات الكبرى (٢٢٢/٨)

[3] الآحاد والمثانی (٣٤٥٠/٦) [4] اسد الغابة (٧٤٩٧) تجريد (٣٢٥/٢) [5] السيرة النبوية (٢٧٢/٣)

[6] تجريد (٣٢٦/٢) [7] طبقات (٣٢/٨)

ام طالب ہوں۔

۱۲۱۱۲ أم طفیل زوجه أبی بن کعب[1]

سید القراء ہیں۔احمد، طبرانی[2] حسن بن سفیان نے بسر بن سعید کے طریق سے بحوالہ ابی بن کعب روایت کی ہے، فرماتے ہیں: مجھ سے عمر نے اس عورت کے بارے میں بحث کی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو جبکہ وہ حاملہ ہو، میں نے کہا: جب وضع حمل ہو جائے تو نکاح کرے۔ کہنے لگے: ام طفیل جو میرے بیٹوں کی والدہ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے سبیعہ اسلمیہ کو وضع حمل کے بعد نکاح کا حکم دیا تھا، اس کی سند میں ابن لہیعہ ہیں اور نقل کیا ہے......[2]

ابو عمر کا قول ہے: ان سے محمد بن ابی بن کعب اور عمارہ بن عمرو بن حزم نے روایت کی۔

میں کہتا ہوں: عمارہ کی روایت کو دار قطنی نے مروان بن عثمان سے ان کے حوالے سے بحوالہ ام طفیل زوجہ ابی بن کعب روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے خواب میں اپنی والدہ کو دیکھا...''۔ (الحدیث)

مروان متروک ہے، ابن معین کا قول ہے: مروان کون ہے کہ اس کی تصدیق کی جائے۔

۱۲۱۱۳ أم طلیق زوجه ابوطلیق[2]

قسم ثالث میں رجال کی کنیتوں میں ابوطلیق کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الاوّل

۱۲۱۱۴ أم طلق

انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا، ابن سعد نے ان سے روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا، اپنی عمارتوں کو بلند نہ کرو، تمہارا برا دِن وہ ہوگا جس میں تم اپنی عمارتوں کو بلند کرو گے۔

---

[1] اسد الغابة (۷٤۹۸) الاستيعاب (۳٦۳۱) تجريد (۳۲٦/۲) [*] مسند احمد (۳۷٥/٦)

[2] بياض فى الأصل [*] اسد الغابة (۷٤۹۹) تجريد (۳۲٦/۲)

حرفِ عین مہملہ

القسم الاوّل

۱۲۱۱۵ أم عاصم السوداء ✿

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کرنے کے لیے آئیں، تجرید میں یہی لکھا ہے۔

۱۲۱۱۶ أم عامر بنت سعيد

بن سکن، اسماء بنت یزید بن سکن اشہلیہ کی چچازاد ہیں، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، اوران سے حدیث عرق نقل کی جو عنقریب آگے آرہی ہے۔لیکن اس میں ان کا نسب موجود نہیں، اس میں صرف عن ام عامر ہے۔

۱۲۱۱۷ أم عامر بنت سُليم ✿

بن ضُبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاریہ، ان کا نام حبانہ ہے، ناموں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

ابن سعد ✿ کا قول ہے: اسید بن ساعدہ سے ان کا نکاح ہوا جس سے یزید کی ولادت ہوئی، ابن عمارہ کے قول کے مطابق بیعت کی۔

۱۲۱۱۸ أم عامر بنت سُوَيد ✿

ابوموسیٰ نے ذیل میں بحوالہ مستغفری ان کا ذکر کیا ہے، ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔

۱۲۱۱۹ أم عامر بنت ابوقحافه

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، ام فروہ جن کا ذکر آگے آرہا ہے، ان کی سگی بہن ہیں۔ ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے عامر بن ابووقاص نے نکاح کیا، جس سے ضعیفہ کی ولادت ہوئی۔

۱۲۱۲۰ أم عامر بنت كعب أنصاريه ✿

ان سے لیلیٰ مولاۃ حبیب بن عبدالرحمٰن نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''آؤ اور کھاؤ''۔ انہوں نے کہا: میں روزہ سے ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب روزہ دار کے سامنے کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں''۔

✿ تجريد (٣٢٦/٢) ✿ تجريد (٣٢٦/٢) ✿ طبقات الكبرىٰ (٢٤/٨)

✿ اسد الغابة (٧٥٠٢) تجريد (٣٢٦/٢) ✿ طبقات (١٨١/٨)

✿ اسد الغابة (٧٥٠٣) الاستيعاب (٣٦٣٤) تجريد (٣٢٦/٢)

۱۲۱۲۱ أم عامر بنت یزید ✿

بن سکن انصاریہ اشہلیہ ، ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اگر یہ صحیح ہے تو یہ اسماء بنت یزید یا ان کی بہن ہیں۔
میں کہتا ہوں: یہ ان کی بہن ہیں، ابن سکن نے ان کا نام فُکَیھہ لیا ہے، اسماء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ جمیلہ بنت ثابت بن ابوافلح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، اسی طرح حواء بنت یزید بن سکن میں بھی ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ حدیث میں ان کی کنیت منقول ہے، جسے امام احمد ✿ اور عمر بن شبہ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ اشہلی کی روایت سے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گوشت والی ہڈی لے آئیں، آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا، آپ ﷺ کسی مسجد میں تھے، پھر آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں کیا۔
اسے ابن سعد ✿ نے اس طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ام عامر بنت یزید بن سکن، بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، پھر اس کا ذکر کیا، فرماتے ہیں: ایک روایت میں ہے؟ وہ مسجد بنوعبداشہل میں تھے۔ اور بحوالہ عبدالرحمٰن بن ثابت نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ام عامر بنت یزید بن سکن آئیں، وہ نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، یہ وہی ہیں جو گوشت کا ٹکڑا لائیں آپ نے اسے نوش فرمایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۱۲۱۲۲ أم عامر بنت یزید

بن سکن، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان کا نام فکیہہ ہے۔ بعض نے کہا: اسماء ہے، واقدی کے حوالے سے بحوالہ ام عامر اسماء بنت یزید بن سکن روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے مغرب کے وقت رسول اللہ ﷺ کو اپنی مسجد میں دیکھا، میں گھر آئی، میں آپ ﷺ کے پاس گوشت اور چپاتی لے کر گئی، میں نے کہا: رات کا کھانا کھائیں۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ''کھاؤ''۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ آئے ہوئے اصحاب نے کھایا، اور گھر میں موجود لوگوں نے بھی کھایا، یہ سب چالیس مرد تھے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں نے دیکھا کہ کچھ گوشت اور زیادہ تر روٹی باقی تھی۔ فرماتی ہیں: آپ نے میرے پاس نیم بریدہ مشک میں پانی پیا، میں نے وہ لے کر تیل لگایا اور لپیٹ لیا۔ ہم اس میں مریضوں کو پلاتے تھے اور برکت کے لیے خود پیتے۔

۱۲۱۲۳ أم عامر اشہلیہ ✿

ابوعمر کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کے پاس گئیں، ان سے ابوسفیان مولیٰ ابن ابواحمد نے واقدی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔
میں کہتا ہوں: ان کی حدیث کو، ان کے حوالے سے ابن سعد ✿ نے واقدی کے حوالہ سے، عبداللہ بن ابوسفیان سے، ان

✿ اسد الغابة (٧٥٠٥) تجريد (٣٢٦/٢) ✿ مسند احمد (٣٧٢١٦) (٣٧٣/٦)

✿ طبقات (٢٣٣/٨) (٢٣٤/٨) ✿ اسد الغابة (٧٥٠٠) تجريد (٣٢٦/٢)

✿ طبقات (٢٣٣/٨)

کے والد کے حوالے سے نقل کیا ہے، میں نے ام عامر اشہلیہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب ہمارے گھروں کو دیکھتے تو فرماتے: ''ان گھروں میں کتنی خیر و برکت ہے، یہ انصار کے بہترین گھر ہیں''۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ام عمارہ اشہلیہ خیبر میں حاضر ہوئیں۔

۱۲۱۲۴ ام عامر الفهريه ✿

ابوعبیدہ بن جراح کی والدہ ہیں، خلفہ بن خیاط نے ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۱۲۵ ام عامر ✿

ابوطفیل بن واثلہ کی والدہ ہیں، ابن ابوعاصم ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے اور جابر جعفی کے طریق سے بحوالہ ابوطفیل روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن دیکھا، مجھے آپ ﷺ کے چہرے کی سفیدی کے ساتھ آپ ﷺ کے سیاہ بال یاد ہیں۔ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ابونعیم نے اسے اپنے طریق سے پھر ابوموسیٰ نے اسے نقل کیا ہے، جابر ضعیف ہے۔

۱۲۱۲۶ أم عبدالله بن أسلم

ان کا نام سلمیٰ ہے، ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۱۲۷ أم عبدالله بنت أوس أنصاريه ✿

شداد بن اوس انصاریہ کی بہن ہیں، ان کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوعمر کا قول ہے: شامیہ ہیں، ان سے ضمرہ بن حبیب نے روایت کی۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث احمد رحمۃ اللہ علیہ نے زہد میں اور طبرانی ✿ اور ابن مندہ نے اور معافی بن عمران نے تاریخ موصل میں نقل کی ہے، الفاظ اسی کے ہیں، کئی طریق سے، بحوالہ ضمرہ بن حبیب، انہوں نے ام عبداللہ سے، انہوں نے اخت شداد بن اوس سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ایک پیالے میں افطار کے وقت دودھ بھیجا، آپ ﷺ روزے سے تھے، جبکہ دن طویل اور گرمی کی شدت تھی، آپ ﷺ نے ان کی طرف قاصد کو لوٹایا اور پوچھا: ''تمہارے پاس یہ دودھ کہاں سے آیا؟'' انہوں نے کہا: میری بکری کا ہے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف قاصد کو لوٹایا اور پوچھا: ''تمہارے پاس یہ بکری کہاں سے آئی؟'' انہوں نے کہا: میں نے اسے اپنے مال سے خریدا۔ آپ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔

جب دوپہر ہوئی تو ان کے پاس ام عبداللہ آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! سخت گرمی اور طویل دن کی وجہ سے ترس کھاتے ہوئے آپ کے پاس دودھ بھیجا، آپ نے قاصد کو واپس بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے کہ رسولوں کو حکم ہے کہ ہم پاکیزہ چیزیں کھائیں اور نیک عمل کریں''۔

✿ اسد الغابة (٧٥٠١) تجريد (٣٢٦/٢) ✿ اسد الغابة (٧٥٠٤) تجريد (٣٢٦/٢)

✿ الآحاد والمثاني (٣٤٢٩/٦) ✿ اسد الغابة (٧٥٠٥) تجريد (٣٢٦/٢)

✿ المعجم الكبير (٤٢٨/٢٥)

۱۲۱۲۸ أم عبدالله بنت أبی خیثمه ان کا نام لیلیٰ ہے، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۱۲۱۲۹ أم عبدالله بنت حنظله بن قسامہ، نعیم بن نحام کی زوجہ ہیں، اس کے بعد ان کا ذکر آئے گا۔

۱۲۱۳۰ أم عبدالله بنت ابی دومی ابوموسیٰ کی زوجہ ہیں، ان کے بعد ذکر آئے گا۔

۱۲۱۳۱ أم عبدالله بنت سلمه بنت مخرمہ تمیمیہ، ان کا نام اسماء ہے، پہلے ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۱۳۲ أم عبدالله بنت سواد [1]

بن رزن، بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاریہ، ابن سعد [2] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ ام حارث بنت نعمان بن خنساء، ابومحمد بن معاذ بن انس نے ان سے نکاح کیا۔

۱۲۱۳۳ أم عبدالله بنت عازب أنصاریه [3]

ان کے بھائی برا اور والد کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن سعد [4] نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: براء کی سگی بہن ہیں، ان کی والدہ ام حبیبہ بنت ام حبیبہ بن حباب نجاریہ ہیں، بعض کا قول ہے: وہ ام خالد بنت ثابت بن سان بن عبید بن ابجر ہیں، اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۲۱۳۴ أم عبدالله بنت عدی

بن خویلد، اسدیہ۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی ہیں۔ حصین بن حارث بن مطلب کی زوجہ ہیں۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے حصین کے سوانح میں ان کا ذکر کیا ہے، عبداللہ بن حصین مذکور کی والدہ ہیں۔

۱۲۱۳۵ أم عبدالله بنت معاذ [5]

بن جبل، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [6] کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کی والدہ ام عمرو بنت خلاد، ان سے عبداللہ بن مروان نے نکاح کیا۔

۱۲۱۳۶ أم عبدالله بنت ملحان [7]

ام سلیم کی بہن ہیں، واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کرنے والی خواتین میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد [8] نے اسے بیان کیا ہے۔

۱۲۱۳۷ أم عبدالله بنت نُبیه [9]

بن حجاج بن حذیفہ سہمیہ، عبداللہ بن عمرو بن عاص سہمی کی والدہ ہیں۔ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں عبداللہ بن

---

[1] تجرید (۳۲۷/۲) [2] طبقات (۲۹۵/۸) [3] تجرید (۳۲۷/۲) [4] طبقات (۲۴۲/۸) [5] تجرید (۳۲۷/۲)
[6] طبقات (۳۰۰/۸) [7] تجرید (۳۲۷/۲) [8] طبقات (۳۱۹/۸) [9] اسد الغابة (7514) تجرید (۳۲۷/۲)

قدامہ کے طریق سے بحوالہ عمرو بن شعیب اور وہ عمرو کے بھائی ہیں، اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر شفقت کرتی تھیں، آپ ﷺ ایک دِن ان کے پاس آئے اور فرمایا: اے ام عبداللہ! کیسی ہو؟ انہوں نے کہا: خیریت سے ہوں، عبداللہ ایسے شخص ہیں جو دنیا چھوڑ چکے ہیں..... (الحدیث) ❶

۱۲۱۳۸ ام عبداللہ بنت ولید

بن عبد شمس بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم مخزومیہ، ان کے والد یمامہ میں شہید ہوئے، جیسا کہ ان کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ ان سے حضرت عثمان بن عفان امیر المومنین نے نکاح کیا، جس سے ولید اور سعید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بیٹے پیدا ہوئے۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۱۳۹ ام عبداللہ دوسیہ ❷

ابن ابوعاصم ❸ نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے اور معاویہ بن یحییٰ کے طریق سے جو ایک ضعیف راوی ہیں، بحوالہ ام عبداللہ دوسیہ روایت کیا ہے، اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ ہر بستی پر واجب ہے، اگرچہ اس میں چار فرد ہوں''۔

۱۲۱۴۰ أم عبداللہ ❹

بُسر مازنی کی زوجہ ہیں، یزید بن خمیر کا قول ہے: میں نے عبداللہ بن بسر کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے ہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میری والدہ نے آپ ﷺ کے لیے چادر بچھائی، آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے، پھر وہ آپ کے پاس کھجوریں لائیں، آپ ﷺ کھانے لگے..... (الحدیث) اس میں ہے: آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی، فرمایا: ''اے اللہ! انہیں برکت دے اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم کر''۔ ❺

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں اس دعا کی برکت ساری زندگی محسوس کرتا رہا۔ اسے مسلم، اصحاب سنن نے نقل کیا ہے، ہمیں یہ روایت مسند ابوداؤد طیالسی ❻ میں عالی سند سے ملی ہے۔

۱۲۱۴۱ أم عبداللہ

بنوزہرہ ❼ کی ایک خاتون ہیں، ابوموسیٰ کا قول ہے: مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

---

❶ اسد الغابة (٤٦٩/٥) ❷ اسد الغابة (٧٥٠٩) تجريد (٣٢٧/٢)

❸ الآحاد والمثاني (٣٤٠١/٦) ❹ اسد الغابة (٧٥٠٨) الاستيعاب (٣٦٣٧) تجريد (٣٢٧/٢)

❺ مسلم (٥٢٩٦) ابوداؤد (٣٧٢٩) ترمذی (٣٥٧٦) ❻ مسند ابوداؤد (١٢٧٥)

❼ اسد الغابة (٧٥١٠) تجريد (٣٢٧/٢)

۱۲۱۴۲ أم عبداللہ

ابوموسیٰ اشعری [1] کی زوجہ ہیں، مسند میں ان کی حدیث ابراہیم کے طریق سے بحوالہ قرثع کہ انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے سنا کہ ان کی بیوی نے میت پر چیخ و پکار کی، تو انہوں نے ان سے کہا: تمہیں معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہنے لگیں: کیوں نہیں! پھر وہ خاموش ہوگئیں۔ ان سے کسی نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر لعنت کی جو سر منڈائے یا کپڑے پھاڑے یا بدن نوچے۔ [2]

ان سے عیاض اشعری نے بھی روایت کی ہے جو مسلم میں ہے۔ ان سے یزید بن اوس، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا ہے۔ موسیٰ بن ہارون اس روایت میں فرماتے ہیں، جسے دِعلج نے اپنے فوائد میں ان سے بحوالہ عبداللہ بن براد اشعری روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ابوبردہ کا نام عامر ہے، اور ان کی والدہ ام عبداللہ بنت دومی ہیں، انہوں نے ابوموسیٰ کے ساتھ ہجرت کی، دوسرے راویوں کا قول ہے: بنت ابی دومی۔

۱۲۱۴۳ أم عبداللہ [3]

عبداللہ بن انیس جھنیہ کی والدہ اور کعب بن مالک انصاری کی زوجہ ہیں، ابن وہب نے بحوالہ عبداللہ، انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے۔ وہ کعب بن مالک کی زوجہ تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن مالک کے پاس آئے اور وہ مسجد نبوی میں اشعار کہہ رہے تھے، جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ شرما گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں بھی شعر سناؤ، تو انہوں نے اشعار سنائے..... (الحدیث) [4]

۱۲۱۴۴ أم عبداللہ [5]

نعیم بن نحام کی زوجہ ہیں، ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ضحاک بن عثمان کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن عمر روایت کیا ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: میں نے بنت نعیم بن نحام کو نکاح کا پیغام دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں، اور ان سے میرے بارے میں بات کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نعیم کو تم سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے پاس ان کا یتیم بھتیجا ہے۔ وہ اسے ہی رشتہ دے گا۔ آپ نے کہا: اس کی والدہ نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ضرور جانا چاہتے ہو تو اپنے چچا زید بن خطاب کو ساتھ لے جاؤ۔ وہ کہتے ہیں: وہ دونوں ان کے پاس گئے اور انہوں نے ان سے بات کی، فرماتے ہیں: گویا نعیم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات سن لی، اس نے کہا: تمہیں خوش آمدید ہو، تم بڑی منزلت اور شرف رکھتے ہو، پھر کہنے لگے: میرا ایک یتیم بھتیجا ہے، میں بھتیجے کو چھوڑ کر کسی اور کو رشتہ نہیں دوں گا۔ فرماتے ہیں: ان کی والدہ گھر کے کونے

---

[1] اسد الغابۃ (۷۵۱۳) الاستیعاب (۳٦۳٦) تجرید (۳۲۷/۲)

[2] مسند احمد (٤٠٥/٤) [3] اسد الغابۃ (۷۵۰٦) تجرید (۳۲٦/۲)

[4] اسد الغابۃ (٤٦۷/۵) جامع المسانید والسنن (٤۵٤/۱٦) ابن مندہ نے اسے نقل کیا ہے۔

[5] اسد الغابۃ (۷۵۱۵) تجرید (۳۲۷/۲)

سے بولیں: اللہ کی قسم! یہ اس وقت تک نہ ہوگا جب تک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان فیصلہ نہ کر دیں، کیا تم بنو عدی کی لڑکی کو اپنے بے وقوف یا کہنے لگیں کمزور بھتیجے کی وجہ سے روکے رکھو گے۔ پھر وہ چلی گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے نعیم کو بلایا، انہوں نے جو کچھ عبداللہ بن نعیم کو کہا تھا، عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''صلہ رحمی کرو، اپنی بیٹی اور اس کی ماں کو راضی رکھو، کیونکہ انہیں ان کے معاملے میں حق ہے''۔ ❶

میں کہتا ہوں: زبیر بن بکار نے یہ قصہ مختصر ذکر کیا ہے، اور ام عبداللہ کا قصہ ذکر نہیں کیا۔ نہ ان کی بات اور مرفوع حدیث کا ذکر کیا، فرماتے ہیں، اس میں ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعیم سے کہا: تمہیں تمہارے بھتیجے نے نکاح کا پیغام دیا، تم نے اسے رد کر دیا؟ انہوں نے کہا: میرا ایک کمزور بھتیجا ہے جسے لوگ رشتہ نہیں دیں گے، اگر میں نے اپنا گوشت چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کون کرے گا؟

(۱۲۱۴۵) أم عبدالحميد ❷

رافع بن خدیج کی زوجہ ہیں، باوردی نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے، عمرو بن مرزوق کے طریق سے بحوالہ یحیٰی بن عبدالحمید بن رافع بن خدیج، انہوں نے اپنی دادی سے جو رافع بن خدیج کی زوجہ ہیں، نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: اُحد کے دِن رافع کو ناف پر تیر لگا۔

نبی کریم ﷺ تشریف لائے، انہوں نے کہا: تیر کھینچ لو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تیر اور چادر بھی کھینچ لوں، اور اگر تو چاہے تو تیر کھینچ لوں اور چادر چھوڑ دوں اور میں تمہارے لیے قیامت کے دِن گواہی دوں گا کہ تم شہید ہو''۔ انہوں نے کہا: تیر کھینچ لیں اور چادر چھوڑ دیں، اور آپ قیامت کے دِن گواہی دیں کہ میں شہید ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانے تک زندہ رہے، جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ یا اس کے بعد تھا تو ان کا زخم ہرا ہو کر بہہ پڑا جس سے وہ وفات پا گئے۔

اسے ابن مندہ نے باوردی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ طبرانی ❸ نے ابو ولید طیالسی کے طریق سے آخرین میں بحوالہ عبدالحمید اسی طرح فرمایا، اور اس کے آخر میں فرمایا: وہ زندہ رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کا زخم ہرا ہو کر بہہ پڑا جس سے عصر کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔

(۱۲۱۴۶) أم عبدالرحمٰن ❹

ابو عمر کا قول ہے: ان سے ایک حدیث مروی ہے جو انہوں نے اہل کوفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: کنکریوں کی مقدار رمی جمرات کیا کرو۔

عبدالرحمٰن بن اذینہ کی والدہ ہیں۔

---

❶ اسد الغابة (٤٦٩/٥) ❷ اسد الغابة (٧٥١٦) تجريد (٣٢٧/٢)

❸ المعجم الكبير (٤٢٤٢/٤)

۱۲۱۴۷ أم عبدالرحمٰن ❶

طارق بن علقمہ کی زوجہ ہیں، ابن ابو عاصم ❷ نے عبداللہ بن ابو یزید کی روایت سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن طارق، انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ دار یعلی میں ایک گھر میں تشریف لاتے تھے، آپ ﷺ قبلہ رُخ ہو کر دُعا کرتے، یعلی آپ کے ساتھ نکلتے اور ہم مسلمان خواتین بھی ساتھ ہوتیں۔

۱۲۱۴۸ أم عبدالرحمٰن ❸

کعب بن مالک کی زوجہ اور ان کی اولاد عبدالرحمٰن وغیرہ کی والدہ ہیں، ابوموسیٰ نے بحوالہ جعفران کا ذکر کیا ہے اور ان کی کوئی حدیث روایت نہیں کی۔

۱۲۱۴۹ أم عُبید بنت سُراقہ ❹

بن حارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن نجار، ابن سعد ❺ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: حارثہ بن سراقہ کی بہن ہیں۔ ان کی والدہ ربیع بنت نضر، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں، سراقہ کے بعد ان سے تمیم بن غزیہ نے نکاح کیا۔

۱۲۱۵۰ أم عبید بنت صخر ❻

بن مالک بن عمرو بن غزیہ، اسلت کی زوجہ تھیں، جو فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ان سے ابوقیس بن اسلت ❼ نے نکاح کیا۔ اسلام نے ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی کیونکہ وہ اس کے باپ کی بیوی تھی، ابوموسیٰ نے اسے محمد بن ثور کے طریق سے بحوالہ ابن جریج روایت کیا ہے۔

۱۲۱۵۱ أم عبید بنت حارث ❽

بن یزید ہذلیہ، جعفر مستغفری نے مختصران کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۱۵۲ ام عبید بنت سود ❾

بن قُریم بن صاہلہ، ہذلیہ، عبداللہ بن مسعود کی والدہ ہیں۔ ابن عبدالبر نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے، اس میں تردد ہے۔ ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ام عبد بنت عبدوَدّ بن سود بن قریم ہیں، یہ قول قابل اعتماد ہے۔ صاہلہ اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان پانچ آباء ہیں۔

---

❶ اسد الغابة (٧٥١٩) تجريد (٣٢٨/٢) ❷ الآحاد والمثاني (٣٣٧٨/٦)
❸ اسد الغابة (٧٥٢٠) تجريد (٣٢٨/٢) ❹ اسد الغابة (٧٥٢٤) تجريد (٣٢٨/٢)
❺ الطبقات الكبرىٰ (٣٠٧/٨) ❻ اسد الغابة (٧٥٢٥) تجريد (٣٢٨/٢)
❼ اسد الغابة (٤٧١/٥) ❽ اسد الغابة (٧٥٢٢) تجريد (٣٢٨/٢)
❾ اسد الغابة (٧٥٢١) تجريد (٣٢٨/٢)

ابن سعد [1] کا قول ہے: اسلام لائیں اور بیعت کی، حفص بن سلمان نے ان کی حدیث بحوالہ عبداللہ بن مسعود روایت کی ہے۔فرماتے ہیں: میری والدہ نے مجھے رات گزارنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ میں دیکھوں کہ آپ ﷺ وتر کس طرح ادا کرتے ہیں، میں نے آپ ﷺ کے پاس رات گزاری، آپ ﷺ نے جتنی چاہی نماز پڑھی، جب رات کا آخری وقت ہوا اور آپ ﷺ نے وتر پڑھنے کا ارادہ کیا تو پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ پڑھی۔ دوسری رکعت میں سورۂ کافرون پڑھی، پھر تشہد کیا، پھر کھڑے ہوئے اور سلام کے ساتھ دونوں میں تفریق نہ کی۔ پھر سورۃ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پڑھی، جب یہ پڑھ چکے تو تکبیر کہی، پھر دعائے قنوت پڑھی اس کے بعد دعا کی، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ یہ سند بہت زیادہ ضعیف ہے، ابان اور راوی کی وجہ سے جو ان سے روایت کرتے ہیں۔

سفیان ثوری نے بحوالہ ابراہیم اس سند سے روایت کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ نے وتر میں دعائے قنوت پڑھی۔ وکیع نے بحوالہ مصعب بن یزید روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجر خواتین کو دو ہزار درہم مقرر کیے، ان میں ام عبید بھی ہیں، ابن سعد نے بحوالہ ابواسحاق اسی طرح روایت کیا ہے، لیکن فرمایا: ہزار درہم، پہلی روایت زیادہ ثابت ہے۔

ابوموسیٰ کا قول ہے: میں ابن مسعود اور ان کی والدہ کو رسول اللہ ﷺ کے گھر کثرت سے آنے جانے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے گھرانے میں شمار کرتا تھا۔

ابن مندہ نے مسعودی کے طریق سے بحوالہ ابواسحاق سبیعی روایت کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ام عبید کے آنے کا انتظار فرما رہے تھے، پھر وہ آئیں اور اپنے بیٹے عتبہ بن مسعود کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئیں۔

۱۲۱۵۳ أم عُبیس بنت مسلمه أنصاریه [2]

محمد بن مسلمہ کی بہن ہیں، محمد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوعبس بن جبر کی زوجہ تھیں، جن سے اولاد ہوئی، اسلام لائیں اور بیعت کی۔ محمد بن سعد [3] کا قول ہے: ان کی والدہ خلیدہ بنت ابوعبید بن وہب بن لوذان ہیں۔

۱۲۱۵۴ أم عُبیس بنت سراقه [4]

بن حارث بن عدی انصاریہ، ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا شمار کیا ہے، اگر یہ روایت محفوظ ہے تو یہ ام عبید کی بہن ہیں، جن کا ذکر ابھی گزرا ہے۔

۱۲۱۵۵ أم عُبَیس [5]

یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے اسلام لانے میں سبقت حاصل کی، اور مشرکین انہیں ایذا دیتے تھے۔

ابوبشر دولابی نے بحوالہ شعبی روایت کیا ہے کہ اسلام لائیں، کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس کی زوجہ ہیں، ان سے عبیس کی ولادت ہوئی، جس پر ان کی کنیت ہے۔

---

[1] طبقات (۲۱۲/۸) [2] اسد الغابة (۷۵۲۳) تجرید (۳۲۸/۲) [3] طبقات الکبریٰ (۲۴۲/۸)

[4] اسد الغابة (۷۵۲۶) تجرید (۳۲۸/۲) [5] اسد الغابة (۷۵۲۷) تجرید (۳۲۸/۲)

یونس بن بکیر نے ابن اسحاق [1] نے زیادات مغازی میں بحوالہ ہشام بن عروہ، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات لوگوں کو جنہیں مشرکین ایذا دیتے تھے، آزاد کیا، وہ یہ ہیں: بلال، عامر بن فہیرہ، زنبرہ، بنومؤمل کی باندی، نہدیہ اوران کی بیٹی، ام عبس، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے اپنی تاریخ میں بحوالہ انس روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ام ہانی بنت ابوطالب فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا اوران کے ساتھ چھ اور لوگوں کو آزاد کیا، جن میں ام عبیس شامل ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اپنے طریق سے اسے نقل کیا ہے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے: بنوتیم بن مرہ کی ایک نوجوان عورت اسلام کے ابتدائی زمانے میں اسلام لائی، مشرکین انہیں کمزور سمجھ کر ایذا دیتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا، ان کے بیٹے عبیس بن کریز پر ان کی کنیت تھی۔

میں کہتا ہوں: بلاذری کا قول ہے: وہ بنوزُہرہ کی باندی تھیں اور اسود بن عبد یغوث انہیں ایذاء دیتا تھا۔

(۱۲۱۵۶) أم عثمان بنت حَثیم خزاعیه [2]

مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور حسین بن حسن مروزی کے طریق سے بحوالہ وہب بن جریر، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ میں نے قیس بن سعد سے سنا کہ وہ عطاء سے، وہ ام عثمان بنت خثیم خزاعیہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں بدلے میں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری''۔ [3] ابوموسیٰ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث ام کرز کے نام سے معروف ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ بھی خزاعیہ ہیں، عنقریب ان کا اور ان کی حدیث روایت کرنے والے کا ذکر آئے گا۔

(۱۲۱۵۷) أم عثمان بنت خلده [4]

مسند ابویعلیٰ میں ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی، تجرید میں اسی طرح ہے۔

(۱۲۱۵۸) أم عثمان بنت سفیان [5]

بنوشیبہ اکابر کی والدہ ہیں، بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے، فرماتے ہیں: عبداللہ بن مسافع نے اپنی والدہ سے، انہوں نے ان کے حوالے سے روایت کی ہے۔

ابن مندہ کا قول ہے: بنوشیبہ کی والدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، پھر انہوں نے طبرانی اور احمد [6] نے ہشام بن ابوعبداللہ کے طریق سے بحوالہ ام ولد شیبہ روایت کی، وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے

---

[1] السیر والمغازی (۱۹۱) [2] تجرید (۳۲۸/۲)

[3] ابوداؤد (۲۸۳٤) ابن ماجہ (۳۱٦۲) مسند احمد (۳۸۱/٦) سنن کبریٰ (۳۰۱/۹)
معجم الکبیر (۳۹۸/۲۵) مسند حمیدی (۳٤٦)

[4] اسد الغابۃ (۷۵۲۸) تجرید (۳۲۸/۲) [5] اسد الغابۃ (۷۵۲۹) تجرید (۳۲۹/۲)

[6] مسند احمد (٤۰٤/٦، ٤۰۵)

ہوئے دیکھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''وادی بطحاء کو صرف سفر کر کے ہی پار کیا جا سکتا ہے''۔

ابونعیم نے اسے ذکر کیا ہے، پھر فرمایا: اسے حماد بن زید نے بحوالہ صفیہ اپنی قوم کی ایک خاتون سے روایت کیا جبکہ اس کا نام نہیں بتایا۔

ابونعیم نے مسند حسن بن سفیان سے پھر ابن مبارک کی روایت سے بحوالہ ام عثمان بنت سفیان سے روایت کی اور وہ بنوشیبہ اکدر کی والدہ ہیں، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، آپ ﷺ نے شیبہ کو بلایا، بیت اللہ کو کھولا، پھر اس میں داخل ہوئے، جب باہر تشریف لائے تو ان سے فرمایا: ''چھت ڈھانپ دو، کیونکہ بیت اللہ میں نمازی کو غافل کرنے والی کوئی چیز نہیں ہونی چاہیے''۔

۱۲۱۵۹ أم عثمان ثقفیه

مشہور صحابی عثمان بن ابوالعاص کی والدہ ہیں، عبداللہ بن عثمان بن ابوسلیمان نے بحوالہ عثمان بن ابوالعاص ان کی حدیث روایت کی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ولادت کے وقت حضرت آمنہ کے ہاں موجود تھیں، یہ طویل قصہ ہے جسے ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

۱۲۱۶۰ أم عَجرد خزاعیه [1]

ابوعمر کا قول ہے: مثنی بن صباح کے پاس ان کی حدیث ہے، وہ بہت ضعیف راوی ہیں، بحوالہ عمرو بن شعیب، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ میں نے اُم عجرد خزاعیہ کو رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کچھ کام ہم جاہلیت میں کرتے تھے، کیا ہم انہیں اسلام میں کریں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: ''وہ کیا ہیں؟'' انہوں نے کہا: عقیقہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں بدلے میں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ [2] ام کرز کی حدیث کی طرح ہے۔

۱۲۱۶۱ أم عصمه العَوْصیه [1]

طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابومہدی، سعید بن سنان کے طریق سے بحوالہ ام عصمہ عوصیہ جو ابن قیس کی زوجہ ہیں نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو جو فرشتہ اس کے گناہوں کو شمار کرنے پر مقرر ہے وہ تین گھڑیاں رکا رہتا ہے اس دوران اگر وہ اپنے گناہ کی بخشش مانگ لے تو قیامت کے دن اس پہ کوئی گناہ نہیں ہوگا''۔ [2]

اسے حاکم نے مستدرک میں اس طریق سے نقل کیا، کہتے ہیں: اس کی اسناد صحیح ہیں۔

اسے ابن مندہ نے اس طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسی طرح فرمایا یعنی سعید بن سنان، فرماتے ہیں: دوسرے راویوں کا قول ہے: عن ام عصمہ۔

---

[1] ادس الغابة (۷۵۳۰) تجرید (۳۲/۲) [2] اس کا حوالہ ام عثمان خثیم کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

[1] اسد الغابة (۷۵۳۱) تجرید (۳۲۹/۲) [2] مسند احمد (۴۰۷/۶) جامع المسانید والسنن (۴۶۲/۱۶)

میں کہتا ہوں: وہ خطا ہے، عوصیہ بنوعوص بن عوف بن عذرہ کی طرف نسبت ہے۔

۱۲۱۶۲ أم عطاء [1]

زبیر بن عوام کی مولاۃ ہیں، ابوعمر کا قول ہے: انہیں شرف صحابیت اور روایت حاصل ہے۔

میں کہتا ہوں: رہی شرف صحابیت تو وہ انہیں حاصل ہے اور رہی روایت تو انہوں نے اپنے مولا زبیر سے روایت کی ہے، احمد [2] نے ابن اسحاق کے طریق سے بحوالہ عبداللہ بن عطا جو زبیر بن عوام کے مولیٰ ہیں، انہوں نے اپنی والدہ اور دادی ام عطاء کے حوالے سے روایت کی، فرماتی ہیں: گویا ہم زبیر بن عوام کو دیکھ رہے ہیں، جب وہ ہمارے پاس سفید خچر پر آئے اور کہنے لگے، اے ام عطاء! رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے روکا ہے، وہ کہنے لگیں: جو ہمیں ہدیہ بھیجا گیا ہے اس کا کیا کریں فرمایا: جو تمہیں ہدیہ میں بھیجا گیا ہے اسے استعمال کرو۔

۱۲۱۶۳ أم عطيه أنصاريه [3]

ان کا نام نسیبہ ہے۔ اپنے نام اور کنیت سے مشہور ہیں، بنت حارث ہیں، بعض کا قول ہے: بنت کعب، ابوعمر نے اس کا انکار کیا ہے، کیونکہ نسیبہ بنت کعب ام عمارہ ہیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

ام عطیہ نے نبی کریم ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ، محمد اور حفصہ جو سیرین کی اولاد ہیں، اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن عطیہ، عبدالملک بن عمیر اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

ان کی حدیث نبی ﷺ کے برتن دھونے کے بارے میں صحیح میں مشہور ہے۔ علمائے تابعین میں سے ایک جماعت اس حکم کو لیتے ہیں، ابوداؤد میں قتادہ کے طریق سے بحوالہ محمد بن سیرین روایت ہے کہ وہ غسل کرنے کا طریقہ پوچھا کرتے تھے، ام عطیہ سے، یہاں تک کہ میت کو غسل دینے کا طریقہ بھی ان سے پوچھتے، صحیحین میں ان کی ایک حدیث یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم عیدین کی نماز میں جوان اور باپردہ عورتوں کو نکالیں'' .....الحدیث۔

نبی کریم ﷺ نے بیعت کے وقت ہم سے عہد لیا کہ ہم نوحہ نہ کریں......الحدیث، اس کے بعض طرق سے اسناد کا ذکر ہے۔ حدیث۔ ہم طہر کے بعد مٹیالے اور زرد رنگ کو کچھ شمار نہ کریں۔ ایک حدیث یہ ہے: ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا اور ہم پر اس بارے میں سختی نہیں کی۔

ایک حدیث ہے: نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''کیا تمہارے پاس کوئی شے ہے؟'' انہوں نے کہا: نہیں، سوائے صدقہ کی بکری کے گوشت کے جو نسیبہ ہمارے پاس لائی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اپنے مقام پر پہنچ چکا۔''

صحیح مسلم میں ان سے مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں جہاد کیا، میں ان کے کجاووں کے ساتھ رہتی صحیح میں بھی اسی طرح بحوالہ حفصہ بنت سیرین مروی ہے کہ حضرت ام عطیہ بصرہ آئیں، اور قصر بنوخلف میں اتریں، ابوسعد کا قول ہے: ہمیں ابوعاصم نبیل نے بحوالہ ام شراحیل مولاۃ ابوعطیہ بتایا، فرماتی ہیں: علی بن ابوطالب ام عطیہ کے ہاں قیلولہ کیا کرتے

[1] اسد الغابة (٧٥٣٢)، تجريد (٣٢٩/٢) [2] مسند احمد (١٦٦/١) [3] تجريد (٣٢٩/٢)

تھے، میں ورس سے ان کی بغلیں چنتی تھی۔

۱۲۱۶۴ أم عطیہ انصاریہ ❶

خافضہ، ابن مندہ اور مستغفری نے پہلے والی سے الگ ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ پہلے والی ہیں۔ اور ولید بن صالح کے طریق سے بحوالہ عطیہ قیظی روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں: مدینہ میں ایک خاتون عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھیں، نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ''اچھی طرح ختنہ کرنا، بالکل نہ کاٹ دینا، کیونکہ اس سے چہرے کو خوشی اور خاوند کے ہاں مرتبہ ملتا ہے''۔ ❷

ابوموسیٰ کا قول ہے: اس سند کے بغیر یہ متن مروی ہے۔

۱۲۱۶۵ أم عفیف ❸

بعض کا قول ہے: ام غطیف بنت مسروح ہذلیہ، حمل بن مالک ہذلی کی زوجہ ہیں، ملیکہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۱۶۶ ام عفیف نہدیہ ❹

ابوعمر کا قول ہے، ابوعثمان نہدی نے البیعہ میں ان کی حدیث روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے طبرانی ❺ نے صلت بن دینار کے طریق سے بحوالہ ابوعثمان نہدی، انہوں نے ایک خاتون جنہیں ام عفیف کہا جاتا ہے، سے روایت کیا، فرماتی ہیں، جب خواتین نے بیعت کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، آپ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ محرم کے علاوہ مردوں سے بات چیت نہ کرنا اور ہمیں حکم دیا کہ نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھیں۔

۱۲۱۶۷ ام عفیف بنت میمونہ

ام المؤمنین، اُم حفید میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۱۶۸ ام عقیل ❻

ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ جو ضعیف راوی ہیں، حدیث روایت کی، بحوالہ ام عقیل، فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: ابوعقیل وفات پا گئے ہیں، اور اس اونٹ کو اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر گئے ہیں، اور یہ کمزور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام عقیل! عمرہ کرو۔ کیونکہ رمضان المبارک میں عمرہ حج کے برابر ہوتا ہے''۔ ❼

اسے ابن مندہ نے فضل بن دُکین کے طریق سے بحوالہ اسحاق روایت کیا ہے، ابونعیم کا قول ہے، صحیح یہ ہے کہ ام معقل ہیں، اسی طرح فرمایا: ابن اثیر ❽ نے اسے برقرار رکھا ہے، جبکہ اس میں تأمّل ہے، کیونکہ دونوں احادیث اور دونوں قصوں کا مخرج مختلف

---

❶ اسد الغابۃ (۷۵۳۳) تجرید (۳۲۹/۲) ❷ ابوداؤد (۵۲۷۱) جامع المسانید (٤٦٤/١٦)

❸ اسد الغابۃ (۷۵۳۶) تجرید (۳۲۹/۲) ❹ اسد الغابۃ (۷۵۳۷)

❺ المعجم الکبیر (٤١٠/٢٥) ❻ اسد الغابۃ (۷۵۳۸) تجرید (۳۲۹/۲)

❼ مسند احمد (٤٠٥/٦) سنن کبریٰ (٣٤٦/٤) معجم کبیر (٣٧٣/٢٥) جامع المسانید والسنن (٥٥٠/١٦)

❽ اسد الغابۃ (٤٧٤/٥)

ہے، اور فتویٰ عمرہ کرنے اور اونٹ کے ذکر کے بارے میں ہے۔

۱۲۱۶۹ ام عکاشہ بنت محصن

طبقات ابن سعد میں زینب بنت جحش کے سوانح کے آخر میں ان کا ذکر ہے۔

۱۲۱۷۰ ام علاء أنصاریہ[1]

ابو عمر کا قول ہے: بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، اہل مدینہ کے پاس ان کی حدیث ہے۔

میں کہتا ہوں: دوسرے راویوں نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں: بنت حارث بن ثابت بن حارثہ بن ثعلبہ بن جلاس بن امیہ بن خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج، بعض کا قول ہے: خارجہ بن زید بن ثابت کی والدہ ہیں، ان کی حدیث کے راوی شیخین ہیں۔ بروایت زہری رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ خارجہ بن زید بن ثابت بحوالہ ام انصاریہ، فرماتی ہیں: جب انصار الگ ہوئے تو حضرت عثمان بن مظعون نے گھر دینے میں تاخیر کی، پھر حضرت عثمان بن مظعون کی شہادت کے بارے میں حدیث نقل کی، اس میں ہے: انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے جاری چشمہ دیکھا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کا عمل ہے''۔ حدیث میں ان کا قول ہے: ابوسائب! میری گواہی تمہارے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت بخشی۔

ابراہیم بن سعد کی روایت میں بحوالہ زہری مروی ہے کہ ام علاء وہ انہی میں سے ایک خاتون ہیں، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، اسی طرح اسحاق بن یحییٰ کلبی کے نسخے میں بحوالہ زہری، ابن سکن سے مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: یزید بن ابوحبیب کے طریق سے بحوالہ ام خارجہ بن زید بن ثابت مروی ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون کی جب وفات ہوگئی تو ام حارثہ فرمانے لگیں: ابوسائب! خوشخبری ہو...... (الحدیث)

اسے احمد[2] اور طبرانی نے نقل کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ام علاء خارجہ مذکور کی والدہ ہیں۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ان کے مبہم ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ کوئی اور ہیں کیونکہ انسان اپنا ذکر تو چھوڑ دیتا ہے چہ جائیکہ اپنی والدہ۔

۱۲۱۷۱ أم علاء[1]

حکیم بن حزام انصاری کی پھوپھی ہیں، ابن سکن کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت کی، اہل شام سے ان کی حدیث نقل کی ہے، پھر انہوں نے اور ابن مندہ نے زبیدی کے طریق سے بحوالہ یونس بن سیف اسے نقل کیا ہے کہ حزام بن حکیم نے انہیں بتایا بحوالہ اپنی پھوپھی ام علاء کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کی وجہ سے ان کی عیادت کی اور انہیں دیکھا کہ بیماری کی شدت سے کانپ رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''صبر کرو، یہ مومن کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے''۔

ابن سکن کا قول ہے: مجھے اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔

---

[1] اسد الغابة (۷۵۳۹) تجرید (۳۲۹/۲) [2] مسند احمد (۴۳۶/۶)

[1] اسد الغابة (۷۵۴۰) تجرید (۳۲۹/۲)

۱۲۱۷۲ أم علاء

ابن سکن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: ان سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی، یہ ان سے پہلی والی نہیں، پھر ابوعوانہ کے طریق سے بحوالہ عبدالملک روایت کیا کہ ایک ام علاء نامی خاتون نے ان سے روایت کی، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں میری عیادت کی اور ان سے فرمایا: ''اے ام علاء! خوشخبری ہو، مسلمان کی بیماری سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے، جیسا کہ آگ لوہے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے''۔

میں کہتا ہوں: ابوداؤد [1] نے ابوعوانہ کی روایت سے اسی طرح نقل کیا ہے، دوسرے راویوں کے نزدیک یہ دونوں ایک ہیں، کیونکہ دونوں کی حدیث ایک ہے، اگرچہ ان کے مخرج میں اختلاف ہے، لیکن ابن سکن کے قول کو تقویت ملتی ہے کہ حزام بن حکیم کی پھوپھی نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ انصاریہ ہیں، حدیث کے سیاق میں ان کا ذکر آیا ہے۔ بحوالہ عبدالملک بن عمیر، انہوں نے ام علاء سے جو انہی میں سے ایک خاتون ہیں، اور عبدالملک لخمی، تو یہ لخمیہ ہوں گی، اور جو ان سے قبل گزری ہیں وہ انصاریہ ہیں، اس سے تعدد کو تقویت ملتی ہے۔

۱۲۱۷۳ ام علی بنت خالد [2]

بن تیم بن بیاضہ بن خُفاف بن سعید بن مرہ بن مالک بن اوس انصاریہ اوسیہ۔ ابن اثیر [3] نے بحوالہ ابن دباغ پہلے لکھی گئی کتابوں میں اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: اذان کا حکم ان کے گھر میں نازل ہوا، یہ ابن کلبی کا قول ہے، عدوی کا قول ہے: مجھے معلوم نہیں کہ اہل حجاز اسے جانتے ہوں۔

میں کہتا ہوں: ابن کلبی کے تذکرے میں اس کا ذکر انصار کے نسب کے آخر میں ہے۔ لیکن اس بات کی تصریح نہیں کہ انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۱۲۱۷۴ أم عمارہ [4]

نسیبہ بنت کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم، بنو مازن بن نجار انصاریہ نجاریہ سے ہیں۔ عبداللہ اور حبیب جو بنو زید بن عاصم سے ہیں، ان کی والدہ ہیں، ابوعمر کا قول ہے: بیعت عقبہ میں شریک ہوئیں [5] اور اپنے شوہر اور ان سے اپنی اولاد کے ساتھ اُحد میں شریک تھیں۔ [6] ابن اسحاق کا قول ہے، بیعت رضوان میں شریک تھیں، پھر یمامہ میں مسیلمہ کے ساتھ لڑائی میں شریک تھیں، اس دِن انہیں بارہ (۱۲) زخم آئے، ان کا ہاتھ کٹ گیا اور ان کا بیٹا حبیب شہید ہوا۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کیں، ان سے ان کے بیٹے عباد بن تمیم بن زید اور حارث بن عبداللہ بن کعب، عکرمہ، لیلیٰ ان کی مولاۃ نے روایت کی۔

---

[1] ابوداؤد (۳۰۸۹) [2] اسد الغابة (۷۵٤۱) تجريد (۳۳۰/۲) [3] اسد الغابة (٤٧٥/٥)

[4] اسد الغابة (۷۵٤۳) تجريد (۳۳۰/۲) [5] السيرة النبوية (۸۳/۲)

[6] السيرة النبوية (٦٦/۳)

ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے شعبہ کے طریق سے بحوالہ حبیب بن زید، انہوں نے اپنی مولاۃ لیلیٰ سے، انہوں نے اپنی دادی ام عمارہ بنت کعب سے ان کی حدیث روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھاؤ''۔ وہ کہنے لگیں: میں روزے سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کے سامنے جب کھایا جاتا ہے، فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں''۔ [1]

ابوداؤد نے شعبہ کے طریق سے بحوالہ حبیب انصاری روایت کیا کہ میں نے عباد بن تمیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے میری پھوپھی نے اور وہ ام عمارہ ہیں، روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں ایک مُد کا دوتہائی پانی تھا...... (الحدیث)

ابن مندہ نے ایک سند سے جس میں واقدی بھی ہیں اسے وہ حارث بن عبداللہ بن کعب تک لے گئے ہیں، بحوالہ ام عمارہ بنت کعب روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے، اپنے اونٹ کو نیزہ سے نحر کر رہے تھے..... (الحدیث)

ابن سعد [2] کا قول ہے: عبداللہ بن کعب کی بہن ہیں، وہ اور ابولیلیٰ بن کعب کی بہن ہیں، جن کا نام عبدالرحمٰن ہے، ان کی بہن بدر میں شریک تھیں، وہ زیادہ رونے والوں میں سے ایک تھے۔ فرماتے ہیں: زید بن عاصم کے بعد غزیہ بن عمرو نے ان سے نکاح کیا۔ جس سے تمیم اور خولہ کی ولادت ہوئی، وہ عقبہ میں حاضر تھیں اور اس رات بیعت کی، پھر اُحد، حدیبیہ، خیبر، قفیہ، فتح حسنین، یمامہ میں حاضر ہوئیں۔

واقدی نے ابن ابوصعصعہ کے طریق سے مسنداً روایت کیا ہے، ام عمارہ فرماتی ہیں: لیلہ عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر لوگ بیعت کر رہے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، جب میں اور ام سبیع باقی رہ گئے تو میرے شوہر غزیہ بن عمرو نے پکارا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دونوں عورتیں ہمارے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے آئی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بات پر میں نے تم سے بیعت لی ہے، میں نے ان سے اسی پر بیعت لے لی ہے، میں عورتوں سے بیعت نہیں کرتا''۔

اس میں فرمایا: ام سعید بنت سعد بن ربیع فرماتی ہیں، میں ان کے پاس آئی، میں نے کہا: مجھے اُحد کے دِن کا اپنا واقعہ بتائیں۔ انہوں نے کہا: دِن چڑھا تو میں نکلی اور میرے پاس مشکیزے میں پانی تھا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں تھے، مسلمانوں کا پلڑہ بھاری تھا، جب مسلمانوں کو شکست ہونے لگی، تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھی اور لڑنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنوں کو تلوار کے ساتھ دور کرنے لگی، کمان سے تیر چلانے لگی، یہاں تک کہ مجھے کئی زخم آئے۔ فرماتی ہیں: میں نے ان کے کندھے پر گہرا گھاؤ دیکھا۔ پھر ابن قمیئہ کا قصہ ذکر کیا۔ دوسری سند سے جو عمارہ بن غزیہ تک پہنچتی ہے ذکر کیا کہ انہوں نے اس دِن مشرکین کا ایک شہسوار قتل کیا، دوسرے طریق سے بحوالہ عمر مروی ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں اُحد کے دِن جب بھی دائیں بائیں متوجہ ہوتا، انہیں اپنے سامنے لڑتے ہوئے دیکھتا''۔

---

[1] مسند احمد (٤٣٩/٦) طبقات کبریٰ (٣٠٤٨) [2] طبقات الکبریٰ (٣٠١/٨)

۱۲۱۷۵ أم عماره انصاریه ✿

ابن مندہ نے پہلی والی خاتون سے علیحدہ ان کا ذکر کیا ہے، سلیمان بن کثیر کے طریق سے بحوالہ ام عمارہ انصاریہ نقل کیا ہے کہ وہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس آئیں، اور کہنے لگیں: میں دیکھتی ہوں کہ ہر چیز میں مردوں کا ذکر ہے، عورتوں کا کسی حکم میں ذکر نہیں، اس پر یہ آیت ﴿بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں﴾۔ ✿

میں کہتا ہوں: یہ حدیث ابوعمر نے اس سے پہلے والے حالات میں ذکر کی ہے، فرماتے ہیں: عکرمہ نے روایت کیا.... پھر اسے ذکر کیا۔ پھر فرماتے ہیں: بعض کا خیال ہے کہ ام عمارہ وہی ہیں جن سے عکرمہ نے روایت کی، یہ پہلی نہیں، جبکہ میرے نزدیک یہ پہلی ہیں۔

صاحب اطراف نے اس کی پیروی کی ہے اور پہلے والی صحابیہ کے سوانح میں ترمذی ✿ سے مروی اس طریق اور اس سند کی حدیث نقل کی، فرماتے ہیں: حسن غریب، ہم اس حدیث کو اس طریق سے جانتے ہیں، اسی طرح فرمایا: حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں اس کا مفہوم مروی ہے، اسے نسائی نے محمد بن عمرو کے طریق سے بحوالہ ام سلمہ نقل کیا ہے۔ اس کے کئی طرق اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں۔ سلیمان بن کثیر نے اپنی مسند میں اس کی مخالفت کی ہے۔ بروایت ابوعوانہ بحوالہ حصین، فرماتے ہیں، اس میں ہے: بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انصار کی ایک خاتون نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس آئیں، ہاں! سلیمان بن جریر نے بحوالہ حصین متابعت کی ہے۔

اسے ابن مردویہ اور ہشیم نے بحوالہ حصین نقل کیا ہے، ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے، گویا ابوعوانہ کی روایت شاذ ہے۔ گویا انہوں نے حسب عادت ایسا کیا ہے۔ کیونکہ عکرمہ، ابن عباس سے بہت زیادہ روایت کرتے ہیں، اسے قابوس بن ابوظبیان نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے کہا..... پھر اسی طرح روایت کیا۔

۱۲۱۷۶ ام عمر انصاریه ✿

عمر بن خلدہ کی والدہ ہیں۔ ابن ابوعاصم ✿ نے موسیٰ بن عبیدہ کے طریق سے بحوالہ سندر بن جہیم، انہوں نے عمر بن خلدہ سے، انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ منیٰ میں اعلان کر رہے تھے کہ یہ کھانے، پینے اور عیش کے دِن ہیں۔

۱۲۱۷۷ ام عمرو بنت سفیان بن عبد اسد مخزومیه

ابن سعد ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ بنت عبدعزیٰ بن ابوقیس ہیں جو بنوعامر بن لوی سے ہیں۔ حویطب بن عبدعزیٰ ان کے ماموں ہیں، ہشام بن کلبی نے کتاب مثالب میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: وہ حجۃ الوداع کی رات نکلیں اور قافلے کے اترنے کی جگہ گئیں، اور ان کا ڈول لے لیا، لوگوں نے انہیں پکڑ کر باندھ دیا، پھر نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس انہیں

✿ اسد الغابة (۷۵٤۲) تجرید (۲/۳۳۰) ✿ سورة احزاب (۳۵)

✿ ترمذی کتاب تفسیر القرآن (۳۲۱۱) ✿ اسد الغابة (۷۵٤٤) تجرید (۲/۳۳۰)

✿ الأحاد والمثانی (٦/۳۳۷٦) ✿ الطبقات (۸/۱۵۳)

لائے، پھران کے ہاتھ کاٹنے کا قصہ ذکر کیا۔ اس کے آخر میں فرمایا: عبداللہ بن سفیان کی بہن ہیں، اور یہ شعر پڑھا: ''ابن سلمی جعدہ کے بیٹے کی بیٹی، قافلوں کے تھیلے چرانے والی، وہ رات بھر اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے کپڑے جمع کرنے لگی یہاں تک کہ اس کی حالت یوں ہوگئی کہ اس کے پورے نہ رہے (ہاتھ کٹ گئے)''۔

۱۲۱۷۸ ام عمرو بنت سلامہ بن وقش ✿

بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاریہ اشہلیہ۔ ابن سعد ✿ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ سلمٰی بنت سلمہ بن خالد ہیں، جو سلمہ بن سلامہ بن وقش کی بہن ہیں، عقبہ اور بدر میں حاضر تھیں۔ محمد بن سلمہ سے ان کا نکاح ہوا، جس سے اولاد ہوئی۔

۱۲۱۷۹ ام عمرو بنت عمرو بن حدیدہ ✿

بن عمرو بن سوار بن غنم، ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ان سے قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے نکاح کیا، سلیمان بن عمرو بن حدیدہ کی سگی بہن ہیں۔

۱۲۱۸۰ ام عمرو بنت عمرو ✿

بن حرام انصاریہ خزرجیہ۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے ابوالیسر بن کعب نے نکاح کیا۔

۱۲۱۸۱ ام عمرو بنت محمود ✿

بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاریہ، ان کے والد اور چچا محمد بن مسلمہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن سعد ✿ کا قول ہے، فرماتے ہیں: ان کی والدہ امامہ بنت بشر بن وقش ہیں، فرماتے ہیں: ان سے عبداللہ بن محمد بن مسلمہ نے نکاح کیا، اس سے حمید اور عمر کی ولادت ہوئی، اس کے بعد زید بن سعد بن زید بن مالک سے نکاح ہوا۔

۱۲۱۸۲ أم عمرو بنت مقرّم

بن عبدالمطلب ہاشمیہ، ان کی والدہ فلانہ بنت عمرو بن جعونہ ہیں، ان سے مسعود بن معتب ثقفی نے نکاح کیا، ان سے عبداللہ بن مسعود کی ولادت ہوئی، اس کے بعد ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب نے ان سے نکاح کیا، جس سے عاتکہ کی ولادت ہوئی، یہ ابن سعد سے مروی ہے۔

✿ اسد الغابة (۷۵٤۷) تجرید (۳۳۰/۲) ✿ طبقات الکبریٰ (۲۳۵/۸) ✿ تجرید (۳۳۰/۲)
✿ طبقات الکبریٰ (۲۸۸/۸) ✿ تجرید (۳۳۰/۲) ✿ طبقات الکبریٰ (۲۹۹/۸)
✿ اسد الغابة (۷۵٤۹) (۳۸۷/٦) ✿ طبقات الکبریٰ (۲٤۳/۸)

۱۲۱۸۳ أم عمرو ❶

حریث بن عمرو بن عثمان مخزومی کی زوجہ ہیں، یحییٰ بن یمان کے طریق سے بحوالہ عمرو بن حریث ان کی حدیث منقول ہے۔ فرماتے ہیں: مجھے میری والدہ نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئیں، آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے رزق کی دُعا کی۔ ❷

۱۲۱۸۴ ام عمرو بنت سلیم ❸

زرقی، یزید بن ہادی نے ان کی حدیث بحوالہ والدہ عمرو بن سلیم زرقی روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پکارتے ہوئے سنا کہ یہ کھانے، پینے اور عیش کے دِن ہیں۔ ❹

۱۲۱۸۵ ام عمیس بنت مسلمہ انصاریہ ❺

محمد بن سلمہ کی بہن اور ام عمرو کی پھوپھی ہیں، جن کا ذکر اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ رافع بن خدیج کی زوجہ ہیں۔ بعض کا قول ہے یہ آیت ﴿وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ ❻ ان کے بارے میں نازل ہوئی۔ ابن حبیب نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ام عمیس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، مجھے معلوم نہیں کہ لفظی غلطی کی وجہ سے یہ ایک ہیں یا دو۔

۱۲۱۸۶ ام عیاش (خادم النبی ﷺ) ❼

بعض کا قول ہے: نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی کی باندی ہیں۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالکریم بن روح بن عنبسہ بن سعید بن ابوعیاش کے طریق سے بحوالہ ام عیاش روایت کیا ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی رقیہ کی باندی تھیں، فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر وضو کراتی تھی، اور آپ ﷺ بیٹھے ہوتے۔ ❽

ابن مندہ کی کتاب معرفہ میں ہمیں یہ حدیث عالی سند سے ملی ہے، فرماتے ہیں اور اپنی سند سے بیان کیا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو مونچھیں کم کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اسی سند سے ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی خضاب لگاتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔ ابونعیم نے اس اسناد سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے آسمان کی وحی سے نکاح کیا''۔

ابوعمر کا قول ہے: یہ سند منقطع ہے، عبدالکریم بن روح ضعیف راوی ہے۔

میں کہتا ہوں: ابن ابوعاصم ❾ نے ان کی ایک اور حدیث روایت کی اور ابونعیم نے اپنے طریق سے نقل کی ہے، فرماتے

---

❶ اسد الغابة (۷۵۴۵) تجرید (۳۳۰/۲)

❷ مسند ابویعلیٰ (۱۴۵۶/۳) الآحاد والمثانی (۷۱۷/۲) مجمع الزوائد (۴۰۵/۹)

❸ اسد الغابة (۷۵۴۸) تجرید (۳۳۰/۲) ❹ جامع المسانید والسنن (۴۸۶/۱۶) اسد الغابة (۴۷۷/۵)

❺ اسد الغابة (۷۵۴۹) تجرید (۳۳۰/۲) ❻ سورة النساء الآية (۱۲۸) ❼ اسد الغابة (۷۵۵۱) تجرید (۳۳۱/۲)

❽ ابن ماجه (۳۹۲) المعجم الكبير (۲۳۴/۲۵) ❾ الآحاد والمثانی (۳۴۷۲/۶)

ہیں: ہم سے بُد بہ نے بحوالہ ام عیاش روایت کیا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں، انہیں اپنی بیٹی کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، فرماتی ہیں: میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے صبح کے وقت دودھ بلوتی تھی، جسے وہ شام کے وقت پی لیتے تھے، اور شام کے وقت نبیذ بناتی تھی جسے وہ صبح کے وقت پی لیتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے ایک دِن پوچھا: ''کیا تم اس میں کوئی چیز ملاتی ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: ''دوبارہ ایسا نہ کرنا''۔

۱۲۱۸۷ ام عیسٰی بنت جزار[1]

انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے اور عبدالرحمٰن بن جبلہ کے طریق سے بحوالہ ام فروہ بنت مزاحم عصریہ، وہ اپنی والدہ ام عیسٰی بنت جزار، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں، یہ ابن ماکولا[2] کا قول ہے۔

فصل

صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کتابیں لکھنے والے لوگوں نے کنیتوں میں ایک جماعت کا ذکر کیا ہے، اور اس بات کا ارادہ نہیں کیا کہ اس خاتون کے لیے یہ کنیت وضع کی گئی ہے۔ جب ان سے حدیث مروی ہو یا کسی اور حدیث میں یہ ذکر ہو کہ ان کا ایک بیٹا ہے جس کا فلاں نام ہے تو وہ ان کا ذکر ام فلاں سے کرتے ہیں، چاہیے تو یہ کہ ام فلاں کے بجائے فلاں کی والدہ لکھیں، سوائے اس کے کہ ان کی کنیت ہی وہی ہو۔ میں نے کنیتوں کے ساتھ ان کے ناموں کا بھی ذکر کر دیا ہے، لیکن ہر ایک کے سوانح میں اس پر تنبیہ کر دی ہے، جس سے وضاحت کی کہ ان کا نام ہے، میں نے اس میں تنبیہ کر دی ہے۔ جس کے بارے میں مذکور ہے کہ اس کی کنیت اس کے ساتھ خاص ہے، تو میں نے قسم غلط میں اس کا ذکر کر دیا ہے۔ واللہ المستعان!

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث دونوں خالی ہیں۔

القسم الرابع

۱۲۱۸۳ ام عبداللہ[*]

بنت عامر بن ربیعہ، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، یہ ام عبداللہ بنت ابوخیثمہ ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، انہیں استدراک میں ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۱۲۱۸۹ ام عبداللہ بنت عمر[*]

بن خطاب، ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی کنیت ام عبداللہ نہیں، اگرچہ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ ہے، وہ اپنے نام اور نسب سے مشہور ہیں، وہ زینب بنت مظعون جمحیہ ہیں، عثمان اور قدامہ کی بہن ہیں جو مظعون کے بیٹے ہیں، اسماء میں صحیح گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷۵۵۲) تجرید (۲/۳۳۱) [2] الإکمال (۲/۱۸۰)

[*] اسد الغابۃ (۷۵۱۱) تجرید (۲/۳۲۷) [*] اسد الغابۃ (۷۵۱۲) تجرید (۲/۳۲۷)

حرفِ غین معجمہ

القسم الاوّل

۱۲۱۹۰ ام غادیہ

ابوغادیہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے، ابن مندہ اور خطیب نے مؤتلف میں تمام بن بزیع کے طریق سے بحوالہ ام غادیہ روایت کیا، فرماتی ہیں: میں اپنے قبیلے کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس گئی، جب میں واپس آنے لگی تو میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے وصیت کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بری باتوں سے بچو''۔ [1]

۱۲۱۹۱ ام غطیف ھذلیہ [2] حرف عین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الثانی خالی ہے۔

القسم الثالث

۱۲۱۹۲ ام غیلان دوسیہ

جاہلیت میں ان کا ذکر ہے، انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا، اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ ابن کلبی، واقدی، اور زبیر بن بکار نے ان کا قصہ ذکر کیا ہے، قبیلہ دوس، مطیر کے حلیف تھے، ہشام بن مغیرہ جو حلیف تھا، انہوں نے ابواز یہر دوسی کو قتل کر دیا، وہ ابوسفیان بن حرب کا حلیف تھا۔ دونوں فریقوں کے درمیان فساد پھیل گیا۔ انہوں نے ابواز یہر دوسی کے خون کا بدلہ لینا چاہا، تو ابوسفیان نے انہیں منع کیا، تاکہ مسلمان خوش نہ ہوں۔ یہ ہجرت کے بعد کی بات ہے۔ جب اسلام آیا تو ابواز یہر کا خون باطل ہوگیا۔ اس پر اتفاق ہے کہ قریش کے لوگ دوس کی سرزمین کی طرف نکلے، انہیں دوس کے لوگوں نے دیکھا، انہوں نے ابواز یہر کے بدلے انہیں قتل کرنے کا ارادہ کیا، انہیں قبیلہ دوس کی ایک عورت نے جو عورتوں کا بناؤ سنگھار کرتی تھی، پناہ دی۔ اسے ام غیلان کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ اس کی پناہ میں چلے گئے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: میرا آپ پر احسان ہے، میں نے آپ کے بھائی کو پناہ دی یعنی ضرار بن خطاب فہری کو۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں انہوں نے پناہ دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میرے حقیقی بھائی نہیں بلکہ اسلامی بھائی ہیں، پھر ان کی عزت کی۔

ابوعبیدہ نے یہ قصہ ذکر کیا ہے، لیکن فرمایا: ام جمیل ہیں۔

القسم الرابع خالی ہے۔

---

[1] جامع المسانید والسنن (۴۹۳/۱۶) اسد الغابۃ (۴۷۹/۳) [2] اسد الغابۃ (۷۵۵۴) تجرید (۳۳۱/۲)

حرف فاء مہملہ

القسم الاوّل

۱۲۱۹۳ ام فروہ بنت ابوقحافہ تیمیہ [1]

ابوبکر صدیق کی بہن ہیں، دارقطنی نے کتاب اخوۃ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: ان سے ان کے بھائی اشعث بن قیس نے نکاح کیا، اسی طرح ابن سکن نے ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اس سے ان کے ہاں محمد، اسحاق، وغیرہ پیدا ہوئے ہوئے۔

میں کہتا ہوں: تاریخ کی کتابوں میں ان کے نکاح کا قصہ مشہور ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ [2] کا قول ہے: ان کی والدہ ہند بنت نفیل بن بجیر بن عبد بن قصی ہیں، فتح مکہ کے واقعے میں ان کا ذکر ہے، جب ان کا ہار گم ہوگیا تھا، ان سے ان کے بھائی نے ان سے فرمایا: آج امانت لوگوں میں کم ہوگئی ہے۔

ابن اسحاق نے اس کا ذکر کیا ہے، لیکن ان کا نام نہیں لیا، میرا خیال ہے یہ ام فروہ کے علاوہ ہیں، کیونکہ وہ اس قصے کے وقت کم عمر تھیں، اور اشعث سے ان کا نکاح فتح کے تین یا چار برس بعد ہوا۔

قریبہ بنت ابوقحافہ کا ذکر گزر چکا ہے۔

بعض کا قول ہے: یہ وہی ہیں جنہوں نے اوّل وقت میں نماز کی فضیلت کے بارے میں حدیث روایت کی۔ [2] یہ ابن سکن کا ظاہر فعل ہے، ابن عبدالبر نے اسی کو ترجیح دی ہے، اس میں تردد ہے، راجح یہ ہے کہ یہ اس کے علاوہ ہیں۔ ابن مندہ نے اس کا یقین کیا ہے کہ بنت ابوقحافہ کا ذکر ہے لیکن حدیث مروی نہیں، حدیث صلاۃ کی روایت کرنے والی انصاریہ ہیں۔ حدیث کا مدار قاسم بن غنام پر ہے، یہ ان کی دادی یا پھوپھی ہیں، یا ان کی والدہ ہیں، یا ان کے گھر والوں میں سے ہیں۔ اس بارے میں ان سے مروی حدیث میں راویوں کے اختلاف سے معلوم ہوا کہ کسی طرح بھی یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہن نہیں، یہ ابن اثیر [3] کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: بخاری میں ابوعمر نے اخت ابوبکر کا ذکر کیا ہے، جب انہوں نے چیخ و پکار کی، کتاب حدود میں اسی طرح تعلیقاً ان کا ذکر کیا ہے۔ اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں سعید بن مسیب کے طریق سے موصولاً ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو لوگ روئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہشام بن ولید سے فرمایا: کھڑے ہو اور عورتوں کو باہر نکالو..... (الحدیث) اس میں ہے: تو وہ ایک ایک کر کے خواتین کو باہر بھیجنے لگے، یہاں تک کہ ام فروہ باہر نکلیں، باقی طرق ہشام بن

---

[1] اسد الغابۃ (۷۵۵۷) تجرید (۳۳۱/۲) [2] طبقات کبریٰ (۱۸۱/۸)

[2] مسند احمد (۳۷۵/٤) سنن دارقطنی (۲٤۸/۱) مستدرک حاکم (۱۹۰/۱)

[3] اسد الغابۃ (٤۸۱/۵)

ولید کے سوانح میں گزر چکے ہیں۔

۱۲۱۹۴ ام فروہ أنصاریہ [1]

قاسم بن غنام کی پھوپھی ہیں، ابن سعد [2] کا قول ہے: ابوداؤد، ترمذی نے عبداللہ عمری مکبر ضعیف کے طریق سے بحوالہ ام فروہ روایت کیا، یہ روایت ابوداؤد کی ہے، ان کی ایک اور روایت ان کی پھوپھی سے مروی ہے، جنہیں ام فروہ کہا جاتا ہے۔ ترمذی کی روایت میں بحوالہ ان کی پھوپھی ام فروہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، ترمذی کا قول ہے: حدیث عمریٰ کے علاوہ ان سے حدیث مروی نہیں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔

مسند احمد [3] میں بحوالہ ام فروہ مروی ہے، فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اول وقت نماز پڑھنا''۔ اسے ابن سکن نے عبیداللہ بن عمیر ثقہ کے طریق سے بحوالہ ام فروہ روایت کیا ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا.... پھر ان کا ذکر کیا۔

ابن سکن کا قول ہے: ان دونوں سے اسناد میں اختلاف ہے۔ یہ ترمذی کے اطلاق پر ردّ ہے۔ دارقطنی، حاکم نے عبیداللہ مصغر کے اسی سے نقل کیا ہے۔ قاسم کے بارے میں فرماتے ہیں: ان کی دادی دنیا کے حوالے سے انہوں نے اپنی دادی ام فروہ سے روایت کیا ہے۔ ابن سکن کا کلام عمرین کے الگ ذکر کرنے میں قاسم کے حوالے سے وہم میں ڈالتا ہے۔ ابن ابوفدیک کی روایت سے بحوالہ قاسم اس پر ردّ ہوتا ہے، لیکن فرمایا: بحوالہ بیعت کرنے والیوں میں سے ایک خاتون، اور ان کا نام نہیں لیا، اسے طبرانی [4] نے نقل کیا ہے۔

۱۲۱۹۵ ام فزار [5]

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تجرید میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: زید بن حارثہ نے جذام کے لوگوں کو گرفتار کیا تو ان میں یہ بھی تھیں۔

۱۲۱۹۶ ام فضل [6]

عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ ہیں، ان کا نام لبابہ بنت حارث ہلالیہ ہے، یہ لبابہ کبریٰ ہیں، ان کی بہن لبابہ صغریٰ میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ایک قول کے مطابق ہجرت سے قبل اسلام لائیں، بعض نے کہا: اس کے بعد اسلام لائیں۔ ابن سعد [7] کا قول ہے: ام فضل پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد اسلام لائیں، اور نبی کریم ﷺ سے روایت کی، ان سے ان کے بیٹے عبداللہ، تمام اور عمیر بن حارث، ان کے مولیٰ، ان کے بیٹے کے مولیٰ کریب نے اور حضرت عبداللہ بن عباس نے اور عبداللہ بن حارث بن نوفل اور دوسرے لوگوں نے روایت کی۔

---

[1] اسد الغابۃ (۷۵۵۶) تجرید (۳۳۱/۲) [2] طبقات کبریٰ (۲۲۲/۸)

[3] مسند احمد (۳۷۴/۶) [4] المعجم الکبیر (۲۱۱/۲۵) [5] تجرید (۳۳۱/۲)

[6] اسد الغابۃ (۷۵۵۸) تجرید (۳۳۱/۲) [7] طبقات کبریٰ (۲۰۲/۸)

زبیر بن بکار وغیرہ نے ابراہیم بن عقبہ کے طریق سے بحوالہ ابن عباس، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی: ''چار بہنیں ایمان لانے والی ہیں، ام فضل، میمونہ، اسماء اور سلمیٰ''۔

حضرت میمونہ ام المؤمنین اور ام فضل کی سگی بہن ہیں۔ رہیں اسماء اور سلمیٰ تو وہ ان کی باپ شریک بہنیں اور عُمیس خثعمیہ کی بیٹیاں ہیں۔

اسے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے بحوالہ کریب ذکر کیا ہے۔ میمونہ اور ام فضل اور ان کی بہنیں بکر، عزہ، اسماء، سلمیٰ کا ذکر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مومن بہنیں ہیں''۔

ابن سعد نے جید سند سے بحوالہ سماک بن حرب نقل کیا ہے کہ ام فضل نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو میرے گھر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فاطمہ کے ہاں لڑکا ہوگا تم اسے قثم کے دودھ کے ساتھ دودھ پلاؤ گی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسین پیدا ہوئے، میں نے انہیں اٹھالیا، ایک دفعہ آپ انہیں چوم رہے تھے کہ انہوں نے پیشاب کر دیا۔ میں نے چٹکی لگائی تو رو پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بیٹے کی وجہ سے تم نے مجھے تکلیف دی۔ پھر پانی منگوایا اور اچھی طرح بہا دیا۔

قابوس بن مخارق کے طریق سے اسی طرح مروی ہے، اس میں ہے: انہوں نے دودھ پلایا یہاں تک کہ وہ چلنے پھرنے لگا، وہ انہیں لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک بٹھا دیا، انہوں نے پیشاب کر دیا تو انہوں نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مارا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے میرے بیٹے کے بارے میں مجھے تکلیف میں ڈالا، اللہ تم پر رحم کرے....''۔ (الحدیث)

ام فضل کے بارے میں کہا جاتا تھا، حرشیہ بوڑھی، معزز دامادوں والی ہے۔ حضرت میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ، عباس نے ان کی سگی بہن لبابہ سے نکاح کیا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ان کی بہن سلمیٰ سے نکاح کیا، جعفر بن ابوطالب نے ان کی سگی بہن اسماء سے نکاح کیا، پھر ان سے بعد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا۔ ابوعمر کا قول ہے: نیک بخت خواتین میں سے تھیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے۔ صحیح میں ہے کہ عرفہ کے دن لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک میں تھے، ام فضل نے ایک پیالہ دودھ کا بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موقف میں اسے پیا، تو لوگوں نے ان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے نہیں۔

ابن حبان کا قول ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اپنے شوہر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پہلے وفات پا گئیں۔

۱۲۱۹۷ ام فضل بنت حمزہ ✿

بن عبدالمطلب بن ہاشم، ابوعمر کا قول ہے: ان سے عبداللہ بن شداد نے روایت کی کہ وہ فرماتی ہیں: ہمارا مولیٰ فوت ہوگیا،

✿ اسد الغابۃ (۷۵۵۹) تجرید (۳۳۱/۲)

اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی۔ وہ دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں۔ آپ ﷺ نے نصف بیٹی کو اور نصف بہن کو دیا، اسی طرح ایک قول ہے۔

ابن مندہ نے دو طریق سے حدیث نقل کی ہے۔ بحوالہ حارثہ بن یزید جعفی جو ضعیف راوی ہیں، بحوالہ ام فضل بنت حمزہ، فرماتی ہیں: ان کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا، اس نے ایک بیٹی کو چھوڑا، نبی کریم ﷺ نے اس کی میراث ام فضل اور اس کی بیٹی کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی۔

(۱۲۱۹۸) ام فضل بنت عباس [1]

بن عبدالمطلب ہاشمیہ، مستغفری نے بحوالہ بخاری ذکر کیا ہے کہ انہوں نے بنو ہاشم کی خواتین میں سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے جائز قرار دیا ہے کہ وہ ام فضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث دونوں خالی ہیں۔

القسم الرابع

(۱۲۱۹۹) ام فروہ [2]

نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا، مستغفری نے اس کا ذکر کیا ہے اور اسحاق بن ابو اسرائیل کے طریق سے بحوالہ ام فروہ روایت کیا ہے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ فرماتی ہیں: مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم بستر پر آؤ تو یہ پڑھو ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ [3] یہ شرک سے براءت ہے''۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے: فروہ، بعض نے کہا: ابوفروہ، کسی نے کہا: نوفل، یہ قول یعنی ام فروہ، یہ سب سے غریب قول ہے۔

میں کہتا ہوں: بلکہ وہ محض غلط ہے، وہ ابوفروہ ہیں۔ گویا بعض راویوں نے جب دیکھا بحوالہ ابوفروہ نبی کریم ﷺ کے رضائی والد تو انہوں نے اسے غلط سمجھا۔ صحیح یہ ہے کہ ام فروہ ہیں، انہوں نے اپنے گمان کے مطابق اسے روایت کیا ہے تو انہوں نے خطا کر دی۔ ظئر کا لفظ دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اس کے شوہر پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسے اصحاب سنن ثلثہ نے کئی طریق سے بحوالہ فروہ بن نوفل انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان میں سے بعض کا قول ہے: بحوالہ ان کے والد، بعض نے کہا: بحوالہ ابواسحاق، انہوں نے ابوفروہ سے روایت کیا ہے، صحیح یہ ہے: بحوالہ فروہ، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابوداؤد، نسائی نے زہیر بن معاویہ کی روایت سے ترمذی، نسائی نے بھی اسرائیل کی روایت سے اسے نقل کیا ہے، دونوں نے بحوالہ ابواسحاق حرفوں میں نقل کیا ہے، اس میں ابواسحاق پر اختلاف ہے، یہی قول قابل اعتماد ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۷۵٦۰) تجرید (۳۳۱/۲)

[2] اسد الغابة (۷۵۵۵) تجرید (۳۳۱/۲)

[3] سورة الکافرون الآیة (۱)

حرف القاف

القسم الاوّل

۱۲۲۰۰ ام قاسم بنت ذی الجناحین

جعفر بن ابوطالب ہاشمیہ، بغوی نے اپنی مسند سے جسے وہ ام نعمان بنت مجمع بن یزید انصاریہ تک لے گئے ہیں، ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتی ہیں: مجھے مجمع بن یزید نے بتایا، فرماتے ہیں: جب ام قاسم بنت ذی الجناحین حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ بیوہ ہوئیں، تو انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور قاسم بن محمد اور یزید کے بیٹوں عبدالرحمٰن اور مجمع قریش کے دو مردوں اور انصار کے دو مردوں کو بلایا، اور انہیں کہنے لگیں: میں بیوہ ہوگئی ہوں، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، مجھے وارثوں سے خدشہ ہے کہ وہ میرا نکاح اس شخص سے کر دیں جسے میں پسند نہیں کرتی، میں تم لوگوں کو گواہ بناتی ہوں کہ جس سے میرا نکاح میری اجازت کے بغیر کر دیا، میں اس پر حرام ہوں اور میں اس کی بیوی نہیں۔

تو ان سے عبدالرحمٰن اور مجمع نے ان سے کہا: اگر انہوں نے ایسا کیا تو تمہارے لیے جائز نہیں، حالانکہ خنساء بنت خدام کا نکاح ان کے والد نے ان کی مرضی کے خلاف کر دیا تھا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد کا کیا ہوا نکاح ردّ کر دیا، وہ ثیبہ تھیں، جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔

میں کہتا ہوں: معجم بغوی میں مجمع بن یزید کے سوانح میں، میں نے اسی طرح لکھا پایا اور حمزہ کا نسب بیان نہیں کیا، مجھے خدشہ ہے کہ فاطمہ بنت قاسم بن محمد بن جعفر کی کنیت ام قاسم ہے، اس روایت میں وہ اپنے جداعلیٰ جعفر بن ابوطالب کی طرف منسوب ہیں، یہ خیال اس لیے مستند ہے کہ زبیر بن بکار قریش کے نسب جاننے میں سب سے مقدم ہیں۔ انہوں نے جعفر بن ابوطالب کی اولاد میں بیٹی کا ذکر نہیں کیا، جسے ام قاسم کہا جاتا ہو، انہوں نے عبداللہ بن جعفر کی اولاد میں فاطمہ بنت قاسم بن محمد بن جعفر کا ذکر کیا، وہ حمزہ بن عبداللہ بن جعفر کی زوجہ تھیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان ام کلثوم کو اپنے بیٹے یزید کے لیے نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے اپنا معاملہ حسین بن علی کے سپرد کر دیا، انہوں نے ان کے چچازاد قاسم بن محمد بن جعفر سے ان کا نکاح کر دیا، جس سے فاطمہ کی ولادت ہوئی، ان سے حمزہ بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد کی خلافت میں ان سے نکاح کیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان فاطمہ کی حمزہ بن عبداللہ اور باقی اولاد سے نسل چلی۔ میں نے اسے احتمال کی وجہ سے لکھ دیا ہے۔ واللہ اعلم!

۱۲۲۰۱ ام قرہ [1]

دعموص کی زوجہ ہیں، ابن مندہ کا قول ہے ان کا ذکر ہے۔ [2] ان کی حدیث گزر چکی ہے۔

[1] اسد الغابة (٧٥٦٢) تجريد (٢٣٢/٢) [2] اسد الغابة (٤٨٢/٥)

۱۲۲۰۲ ام قهطم

فاطمہ بنت علقمیہ ہیں، اسماء میں ان کا نام گزر چکا ہے۔

۱۲۲۰۳ ام قیس بنت عبید

بن زیاد بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول، بنو مازن بن نجار سے ہیں۔ ابن سعد نے ان کا ذکر کیا ہے۔ [1] فرمایا: ان کی والدہ ام عبداللہ بنت شبیل بن حارث بن عوف ہیں، ان سے ابوسلیط بن ابوحارثہ نے نکاح کیا، جس سے ابوسلیط اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ فرماتے ہیں: ام قیس اسلام لائیں اور خیبر وغیرہ میں حاضر ہوئیں۔

۱۲۲۰۴ ام قیس بنت قیس [2]

انصاریہ۔ بعض کا قول ہے: عدویہ، بعض نے کہا: ان کا نام سلمیٰ ہے۔ تجرید میں ہے کہ انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔

۱۲۲۰۵ ام قیس بنت محصن [1]

اسدیہ۔ عکاشہ بن محصن کی بہن ہیں، اسماء الرجال میں عکاشہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ مکہ میں ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھیں۔ بیعت ہوئیں اور ہجرت کی۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام امیہ ہے، اسے ابوقاسم جوہری نے مسند موطا میں بیان کیا ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے روایت کی کہ وہ اپنے چھوٹے بیٹے کو جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا، لے کر آئیں..... (الحدیث) [2]

بخاری ومسلم دونوں نے اسے صحیحین میں نقل کیا ہے، ان سے مروی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر آئیں جن کے گلے میں انہوں نے تعویذ لٹکایا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عورتیں! اپنے بچوں کے بارے میں کیوں خوفزدہ رہتی ہو؟ (الحدیث)

ان سے وابصہ بن معبد نے بھی روایت کی، اور ان کے مولیٰ عدی بن دینار اور ان کے مولیٰ ابوحسن نے، ابوعبیدہ بن عبداللہ بن زمعہ، عمروہ حضرت نافع مولیٰ حمنہ کی بہن وغیرہ نے روایت کی۔

نسائی نے لیث کے طریق سے بحوالہ ام قیس روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں: میرا بیٹا فوت ہوگیا، میں جزع فزع کرنے لگی، اور غسل دینے والے سے کہا: میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو تم اسے مار دو گے۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے کیا ہوا؟ اس کی عمر لمبی ہو''۔ فرماتے ہیں: معلوم نہیں کہ جتنی لمبی ان کی عمر ہوئی، اتنی کسی اور کی عمر ہو۔

---

[1] طبقات الکبریٰ (۳۰۶/۸) [2] تجرید (۳۳۲/۲)

[1] اسد الغابۃ (۷۵۶۳) تجرید (۳۳۲/۲) [2] ترمذی (۷۱)

۱۲۲۰۶ اُم قیس

بعض کا قول ہے: ام ہانی انصاریہ، عقیلی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن لہیعہ کے طریق سے بحوالہ درہ بنت معاذ نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان کو بحوالہ ام قیس انصاریہ بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، کہنے لگیں: جب ہم مر جائیں کیا ہم آپس میں ملاقات کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روح پرندے کی شکل میں جنت میں بسیرا کرتی ہے: ''جب قیامت کا دن ہوگا، تو ہر روح اپنے جسم میں داخل کی جائے گی''۔ اسے ابن ابوخیثمہ نے ابن لہیعہ کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ام ہانی، ان کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۲۲۰۷ ام قیس [1] (بے نسبت)

ابن مندہ اور ابونعیم نے اسماعیل بن عصام بن یزید کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: میں نے اپنے دادا یزید جنہیں حبر کہا جاتا تھا، کی کتاب میں پایا، ہم سے سفیان بن اعمش نے بحوالہ ابن مسعود روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: ہمارے خاندان کے ایک شخص نے ام قیس نامی خاتون کو نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے نکاح کرنے سے انکار کیا، یہاں تک کہ ہجرت کریں، انہوں نے ہجرت کی اور ان سے نکاح کیا، ہم انہیں مہاجر ام قیس کہا کرتے تھے۔ [2]

ابن مسعود کا قول ہے: جس نے کسی چیز کے لیے ہجرت کی تو وہ اسی کے لیے ہے۔ ابونعیم کا قول ہے: عبدالملک زماری نے بحوالہ سفیان اس کی پیروی کی ہے۔

اس سے ابوموسیٰ کے اس اشارہ کی تردید ہوتی ہے کہ وہ حبر کے ایک فرد ہیں۔

۱۲۲۰۸ ام قیس هذلیه [3]

ابوموسیٰ کا قول ہے: جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے، ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ [4]

میں کہتا ہوں: مجھے خدشہ ہے کہ یہ پہلے والی ہوں، کیونکہ ابن مسعود مہاجر ام قیس کے بارے میں فرماتے ہیں: ہم میں سے ایک شخص ہیں اور ابن مسعود ہذلی ہیں، گویا ام قیس جنہیں نکاح کا پیغام دیا گیا تھا وہ بھی ہذلیہ ہیں۔

القسم الثانی خالی ہے۔

القسم الثالث

۱۲۲۰۹ ام قرفه ام سلمیٰ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

القسم الرابع

۱۲۲۱۰ ام قرثع [5] ام زفر میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

---

[1] اسد الغابة (٧٥٦٤) تجريد (٣٣٢/٢) [2] اسد الغابة (٤٨٣/٥)

[3] اسد الغابة (٧٥٦٥) تجريد (٣٣٢/٢) [4] اسد الغابة (٤٨٣/٥)

[5] اسد الغابة (٧٥٦١) تجريد (٣٣١/٢)

حرف کاف

القسم الاوّل

۱۲۲۱۱ ام کبشہ قضاعیہ ✿

ابن ابو عاصم ✿ نے وحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوبکر بن ابوشیبہ، مطین، طبرانی وغیرہ نے ان کی حدیث نقل کی ہے۔ بطریق اسود بن قیس، بحوالہ سعید بن عمرو قرشی کہ ام کبشہ قضاعہ کی ایک خاتون ہیں، فرماتی ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے فلاں فلاں لشکر کے ساتھ نکلنے کی اجازت دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں''۔ کہنے لگیں: میں جہاد میں شرکت نہیں کرنا چاہتی بلکہ میں زخمیوں اور مریضوں کا علاج اور پانی پلانا چاہتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ سنت نہ ہو جاتی اور لوگ کہنے لگتے کہ فلاں جہاد میں نکلی تو میں تمہیں اجازت دے دیتا، تم گھر میں قرار پکڑو''۔

اسے ابن سعد ✿ نے بحوالہ ابن ابوشیبہ روایت کیا ہے، اس کے آخر میں ہے: ''گھر میں ٹھہری رہو، لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ محمد عورت کو ساتھ لے جا کر جہاد کرتے ہیں''۔ اس روایت اور جوام سنان اسلمیہ کے سوانح میں گزری، ان دونوں کو جمع کرنا ممکن ہے کہ یہ اس روایت کے لیے ناسخ ہے، کیونکہ یہ خیبر کا قصہ ہے۔ اس سے پہلے احد میں یہ قصہ گزر چکا ہے جو کہ بروایت براء بن عازب صحیح میں مذکور ہے۔ یہ فتح کے بعد کا قصہ ہے۔

۱۲۲۱۲ ام کثیر بنت زید انصاریہ ✿

ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور احمد بن سہیل وراق کے طریق سے بحوالہ ام کثیر بنت یزید انصاریہ نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: میں اور میری بہن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، میں نے ان سے کہا: میری بہن آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہے وہ پوچھنے میں حیا کرتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے پوچھنا چاہیے، کیونکہ علم حاصل کرنا فرض ہے''۔ فرماتی ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری بہن نے پوچھا کہ میرا ایک بیٹا ہے جو حمام میں کھیلتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ منافقوں کا کھیلنا ہے''۔ ✿

۱۲۲۱۳ ام کُجّہ انصاریہ ✿

واقدی نے بحوالہ کلبی اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے، بحوالہ ابوصالح، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ اوس بن ثابت

✿ اسد الغابة (٧٥٦٦) تجريد (٣٣٢/٢) ✿ الأحاد والمثاني (٣٢٧٣/٦)

✿ طبقات الكبرٰى (٢٢٦/٨) ✿ اسد الغابة (٧٥٦٧) تجريد (٣٣٢/٢)

✿ جامع المسانيد والسنن (٥١٦/١٦) اسد الغابة (٤٨٤/٥)

✿ اسد الغابة (٧٥٦٨) تجريد (٣٣٢/٢)

انصاری وفات پا گئے اور تین بیٹیاں اور ایک بیوی ام کجہ چھوڑی، اس شخص کے دو چچازاد سوید اور عرفجہ نے اس کے مال پر قبضہ کر لیا اور اس کی بیوی اور بیٹیوں کو کچھ نہ دیا، تو ام کجہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔ [1] یہ روایت طویل مروی ہے اور یہ اس کی تلخیص ہے۔ اختلاف کا بیان ان کے دونوں چچازادوں کے ناموں میں، اوس بن ثابت کے سوانح میں گزر چکا ہے۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اپنے طریق سے پھر سفیان کی روایت سے بحوالہ جابر نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: ام کجہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! میری دو بیٹیاں ہیں، ان کا باپ فوت ہو چکا ہے، اس کی کوئی چیز نہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿مردوں کے لیے اس ترکے میں سے حصہ ہے جو والدین اور رشتہ دار چھوڑ مریں اور عورتوں کے لیے اس ترکے میں سے حصہ ہے، جو والدین اور رشتہ دار چھوڑ مریں﴾۔ [2] پھر اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: ﴿اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں (وراثت کا) یہ حکم دیا ہے کہ مرد کے لیے عورت سے دوگنا حصہ ہے﴾۔ [3]

ابوموسیٰ کا قول ہے، ان کے پاس کوئی شے نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں ان کے والد کی میراث سے کوئی چیز نہیں ملی۔

میں کہتا ہوں: سفیان سے روایت ضعیف ہے، وہ ابراہیم بن ہراسہ ہیں، بشر بن مفضل نے بحوالہ جابر ان کی مخالفت کی ہے۔ اسے ابوداؤد [4] نے اپنے طریق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے، یہاں تک کہ بازار میں ہم انصار کی ایک خاتون کے پاس پہنچے۔ وہ اپنی دو بیٹیوں کو لے آئیں اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ دونوں ثابت بن قیس کی بیٹیاں ہیں جو احد کے دن آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اور شہید ہوئے، ان کے چچا نے اس کا سارا مال لے لیا ہے، اور ان کے لیے کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے؟ اللہ کی قسم! ان سے کوئی نکاح نہ کرے گا جب تک ان کے پاس مال نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بارے میں فیصلہ کرے گا''۔

راوی فرماتے ہیں: یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولادوں کے بارے میں وصیت کرتا ہے.....﴾۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس اس عورت اور اس کے رشتہ دار کو بلاؤ''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کو دو تہائی دو اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو، اس کے علاوہ باقی تمہارا ہے''۔ ابوداؤد نے فرمایا: یہ خطا ہے، کیونکہ وہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ رہے ثابت بن قیس تو وہ یمامہ میں شہید ہوئے، پھر اسے ابن وہب کے طریق سے نقل کیا ہے، مجھے اہل علم میں سے داؤد بن قیس وغیرہ نے بحوالہ جابر بتایا کہ حضرت سعد بن ربیع کی زوجہ کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! سعد وفات پا چکے ہیں، اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں..... پھر اسی طرح نقل کیا۔

اسے ترمذی اور حاکم نے عبید اللہ بن عمرو رقی کے طریق سے بحوالہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کیا، فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ربیع کی زوجہ ان کی دو بیٹیوں کو لے کر آئی.... پھر اسی طرح ذکر کیا۔ ابوداؤد نے اس کے غلط ہونے پر بھروسہ ظاہر کیا ہے۔ اور اسی کا محدثین کے قواعد احتمال کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں۔ فوت ہونے والے شخص کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: ثابت بن قیس،

---

[1] تفسیر ابن کثیر (۱۹۱/۲) اسد الغابة (۴۸۵/۵) [2] سورة النساء الآية (۷)

[3] سورة النساء الآية (۱۱) [4] ابوداود (۲۸۹۱)

بعض کا قول ہے: اوس بن ثابت جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ بعض کا قول ہے: اوس بن مالک، جس شخص نے مال جمع کیا تھا، اس کے نام میں بھی اختلاف ہے، جیسا کہ اوس بن ثابت کے سوانح میں گزر چکا ہے۔ جو اختلاف پہلے نہیں گزرا وہ یہی ہے کہ طبری نے بطریق ابن جریج بحوالہ عکرمہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: یہ ام کُجّہ اور بنت ام کجہ، ثعلبہ، اوس بن ثابت کے بارے میں نازل ہوئی، وہ انصار میں سے ہیں، ان دونوں میں سے ایک ان کا شوہر ہے اور دوسرا ان کی اولاد کا چچا ہے۔ فرماتی ہیں: یارسول اللہ ﷺ! میرا شوہر فوت ہوگیا، ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ ہم کسی چیز کے وارث نہیں۔ تو اس کے بچوں کے چچا نے کہا: یہ نہ گھوڑے پر سوار ہوگی، نہ کسی کی امداد کرے گی اور نہ دشمن کا دفاع کرے گی۔

یہ روایت ابن ابی حاتم نے بطریق محمد بن ثور بواسطہ ابن جریج بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کی ہے کہ ام کلثوم، بنت کجہ، ثعلبہ بن اوس اور سوید کے بارے آیت نازل ہوئی پھر اس کا مفہوم ذکر کیا۔ اور بطریق اسباط بحوالہ السدی مروی ہے کہ اہل جاہلیت لڑکیوں اور کمزور مردوں کو وارث نہیں بناتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن جو حضرت حسان شاعر کے بھائی تھے ان کا انتقال ہوا تو ان کے ورثاء میں ان کی بیوی ام کجہ اور پانچ لڑکیاں تھیں۔ ان کے رشتہ دار آئے اور سارا مال لے گئے۔ ام کجہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کر دی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اگر ورثاء میں دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے''۔ [1]

رہی عورت تو اس کے متعلق کسی کا اختلاف نہیں، وہ ام کجہ ہی ہیں، صرف ابوموسیٰ نے بحوالہ مستغفری ام کحلہ اور جو پہلے ابن جریج کی دونوں روایتوں میں بنت کجہ گزرا ہے۔ لہٰذا احتمال ہے کہ ان کی کنیت ان کے والد کے نام یا ان کی بیٹی کے نام جیسی ہے۔ ابن جریج کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ام کلثوم ہیں۔

۱۲۲۱۴ ام کرام سلمیہ [2]

بقول ابوعمر نبی ﷺ سے عورتوں کے لیے سونا پہننے کی کراہت والی حدیث نقل کی ہے، ان سے حکم بن جحل نے روایت کی ہے، ان کی حدیث کی سند مضبوط نہیں۔

۱۲۲۱۵ ام کرز خزاعیہ [3]

ثُمّ کعبیہ۔ بقول ابن سعد: [4] مکیہ۔ حدیبیہ کے روز اس وقت مسلمان ہوئیں جب نبی علیہ السلام اپنے جانوروں کا گوشت تقسیم کر رہے تھے۔ عقیقہ کے بارے میں ان کی حدیث ہے جسے سنن اربعہ کے مصنفین نے نقل کیا ہے۔ [5] ان سے ابن عباس، عطاء، طاؤس، مجاہد، سباع بن ثابت، عروہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عطا سے آگے ان کی حدیث میں اختلاف ہے، کسی نے قتادہ سے بواسطہ ان کے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ان کے اور کسی نے ابن جریج اور محمد بن اسحاق اور احمد بن دینار سے بواسطہ عطاء انہوں نے حبیبہ بنت میسرہ بن ابی حبیب بحوالہ ان کے، بقول بعض حجاج بن ارطاۃ عن عطاء عن عبید بن عمیر بحوالہ ان کے اور بقول بعض عن حجاج،

---

[1] سورۃ النساء (۱۱) [2] اسد الغابۃ (۷۵/۷۹) تجرید (۳۳۲/۲)

[3] اسد الغابۃ (۷۵۷۰) تجرید (۳۳۲/۲) [4] طبقات الکبریٰ (۲۱۵/۸)

[5] ابوداؤد کتاب اضاحی (۲۸۳۶) (۲۸۳۵) ابن ماجہ (۳۱۶۲) مسند احمد (۴۲۲/۶) (۳۸۱/۶) مستدرک (۲۳۷/۴)

عن عطاء عن میسرہ بن ابی حبیب بحوالہ ان کے، ایک قول ہے: عن ابی زبیر و منصور بن زاذان وقیس بن سعد و مطر الوراق چاروں بلاواسطہ عطاء سے روایت کرتے ہیں، حماد بن سلمہ نے عن قیس، عن عطاء، طاؤس اور مجاہد کا اضافہ کیا ہے۔ تینوں ام کرز سے روایت کرتے ہیں۔ واسطے کا ذکر نہیں۔ ایک قول ہے: عن قیس بن سعد عن عطاء عن ام عثمان بن خثیم عن ام کرز۔ ایک قول ہے: عن یزید بن ابی زیاد عن عطاء عن سبیعہ بنت خارث، جیسا کہ حرف سین میں بیان ہوا ہے، ایک قول ہے: عن عبدالکریم بن ابومخارق عن عطاء عن جابر ایک قول ہے: عن محمد بن ابی حمید عن عطاء عن جابر، ان سب میں مضبوط روایت ابن جریج اور ان کے پیروکاروں کی ہے۔ جسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔ حماد بن سلمہ کی روایت نسائی نے نقل کی ہے، اور عبیداللہ بن ابی یزید عن صباع بن ثابت والی روایت بحوالہ ان کے اسی مفہوم میں ہے۔ جسے ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: مسند اسحاق بن راہویہ میں عن ام بنی کرز کعبین ایسا ہی ابن حبان نے ان کے طریق سے نقل کیا ہے، دونوں روایتوں کو یوں جمع کرنا ممکن ہے کہ ان کی کنیت ام کرز تھی اور خاوند کا نام کرز تھا اور کرز کے دونوں بیٹوں سے مراد ان کے پوتے کرز ہیں، جو اپنی اس دادی کی طرف نسبت کیے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

ان کی ایک اور حدیث ہے جو بروایت عبیداللہ بن بای یزید عن سباع بن ثابت عن ام کرز ہے، فرماتی ہیں: میں نبی علیہ السلام کے پاس آئی، آپ حدیبیہ میں تھے، میں آپ سے قربانی کے گوشت کے بارے میں پوچھنے لگی، میں نے آپ کو فرماتے سنا: ''پرندوں کو ان کی صفوں میں ٹھہرنے دو''۔

اسے نسائی نے مکمل اور ابوداؤد نے مختصر اسی طرح طحاوی نے نقل کیا، ابن حبان نے اسے صحیح کہا، بعض نے سند میں یہ اضافہ نقل کیا ہے: عن عبداللہ بن ابی یزید عن ابیہ۔ ابن ماجہ نے ان سے اسی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے: ''نبوتیں ختم ہو گئیں اور سچے خواب باقی رہ گئے''۔ اسے بھی ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔

۱۲۲۶۶ ام کعب انصاریہ [1]

ابونعیم نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ [2] صحیح مسلم میں بروایت عبداللہ بن بریدہ عن سمرہ بن جندب ثابت ہے۔ فرمایا: میں نے نبی علیہ السلام کی اقتداء میں ام کعب کا جنازہ پڑھا جو نفاس میں فوت ہوئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اصل حدیث بخاری میں ہے۔

۱۲۲۶۷ ام کعب

عجرہ سالمی کی اہلیہ جو انصار کے بنی سالم میں سے حلیف ہیں یہ کعب بن عجرہ مشہور صحابی کی والدہ ہیں۔ طبرانی میں مسند کعب بن عجرہ میں ان کا ذکر ثابت ہے، چنانچہ ایک ضعیف طریق سے بحوالہ کعب بن عجرہ روایت کی ہے، فرماتے ہیں: میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا.... پھر ایک واقعہ ذکر کیا جس میں ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''کعب کو کیا ہوا؟'' لوگوں نے بتایا بیمار ہیں۔ چنانچہ آپ علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''کعب! بیٹا بشارت ہو''۔ ان کی والدہ جھٹ سے بولیں: کعب! تمہیں جنت مبارک ہو۔ تو نبی علیہ السلام

[1] اسد الغابة (٧٥٧١) تجريد (٣٣٢/٤) [2] مسلم كتاب الجنائز باب ابن يقوم الامام من الميت (٢٢٣٢)

نے فرمایا: ''یہ اللہ کے بارے میں قسمیں کھانے والی کون ہے؟'' میں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں کیا معلوم شاید کعب نے کبھی کوئی لایعنی بات کی ہو اور کوئی معمولی چیز روک لی ہو''۔

۱۲۲۱۸ ام کلثوم بنت سید البشر ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس میں اختلاف ہے، آیا یہ چھوٹی ہیں یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بہن رقیہ کی اپنے ہاں وفات کے بعد ان سے شادی کی تھی۔ بقول ابوعمر بعثت سے پہلے عتبہ بن ابی لہب نے ام کلثوم سے شادی کی تھی۔ نبی علیہ السلام کے مبعوث ہونے تک رخصتی نہیں ہوئی تھی تو اس کے والد نے اسے طلاق کا حکم دے دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ۳ ہجری میں ان سے شادی کی تھی اور انتقال ۹ ہجری میں بغیر اولاد کے ہوا تھا۔ ام عطیہ انہی کے غسل و کفن میں شریک تھیں جسے وہ روایت کرتی ہیں۔

میں کہتا ہوں: اس کے متعلق ان کی حدیث میں نے فتح الباری میں بیان کی ہے، محفوظ یہ ہے کہ ام عطیہ کا واقعہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ دونوں کے کفن و غسل میں شریک ہوئی ہوں۔ ابن سعد ❷ کا قول ہے: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سمیت اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ام کلثوم اپنی بہن کے ساتھ نکلیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بہن رقیہ کی وفات کے بعد ربیع الاول ۳ ہجری ان سے نکاح کیا اور شعبان ۹ ہجری بغیر اولاد کے ان کے ہاں فوت ہو گئیں۔

پھر اپنی سند سے بحوالہ اسماء بنت عمیس روایت کی ہے، فرماتی ہیں: میں نے اور صفیہ بنت عبدالمطلب نے ام کلثوم کو غسل دیا، اور بطریق عمرو مروی ہے کہ ان کی عورتوں نے انہیں غسل دیا جن میں ام عطیہ بھی شامل تھیں۔ صحیح بخاری اور طبقات ابن سعد میں بحوالہ حضرت انس مروی ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قبر کے پاس دیکھا کہ آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں، اور آپ فرمانے لگے: ''تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج ہمبستری نہ کی ہو؟'' تو ابوطلحہ نے عرض کی: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر میں اترو۔

واقدی اپنی سند سے فرماتے ہیں: ان کی قبر میں، حضرت علی، فضل اور اسامہ بن زید اترے تھے۔ عتبہ اور عتیبہ جو ابولہب کے بیٹے تھے، دونوں نے رقیہ اور ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کی تھی، جب یہ آیت نازل ہوئی: ''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے'' ❸ تو ابولہب اپنے بیٹوں سے کہنے لگا: جب تک تم دونوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹیوں کو طلاق نہیں دے دیتے، میرا تمہارے ساتھ اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔ اور ان دونوں سے ان کی ماں جو ایندھن چنتی تھی، کہنے لگی: رقیہ اور ام کلثوم بے دین ہو چکی ہیں، اس لیے انہیں طلاق دے دو۔ چنانچہ رخصتی سے پہلے ہی انہوں نے طلاق دے دی۔

میں کہتا ہوں: یہ روایت ابوعمر کی اس روایت سے بہتر ہے جو انہوں نے ابن سعد کی متابعت میں نقل کی ہے کہ ابولہب کے دونوں بیٹوں نے بعثت سے پہلے رقیہ اور ام کلثوم سے شادی کی تھی۔ اس میں تامل ہے۔ کیونکہ ابوعمر نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے کہ آپ کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب تھی۔ اور ان کے حالات میں بیان ہوا ہے کہ وہ بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئی

---

❶ اسد الغابة (۷۵۷۳) تجريد (۲/۳۳۳) ❷ الطبقات الكبرىٰ (۸/۲۵)

❸ سورة المسد (تبّت) الآية (۱)

تھیں۔ تو جو بعثت سے پہلے دس کی عمر کی تھیں ان سے پہلے چھوٹیوں کی شادی کیسے ہو سکتی ہے؟ ہاں! اگر یہ ثابت ہو جائے تو عقدِ نکاح رخصتی عمل میں آنے تک تھا، پھر اس سے پہلے جدائی ہوگئی۔

ابن مندہ فرماتے ہیں: عتبہ ام کلثوم سے شب باشی کرنے سے پہلے مر گیا تھا، سلیمان بلال عن یحییٰ بن سعید عن ابن شہاب عن انس روایت کرتے ہیں، انہوں نے ان کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم کو دھاری دھار ریشمی کپڑے میں دیکھا۔ اسے ابن مندہ نے نقل کیا، اس کی اصل صحیح میں ہے اور ام عیاش مولاۃ رقیہ کے حالات میں بیان ہو چکا ہے۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: عثمان نے ام کلثوم سے شادی وحی کے مطابق کی۔ ابن مندہ فرماتے ہیں: غریب ہے، صرف اسی سند سے پہچانی جاتی ہے۔ ابن مندہ کی راوایت ہے، حضرت ابو ہریرہ مرفوع نقل کرتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جبرائیل آ کر کہنے لگے: اللہ حکم دے رہا ہے کہ عثمان کا رقیہ کے مہر وحق صحبت کی وجہ سے نکاح کر دو۔ ✿ فرماتے ہیں: غریب ہے جس میں محمد بن عثمان بن خالد عثانی منفرد ہے۔

۱۲۲۱۹ ام کلثوم بنت زمعہ قرشیہ

عامریہ، حضرت سودہ جو ام المؤمنین ہیں ان کی بہن ہیں، حویطب بن عبد العزیٰ کی زوجہ ہیں، جس سے ابو حکم بن حویطب پیدا ہوئے۔ زبیر بن بکار نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۲۲۰ ام کلثوم بنت ابو سلمہ ✿

بن عبد اسد بن عبد عزیٰ مخزومیہ، رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھیں، انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ سے روایت کی۔ ان سے ام موسیٰ بن عقبہ نے روایت کی۔ ابو عمر کا قول ہے: ان کی حدیث موسیٰ بن عقبہ کے پاس بحوالہ ان کی والدہ ہے۔ انہوں نے ام کلثوم بنت ابو سلمہ سے روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن ابو عاصم ✿ نے وحدان میں نقل کیا ہے۔ ہم سے صلت بن مسعود نے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے مسلم بن خالد نے بحوالہ موسیٰ بن عقبہ، انہوں نے اپنی والدہ سے، انہوں نے ام کلثوم بنت ابو سلمہ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان سے فرمایا: ''میں نے نجاشی کو ہدیہ بھیجا ہے، میرے خیال میں وہ ہمارے پاس واپس آئے گا۔ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں نجاشی فوت ہو گیا ہے، اگر وہ واپس آئے تو تمہارا ہے''۔ آپ ﷺ نے اسے حلہ اور کچھ اوقیہ مشک بھیجا تھا، فرماتی ہیں: ایسا ہی ہوا، جو آپ نے فرمایا تھا، ہدیہ واپس آ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنی زوجہ کے پاس ایک اوقیہ مشک بھیجا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو حلہ عطا فرمایا۔ اسے مُسَدَّد نے بحوالہ مسلم بن خالد روایت کیا ہے، لیکن ان کا نسب بیان نہیں کیا۔ اسے ابن مندہ نے اپنے طریق سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ام کلثوم، بے نسبت، اور اسے ہشام بن عمار نے بحوالہ مسلم بن خالد روایت کیا ہے، اپنی روایت میں فرماتے ہیں: بحوالہ ان کی والدہ، انہوں نے ام کلثوم سے، انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے،

✿ المعجم الكبير (١٠٦٣/٢٢) الآحاد والمثانی (٢٩٨٢/٥)

✿ اسد الغابة (٧٥٧٤) تجريد (٣٣/٢) ✿ الآحاد والمثانی (٣٤٥٩/٦)

اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں اپنے طریق سے نقل کیا ہے، اور وہ محفوظ ہے، اس کے سیاق سے پتہ چلتا ہے کہ "هی لك" سے مراد حلہ ہے، ہدیہ نہیں۔ اس سے اس اشکال کا جواب مل جاتا ہے کہ "هی لك" سے کیا مراد ہے۔ پھر مشک کو اپنی ازواج میں تقسیم کر دیا۔

۱۲۲۲۱ ام کلثوم بنت سھیل [۱]

بن عمرو قرشیہ عامریہ، ابوجندل کی بہن ہیں۔ ابن اسحاق [۲] نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے شوہر ابوسبرہ بن ابورہم کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی، ابن سعد [۳] کا قول ہے: ان کی والدہ فاختہ بنت عامر بن نوفل بن عبد مناف ہیں، مکہ میں ابتدائی دور میں اسلام لائیں، بیعت کی اور حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی، ابوسبرہ سے ان کے ہاں محمد اور عبداللہ پیدا ہوئے۔

۱۲۲۲۲ ام کلثوم بنت عتبہ [۴]

بن ربیعہ بن عبدشمس عبشمیہ، معاویہ بن ابوسفیان کی خالہ ہیں، عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ تھیں، اس سے سالم اکبر کی ولادت ہوئی جو اسلام سے قبل فوت ہوگیا، ابن سعد [۵] نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۲۲۳ ام کلثوم بنت عقبہ [۶]

بن ابومعیط امویہ، ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ان دونوں کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس ہیں، جو عثمان کی والدہ ہیں، ام کلثوم ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں سے تھیں، بیعت کی اور مدینہ کی طرف پیدل ہجرت کی، ان کے دونوں بھائی ان کے پیچھے گئے تاکہ انہیں واپس لائیں لیکن وہ واپس نہیں آئیں۔ ابن اسحاق [۷] نے مغازی میں نقل کیا ہے، مجھ سے زہری اور عبداللہ بن ابوبکر بن حزم نے روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ام کلثوم بنت عقبہ نے حدیبیہ کے سال ہجرت کی، ان کے بھائی عمارہ اور فلاں جو عقبہ کے بیٹے ہیں، انہیں تلاش کرتے ہوئے آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس لوٹانے سے انکار کیا، وہ ہجرت سے قبل غیر شادی شدہ تھیں، جب مدینہ آئیں تو ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا، حضرت زید کے شہید ہونے کے بعد ان سے حضرت زبیر بن عوام نے نکاح کیا، جس سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی، انہوں نے ان سے جدائی اختیار کر لی۔ پھر ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نکاح کیا، جس سے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد حضرت عمرو بن عاص نے ان سے نکاح کیا، وہ ان کے پاس ایک ماہ رہیں اور وفات پا گئیں۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں حمید بن عبدالرحمٰن اور ابراہیم نے نکاح کیا، صحیحین اور سنن ثلاثہ میں ان کی حدیث ہے، فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو گفتگو میں رخصت دیتے ہیں، تین باتیں جھوٹ نہیں..... [۸]

بعض نے اسے مختصر کیا ہے، نسائی نے کبریٰ میں ان کی دوسری حدیث ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی فضیلت کے بارے میں روایت کی ہے۔

---

[۱] اسد الغابة (۷۵۷۵) تجرید (۳۳۳/۲) [۲] السیر والمغازی (۲۲۵) [۳] طبقات کبریٰ (۱۹۹/۸)

[۴] تجرید (۳۳۳/۲) [۵] طبقات کبریٰ (۱۹۹/۸) [۶] اسد الغابة (۷۵۷۷) تجرید (۳۳۳/۲)

[۷] سیرۃ نبوہ (۲۵۳/۳) [۸] ترمذی (۱۹۳۸)

ابن مندہ نے مجمع بن جاریہ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ام کلثوم بنت عقبہ جو عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ ہیں، فرمایا: کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے سردار عبدالرحمٰن بن عوف سے نکاح کرو؟ کہنے لگیں: جی ہاں! حضرت ابن سعد کا قول ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والی پہلی خاتون ہیں، ہمیں معلوم نہیں کہ کسی قریشیہ عورت نے سوائے ام کلثوم کے اپنے والدین کو چھوڑ کر اسلام لانے کے بعد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی ہو، وہ مکہ سے تنہا روانہ ہوئیں، اور خزاعہ کے ایک آدمی کے ساتھ سفر کرتی ہوئی مدینہ پہنچیں۔ ان کے پیچھے ان کے بھائی چل پڑے اور ان کے پہنچنے کے دوسرے دن وہ آئے، انہوں نے کہا: یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہماری شرط پوری کیجئے۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں عورت ہوں اور عورت کمزور ہوتی ہے، مجھے خوف ہے کہ میرے دین کے بارے میں وہ مجھے آزمائش میں ڈالیں گے اور میں صبر نہ کرسکوں گی، تو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں عہد ختم کر دیا، اور آیت امتحان نازل کی، اور اس بارے میں حکم نازل فرمایا جس سے سب راضی ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اور ان کے بعد دوسری عورتوں کا امتحان لیا کہ "تم نے اللہ، اس کے رسول اور اسلام کے لیے ہجرت کی ہے، اپنے شوہر اور مال کے لیے نہیں کی"۔ جب وہ یہ کہہ لیتیں تو واپس نہیں لوٹائی جاتی تھیں۔

فرماتے ہیں: مکہ میں ان کا کوئی شوہر نہیں تھا، پھر ان سے زید نے، ان کے بعد زبیر نے، ان کے بعد عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان کے بعد حضرت عمرو بن عاص نے نکاح کیا، وہ ان کے پاس وفات پاگئیں۔

۱۲۲۲۴ ام کلثوم (بے نسبت) بنت ابو امیہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۲۵ ام کلثوم (بے نسبت)

ہوسکتا ہے، ان خواتین میں ان کا ذکر ہو، جن کی کنیت ام کلثوم ہے۔ رجال کے اسماء میں حرف شین میں حدیث شہاب بن مالک میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۲۶ ام کلثوم بنت عمرو

بن جرول خزاعیہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ عبیداللہ بن عمر کی والدہ ہیں۔ بخاری میں نام لیے بغیر ان کا تذکرہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی تھی، جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿تم کافر عورتوں کو روک کر نہ رکھو﴾۔ [1] طبرانی نے ان کا نام لیا ہے، فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طلاق دینے کے بعد ان سے ابوجہم بن حذافہ نے نکاح کیا۔

۱۲۲۲۷ ام کلثوم (بے نسبت)

یہ دوسری خاتون ہیں، ام عطیہ کی حدیث جو نوحہ ترک کرنے پہ بیعت کے بارے میں ہے، ان کا ذکر ہے، فرماتی ہیں: اسے میرے سوا اور کسی نے پورا نہیں کیا، ام کلثوم کا ان میں ذکر ہے۔

---

[1] سورة الممتحنة الآية (١٠)

۱۲۲۲۸ ام کلثوم (بے نسبت)

نسائی میں حضرت فاطمہ بنت قیس کے قصہ میں ان کا ذکر ہے۔ام شریک کے بجائے یہ ہے، ام کلثوم کے ہاں عدت گزارو، یہ لکھ لیا جائے۔

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث دونوں خالی ہیں۔

القسم الرابع

۱۲۲۲۹ ام کلثوم بنت علی[1]

بن ابوطالب ہاشمیہ، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئیں، ابوعمر کا قول ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل پیدا ہوئیں، ابن ابوعمر مقدسی کا قول ہے، مجھ سے سفیان نے بحوالہ محمد بن علی نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ان کی بیٹی ام کلثوم کے لیے پیغام بھیجا، انہوں نے ان کی کم عمری کا ذکر کیا، ان سے کہا گیا، انہوں نے آپ کو لوٹا دیا ہے۔ دوبارہ ان کی طرف جاؤ۔ ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے آپ کے پاس بھیجتا ہوں، اگر وہ راضی ہوگئی تو آپ کی زوجہ ہے۔ پھر انہیں بھیجا، انہوں نے ان کی پنڈلی کھولی تو کہنے لگی: رُک جائیں! اگر آپ امیر المؤمنین نہ ہوتے تو میں آپ کی آنکھ پھوڑ دیتی۔

ابن وہب نے بحوالہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے چالیس ہزار مہر پر نکاح کیا۔ زبیر کا قول ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان سے دو بچے زید اور رقیہ پیدا ہوئے۔ ام کلثوم اور ان کا بیٹا ایک ہی دِن میں فوت ہوئے۔ زید، بنوعدی کے درمیان لڑائی کی صلح کرانے کے لیے نکلے تو اندھیرے میں کسی نے انہیں زخمی کر دیا، کئی دِن زندہ رہے، ان کی والدہ بیمار تھیں، دونوں ایک ہی دِن فوت ہوئے۔

ابوبشر دولابی نے ذریت طاہرہ میں ابواسحاق کے طرق سے بحوالہ حسن بن حسین بن علی روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: جب ام کلثوم بنت علی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد بیوہ ہوگئیں تو ان کے پاس ان کے بھائی حسن اور حسین آئے اور ان سے کہا۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے حمد وثناء کی، فرمایا: اے بیٹی! اللہ تعالیٰ نے تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں رکھا ہے، کیا تم پسند کرتی ہو کہ اپنا معاملہ میرے سپرد کرو؟ انہوں نے کہا: ابا جان! مجھے بھی دوسری عورتوں کی طرح (جوان آدمی سے) نکاح کرنے کی رغبت ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ان دونوں کی کارستانی ہے۔ پھر آپ غصے سے کھڑے ہوگئے، فرمانے لگے: میں ان دونوں میں سے اس وقت تک بات نہیں کروں گا جب تک تم ہاں نہیں کر لیتی، وہ دونوں پھر ان کے پاس آ کر پوچھنے لگے۔

انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر ان سے عوف بن جعفر بن ابوطالب نے نکاح کیا۔ دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اخوۃ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ عوف انہیں چھوڑ کر وفات پا گئے۔ پھر ان سے ان کے بھائی محمد نے نکاح کیا۔ وہ بھی انہیں چھوڑ کر وفات پا گئے تو ان سے ان

---

[1] اسد الغابۃ (۷۵۷۸) تجرید (۲/۳۳۳)

کے بھائی عبداللہ بن جعفر نے نکاح کیا، وہ ان کے پاس وفات پا گئیں، ابن سعد نے اسی طرح ذکر کیا ہے، اس کے آخر میں فرمایا، وہ کہا کرتی تھیں: مجھے اسماء بنت عمیس سے حیاء آتی ہے۔ ان کے دو بیٹے میرے پاس فوت ہوئے، مجھے تیسرے کے بارے میں بھی خوف ہے۔

فرماتے ہیں: وہ ان کے پاس وفات پا گئیں، ان میں سے کسی سے اولاد نہیں ہوئی۔ ابن سعد نے بحوالہ جعفر بن محمد، انہوں نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا، انہوں نے کہا: میں نے بنو جعفر کے لیے اپنی بیٹیوں کو روکا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے، اللہ کی قسم! زمین پر کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس کی عزت کا ایسا منتظر ہو جیسا میں ہوں۔ انہوں نے کہا: میں نے کر دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس آئے، اور کہا: مجھے شادی کی مبارک باد دو۔ انہوں نے مبارک باد دی۔ انہوں نے پوچھا: آپ نے کس سے نکاح کیا؟ انہوں نے کہا: بنت علی سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نسب اور تعلق قیامت کے دن ختم ہو جائے گا۔ سوائے میرے نسب اور میرے تعلق کے''۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سسر ہوں، مجھے یہ بھی پسند ہے۔

عطاء خراسانی کے طریق سے ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں چالیس ہزار مہر دیا تھا، اور صحیح سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ام کلثوم اور ان کے بیٹے زید کی نماز جنازہ پڑھی۔ انہیں اپنے قریب رکھا اور چار تکبیریں کہیں۔ اور دوسری سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت سعید بن العاص نے ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھی۔

۱۲۲۳۰ ام کلثوم بنت عباس ✿

بن عبدالمطلب ہاشمیہ، ابن مندہ کا قول ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا، پھر دراوردی کے طریق سے بحوالہ ام کلثوم بنت عباس نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ کے خوف سے بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کی خطائیں معاف ہوتی ہیں''۔ ✿

یہ سمویہ کی روایت سے جسے ضرار بن صُرد نے ان سے نقل کیا ہے، اسے طبرانی نے بحوالہ ضرار اس سند سے بحوالہ عباس نقل کیا ہے، جو صحیح ہے۔ ابونعیم کا قول ہے مسند ابن مندہ سے عباس کا نام ساقط ہو گیا۔

میں کہتا ہوں: اسی طرح ثابت نے دلائل میں لیث بن سعد کے طریق سے بحوالہ ام کلثوم بنت عباس، انہوں نے ان سے روایت کیا ہے۔

تنبیہ: ابن اثیر نے اس سے پہلے والے حالات میں نقل کیا ہے کہ ان کی والدہ بنت محمیہ بن جز زبیدی ہیں، اور وہ حسن بن علی کی زوجہ تھیں، ان سے محمد اور جعفر کی ولادت ہوئی، انہوں نے ان سے جدائی اختیار کر لی، تو ابوموسیٰ اشعری نے ان سے نکاح کیا، جس سے موسیٰ کی ولادت ہوئی، وہ انہیں چھوڑ کر وفات پا گئے تو ان سے عمران بن طلحہ نے نکاح کیا، انہوں نے ان سے جدائی اختیار

✿ اسد الغابة (٧٥٧٦) تجريد (٣٣٣/٢)

✿ مجمع الزوائد (٣١٠/١٠) جامع المسانيد والسنن (٥٢٨/١٦) اسد الغابة (٤٨٨/٥)

کرلی تو وہ دار ابوموسیٰ لوٹ آئیں، وہیں وفات پائی اور کوفہ کے میدان میں دفن ہوئیں۔

میں کہتا ہوں: یہ سارا قصہ ام کلثوم بنت فضل بن عباس بن عبدالمطلب کا ہے، اور صحیح مسلم میں فضل بنت محمیہ کے نکاح کا قصہ ثابت ہے، اور طبقات ابن سعد میں ابوموسیٰ ام کلثوم بنت فضل بن عباس کے نکاح کا قصہ ثابت ہے۔

۱۲۲۳۱ ام کلثوم بنت ابوبکر صدیق تیمیہ [1]

تابعیہ ہیں، ان کی ولادت سے قبل ان کے والد وفات پا چکے تھے۔ یہ بعد میں پیدا ہوئیں۔ موطا وغیرہ میں ان کا قصہ صحیح روایت میں ہے۔ انہوں نے حدیث مرسل نقل کی ہے۔ اس وجہ سے ابن سکن اور ابن مندہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ابراہیم بن طہمان کے طریق سے بحوالہ ام کلثوم بنت ابوبکر نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے.....(الحدیث) [2]

پھر فرمایا: اسے لیث نے بحوالہ یحییٰ اسی طرح روایت کیا ہے اور اسے ثوری نے یحییٰ بن حمید کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ زینب بنت ابوسلمہ۔

میں کہتا ہوں: حسن بن سفیان نے لیث کی حدیث کو دوسرے الفاظ میں بغیر قصہ کے نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: ام کلثوم بنت ابوبکر کی دوسری روایت بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صحیح مسلم میں مروی ہے، ان سے جابر بن عبداللہ انصاری صحابی نے روایت کی، اور ان کی والدہ حبیبہ بنت خارجہ، جنہوں نے ابوبکر کی موت کے بعد ان کو جنا، ان سے اسی طرح جبر بن حبیب، طلحہ بن یحییٰ اور مغیرہ بن حکیم وغیرہ نے روایت کی۔

---

[1] اسد الغابة (۷۵۷۲) تجرید (۳۳۳/۲)

[2] جامع المسانيد والسنن (۵۲۷/۱٦) اسد الغابة (٤٨٦/٥)

حرف لام

القسم الاوّل

۱۲۲۳۲ ام لیلیٰ بنت رواحہ انصاریہ[1]

ابولیلیٰ کی زوجہ اور عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی والدہ ہیں، ابوعمر کا قول ہے، بیعت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کی حدیث ان کے گھر والوں کے پاس ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن مندہ نے محمد بن عمران بن محمد بن ابولیلیٰ کے طریق سے بحوالہ ان کی پھوپھی حمادہ بنت محمد بن ابولیلیٰ، انہوں نے ان کی دادی ام لیلیٰ سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی، جو ہم سے عہد لیا وہ یہ ہے: "ہم اچھی طرح مہندی لگائیں اور شہد سے بال سنواریں، اپنے ہاتھوں کو مہندی سے خالی نہ رکھیں"۔[2]

اور اس اسناد سے ہے، مردوں سے مشابہت اختیار نہیں کروگی، اور حازم بن محمد غفاری کے طریق سے بحوالہ ان کی والدہ حمادہ بنت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ روایت ہے، وہ محمد کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ میں نے اپنی پھوپھی کو فرماتے ہوئے سنا، میں نے ام لیلیٰ کا زمانہ پایا، وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو مہندی سے رنگ رہی تھیں، اور کہہ رہی تھیں: ہم نے اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی.....(الحدیث)

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی حدیث اوسط میں نقل کی ہے، فرماتے ہیں: ام لیلیٰ کے حوالے سے اس اسناد سے روایت کی جاتی ہے، محمد بن عمران اس کے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

میں کہتا ہوں: ابن مندہ کی روایت کردہ حدیث اس پر رد ہوگی۔

نوٹ: قسم ثانی، ثالث اور رابع خالی ہیں۔

---

[1] اسد الغابة (۷۵۷۹) تجرید (۲/۳۳٤)

[2] المعجم الكبير (۲۵/۳۳٤) مجمع الزوائد (۵/۱۷۱) جامع المسانيد والسنن (۱٦/۵۲۹)

حرف میم

القسم الاوّل

۱۲۲۳۳ ام مالك بنت ابی [1]

بن مالک انصاریہ خزرجیہ، عبداللہ بن ابی بن سلول کی بہن ہیں۔ ابن سعد [2] نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: اسلام لائیں اور بیعت کی، ان کی والدہ سلمٰی بنت مطروف بن حارث بن زید اوسیہ ہیں، ام مالک نے رافع بن مالک بن عجلان سے نکاح کیا۔

۱۲۲۳۴ ام مالك انصاریه [3]

ابن ابوعاصم [4] نے وحدان میں اور ابن ابوخیثمہ نے عطاء بن سائب کے طریق سے بحوالہ یحیٰی بن جودہ، انہوں نے ایک آدمی سے جنہوں نے ان سے روایت کیا کہ ام مالک انصاریہ فرماتی ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپی گھی لے کر آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اس کو نچوڑ لیں، پھر اسے واپس کر دیا تو وہ بھری ہوئی تھی، وہ آئیں اور کہنے لگیں: کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حکم؟ انہوں نے کہا: آپ نے میرا ہدیہ واپس کر دیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا، انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے اسے اتنا نچوڑا کہ مجھے شرم آنے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں خوشخبری ہو، اے ام مالک! یہ برکت ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں جلد اس کا ثواب دے دیا''۔ پھر انہیں سکھایا کہ وہ ہر نماز کے بعد کہیں: ''سبحان اللہ دس بار، الحمدللہ دس بار، اللہ اکبر دس بار''۔ یہ ابن ابوعاصم کے الفاظ ہیں۔ ابن ابوخیثمہ نے اس دوسرے پر اکتفا کیا ہے، حرف زاء میں ام سلیم کا اس سے ملتا جلتا قصہ گزر چکا ہے۔

۱۲۲۳۵ ام مالك انصاریه

مسلم نے اپنی صحیح میں مَعقِل کے طریق سے بحوالہ جابر نقل کیا ہے کہ ام مالک انصاریہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک کپی گھی کا ہدیہ بھیجا کرتی تھیں۔ ان کے بیٹے آتے اور گھی مانگتے، ان کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا، تو وہ اس کپی میں دیکھتیں جس میں وہ نبی علیہ السلام کے پاس گھی بھیجا کرتی تھیں، اس میں گھی ہوتا، بہت عرصہ تک اس میں سے گھی کھاتے رہے، حتیٰ کہ انہوں نے اسے نچوڑ لیا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اسے اسی طرح چھوڑ دیتی تو اسی طرح گھی کھاتے رہتے''۔

---

[1] تجرید (٣٣٤/٢)

[2] طبقات کبریٰ (٢٧٨/٨)

[3] اسد الغابة (٧٥٨٠) تجرید (٣٣٤/٢)

[4] الآحاد والمثانی (٣٤٠٥/٦)

استیعاب کے ذیل میں فرماتے ہیں: مجھے معلوم نہیں یہ وہی ہیں، ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے یا اس کے علاوہ ہیں؟ میں نے کہا: ابن مندہ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک ہیں، کہ انہوں نے فرمایا: ان سے جابر اور عبدالرحمٰن بن سابط اور عیاض بن عبداللہ بن ابوسرح نے روایت کیا، پھر عمرو بن مرہ کے طریق سے بحوالہ ام مالک انصاریہ روایت کیا، فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، بخار سے میرے جبڑے کانپ رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ام مالک! تمہیں کیا ہوا؟'' انہوں نے کہا: مجھے بخار ہے، اللہ اس کا برا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے برا بھلا نہ کہو، کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہ کم کرتا ہے، جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔ ❶

۱۲۲۳۶ ام مالک البهزیه ❶

ابوعمر کا قول ہے، ان سے طاؤس نے بحوالہ ام مبشر، مجاہد کی حدیث کی طرح روایت کی۔

میں کہتا ہوں: اسے ترمذی ❷ نے محمد بن جحادہ کے طریق سے بحوالہ ام مالک بہزیہ روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا اور اسے قریب کر کے بیان کیا، میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس وقت لوگوں میں سب سے بہتر کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنے جانوروں کی زکوٰۃ دیتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو، اور ایسا آدمی جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہو وہ دشمنوں کو ڈرائے اور دشمن اس کو ڈرائیں''۔

ترمذی کا قول ہے: اس طریق سے یہ غریب ہے اسے لیث بن ابوسلیم نے بحوالہ مالک روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: لیث کی روایت کو طبرانی نے عبدالواحد بن زیاد کے طریق سے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، ابن مندہ نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے، فرمایا: اسے جریر نے آخرین میں لیث کے حوالے سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: اسے محمد بن جحادہ نے ایک شخص کے حوالے سے بعض کا قول ہے کہ وہ لیث ہے، نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: نعمان بن منذر نے بحوالہ ام مالک روایت کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: طبرانی کی مسند شامی میں نعمان کی یہ روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اس میں ہے: بحوالہ ام مالک بہزیہ، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ اجر والا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے دشمن کے سامنے ہو، وہ ان کو ڈرائے اور وہ اس کو ڈرائیں''۔

۱۲۲۳۷ ام مالک

شجاع بن حارث سدوسی کی زوجہ ہیں، شجاع کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۳۸ ام مبشر بنت براء ❶

بن معرور انصاریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ام مبشر بنت براء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن اسحاق نے بحوالہ ام بشر بنت براء بن معرور روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمہیں

---

❶ جامع المسانید والسنن (۵۳۰/۱٦) اسد الغابة (٤٩١/٥) ❶ اسد الغابة (۷٥٨١) تجريد (٣٣٤/٢)

❶ ترمذی (۲۱۷۷) ❷ اسد الغابة (۷٥٨٢) تجريد (٣٣٤/٢)

لوگوں میں سب سے بہتر شخص کے بارے میں بتاؤں؟'' کہنے لگے: کیوں نہیں! یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جو نماز قائم کرے اور زکوۃ دے، وہ لوگوں کے شر سے بچ گیا''۔ [1]

دوسری حدیث میں ان کا ذکر ہے، اسے ابوداؤد نے زہری کے طریق سے بحوالہ ابن کعب بن مالک، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ ام بشر نبی کریم ﷺ کی مرض وفات میں آپ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یا رسول اللہ ﷺ! قتل کی تہمت کس پر ہے؟ میں اپنے والد کے قتل کی تہمت اس زہر زدہ بکری پر لگاتی ہوں جو انہوں نے آپ کے ساتھ کھائی...... (الحدیث) اسے دوسرے طریق سے بحوالہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک، انہوں نے پانے والد سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، ان سے جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی، مسلم اور نسائی نے حجاج بن محمد کے طریق سے بحوالہ ام مبشر ان کی حدیث روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں فرماتے ہوئے سنا: ''ان شاء اللہ! بیعت رضوان کے شرکاء میں سے کوئی جہنم میں داخل نہیں ہوگا''۔ (الحدیث)

اسے ابن ماجہ نے ابومعاویہ کے طریق سے بحوالہ حفصہ رضی اللہ عنہا نقل کیا ہے، اور عبداللہ بن ادریس نے اس کی مخالفت کی ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ام مبشر کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر فرماتے ہوئے سنا...... اسے احمد رحمہ اللہ نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے، اور ان کے لیے یہ عنوان قائم کیا ہے: ام مبشر انصاریہ زوجہ زید بن حارثہ، ان کی ایک اور حدیث ہے جسے مسلم نے بھی بحوالہ ام مبشر روایت کیا ہے، یہ عمار بن محمد کی روایت ہے۔ اسی طرح ابومعاویہ کی روایت میں ہے، ابوکریب کی روایت میں ان سے مروی ہے، اسحاق رحمہ اللہ ان کے حوالے سے فرماتے ہیں: کبھی کبھار وہ فرماتے ہیں: بحوالہ ام مبشر اور کبھی ایسا نہیں فرماتے۔

ابن فضیل نے اپنی روایت میں فرمایا: بحوالہ زوجہ زید بن حارثہ اور ان کا نام نہیں لیا۔

اسے بحوالہ اعمش بھی نقل کیا ہے، لیکن ام مبشر کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح اسے ابن جریج کی روایت سے بحوالہ جابر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا، اور لیث کے طریق سے بحوالہ جابر کہ نبی کریم ﷺ ام مبشر کے ہاں ان کے کھجوروں کے باغ میں تشریف لائے اور پوچھا: ''یہ کھجوروں کا باغ مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے؟'' انہوں نے کہا: بلکہ مسلمان نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان جو بھی درخت اگاتا ہے...''۔ (الحدیث) [2]

ان کی ایک اور حدیث ہے جسے احمد نے بحوالہ ام مبشر نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں انصار کے باغ میں تھی..... حدیث عذاب قبر کے بارے میں ہے۔

۱۲۲۳۹ ام مبشر انصاریہ

دوسری خاتون ہیں، وہ براء بن معرور کی زوجہ ہیں اور پہلے والی کی والدہ ہیں۔ مبشر بن براء مذکور کی والدہ ہیں۔ حمیدی نے اپنی مسند میں فرمایا: ہم سے سفیان نے بحوالہ ابن کعب بن مالک، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ ان کے پاس وفات کے

---

[1] الآحاد والمثانی (۳۳۵۸/٦) المعجم الکبیر (۲۷۱/۲۵) مجمع الزوائد (۳۰٤/۱۰) جامع المسانید والسنن (۵۳٦/۱٦)

[2] مسند احمد (۱۹۲/۳)

وقت تھیں، تو ان سے ام مبشر نے کہا: مبشر کو میری طرف سے سلام کہو۔ انہوں نے کہا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی روح سبز پرندے میں جنت کے پھل کھاتی ہے''۔

وہ اس سے پہلے یا بعد زید بن حارثہ کے پاس تھیں، انہوں نے روایت بھی کی۔

۱۲۲۴۰ ام محجن[1]

یہ وہی ہیں جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں، محجنہ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۴۱ ام محمد انصاریہ[2]

ان سے حدیث مروی ہے جسے ابوموسیٰ نے حفص بن ابوداؤد کے طریق سے اور وہ حفص بن سلیمان قاری ہیں جو حدیث کے ایک ضعیف راوی ہیں، بحوالہ ام محمد انصاریہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو اپنے کھانے اور پینے کے وقت یہ پڑھے:

بسم الله خير الأسماء بسم الله رب الارض والسماء بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شيء لم يضره ما أكل و شرب.[3]

۱۲۲۴۲ ام محمد[4]

حاطب بن حارث کی زوجہ ہیں، وہ ام جمیل ہیں، حرف جیم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۴۳ ام محمد[5]

یہ خولہ بنت قیس ہیں، حرف خاء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۴۴ ام مَرْثد أسلميه[6]

بعض کا قول ہے: غنویہ، ابوعمر کا قول ہے، فتح کے دن اسلام لائیں اور نبی ﷺ سے بیعت کی، ان سے ام خارجہ نے جو زید بن ثابت کی زوجہ ہیں، روایت کی۔

میں کہتا ہوں: ام حارثہ کے سوانح میں ان کی حدیث گزر چکی ہے۔

۱۲۲۴۵ ام مسطح قرشیہ تیمیہ[7]

بعض کا قول ہے: مطلبیہ، یہ ابورہم کی بیٹی ہیں، انیس بن عبدالمطلب بن عبدمناف، بعض کا قول ہے: بنت صخر بن عامر بن

---

[1] اسد الغابة (٧٥٨٤) تجريد (٢/٣٣٤) [2] اسد الغابة (٧٥٨٥) تجريد (٢/٣٣٤)

[3] جامع المسانيد والسنن (١٦/٥٣٨) اسد الغابة (٥/٤٩٣) [4] اسد الغابة (٧٥٧٦) تجريد (٢/٣٣٤)

[5] اسد الغابة (٧٥٨٧) تجريد (٢/٣٣٥) [6] اسد الغابة (٧٥٨٨) تجريد (٢/٣٣٥)

[7] اسد الغابة (٧٥٨٩) تجريد (٢/٣٣٥)

کعب بن تیم بن مرہ۔

میں کہتا ہوں: اسی طرح ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے، اور وہ غلط ہے۔ یہ سلمیٰ ام خیر کا نسب ہے جو ابوبکر کی والدہ ہیں، وہ بنت صخر ہیں، پھر اس کے آخر تک بیان کیا، دوسرے راویوں کا قول ہے: وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کی بیٹی ہیں، ان کا نام رائطہ بنت صخر ہے.....الخ۔ اسی طرح ابن سعد کا قول ہے، بعض کا قول ہے: ان کا نام سلمی ہے، بعض کا قول ہے: ریطہ ہے۔ اسے ابن امین نے ابن بشکوال کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ ابن حزم نے جمہرہ میں اس پر یقین کیا ہے، وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔

صحیحین میں قصہ افک میں ان کا ذکر ثابت ہے، جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قضائے حاجت کے لیے نکلیں، ان کا پاؤں لڑکھڑایا، انہوں نے کہا: مسطح ہلاک ہو، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم بدر میں شریک شخص کو برا بھلا کہہ رہی ہو؟ انہوں نے کہا: کیا تمہیں معلوم نہیں جو اس نے کہا ہے؟ پھر افک کا قصہ ذکر کیا، مسطح ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس بارے میں بات کی، ان کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

ابن سعد کا قول ہے: ام مسطح اسلام لائیں، اس کا اسلام سنور گیا، وہ سب لوگوں سے زیادہ مسطح کے خلاف ہوگئی تھیں جب انہوں نے تہمت لگانے والوں کی ہاں میں ہاں ملائی۔

۱۲۲۴۶ ام مسعود انصاریہ [1]

حکم بن ربیع بن عامر زرقی کی زوجہ ہیں۔ بعض کا قول ہے: ان کا نام اسماء ہے، بعض کا قول ہے: حبیبہ بنت شریق ہیں۔

ان سے ان کے بیٹے مسعود بن حکم نے روایت کی، نسائی نے ابن اسحاق کے طریق سے بحوالہ مسعود بن حکم کی والدہ ان کی حدیث نقل کی ہے کہ انہوں نے روایت کیا: گویا میں نے علی بن ابوطالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر پر انصار کی گھاٹی میں دیکھا، وہ کہہ رہے تھے: "اے لوگو! یہ کھانے پینے کے دن ہیں" [2] یعنی منیٰ کے ایام۔

۱۲۲۴۷ ام مسلم اشجعیہ [3]

انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، اہل کوفہ کے ہاں ان کی حدیث ہے۔ اسے ثوری نے روایت کیا ہے، یہ ابوعمر کا قول ہے۔

میں کہتا ہوں: اسے ابن سکن نے ثوری کے طریق سے بحوالہ ام مسلم اشجعیہ روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں چمڑے کے ایک قبے میں تھا: "یہ اچھا ہے اگر اس میں مردار نہ ہو"۔ [4] اسے ابن مندہ نے دو طریق سے نقل کیا ہے، ان میں سے ایک عالی سند سے ثوری تک پہنچتا ہے۔ فرماتے ہیں: اسے قیس بن ربیع نے اسے بحوالہ ام مسلم اشجعیہ اسے روایت کیا ہے، اسے ابن سعد نے بحوالہ ثوری روایت کیا ہے۔

۱۲۲۴۸ ام مسلم [5]

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا ذکر ہے۔ ان کا صحابیہ ہونا معروف نہیں، [6] یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

[1] اسد الغابة (۷۵۹۰) تجريد اسماء الصحابة (۳۳۵/۲) [2] اسد الغابة (۷۵۹۰) تجريد (۳۳۵/۲) [3] الآحاد والمثانی (۳۴۴۵/۶)
[4] اسد الغابة (۷۵۹۱) تجريد (۳۳۵/۲) [5] مسند احمد (۴۳۷/۶) [6] اسد الغابة (۴۹۵/۵)

۱۲۲۴۹ ام مسیّب انصاریہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بخار اور اسے برا بھلا کہنے کے بارے میں ان کی حدیث روایت کی ہے۔ ام سائب میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۵۰ ام مُطاع أسلمیہ ✿

ابوعمر کا قول ہے، مدنیہ ہیں، عطاء بن ابومروان کے پاس بحوالہ ان کے والد ان سے مروی حدیث ہے، ان سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر میں حاضر تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک مرد کے برابر حصہ مقرر کیا، اس میں تردد ہے، خیبر میں ان کا شریک ہونا صحیح ہے۔

ابن مندہ نے اپنے قول ''ام مطاع'' پر اضافہ نہیں کیا۔ عطاء بن ابومروان نے بحوالہ ان کے والد ان کی حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۲۵۱ ام مُعاذ (بے نسبت)

ابوبشر دولابی نے کنیتوں میں ان کی حدیث روایت کی ہے۔ بطریق یحییٰ بن معقل اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، فرماتے ہیں: مجھے ام معاذ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ام معاذ نے بھیجا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ام معاذ اور معاذ کی مغفرت فرما''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین مرتبہ فرمایا، مجھے یہ حدیث عالی سند سے ابن صاعد کی چھٹی حدیث میں ابووقت کے طریق سے ملی ہے۔

۱۲۲۵۲ ام معاذ أنصاریہ ✿

حدیث ام عطیہ میں جو نوحے کی ممانعت پر بیعت کے بارے میں ہے، ان کا ذکر ہے، فرماتی ہیں: ہم میں سے ام سلیم، ام علاء اور ام معاذ کے علاوہ کوئی فوت نہیں ہوئی، مستغفری نے اسی طرح نقل کیا ہے، اور وہ ابن سعد کے ہاں ایوب کی روایت سے بحوالہ ام عطیہ مروی ہے۔

صحیح ✿ میں ایوب کے طریق سے بحوالہ ام عطیہ مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: ام سلیم اور ام علاء اور ابوسبرہ کی بیٹی جو معاذ کی زوجہ ہے...... (الحدیث)

۱۲۲۵۳ ام معاذ أنصاریہ ✿

ابن مندہ کا قول ہے، محمد بن اسحاق نے بحوالہ سالم ابونضر ان کی حدیث روایت کی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض

✿ اسد الغابة (۷۵۹٤) تجرید (۳۳۵/۲) ✿ اسد الغابة (۷۵۹۵) تجرید (۳۳۵/۲)

✿ بخاری (۷۲۱۵) مسلم (۱۱٦۱) ✿ اسد الغابة (۷۵۹٦) تجرید (۳۳۵/۲)

فوت شدہ اصحاب کے پاس گئے، تو انصار کی ام معاذ نامی خاتون کہنے لگیں: اے ابوسائب! تمہیں جنت کی خوشخبری ہو..... (الحدیث) ✿
اس میں ارسال ہے۔

ام علاء کے لیے یہ قصہ معروف ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے، یہ صحیح میں ان کی حدیث سے موصول ہے، ابوسائب عثمان بن مظعون ہیں، شاید یہ کہنے والی زیادہ ہیں یا ان کی دو کنیتیں ہیں۔

۱۲۲۵۴ ام معاذ بنت عبداللہ ✿

بن عمرو بن حرام انصاری، جابر بن عبداللہ کی بہن ہیں۔ ابن سعد ✿ نے بحوالہ واقدی ذکر کیا ہے کہ وہ اسلام لائیں اور بیعت کی۔

۱۲۲۵۵ ام معبد خزاعیہ ✿

یہ وہی ہیں جن کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کر کے پڑاؤ کیا، یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا نام عاتکہ بنت خالد ہے، ان کے بھائی حبیس بن خالد کے سوانح میں حرف خاء میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت کے بعد ان کے پاس ٹھہرنے کا قصہ بیان کرنے والے ایک راوی ہیں، ان کے سوانح میں اس کی طرف اشارہ گزر چکا ہے، اسے ابوعمر نے بحوالہ عبدالوارث بن سفیان نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان کو لکھوایا، فرماتے ہیں کہ ہم سے قاسم بن اصبغ نے بحوالہ ابوہشام محمد بن سلیمان بن حکم انہوں نے میرے دادا ایوب بن حکم سے، انہوں نے حزام بن ہشام سے، انہوں نے اپنے والد حبیس بن خالد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے غلام عامر بن عامر بن فہیرہ تھے۔ ان کو راستہ دکھانے والے عبداللہ بن اریقط تھے۔ وہ ام معبد خزاعیہ کے خیمے کے پاس سے گزرے، وہ بڑے ڈیل ڈول والی تھیں، وہ کعبہ کے صحن میں کھانا کھلاتی اور پانی پلاتی تھیں۔ انہوں نے ان سے گوشت اور کھجور خریدنا چاہا، لیکن اس کے پاس کچھ نہ تھا۔

وہ لوگ بھوکے تھے، خیمہ کے کونے میں بکری تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام معبد! کیا اس کا دودھ ہے؟'' وہ کہنے لگیں: یہ بھوکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں اس کا دودھ دوہ لوں؟'' انہوں نے کہا: ہاں جی! اگر اس میں آپ کو دودھ ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، بسم اللہ پڑھی اور ان کی بکری کے لیے دعا کی تو اس کے تھن دودھ سے بھر گئے، اور وہ جگالی کرنے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا جس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اس کے اوپر جھاگ چڑھ آیا۔ پھر ام معبد کو پلایا تو وہ سیر ہوگئیں۔ پھر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پلایا، وہ بھی سیر ہوگئے، آخر میں خود پیا۔ پھر اسی برتن میں دوبارہ دودھ دوہا اور وہ دودھ ان کے پاس چھوڑ دیا اور وہ بکری ان سے خرید لی۔ اور یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوگئے۔ پھر لمبی حدیث ذکر کی۔

ابن سکن نے خود ام معبد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے، اسے ابن اشعث حفص بن یحییٰ کے طریق سے نقل کیا ہے کہ

✿ المعجم الكبير (٣٥٢/٢٥) مجمع الزوائد (١٩/٣) جامع المسانيد والسنن (٥٤٢/١٦)

✿ تجريد (٤١١/٢) ✿ طبقات كبرىٰ (٢٨٨/٨) ✿ اسد الغابة (٧٥٩٧) تجريد (٣٣٥/٢)

ہم سے حزام بن ہشام نے بحوالہ خنیس روایت کیا، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد کو بحوالہ ام معبد بنت خالد جوان کی پھوپھی ہیں، حدیث نقل کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر ان کے ہاں اترے، وہ دونوں ایک سواری پر تھے، جب آپ ﷺ مدینے کی طرف روانہ ہوئے، ام معبد نے ان کی طرف ایک بکری بھیجی۔ آپ ﷺ نے قریب کر کے اس کے تھنوں کو دیکھا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! اس بکری کے دودھ ہے''۔ فرماتے ہیں: وہ بیٹھی ہوئی اپنا چبوترہ ٹھیک کر رہی تھیں، عرض کرنے لگیں: بکری واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! ایسی بکری بھیجو جس کے دودھ نہ ہو''۔ فرماتی ہیں: میں نے ایک جوان مینمی بھیج دی، جسے آپ ﷺ نے قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے جب بکری کو دیکھا تو فرمایا: مجھے لگتا ہے یہ بکری ہمیں اور ہماری جماعت کے سالن کے لیے کافی ہوگی۔

پھر بطریق ابوالنضر بحوالہ ام معبد روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں فروکش ہوئے، انہوں نے ہدیۃً ایک بکری خدمت میں بھیجی۔ آپ ﷺ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا جوان کے لیے بڑا شاق تھا۔ لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے یہ بکری اس لیے واپس کر دی ہے کیونکہ یہ دودھیا تھی۔ تو انہوں نے ایک میمنہ بھیجا جسے آپ ﷺ نے قبول کر لیا۔

واقدی نے ام معبد کے واقعہ میں اس بکری کا واقعہ نقل کیا جس کے تھنوں پر رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک پھیرا تھا کہ وہ بکری یوم الرمادہ قحط کا مشہور سال تک زندہ رہی۔ فرماتی ہیں: ہم صبح و شام اس کا دودھ دھوتے جبکہ آس پاس میں کہیں دودھ نہ ملتا تھا۔

ابن سعد بحوالہ بحواقدی وہ حزام بن ہشام سے اس کا مفہوم روایت کرتے ہیں جس میں یہ اضافہ ہے، ام معبد ان دنوں مسلمان تھیں۔ واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ان کے علاوہ کا قول ہے: وہ اس کے بعد آئیں، مسلمان ہوئیں اور بیعت کی۔ پھر واقدی ہی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ اہل مکہ کو معلوم نہ ہو سکا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرف گئے ہیں، یہاں تک کہ انہیں مکہ کے بالائی حصہ میں بچوں اور غلاموں کی آواز سنائی دی جو آپ کے پیچھے جا رہے تھے اور آپ کی شخصیت نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ جو تمام لوگوں کا رب ہے، اپنا بہترین بدلہ ان دو دوستوں کو عطا فرمائے، جنہوں نے ام معبد کے خیمے میں آرام کیا۔ بنوکعب کی عورت کا مکان کس قدر مبارک ہے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ مسلمانوں کے لیے گھات ہے۔

عمر بن شبہ نے کتاب مکہ میں لکھا ہے کہ ام معبد بنت اشعر آئیں، ان کا سراقہ بن جعشم کے ساتھ پیش آمدہ واقعہ ذکر کیا۔

۱۲۲۵۶ ام معبد بنت عبداللہ [1]

بن عمر بن حرام انصاریہ، جابر بن عبداللہ کی بہن ہیں۔ واقدی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۲۵۷ ام معبد (قرظہ کی مولاۃ ہیں) [2]

بن کعب انصاریہ۔ ابن مندہ کا قول ہے: ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ موسیٰ بن محمد انصاری نے بحوالہ ام معبد قرظہ کی مولاۃ روایت کیا ہے، فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مکئی کا نبیذ پلاتی تھیں، جن میں معاذ بن جبل بھی تھے، کسی نے ان سے کہا کہ تارکول ملا برتن کا نبیذ جس کا ذکر کیا جاتا ہے، وہ کہاں تھا؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ کو حرام

---

[1] تجرید (۳۳۵/۲) [2] اسد الغابة (۷۵۹۸) تجرید (۳۳۵/۲)

سمجھنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس کے حرام کردہ کو حلال سمجھنے والا۔ رہا دُبا تو وہ کدو ہے، اور حنتم تو وہ مٹکے ہیں جو عجم کی زمین میں ہوتے ہیں اور نقیر وہ کھجوروں کی جڑیں ہیں، ان سے نبی علیہ السلام نے روکا تھا۔ ابن سکن کو تردد ہے آیا یہ ام معبد وہی ہیں جو دعا کی حدیث روایت کرتی ہیں، جن کا عنقریب ذکر ہوگا یا کوئی اور ہیں۔

۱۲۲۵۸ ام معبد زوجہ کعب ✿

بن مالک، محمد بن اسحاق نے بحوالہ معبد بن کعب بن مالک انہوں نے اپنی والدہ سے حدیث روایت کی ہے، انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھجور اور کشمش کی اکٹھی نبیذ نہ بناؤ، ہر ایک کی علیحدہ نبیذ بناؤ''۔ ✿ اسے احمد، طبرانی اور ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔

۱۲۲۵۹ ام معبد (بے نسبت) ✿

بعض کا قول ہے: انصاریہ ہیں، عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے بحوالہ ام معبد ان کی حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر رہے تھے: ''اے اللہ! میرے دِل کو نفاق سے، میرے عمل کو ریا کاری سے، میری زبان کو جھوٹ سے، میری آنکھ کو خیانت سے پاک کردے، تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے، اور جو کچھ دِلوں میں مخفی ہے''۔ ✿

اسے ابونعیم نے نقل کیا ہے اور خزاعیہ سے علیحدہ اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کی پیروی کی ہے، رہے ابن سکن تو انہوں نے اسماء میں عاتکہ میں خزاعیہ کے سوانح میں حدیث کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ام معبد کے مولیٰ نے ام معبد سے دعا کے بارے میں حدیث ذکر کی، پھر کنیتوں میں فرمایا: ام معبد انصاریہ، دو خیموں والی یعنی خزاعیہ نہیں، پھر اسی سند اور متن سے دوسرے شیخ سے حدیث بیان کی۔ پھر فرمایا: ان ام معبد کی اس حدیث کے علاوہ مجھے کوئی اور روایت نہیں کی۔ اس کی اسناد میں تردد ہے، ایسا ہی ہے جیسا کہ انہوں نے کہا، وہ فرج بن فضالہ کی روایت بحوالہ ابن انعم ہے، وہ دونوں ضعیف راوی ہیں، پھر فرمایا: بحوالہ ابن حارث، انہوں نے ام معبد مولاۃ قرظہ سے ظروف کے بارے میں حدیث روایت کی، مجھے معلوم نہیں کہ یہ وہی ہیں یا اس کے علاوہ ہیں۔ باوجودیکہ وہ مضبوط حافظے والے ہیں لیکن اس سلسلے میں ان کی بات قابل اعتراض ہے۔

۱۲۲۶۰ ام معبد ام مغیث میں ان کا ذکر آئے گا۔

۱۲۲۶۱ ام مَعقل اسدیہ ✿

ابومعقل کی زوجہ ہیں، بعض کا قول ہے: اشجعیہ ہیں، بعض نے کہا: انصاریہ ہیں۔ اصحاب سنن ثلاثہ میں ان کی حدیث مروی ہے۔

✿ اسد الغابة (۷۵۹۹) تجريد (۳۳۵/۲)

✿ مسند احمد (۱۸۱٦) المعجم الكبير (۳۵٤/۲۵) جامع المسانيد والسنن (۳۵٤/۱٦)

✿ اسد الغابة (۷٦۰۰) تجريد (۳۳٦/۲)

✿ جامع المسانيد والسنن (۵٤۵/۱٦) اسد الغابة (٤۹۷/۵)

✿ اسد الغابة (۷٦۰۱) تجريد (۳۳۷/۲)

اس کا مفصل بیان رجال کی کنیتوں میں ان کے شوہر کے سوانح میں گزر چکا ہے، ان کی حدیث کی سند میں اختلاف کا ذکر ہے۔ ''رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''۔ بعض کا قول ہے: صحیح میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں جن خاتون کا ذکر ہے، ان سے مراد یہی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی ایک خاتون سے فرمایا: ''تمہیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس نے روکا؟'' فرماتی ہیں: ہمارا ایک اونٹ تھا، اس پر ابوفلاں اوران کے شوہر کی بیٹی اوران کا بیٹا سوار ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان کا مہینہ آئے تو عمرہ کرو، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''۔

لیکن مسلم میں ثابت ہے کہ یہ ام سنان ہیں، اگرچہ ان کی کنیت میں اختلاف ہو یا بہت سے قصے ہوں، وہ زیادہ مناسب ہے۔

۱۲۲۶۲ ام مغیث*

ابن مندہ کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔ پھر سعید بن ابومریم کے طریق سے بحوالہ ام مغیث حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دوشریکوں سے منع فرمایا ہے۔

میں کہتا ہوں: فرماتے ہیں: وہ کھجور اور کشمش ہیں، طبرانی نے اضافہ کیا ہے کہ ام مغیث ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کی دادی ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ ابوعمر کا قول ہے، اہل مدینہ میں ان کا شمار ہے۔ عبداللہ بن یوسف کے ہاں بحوالہ ان کے والد، ان سے مروی حدیث ہے، دوشریکوں اورنشہ آور چیز کے حرام ہونے کے بارے میں، بعض کا قول ہے یہ ام ابن ابوعبدالرحمٰن کی والدہ ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی۔ ابن فرضی نے ذکر کیا ہے کہ ابن وہب نے مذکورہ حدیث روایت کی کہ محمد بن وضاح نے اس کا تعاقب کیا ہے۔ پھر اسے بحوالہ حرملہ بیان کیا ہے کہ ابن وہب نے اس میں خطا کی، فرماتے ہیں: ام مغیث، وہ ام معبد ہیں۔

میں کہتا ہوں: گویا اس دعوے پر مجبور کرنے والی چیز متن کا اتحاد ہے۔ اس کا وصف یہ ہے کہ انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی، اس میں تردد ہے، کیونکہ دونوں حدیثوں کا مخرج مختلف ہے۔ ایک ہی حدیث کی روایت پر دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے۔ ان کا ایک ہی صفت پر اجتماع بعید نہیں، ابن وہب پر اس کے حفظ کے ساتھ وسعت روایت کا حکم مردود ہے۔ اگر یہ ابومغیث کے قول کے ساتھ متفرد ہے تو وہ متفرد نہیں، بلکہ سعید بن ابومریم نے اس سے موافقت کی، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ ابن عبدالبر نے ام معبد کے سوانح ام مغیث کے بعد نقل کیے ہیں، فرماتے ہیں: دوشریکوں کے بارے میں روایت کی۔ ان سے معبد بن کعب نے روایت کی، پھر میں نے خطیب کی مؤتلف میں پایا، ام مغیث، پھر ابن عبدالحکم کے طریق سے بحوالہ ابن وہب پوری حدیث روایت کی، پھر خطیب نے فرمایا: پھر میں نے حدیث کو دوسرے طریق سے پایا، فرماتے ہیں کہ اس میں ام معتب ہیں، پھر اسے بکر بن یونس بن بکیر کے طریق سے بحوالہ عبدالجبار اسے روایت کیا۔

میں کہتا ہوں: یہ اس کی تحریر میں تیسرا اختلاف ہے، اوراسحاق بن ابوفروہ بہت ضعیف ہیں۔

---

* اسد الغابة (۷٦۰۲) تجريد (۲/۳۳٦)

۱۲۲۶۳ ام مغیرہ بنت نوفل ✿

بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمیہ، کنیتوں میں تمیم داری کے مولیٰ ابو براء کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تمیم سے ان کے والد کی اجازت سے ان کا نکاح کرا دیا، تجرید میں اس کی اصل کی اتباع میں لکھا ہے، ام مغیرہ بن نوفل، بحوالہ ابوموسیٰ نقل کیا ہے۔ وہ لفظی غلطی ہے، صحیح یہ ہے: بنت نوفل جیسا کہ میں نے ذکر کیا، اسی طرح ابوموسیٰ کے ذیل میں ہے۔

۱۲۲۶۴ ام مکتوم

فاکہی کی کتاب اخبار مکہ کی جلد ثانی کے آخر میں اس کا ذکر ہے، عطاء کی روایت میں بحوالہ فاطمہ بنت قیس ان کا ذکر ہے۔

۱۲۲۶۵ ام منذر بنت قیس ✿

بن عمرو بن عبید بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ نجاریہ۔ طبرانی کا قول ہے: ان کا نام سلمٰی بنت قیس ہے۔ سلیط بن قیس کی بہن ہیں، بنو مازن بن نجار سے ہیں۔

میرے نزدیک وہ اس کے علاوہ ہیں، سلمٰی بنت قیس کی حدیث بیعت میں گزر چکی ہے، ام منذر کی حدیث کو ابوداؤد ✿ اور ترمذی، ابن سعد، ابن ماجہ نے فلیح بن سلیمان کے طریق سے بحوالہ ام منذر بنت قیس انصاریہ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار تھے، ان کے پاس کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کھانے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! رُک جاؤ، تم بیمار ہو''۔ یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رُک گئے۔ فرماتی ہیں: میں نے آپ کے لیے جو چقندر تیار کیے تھے وہ لے کر آئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! اس میں سے کھاؤ، یہ تمہارے لیے اچھا ہے''۔

الفاظ ابوداؤد کے ہیں، ترمذی کا قول ہے: حسن غریب ہے، ہم اسے حدیث فلیح کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس بات کا تعاقب کیا ہے کہ وہ ابن ابوفدیک کے طریق سے، بحوالہ یعقوب اسی طرح مروی ہے۔

میں کہتا ہوں: فلیح بن سلیمان اسلمی، ان کی کنیت ابویحییٰ اور ابن محمد ہے، جو بخاری کے رجال میں سے ہیں اور ابن ابوفدیک، ان کے ساتھیوں میں سے ہیں، گویا انہوں نے ان کے حوالے سے اسے محمول کیا ہے، ان کے بیٹے کا نام کم سنی کی وجہ سے صاف نہیں لیا۔ محمد بن اسحاق کا قول ہے: محمد بن ابویحییٰ جو ابراہیم شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ کے والد ہیں کے ساتھ مل گیا، وہ ان سے ملے نہیں، بلکہ فلیح کی طرف خبر راجع ہوگی، جیسا کہ ترمذی کا قول ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ✿ کا قول ہے، ان کی والدہ رغیبہ بنت زرارہ بن عبید بن عدس نجاریہ ہیں، ان سے قیس بن صعصعہ بن وہب نے نکاح کیا۔

✿ اسد الغابۃ (۷٦٠٣) تجرید (۳۳٦/۲) ✿ اسد الغابۃ (۷٦٠٤) تجرید (۳۳٦/۲)

✿ ابوداؤد (۳۸۵٦) ✿ طبقات الکبریٰ (۳٠۸/۸)

۱۲۲۶۶ ام منظور بنت محمد ✿[1]

بن سلمہ انصاریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابن اثیر ✿ نے ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۱۲۲۶۷ ام منظور بنت محمود ✿

بن سلمہ انصاریہ، ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ یہ ہند کی سگی بہن ہیں، جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے، پہلی والی میں ان کا ذکر نہیں کیا، فرماتے ہیں: ان سے لُبید فقیہ کی ولادت ہوئی، انہوں نے اس کا نام اپنے والد کے نام پر رکھا، اسی طرح ان سے منظور بن لبید کی ولادت ہوئی جس پر ان کی کنیت ہے، وہ محمود سے بڑے ہیں۔

۱۲۲۶۸ ام منیع، شُباث کی والدہ ✿

بعض کا قول ہے: یہ اسماء بنت عمرو ہیں، حرف الف میں جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن سعد ✿ نے واقدی کے حوالے سے اپنی مسند سے جسے وہ ام عمارہ تک لے گئے ہیں، نقل کیا ہے۔ فرماتی ہیں: بیعت عقبہ کی رات مرد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ جب میں اور ام منیع باقی رہ گئیں تو میرے شوہر غزیہ بن عمرو نے پکارا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ دو عورتیں ہمارے ساتھ آپ ﷺ سے بیعت کرنے حاضر ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم دونوں سے بیعت لے لی، میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا''۔

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح فرمایا: ان کی والدہ اپنے شوہر خدیج بن سلامہ کے ساتھ عقبہ میں اور خیبر میں بھی حاضر تھیں۔

القسم الثانی خالی ہے۔

القسم الثالث

۱۲۲۶۹ ام منہال

مالک بن نویرہ تمیمی کی زوجہ ہیں، ان کے شوہر کے سوانح میں ان کا ذکر ہے۔

۱۲۲۷۰ ام مہاجر رومیہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام لائیں، بخاری رحمۃ اللہ علیہ ادب المفرد میں فرمایا: ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، وہ فرماتے

✿ اسد الغابة (٦٧٠٥) ✿ اسد الغابة (٤٩٨/٥) ✿ تجريد (٣٣٦/٢)

✿ اسد الغابة (٧٦٠٦) تجريد (٣٣٦/٢) ✿ طبقات الكبرىٰ (٢٩٨/٨)

ہیں کہ ہم سے عبدالواحد نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے ایک بوڑھی خاتون ثوبیہ جو علی بن غراب کی دادی ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے ام مہاجر نے روایت کی، فرماتی ہیں کہ میں اور چند رومی لڑکیاں قیدی بنائی گئیں، ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام پیش کیا۔ میرے اور ایک اور لڑکی کے علاوہ کسی نے اسلام قبول نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: ان دونوں کا ختنہ کرو اور انہیں پاک کرو۔ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتی تھی۔

۱۲۲۷۱ ام موسیٰ لخمیہ

نصیر لخمی کی زوجہ ہیں، جو موسیٰ بن نصیر کے والد ہیں۔ یہ مشہور امیر ہیں جنہوں نے اُندلس فتح کیا، انہوں نے نبوت کا زمانہ پایا۔ رشاطی نے ذکر کیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ یرموک میں حاضر تھیں تو انہوں نے اس وقت ایک کافر کو قتل کیا اور اس کا سامان اتار لیا، عبدالعزیز بن مروان ان سے یہ واقعہ سنتے تو وہ ان سے بیان کرتیں، کہتیں: ہم عورتوں کی جماعت میں تھیں، اچانک مردوں نے حملہ کیا تو مجھے ایک کافر کسی مسلمان کو گھسیٹتے ہوئے نظر آیا۔ میں نے جلدی سے خیمے کا کھونٹا لے کر قریب ہو کر اس کا سر کچل دیا اور اس کا سامان لینے لگی تو وہی مسلمان مرد میری مدد کرنے لگا۔

القسم الرابع

۱۲۲۷۲ ام محمد بن حاطب

یہ ام جمیل ہیں، جس نے ام محمد کے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے، اسے وہم ہوا ہے کیونکہ ان کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے، حرف عین کے آخر میں، میں نے اس کے فساد کا ذکر کر دیا ہے۔

۱۲۲۷۳ ام معبد

قسم اوّل میں ان کے بارے میں قول گزر چکا ہے۔

۱۲۲۷۴ ام معتب

ابن وضاح کے دعوے کے شروع میں گزر چکا ہے کہ ابن وہب نے ان کے بارے میں لفظی غلطی کی ہے۔

حرف نون

القسم الاوّل

۱۲۲۷۵ ام نبیط [1]

ابن اثیر [2] کا قول ہے، ان کے نام میں اختلاف ہے۔

میں کہتا ہوں: میں نے فاطمہ بنت منجی کے سامنے بحوالہ سلیمان بن حمزہ اور ابونصر بن شیرازی پڑھا۔ نبیط بن جابر اپنی دادی ام نبیط سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ ہم نے بنونجار کی ایک لڑکی کو تیار کر کے اس کے خاوند کی طرف رخصت کیا، میں بنونجار کی عورتوں کے ساتھ تھی، میرے ساتھ ڈفلی تھی جسے بجا کر میں کہہ رہی تھی:

''ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، تم ہمیں سلام کرو، ہم تمہیں سلام کرتے ہیں، اگر سرخ سونا نہ ہوتا تو یہ تمہاری وادی میں نہ اترتی''۔

فرماتی ہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے پاس کھڑے ہو کر فرمانے لگے: ''ام نبیط یہ کیا کہہ رہی ہے؟'' میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں، اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! ہمارے بنی نجار کی ایک لڑکی کی رخصتی ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تم کیا کہہ رہی تھی؟'' تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یوں کہو! اگر سفید گندم نہ ہوتی تو تمہاری لڑکیاں موٹی نہ ہوتیں''۔

میں کہتا ہوں: یہ حدیث غریب ہے، اسے ابن مندہ نے بحوالہ .... [3] اسے ابن اثیر نے بحوالہ ابوقاسم بن ابوعلاء نقل کیا ہے، گویا ہمارے شیخ نے ان سے سنا، ابونعیم کا قول ہے: اُن کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

میں کہتا ہوں: ابونعیم نے ذکر کیا ہے کہ ان کا نام نائلہ بنت صحاس ہے، میں نے اسے حرف نون میں ذکر کیا ہے، یہ ان کی شرط کے مطابق ہے پھر بھی انہوں نے ان کا ذکر چھوڑ دیا۔

۱۲۲۷۶ ام نصر محاربیہ [1]

ابن اسحاق نے ان کی حدیث بحوالہ ابونصر محاربیہ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پالتو گدھوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا، فرماتے ہیں: ''کیا وہ چارہ اور درخت کے پتے نہیں کھاتے؟'' انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''تو ان کا گوشت کھاؤ''۔ اسے طبرانی [2] اور ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔ ابوعمر کا قول ہے: ابراہیم بن مختار رازی بحوالہ محمد بن اسحاق ان کے ذکر میں تنہا ہیں، یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کی حدیث بطور دلیل لی جاتی ہے۔

---

[1] اسد الغابة (۷٦۰۸) تجرید (۳۳٦/۲) [2] اسد الغابة (٤۹۹/٥) [3] بیاض فی الأصل

[1] اسد الغابة (۷٦۰۹) تجرید (۳۳٦/۲) [2] المعجم الکبیر (۳۹۰/۲٥)

۱۲۲۷۷ ام نعمان بنت رواحہ

یہ عمرہ ہیں، صحیح ابوعوانہ میں اس حدیث میں ان کی کنیت ہے جسے مسلم نے ان کے نام سے نقل کیا ہے۔

۱۲۲۷۸ ام نهشل بنت عبیدہ

ابن سعید بن العاص بن امیہ، ان کے والد بدر میں قتل ہوئے۔ وہ مکہ میں تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلاب سے غرق ہوئیں۔ یہ اس کتاب کی شرط کے مطابق ہیں، جبکہ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ میں کوئی ایسا موجود نہ تھا جو اسلام نہ لایا ہو۔ فاکہی نے کتاب مکہ میں فرمایا: اسلام کے زمانے میں مکہ میں جو سیلاب آیا وہ سیلان ام نہشل تھا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آیا۔ مکہ کے بلند حصے سے آیا یہاں تک کہ مسجد حرام میں داخل ہوگیا۔ اس کا بہاؤ دو حویلیوں کے درمیان تھا۔ ام نہشل بنت عبیدہ بن سعید بن العاص بن امیہ اس میں بہہ گئیں۔ پھر مکہ کے زیریں حصے سے انہیں نکالا گیا، اس سیلاب کا نام سیلاب ام نہشل رکھا گیا۔

۱۲۲۷۹ ام نیار بنت زید [1]

بن مالک بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل انصاریہ، پھر اشہلیہ جو سعد بن زید کی بہن ہیں، واقدی نے بیعت کرنے والی صحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن سعد [2] کا قول ہے: ہمیں انصار کے نسب میں ان کا ذکر نہیں ملا۔

نوٹ: قسم ثانی، ثالث اور رابع خالی ہیں۔

---

[1] تجرید (۲/۳۳۶) [2] طبقات کبریٰ (۸/۲۲۴)

حرف الھاء

القسم الاوّل

۱۲۲۸۰ ام ھاشم [1]

ام ہشام میں ان کا ذکر آئے گا۔ ابن عبدالبر [2] کا قول ہے، ان سے خبیب بن عبدالرحمٰن بن یساف نے روایت کی ہے۔ ابن فتحون نے ان کا تعاقب کیا ہے کہ خبیب نے ان کے واسطے سے روایت کی ہے، ایسا ہی ہے جوانہوں نے کہا۔

۱۲۲۸۱ ام ھانئ بنت ابوطالب [3]

بن عبدالمطلب بن ہاشم ہاشمیہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد ہیں، بعض نے کہا: ان کا نام فاختہ ہے، ایک قول ہے کہ ان کا نام فاطمہ ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام ہند ہے۔ پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ ہبیرہ بن عمرو بن عائذ بن عمر بن عمران مخزومی کی زوجہ ہیں۔

ابن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کے پاس ام ہانی کے نکاح کا پیغام بھیجا، اور ہبیرہ نے بھی نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے ہبیرہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عتاب کیا، تو ابوطالب کہنے لگے: اے میرے بھتیجے! ہم نے انہیں رشتہ دیا ہے، شریف آدمی، شریف آدمی کو بدلہ دیتا ہے۔

پھر اسلام نے ام ہانی اور ہبیرہ کے درمیان تفریق کرا دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کا پیغام دیا۔ وہ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! میں آپ سے جاہلیت میں محبت رکھتی تھی اب اسلام میں کیسے نہ رکھوں! لیکن میں ایک مصیبت زدہ عورت ہوں، مجھے ناپسند ہے کہ آپ کو ایذاء پہنچاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں میں سے بہتر عورتیں، اونٹوں پر سوار ہونے والی قریش کی عورتیں ہیں، اولاد پر شفقت کرتی ہیں.....''۔ (الحدیث) [4]

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند سے بحوالہ شعبی نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی کو نکاح کا پیغام دیا، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی آنکھ اور کان سے زیادہ آپ کو محبوب رکھتی ہوں۔ شوہر کا حق بہت بڑا ہے، مجھے یہ خوف ہے کہ شوہر کا حق ادا نہ کرسکوں.....پھر حدیث ذکر کی۔

ابونوفل بن ابوعقرب کے طریق سے ہے۔ فرماتے ہیں: ان کو نکاح کا پیغام دیا تو آپ نے اپنے سامنے موجود دونوں بچوں سے کہا: ''دودھ پینے کے لیے یہ کافی ہے اور ساتھ لیٹنے کے لیے یہ کافی ہے''۔ پھر حدیث ذکر کی۔ یہ دونوں مرسل ہیں۔

---

[1] الاستیعاب (٣٦٥٤) [2] الاستیعاب (١٩٦٣/٤) [3] اسد الغابۃ (٧٦١٢) الاستیعاب (٣٦٥٤) تجرید (٣٣٧/٢)

[4] بخاری (٥٣٦٥) مسلم (٦٤٠٣) مسند (٢٦٩/٢)

سدی کے طریق سے بحوالہ ابوصالح مولیٰ ام ہانی مروی ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ام ہانی کو نکاح کا پیغام دیا، تو وہ کہنے لگیں: میں عیال دار ہوں۔

جب ان کے بیٹے بڑے ہو گئے تو انہوں نے اپنے نفس کو آپ ﷺ پر ہبہ کر دیا، تو کہا: اب ایسا نہیں ہو سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت اتاری: ﴿آپ کی پھوپھی زاد اور آپ کی ماموں زاد اور آپ کی خالہ زاد اور جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی﴾۔ [1]

ابوعمر کا قول ہے: جب مکہ فتح ہوا تو ہبیرہ نجران کی طرف بھاگ گیا، اس بارے میں شعر کہے اور اپنے فرار کے بارے میں معذرت کی، جب اسے یہ معلوم ہوا کہ ام ہانی اسلام لے آئی ہیں تو ان کے بارے میں شعر کہے، اس کا ان سے ایک بیٹا عمرو جس پر اس کی کنیت تھی، اور ہبیرہ اور ان دونوں کے علاوہ.... ام ہانی نے نبی کریم ﷺ سے احادیث روایت کیں، جو کتب ستہ وغیرہ میں ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے جعدہ، ان کے بیٹے یحییٰ اور ان کے پوتے ہارون نے روایت کی، ان کے موالی ابومرہ، ابوصالح، ان کے چچا زاد عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی، ان کے بیٹے عبداللہ، عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ، مجاہد، عروہ، اور دوسرے لوگوں نے روایت کی، ترمذی وغیرہ کا قول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد زندہ رہیں۔

۱۲۲۸۲ ام هانئ انصاریه [2]

ابوعمر کا قول ہے: ابن لہیعہ کے پاس ان کی روایت بحوالہ ابواسود مروی ہے کہ انہوں نے درہ بنت معاذ سے بحوالہ ام ہانی انصاریہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، فرمانے لگیں: جب ہم مر جائیں کیا ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''روح پرندے میں درخت کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی''۔ [3]

اسے ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابن سعد، ابن ابوخیثمہ نے بحوالہ اشعث روایت کیا ہے۔ اسی طرح حسن بن سفیان نے بحوالہ حسن اسے نقل کیا ہے۔ ابوعمر [4] کا قول ہے، اس کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کا قول ہے: بحوالہ ام ہانی اور بعض فرماتے ہیں: ام قیس۔

میں کہتا ہوں: ام قیس میں گزر چکا ہے کہ عقیلی نے حدیث کو انہی الفاظ میں ابن لہیعہ کے طریق سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں: بحوالہ ام قیس ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے، ابوموسیٰ نے ان کی پیروی ضعیف حدیث سے کی ہے، بروایت حسن بن ابوجعفر بحوالہ ام ہذیل کہ رسول اللہ ﷺ کسی زمین میں تشریف لے گئے تو چرواہے کو کپڑوں کے بغیر دیکھا۔ تو فرمایا: ''اے فلاں! کوئی جگہ دیکھو، اور وہاں یہ بکریاں چھوڑ دو، اپنی مزدوری پوری لے کر اپنے گھر چلے جاؤ''۔ وہ کہنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں جائیداد کا نظام و انصرام اچھے طریقے سے نہیں کر سکتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! ہمیں ایسے شخص کی ضرورت نہیں جسے تنہائی میں بھی اللہ سے حیا نہ ہو''۔ [5]

---

[1] سورة الاحزاب الآية (۵۰) [2] اسد الغابة (۷٦۱۱) الاستيعاب (۳٦۸۵) تجريد (۳۳۷/۲)

[3] مسند احمد (٤۲۵/٦) مجمع الزوائد (۳۲۹/۲) اتحاف السادة المتقين (۳۸۷/۱۰) كنز لاعمال (۳۲۵٤)

[4] الاستيعاب (۱۹٦٤/٤) [5] جامع المسانيد والسنن (۵۸۹/۱٦) اسد الغابة (۵۰۳/۵)

ذہبی کا قول ہے: حدیث مرسل ہے، اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

میں کہتا ہوں: رہی اس کی ضعیف سند تو وہ واضح ہے، کیونکہ لیث ضعیف ہے اور حسن متروک ہیں۔ مسلم اور ان کی والدہ دونوں مجہول ہیں، کیونکہ ابونعیم کے شیخ اور ان کے شیخ کے شیخ میں اختلاف ہے۔ رہا مرسل ہونا تو اگر ام ہذیل، حفصہ بنت سیرین ہیں تو اس کا احتمال ہے، لیکن اس کے ارادے میں ان کا کلام واضح نہیں، اگر وہ اس کے علاوہ ہیں تو گویا اس پر تنبیہ ہونی چاہیے۔

۱۲۲۸۴ ام ابوہریرہ [1]

ان کا نام امینہ ہے، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۱۲۲۸۵ ام ہشام بنت حارثہ [2]

بن نعمان انصاریہ۔ ان کے والد کے سوانح میں ان کا نسب گزر چکا ہے۔ ابوعمر کا قول ہے، ام ہاشم، بعض نے کہا: ام ہشام، احمد بن زہیر نے فرمایا: میں نے اپنے والد کو بحوالہ ام ہشام بنت حارثہ فرماتے ہوئے سنا، میں نے بیعت رضوان میں بیعت کی، مسلم نے حبیب بن عبدالرحمٰن کے طریق سے بحوالہ حارثہ نقل کیا ہے، فرماتی ہیں: ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا، میں نے سورۃ ﴿ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ ﴾ [3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد کی..... (الحدیث) [4]

اسے اصحاب سنن نے دوسرے طریق سے، بحوالہ ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان نقل کیا ہے۔ ان میں سے بعض نے دوسرے قصے کو مختصر کیا ہے۔

ام ہاشم کے حالات میں گزر چکا ہے جو کچھ ابن عبدالبر نے اس بارے میں لکھا، ابن سعد کا قول ہے: ام ہشام بنت حارثہ، بنو مالک بن نجار سے ہیں، ان کی والدہ ام خالد بنت خالد بن یعیش بن قیس بن زید مناۃ ہیں، ان سے عمارہ بن حجاب بن سعد بن قیس نے نکاح کیا، اسلام لائیں اور بیعت کی، اور حدیث سنور، بحوالہ واقدی ان کی سند سے جو ان تک پہنچتی ہے روایت کی ہے، اور ابن اسحاق کے طریق سے طویل حدیث اپنی سند سے جو یحییٰ بن عبداللہ تک پہنچتی ہے ان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۱۲۲۸۶ ام ابوہیثم بن تیہان انصاری [5]

مسند بزار میں ان کا ذکر آیا ہے۔

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث دونوں خالی ہیں۔

القسم الرابع

۱۲۲۸۷ ام ہلال بنت بلال [6]

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے، اور مسلم کے لیے نقل کیا ہے، ابونعیم نے اس پر عیب لگایا ہے۔ پھر فرمایا، صحیح یہ ہے: ام بلال بنت بلال۔

---

[1] اسد الغابة (٧٦١٤) تجريد (٢/٣٣٧) [2] اسد الغابة (٧٦١٥) تجريد (٢/٣٣٧) [6] تجريد (٢/٣٣٧)

[3] سورة ق الآية (١) [4] مسلم (٢٠١٢) ابوداؤد (١١٠٠) نسائی (٩٤٨) [5] اسد الغابة (٧٦١٦) تجريد (٢/٣٣٧)

حرف واؤ

القسم الاوّل

۱۲۲۸۸ ام وائل بنت معمر جمحیہ

جمیل بن معمر کی بہن ہیں، بعض کا قول ہے: انہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے۔

۱۲۲۸۹ ام ورقہ بنت حمزہ [1]

بن عبدالمطلب، ابوموسیٰ نے بحوالہ مستغفری ان کا ذکر کیا ہے۔ اور بحوالہ ابن حبان نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا قول ہے: امامہ۔ بعض نے کہا: اس کے علاوہ ہیں، اور ان کی کنیت ام ورقہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۲۹۰ ام ورقہ بنت عبداللہ [1]

بن حارث بن عویمر بن نوفل انصاریہ، بعض کا قول ہے: ام ورقہ بنت نوفل ان کے جد اعلیٰ کی طرف ان کی نسبت کی گئی۔

ابوداؤد [2] نے وکیع کے طریق سے بحوالہ ام ورقہ بنت نوفل حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدر میں جہاد کیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے ساتھ آؤں، میں مریضوں کی دوا کروں گی، ہوسکتا ہے کہ اللہ مجھے شہادت عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھر میں قرار پکڑو، اللہ تمہیں شہادت دے گا''۔ اس لیے انہیں شہیدہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے قرآن پڑھ لیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ اپنے گھر میں اذان دینے کے لیے مؤذن رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ انہوں نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو مدبر بنایا ہوا تھا۔ ایک رات وہ دونوں ان کے پاس آئے، اور ان کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا۔ وہ فوت ہوگئیں تو یہ دونوں چلے گئے۔ صبح کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کر کے کہنے لگے، کسے ان دونوں کے بارے میں علم ہے؟ یا جس نے انہیں دیکھا ہے وہ انہیں لے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سولی دینے کا حکم دیا، وہ مدینہ میں سب سے پہلے سولی دیئے گئے۔ [3]

محمد بن فضیل کے طریق سے بحوالہ ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث یہ نقل کیا گیا ہے، پہلی روایت زیادہ مکمل ہے۔

اسے ابن سکن نے محمد بن فضیل کے طریق سے نقل کیا ہے، اس کے الفاظ ہیں، انہوں نے فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ جہاد کروں، میں مریضوں کا علاج اور زخمیوں کو دوا دوں گی، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ام ورقہ! اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں گھر میں شہادت عطا فرمائے گا''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اسد الغابة (۷۶۱۷) تجرید (۳۳۷/۲) [1] اسد الغابة (۷۶۱۸) الاستیعاب (۳۶۸۶) تجرید (۳۳۷/۲)

[2] ابوداؤد (۵۹۱) [3] الاستیعاب (۱۹۶۵/۴)

ان کے گھر تشریف لائے، اور آپ کے لیے ایک مؤذن مقرر کر دیا تھا۔ فرماتے ہیں: ان کا ایک غلام اور لونڈی تھی، انہوں نے ان دونوں کو مدبر بنایا تھا۔ ایک رات وہ دونوں اٹھے اور ان کا گلا گھونٹ کر انہیں قتل کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اپنی خالہ ام ورقہ کی رات کو قراءت نہیں سنی۔ وہ گھر میں داخل ہوئے تو کچھ نہ تھا۔ وہ اندر گئے تو وہ چادر لپٹی ہوئی گھر کی ایک جانب پڑی تھیں۔ کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا، پھر منبر پر چڑھ گئے۔ پھر اس بات کا ذکر کیا اور کہا: ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ۔ ان دونوں کو لایا گیا، آپ نے ان سے پوچھا، ان دونوں نے اقرار کیا کہ انہوں نے انہیں قتل کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں سولی چڑھانے کا حکم دے دیا۔

ولید کی دادی کے متعلق بعض کا قول ہے کہ ان کا نام لیلیٰ ہے، ان کے اور ام ورقہ کے درمیان واسطہ ہے۔

اسے ابن سکن نے عبداللہ بن داؤد کے طریق سے بحوالہ ام ورقہ نقل کیا ہے۔ وہ ابن مندہ کے ہاں عالی سند سے بحوالہ عبداللہ بن داؤد مروی ہے۔ اسی طرح بعض نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن خلاد اور ام ورقہ کے درمیان واسطہ ہے۔

اسے ابونعیم نے ابونعیم کی روایت سے بحوالہ ام ورقہ نقل کیا ہے اور وکیع کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۱۲۲۹۱ ام الولید بنت عمر بن خطاب ✿

دارقطنی نے اخوہ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: طرائفی نے ان کی حدیث روایت کی ہے۔ اس میں تردد ہے۔

میں کہتا ہوں: ان کی حدیث ہے کہ وہ فرماتی ہیں، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور کہنے لگے: ”اے لوگو! تم حیا نہیں کرتے؟“ انہوں نے کہا: کس سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم جمع کرتے ہو جو کھاتے نہیں اور عمارتیں بناتے ہو جنہیں آباد نہیں کرتے اور ایسی امیدیں رکھتے ہو جنہیں حاصل نہیں کر سکتے“۔

طبرانی ✿ نے اسے عثمان بن عبدالرحمٰن طرائفی کی روایت سے بحوالہ سالم بن عبداللہ بن عمران سے روایت کیا ہے۔ ابن مندہ کا قول ہے اسے سعید بن عبدالحمید بن جعفر بن علی بن ثابت نے بحوالہ وازع بن نافع اسی طرح نقل کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: دونوں طریق ضعیف ہیں۔

۱۲۲۹۲ ام وہب بنت ابوامیہ ✿

بن قیس، عیاطلہ میں سے ہیں، اسماء میں عاتکہ بنت ولید مخزومیہ کے سوانح میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

✿ اسد الغابة (٧٦١٩) تجريد (٣٣٨/٢) ✿ المعجم الكبير (٤٢١/٢٥)

✿ اسد الغابة (٧٦٢٠) تجريد (٣٣٨/٢)

حرف یاء

القسم الاوّل

۱۲۲۹۳ ام یحییٰ [1]

اسید بن حضیر کی زوجہ۔ ابن مندہ کا قول ہے: حدیث قراءۃ اسید بن حضیر میں ان کا ذکر ہے، ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔
میں کہتا ہوں: یعنی رات کے وقت سورۃ کہف کی تلاوت کی وجہ نور کی قندیل اتری، اصل قصہ بخاری میں یحییٰ کی والدہ کے ذکر کے بغیر ہے۔ بعض طرق حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ ابن ابوشیبہ نے محمد بن عمر کے طریق سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا، فرماتی ہیں: ہم حج یا عمرہ سے واپس آئے لوگ ہم سے ملے اور اسید بن حضیر کو ان کی اہلیہ کی وفات کی خبر سنائی تو وہ منہ ڈھانپ کے رونے لگے۔

۱۲۲۹۴ ام یحییٰ بنت ابواھاب [2]

صحیح بخاری [3] میں حدیث عقبہ بن حارث نوفلی میں ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے ام یحییٰ بنت ابواہاب سے نکاح کیا، ایک حبشی لونڈی آئی کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اکٹھے کیسے رہ سکتے ہو، جبکہ ایسا کہہ دیا گیا''۔

۱۲۲۹۵ ام یحییٰ بنت یعلی [4]

بن امیہ تمیمیہ، قاضی ابواحمد عسال نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، یہ سعد بن صلت کا قول ہے، دوسرے راویوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کا قول ہے: ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا۔

۱۲۲۹۶ ام یحییٰ [5]

مبہمات میں ہے، ان کی حدیث یحییٰ بن حصین سے بحوالہ ان کی والدہ ہے۔ بعض کا قول ہے: بحوالہ ان کی دادی۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''حکم سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر غلام کو امیر بنا دیا جائے''..... (الحدیث) [6]

---

[1] اسد الغابة (٧٦٢١) تجريد (٣٣٨/٢) [2] اسد الغابة (٧٦٢٢) الاستيعاب (٣٦٨٨) تجريد (٣٣٨/٢)
[3] بخاري (٥١٠٤) [4] اسد الغابة (٧٦٢٤) تجريد (٣٣٨/٢) [5] اسد الغابة (٧٦٢٣) تجريد (٣٣٨/٢)
[6] بخاري (٥١٠٤) (٦٩٦) ابن ماجه (٢٨٦٠) مسند احمد (١١٤/٣)

۱۲۲۹۷ ام یزید

مبہمات میں بھی ان کا ذکر ہے، حجاج بن ارطاۃ بحوالہ یزید بن حارث، ان کی والدہ سے ان کا ذکر ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! تم پر اطمینان اور وقار لازمی ہے''۔ بعض نے کہا: بحوالہ ام جندب ازدیہ، حرف جیم میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۹۸ ام یقظہ بنت علقمہ

سلیط بن عمرو کی زوجہ ہیں، انہوں نے حبشہ کی طرف اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کرنے والوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے سلیط پیدا ہوئے، رجال میں حرف سین میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۲۲۹۹ ام یوسف

جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا پیشاب پیا۔ خواتین کے ناموں میں حرف بابرکۃ میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

نوٹ: قسم ثانی اور قسم ثالث دونوں خالی ہیں۔

القسم الرابع

۱۲۳۰۰ ام یحییٰ

ابوموسیٰ نے اپنے استدراک میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم نے زیدہ یا زائدہ کے سوانح میں جو عمر رضی اللہ عنہ کی باندی ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے یہاں کوئی ایسی بات ذکر نہیں کی جو اس پر دلالت کرے کہ انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ ان کی ایک حدیث بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے، بعض کا قول ہے: بحوالہ ام یحییٰ، انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، بعض کا قول ہے: بحوالہ ام نجیح۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ وباللہ التوفیق

اللہ تعالیٰ کی مدد سے اصابہ کا آخری حصہ ختم ہوا، اسی سے کتاب کا اختتام ہوا۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

الحمدللہ! آج ۲۰ محرم ۱۴۳۳ مطابق 15/12/2011 الاصابہ فی تمییز الصحابہ کی آخری جلد پایۂ تکمیل تک پہنچی، اس سلسلہ میں جس قدر محنت و مشقت برداشت کرنا پڑی وہ ان عظیم حضرات کی مساعی جمیلہ کے مقابلہ میں ہیچ ہے جنہوں نے اپنے مال، اولاد، حتیٰ کہ جان کی پروا کیے بغیر اس دین متین کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، بلکہ سابقہ امتوں کو بتا دیا کہ دین کی حفاظت اس طرح ہوتی ہے۔ اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے اپنے کارناموں کو مشعل راہ بنا کر انہیں اس پر گامزن رہنے کی عملی دعوت دی۔ یہ جلد جو نساء کے حالات پر مشتمل ہے مکمل میری اہلیہ کے قلم سے منصہ شہود پر آئی۔ محترمہ نے اپنے قلم سے آخری کلمات لکھنے سے گریز کیا جو ان کی فروتنی کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ مترجم اور اس کے معاونین خصوصاً اہلیہ سے راضی ہو اور انہیں مزید حدیث سے متعلقہ علمی اور بابرکت کاموں کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین!

ابورجب عامر شہزاد علوی فاضل دار العلوم کراچی

اسد الغابة (٧٦٢٦) تجريد (٢/٣٣٨) ✽ اسد الغابة (٧٦٢٧) تجريد (٢/٣٣٨)

الاصابہ فی تمییز الصحابہ

تالیف: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ

مترجم: مولانا محمد عامر شہزاد علوی

۸